بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخ ابن خلدون

جلد سابعہ حصہ دوازدہم

[illegible]

۴۵۰ھ اور ۸۰۰ھ کے درمیان دنیائے عرب میں

پائے جانے والے مختلف قبیلوں اور ان کی حکومتوں کے

حالات

{[illegible]}

تصنیف، رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ

(۷۳۲ھ-۸۰۸ھ)

ترجمہ و ترتیب: مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من
ملوک الشتر یعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ

کے

اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت بحق

تصحیح و ترتیب و تبویب

چوہدری طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــ تاریخ ابن خلدون
مصنف ـــــــ رئیس المورخین علامہ عبدالرحمن ابن خلدون
ناشر ـــــــ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع : ـــــــ جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن جنوری ۲۰۰۲ء
ایڈیشن ـــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

اِنتساب

سمیع سکینہ
[illegible] لطیف آباد یونٹ نمبر ۸ [illegible]

میں اس ضخیم کتاب کو اپنے والد گرامی جناب چوہدری اقبال سلیم گاہندری کے نام معنون کرتا ہوں کہ انہوں نے سب سے پہلے اس کے ترجمے کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کیا تھا یہ ان کا روحانی فیض تھا کہ مجھے اس کی تمام جلدوں کا ترجمہ کروانے اور شائع کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

طارق اقبال گاہندری

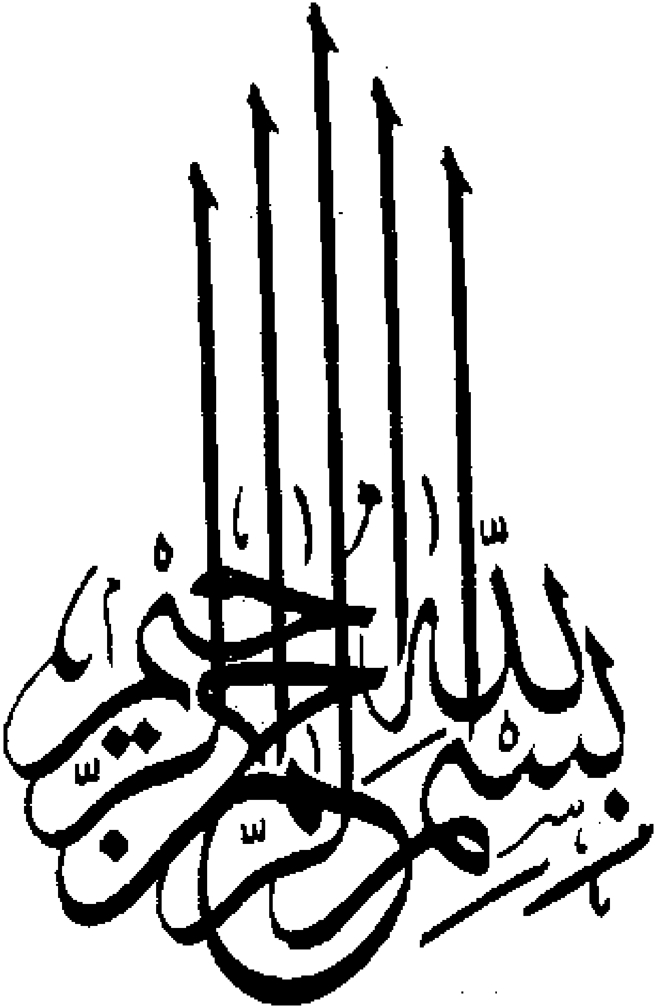

بسم الله الرحمن الرحیم

عرض ناشر

۳۵۰ھ اور ۸۰۰ھ کے درمیان
دنیائے عرب میں پائے جانے والے مختلف قبیلوں اور ان کی حکومتوں کے حالات

یہ ابن خلدون کی دنیا کی مشہور تاریخ کی [illegible] جلد ہے۔ اس سے پہلے کہ اس کے بارے میں کسی قسم کی الجھن پیدا ہو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کی ابتدا اور ابن خلدون کے دور تک کے حالات لکھ دیے جائیں۔

رسول کریم کی بعثت کے وقت سے مسلمانوں میں دین سے وابستگی پیدا ہو گئی تھی ان کی ابتدا کس طریقے سے ہوئی۔ یہ سوال [illegible] اہم ہے [illegible] واقعات کی طرف [illegible] مختلف شہروں کے لوگوں تک پہنچایا گیا [illegible] واقعات و حالات کا ایک [illegible] حدیث [illegible] واقعہ ہے اس کے بعد لوگوں نے سیرت و مغازی رسول پر [illegible] اس سلسلے میں سب سے پہلے امام محمد بن اسحاق [illegible] کا نام آتا ہے جن کی کتابیں [illegible] مطالب کے لحاظ سے [illegible] ان کے بعد [illegible] لوگ مسلمانوں کے بارے میں [illegible] اس دور میں مختلف شہروں میں [illegible] زمانے [illegible] کا سب سے [illegible] شہروں [illegible] لوگ [illegible] کتابوں سے [illegible] اور اپنے [illegible] ناموں میں [illegible] کرتے رہتے تھے۔

ابن خلدون نے مشرق و مغرب اور [illegible] لیا تھا جہاں کے [illegible] سے ملاقاتیں کی تھیں۔ [illegible] حالات کے [illegible] شریک ہوا تھا اس لئے اس کو جو معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ وہ دوسروں کے لئے ممکن نہیں تھا [illegible] وجہ ہے کہ [illegible] قسم کے [illegible] جلد جو اس عہد کے حالات اور واقعات پر ہے

اگرچہ اس میں کہیں کہیں آپ بیتی داستان کی گونج ہے لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس سے پہلے اس طرح کی کوئی جامع تاریخ نہیں لکھی گئی اور اسی طرح تاریخ اور اس کے مقدمے کی بنا پر ابن خلدون کو فلسفۂ تاریخ کا امام کہا جاتا ہے۔

ابن خلدون کے آباؤ اجداد نے ساتویں صدی ہجری میں اشبیلیہ سے تیونس کی طرف ہجرت کی تھی اور وہاں آباد ہو گئے۔ ابن خلدون وہیں ۷۳۲ھ میں پیدا ہوا۔ بعض تذکرہ نویسوں نے اس کی تاریخ ولادت یکم رمضان ۷۳۲ھ بتائی ہے۔ ابن خلدون نے تیونس ہی میں نشوونما پائی اور علوم مروجہ کی طرف متوجہ ہوا۔ ابھی وہ تحصیل علم میں مصروف تھا کہ تیونس میں ایک وبا پھیلی اس وبا کے خوف سے لوگ شہر چھوڑنے لگے۔ ابن خلدون نے بھی دوسروں کی طرح تیونس کو چھوڑا اور مراکش کی طرف نکل پڑا۔ یہاں اس کی زندگی کا پہلا اضطراب پیدا ہو چکا تھا۔ اس کے تجربے نے اس میں مشاہدہ کی گہرائی اور تجربے کی بصیرت پیدا کی۔ وہ ہوا اور پہنچ کر وہاں کے حاکم کا مہمان ہوا۔ اس نے اس کی بہت خاطر تواضع کی اور بہت عزت و احترام سے رکھا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے مغربی شہروں کے سفر کے لئے سلطان ابو عنان ابو سالم کی پیشی ہوئی اور مجلس کی اسے بیچ میں واقعہ کا پتہ چلا۔ اس نے اس کی عزت میں پہنچ کر عہدہ قبول کی۔ اس نے اس کی خدمت کی۔ سلطان نے اسے اپنا مشیر مقرر کیا اور عہدۂ کتابت پر فائز کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ اس قدر ترقی پا گیا کہ اس کے حاسد اس پر بہت رشک کرنے لگے اور اس کے خلاف سازشیں کرنے لگے اور اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے لگے۔ بالآخر ابن خلدون نے واپس تیونس کو جانا چاہا اور ابن خلدون کو قریب سے قاصد نے بھیجا اور اس کا میں خیال ہے باقی وجہ یہ ہے کہ والی تیونس نے اسے اپنی قلمرو میں داخل ہونے کا۔ والی تیونس نے اس امر کو درست خیال کرتے ہوئے ابن خلدون کو قید میں ڈال دیا۔

بالآخر اس نے ۸۰۸ھ میں وفات پائی۔ اس کے وفات پا جانے کے بعد اس کے وزیر ابن مرزوق نے ابن خلدون کو آزاد کر دیا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور بہت عزت سے پیش آنے میں کسی قسم کی کمی نہ کی۔

ابن خلدون نے اپنی زندگی بڑی مشقتوں اور بڑی مصیبتوں کے ساتھ گزاری وہ کبھی درباری عہدوں پر فائز رہا اور کبھی قید میں پڑا رہا۔ کبھی اس کی قدر دانی کی گئی اور کبھی بے قدری کا شکار رہا۔ اس نے تیونس اور اندلس کے کئی سلاطین کی دربارداری اور مصاحبت کی۔ ان کے حالات اور واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کچھ عرصہ بعد قاضی القضاۃ کے فرائض انجام دیئے۔ ۷۸۴ھ میں بیت اللہ کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں اسکندریہ اور قاہرہ میں قیام کیا۔ جہاں اسے ملک ظاہر برقوق نے ۷۸۶ھ میں قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ ۸۰۳ھ میں اس نے دمشق کی سیاحت کی اور اسی موقع پر تیمور کے مقابلے پر گیا۔ اس نے تیمور سے ملاقات کی اور مصر کو اس کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچایا اور آخر دم تک جامع ازہر میں درس دیتا رہا۔ اسی زمانے میں اس نے مصر اور شمالی افریقہ کی سیاست میں بھی حصہ لیا۔ ۲۵ رمضان ۸۰۸ھ میں وفات پائی۔

ابن خلدون نے اپنی تاریخ کو تین حصوں میں لکھا ہے لیکن بعد میں خود ہی اس کی سات جلدیں کر دیں۔ جس وقت ہم نے ان کی اشاعت کا ارادہ کیا تو اس وقت اس کی ضخامت اور اس کا ٹھیک سے مرتب نہیں تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کرنے کے بجائے اسے بارہ حصوں میں چھاپنے پر مجبور ہو گئے۔ بارھواں حصہ اس کی تاریخ کا آخری حصہ ہے اس طرح یہ تاریخ مکمل ہو کر اختتام کو پہنچ جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ابن خلدون کا اپنی تاریخ کے بارے میں دعوٰی

[illegible] شامل کر دیا ہے۔

ابن خلدون کی تاریخ کا پہلا حصہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ اس حصے میں ابن خلدون نے دنیا بھر کے [illegible] اور سیاسیات کے مسائل پر معلومات افزا بحث کی ہے [illegible] ایک پہلو [illegible] ہے۔ جس پر ان سے پہلے کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔ [illegible] کے بعد کے آنے والے یورپی [illegible] تاریخ کا بانی قرار دیا۔

یہ حقیقت ہے کہ تاریخ پر ایسا مقدمہ اس سے پہلے کسی نے نہیں لکھا [illegible] دنیا کے [illegible] تاریخ نگار اس سے استفادہ [illegible] سمجھتے ہیں۔

ابن خلدون نے دوسرے حصے میں مختلف عرب قبائل کی روایات اور [illegible] حالات بھی پوری تفصیل اور وضاحت کے ساتھ لکھے ہیں۔

ابن خلدون کی اس تاریخ کا [illegible] اقوام [illegible] کے حالات سے تعلق رکھتا ہے [illegible] ابن خلدون [illegible] معلومات [illegible] تاریخ کا ایک [illegible] معلومات [illegible] ہو گیا۔

ابن خلدون نے جس طرح اپنی تاریخ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اسی طرح ان کی علمی اور سیاسی زندگی [illegible] تاریخ [illegible] ابن خلدون [illegible] بادشاہوں [illegible] زندگی [illegible] ابن خلدون [illegible] کی طرح [illegible] ساتھ [illegible]

بھی ایوانوں میں ہنگامہ بغاوت میں بیباک رہی۔

ابن خلدون کی عملی اور سیاسی زندگی کا دوسرا دور اندلس کے قلعہ ابن سلامہ میں عافیت گزینی اور تنہائی کا دور ہے۔ اس دور نے اس کے دل میں تاریخ نویسی کی مشعل روشن کی اور اس نے تنہائی اور خاموشی مسلسل کے چار سالوں میں پوری یکسوئی سے اس امر پر غور کیا کہ اسے قدیم اور جدید حالات و واقعات کو قلم بند کرنا چاہیے اس نے سوچا کہ اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو اس کے تمام مشاہدے اور اس کے تمام معلومات اور واقعات طاق نسیاں پر چلے جائیں گے اور اس کی تیز رفتار زندگی کی یادداشت بھی باقی نہیں رہے گی۔ دراصل یہی دور اس کی تصنیف و تالیف سے عبارت ہے۔ اس دور میں اس نے اپنی تاریخ نویسی کا آغاز کیا تھا اور روزمرہ کے واقعات کو مدون کرنے کی سعی کی تھی۔

ابن خلدون کی زندگی کا تیسرا اور آخری دور اس کی زندگی کے دوسرے دور سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ اس دور میں اس نے مقدمے کی تکمیل کی اور اس کے بعد اپنی تاریخ کے تین حصے جن کو سات جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے لکھے اور یہ تاریخی انھیں دنوں بڑی محنت اور فراست کے ساتھ جامع ازہر میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیے۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی تحریروں پر نظر ثانی کی۔

جب ہم ابن خلدون کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے اس کی کچھ ایسی خصوصیات آتی ہیں جو دوسری تاریخوں میں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ اس کی تاریخ کا پہلا حصہ عرب سے پہلے اور پورے مغربی ایشیا کے عالم سرزمین اور لوگوں کے حالات پر روشنی ڈالتا ہے اس کو زمانی اور موضوعاتی قدم اور فوقیت بھی حاصل ہے۔ ابن خلدون نے ایک طرف تسلسل زمانی کو ملحوظ رکھا ہے دوسری طرف حکمرانوں اور سلاطین کا ذکر زمانے کے تسلسل اور ترتیب کے مطابق کیا ہے جس سے پڑھنے والوں کو کسی قسم کی دشواری اور الجھن نہیں ہوتی۔ ابن خلدون کے واقعات اور حوادث کے اسباب و علل کی بھی تحقیق کرتا ہے اس سے ان کی صداقت و حقیقت کی بنا بھی ہوتی ہے بلکہ اس کے اور اس سے پہلے کے لکھنے والوں کے درمیان ایک فرق نمایاں پیدا ہو جاتا ہے۔ ابن خلدون نے اپنے مقدمے میں تاریخ نویسی کے جو اصول اور قاعدے مدون اور مرتب کئے ہیں اور قدیم مورخوں کی جن کوتاہیوں کا ذکر کیا ہے اپنی تاریخ میں ان سے احتراز کیا ہے اور روایت کے ساتھ ساتھ درایت سے کام لیا ہے۔ ابن خلدون کے یہاں اس کے ہم عصروں یعنی دوسرے مورخوں کی طرح تکلف اور پرازتصنع الفاظ و تراکیب نہیں ملتی ہے جس سے مطالب میں ابہام اور الجھن پیدا ہوتی ہے۔ وہ قدیم روش کے مطابق لکھنے کے بجائے سادہ اور سلیس زبان کا سہارا لیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے بیانات میں صداقت کی چاشنی پیدا ہو جاتی ہے۔

ابن خلدون کی تاریخ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایک حکومت کے اختتام کے بعد دوسری حکومت کا بیان نئی فصل سے کرتا ہے۔ اس نئی فصل کے شروع میں فلسفیانہ تمہید ہوتی ہے۔ جو حقیقتاً اس کے فلسفیانہ ذہن کا عکس ہوتی ہے۔

ابن خلدون نے بہت سے تاریخ و کتب کا مطالعہ کر کے اس کتاب کا آغاز قلعہ ابن سلامہ میں اپنے قیام کے دوران کیا تھا۔ کتاب کا فی الحال تاریخ عالم لکھنے کی ابتدا کی تھی لیکن بات تکمیل کے مراحل تک پہنچانے کے لئے مختلف کتب خانوں سے رجوع کرنا پڑا۔ چنانچہ تیونس پہنچ کر اس نے اپنے مواد کو آخری صورت دی۔

میں خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس نے مقدمہ ابن خلدون اور تاریخ ابن خلدون کو اس شایان شان

طریقے سے شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور زیر نظر جلد سے اس کا پورا تاریخی سرمایہ سامنے آ گیا ہے اور آٹھویں صدی ہجری تک عالم اسلام کی مختلف سلطنتوں اور مملکتوں کا احوال آ گیا ہے۔ اس سے پہلے صرف اس کا مقدمہ اردو میں ملتا تھا۔ جس سے پوری تاریخ کی موجودگی سے اس مقدمہ کو سمجھا جا سکتا ہے اور اس میں ابن خلدون نے جس فلسفہ تاریخ کی وضاحت پیش کی ہے اور اپنے نظریات افکار اور اصول طریق کو سمجھایا ہے۔ یہ تاریخ اس کی دلیل اور ثبوت ہے۔

ہمیں اکیڈمی نے ہمیشہ اس امر کو پیش نظر رکھا ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کے سامنے مستند کتابیں پیش کرے چنانچہ اب تک اس کی جانب سے جتنی کتابیں چھاپی گئی ہیں وہ سب ہماری تاریخ اور بالخصوص تاریخ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان تاریخوں میں تاریخ طبری' تاریخ مسعودی' طبقات ابن سعد اس لحاظ سے بہت اہم ہیں کہ ان سے چوتھی صدی تک عالم اسلام کے خدوخال سامنے آتے ہیں لیکن ابن خلدون کی اس تاریخ کے ساتھ ہی مزید چار سو سال کا اضافہ ہو جاتا ہے اس طرح یہ تاریخ مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ دور کی بھرپور طریقے پر ترجمانی کرتی ہے۔

اور یہ واقعہ ہے کہ اس دور کے لئے اس کے مقابلے پر کوئی دوسری کتاب پیش نہیں کی جا سکتی۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے پڑھنے والے ہماری کوششوں کی قدر کریں گے کہ ہم نے اس تاریخ کو جس سرکاری ملکی و مختلف اداروں کی مدد سے شائع کیا جا سکتا تھا اسے تنہا ہم نے شائع کیا اور ایک بہت بڑے خلیج کی دوری پوری کی ہے۔

ابن خلدون آٹھویں صدی کا نابغہ روزگار شخص تھا اس کی دوسری کتابوں پر اپنے فلسفیانہ مقدمات کے لحاظ سے فوقیت رکھتی ہیں اگرچہ بعض دانشوروں نے جو مغرب کے ادیب رہے ہیں اس کو ناقل کی حیثیت دی لیکن قدر و منزلت نہیں کی جس کی کہ کرنی چاہیے تھی۔ اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ اس کی تاریخ اور مقدمہ دونوں کا دنیا کی ہر بڑی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ انگریزی کے علاوہ فرانسیسی میں بھی ملتے ہیں۔ ہمیں ایسی کوئی تاریخ نظر نہیں آتی ہے جس میں اتنی جامعیت اور تفصیل کے ساتھ اہل فارس' اہل حمیر' اہل یہود' اہل حبش' قبطی' سریانی' اہل یونان' اہل روما اور اہل مصر کے حالات ملتے ہیں۔ ان حالات میں اتصال اور معاصرانہ نظر بھی قائم کی ہے ابن خلدون جہاں تاریخی حالات اور واقعات کو قلم بند کرتا ہے وہیں مذہبی' اقتصادی اور معاشرتی تقاضوں کی ترجمانی بھی کرتا ہے بعض اوقات اس کے مباحث اس قدر گہرے اور جامع ہوتے ہیں کہ ان پر فلسفہ کا گمان گزرنے لگتا ہے ابن خلدون کی تاریخ کا سب سے اہم عنصر حالات و واقعات کے علاوہ وہ مقدمہ اجتماع ہے جس سے اس کی تاریخ نویسی کے تار و پود درست ہوئے ہیں چنانچہ اس نے مدنیت کے مظاہر جاری کئے اور مظاہر باقی کی تفصیل سے گفتگو کی ہے اور یہ تفصیل ایسی ہے کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ اسی لئے تاریخ کے بڑے بڑے علماء اور ماہرین نے اس کو جدید علم اجتماع کا بانی قرار دیا ہے اس نے اپنے فلسفے کی بنیاد اس نظریہ پر رکھی ہے کہ انسان فطرتاً اجتماع کی طرف میلان رکھتا ہے اور اس نظریے کے اثبات کے لئے اس نے ان عوامل سے جو اجتماع سے پیدا ہوتے ہیں سب سے پہلا عامل قرار دیا ہے۔ اس نے اقالیم کو سات حصوں میں تقسیم کیا ہے جن کی آب و ہوا انتہائی برودت سے لے کر انتہائی حرارت تک نشوونما کے تمام خواص پائے جاتے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ اطراف و جوانب کے ممالک کے رہنے والے تمازت سے عاری ہوتے ہیں اور اقلیم رابع جس کو حرارت کا نام دیا گیا ہے معتدل ہوتی ہے اور اس کے باشندوں میں مدنیت عموم نشوونما اور ان کا ظہور تمام معین اور انسان کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی لحاظ سے اس کو تمام اقلیموں پر تفوق اور برتری حاصل ہے۔

ابن خلدون نے قوموں کے ارتقا اور ان کے تہذیبی اور فکری نشوونما کا غور سے مشاہدہ اور مطالعہ کیا۔ یہ اور اس مطالعے اور مشاہدے سے اس نے جو نتائج اخذ کیے۔ وہ اجتماعی حقیقت پسندانہ ہے اس کا کہنا ہے کہ عصبیت اور قبیلیت قبائل کی قوت کو محفوظ رکھتی ہے لیکن ان دونوں کے ساتھ ایک اقتدار کی ضرورت پڑتی ہے اس اقتدار کو مذہب یا سیاست سے تعبیر کر سکتے ہیں یہی اقتدار قبیلے کو ایک سمت میں ابھارتا ہے اور ترغیب دیتا ہے اور اسی سے فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

قبیلہ جتنا ہی قوی ہو اس کے لئے ایک اقتدار کی ضرورت بڑھ جاتی ہے اور وہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

ابن خلدون نے قومی قبیلوں یا قوموں کی ترقی اور زوال کے اسباب و علل پر بھی بحث کی ہے اور ان کو تفصیل سے جانچا اور پرکھا ہے اس نے کسی قوم و قبیلے کے زوال کے جو اسباب بتائے ہیں ان میں ضعف، اسراف، بے جا تشدد اور عیش پسندی سرفہرست ہے یہی تمام اسباب ایسے ہیں جو قوموں کو ترقی کی ڈگر سے ہٹا کر زوال اور غلامی کی پستی میں لے جاتے ہیں اسی بنا پر انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ کوئی سلطنت کتنی ہی مستحکم اور پائیدار کیوں نہ ہو تین صدی سے زیادہ عرصے تک ترقی پذیر نہیں رہ سکتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے ابتدائی دور میں ہی زوال پذیر ہو جائے۔ اگر مختلف سلطنتوں کے تمام ادوار کے قیام و زوال کے ادوار کا جائزہ لیں تو ابن خلدون کی یہ رائے درست ثابت ہو گی۔

اگرچہ مسلمان مورخوں اور علمی فلسفے نے ابن خلدون کو نظریات کے رو سے کم ہی قبول کیا ہے۔ لیکن مغرب کے دانشوروں نے ایک فلسفی کی حیثیت سے اس کے علمی اور تاریخی کارناموں کو پرکھا اور جانچا ہے اور وہ اس لئے اس کی قدر کرتے ہیں کہ اس نے علوم اجتماعی و فلسفہ کو وجود دیا ہے اور ایک خاص مکتبہ فکر کی بنیاد رکھی ہے اس لحاظ سے وہ فلسفہ تاریخ کا بانی بھی ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ابن خلدون فلسفے سے واقف تھا جب ہم اس کی تصانیف کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات پوری طرح ظاہر ہوتی ہے کہ وہ فلسفے سے واقف تھا اس کو فلسفہ کی ادبیات سے پوری آگاہی تھی۔ یہی سبب ہے کہ وہ علوم جو تہذیبوں میں پیدا ہوتے ہیں اور جن کی تمدن میں کثرت ہوتی ہے مذہب کے لئے بہت سخت ہیں یہی ضروری ہے کہ اس کی حقیقت کو واضح کر دیا جائے اور ان کی سچائی کے جو لوگ معترف ہیں ان کی آنکھ سے پردہ اٹھایا جائے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ ابن خلدون کا مقدمہ اور تاریخ ہی مرکز فکر کے گرد گھومتی ہے اس نے جہاں قبیلوں، امیروں، بادشاہوں کے حالات اور ان کے عروج و زوال کے اسباب کی داستانیں لکھی ہیں وہیں اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ ان کی سلطنتوں کے تہذیبی اور تمدنی مظاہر کیسے تھے۔ ابن خلدون سے پہلے آٹھ صدیوں میں کسی بھی مورخ کو اس امر کا خیال نہیں تھا کہ وہ اپنے دور بلکہ اپنے مخصوص کے تمدن اور تہذیب کے نہاں خانوں میں جھانکے ابن خلدون نے یہاں دو اہم باتیں پیش کی ہیں وہ یہ مختلف دستاویزات، تقریروں اور قبول شدہ ہیں اور دوسرے آثار سے اپنے بیانات کا ثبوت لانا ہے اس لحاظ سے تحقیق و تاریخ کی اصل ضرورت ہے جس کی وجہ سے تاریخ کے آثار کے ساتھ اس کا کام بھی قابل تسلیم ہو جاتا ہے۔

ابن خلدون کے مقدمہ اور تاریخ کو دنیا میں جو اہمیت دی گئی ہے اور جس طرح سے سراہا گیا ہے اس سے تاریخ نگاری کے بہت سے اہم گوشے نمایاں کرتے ہیں جن پر پہلے کسی کی نظر نہیں گئی تھی وہ ابن خلدون ہی اس لحاظ سے تاریخ کا بانی تسلیم کیا گیا ہے اور دنیا کے مختلف عالموں اور دانشوروں نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ لسان الدین ابن خطیب نے ابن خلدون کو شاعر اور

الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ علوم عقلیہ اور نقلیہ کا اکمال محقق تھا اور اس کے ثبوت کے طور پر اس کے مقدمے کے مندرجات اور موضوعات دیکھے جا سکتے ہیں۔ استاد احمد حسن زیات لکھتے ہیں کہ ابن خلدون پہلا شخص ہے جس نے فلسفۂ تاریخ کا استنباط کیا اور تاریخ نویسی کے میدان میں حقیقت نگاری کی طرح ڈالی۔ ڈاکٹر طہٰ حسین کا کہنا ہے کہ ابن خلدون کا مقدمۂ تاریخ یہ حق رکھتا ہے کہ دور جدید کے فلاسفہ اور علمائے اجتماعیات اس سے استفادہ کریں کیونکہ اس کے مطالعے کے بغیر اجتماعیات کے فلسفے کی ابتدا کا علم نہیں ہوتی ہے۔

سید سلیمان ندوی اظہار خیال کرتے ہیں کہ ابن خلدون درحقیقت اس زمانے تک کے انسانی علوم اور خیالات پر سب سے پہلے تبصرہ کرتا ہے اور تاریخ کے واقعات کو سائنس بنانے کی سب سے پہلے کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اقتصادیات اور اجتماعیات پر ایک فن کی حیثیت سے سب سے پہلے اس کی نگاہ پڑتی ہے۔

ڈاکٹر عنایت اللہ کہتے ہیں کہ ایک فلسفی مؤرخ کی حیثیت سے کسی عہد یا کسی ملک میں ابن خلدون سے پہلے اس کا کوئی مقابل پیدا ہوا اور نہ ہی اس کی مثال ملتی ہے۔ پروفیسر وسان کا بیان ہے کہ علمی دنیا میں ابن خلدون ہی پہلا شخص ہے جس کے دل میں پوری انسانیت کی تاریخ لکھنے کا ایک فلسفیانہ تصور پیدا ہوا اور اس نے اس تصور کو عملی شکل دے کر اپنے لئے تاریخ نویسی کی صف میں نمایاں جگہ پیدا کر لی۔ اس لحاظ سے وہی فلسفۂ تاریخ کا بانی و مبانی ہے۔ فلنٹ کا کہنا ہے کہ فلسفۂ تاریخ میں افلاطون، ارسطو اور آگسٹائن ابن خلدون کے ہم رتبہ نہیں تھے۔ ان میں اور ابن خلدون میں کوئی ایسی مماثلت نہیں پائی جاتی ہے کہ ان کو ابن خلدون کا ہم آہنگ قرار دیا جا سکے اور یہ غلط ہوگا کہ ابن خلدون کا نام کسی دوسرے مؤرخ کے ساتھ لیا جائے۔ میکس میرہاف کا کہنا ہے کہ ابن خلدون تاریخ کا سب سے عظیم فلسفی اور اپنی صدی کے جید عالم تھے۔ ان کی مثال ان سے پہلے کسی تاریخی دور میں نہیں ملتی ہے۔ جورلس عیسوی نے ابن خلدون کو علوم عمرانی کی تاریخ میں ارسطو اور میکاولی کا حریف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ علوم عمرانی پر ابن خلدون سے بڑی کوئی شخصیت دکھائی نہیں دیتی ہے۔ یہ اور اسی قسم کی آراء دنیا کے تمام ہی دانش وروں، فلسفیوں، تاریخ نویسوں نے ابن خلدون کے بارے میں دی ہیں۔ ان کے بعد یہ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے کہ تاریخ نویسی میں ابن خلدون کا کیا مقام ہے۔

طارق اقبال گاہندری
کراچی

فہرست عنوانات

حصہ دوازدہم

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۱: فصل	۵۱	ورسیک کے بیٹے	
		فرنی بن جانا کے بیٹے	
بربری قبائل میں سے زناتہ اور ان کی غالب		الدیدیت بن جانا کے بیٹے	
اقوام اور ان میں یکے بعد دیگرے حاکم ہونے		زاکیا کے بیٹے	
والی جدید وقدیم حکومتوں کے حالات		ومر کے بیٹے	۵۶
۲: فصل		ابوبکر کے حالات	
	۵۲	بنو ترش کے حالات	
زناتہ کی نسبت اور اس کے بارے میں پائے		ومرو اور یدین	
جانے والے اختلاف اور ان کے قبائل کی تعداد		بنو تیکن	
کے حالات کا بیان			
الجراء		۳: فصل	۵۸
زناتہ کے نسب		زناتہ کے نام اور اس لفظ کی تحقیق کے بیان میں	
زناتہ کے نسابوں کا خیال	۵۳	زناتہ کی تحقیق	
پہلی روایت			
بخت نصر		۴: فصل	۵۹
بربریوں کے نسب میں جالوت کو شامل کرنا		اس قوم کی اولیت اور طبقات کے بیان میں	
بنو فلسطین اور بنو اسرائیل کی جنگ زناتہ کے	۵۴	یفرنی	
نسابوں کو قیس بن مضر سے قرار دیا		فتح جلولاء	
تعداد انبیاء	۵۵	۵: فصل	
زناتہ کا عمالقہ سے ہونا			۶۰
زناتہ کا عمالقہ سے ہونا		کاہنہ اور زناتہ میں سے ان کی قوم جراوہ کے	
زناتہ کے قبائل و بطون		حالات اور فتح کے وقت مسلمانوں کے ساتھ ان	

عنوان	صفحہ
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۶۱

۶ فصل

عنوان	صفحہ
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۶۲
[illegible]	
[illegible]	۶۳

۷ فصل

عنوان	صفحہ
[illegible]	۶۴
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	

۸ فصل

عنوان	صفحہ
[illegible]	۶۶
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	

عنوان	صفحہ
[illegible]	
[illegible]	[illegible]

۹ فصل

عنوان	صفحہ
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۶۸
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۶۹
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۷۰
[illegible]	
[illegible]	۷۱
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۷۲

عنوان	صفحہ
[illegible] کا قتل	
[illegible] وفات	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۷۳
فصل ۱۰	
مغرب اوسط و اقصیٰ میں [illegible] کی پہلی حکومت کے حالات [illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible] الناصر	
[illegible]	۷۴
[illegible]	
[illegible]	
فصل ۱۱	۷۵
مغرب اقصیٰ میں [illegible] کی دوسری حکومت کے حالات [illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۷۶
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۷۷
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۷۸
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۸۰
[illegible]	
[illegible]	
فصل ۱۲	۸۱
[illegible] کے حالات اور [illegible] میں جو حکومت حاصل کی ان کا تذکرہ	
[illegible]	
[illegible]	
فصل ۱۳	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۸۲
فصل ۱۴	۸۳
[illegible]	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مغرب میں جو حکومتیں حاصل تھیں ان کے حالات اور		مقاتل کی وفات	
ان کا آغاز اور گردشی حالات		ابن ابی عامر کے پاس شکایات	۹۱
ان کے شعوب و بطون		یدو بن یعلی اور بنی یفرن	
مسعود بن وانودین		ہشام المؤید کے نام کا خطبہ	۹۲
مسعود کی وفات	۸۳	خلوف بن ابی بکر	
مشرق میں بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ		یدو کا قتل	
ابو بکر بن واکیر		زیری اور ابو البہار کی جنگ	۹۳
فلفل بن خزر		منصور کو فتح کی اطلاع	
شیبہ کا قتل	۸۵	واضح و زیری کی صلح جوئی	
تاہرت پر قبضہ		منصور اور زیری کے درمیان بگاڑ	
ابو علی	۸۶	زیری کی روانگی	۹۴
سعید بن خزر		اصیل اور تکرور پر قبضہ	
فتوح بن یحیی		منصور کی قرطبہ کو واپسی	
ابن محمد نزرالی کی وفات		عبد الملک کی زیری پر چڑھائی	
المعز المستنصر		زیری کی فاس کو روانگی	
بلکین بن زیری		مغرب پر عبد الملک کی حکمرانی	۹۵
جعفر بن علی	۸۷	مظفر بن المعز بن زیری کی واپسی	
فصل ۱۵		ابو سعید بن خزرون	
	۸۹	زاوی بن زیری کا امان طلب کرنا	
مغراوہ کے طبقہ دوم میں سے آل زیری بن عطیہ کے حالات جو فاس اور اس کے مضافات کے بادشاہ تھے اور انہیں مغرب اقصیٰ میں بھی حکومت و دولت حاصل تھی اس کا آغاز اور گردشی حالات		زیری بن عطیہ کے حالات	۹۶
		المعز بن زیری کی بیعت	
		منصور کی وفات	
		المعز کی شکست	۹۷
آل خزر کے امراء		حماد بن المعز	
محمد بن الخیر		ابو الکمال تمیم بن زیری کا فاس پر قبضہ	
منصور بن ابی عامر	۹۰	ابو العطاف کا فاس پر قبضہ	۹۸
مقاتل اور زیری		دوناس کی وفات	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
باب عجیسہ		منصور کا مصر جانا	۱۰۶
مع بلکین الفتوح		الفتوح بن علی	
معنصر بن حماد		فلفول کی طرابلس میں آمد	
یوسف بن تاشفین	۹۹	وروا بن سعید	
تمیم بن معنصر		خزرون بن سعید	۱۰۷
۱۶: فصل	۱۰۰	خزرون بن سعید کی طرابلس پر چڑھائی	
مغراوہ کے طبقہ اول میں سے ملوک طرابلس بنی خزرون کے حالات اور ان کی حکومت کا آغاز و انجام		متوکل بن سعید	
خزرون بن فلفول		صنہاجہ اور زناتہ کی جنگ	
مغراوہ کی مکمل حکومت		حسن بن محمد کی سازش	
زیری بن عطیہ		عبیداللہ بن حسن کا تعاقب	۱۰۸
وانودین بن خزرون کی بغاوت		عمر عبیداللہ کی حفصہ کی آمد	
وانودین کا امان طلب کرنا	۱۰۲	المعز کی زناتہ پر چڑھائی	
المعز بن زیری کی مغرب کو واپسی		ابو محمد التجانی	
مسعود بن وانودین		واقعہ کی انتہاء	۱۰۹
عبداللہ بن یاسین		المنتصر بن خزرون	
۱۷: فصل	۱۰۳	حمادیوں کی حکومت میں اختلال	
طبقہ اولیٰ میں سے بنی خزرون بن فلفول کے ملوک طرابلس کے حالات اور ان کا آغاز و انجام		۱۸: فصل	۱۱۰
الحسن بن عبدالواحد		طبقہ اولیٰ میں سے آل خزر کے ملوک تلمسان میں بنی یعلی کے حالات اور ان کی بعض حکومتوں کی آغاز و انجام	
سعید بن خزرون بن فلفول		محمد اور یعلی بن محمد	
بادیس بن منصور	۱۰۵	زیری کی خودمختاری اور وفات	۱۱۱
بادیس کی قیروان کو واپسی		نصر کی خودسری	
فلفول بن سعید کا طرابلس پر قبضہ		یعلی بن محمد کی تلمسان میں آمد	
		ہلالی عربوں کی افریقہ میں آمد	
		ابوسعید بن خزر	

عنوان — صفحہ
مرابطین ۱۱۲
یوسف بن تاشفین کا تلمسان کو فتح کرنا

فصل: ۱۹

مغراوہ کے امرائے اغمات کے حالات
اغمات پر مرابطین کا غلبہ

فصل: ۲۰

بقیہ اولیٰ کے قبائل مغراوہ میں سے بنی یلیان، بنی ریغہ اور بنی ورا کے حالات اور گردش احوال ۱۳
بنو یلیان
محمد بن ابی العرب
بنو ریغہ ۱۱۳
ابن عابہ
مسعود بن محبانہ ۱۱۵
لقواط
بنو ورا

فصل: ۲۱

مغراوہ کے بھائی بنی یرنیان کے حالات اور گردش احوال ۱۱۶
بنو سطاط
بنو یرنیان کی مغرب میں آمد
ابو یزید تمیم ابن جنی

فصل: ۲۲

قبائل زناتہ میں سے وجدیجن اور اوطرت کے حالات اور ان کا آغاز اور گردش احوال ۱۱۷
وجدیجن
امیر عثمان
اوطرت ۱۱۸

فصل: ۲۳

بطون زناتہ میں سے بنی وارکلا اور صحرائے افریقہ میں ان کی طرف منسوب شہر کے حالات اور ان کی گردش احوال ۱۱۹
امیر ابوبکر بن ابی حفص کی گرفتاری ۱۲۰

فصل: ۲۴

بطون زناتہ میں سے دمر اور ان میں سے اندلس میں حکمران بننے والوں کے حالات اور ان کا آغاز و انجام ۱۲۱
بنو ورکسہ
یحییٰ بن تمیم
المستعین کے خلاف بربریوں کی جتھہ بندی
نوح الدمری
المعتضد کی گرفتاری ۱۲۲

فصل: ۲۵

بنی دمر کے بطن بنی برزال کے حالات اور اندلس میں قرمونہ اور اس کے مضافات میں ان کا عمل اور آغاز و انجام
جعفر بن سعدی کی بغاوت
منصور بن ابی عامر کی خودکشی ۱۲۳

عنوان	صفحہ
جعفر بن یحییٰ کا قتل	
قرطبہ سے بنی محمود کی حکومت کا خاتمہ	
عبداللہ کی وفات	
محمد بن اسحاق اور المعتضد کے درمیان جنگ	۱۴۴

فصل ۲۶

عنوان	صفحہ
طبقہ اولیٰ میں سے بنی وماتو اور بنی یلومی کے حالات اور مغرب اوسط میں انہیں جو حکومت حاصل تھی اس کا آغاز و انجام	
ابن عمر بن مخنزاب	۱۴۵
تلمسان پر مرابطین کا قبضہ	
عبدالمومن کی مغرب اوسط پر چڑھائی	
بنی وماتو پر حملہ	۱۴۶
زناتہ کی بغاوت	
بنو یلومی اور بنو توجین کا جھگڑا	
بنی وماتو کا بطن بنو یادین	
عبدالقوی	۱۴۷

فصل ۲۷

عنوان	صفحہ
زناتہ کے طبقہ ثانیہ کے حالات اور ان کے انساب و قبائل کا تذکرہ اور ان کا آغاز و انجام	۱۴۸
ابو یزید النکاری	
موسیٰ بن ابی العافیہ	
اس طبقہ کے بطون	
بنو ورتجن	۱۴۹
بنو مرین	
بنو یادین	
بنو واسین	۱۳۰
بنی عبدالواد کے متعلق مؤرخین کا قول	

فصل ۲۸

عنوان	صفحہ
حکومت سے قبل ابن خزر کے حالات اور ان کی گردش احوال اور سلطنت و حکومت پر ان کا غلبہ	۱۳۲
بنی ہلال بن عامر	
بنو راشد	۱۳۳
مغرب اوسط پر موحدین کا قبضہ	
بنو مرین اور بنو عبدالواد	

فصل ۲۹

عنوان	صفحہ
طبقہ ثانیہ سے اولاد مندیل کے حالات اور انہوں نے اپنی مغراوہ قوم کو ان کے وطن وادی شلف اور مغرب اوسط کے تمام علاقوں میں دوبارہ حکومت کے گردش ایام کا ذکر	۱۳۴
ابو ثابت اور ربیع بن عبدالصمد	۱۳۵
عبدالرحمن	
مندیل اور تمیم	
اہل متیجہ	۱۳۶
عمر اس بن توبان	
محمد بن مندیل	۱۳۷
بغاوت کا واقعہ	
محمد بن مندیل کی وفات	
بغاوت کا واقعہ	
محمد بن مندیل کی وفات	
ثابت بن مندیل	۱۳۸

عنوان	صفحہ
یغمراسن کی وفات	
عمران بن ثابت	۱۳۹
راشد بن محمد	
علی بادوت کی سازش	
علی اور حمو	۱۴۰
یوسف بن یعقوب	
ابوحمو موسیٰ بن عثمان	
سلطان کا المغرب کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کرنا	
یعقوب بن یوسف کی وفات	۱۴۱
بنو عطیف اور بنی بعران	
علی بن راشد	
مغرب اوسط پر سلطان ابوالحسن کا قبضہ اور آل زیان کا خاتمہ	
سلطان ابوالحسن کی افریقہ اور تیونس کی طرف آمد	
علی بن راشد کی خودکشی	۱۴۲
بنی مرین کی تلمسان کو دوبارہ واپسی	
بنی مرین کی تلمسان کی طرف تیسری بار آمد	
ابو [illegible]	۱۴۳
۳۰: فصل	۱۴۵
طبقہ ثانیہ کی زناتہ سے بنی عبدالواد کے حالات اور تلمسان اور بلاد مغرب میں انہیں جو حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا ذکر اور تاریخ وار عبدالرحمن اور موحدین تلمسان کے تو بن کی ان کے بطون	

عنوان	صفحہ
بنوالقاسم	
عبدالحق بن منغفاد	۱۴۶
بنو طیر	
بنو علی	
بلاد مغرب اوسط پر موحدین کا قبضہ	
بنو حسن کا زوال	۱۴۷
جابر بن یوسف	
سید ابو سعید	
عثمان بن یوسف	۱۴۸
بنو مطہر و حسن	
۳۱: فصل	۱۵۰
تلمسان اور اس کی فتح کے ہم تک پہنچنے والے حالات اور وہاں پر بنی عبدالواد کی سلطنت و حکومت کا قیام	
ابوالمہاجر	
ادریس الاکبر	
سلیمان بن عبداللہ	۱۵۱
ادریس الاصغر کی وفات	
مغرب اوسط پر شیعوں کا قبضہ	
المعز بن زیری کی امارت	
عبدالمومن کا تلمسان پر قبضہ	۱۵۲
سید ابو حفص	
سید ابوعمران موسیٰ بن امیر المومنین یوسف سید ابو زید	
ارشگول اور تاہرت کی بربادی	۱۵۳

عنوان	صفحہ
فصل ۳۲	۱۵۳
تلمسان اور اس کے مضافات میں یغمراسن بن زیان کے قبضہ حکومت کرنے کے حالات	
یغمراسن نے اپنی قوم سے حکومت کو اپنے ہمراز کیا امارت اپنے بیٹوں کی وراثت بنانا	
یغمراسن بن زیان کی امارت	
فصل ۳۳	۱۵۵
امیر ابو زکریا کا تلمسان پر قبضہ کرنا اور یغمراسن کا اس کی دعوت قبول کرنا	
یغمراسن سے خلاف فریاد	
محمد بن عبدالقوی کا [illegible]	۱۵۶
یغمراسن کی غارت گری	۱۵۷
فصل ۳۴	۱۵۸
سلطان مراکش السعید کی جنگ کے حالات میں یغمراسن کے ساتھ جنگ اور ہلاکت	
دولت موحدین کی تباہی	
یغمراسن کا وزیر سعید کے دربار میں چھاؤنی میں کرنے اور صلح صفائی	
فصل ۳۵	۱۵۹
بقیہ دور حکومت اور اس کے اور بنی مرین کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات	۱۶۰
سعید کی وفات	
ابو یحییٰ کا [illegible]	

عنوان	صفحہ
فصل ۳۶	۱۶۱
تصادمات کے واقعے کے حالات	
یغمراسن کا انتقال	
تصادم کا واقعہ	۱۶۲
فصل ۳۷	
تلمسان پر یغمراسن کے قبضے اور پھر اس کے بعد اس کے بنی مرین کی حکومت میں شامل ہونے کے حالات	
فصل ۳۸	۱۶۳
یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ یغمراسن کی جنگوں کے حالات	
بنی عبدالواد سے جنگ	۱۶۴
فصل ۳۹	
مغراوہ اور توجین کے ساتھ یغمراسن کے حالات ان کے درمیان ہونے والے تعلقات	
بنی عبدالواد کا تلمسان پر قبضہ	۱۶۵
امیر ابو اسحاق بن ابی حفص	
یغمراسن اور محمد بن عبدالقوی کے درمیان جنگ	۱۶۶
مغراوہ کے ساتھ تعلقات کے اتفاقات	
فصل ۴۰	
یغمراسن بن زیان کو سجلماسہ شہر کا الحاق	

عنوان — صفحہ

فصل ۴۱
یعقوب بن [illegible] کی جنگ اور اس کے محاصرہ کے دوران میں عمرو [illegible] اور [illegible] کے ساتھ معاہدہ — ۱۲۸

فصل ۴۲
خلف [illegible] کے ساتھ عمرو [illegible] کے واقعات [illegible] اور [illegible] — ۱۲۹
امیر [illegible] کی وفات
امیر ابو اسحاق کی وفات
محمد بن [illegible] کی بغاوت — ۱۳۰
امیر ابو [illegible] اور امیر ابو [illegible] کی [illegible] کی ملاقات
امیر ابو بکر کا فرار

فصل ۴۳
عمرو [illegible] کی وفات اور اس کے بیٹے عثمان کی حکومت اور اس کی حکومت میں [illegible] کے واقعات — ۱۳۱

فصل ۴۴
عمرو [illegible] کے ساتھ [illegible] عمرو [illegible] کے حالات، واقعات اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کا [illegible] — ۱۳۲

عنوان — صفحہ

فصل ۴۵
[illegible] جنگ کے حالات اور ان کے اسباب — ۱۳۳

فصل ۴۶
[illegible] کے ساتھ دوبارہ جنگ کرنے اور سجستان سے [illegible] محاصرے کے حالات و واقعات — ۱۳۵
[illegible] بن [illegible] کا [illegible]
[illegible] بن یعقوب کا [illegible] پر قبضہ

فصل ۴۷
خلف [illegible] بن عمرو اور اس کے بیٹے [illegible] کی حکومت کے حالات [illegible] کے بعد — ۱۳۶
محاصرہ [illegible] کا [illegible]
[illegible] محمد [illegible]
[illegible] — ۱۳۷
[illegible] اور ان کے مخالفوں کی [illegible] — ۱۳۸

فصل ۴۸
محاصرہ کے بعد [illegible] حکومت [illegible] سلطان [illegible] کے واقعات — ۱۳۹
[illegible]

فصل ۴۹
سجستان کے [illegible] سلطنت [illegible] ہونے کے واقعات — ۱۴۰

عنوان	صفحہ
فصل: ۵۰	۱۸۱
ابو حمو الاوسط کی حکومت کے حالات اور اس میں ہونے والے واقعات	
فصل: ۵۱	۱۸۰
زیری بن حماد کا یرشک کی سرحد سے برطرف ہونا اور اس سے پہلے کے حالات	
فصل: ۵۲	۱۸۳
والجزائر کی حکومت اور وہاں سے ابن علان کی رشتہ داری کے حالات اور اس کی اولیت کا بیان	
ابو زکریا الاوسط	۱۸۴
ابن علان	
فصل: ۵۳	۱۸۵
فرمانروائے مغرب کی تلمسان پر چڑھائی اور اس کی اولیت	
فصل: ۵۴	۱۸۶
آغاز محاصرۂ بجایہ کے حالات اور اس کے سبب کی وضاحت	
ابن مخلوف کی وفات	
فصل: ۵۵	۱۸۷
بلاد توجین میں محمد بن یوسف کی بغاوت کے حالات اور سلطان کی اس کے ساتھ معرکہ آرائی	
فصل: ۵۶	۱۸۹
سلطان ابو حمو کے قتل ہونے اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابو تاشفین کے حکمران بننے کے حالات	
ابو تاشفین	
ابن علاج	۱۹۰
ابو تاشفین کا حملہ	
سالار افواج موسیٰ بن علی	
فصل: ۵۷	۱۹۱
سلطان ابو تاشفین کا جبل وانشریس میں محمد بن یوسف پر حملہ کرنا اور اس پر غالب آنا	
فصل: ۵۸	۱۹۲
بجایہ کے محاصرے اور موحدین کے ساتھ ان طویل جنگوں کا بیان جن میں اس کی موت واقع ہوئی اور اس کی سلطنت جاتی رہی اور کچھ عرصے کے لئے ان کی قوم سے حکومت کا خاتمہ ہو گیا	
سلطان ابو یحییٰ کا جنگ کرنا	۱۹۳
موسیٰ بن علی	
ظاہر الکبیر کی وفات	۱۹۴
حمزہ بن علی کا ابو تاشفین کے پاس فریاد کرنا	
منصور ابو یحییٰ	
سلطان ابو تاشفین کے ساتھ اہل بجایہ کی ساز باز	
فصل: ۵۹	۱۹۵
بنی مرین کے درمیان دوبارہ جنگ ہونے اور تلمسان میں	

عنوان — صفحہ

ان کے محصور ہونے اور سلطان ابوتاشفین کے قتل ہونے کے حالات اور اس کا انجام

سلطان ابو یحییٰ کے بیٹے کا سلطان ابو سعید پر غالب آنا

یوغی کی بغاوت ۱۹۶

سلطان ابوالحسن کا اپنے بھائی پر غالب آ کر اسے قتل کرنا

ابوتاشفین کے جاسوس ۱۹۷

ابوزیان اور ابوثابت کا قتل ہونا

فصل: ۶۰ ۱۹۸

ان کی حکومت کے زمانے میں موسیٰ بن علی اور اس کے غلام ہلال کے حالات اور ان کی اولیت اور ان کے امور کا انجام اور ان کی شہرت کی وجہ سے ان کے ذکر کا اختصاص

تاتاریوں کا بغداد پر قبضہ

محمد بن عبدالعزیز ۱۹۹

سلطان کی وفات

ہلال کا حسد ۲۰۰

ہلال پر برہمی

یحییٰ بن موسیٰ

ہلال ۲۰۱

فصل: ۶۱ ۲۰۲

تیمزوغت میں سلطان ابوالحسن کی مصیبت کے بعد عثمان بن جرار کے تلمسان کی حکومت پر حملہ کرنے کے حالات

عنوان — صفحہ

فصل: ۶۲ ۲۰۳

آل یغمراسن میں سے ابو سعید اور ابوثابت کی حکومت کے حالات اور اس میں ہونے والے واقعات کا بیان

سلطان ابوالحسن کا افریقہ سے جنگ کرنا مغراوہ کا اپنے امیر علی بن راشد کے پاس اجتماع ۲۰۴

جبل الزاب میں بنو [illegible] کا ان پر حملہ

ابن عثمان کا تلمسان کی طرف فرار

سلطان ابوثابت کی آخری جنگ ۲۰۵

فصل: ۶۳ ۲۰۶

الناصر بن سلطان ابوالحسن کے ساتھ ابوثابت کی جنگ اور اس کے بعد بجایہ اور ان کے حالات

عریف بن یحییٰ کا مغرب اقصیٰ کو جانا

فصل: ۶۴ ۲۰۸

تونس سے سلطان ابوالحسن کے پہنچنے اور الجزائر میں اترنے اور اس کے اور ابوثابت کے درمیان ہونے والی جنگوں کے حالات اور شکست کے بعد اس کے مغرب چلے جانے کے واقعات

ونزمار کا فرار ۲۰۹

الناصر کا المریہ پر قبضہ

فصل: ۶۵ ۲۱۰

مغراوہ کے ساتھ ان کی جنگوں اور ابوثابت کے ان کے بلاد اور پھر الجزائر پر قبضہ کرنے کے

عنوان	صفحہ
حالات اور اس کے بعد تنس میں علی بن راشد کے قتل کے واقعات	
الناصر کی افریقیہ میں آمد	
مغراوہ کا محاصرہ	۲۲۱
فصل ۶۶	
سلطان ابو عنان کے تلمسان پر قبضہ کرنے اور دوسری بار بنو عبدالواد کی حکومت کے ختم ہونے کے حالات	
بنو عبدالواد کا جنگ پر اتفاق کرنا	۲۱۲
فصل ۶۷	۲۱۳
سلطان ابو حمو الاخیر جس نے تیسری بار اپنی قوم کو حکومت دلوائی اس کی حکومت اور اس کے عہد میں ہونے والے واقعات کے مفصل حالات	
ابو حمو اور اس کی فوج کا تلمسان کے میدان میں پڑاؤ	۲۱۴
فصل ۶۸	
مغرب کی فوجوں کے آگے ابو حمو کے تلمسان سے بھاگنے اور پھر دوبارہ وہاں آنے کے حالات	
فصل ۶۹	۲۱۵
عبداللہ بن مسلم کے اپنے عمل داری درعہ سے آنے اور بنی مرین کی حکومت سے ابو حمو تک وہاں قیام کرنے اور اس کے اسے وزارت دینے کے حالات اور اس کی اولیت اور انجام کے واقعات	

عنوان	صفحہ
عبداللہ بن مسلم	
ابوالفضل کی بغاوت	۲۱۶
فصل ۷۰	۲۱۷
سلطان ابو سالم کے تلمسان پر قبضہ کرنے اور سلطان ابو تاشفین کے پوتے ابو زیان کو وہاں کا حاکم بنانے کے بعد اسکے مغرب کی طرف واپس جانے کے حالات اور اس کی حکومت کا آغاز و انجام	
سلطان ابو حمو اور عبداللہ بن مسلم کا تلمسان چھوڑ	۲۱۸
فصل ۷۱	
ابو زیان بن سلطان ابو سعید کے مغرب سے اپنی حکومت کی جستجو میں آنے کے حالات اور اس کے کچھ واقعات	
عبدالحلیم کی تازہ پر چڑھائی	۲۱۹
فصل ۷۲	۲۲۰
سلطان ابو تاشفین کے پوتے ابو زیان کے دوسری بار مغرب سے تلمسان کی حکومت کی جستجو میں آنے کے حالات اور اس کے کچھ واقعات	
عبداللہ بن مسلم پر طاعون کا حملہ	
فصل ۷۳	
مغرب کی سرحدوں پر سلطان ابو حمو کی چڑھائی کے حالات	۲۲۱

عنوان	صفحہ
۷۴ فصل	
سلطان ابو حمو کی بجایہ پر چڑھائی اور اس کا اس پر مصیبت اٹھانا	۲۲۲
ابو زیان کے حالات	
ابو زیان کے حالات	
ابو زیان کا حملہ	۲۲۳
ابو حمو کا حملہ	
۷۵ فصل	
بنو حصین کی شرقی جانب ابو زیان کے بغاوت کرنے اور المریہ الجزائر اور ملیانہ پر متغلب ہو جانے اور اس کے ساتھ جو معرکے ہوئے ان کے حالات و واقعات	۲۲۴
سلطان ابو حمو کی بنو توجین پر حملہ	۲۲۵
سلطان ابو حمو اور خالد کی جنگ	۲۲۶
سلطان ابو حمو اور ابو بکر کی جنگ	
۷۶ فصل	
سلطان عبدالعزیز کے تلمسان پر چڑھائی کرنے اور اس پر قابض ہونے اور بلاد الزاب میں الدوسن مقام پر ابو حمو اور بنی عامر کے مصیبت میں پڑ جانے اور ابو زیان کے تیطری سے نکل کر ریاح کے قبائل میں چلے جانے کے حالات	۲۲۷
سلطان عبدالعزیز کا تلمسان پر حملہ	۲۲۸
۷۷ فصل	۲۲۹
مغرب اوسط کے اضطراب اور ابو زیان کے	

عنوان	صفحہ
تیطری کی طرف واپس آنے اور ابو حمو کے تلمسان پر چڑھائی کرنے پھر ان دونوں کے شکست کھانے اور بنی توجین میں دھتکارے ہونے کے حالات	
سلطان عبدالعزیز کا خالد کی طرف فوج بھیجنا	۲۳۰
سلطان عبدالعزیز کی وفات	
۷۸ فصل	۲۳۱
سلطان ابو حمو کی تلمسان کی طرف واپسی اور بنی عبدالواد کی حکومت ملنے کے حالات	
۷۹ فصل	۲۳۲
ابو زیان بن سلطان ابی سعید کی بلاد حصین کی طرف واپسی اور پھر وہاں سے اس کے خروج کے حالات	
محمد بن عریف کی سفارت	
۸۰ فصل	۲۳۳
عبداللہ بن صغیر کے حملہ کرنے اور ابو بکر بن عریف کے بغاوت کرنے اور ان دونوں کے امیر ابو زیان کی بیعت کرنے اور ابو بکر کے اطاعت کی طرف رجوع کرنے کے حالات	
۸۱ فصل	۲۳۴
مغرب سے خالد بن عامر کے پہنچنے اور اس کے اور ابو حمو اور ابی تاشفین کے درمیان جنگ برپا ہونے اور اس میں عبداللہ بن صغیر اور اس کے	

عنوان	صفحہ
بو تیوں کے خلاف ہونے کے حالات	
فصل ۸۲	۲۲۵
سالم بن ابراہیم کے بغاوت کرنے اور باوجود اختلاف کے حامد بن عمر کی مدد کرنے اور وہاں کے امراء ابوزیان کی بیعت کرنے پھر سالم کی وفات پا جانے اور سالم کے اطاعت کی طرف مراجعت کرنے اور ابوزیان کے بلاد ریح کی طرف جانے کے حالات	
ملیانہ کا محاصرہ	۲۲۶
ابوحمو کی تلمسان واپسی	۲۲۷
حمایہ اور دعوان پر المنتصر اور ابوتاشفین کی [illegible] ابوزیان کا تونس جانا	۲۲۸
فصل ۸۳	
سلطان کا مملکت کو اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کرنا اور ان کے درمیان حسد کا پیدا ہونا	
فصل ۸۴	۲۲۹
ابوتاشفین کا اپنے باپ کے کاتب یحییٰ بن خلدون پر حملہ کرنا	
فصل ۸۵	۲۳۰
مغرب اوسط کی سرحدوں پر ابوحمو کی چڑھائی اور اس کے بیٹے ابوتاشفین کا مغربی جہات میں داخلہ	
یوسف بن علی کی بغاوت	
ابوحمو کا محاصرہ تازلی	
فصل ۸۶	۲۳۰
حاکم مغرب سلطان ابوالعباس کا تلمسان پر حملہ کرنا اور اس پر قبضہ کرنا اور ابوحمو کا جبل تاجموت میں قلعہ بند ہونا	
فصل ۸۷	۲۳۲
سلطان ابوالعباس کی مغرب کی طرف واپسی اور اس کی حکومت میں تعطل اور سلطان ابوحمو کا بھی سلطنت تلمسان کی طرف واپس آنا	
فصل ۸۸	۲۳۳
سلطان ابوحمو کی اولاد کے درمیان از سرنو حسد کا پیدا ہونا اور ابوتاشفین کا [illegible] اور اپنے باپ سے قلم کا مطالبہ کرنا	
فصل ۸۹	۲۳۴
سلطان ابوحمو کی معزولی اور اس کے بیٹے ابوتاشفین کا حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لینا اور اسے قید کر دینا	
فصل ۹۰	۲۳۵
سلطان ابوحمو کا قید سے نکلنا پھر دوبارہ گرفتار ہونا اور مشرق کی طرف جلاوطن ہونا	

عنوان	صفحہ

فصل ۹۱

سلطان ابوحمو کا تلمسان سے بھاگ جانا اور تلمسان پر اس کا قبضہ کرنا اور ابوتاشفین کا مغرب جانا ۲۴۶
سلطان ابوحمو کا قلعے میں جانا

فصل ۹۲

بنی مرین کی فوج کے ساتھ ابوتاشفین کا مقابلہ کرنا اور سلطان ابوحمو کا قتل ہونا ۲۴۷
ابوتاشفین کا محمد بن یوسف سے معاہدہ

فصل ۹۳

ابوزیان بن ابوحمو کا تلمسان کے محاصرے سے ہٹ جانا وہاں سے اس کا بھاگنا اور سلطان مغرب کے پاس پہنچ جانا ۲۴۸

فصل ۹۴

ابوتاشفین کی وفات اور سلطان مغرب کا تلمسان پر قبضہ کرنا ۲۴۹
یوسف بن ابی حمو

فصل ۹۵

سلطان مغرب [illegible] کی وفات اور ابوزیان بن ابوحمو کا تلمسان اور مغرب اوسط پر قبضہ کرنا ۲۵۰

فصل ۹۶

ابوالقاسم بن عبدالواد [illegible] کے حالات [illegible] کی طرف بھیجنے اور [illegible]

عنوان	صفحہ

[illegible] اور ان کے ملک میں ان کی ریاست حاصل تھی اس کا بیان ۲۵۱
عبداللہ بن محمد المنتصر کے دربار میں [illegible] ۲۵۳
یعقوب بن موسیٰ کی وفات

فصل ۹۷

بنو محمد [illegible] کے حالات اور ان کی اولیت اور گردش احوال کا بیان ۲۵۴
مقاتل [illegible] ۲۵۵

فصل ۹۸

[illegible] کے قبائل میں سے [illegible] میں سے تھے اور مغرب اوسط میں جنہیں حکومت حاصل تھی ان کا بیان اور ان کے حالات کا انجام ۲۵۷
[illegible] بن [illegible]
[illegible] کی وفات ۲۵۸
[illegible] کے مشہور [illegible]
[illegible]
ابوزیان کی تلمسان پر چڑھائی ۲۵۹
عبدالقوی کی وفات
عمر [illegible] اور [illegible] عبدالقوی کی جگہ [illegible]
[illegible] کے [illegible] ۲۶۰
یعقوب بن [illegible] کا [illegible]
عمر [illegible] کی وفات ۲۶۱
[illegible] کے قلعے [illegible]

عنوان	صفحہ
بنی [illegible] کا [illegible] اور قلعہ [illegible] پر قبضہ	
حسن اور محمد بن عبدالقوی کے درمیان جنگ	۲۶۲
موسیٰ بن محمد کی تخت نشینی	
عمر بن اسماعیل بن محمد	
موسیٰ بن زرارہ	
عثمان کا مدیہ پر حملہ	
یوسف بن زیان کی بیعت	۲۶۳
یوسف بن یعقوب کی وفات	
حمزہ بن [illegible] کا مغرب [illegible] پہنچنا	۲۶۴
نصر بن عمر	۲۶۵
فصل ۹۹	
[illegible] کے حالات اور بنی [illegible] کی اولیت اور انجام	۲۶۶
عثمان بن عمر	
سلیمان بن محمد کی امارت	۲۶۷
فصل ۱۰۰	
[illegible] اور امارت حاصل کرنے کی [illegible] ان کی اولیت اور انجام کا بیان	۲۶۸
نصر بن علی	۲۶۹
فصل ۱۰۱	
[illegible] کے نسب [illegible] اور [illegible]	۲۷۰

عنوان	صفحہ
بنی [illegible] سے جو حکومت و سلطنت حاصل کی [illegible] دونوں اندلس میں تخت ہائے حکومت کا انتظام اور ان کے حالات [illegible]	
فصل ۱۰۲	۲۷۲
[illegible] کے حالات	
فصل ۱۰۳	۲۷۳
عبدالحق بن محیو کی امارت [illegible] کے بیٹے [illegible] دونوں [illegible] کے بھائی محمد بن عبدالحق کی [illegible] کے حالات	
[illegible]	۲۷۵
عبدالحق کی وفات	
عثمان بن عبدالحق کی امارت	
[illegible] سے جنگ	۲۷۶
عبدالحق کی [illegible]	
محمد بن عبدالحق [illegible] کی وفات	۲۷۷
فصل ۱۰۴	۲۷۸
ابو یحییٰ بن عبدالحق کی حکومت کے حالات [illegible]	

عنوان	صفحہ
شاہانِ مغرب یعنی آلِ زیان وغیرہ کا قبضہ کرنے والا تھا	
ابو یحییٰ کی خودمختاری	۲۷۹
بنو وطاس کا ابو یحییٰ پر حملہ کرنا	
امیر عبداللہ بن سعید کی وفات	۲۸۰
ابوبکر مخصوصی	۲۸۱
تازی سے جنگ	
امیر ابو یحییٰ کا فاس پر قبضہ	
عبدالحق کی ہلاکت	۲۸۲
فصل: ۱۰۵	۲۸۳
ابن ابی بکر کے شہر مراکش پر متغلب ہونے اور ان کے قبضے سے ان کے باغی ہونے اور اس کے بعد مرتضیٰ کے شکست کھانے کے حالات	
محمد کے لڑکے	
تامسنا کی اطاعت	
عبدالمومن بن علی کی تلمسان پر چڑھائی	
یحییٰ کی وفات	۲۸۴
فصل: ۱۰۶	۲۸۵
ابو یحییٰ کی وفات کے حالات اور ان کے بعد ان کے بھائی یعقوب بن عبدالحق کے حکومت کو مخصوص کر لینے سے جو واقعات رونما ہوئے ان کا بیان	
یعقوب و مرتضیٰ کی جنگ	۲۸۶
فصل: ۱۰۷	
شہر سلا پر نصاریٰ کے اچانک حملہ آور ہونے اور ان کے نصاریٰ سے چھڑانے کے حالات	
سلا پر قبضہ	۲۸۷
یعقوب بن عبداللہ اور طوطوان کی	
فصل: ۱۰۸	۲۸۸
سلطان یوسف کے بلاد مراکش اور موحدین کی حکومت سے جنگ کرنے اور موحدین کے اس کے پاس آنے کے اثرات اور واثق کے اس کا مقرر کرنے اور ان کے ہاتھوں مرتضیٰ کے ہلاک ہونے اور پھر اس کے خلاف بغاوت کرنے کے حالات	
مراکش پر حملہ	۲۸۹
فصل: ۱۰۹	
ابو دبوس کے آمادہ ہونے پر سلطان یعقوب بن عبدالحق اور یغمراسن بن زیان کے درمیان جنگ کی آگ کے بپا ہونے کے حالات	
فصل: ۱۱۰	۲۹۰
سلطان یعقوب بن عبدالحق اور بنو ابی حفص کے خلیفہ تونس المستنصر کے درمیان سفارت و مصالحت	
المستنصر	۲۹۱
فصل: ۱۱۱	۲۹۲
فتح مراکش اور ابو دبوس کی وفات اور [illegible]	

عنوان	صفحہ
موحدین کی حکومت کے خاتمے کے حالات	
سلطان ابو یوسف کا مراکش کی طرف کوچ	
فصل: ۱۱۲	۲۹۴
سلطان کا اپنے بیٹے ابو مالک کو جانشین مقرر کرنا اور اس کے بعد اس کے بھائی ادریس کے بیٹوں میں سے اکثر کا اس کے خلاف بغاوت کرنا اور ان کے اندلس جانے کا حال	
فصل: ۱۱۳	۲۹۵
سلطان ابو یوسف کے تلمسان کی طرف روانگی کرنے اور وادی ملی مقام پر اس کے یغمراسن اور اس کی قوم پر حملہ کرنے کے حالات	
وادی ملی میں جنگ	۲۹۶
تلمسان کا محاصرہ	
امیر ابو مالک	
فصل: ۱۱۴	۲۹۷
شہر طنجہ کے فتح ہونے اور اہل سبتہ کے اطاعت کرنے اور ان پر ٹیکس لگنے اور ان کے ساتھ ہونے والے واقعات	
المستنصر کے خلاف اہل سبتہ کی بغاوت	
طنجہ	۲۹۸
ابن الامیر کا فرار	
فصل: ۱۱۵	۲۹۹
سجلماسہ کے دوسری بار فتح ہونے اور بنی عبدالواد	

عنوان	صفحہ
اور معقل عربوں منبات سے اصحاب کے پانے پر قوت پانے کے حالات	
یغمراسن کی عہد شکنی	۳۰۰
سلطان ابو یوسف کا بلاد مغرب کو فتح کرنا	
فصل: ۱۱۶	۳۰۱
جہاد اور سلطان ابو یوسف کے نصاریٰ پر غالب آنے اور ان کے لیڈر ذنونہ کے قتل ہونے اور ان سے ملتے جلتے واقعات کے حالات	
طاغیہ کا اندلس پر حملہ	۳۰۲
ابن اشقیلولہ کا قرطبہ پر قبضہ	۳۰۳
ابن الاحمر کا اپنے بیٹے کو امیر مقرر کرنا	
ابن اشقیلولہ اور ابواسحاق	۳۰۵
ابن الاحمر کی درخواست	
ذنونہ کی ہلاکت	
ذنونہ کا سر ابن الاحمر کے دربار میں	۳۰۶
امیر المسلمین کی جنگ سے واپسی	
فصل: ۱۱۷	۳۰۷
فاس میں جدید شہر کی حد بندی کرنے کے حالات اور اس کے بعد کے واقعات ابن عطوش کی ہلاکت	
جبل وانشریس پر عثمان بن یغمراسن کا محاصرہ	۳۰۸
جبل وانشریس کا محاصرہ	
اسپین کی فتح	
شانجہ سے جنگ	۳۰۹
شریش سے جنگ	
قرطبہ سے جنگ	۳۱۰

عنوان	صفحہ
فصل ۱۱۸	
[illegible] ہاتھ پر قبضہ [illegible] کے حالات	
ابن الاحمر کی وفات	۳۱۱
فصل ۱۱۹	
ابن الاحمر کی [illegible] سلطان [illegible] ابن الاحمر اور طاغیہ کے ایک دوسرے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] پر [illegible] کے حالات	۳۱۲
سلطان یعقوب بن عبدالحق کا دوبارہ اندلس جانا	۳۱۴
سلطان کا [illegible] پر قبضہ	۳۱۵
ابن الاحمر اور طاغیہ کا اتحاد	۳۱۶
مسعود بن کانون کی بغاوت	
ابن الاحمر کے ساتھ صلح کے حالات	۳۱۷
ابو یعقوب کا اپنے باپ کے [illegible]	
[illegible] سے جنگ	
[illegible] کی جنگ	۳۱۸
فصل ۱۲۰	
[illegible] کی وفات اس کے بیٹے [illegible] اور سلطان ابو یعقوب کے [illegible] کے [illegible] حالات اور اس [illegible]	۳۱۹
واقعات	
فصل ۱۲۱	۳۲۰
ابن الاحمر کے [illegible] مصالحت [illegible] سلطان کے ہاتھ سے [illegible] ہونے اور ان کے [illegible] کے حالات	
[illegible] سے جنگ	
[illegible] کی وفات	
فصل ۱۲۲	۳۲۲
سلطان [illegible] کے محاصرہ کرنے اور ان دونوں کی [illegible] والے واقعات کے حالات	
[illegible] سے جنگ	۳۲۳
[illegible]	۳۲۴
[illegible] سے جنگ	
فصل ۱۲۳	۳۲۵
[illegible] سلطان کے وفات پانے کے حالات	
ابن الاحمر کے [illegible] کا [illegible] جانا	۳۲۶
[illegible] کی ملاقات	
فصل ۱۲۴	۳۲۷
سلطان کی حکومت [illegible] حکومت [illegible]	

عنوان	صفحہ
علی خوارج کے حالات	
محمد بن ادریس کی بغاوت	۳۲۸
عمر بن محمد کی بیعت	
فصل:۱۲۵	
وادی آش کے سلطان کی اطاعت میں داخل ہونے اور پھر اس کے ابن الاحمر کی اطاعت میں واپس چلے جانے کے حالات	۳۲۹
فصل:۱۲۶	
ابن ابو مدین کے بغاوت کرنے اور مراکش کی طرف جانے اور پھر اطاعت کی طرف واپس آنے کے حالات	۳۳۰
فصل:۱۲۷	
حسن بن عمر [illegible] کے [illegible] ہونے اور سلطان کے [illegible] کے ساتھ جنگ اور مقابلہ کرنے کے حالات	۳۳۱
عمر ابن [illegible] کی وفات	۳۳۲
یعقوب بن عبدالحق کی وفات	
فصل:۱۲۸	
منصور کے بغاوت کرنے اور سلطان کے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جانے کے حالات	۳۳۳
فصل:۱۲۹	
ابن الاحمر کے بغاوت کرنے اور طریف کے محاصرے میں اس کے طاغیہ کی مدد کرنے کے حالات	۳۳۴

عنوان	صفحہ
طاغیہ [illegible] سے جنگ	
فصل:۱۳۰	۳۳۵
ابن الاحمر کے سلطان کے پاس آنے اور طنجہ میں ان دونوں کے ملاقات کرنے کے حالات	
فصل:۱۳۱	۳۳۶
طریف کی جہات میں وزیر [illegible] کے [illegible] کرنے اور سلطان کے اس سے [illegible] ہونے کے حالات	
معرکۂ [illegible] پر حملہ	۳۳۷
فصل:۱۳۲	۳۳۸
سلطان کے بیٹے ابو عامر کے بلاد [illegible] اور جہات غمارہ کی طرف آنے کے حالات	
فصل:۱۳۳	۳۳۹
تلمسان کے بڑے محاصرے اور اس کے دوران ہونے والے واقعات کے حالات	
[illegible] شاعر کی وفات	
تلمسان سے جنگ	۳۴۰
فصل:۱۳۴	۳۴۱
تلمسان کے بڑے محاصرے اور اس کے دوران ہونے والے واقعات کے حالات	
[illegible]	
[illegible] کی اطاعت	

عنوان — صفحہ

اہل مازونہ کی بغاوت
راشد کی جنگ

فصل: ۱۳۵

بلاد مغراوہ کے فتح ہونے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات ۳۴۲

فصل: ۱۳۶

بلاد توجین کے فتح ہونے اور اس سے ملے جلے واقعات کے حالات ۳۴۳

فصل: ۱۳۷

تونس اور بجایہ کے افریقی ملوک کی زناتہ سے خط وکتابت کرنے کے حالات وواقعات ۳۴۵
سلطان یوسف بن یعقوب کا تلمسان کی ناکہ بندی کرنا

فصل: ۱۳۸

مشرق و مغرب کے ملوک کی خط وکتابت تحائف اور سلطان کے پاس امرائے ترک کی آمد کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات ۳۴۷
سلطان کے تحائف کا حاکم مصر الناصر محمد بن قلاوون الصالحی کے پاس پہنچنا ۳۴۸
مصر کی لوٹ مار
ملک الناصر کا جواب نامہ ۳۴۹

عنوان — صفحہ

۳۵۰

فصل: ۱۳۹

ابن الاحمر کے بغاوت کرنے اور رئیس سعید کے سبتہ پر قبضہ کرنے اور قائد عثمان بن ابی العلاء کے خروج کرنے کے حالات
سلطان کا اندلس کے پیادوں اور تیر اندازوں سے مدد دینا
ابن الاحمر کا سلطان کی مدافعت کیلئے تیاری کرنا ۳۵۱
رئیس ابو سعید کی گرفتاری ۳۵۲

فصل: ۱۴۰

بنی عبدالواد میں سے بنی کمی کے بغاوت کرنے اور ارکپ حوز میں ان کے خروج کرنے کے حالات
کندوز کا قتل ۳۵۳
عبداللہ بن کندوز کی وفات
ابن خلدون سے دونا عبدالرحمن کے ایک بڑے شیخ کی ملاقات ۳۵۴

فصل: ۱۴۱

ابو الملیانی کی تلمسان سے معاصرہ کے مشائخ کی وفات کے حالات
احمد بن الملیانی کا اہل مراکش کو ہلاکت
سلطان یعقوب کا بچپن ۳۵۵
ابن خلدون کے شیخ کا بیان ۳۵۶

فصل: ۱۴۲

سلطان ابو یعقوب کی وفات کے حالات

عنوان | صفحہ

فصل ۱۳۳
سلطان ابو ثابت کی حکومت کے حالات
حمو شمر پر حملہ
یوسلم اور جمال الدین کے قتل کا حکم ۳۵۸
عثمان بن یعقوب اور اس کے بیٹے کا فرار
ابو ثابت کا مغرب جانا ۳۵۹
یوسف بن ابی عیاد کا زوال مصر روانگی
یعقوب بن [illegible] کا تعاقب کرنا ۳۶۰

فصل ۱۳۴ ۳۶۱
بلاد الریف میں عثمان بن ابو العلاء کی مزاحمت کے لئے سلطان کے جنگ کرنے اور غلبے کے بعد طنجہ میں اس کے وفات پانے کے حالات
اصیلا اور العرائش پر قبضہ
عثمان بن ابو العلاء کا فرار ۳۶۲

فصل ۱۳۵ ۳۶۳
سلطان ابو الربیع کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات ابو یحییٰ بن ابو الصبر کا وزارت پہنچنا
ابو شعیب بن مخلوف

فصل ۱۳۶ ۳۶۵
اندلسیوں کے خلاف اہل سبتہ کے بغاوت کرنے اور سلطان کی دوبارہ اطاعت اختیار کرنے کے حالات

عنوانات | صفحہ

فصل ۱۳۷ ۳۶۶
وزیر اور مشیخ کی مدد سے عبدالحق بن عثمان کے بیعت کرنے اور سلطان کے ان پر غالب آنے نیز اس کے بعد اس کے وفات پانے کے حالات
ابوسعید عثمان کی تخت نشینی ۳۶۷

فصل ۱۳۸ ۳۶۸
سلطان ابو سعید کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات

فصل ۱۳۹ ۳۶۹
سلطان ابو سعید کے تلمسان پر چلے جانے کے حالات

فصل ۱۴۰ ۳۷۰
امیر ابو علی کے بغاوت کرنے اور اس کے اور اس کے باپ کے درمیان ہونے والے واقعات
سلطان ابو سعید کی تلمسان کی جنگ سے واپسی
امیر ابو علی کی تازا کی طرف واپسی ۳۷۱
امیر ابو علی کی سجلماسہ میں آمد

فصل ۱۴۱ ۳۷۲
[illegible] الاکاز کی معیت اور اس کے قرب کے حالات
ابو سعید کا مغرب کا حکمران بننا ۳۷۳

عنوان	صفحہ
فصل ۱۵۲	
سعید بن الحرنی کے بغاوت کرنے اور جنگ کرنے ، محمد سلطان کی وفات کے بعد یوسف کے ساتھی کا موحدین میں آنے کے حالات	۳۷۰
ان کے بعد ابوالحسن بن عثمان کی آمد	۳۷۵
ابوالحسن کا وزیر کے قلعے پر قبضہ	
محمد کی امارت	
فصل ۱۵۳	
حالات اور امارت کے لئے جد و جہد کرنے والے کے حالات	۳۷۶
سلطان ابو سعید کا مغرب پر قبضہ	
فصل ۱۵۴	
غرناطہ کے عرب والی ابوطلحہ کے جو بغاوت کرنے اور بحر کے حالات پر ان کی وفات	۳۷۷
ابن الاحمر کا عثمان بن ابی العلاء کو سپہ سالار بنانا	۳۷۸
فصل ۱۵۵	
محمد بن یوسف کے غرناطہ کے امرا کے بیچ سلطان پر حملہ کرنے کے حالات اور اس دوران پیش ہونے والے واقعات	۳۷۹
ابو علی کا تلمسان پر حملہ	
زناتہ کا تلمسان پر قبضہ	۳۸۰

عنوان	صفحہ
فصل ۱۵۶	
سلطان ابو سعید کی الشریف کی وفات اور سلطان ابوالحسن کی ولیعہدی اور ان کے پیش آنے والے واقعات	۳۸۱
فصل ۱۵۷	
سلطان ابوالحسن کے تلمسان پر چڑھائی کرنے اور اپنے بھائی کے ساتھ صلح اور اتفاق کرنے کے بعد ابو علی کے تلمسان کی طرف واپس آنے کے حالات	۳۸۲
فصل ۱۵۸	
امیر ابو علی کے بغاوت کرنے اور سلطان ابوالحسن کے اس پر قبضہ کرنے اور اس کی موت کے حالات	۳۸۳
فصل ۱۵۹	
تلمسان سے جنگ کرنے اور امیر عبدالملک اور سلطان ابوالحسن کے تلمسان پر حملہ کے حالات عبدالواحد کے تلمسان پر قبضہ اور محاصرہ جنگ	۳۸۵
فصل ۱۶۰	
تلمسان کا محاصرہ کرنے اور سلطان ابوالحسن کے اس پر فتحیاب ہونے اور ابو تاشفین کی وفات سے بنی عبدالواد کی حکومت کے ختم ہونے کے حالات	۳۸۶

عنوان	صفحہ
تردوس سے جنگ	
ابو تاشفین کے دو بیٹوں کا قتل	۳۸۹
فصل: ۱۶۱	۳۹۰
متیجہ میں امیر عبدالرحمٰن کی معصیت اور سلطان کے اسے گرفتار کرنے اور بالآخر اس کے ہلاک ہونے کے حالات	
فصل: ۱۶۲	۳۹۱
ابن ہیدور کے خروج کرنے اور ابو عبدالرحمٰن کے قتل کرنے کے حالات	
سلطان کا عزم جہاد	۳۹۲
امیر ابو مالک کا طاغیہ کے علاقے میں دور تک چلے جانا	
بحری بیڑوں کی تیاری کے لئے وزیر کی روانگی	۳۹۲
فصل: ۱۶۳	۳۹۳
جنگ طریف اور مسلمانوں کی آزمائش کے حالات	
طاغیہ کا نصرانی قوموں کو جمع کرنا	
طریف سے طاغیہ کی واپسی	۳۹۵
اشبیلیہ سے طاغیہ کی آمد	
عثمان بن ابی العلاء	۳۹۶
سلطان کا قتل	
ابو العلاء کے بیٹوں کی گرفتاری	۳۹۷

عنوان	صفحہ
فصل: ۱۶۴	۳۹۸
مشرق کی طرف سلطان کے تحائف بھیجنے اور حرمین اور قدس کی جانب اپنے تحریر کردہ مصحف کے بھیجنے کے حالات	
حرم شریف میں اپنا تحریر کردہ قرآن مجید رکھنا	
فصل: ۱۶۵	۴۰۰
مغرب کے پڑوسی سوڈانیوں میں شاہ مالی کی خدمت میں سلطان کے تحفے بھیجنے کے حالات	
فصل: ۱۶۶	۴۰۱
حاکم تونس کے ساتھ سلطان کے رشتہ داری کرنے کے حالات	
حاجب ابو عبداللہ کی سلطان سے سازش	
فصل: ۱۶۷	۴۰۲
افریقہ پر سلطان کے چڑھائی کرنے اور اس پر غالب آنے کے حالات	
افریقہ پر چڑھائی	
ابو یحییٰ کی بیعت	۴۰۳
ابو القاسم بن عتو کی گرفتاری	۴۰۴
سلطان کا تونس میں داخل ہونا	۴۰۵
فصل: ۱۶۸	۴۰۸
قیروان میں سلطان ابوالحسن کے متوالیوں کے	

عنوان صفحہ

جنگ کرنے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات
ابن غانیہ کی بغاوت
ابوالہول بن حمزہ کا قتل ۳۰۹
اولاد ابواللیل اور اولاد قوس کے وفد کی گرفتاری ۳۱۰
سلطان ابو یحییٰ کا انہیں گرفتار کرنا
ابن تافراکین کا ان کے پاس جانا ۳۱۱
تونس کی فصیلوں کی درستی

فصل ۱۶۹

مغربی سرحدوں کے بغاوت کرنے اور موحدین کی اطاعت کی طرف ان کے رجوع کرنے کے حالات ۳۱۲
عزوم کی بغاوت ۳۱۳

فصل ۱۷۰

۳۱۴
مغرب اوسط و اقصیٰ میں اولاد سلطان کے بغاوت کرنے اور مغرب کی حکومت میں ابو عنان کے خود مختار ہونے کے حالات
حسن بن یرزیکن کی وزارت ۳۱۵
تسالہ سے جنگ
وزیر حسن بن سلیمان کے متعلق چغلی
اولاد ابوالعلاء کی رہائی ۳۱۶

فصل ۱۷۱

۳۱۷
تواج کی بغاوت اور بنی عبدالواد کے تلمسان میں اور مغراوہ کے شلف میں اور توجین کے المرایہ میں بغاوت کرنے کے حالات

عنوان صفحہ

بنو عبدالواد اور مغراوہ کا معاہدہ
بنو عبدالواد اور ان کے سلطان کی چڑھائی ۳۱۸
ابن جرار کی موت
وہران پر حملہ

فصل ۱۷۲

۳۱۹
بجایہ اور قسنطینہ کے امراء کے موحدین کو مغربی سرحدوں سے الحاق ملنے کے حالات
فضل کا قسنطینہ سے باہر آنا

فصل ۱۷۳

۳۲۰
الناصر بن سلطان اور اس کے دوست عریف بن یحییٰ کے تونس سے مغرب اوسط پر حملہ کرنے کے حالات
وادی ریو میں جنگ

فصل ۱۷۴

۳۲۱
سلطان ابوالحسن کے مغرب کی طرف جانے اور مولیٰ فضل کے تونس پر متغلب ہونے اور اس کی طرف دعوت دینے والے واقعات کے حالات
سلطان کی تونس کو روانگی
مولیٰ فضل کی تونس سے جنگ
سلطان کی تونس سے روانگی
الناصر کا بسکرہ سے اس کے پاس جانا ۳۲۳

فصل ۱۷۵

۳۲۳
بجایہ پر سلطان کے غلبہ پانے پر خوشی سے

عنوان	صفحہ
اپنے بیٹے کے آگے مراکش کی طرف بھاگنے اور اس پر قبضہ کرنے اور اس کے اردگرد ہونے والے واقعات کے حالات	
فصل ۱۷۶	۴۲۵
مراکش پر سلطان کے غالب آنے پھر امیر ابو عنان کے آگے شکست کھانے اور جبل ہنتاتہ میں وفات پانے کے حالات	
امیر ابو عنان اور سلطان کی جنگ	۴۲۶
سلطان کی جبل ہنتاتہ کی طرف روانگی	
فصل ۱۷۷	۴۲۷
سلطان ابو عنان کے تلمسان کی طرف بڑھنے اور ابو سعید بنی عبدالواد پر حملہ کرنے اور ان کے سلطان سمیت کے وفات پانے کے حالات	
فصل ۱۷۸	۴۲۸
ابو ثابت کے قتل اور دوسری شکست کی خبر پا کے ان پر حملہ کرنے اور بجایہ میں موحدین کے ان کا انتظار کرنے کے حالات	
فصل ۱۷۹	۴۹۹
بجایہ پر سلطان ابو عنان کے قبضہ کرنے اور وہاں کے حکمران کے مغرب کی طرف جانے کے حالات	
فصل ۱۸۰	۴۳۰
اہل بجایہ کے بغاوت کرنے اور حاجب کے	

عنوان	صفحہ
فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کے حالات	
ابو عبداللہ کی گرفتاری	۴۳۱
منصور کا فرار	
ابن محمدون کی عزت افزائی	
فصل ۱۸۱	۴۳۲
حاجب بن ابی عمرو کے واقعات اور سلطان کے اسے بجایہ کی سرحد پر امیر مقرر کرنے اور قسنطینہ سے جنگ کرنے پر مامور کرنے کے لئے اس کے تیار ہونے کے حالات	
محمد بن ابی عمرو کا فرار	۴۳۳
جنگ قسنطینہ	
فصل ۱۸۲	۴۳۵
ابو الفضل بن سلطان ابو الحسن کے جبل سکسیوی میں بغاوت کرنے اور دوسرے گروہ کے اس کے ساتھ تقرب کرنے اور ان کے فوت ہونے کے حالات	
فوج کا سوس پر قبضہ	۴۳۶
فصل ۱۸۳	
جبل الفتح میں عیسیٰ بن حسن کی بغاوت اور اس کی وفات کے حالات	
فاس اور تلمسان کی بغاوت	۴۳۷
ابن ابی عمرو کے واقعات	
غمارہ کا تنسی پر قبضہ	۴۳۸

عنوان | صفحہ

فصل ۱۸۴ ۴۳۹
قسطنطنیہ اور [illegible] کی فتح کے لئے سلطان کی روانگی کے حالات
محمد بن ابو الحسن کا قسطنطنیہ میں [illegible] اور قسطنطنیہ سے جنگ ۴۴۰
تونس کی طرف جانے کا عزم ۴۴۱

فصل ۱۸۵ ۴۴۲
سلطان ابو [illegible] وزیر [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کے حالات

فصل ۱۸۶ ۴۴۳
سلطان ابو [illegible] کے وفات پانے اور وزیر حسن بن عمر کے [illegible] مقرر کرنے کے حالات
حسن بن عمر کی خود مختاری

فصل ۱۸۷ ۴۴۴
مراکش کی طرف [illegible] اور وزیر سلیمان بن داؤد کے [illegible] سے جنگ کرنے کے [illegible] کے حالات
وفات سے قبل سلطان کے [illegible] ۴۴۵

فصل ۱۸۸ ۴۴۶
تلمسان کے [illegible] آنے اور اس کی [illegible] کے لئے [illegible] تیار کرنے اور
[illegible] کے حالات اور [illegible] دوران میں ہونے والے واقعات
سلطان کی فوجوں کا [illegible] پر قبضہ
حسن بن عمر کا تلمسان کے لئے فوج تیار کرنا ۴۴۷

فصل ۱۸۹ ۴۴۸
وزیر مسعود بن [illegible] کے تلمسان پر حملہ کرنے اور اس پر قبضہ ہونے [illegible] کے [illegible] اور سلیمان بن منصور کے امیر مقرر کرنے کے حالات
مسعود [illegible] کا [illegible]

فصل ۱۹۰ ۴۵۰
[illegible] ابو [illegible] کے [illegible] قاہرہ [illegible] مغرب کی حکومت [illegible] اور منصور بن سلیمان کے قتل ہونے کے حالات
وزیر [illegible] کا قتل
[illegible]
منصور بن سلیمان کا [illegible] کے لئے فوج تیار کرنا ۴۵۱
[illegible] ۴۵۲

فصل ۱۹۱ ۴۵۳
[illegible] کے [illegible] ابن [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے قتل ہونے [illegible] کے [illegible] کے پاس آنے کے حالات
تبصرہ ۴۵۵

عنوان	صفحہ
فصل:۱۹۲	۴۲۶
حسن بن عمر کے تادلا میں خروج کرنے اور سلطان کے اس پر غالب آنے اور وفات پانے کے حالات	
مجلس میں ابن خلدون کی موجودگی	
فصل:۱۹۳	۴۲۷
سوالی یغمراسن کے بیٹے [illegible] زمانے کے حالات	
فصل:۱۹۴	۴۲۹
سلطان کے تلمسان کی طرف جانے اور اس پر قابض ہونے اور ابو حمو کے چلے جانے اور ابو زیان کو اس پر قابض کرنے کے لیے ترشیح دینے اور اس کے ساتھ امرائے موحدین کے ان کے بلاد کی طرف جانے کے حالات	
سلطان ابو سالم کا عبداللہ بن مسلم کے پاس پیغام بھیجنا	
فصل:۱۹۵	۴۳۰
سلطان ابو سالم کے وفات پانے اور مغرب کی حکومت پر عمر بن عبداللہ کے قابض ہونے اور اس کے بعد تاشفین کو مقرر کرنے اور وفات پانے کے حالات	
وزیر عبداللہ بن علی کی وفات	
عمر اور غرسیہ کی سازش	۴۳۲
فصل:۱۹۶	۴۳۳
ابن الاحمر کے اندلس کی فوج کے ساتھ اس پر حملہ کرنے پھر اپنی حکومت دوبارہ حاصل کرنے کے اطاعت سے خروج کرنے کے حالات	
ابن الاحمر کی سازش	
فصل:۱۹۷	۴۳۵
امیر محمد بن امیر عبدالرحمن کے آنے اور عمر بن عبداللہ کی کفالت میں بچپن میں اس کی بیعت ہونے کے حالات	
فصل:۱۹۷	۴۳۸
سلطان عبدالحلیم اور اس کے بھائیوں کے مکناسہ کی شکست کے بعد سجلماسہ کی طرف جانے کے حالات	
فصل:۱۹۸	۴۳۹
عمر بن محمد اور مسعود بن رحو کے مراکش سے آنے اور ابن ماسای کی وزارت کے واقعات اور عامر کے مراکش میں خود مختار ہو جانے کے حالات	
عبدالحلیم کا تازی سے بھاگنا	
فصل:۱۹۹	۴۴۰
وزیر عمر بن عبداللہ کے قصر پر حملہ کرنے کے واقعات	

عنوان	صفحہ
فصل ۲۰۰	۴۰۱
عربوں نے ابوالعباس کی بیعت کرنے اور ابو مسلم کے خراسان کی طرف جانے کے حالات	
فصل ۲۰۱	۴۰۱
[illegible]	
فصل ۲۰۲	۴۰۳
[illegible]	
[illegible]	
فصل ۲۰۳	[illegible]
[illegible]	
فصل ۲۰۴	۴۰۵
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
فصل ۲۰۵	
[illegible]	
[illegible] کے حالات	
فصل ۲۰۶	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
فصل ۲۰۷	[illegible]
[illegible]	
فصل ۲۰۸	[illegible]
[illegible] کے حالات	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
فصل ۲۰۹	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
فصل ۲۱۰	
[illegible]	

عنوان	صفحہ
اس کے بھتیجے بجایہ پر غالب آنے اور ابوحمو کے وہاں سے بھاگ جانے کے حالات	
ابوحمو کی مغرب کی طرف روانگی	۴۸۳
سلطان کی تلمسان کو روانگی	
سلطان عبدالعزیز کی تازہ کمک آمد	
ابن خلدون کا ابوحمو کے پاس جانا	۴۸۵
اندلس میں دوبارہ قیام	
فصل: ۲۱۱	۴۸۶
مغرب اوسط کے اضطراب اور ابو زیان کے تیطری کی طرف واپس آنے اور عربوں کے اس کو تلمسان لانے اور سلطان کے ان سب کو حکومت پر غالب کرنے اور فتنے کے اس کے لئے ختم ہو جانے کے حالات	
حمزہ بن علی کا شب خون	۴۸۷
اسدیہ کے مضافات میں جنگ	
باغیوں اور خوارج سے دوبارہ جنگ	
سلطان کا ابن خلدون سے مذاکرات کرنا	
سلطان عبدالعزیز کے ساتھ سازش	۴۸۸
فصل: ۲۱۲	۴۸۹
ابن الخطیب کے اپنے سلطان حاکم اندلس ابن الاحمر کو چھوڑ کر تلمسان میں سلطان کے پاس آنے کے حالات	
سلطان ابوالحجاج کی وفات	۴۹۰
قاضی ابو القاسم شریف کا بیان	
ابن الخطیب کی اسیری	۴۹۱
سلطان ابوسالم کی سفارش	

عنوان	صفحہ
ابن خلدون کے ساتھ ونزمار کی گفتگو	۴۹۲
شیخ الغزاۃ علی بن بدرالدین کی وفات	
ابو یحییٰ بن مدین کو اس کے اہل و عیال کی تلاش میں روانہ کرنا	۴۹۳
سلطان عبدالعزیز کی وفات	
فصل: ۲۱۳	۴۹۴
سلطان عبدالعزیز کے فوت ہونے اور اس کے بیٹے سعید کی بیعت ہونے اور ابوبکر بن غازی کے اس پر قابو پانے اور بنی مرین کے مغرب کی طرف واپس جانے کے حالات	
فصل: ۲۱۴	۴۹۵
تلمسان اور مغرب اوسط پر ابوحمو کے قابض ہونے کے حالات	
فصل: ۲۱۵	۴۹۶
امیر عبدالرحمٰن بن یفلوسن کے مغرب کی طرف جانے اور بطویہ کے اس کے پاس آنے اور اس کے کام کے ذمہ دار بننے کے حالات	
امیر عبدالرحمٰن کا اندلس پہنچنا	
سلطان اور ابن الاحمر کے درمیان عداوت	۴۹۷
جبل الفتح پر حملہ	
فصل: ۲۱۶	۴۹۸
سلطان ابوالعباس احمد بن ابی سالم کی بیعت ہونے اور حکومت میں اس کے خود مختار ہونے اور	

عنوان صفحہ

درمیان ہونے والے واقعات
محمد بن عثمان کی سبتہ کو روانگی
قیدی بیٹوں کو اندلس بھیجنا ۴۹۹
محمد عبدالرحمن کا انجام ۵۰۰
سلطان ابوالعباس کا جدید شہر میں داخلہ
فصل: ۲۱۷ ۵۰۱
ابن الخطیب کے قتل کے حالات
سلطان ابوالعباس کا ابن الاحمر کو [illegible] دینا
سلطان کا ابن الخطیب کی گرفتاری کی خاطر [illegible]
فصل: ۲۱۸ ۵۰۲
سلیمان بن داؤد کے اندلس جانے اور [illegible] سے اور وہاں پر وفات پانے کے حالات
سلطان کی دارالخلافہ میں آمد ۵۰۳
فصل: ۲۱۹ ۵۰۳
وزیر ابوبکر بن غازی اور اس کے بھتیجے کی طرف جلاوطن کئے جانے پھر واپس آنے اور ان کے بعد بغاوت کرنے کے حالات
وزیر غازی [illegible]
ابوبکر بن غازی کا قتل ۵۰۵
فصل: ۲۲۰ ۵۰۶
مالک بن موسیٰ امیر عبدالرحمن اور حاکم فاس سلطان ابوالعباس کے درمیان مصالحت کے ٹوٹنے اور عبدالرحمن کے ازمور پر قابض ہونے والی

عنوان صفحہ

[illegible] کے قتل ہونے کے حالات
سلطان کا جدید شہر کو فتح کرنا
ابن عبدالرحمن کا ازمور پر حملہ ۵۰۷
مکینوں کے حالات
فصل: ۲۲۱ ۵۰۸
حاکم فاس اور حاکم مراکش کے درمیان تعلقات [illegible] اور حاکم تازہ کو [illegible] کا محاصرہ کرنا اور [illegible] کو [illegible] فتح کرنا
فصل: ۲۲۲ ۵۰۹
شیخ الہسکوری ابن زکریا کے امیر عبدالرحمن کے خلاف بغاوت کرنے اور اس کے علاقہ مصمودہ پر [illegible] کرنے اور امیر عبدالرحمن کے قتل ہونے کے حالات
سلطان کا مراکش پر حملہ ۵۱۰
وزیر محمد بن عمر کا سلطان ابوالحسن کے پاس جانا
فصل: ۲۲۳ ۵۱۱
سلطان کی غیر حاضری میں ابوحمو کے بیٹوں اور ابو تاشفین کی غیر حاضری میں ابوحمو کے بیٹوں اور ابو تاشفین [illegible] تلمسان کی خواہش پر عربوں کے مغرب پر حملہ کرنے اور ابوحمو کے ان کے پیچھے آنے کے حالات
فصل: ۲۲۴ ۵۱۲
سلطان کے تلمسان پر حملہ کرنے اور اسے فتح کرنے

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دوبارہ بر باز کرنے کے حالات		احمد بن محمد الصبیحی کی آمد	
		وزیر مسعود بن ماسی کی فوجوں کے ساتھ روانگی	۵۲۰
فصل: ۲۲۵	۵۱۲	فصل: ۲۳۰	۵۲۱
سلطان موسیٰ بن سلطان ابوعنان کے اندلس سے مغرب کی طرف جانے اور بادشاہت پر قابض ہونے اور اپنے عمزاد سلطان ابوالعباس پر فتح پانے اور اسے اندلس کی طرف بھگانے کے حالات		وزیر ابن ماسی اور سلطان ابن الاحمر کے درمیان جنگ اور سلطان ابوالعباس کے اپنی حکومت کی جستجو میں سبتہ کی طرف آنے اور اس پر قبضہ کرنے کے حالات	
سلطان کا تلمسان پر حملہ		فصل: ۲۳۱	۵۲۲
عبدالرحمٰن کی مراکش کو روانگی	۵۱۳	سبتہ سے سلطان ابوالعباس کے اپنی حکومت کے طلب کرنے کے لئے چلنے اور ابن ماسی کے اس کے مقابلے کے لئے تیار ہونے اور شکست کھا کر واپس آنے کے حالات	
سلطان کی فاس کو روانگی	۵۱۵	ابن ماسی کا ابوالعباس کا محاصرہ کرنا	
فصل: ۲۲۶		فصل: ۲۳۲	۵۲۳
وزیر محمد بن عثمان کی مصیبت اور اس کا قتل		مراکش میں سلطان ابوالعباس کی دعوت کے غالب آنے اور اس کے مددگاروں کے اس پر قبضہ کرنے کے حالات	
فصل: ۲۲۷	۵۱۶	فصل: ۲۳۳	
غمارہ میں حسن بن الناصر کے بغاوت کرنے اور وزیر ابن ماسی کی فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کے حالات		مراکش پر المنتصر بن سلطان ابوالعباس کی حکومت اور وہاں پر اس کے بااختیار ہونے کے حالات	
فصل: ۲۲۸	۵۱۸	فصل: ۲۳۴	۵۲۵
سلطان موسیٰ کے وفات پانے اور منتصر بن سلطان ابوالعباس کی بیعت ہونے کے حالات		جدید شہر کے محاصرہ سے اس کی فتح وزیر ابن ماسی	
فصل: ۲۲۹	۵۱۹		
اندلس سے واثق محمد بن ابی الفضل بن سلطان ابوالحسن کی واپسی اور اس کی بیعت کے حالات			

عنوان	صفحہ
کی معصیت اور اس کے قتل کے حالات	
فصل: ۲۳۵	۵۲۶
محمد بن عثمان کی وفات	
فصل: ۲۳۶	۵۲۷
تلمسان میں محمد بن سلطان عبد الحلیم کے نسب کے وفات	
مسعود بن ماسی کے خلاف عرب المعقل کی بغاوت	۵۲۸
فصل: ۲۳۷	
ابن ابی عمر کی معصیت اور بغاوت اور ابن حسون کے مارے	
ابن ابی عمر کی گرفتاری	۵۲۹
فصل: ۲۳۸	۵۳۰
جبل وہب کے شیخ علی بن زکریا کی مخالفت اور اس کی معصیت	
فصل: ۲۳۹	۵۳۱
ابو تاشفین کا اپنے باپ کے خلاف فریادی بن کر سلطان ابو العباس کے پاس جانا اور فوجوں کے ساتھ اس کی روانگی اور اس کے باپ سلطان ابو حمو کا قتل ہونا	
ابو زیان کا فرار اور ابو حمو کا تعاقب	
ابو حمو کی تلمسان سے روانگی	۵۳۲
[illegible] کا قتل	
فصل: ۲۴۰	۵۳۳
ابو تاشفین کی وفات اور صاحب مغرب کا تلمسان پر قبضہ کرنا	
فصل: ۲۴۱	۵۳۴
حاکم مغرب ابو العباس کی وفات اور یوسف بن ابی حمو کا تلمسان اور مغرب اوسط پر قبضہ کرنا	
فصل: ۲۴۲	۵۳۶
اندلس کے مجاہد غازیان عقیدت آل عبدالحق کے ابن ابی العلاء کے حالات جنہوں نے بنی مرین کی حکومت میں حصہ داری کی اور اس کے جہاد کی بے نظیر ریاست کی	
عمر بن ادریس کا اولین جہاد حاصل کرنا	۵۳۷
فصل: ۲۴۳	۵۳۸
اندلس میں اس ریاست کے فاتح موسیٰ بن رحو اور اس کے بعد اس کے بھائی عبدالحق اور ان دونوں کے بعد اس کے بیٹے حمو بن عبدالحق کے حالات	
موسیٰ کا امیر مقرر ہونا	
مندیل کی گرفتاری	
ابراہیم بن عیسیٰ کا قتل	۵۳۹

عنوان	صفحہ
فصل: ۲۴۴	
اندلس کے شیخ الغزاۃ عبدالحق بن عثمان کے حالات	
ابو الولید کی بغاوت	۵۴۰
عبدالحق بن عثمان کی افریقہ روانگی	
مقرر کردہ سلطان ابن عمران کا فرار	
فصل: ۲۴۵	۵۴۱
اندلس کے بنو مرین غازیوں کے امراء میں سے عثمان بن ابی العلاء کے حالات	
یعقوب بن عبداللہ کی وفات	
قادہ پر حملہ	۵۴۲
قرافست طاقیہ کی جنگ	
فصل: ۲۴۶	۵۴۳
اس کے بعد اس کے بیٹے ابو ثابت کی ریاست اور ان کے انجام کے حالات	
تلمسان کی فتح کی تکمیل	۵۴۴
امیر ابو عثمان کی بغاوت	
فصل: ۲۴۷	۵۴۵
اندلس کے غازیوں پر یحییٰ اور دوسری بار عثمان بن عمر بن رحو کی امارت کے حالات اور اس کا آغاز وانجام	
عمر بن رحو کی وفات	
ابو الحجاج کی وفات	۵۴۶
اور اندلس کے غازیوں کا امیر بنا	
سلطان ابو سعید کو سے تیار کرنا	۵۴۷
فصل: ۲۴۸	
ادریس بن عثمان بن ابی العلاء اور اندلس میں اس کی امارت کے حالات اور اس کا انجام	
یحییٰ بن عمر کا طاغیہ کے پاس جانا	۵۴۸
فصل: ۲۴۹	۵۴۹
اندلس کے غازیوں پر علی بن بدر الدین کی امارت کے حالات اور اس کا انجام	
سلطان یوسف بن یعقوب کی وفات	
بدر الدین	
تمام غازیوں پر امیر یوسف کا امیر بننا	۵۵۰
فصل: ۲۵۰	۵۵۰
اندلس کے غازیوں پر عبدالرحمن بن علی ابی یغلوسن بن سلطان ابی علی کی امارت اور اس کے انجام کے حالات	
وزیر اندلس کی حاکم مغرب کے ساتھ ساز باز	
فصل: ۲۵۱	۵۵۳
مؤلف کتاب ابن خلدون کے حالات	
ابن خلدون کا نسب نامہ	
اندلس میں اس کے اسلاف	۵۵۳
ابو عبیدہ کا گھرانہ	
بنو خلدون کا گھرانہ	

عنوان	صفحہ
بنو حفص کے حکمران	
[illegible] کا تقرر	۵۵۵
ابن عمارہ کا بجایہ پر آنا	۵۵۶
افریقہ کے حکمرانوں کے خلاف	
ابن [illegible] کا قتل	
مستنصر کی حکمرانی	۵۵۷
ابن ابی عمارہ کا تونس پر قبضہ	
یحییٰ بن خالد کی حکومت	
[illegible]	۵۵۹
یحییٰ کی [illegible]	
معرکہ قیروان	۵۶۰
[illegible]	۵۶۲
سلطان ابو الحسن کی افریقہ کو روانگی	۵۶۳
[illegible]	
بجایہ	۵۶۴
[illegible]	۵۶۶
ابن [illegible]	۵۶۷
افریقہ میں [illegible]	۵۶۸
تلمسان میں ابو سعید [illegible]	۵۷۱
ابن مرزوق کی گرفتاری	۵۷۲
سلطان ابو العباس کی تونس پر چڑھائی	۵۷۳
فصل: ۲۵۲	۵۷۴
اندلس میں [illegible] اس کے بعد مغرب کی طرف [illegible] اور سلطان ابو عنان کی [illegible]	
[illegible] مغرب [illegible]	
سلطان ابو عنان کی فاس کو واپسی	۵۷۵
سلطان ابو الحسن کا تلمسان کی طرف [illegible]	۵۷۶
سلطان ابو الحسن کی وفات	۵۷۸
فصل: ۲۵۳	۵۷۹
سلطان ابو عنان کی سلطنت کا بیان	
فصل: ۲۵۴	۵۸۰
سلطان ابو سالم [illegible] کے [illegible] کی [illegible]	
فصل: ۲۵۵	۵۹۲
عمر وزیر	
فصل: ۲۵۶	۵۹۳
اندلس سے بجایہ کی طرف سفر اور حجابت پر تقرر	
ابن خلدون کا سلطان ابو عنان کے پاس جانا	۵۹۴
ابن خلدون کا حاجب بننا	
فصل: ۲۵۷	۵۹۶
حاکم [illegible] کی شکایت	
سلطان ابو حمو [illegible] کے تلمسان سے جانے کی اطلاع کا پہنچنا	
ابو زیان کی تلمسان میں آمد	۵۹۷
فصل: ۲۵۸	۶۰۴
مغرب کے حکمران سلطان عبدالعزیز کی	

عنوان	صفحہ
[illegible]	۶۰۹
ابن خلدون کا المسیلہ پہنچنا	۶۱۰
اندلس سے وزیر ابن الخطیب کے فرار کی اطلاع	۶۱۱
فصل: ۲۵۹	۶۱۵
مغرب اقصیٰ کی طرف واپسی	
علی بن حسون کی فوجوں کے ساتھ آمد	۶۱۹
وزیر ابوبکر بن غازی اور سلطان ابن الاحمر کے	
درمیان منافرت کا پیدا ہونا	
مراکش سے [illegible] فوجوں کے ساتھ ابن الاحمر کی آمد	۶۱۹
سلطان [illegible] سے بیعت	۶۲۰
سلطان ابو العباس کی دارالخلافہ میں آمد	
فصل: ۲۶۰	۶۲۱
اندلس کی طرف دوبارہ گئے پھر تلمسان [illegible]	
طرف روانگی اور عرب قبائل کے پاس پہنچنا اور	
اولاد عریف کے پاس قیام کرنا	
ابن الخطیب کا قتل	۶۲۲
فصل: ۲۶۱	
تونس میں سلطان ابو العباس کی طرف واپسی	۶۲۳
ابن خلدون کا سلطان ابو العباس کے پاس جانا	۶۲۴
چغل خوروں کی شکایات میں اضافہ	۶۲۶
فصل: ۲۶۲	۶۳۰
مصر کی طرف سفر اور مصر کا قاضی بننا	
جامع ازہر میں ابن خلدون کا پڑھانا	
قاضی مالکی کی معزولی	۶۳۱
فصل: ۲۶۳	
ادائیگی حج	۶۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل

بربری قبائل میں سے زناتہ اور ان کی غالب اقوام اور ان میں یکے بعد دیگرے قائم ہونے والی جدید و قدیم حکومتوں کے حالات

یہ قوم مغرب کی ایک معزز اور صاحب قدر و منزلت قدیم قوم ہے اور اس زمانے تک یہ لوگ خیموں میں سکونت اختیار کرتے [illegible] اونٹوں پر سوار رہتے [illegible] زمین پر قبضہ حاصل کرتے [illegible] سے [illegible] ہونے اور آبادیوں سے لوگوں کو اغوا کر لے جانے اور بادشاہوں کی اطاعت اختیار کرنے سے انکار کرنے کی ان عادات پر قائم ہیں جو عربوں کا شعار ہیں [illegible] جس کے ذریعے وہ بات چیت کرتے ہیں اور وہ زبان [illegible] بربری زبانوں سے [illegible] افریقہ اور مغرب میں [illegible] سے مشہور و معروف ہیں [illegible] میں رہتے ہیں [illegible] کہ ان کے [illegible] لوگ [illegible] کے [illegible] سے تعلق رکھتے ہیں۔ [illegible] بیان کیا جائے گا۔

اور ان میں سے ایک قوم طرابلس کے پہاڑوں میں اور افریقہ کے [illegible] میں رہتی ہے اور ان کے [illegible] زمانے میں [illegible] کے ساتھ حکومت [illegible] ہو گئے ہیں اور ان کی حکومت نے اطاعت [illegible] ہیں اور ان کی [illegible] مغرب [illegible] رہتی ہے [illegible] مغرب [illegible] معروف ہے [illegible] جاتا ہے اور ان میں سے [illegible] قوم مغرب اقصیٰ میں رہتی ہیں اور اس زمانے میں [illegible] صاحب حکومت ہیں اور قدیم زمانے میں ان کی [illegible] اور حکومت [illegible] کے قبائل میں [illegible] میں سے ہر قبیلے کے حالات [illegible] بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

زناتہ کی نسبت اور اس کے بارے میں پائے جانے والے اختلاف اور ان کے قبائل کی تعداد کے حالات کا بیان

بربریوں کے درمیان ان کے نسب کے بارے میں ان کے نسابوں کے درمیان کوئی اختلاف پایا جاتا کہ وہ شانا کی اولاد سے ہیں اور شانا کے بارے میں ابو محمد بن حزم نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ وہ جانا بن یحییٰ بن صولات بن ورماک بن ضری بن مقو، جبلہ بن مادغیس بن بربر ہے۔

اسی طرح وہ کتاب الجمہرہ میں بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس یوسف الوراق نے ایوب بن ابی یزید سے جب وہ ناصر کے دور حکومت میں اپنے اتفاقی باپ کی جانب سے قرطبہ آیا تھا، بیان کیا ہے کہ وہ جانا بن یحییٰ بن صولات بن ورماک بن ضری بن مقبود بن قروال بن یملا بن مادغیس بن رحیک بن ھمرحق بن کراد بن مازیغ بن ہراک بن ہریک بن برا بن بربر بن کنعان بن حام ہے اس بات کو ابن حزم نے بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بربر سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور قبل ازیں ہم اس کے متعلق پائے جانے والے اختلاف کو بیان کر چکے ہیں اور اس بارے میں جو کچھ صحیح ہے بیان کر آئے ہیں۔ کیونکہ ابن حزم ثقہ ہے اور کوئی دوسرا اس کی برابری نہیں کر سکتا۔

اور زناتہ کے عظیم نسابہ ابن ابی یزید سے جو کچھ منقول ہے اس کی بنا پر بربریوں کو قحطانیوں کی نسل سے قرار دیا جا سکتا ہے۔

الجراوہ: الجراوہ وہ لوگ ہیں جو مادغیس الابتر کے بیٹے ہیں اور یہ بربریوں میں سے نکلے ہیں اور جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ زناتہ وغیرہ تمام قبائل میں سے ہیں۔ لیکن یہ بربریوں کے بھائی ہیں کیونکہ یہ سب کنعان بن حام کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسا کہ اس نسب سے ظاہر ہوتا ہے۔

زناتہ کا نسب: ابو محمد بن حزم سے ان زناتہ کے نسب کے بارے میں منقول ہے کہ یہ زناتہ جانا کی اولاد میں سے ہیں

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ [illegible] ابن [illegible] کی ولادت ہے اور [illegible] [illegible] جالوت [illegible] [illegible] [illegible] کہا جاتا ہے۔

اور اس سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ جالوت [illegible] بن [illegible] [illegible] ہے اور [illegible] مشہور [illegible] ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ وہ [illegible] [illegible] تمام بربریوں کا باپ ہے۔

زناتہ کے نسابوں کا خیال: اور خود زناتہ کے نسابوں کی [illegible] یہ ہے کہ [illegible] ہیں اور [illegible] ان میں سے [illegible] ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ [illegible] ہیں اور ان کا خیال ہے کہ [illegible] ہے اور ان کے بارے میں [illegible] بات [illegible] ہے [illegible] لازم [illegible] بیان ہو چکا ہے [illegible] کوئی [illegible] نہیں ہے۔

پہلی روایت: پہلی روایت [illegible] بیان کیا گیا ہے وہ [illegible] ہے اور [illegible] ہیں اور [illegible] [illegible] بیان ہو چکا ہے [illegible] [illegible] پہلے بیان ہو چکا ہے اور [illegible] [illegible] ہیں۔

اور [illegible] نسب [illegible] بیان کیا گیا ہے [illegible] بات ہے اور [illegible] [illegible] بخت نصر [illegible] جیسا کہ ہم نے کتاب کے شروع میں [illegible] ذکر کیا ہے۔

بخت نصر: اور جب بخت نصر [illegible] [illegible] اور ان کو [illegible] اپنے علاقے میں [illegible] بخت نصر حضرت داؤد علیہ السلام [illegible] ہے اور [illegible] بیت المقدس [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام کے [illegible] [illegible] تھا۔

[illegible] علیہ السلام [illegible] [illegible] [illegible] حضرت داؤد علیہ السلام [illegible] [illegible] جالوت کو قتل کیا تھا۔

بربریوں کے نسب میں جالوت کو شامل کرنا: اب رہی یہ بات جو لوگ بربریوں میں شامل کرتے ہیں کہ وہ [illegible] [illegible] بات ہے [illegible] انھوں نے [illegible] [illegible] [illegible] ایک قبیلہ ہے اور [illegible] [illegible] [illegible]

کیا ہے۔

بنو قطورا اور بنو اسرائیل میں جنگ: ان بنو قطورا [illegible] کی بعض نسلیں [illegible] شام میں ان کے [illegible] بھائی تھے اور [illegible] ان کے [illegible] حضرت موسیٰ اور [illegible] کے مقابل پیدا ہوگئے اور [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] نے خیال کیا [illegible] جماعت ان میں [illegible] حالانکہ [illegible] لکھا ہے۔

[illegible] کے نصرانیوں کا انجیل کی تحریف سے [illegible] قرار دینا اور [illegible] نصرانیوں کا جو یہ خیال ہے [illegible] سے تعلق رکھتے ہیں [illegible] ابو [illegible] بن عبد اللہ [illegible] نے کیا ہے [illegible] کا کہنا ہے کہ [illegible] کی طرف سے [illegible] سب سے ترقی حاصل [illegible] کی طرف [illegible] ان کی حکومت [illegible] کے ہاتھوں سے ایک مدت تک حکومت [illegible] زیادہ طاقت [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible] حالانکہ [illegible] آپ کے [illegible] حضرت موسیٰ آپ کے بعد ہوئے ہیں [illegible] اور ان کے [illegible] سب [illegible] دادا ہیں اور حضرت اسماعیل ان کے بعد ہوئے ہیں۔

تعداد انبیاء علیہم السلام: اب رہی یہ بات نسب میں متعدد انبیاء کے آنے کی تو یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جب حالات کے بدل جانے سے لوگوں میں دگرگونی پیدا ہو جائے تو کسی قوم کے عالی نسب میں اشتراک سے کچھ نقصان نہ ہوگا اگر یہ بربر ہوں کیونکہ دولت [illegible] وقت تعداد اور افراد قوم سے [illegible] ہو جانے کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی جو حکومت اور ترقی [illegible] مرکوز کر گئے تھے جیسا کہ ہم نے آپ کے سامنے اپنی مستقل کتاب میں بیان کیا ہے۔ زناتہ کو کثرت، غلبہ، حکومت اور دولت سب کچھ حاصل تھا۔

زناتہ کا عمالقہ سے ہونا: اور زناتہ کو عمالقہ سے ہونا ایک مردود قول اور حقیقت سے دور بات ہے۔ کیونکہ شام میں رہنے والے عمالقہ کی دو قسمیں ہیں ایک عمالقہ وہ ہیں جو عیصو بن اسحاق کی اولاد سے ہیں انہیں نہ کثرت حاصل ہے اور نہ حکومت اور نہ ان میں سے کسی کے بارے میں یہ احتمال ہے کہ وہ مغرب کی طرف آیا تھا بلکہ وہ اپنی تعداد کی کمی اور اپنی [illegible] جماعت کی وجہ سے پوشیدہ ہیں اور دوسرے عمالقہ [illegible] سے پہلے بڑے صاحب حکومت تھے اور [illegible] ان کا دار السلطنت تھا اور بنی اسرائیل نے ان پر غلبہ پا کر شام اور حجاز میں ان سے حکومت چھین لی اور [illegible] بچ گئے ہوں [illegible] یہ روایت بیان کی جاتی تو کوئی اس سے شبہ پڑ جاتا لیکن جب اسے بیان ہی نہیں کیا [illegible] یہ بات بھی بعید ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنی مخلوق کو بہتر جانتا ہے۔

زناتہ کے قبائل و بطون: زناتہ کے قبائل اور بطون بہت سے ہیں اب ہم ان میں سے مشہور قبائل و بطون کا ذکر کرتے ہیں زناتہ کے نسب دان اس امر پر متفق ہیں کہ ان کے تمام بطون جانا کے تین بیٹوں کی طرف راجع ہیں اور وہ ورسیک، فرنی اور الدیرت ہیں زناتہ کی انساب کی کتب میں ایسا ہی لکھا ہے۔

ورسیک کے بیٹے اور ابو محمد بن حزم نے اپنی کتاب الجمہرہ میں ورسیک کے بیٹوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے نسابوں کے نزدیک وہ مسارت، تاجرت اور واسین ہیں [illegible] ہے اور ابو محمد بن حزم ورسیک کے بیٹوں کے متعلق کہتا ہے کہ وہ مسارت، تاجرت اور واسین ہیں۔

فرنی بن جانا کے بیٹے اور زناتہ کے نسابوں کے نزدیک فرنی بن جانا کے بیٹے یزمرتن، مرنجیصہ، وکلا [illegible] ہیں اور ابو محمد بن حزم نے [illegible] ذکر نہیں کیا اور باقی چاروں بیٹوں کا ذکر کیا ہے۔

الدیرت بن جانا کے بیٹے اور زناتہ کے نسابوں کے نزدیک الدیرت بن جانا کا بیٹا [illegible] بن الدیرت ہے لیکن ابن حزم نے اس کا ذکر نہیں کیا [illegible] نے الدیرت کے ذکر [illegible] ہے کہ [illegible] ابن الدیرت کی [illegible] ورسیک کے [illegible] بطن ہیں وہ بیان کرتا ہے [illegible] ہے اور اس کا [illegible] ہے۔

زاکیا کے بیٹے وہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] مغراوہ اور [illegible] ہیں [illegible] کا کہنا ہے کہ ان کی ماں واسین [illegible] تھی اور [illegible] زناتہ کے نساب

مغراوہ کے بھائی بنو یاتت بن مسطین، یفرن اور واسین ہیں اور ابن حزم نے دو ہی کا ذکر نہیں کیا۔

دمر کے بیٹے: وہ بنو ورنید بن وانین بن وردیرن بن دمر ہیں اور دمر کے بیٹے تو بہت ہیں اور ابن حزم نے بنی دمر کے سات قبائل کا ذکر کیا ہے اور وہ بنو ورنید، بنو زنفورۃ اور ورتاتین ہیں اور یہ تیغران، ورتزال، یصدرین، وسعان اور الوفت کے نسب کے متعلق ہیں۔ ابن حزم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا خیال ہے کہ یہ ابو بکر بن یحییٰ الیزنی الاباضی کی تحریر ہے۔

ابو بکر کے حالات: ابو بکر بن یحییٰ کے متعلق ابن حزم کا کہنا ہے کہ وہ ایک زاہد تھا جو ان کے انساب کا امام تھا اور اس نے بیان کیا ہے کہ بنو واسین اور بنو برزال اباضی تھے اور بنی یفرن اور مغراوہ سنی تھے اور سابق بن سلیمان مطماطی اور ہانی بن یصدور الکومی اور کہلان بن ابی لوا جیسے بربری نسابوں کے نزدیک ان کی کتب میں لکھا ہوا ہے کہ بنی واسیل بن المحریت بن جانا تین بطن ہیں جو بنو زاکیا، بنو مراد اور آتیل ہیں۔

بنو آتیل: بنو آتیل اور دمر سب کے سب بنو وردیرن بن واسیل ہیں اور زاکیا اور وردیرن سے تین بطن بنو قرہ اور بنو یغران اور بنو ریاتن ہیں۔

بنو واسین: اور بنو واسین سب کے سب بنو واسین بن مریر بن زاکیا بن آتیل بن وردیرن ہیں۔

دمر وادر دیرن: اور دمر وادردیرن سے تین بطن بنو تعورت، بنو غزوین اور بنو وہ بنو ورتاتین ہیں یہ سب کے سب بنو ورنید بن دمر ہیں۔ اس بات کا تذکرہ ہم نے بربری نسابوں سے کیا ہے جو ابن حزم کے بیان کے مطابق اور دیگر زناتہ کے نساب بھی جو ان کے قریب ہیں یہی بات بیان کرتے ہیں اور وہ محققین کی طرح ان کا نسب بیان نہیں کرتے جو قصور اور جبل تو زر کے باشندے ہیں جو کہ ان کے زمانہ تحلیل تعبیرات کے مطابق ان کی حالت سے الگ ہے اور بنو توجین کے قریب ہے۔

بنو توجین: بنو توجین بادشاہ تھے جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوگا اور صحیح نسب کے لحاظ سے بنی واسین کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور وہ مجھی زناتہ ہیں اور بنو مزاب کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ وہ بربر ہیں جو بربر کا ایک بطن ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور ابن عبدالحکم نے اپنی کتاب فتح مصر میں خالد بن حمید زناتی کا ذکر کیا ہے اور اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ ہتورہ میں سے ہے جو زناتہ کا ایک بطن ہے اور ابو زید کی بھی اس کے متعلق یہی رائے ہے۔

یہ زناتہ کے قبائل اور انساب کے متعلق مختصر بیان ہے جو کہ آپ کی معلومات کے لیے ہے واللہ الہادی الی مسالک التحقیق لا رب غیرہ

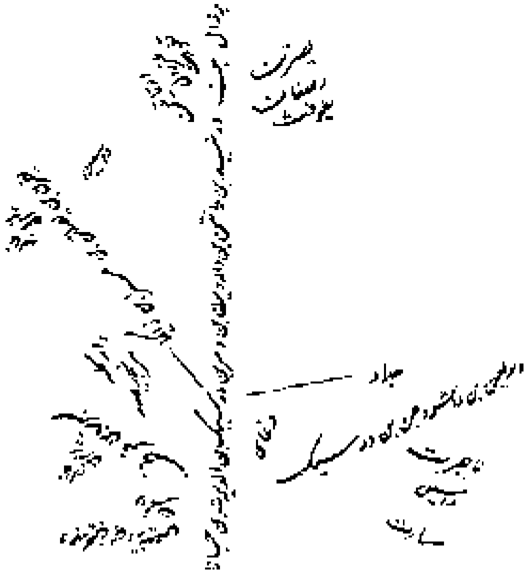

فصل

زناتہ کے نام اور اس لفظ کے معنی کے بیان میں

بہت سے لوگ اس لفظ کے معنی اور اشتقاق کے بارے میں اس طور پر تحقیق کرتے ہیں جو حد سے بڑھا ہوا ہے اور یہ نام خود اس قوم کے نزدیک معروف ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک نام ہے جسے عربوں نے اس قوم کے لئے وضع کیا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود اس قوم نے اس نام کو اپنے لئے وضع کیا ہے اور اس پر اتفاق کیا ہے جیسے کہ [illegible] اور جب میں بھی کہا ہے ذکر کئے ہیں جس کو انہوں نے اختیار کیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مشتق ہے اور عربوں کی زبان میں اس سے کوئی ایسا مستعمل مفہوم نہیں ملتا ہے حالانکہ عرب [illegible] کے نزدیک اس کا اشتقاق کرتے ہیں اور ان کا یہ ایک مضمون کی حکایت سے کرتے ہیں جسے [illegible] مجھے بتایا ہے اور یہ سب اقوال اس طرح شمار کرتے ہیں کہ عربوں نے بربر کے لئے اسماء وضع کئے ہیں ان کا استعمال صرف ان دونوں کی وجہ سے ہوتا ہے ان کی لغت سے ارتجال اور اشتقاق قائم کئے ہیں اور اکثر یہی ہوتا ہے۔

اور کہتے ہیں کہ عربوں نے بہت سے ناموں کو بھی استعمال کیا ہے جو ان کی زبان سے تعلق نہیں رکھتے جیسے ابراہیم یوسف اور اسحاق جیسے نام [illegible] عجم ان کی زبان ہے جب انہیں عجمی کہا جانے لگا اور یہ زبان ان کا عام ہونے کی وجہ سے اشتقاق و تحقیق کے [illegible] ایسا گمان کیا جانے لگا جیسے کہ [illegible] بیان [illegible] اور اسحاق جیسے نام [illegible] عربوں کے استعمال کی وجہ سے یوں ہو گئے ہیں گویا ان کے اصل عربی سے ہیں اور وہ ان کی تصریف کا [illegible] ہیں اور وہ حرکات یا تصرف میں تبدیلی بھی کرتے ہیں اور یہ بات ان کے ہاں مشہور و معروف ہے کہ [illegible] وضع کئے ہیں۔

اور یہی لفظ کا حرف ایسا ہی ہے [illegible] ان کی زبان کے حروف میں سے جیم ہے جو شین کے قریب ہے اگر [illegible] حرف سے بدل دیتے ہیں بلا تمیز حرف کے طور پر [illegible] ہوتے ہیں اور ان میں سے عربوں نے یہ حرف [illegible] کو لاتے ہیں اور ان میں سے جو دو حرفوں کے درمیان ایک [illegible] حرف [illegible] اقوام نے [illegible] اور [illegible] ان میں سے [illegible] جیسا کہ علماء زبان کی کتب میں مذکور ہے۔

زناتہ کی تحقیق: جب یہ بات ثابت ہو گئی تو جان لیجئے لفظ زناتہ کی اصل یا نے [illegible] سے ہے جو [illegible] کے باپ کا نام ہے اور وہ جانا بن یحییٰ ہے جس کا ذکر ان کے نسب میں مذکور ہے اور جب وہ جمع میں اس کا ادا کرتے ہیں تو مفرد اسم کے ساتھ [illegible] لاتے ہیں اور کہتے ہیں جانات اور جب عجم چاہتے ہیں تو [illegible] کے ساتھ [illegible] کر دیتے ہیں [illegible]

جانا شن بن جاتا ہے اور ان کا اس قسم کو بولنا عربوں کے نزدیک تھم ہے۔ یہ تخریج سے نہیں ہوتا بلکہ وہ اسے جیم اور شین کے درمیان بولتے ہیں جو صفیر کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اور بعض حروف سے ان کا مخرج زیادہ آسان ہوتا ہے۔ پس انہوں نے شین کے ساتھ زاء کے مخرج کے اتصال کی وجہ سے اسے زاء میں بدل دیا اور وہ جمع پر دلالت کرنے والا مفرد زناتات بن گیا۔ پھر انہوں نے اس کے ساتھ ہائے نسبت لگا دی اور زبان زد عام ہونے کی وجہ سے تخفیف کی خاطر زاء کے بعد الف کو حذف کر دیا۔ واللہ اعلم

فصل

اس قوم کی اولیت اور طبقات کے بیان میں

افریقیہ اور مغرب میں اس قوم کی اولیت طویل صدیوں سے بربریوں کی اولیت سے ملی ہوئی ہے جس کے آغاز کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ان کے قبائل شمار سے زیادہ ہیں جیسے مغراوہ، بنی یفرن، جراوہ، بنی یرنیان، وجدیجن، غمرہ، بنی زنداک، ویمی اور ان میں ہر ایک قبیلے کے متعدد بطن ہیں اور اس قوم کے مواطن طرابلس سے لے کر جبل اوراس تک اور زاب سے تلمسان کی جانب تک اور وادی ملویہ تک ہیں۔

دور اسلام سے قبل جراوہ کو ان میں کثرت اور ریاست حاصل تھی پھر مغراوہ اور بنی یفرن کو حاصل ہوئی۔

افرنگی: اور جب افرنگیوں نے ان کے زور میں بادشاہوں پر قبضہ کر لیا تو یہ انہیں مقرر و ثابت کرنے لگے اور ان کی اطاعت کرنے لگے اور ان کی جنگوں میں ان کے ساتھ جہاد کرنے لگے اور دیگر امور میں بھی ان کی حمایت کرنے لگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا اور مسلمانوں نے دھیرے دھیرے افریقیہ کی طرف بڑھنا شروع کیا ان دنوں افرنگیوں کا بادشاہ جرجیر تھا جس نے زناتہ اور بربر سے مسلمانوں کے مقابلہ میں مدد کی درخواست کی مگر وہ جب ہار کھا کر منتشر ہو گئے اور جرجیر قتل ہو گیا اور ان کے اموال غنیمت بن گئے اور ان کی عورتیں قیدی بن گئیں اور سبیطلہ فتح ہو گیا۔

فتح جلولاء: پھر مسلمان افریقیہ پر چڑھے۔ یہ واپس آ گئے اور انہوں نے جلولاء اور دیگر شہروں کو فتح کیا اور وہ افرنگی بھی جو ان کی اولادوں پر حکومت کرتے تھے سمندر کے پیچھے اپنے وطنوں کو واپس لوٹ آئے اور بربریوں نے اپنے آپ کو عربوں کے لیے مقاومت خیال کر لیا اور وہ دبکے ہوئے پہاڑی قلعوں میں قلعہ بند ہو گئے اور زناتہ کا چھتا اور ان کی قوم جراوہ کے ساتھ جبل اوراس میں جا ملے جیسا کہ ہم بیان کریں گے پھر عربوں نے ان میں خوف و خونریزی کی اور میدانوں، پہاڑوں اور جنگلوں میں ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ دین اسلام میں داخل ہو گئے اور مصری حکومت کے مطیع ہو گئے اور انہوں نے ان امور کو سنبھال لیا جنہیں افرنگی سنبھالا کرتے تھے یہاں تک کہ مغرب میں عربی حکومت کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور انہوں نے انہیں کتامہ وغیرہ بربریوں کے افریقیہ سے نکال دیا اور ان زناتی قوم نے دار الملک پر قبضہ کی جو اس نے ان سے پوشیدگی اختیار کی اور ان کے دو طبقوں میں سلسلہ بعد حکومت باری باری رہی جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

فصل

کاہنہ اور زناتہ میں سے ان کی قوم جراوہ کے حالات اور فتح کے وقت مسلمانوں کے ساتھ ان کا سلوک

[illegible]

[illegible]

حسان بن نعمان [illegible]

[illegible]

میں پرورش پائی ہیں وہ ان کی وجہ سے ان پر اور ان کی قوم پر اپنے آپ کو ترجیح دیتی تھی نیز اس وجہ سے بھی کہ اسے کہانت و معرفت سے ان کے احوال غیبیہ اور عواقب امور کو جاننے کا ادعا تھا پس اس نے ان کی حکومت حاصل کر لی۔

ہانی بن بکور ضریسی بیان کرتا ہے کہ اس نے ان پر پینتیس سال حکومت کی اور ایک سو تیس سال تک زندہ رہی اور جبل اوراس کی جانب عقبہ بن نافع کا قتل بھی اسی کی انگیخت سے ہوا تھا کیونکہ اس نے بربروں کو اس کے خلاف اکسایا تھا اور مسلمانوں کو اس کی یہ بات معلوم تھی۔

کسیلہ کا قتل: پس جب تمام بربریوں کا خاتمہ ہو گیا اور کسیلہ قتل ہو گیا تو انہوں نے جبل اوراس میں اس کاہنہ کی پناہ کی طرف رجوع کیا اور بنو یفرن اور افریقہ کے قبائل زناتہ اور البتر کے باقی ماندہ لوگ اس سے آ ملے پس اس نے اپنے پہاڑ کے دامن میں ان سے میدان میں ملاقات کی اور مسلمانوں کو شکست ہو گئی اور اس نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ انہیں افریقہ سے نکال دیا۔

اور حسان نے برقہ میں اقامت اختیار کر لی یہاں تک کہ عبدالملک کی طرف سے مدد آ گئی پس اس نے ۷۴ھ میں ان پر چڑھائی کر کے ان کی فوجوں کو منتشر کر دیا اور ان پر حملہ کر کے کاہنہ کو قتل کر دیا اور بزور قوت جبل اوراس میں گھس گیا اور اس میں تقریباً ایک لاکھ آدمیوں کو قتل کیا اور کاہنہ کے دو بیٹے حسان سے جا ملے تھے جو اچھی طرح اسلام لائے تھے اور ان دونوں کی اطاعت بھی ٹھیک ٹھاک تھی اور حسان نے انہیں ان کی قوم جراوہ پر اور جو لوگ جبل اوراس میں ان کے ساتھ آ ملے تھے ان پر حاکم مقرر کر دیا۔

پھر اس کے بعد ان کی جمعیت پریشان ہو گئی اور ان کی حکومت جاتی رہی اور جراوہ بربری قبائل کے درمیان مختلف جماعتوں میں بٹ گئے اور ان میں سے ایک قوم ملیلہ کے سواحل پر رہتی تھی جس کے آثار ان کے پڑوسیوں کے درمیان موجود ہیں اور جب چوتھی صدی کے شروع میں تلمسان میں موسیٰ بن ابو العافیہ نے ابوالعیش کی حکومت پر غلبہ حاصل کیا تو وہ بھی انہی کی طرف آیا تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے نیز ان کے ہاں صیرت بن مرار آیا اور اس نے وہاں ایک قلعہ تعمیر کیا یہاں تک کہ وہ بعد میں تباہ و برباد ہو گیا اور اس دور تک اس وطن کی ایک جماعت اس کے بطون اور ان کی اس طرف آنے والے قبائل میں داخل ہیں واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

فصل

اسلام میں زناتہ کی حکومتوں کے آغاز کے حالات اور مغرب اور افریقہ میں انہیں حکومت کا ملنا

جب ہم افریقہ اور مغرب میں مرتدین کے معاملات سے فارغ ہوا اور بربری اسلامی حکومت کے مطیع ہو گئے اور عرب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکومت [illegible]

آلِ ابوطالب کا آلِ عباس سے [illegible]

'' زمین اللہ کی ملکیت ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے''۔

پس حکومت کے جانے سے عرب نہیں جاتا اور دینی حکومت کے ختم ہونے سے عرب کی جماعتیں اکھڑ گئی ہیں۔ پر اللہ کا وعدہ ہے جسے وہ دین کی تکمیل اور تمام ادیان پر اس کے غالب کرنے کے بارے میں ضرور پورا کرے گا پس اس وقت بربریوں نے حکومت کے حاصل کرنے اور دینی حمیت و مناقب کی رو سے اہل بیت کی دعوت کے قیام کے لئے ایک دوسرے سے مقابلہ کیا اور ان کے اعتقادات جدا جدا ہو گئے، پھر لوگوں کو دعوت دیتے تھے یہاں تک کہ وہ افریقہ میں کتامہ جیسے اور مغرب میں صنہاجہ جیسے قبیلوں کو ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے۔

زناتہ کا حسد: اور اس بارے میں زناتہ نے ان سے حسد کیا اور یہ جمعیت اور قوت کے لحاظ سے ان سب سے بڑھ کر تھے پس انہوں نے اس کے لئے تیاری کی یہاں تک کہ ان کے ساتھ نبرد آزما ہو گئے اور مغرب اور افریقہ میں بنی یفرن کو صاحب الحمار اور پھر یعلی بن محمد اور اس کے بیٹوں کے ہاتھ پر عظیم حکومت حاصل تھی اور مغراوہ کو بنی خزر کے ہاتھ پر ایک دوسری حکومت حاصل تھی جس کے بارے میں انہوں نے بنی یفرن اور صنہاجہ سے تنازعہ کیا پھر یہ دونوں حکومتیں ختم ہو گئیں اور ان کے بعد مغرب میں ان کی ایک اور قوم نے حکومت حاصل کر لی اور مغرب اقصیٰ میں بنی مرین کو ایک حکومت حاصل ہوئی اور مغرب اوسط میں بنی عبدالواد کو ایک دوسری حکومت حاصل تھی جس میں توجین اور مغراوہ کی ایک جماعت نے ان کی مدد کی تھی جیسا کہ ہم اسے مفصل بیان کریں گے اور ہم ان کے ناموں اور بطون کو اس طریق پر بیان کریں گے جسے ہم نے بربریوں کے حالات میں اختیار کیا ہے۔

واللہ المعین سبحانہ لا رب سواہ و لا معبود الا ایاہ

فصل

زناتہ کا طبقہ اولیٰ ــــ ہم اسی سے بنی یفرن اور ان کے انساب وقبائل کے حالات اور افریقہ اور مغرب میں ان کی حکومتوں کے واقعات سے آغاز کرتے ہیں

بنو یفرن زناتہ کے قبائل میں سے ہیں اور ان سے وسیع تر بطون والے ہیں اور ان کے نسابوں کے نزدیک یہ بنو یفرن بن یصلیتن بن مسرا بن زاکیا بن ورسیک بن الدیرت بن جانا ہیں اور مغراوہ اور بنو یرنیان اور بنو واسین کے بھائی ہیں اور بربروں کی زبان میں تمام ابو یصلیتن اور یفرن تارکول ہیں اور ان کے بعض نسابوں کا قول ہے کہ یفرن ورتنید بن جانا کا بیٹا ہے مغراوہ اور غمرت اور وجدیجن اس کے بھائی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ یفرن بن مرین بن ورسیک بن جانا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ جانا کا بیٹا ہے اور صحیح بات وہی ہے جسے ہم نے ابو محمد بن حزم سے بیان کیا ہے۔

ان کے قبائل ان کے قبائل بہت سے ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور بنو وارکو اور مرنجیصہ ہیں اور فتح کے زمانے میں بنو یفرن زناتہ کے سب سے بڑے اور طاقتور قبائل تھے اور افریقہ اور جبل اوراس اور مغرب اوسط میں بھی ان کے بطون قبائل موجود تھے۔ جب افریقہ فتح ہوا تو افریقہ اور وہاں کے رہنے والے بربروں پر اللہ کی فوجیں یعنی عرب مسلمان چھا گئے اور انہوں نے ان کی قوت کا خاتمہ کر دیا یہاں تک کہ دین نے اپنے قدم جما لئے اور وہ لوگ اچھی طرح اسلام لے آئے۔

خوارج کے دین کی اشاعت جب عربوں میں خوارج کے دین کی اشاعت ہوئی اور مشرق میں خلفاء نے عربوں کو غالب کر دیا اور انہوں نے ان سے تعرض کیا تو یہ قاصیہ کی طرف آ گئے اور وہاں پر بربروں میں اپنے دین کی اشاعت کرنے لگے تو ان کے رؤسا نے ان کے مذاہب کے اختلاف کے باوجود اسے جلدی جلدی اختیار کر لیا کیونکہ خوارج کے رؤسا اباضیہ اور صفریہ وغیرہ اپنے احکام میں اختلاف رکھتے تھے جیسا کہ ہم نے ان کے باب میں اسے بیان کیا ہے

ان کے بعد یہ دین ان میں پھیل گیا اور یفرن نے بھی اس میں حصہ لیا اور اسے اختیار کر لیا اور اس کی طرح ڈالیں گیں۔

ابو قرہ: اور مغرب اوسط کے باشندوں میں سے سب سے پہلے ابو قرہ نے ان میں سے لوگوں کو اس امر کے لئے اکٹھا کیا پھر اس کے بعد ابو یزید صاحب الحمار اور اس کی قوم بنو وارکو اور مرجیصہ نے انہیں اکٹھا کیا پھر انہیں خوارج کے دین کو چھوڑنے کے بعد مغرب اقصیٰ میں یعلیٰ بن محمد صالح اور اس کے بیٹوں کے ہاتھ پر دو حکومتیں ہیں جنہیں ہم مفصل بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

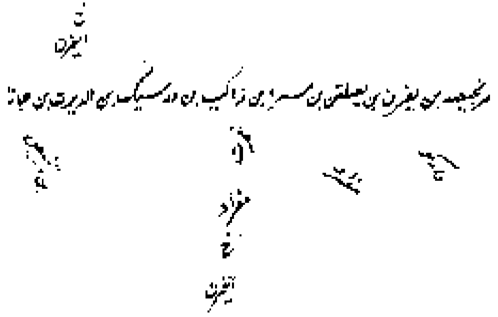
مرجیصہ بن یفرن بن یصلتین بن مسرا بن زاکیا بن ورسیک بن الدیرت بن جانا

فصل

ابو قرہ اور اس کی قوم کو تلمسان میں جو حکومت حاصل تھی اس کے حالات اور اس کا آغاز و انجام

مغرب اوسط میں بنی یفرن کے بہت سے بطون تلمسان کے نواح میں جبل بنی راشد تک پائے جاتے ہیں اور وہ اس زمانے تک انہی سے معروف و مشہور ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تلمسان کی حد بندی کی تھی جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور جس زمانے میں خلافت بنو امیہ سے ہو کر بنی عباس میں منتقل ہوئی اس وقت ان کا سردار ابو قرہ تھا اور ہمیں اس کے نسب کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں کہ وہ انہی میں سے تھا۔

میسرہ کا قتل: اور جب مغرب اقصیٰ میں برابرہ کی حالت خراب ہوئی اور میسرہ اور اس کی قوم خارجی کی دعوت دینے لگے تو برابرہ نے اسے قتل کر دیا اور اس کی جگہ زناتہ میں سے خالد بن حمید کو اپنا لیڈر بنا لیا اور جیسا کہ مشہور ہے اس نے کلثوم بن عیاض سے جنگیں کیں اور اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد ابو قرہ زناتہ کا لیڈر بن گیا اور جب بنی امیہ کی حکومت مضطرب ہوئی تو خارجیت برابرہ کے ملک پر حکومت اختیار کر گئی اور طرابلس کے زناتہ میں سے بنی یفرن اور ابو قرہ تاہرت میں پھیل گئے۔

ابن الاشعث: اور جب جعفر منصور کی جانب سے ابن الاشعث افریقہ آیا تو برابرہ اس سے خوفزدہ ہو گئے حتیٰ کہ اس نے تمام اسباب کا خاتمہ کر کے جنگوں کو بند کر دیا پھر بنو یفرن تلمسان کے نواح میں بھڑ گئے اور خارجیت کی دعوت دینے لگے اور انہوں نے ۱۴۸ھ میں اپنے عظیم لیڈر ابو قرہ کی بیعت خلافت کر دی ابن الاشعث نے ان کی طرف اغلب بن سوادہ تمیمی کو بھیجا تو وہ زاب تک پہنچ گیا اور ابو قرہ مغرب اقصیٰ کی طرف بھاگ گیا اور اغلب کے واپس آ جانے کے بعد پھر وہ اپنے وطن میں واپس آ گیا

برابرہ کی بغاوت: اور جب ۱۵۰ھ میں برابرہ نے عمرو بن حفص بن ابی صفرہ جس کا لقب ہزار مرد تھا کے خلاف بغاوت کی اور طبنہ میں اس کا محاصرہ کر لیا تو محاصرہ کرنے والوں میں ابو قرہ الیفرنی بھی اپنی صفریہ قوم کے چالیس ہزار جوانوں کے ساتھ شامل تھا جب اس پر محاصرہ تنگ ہو گیا تو اس نے ابو قرہ سے سازباز کی اور اس سے اس شرط پر اپنے بیٹے کے ہاتھ پر چھوڑ دینے کو کہا کہ وہ اسے چالیس ہزار اور اس کے بیٹے کو چار ہزار دے دے گا پس وہ اپنی قوم کے ساتھ چلا گیا اور برابرہ طبنہ سے منتشر ہو گئے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے قیروان میں اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے خلاف اکٹھے ہو گئے اور ابو قرہ بھی تین لاکھ

پہنچ گیا تو [illegible] ان کے ساتھ ان میں شامل تھا [illegible] بہت [illegible] کر ڈالے۔

عمرو بن حفص کی وفات: اسی محاصرہ میں عمرو بن حفص مر گیا اور یزید بن حاتم افریقہ کا والی بن کر آیا [illegible] کی فوجوں [illegible] ان کے اتحاد کو پراگندہ کر دیا اور [illegible] خوارج کا لشکر [illegible] ابو قرہ [illegible] قتل ہو گیا تو اس کے بعد ابو قرہ اور بنی یفرن تلمسان میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلے گئے اور [illegible] بنی یفرن سے [illegible] یزید بن حاتم [illegible] مغرب کے [illegible] تک چلا گیا اور ان کے شہروں میں [illegible] ہو گئی [illegible] بنی یفرن نے کوئی بغاوت نہیں کی [illegible] افریقہ میں [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

بنی یفرن میں سے ابو یزید خارجی صاحب الحمار کے حالات اور شیعوں کے ساتھ اس کے معاملے کا آغاز و انجام

یہ شخص بنی یفرن میں سے [illegible] کے بھائی ہیں اور [illegible] بنی یفرن کے [illegible] میں سے [illegible] ابو یزید اور اس کا باپ مخلد بن کیداد [illegible] اس کے نسب کے بارے میں [illegible] ہوا

> ابو محمد بن حزم بیان کرتے ہیں کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ابن الرقیق: [illegible] ابن الرقیق نے [illegible] کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کے نسب کے متعلق [illegible] کے آغاز میں بیان کیا جا چکا ہے۔

کیداد: وہ اس کا باپ کیداد [illegible] سوڈان میں تجارت کے لئے آیا جایا کرتا تھا [illegible] اس کے ہاں پیدا ہوا اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام سبیکہ تھا [illegible] توزر [illegible] اور [illegible] قرآن پڑھا اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible]

مذاہب کی طرف مائل ہو گیا اور ان سے ان کے مذاہب کا علم حاصل کیا اور ان کا لیڈر بن گیا اور توزر میں ان کے مشائخ کے پاس گیا اور جن دنوں عبید اللہ مہدی سجلماسہ میں قید تھا اس نے ان میں سے ابو عبیدہ سے علم حاصل کیا اور اس کا باپ کیداد اسے فقر و افلاس کی حالت میں ہی چھوڑ کر مر گیا۔

اور اہل تقیوس اسے اپنے زکوٰۃ اموال دینے لگے اور یہ ان کے بچوں کو قرآن اور مذاہب نکاریہ کی تعلیم دینے لگا اور اس کے متعلق یہ بات مشہور ہو گئی کہ یہ اہل ملت کی تکفیر کرتا ہے اور حضرت علیؓ کو گالیاں دیتا ہے تو یہ خوف زدہ ہو کر تقیوس چلا گیا اور توزر اور تقیوس کے درمیان ہے۔ تب یہ آنے جانے والوں پر حملے کرنے لگا اور اس کے متعلق یہ بات مشہور ہو گئی کہ یہ سلطان کے خلاف بغاوت کا اعتقاد رکھتا ہے تو والیوں نے اسے قسطیلیہ میں قتل کرنے کی مخبری کی تو یہ ۳۲۵ھ میں حج کو چلا گیا مگر اس کو تلاش و تعاقب نے زچ کر دیا تو یہ طرابلس کے نواح سے تقیوس واپس آ گیا۔

ابو یزید کی گرفتاری: اور جب عبید اللہ نے وفات پائی تو قائم نے اہل قسطیلیہ کو اس کی گرفتاری کے لیے مجبور کیا تو یہ مشرق میں چلا گیا اور اس کا مقصد پورا نہ ہوا تو یہ واپس آ گیا اور ۳۳۱ھ میں [illegible] پہنچ کر توزر میں داخل ہو گیا اس کے متعلق ابن فرقان نے والی کے پاس شکایت کی تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور زناتہ فوراً اپنے علاقے میں آ گئے اور ان کے ساتھ نکاریہ کا لیڈر ابو عمار اعمیٰ بھی تھا جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے جس کا نام عبد الحمید تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جن سے ابو یزید نے علم حاصل کیا تھا پس انہوں نے والی سے اسے رہا کرنے کا مطالبہ کیا تو اس نے ان سے بہانہ کیا کہ وہ اس سے ٹیکس لینا چاہتا ہے پس وہ ابو یزید کے بیٹوں فضل اور یزید کے پاس گئے اور قید خانے پر حملہ کر کے محافظوں کو قتل کر دیا اور اسے قید خانے سے نکال کر لے گئے پس وہ [illegible] کے علاقے میں چلا گیا اور ایک سال تک وہاں ٹھہرا رہا اور فضل اور اس کی اور بنی برزال کے مواطن میں جو جبال میں مسیلہ کی جانب واقع ہیں آتا جاتا رہا پس وہ ان میں سے [illegible] کے پاس آتا جاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا۔

اوراس میں آمد: پھر یہ بارہ سواروں کے ساتھ ابو عمار کی معیت میں اوراس آیا اور یہ لوگ نواحات میں نکاریہ کے پاس فروکش ہو گئے اور اس کے اقرباء اور خوارج اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس کے ساتھی ابو عمار نے ان کی اس شرط پر اس کی بیعت کی کہ وہ شیعوں سے جنگ کریں گے اور غنائم کو لوٹیں گے اور انہیں قیدی بنائیں گے نیز اگر وہ مہدیہ اور قیروان میں کامیاب ہو گئے تو ان کی حکومت شوریٰ سے ہو گی یہ واقعہ ۳۳۲ھ کا ہے۔

حاکم باغایہ کی نگرانی: بعد ازاں یہ لوگ حاکم باغایہ کی پوشیدہ طور پر بعض راستوں پر نگرانی کرنے لگے اور انہوں نے اس کے علاقے پر قبضہ کر لیا اور ۳۳۳ھ میں وہاں کے بعض محلات کو بھی لوٹ لیا اس طرح اس نے بربریوں کو بھی قتل میں لوٹ کر دیا پھر یہ انہیں ساتھ لے کر حاکم باغایہ کی طرف بڑھا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی پس وہ [illegible] کے علاقے میں چلے گئے اور حاکم باغایہ نے ان پر چڑھائی کی اور شکست کھا کر اپنے علاقے کی طرف واپس آ گیا تو ابو یزید نے اس کا محاصرہ کر لیا۔

اور ابو القاسم نے باغایہ کے حکمران کاتون کی مدد کے لیے قائم کو مجبور کر کے کتامہ کی طرف بھیجا جب فوجوں کی

شکست ہوئی تو ابو یزید اور اس کے ساتھیوں نے ان پر شبخون مارا اور انہیں شکست دی لیکن وہ باغایہ کو چلے گئے۔

اور ابو یزید نے بنی واسین کے ان دو لشکروں کو اٹھایا جو قسطیلیہ کے اردگرد تھے تو انہوں نے ۳۳۳ھ میں توزر کا محاصرہ کر لیا اور وہ تبسہ کی طرف چلا گیا اور اس میں صلح سے داخل ہو گیا پھر مجانہ گیا اور مرماجنہ میں بھی داخل ہو گیا اور انہوں نے اسے سیاہ رنگ کا ایک گدھا دیا پس وہ ہمیشہ اس پر سوار ہوتا تھا یہاں تک کہ صاحب الحمار مشہور ہو گیا۔

اربس پر قبضہ: اور اربس میں اس کی اطلاع کتامی فوجوں کو پہنچی تو وہ منتشر ہو گئیں اور اس نے اربس پر قبضہ کر کے اس کے امام السعود کو قتل کر دیا اور اس نے تبسہ کی طرف بھی ایک فوج بھیجی جس نے اس پر قبضہ کر کے اس کے گورنر کو قتل کر دیا اور مہدیہ میں القائم کو خبر پہنچی تو وہ خوفزدہ ہو گیا اور اس نے شہروں اور سرحدوں کے کنٹرول کے لئے فوجوں کو بھیجا۔

بشری الصقلبی: اور القائم نے اپنے غلام بشری الصقلبی کو باجہ کی طرف بھیجا اور میسور کو فوجوں کا سالار مقرر کیا تو اس نے اربس کی جانب پڑاؤ ڈال دیا اور خلیل بن اسحاق کو قیروان کی طرف بھیجا تو اس نے وہاں پڑاؤ ڈال دیا اور ابو یزید باجہ میں بشری کی طرف گیا اور ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور ابو یزید اپنے گدھے پر سوار ہوا اور اپنا عصا پکڑا تو لوگ اس کی طرف اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے پڑاؤ تک بشری کا تعاقب کیا تو وہ شکست کھا کر تونس کی طرف چلا گیا اور ابو یزید باجہ میں داخل ہو گیا اور اسے جلا دیا اور بشری تونس کی طرف چلا گیا اور ہر طرف کے بربری مرتد ہو گئے پس اس نے تونس کی طرف ایک لشکر بھیجا اور وہ بھی چلا گیا اور اہل تونس نے ابو یزید سے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور ان پر والی مقرر کر کے وادی مجردہ میں آ کر پڑاؤ ڈال دیا اور وہیں سے فوجیں آئیں اور لوگ ان سے ڈر کر قیروان کی طرف بھاگ گئے اور رقادہ اور قیروان میں اضطراب ہو گیا۔

نواحِ افریقیہ پر فوج کشی: اور ابو یزید نے اپنی فوجوں کو نواحِ افریقیہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے وہاں پر غارت گری کی اور بے شمار لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا پھر وہ رقادہ کی طرف گیا تو وہاں کے کتامہ منتشر ہو کر مہدیہ چلے گئے اور ابو یزید ایک لاکھ فوج کے ساتھ رقادہ آیا پھر وہ قیروان کی طرف بڑھا تو وہاں پر خلیل بن اسحاق موجود تھا پھر اس نے اسے صلح کا پیغام دے کر پکڑ لیا اور اسے قتل کرنا چاہا تو ابو عمار نے اسے مشورہ دیا کہ اسے زندہ رہنے دیا جائے مگر اس نے اس کی بات نہ مانی اور اسے قتل کر دیا اور انہوں نے قیروان میں داخل ہو کر اسے لوٹ لیا اور مشائخ نے اس سے ملاقات کی تو اس نے ذلت دینے کے بعد انہیں امان دی اور کہا کہ وہ شیعوں کے عاملوں کو قتل کر دیں۔

اہل قیروان کا وفد: اور ابو یزید نے اہل قیروان میں سے اپنے ایلچیوں کا ایک وفد دے کر ناصر اموی کے پاس بھیجا جو اس کی اطاعت کرنے اور اس کی دعوت کا اظہار کرنے والے تھے اور اس کی مدد کا طالب تھا تو وہ وفد کو مہینے کے ساتھ اور پھر مہدیہ سے ان کے پاس واپس آیا اور وفد نے دیکھا کہ وہ ہمیشہ ان باتوں کو دہراتا رہا یہاں تک کہ ۳۳۵ھ کے آخر میں اس نے اپنے بیٹے ایوب کو بھیجا اور ناصر کے باقی ماندہ عہد میں اس کا اس کے ساتھ رابطہ رہا۔

میسور کی روانگی: اور میسور مہدیہ سے فوجوں کے ساتھ گیا اور بنو ہوارہ کے جو لوگ ابو یزید سے جا ملے تھے اور انہوں

نے اسے میسور سے جنگ کرنے کی ترغیب دی تو وہ اس کے مقابلہ میں گیا اور خوب جنگ ہوئی اور ابو یزید اور اس کے اکثر ساتھیوں نے بے جگری سے جنگ کی پس میسور کو شکست ہوئی اور بنو کملان نے میسور کو قتل کر دیا اور اس کے سر کو قیروان اور پھر مغرب کی طرف بھیج دیا اور اس کی چھاؤنی کو لوٹ لیا۔

اور ابو یزید نے اپنی فوجوں کو شہر کی طرف بھیجا جو بزور قوت اس میں داخل ہو گئیں اور انہوں نے بہت قتل عام اور مثلہ کیا اور افریقہ کے نواح میں بھی بہت قتل عام ہوا اور بستیاں اور شہر خالی ہو گئے اور جو لوگ دست برد سے بچ گئے انہیں بھوک نے تباہ کر دیا میسور کے قتل کے بعد ابو یزید لوگوں کو حقیر سمجھنے لگا جب وہ ریشم پہننے لگا اور چالاکیاں کرنے لگا اس کے ساتھیوں نے اس بات سے برا منایا اور شہروں کے رؤسا نے بھی اسے لکھا اس دوران میں قائم مہدیہ میں پیچ و تاب کھا رہا تھا اور کتامہ اور صنہاجہ کو اپنے ساتھ محاصرہ کے لئے جمع کر رہا تھا اور ابو یزید بھی نکل کر مہدیہ میں فروکش ہو گیا اور اس کی فوجوں نے جنگ کی اور انہیں بیشتر غلبہ حاصل ہوا اور اس نے زویلہ پر قبضہ کر لیا اور جب وہ مصلیٰ تک پہنچا تو قائم نے اپنے اصحاب سے کہا کہ وہ یہاں سے آگے نہیں جائے گا اور اس نے مہدیہ کا محاصرہ جاری رکھا اور وقت کا انتظار کرتا رہا اور کتامہ کے بربری اس کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے اس پر تین بار حملہ کیا اور تیسری بار شکست کھائی پھر دوبارہ اور چوتھی بار بھی یہی ہوا پھر مہدیہ کا محاصرہ سخت ہو گیا اور بھوک نے انتہا کر دی اور قائم نے سمجھتے ہوئے کہ قیام کی مدت بڑھ گئی ہے تو ابو یزید نے قاصد بھیجے اور رقم کو ان کی طرف بھیجا تو قسطنطنیہ سے کتامہ کی چھاؤنی کا نائب ہو گیا اور قائم ان کی مدد سے مایوس ہو گیا اور ابو یزید کی فوجیں لوٹ مار کے لئے بکھر گئیں اور چھاؤنی خالی ہو گئی اور وہاں پر بنو کملان کے سردار کے سوا کوئی آدمی باقی نہ رہا تو قائم نے بربریوں سے بہت مراسلت کی اور ابو یزید نے انہیں شک میں ڈال دیا تو ان میں سے اکثر مہدیہ کی طرف بھاگ گئے اور دیگر لوگ بھی اپنے وطنوں کی طرف کوچ کر گئے تو اس کے دوستوں نے اسے مہدیہ سے چلے جانے کا مشورہ دیا تو انہوں نے اس کی چھاؤنی کو چھوڑ دیا اور ۳۳۴ھ میں قیروان آ گئے اور اہل قیروان نے اسے گرفتار کرنے کی سازش کی تو اس نے ان کے مقابلہ میں کوئی مستعدی نہ دکھائی۔

ابو عمار کا ابو یزید کو ملامت کرنا: ابو یزید نے جو لذات دنیاوی حاصل کر لیا تھا اس پر ابو عمار نے اسے ملامت کی تو اس نے توبہ کی اور باز آ گیا اور دوبارہ اس نے زہد و تقشف اور اون پہننا شروع کر دیا اور مہدیہ سے اس کے بھاگ جانے کی خبر پھیل گئی تو کتامہ نے تمام شہروں میں قتل عام شروع کر دیا اور اس نے بھی اپنی فوجوں کو بھیجا جنہوں نے نواحی علاقوں میں تباہی پھیلا دی اور شہروں پر حملے کئے اور ان میں سے بہت سے شہروں کو برباد کر دیا۔

ایوب کی باجہ کو روانگی: اور اس نے اپنے بیٹے ایوب کو باجہ کی طرف بھیجا جس نے وہاں پر بربریوں اور دیگر نواحی علاقوں کی مدد کے انتظار میں چھاؤنی ڈال دی اور قائم کے حاکم علی بن حمدون الاندلسی کو اس کا علم ہوا تو وہ اپنی فوجوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور قسطنطنیہ اور سطیف کے پاس سے بھی گزرا اور اس نے ان میں سے فوجوں کو اپنے ساتھ لیا تو ایوب نے اس پر شب خون مارا اور اس کی فوج تتر بتر ہو گئی اور اس کے گھوڑے نے اسے خندق زمین میں گرا دیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر ایوب اپنی فوج کے ساتھ تونس کی طرف گیا اور وہاں اس کا مقابلہ حسن بن علی کتامہ کے داعیوں میں سے تھا ہوا پس اس نے شکست کھائی پھر دوبارہ اسے جنگ کا موقع ملا۔

حسن بن علی: اور حسن بن علی نے کتامہ کے علاقے میں جا کر ان کے ساتھ قسطنطینیہ میں چھاؤنی ڈال دی اور ابو یزید نے بربریوں کی فوج کو اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا پھر ہر جانب سے بربریوں کی فوجیں ابو یزید کے پاس جمع ہو گئیں اور اس کی قوت مستحکم ہو گئی۔

سوسہ کا محاصرہ: تو اس نے سوسہ کی طرف جا کر اس کا محاصرہ کر لیا اور وہاں منجنیقیں نصب کر دیں اور شوال ۳۳۴ھ میں قائم ہلاک ہو گیا اور اس کا بیٹا اسماعیل منصور خلیفہ بن گیا اس نے بنفس نفیس سوسہ کی طرف جانا چاہا مگر اس کے اصحاب نے اسے روکا تو اس نے سوسہ کی طرف فوج بھیج دی جب وہ فوج سوسہ پہنچی تو انہوں نے ابو یزید سے جنگ کی جس میں ابو یزید کو شکست ہوئی اور وہ قیروان چلا گیا جہاں اس کی تنگ بندی ہو گئی تو اس کے ساتھی ابو عمار نے اسے ان کے ہاتھوں سے رہائی دلوائی اور وہاں سے کوچ کر گیا۔

قیروان پر منصور کا قبضہ: اور منصور نے مہدیہ سے سوسہ اور پھر قیروان جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں کے باشندوں کو معافی اور امان دے دی اور اس نے ابو یزید اور اس کے عیال سے حسن سلوک کیا اور ابو یزید کو تیسری بار مدد پہنچائی تو اس نے حاکم قیروان کے خلاف جنگ کا عزم کر لیا اور منصور کی فوج کے پڑاؤ پر چڑھائی کر دی اور ان پر شب خون مارا اور گھمسان کا رن پڑا اور دستوں نے نہایت بہادری سے جنگ کی مگر ان کے آخری حصے میں پراگندہ ہو گئے پھر انہوں نے بار بار حملے کئے اور منصور کو بھی جہات سے مدد مل گئی حتی کہ ۱۵ محرم کو اسے فتح حاصل ہو گئی اور ابو یزید شکست کھا گیا اور بہت سے بربری مارے گئے اور منصور نے اس کا تعاقب کیا۔

محمد بن خزر کا اطاعت کرنا: پھر وہ تبسہ سے گزر کر بلزمہ پہنچا جہاں پر اسے محمد بن خزر کا خط ملا جس میں اس نے اطاعت کی اور مدد دینے کے لئے تیاری کا اظہار کیا تھا منصور نے اسے ابو یزید کی نگرانی کرنے اور اسے گرفتار کرنے کے متعلق لکھا اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ اسے اس کام کے کرنے پر مال دے گا جب وہ اس کا محاصرہ کرے گا۔

طبنہ کی طرف روانگی: پھر وہ طبنہ کی طرف کوچ کر گیا جہاں اس سے مسیلہ کے امیر جعفر بن علی نے تحائف و اموال کے ساتھ ملاقات کی اور اسے اطلاع دی کہ ابو یزید بسکرہ شہر میں مقیم ہے اور اس نے پہلے کہا کہ محمد بن خزر سے مطالبہ کی وجہ سے اس کی مرضی کے مطابق مذہب پیش کرتا تھا۔

بسکرہ کی طرف روانگی: پس منصور بسکرہ کی طرف چلا گیا تو وہاں کے باشندوں نے اس کا استقبال کیا اور ابو یزید جبل سالات میں بنی برزال کی طرف بھاگ گیا پھر جبل کتامہ کی طرف بھاگ گیا جسے اس زمانے میں جبل عیاض کہتے ہیں اور منصور بھی اس کے تعاقب میں وہاں تک گیا وہاں ابو یزید نے اس پر شب خون مارا مگر شکست کھائی اور کامیاب نہ ہوا اور جبل سالات تک آ گیا پھر رمال چلا گیا اور ہوکلان نے اسے چھوڑ دیا اور منصور نے کیکلہ محمد بن خزر کے ہاتھ پر امان دے دی۔

منصور کا تعاقب جاری رکھنا: اور منصور بھی اس کے تعاقب میں جبل سالات میں جا اترا پھر اس کے پیچھے رمال تک گیا

پھر واپس آ کر صنہاجہ کے علاقے میں داخل ہو گیا' یہاں اسے اطلاع ملی کہ ابو یزید جبل کتامہ کی طرف واپس آ گیا ہے تو منصور بھی اس کی طرف چلا اور کتامہ' عجیسہ' زواوہ' بنی زندوات' مزاتہ' کملانہ اور مسکانہ کی فوجوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھا' پس انہوں نے ابو یزید اور بنی یفرن کی فوجوں کے ساتھ جنگ کر کے انہیں شکست دی' اور انہوں نے جبل کتامہ کی پناہ لے لی اور منصور مسیلہ کی طرف کوچ کر گیا۔

قلعہ جبل میں ابو یزید کا محصور ہونا: اور ابو یزید قلعہ جبل میں محصور ہو گیا اور منصور نے اس کے سامنے ڈیرے ڈال دیئے اور محاصرہ سخت ہو گیا اور اس نے کئی دفعہ قلعہ پر چڑھائی کی اور ابو یزید نے ایک محل میں پناہ لے لی جو قلعہ کی چوٹی پر واقع تھا پس اس کو گھیراؤ کر لیا گیا اور بالآخر وہ اس میں داخل ہو گئے۔

ابو عمار اعمیٰ کا قتل: اور ابو عمار اعمیٰ اور یکموس المزاتی قتل ہو گئے اور ابو یزید اس حالت میں گرا کہ اس کے تین اصحاب کے درمیان لوگوں نے اسے اٹھایا ہوا تھا اور اس کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا اور بچ گیا پس وہ وقت زمین کے ایک گڑھے میں گر پڑا اور گرفتار ہو گیا' صبح کو اسے منصور کے پاس لایا گیا تو اس نے اس کے علاج کرنے کا حکم دیا' پھر اس نے اسے بلا کر اسے زجر و توبیخ کی اور اس پر حجت قائم کی اور اس کا خون بہانے سے پہلو تہی کی اور اسے مہدیہ کی طرف بھیج دیا اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیا اور اس سے اچھا سلوک کیا۔

ابو یزید کی وفات: اور اسے پنجرے میں لے جایا گیا پس وہ ۳۳۶ھ میں اپنے زخموں کے باعث مر گیا اور اس کے حکم سے اس کی کھال کھینچی گئی اور اس کی کھال کو توڑی سے بھر دیا گیا اور اسے قیروان میں پھرایا گیا' اور اس کے اصحاب کی ایک جماعت بھاگ کر اس کے بیٹے فضل کے پاس چلی گئی جو معبد بن خزر کے پاس رہتا تھا' پھر انہوں نے منصور کی فوج کے پچھلے حصے پر حملہ کر دیا اور صنہاجہ کے امیر زیری بن مناد نے چھپ کر ان پر حملہ کر دیا اور منصور مسلسل ان کے تعاقب میں رہا یہاں تک کہ مسیلہ جا اترا اور معبد فرار ہو گیا' اور وہاں سے اسے بلاد تاہرت کے گورنر حمید بن یصل کی بغاوت کی خبر ملی جو ان کے راستوں میں سے تھا اور وہ ادریسیوں کے علاقے سے سمندر پر سوار ہو کر اندلس کی ایک جانب تک آ گیا ہے پس وہ تاہرت کی طرف گیا اور تاہرت اور تنس پر اس نے والی مقرر کر دیا۔

لواتہ کا فرار: پھر اس نے لواتہ کا قصد کیا تو وہ رمل کی طرف بھاگ گئے اور ۳۳۶ھ میں قیروان کی طرف واپس آ گیا پھر اسے اطلاع ملی کہ فضل بن ابو یزید نے قسطیلیہ کی جہات پر غارت گری کی ہے تو اسی سال وہ اس کی تلاش میں گیا اور قفصہ پہنچ گیا پھر وہاں سے الزاب کے نواح میں چلا گیا اور اس کے پاس ماذین کا جو قلعہ تھا اسے فتح کر لیا۔

فضل کا فرار: اور فضل رمال کے علاقے میں بھاگ گیا اور اس نے منصور کو عاجز کر دیا اور وہ ۳۳۶ھ میں قیروان واپس آ گیا اور فضل جبل اوراس کی طرف چلا گیا پھر وہاں سے اس نے باغایہ جا کر اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے ساتھیوں میں سے شیبا بن یحییٰ نے اس سے غداری کی اور اس کے سر کو منصور کے پاس لے آیا اور ابو یزید اور اس کے بیٹوں کے معاملے کا خاتمہ ہو گیا اور ان کی فوج بکھر گئی۔

ایوب بن ابو یزید کا قتل: اس کے بعد [illegible] میں سے عبداللہ [illegible] نے ایوب بن ابو یزید کو قتل کر دیا اور اس کا سر لے کر منصور کے پاس آیا [illegible] کا قرب حاصل [illegible] اس کے بعد منصور نے بنی یفرن [illegible] یہاں تک کہ ان کی حکومت کے اثرات کا خاتمہ ہو گیا۔

والبقاء للہ تعالیٰ وحدہ

فصل

مغرب اوسط اور اقصیٰ میں بنی یفرن کی پہلی حکومت کے حالات اور ان کے امور کا آغاز و انجام

[illegible] بنی یفرن کے [illegible] جو مختلف اطراف میں متفرق ہیں [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ان میں سے [illegible] افریقہ میں [illegible] تھے اور ان میں سے [illegible] تلمسان [illegible] تھے تلمسان اور [illegible] کے درمیان [illegible] [illegible] کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ابو قرہ الیفرنی: [illegible] حکومت کی ابتداء میں اس جانب ابو قرہ الیفرنی [illegible] [illegible] جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے [illegible] [illegible] [illegible]۔

محمد بن خزر: [illegible] [illegible] [illegible]۔

عبدالرحمن الناصر: اور جب عبدالرحمن الناصر [illegible] [illegible] [illegible]

چھین لیا، کتاب کے ایک آدمی سوات اسمعیل نے ۳۹۸ھ میں یہاں پر حاکم مقرر کیا تھا لیکن یعلی نے اس ملک پر دوبارہ قوت داخل ہو کر اسے برباد کر دیا۔

تاہرت پر چڑھائی: اور یعلی نے خزر بن محمد کے ساتھ تاہرت پر چڑھائی کی تو میسور خصی لایا اسے اپنے بیٹوں کے ساتھیوں کے مقابلہ میں نکالا گیا جنہوں نے انہیں شکست دی اور تاہرت پر قبضہ کر لیا اور میسور اور عبداللہ بن بکار کو گرفتار کر لیا خزر نے اسے محمد بن خزر کی طرف بھیجا کر دوائی سے بدلنے سے گرا اس نے اپنے فرزند کا نام ... کی وجہ سے پہلے تنہا وداے بنی یفرن کے ان لوگوں کی طرف بھیجا جن پر اس نے حملہ کیا تھا۔

سلطان یعلی کی عظمت: اور مغرب اوسط میں سلطان یعلی کی عظمت بڑھ گئی اور اس نے تاہرت سے طنجہ تک کے منابر پر عبدالرحمن الناصر کا خطبہ پڑھوایا ہوا تھا اس نے اندلس سے ہاتھ ملایا تھا اور اپنے ... کے مغرب کے شہروں پر والی مقرر کرے جب اس نے ... بن محمد بن الخیر بن محمد بن خزر کو مقرر کیا اور محمد نے اپنی حکمرانی کے ایک سال میں وہ ... اختیار کئے اور اندلس میں جہاد اور ... اجازت طلب کی تو اس نے آ کے اس کی اجازت دے دی اور اس کے بعد ابو بکر بن محمد ... کو جانشین مقرر کیا جس نے ۳۳۸ھ میں ... الحکم المستنصر کی ... جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور سلطان یعلی بن محمد یفرنی مغرب میں بڑی عظمت کا حامل رہا یہاں تک کہ ۳۴۷ھ میں المعز لدین اللہ شیعی نے اپنے کاتب جوہر الصقلی کو قیروان سے مغرب کی طرف بھیجا۔

جوہر الصقلی اور امیر یعلی: جب جوہر قیروان سے مغرب کی طرف نکلا تو مغرب کے امیر زناتہ یعلی بن محمد الیفرنی نے اس کی ملاقات کی اور اس کی اطاعت کو قبول کر لیا اور ... کے ساتھ ... اور اپنی قوم بنی یفرن اور زناتہ کے ... میں اس کی ... جوہر نے اس کی باتوں کو قبول کر لیا اور دل میں اس کو قتل کرنے کی ٹھان لی اور اس کے لئے اس نے اپنے شہروں سے نکلنے کے لئے دن کا وقت مقرر کیا اور اس نے خفیہ طور پر بعض اشخاص کو یہ بات بتا دی جنہوں نے فوج کے عقب میں ایک ہولناک جنگ برپا کر دی تو اصحاب اور زناتہ کے ... نہایت سرعت سے ان کی طرف گئے اور یعلی کو گرفتار کر لیا اور وہ اس ... تھا تو ایک ... ہلاک ... اور بعض نے بتایا ہے کہ جوہر کے ... سے اس کا سر کاٹ دیا اور قتل کر دیا اور جوہر نے ایفکان کے شہر کو برباد کر دیا اور زناتہ اس کے سامنے سے بھاگ گئے اور ان کے ... کی حقیقت واضح ہو گئی۔

بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ جب جوہر ۳۴۷ھ سے مغرب کی طرف ... واپس آ رہا تھا تو یعلی اسے ملا اور اس نے خلافت کی جانب اس پر حملہ کرنے ... اسے قتل کر دیا جس کے بعد بنی یفرن کی جماعت منتشر ہو گئی اور ان کی حکومت ختم ہو گئی اور ... بن یعلی کے جو ان کے بیٹے ... کے پاس مغرب میں تھے ... جیسا کہ ہم اسے بیان کریں گے۔

اور ان میں بہت سے لوگ اندلس چلے گئے جیسا کہ اپنے موقع پر ان کے حالات بیان ہوں گے اور بنی یفرن کے ان لوگوں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ... کے بعد یہ حکومت یعلی کے ... میں ... یہ قائم ہوئی پھر بالآخر سلا میں مستقل طور پر قائم ہوئی اور یہاں ان میں باری باری حاکم مقرر ہوتے رہے جیسا کہ ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

مغرب اقصیٰ میں سلا میں بنی یفرن کی دوسری حکومت کے حالات اور اس کی اولیت اور گردشِ زمانہ

جب جوہر نے معز کے لیے یعلیٰ بن محمد [illegible] بنی یفرن پر حملہ کیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے ۳۴۷ھ میں مغرب پر قبضہ کر لیا اور بنی یفرن کی جمعیت پراگندہ ہو گئی تو اس کا بیٹا یدو بن یعلیٰ مغرب اقصیٰ چلا گیا اور اس نے جوہر کے پیچھے سے اس کے حالات معلوم کیے تو وہاں سے بھاگ گیا اور صحرا میں چلا گیا یہاں تک کہ جوہر مغرب سے واپس چلا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ جوہر نے اسے گرفتار کر لیا تھا اور اسے قید کر دیا یہاں تک کہ وہ کچھ عرصہ بعد اپنے قید خانے سے بھاگ گیا اور اس کی قوم بنی یفرن نے [illegible] پر اسے اپنا لیڈر بنا لیا اور جوہر کے مغرب سے واپس آنے پر [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] اور بلاد [illegible] پر بنی محمد کے شیخ حسن بن کنون [illegible] کو مقرر کیا۔

الحکم المستنصر: اور الحکم المستنصر نے ۳۶۲ھ میں اپنی حکومت کے آخری دنوں میں اپنے وزیر محمد بن قاسم بن طملس کو مغرب کے پامال کرنے اور ادارسہ کے بزرگ حسن سے [illegible] فتح کرنے کے لیے فوجوں کے ساتھ بھیجا [illegible] دونوں کے ساتھ [illegible] اور ان کے شہروں پر غالب آ گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اس نے ۳۶۳ھ میں ان سب کو مغرب سے اندلس کی طرف جلا وطن کر دیا۔

مغرب میں امویوں کی دعوت: اور اس نے مغرب میں امویوں کی دعوت کے لیے [illegible] تو الحکم اپنے [illegible] صاحب کے پاس آیا اور [illegible] سرحدی علاقوں کی حد بندی کے لیے واپس آ گیا اور مغرب پر یحییٰ بن محمد بن ہاشم تجیبی کو والی مقرر کیا جو سرحد کا مالک تھا اور اس نے اسے اجازت دی کہ وہ اپنی فوجوں اور سرحدی فوجوں کے ساتھ غالب کی مدد کرے یہاں تک کہ الحکم کو فالج کی بیماری نے آ لیا اور مغرب میں [illegible] واقعہ ہوا اور حکومت سرحدوں [illegible] بغاوت اور دشمن کے دفاع کے لیے اپنے [illegible] سے یحییٰ بن محمد بن ہاشم کو اندلس آنے کے لیے طلب کیا اور صاحب مسیلہ جعفر بن علی اور [illegible] کے لیے [illegible] جو [illegible] بن گیا تھا اور [illegible] حکومت سے وابستگی کے [illegible] اور [illegible] اتفاق کر لیا اور [illegible] میں [illegible] رہتے تھے ان سے [illegible] انہوں نے بھی مصیبت سے [illegible] زور پکڑ لیا تو [illegible] تکلیف اس کے گلے میں ڈال دی تھی۔

قرطبہ میں بربری فوج کا اجتماع: جب قرطبہ میں بربری فوجیں جمع ہو گئیں تو انہوں نے اسے اور اس کے بھائی یحییٰ کو مغرب کا [illegible] مقرر کیا اور انہوں نے ان دونوں کو ادارسہ کے [illegible] کی طرف [illegible] دینے کے لیے [illegible] بہت سا مال

وہاں کا [illegible] ہے یہی جعفر ۳۶۵ھ میں مغرب کی طرف گیا اور اس کا نظم و نسق قائم کیا اور زناتہ کے قبائل [illegible]۔ یہ جعفر بن علی [illegible] کا بھائی [illegible] بن عبداللہ بن [illegible] اور محمد بن [illegible] کو [illegible] بن [illegible] کی اور [illegible] کے دونوں بیٹے زیری اور مقاتل اور خزرون اور [illegible] بن سعید [illegible] بن [illegible] اور [illegible] وغیرہ اکٹھے ہو گئے ان میں سے جعفر بن علی کی قوت و طاقت و حسن انتظام سب سے بڑھ کر تھی [illegible] نے [illegible] جعفر [illegible] محمد بن ابی عامر [illegible] کا [illegible] نے وادی کے [illegible] اپنے حاکم مقرر ہونے کے [illegible] انتقال کرتے ہوئے [illegible] کا انتظام کیا اور [illegible] اس کے اور [illegible] انعامات اور [illegible] سے نوازا [illegible] ان میں۔ [illegible] کے وظیفہ خوار [illegible] میں [illegible] نے بھی [illegible] حکومت کی [illegible] اور دعوت کے چلانے میں [illegible] دونوں نے [illegible] امیر جعفر بن علی [illegible] کے درمیان [illegible] حاصل کیا اور اکثر آدمیوں کو بھی [illegible] لیا۔

جعفر کی منصب سے [illegible]: پھر جعفر [illegible] حکومت آئی تو اس نے جنگ کے قیام [illegible] محمد بن ابی عامر نے اسے اس کی اختلافات اور [illegible] حکومت [illegible] طلب کیا اور اس کے بھائی نے مغرب کی [illegible] محمد بن ابی عامر کے پاس چلا گیا اور ایک [illegible] کے ذریعے حکومت کا قرب حاصل کرنے کے [illegible] کرنے لگے۔

سجلماسہ پر چڑھائی: بنی خزرون بن فلفول نے ۳۶۷ھ میں سجلماسہ پر چڑھائی [illegible] اور آل مدرار کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور [illegible] سے وہاں کا حاکم مقرر کر دیا جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں۔

بلکین بن زیری: [illegible] کے بعد [illegible] بلکین بن زیری نے ۳۶۹ھ میں [illegible] کے لیے مغرب پر چڑھائی کی اور محمد بن ابی عامر [illegible] اس نے [illegible] کیا [illegible] جعفر بن علی بن حمدون [illegible] کی طرف [illegible] گیا اور [illegible] بلکین بن زیری [illegible] جنگ کرنے کے لیے [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ۳۷۳ھ میں وفات پا گیا اور جعفر [illegible] بن ابی عامر کے پاس [illegible] حسن بن کنون [illegible] افریقہ [illegible] بلکین کے پاس [illegible] مغرب کے بادشاہ [illegible] چلا گیا [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا [illegible] حکومت ختم ہو چکی ہے اور اس کے بعد بلکین فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے منصور نے [illegible] حسن بن کنون نے [illegible] کیا ہے۔

عسکلاجہ: منصور بن ابی عامر نے اپنے عم زاد عمرو بن عبد اللہ کو جس کا لقب عسکلاجہ تھا ۳۷۵ھ میں حسن کے ساتھ جنگ کرنے کو بھیجا اور خود اس کے پیچھے پیچھے جزیرہ کی طرف آیا تاکہ ادھر سے العدوہ پر چڑھائی کرے اور حسن بن کنون کا محاصرہ ہو گیا۔ تو اس نے امان طلب کی اور عمرو اور عسکلاجہ اس کے شرائط سے متفق ہو گئے اور اس نے قرطبہ کی طرف انہیں روانہ کر دیا لیکن ابن ابی عامر اس کے آگے نہ چلا تھا کہ اس نے دیکھا کہ اس کی عزت جلد بازی کی وجہ سے اس کو کوئی اہمیت نہیں دی تو اس نے اپنے ایک قابل اعتبار آدمی کو اس کا سر لانے کو بھیجا اور اس کی حکومت اور اس کا خاتمہ ہو گیا پھر اس نے اس بات سے عمرو اور عسکلاجہ کو برقرار رکھا اور منصور نے اس کے متعلق میں [illegible] کی گئی باتوں سے [illegible] کرنے کے لئے دونوں کی طرف چلا گیا تو منصور نے عدوہ کے کنارے سے بلا لیا اور اسے کل کے مقتول ابن کنون کے ساتھ ملا دیا۔

حسن بن احمد: اور عدوہ کے کنارے پر وزیر حسن بن احمد بن عبد الودود سلمی کو عامل مقرر کر دیا اور اس کی قوت میں اضافہ کر دیا اور اس نے اپنے ہاتھوں سے خوب مال دیا اور ۳۷۶ھ میں بلاد مغرب میں آ گیا اور اس نے مغرب کی تجارت اچھی طرح کنٹرول کیا اور ہر طرح اس سے خوفزدہ ہو گئے اور اس کی [illegible] تو اس کے سلطان نے اس کی مدد کی اور اس کی فوج میں اضافہ کر دیا اور صنہاجہ کے ملوک بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے یہاں تک کہ زیری نے ابن ابی عامر کو اس کی ہیبت بھری [illegible] آیا اور اس کی اطاعت کی [illegible] کرنے کے لیے بلایا تو وہ جلدی سے اس کے ساتھ مل گیا پس اس نے اس کی عزت میں اضافہ کر دیا اور اسے وزراء کے کام پر مقرر کر دیا۔

بدوی بن یحییٰ: اور مغرب زناتہ میں سے بدوی بن یحییٰ امراء کے متعلق جو اضطراب تھا اس کی اطاعت سے بہت خوفزدہ تھا اور منصور بن ابی عامر اس کے اور اس کے بھائی زیری بن عطیہ کے درمیان مقابلہ کراتا تھا اور دونوں میں سے جو جب اپنے ساتھی کے مقابلہ میں مسلسل استقامت دکھاتا تھا اور منصور زیری کی طرف بہت میلان رکھتا تھا اور اس کے قبول کی وجہ سے اس کی خدمت اور نیک نیتی اور اس کے پاس جانے کی وجہ سے اس پر بہت اعتماد رکھتا تھا اور امید رکھتا تھا کہ وہ بدوی بن یحییٰ کا مقابلہ کر کے اس سے قیادت حاصل کرے گا پس اس نے ۳۸۲ھ میں زیری کو اختیار دے دیا اور وہ بیعت سے اس کے پاس آیا اور اس کی مدد کی اور اس نے اس کی تجارت [illegible] اور اسے قیمتی انعامات سے نوازا اور اس نے بدوی کی بیعت کی [illegible] پس اس نے [illegible] کہ ابن ابی عامر نے اس کے آدمیوں کو گھیر [illegible] بدوں کی اطاعت کرنے دیکھا تب اس نے قریب کر کے اپنا خروج کر دیا۔

حسن بن عبد الودود: اور اس کے متعلق حسن بن عبد الودود عامل مغرب اپنی فوجوں اور اطراف کی فوجوں اور زناتہ کے بادشاہوں کے ساتھ اس کے [illegible] زیری بن عطیہ کی مدد کے لئے گیا اور بدوی نے بھی ان کے مقابلہ میں فوج کشی کی اور ۳۸۳ھ میں ان سے جنگ کی اور اسے غلبہ حاصل ہوا اور سلطان کی فوج اور امراء کی فوجیں شکست کھا گئیں اور اس نے ان کا خوب قتل عام کیا اور وزیر حسن بن عبد الودود کو کئی زخم آئے جن سے وہ چند راتوں بعد ہلاک ہو گیا اور ابن ابی عامر کو یہ خبر پہنچی تو وہ غمگین ہو گیا اور اس نے زیری کو فاس پر کنٹرول کرنے اور حسن کے اصحاب کو مدد دینے کے لئے لکھا اور اسے مغرب کا والی مقرر کر دیا ہم اس کا مفصل تذکرہ ان کی حکومت کے ذکر میں کریں گے اور بدوی کے [illegible] میں اس کا قتل بیان کیا ہے۔

ابوالبہار بن زیری: اور ابوالبہار بن زیری بن مناد صنہاجی اپنی قوم سے الگ ہو گیا اور قبیلوں کی اطاعت کو خیرباد کہہ کر اور اپنے بھتیجے منصور بن بلکین حاکم قیروان کا باغی بن کر سواحل تلمسان میں چلا گیا اور اس نے ابن ابی عامر کے ساتھ ماوراء کے علاقے سے خط و کتابت کی اور اپنے بھتیجے اور اپنی قوم کے سرداروں کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے مال میں زیری کے مرتبہ سے اموال و عطیات دیئے جیسا کہ ہم اسے بیان کریں گے اور دونوں کو یدو کی مدافعت پر مقرر کر دیا پس ان دونوں کے درمیان اس کی حالت خراب ہو گئی یہاں تک کہ ابوالبہار اپنے بھتیجے منصور کی حکومت میں واپس چلا گیا جیسا کہ ہم ابھی اس کا ذکر کریں گے اور زیری نے اس کے ساتھ جنگ کی اور اسے اس پر فتح حاصل ہوئی اور ابوالبہار سبتہ چلا گیا پھر اپنی قوم کی طرف واپس آ گیا اور اس کے بعد زیری کو بڑی عظمت حاصل ہو گئی۔

زیری اور یدو کے درمیان جنگ: اور زیری اور یدو کے درمیان جنگ ہوئی جس میں زیری نے اس کی چھاؤنی اور سب مال لوٹ لیا اور اس کی بیوی کو قید کر لیا اور اس کی قوم کے تقریباً تین ہزار سواروں کو قتل کر دیا اور ۳۸۳ھ میں ہلاک ہو گیا [illegible] مصر کی طرف چلا گیا اور وہیں مر گیا اور بنی یفرن کی قوم کی امارت ان کے بھائی زیری بن یعلی کے بیٹے حبوس نے سنبھالی۔

اور اس کے عم زاد ابو یدواس بن دوناس نے امارت کے لالچ میں اسے قتل کر دیا اور اس کی قوم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا اور وہ اپنی آرزو میں ناکام ہو گیا اور اپنی قوم کی ایک عظیم فوج کے ساتھ سمندر پار کر کے اندلس چلا گیا۔

حمامہ بن زیری: اور اس کے بعد بنی یفرن کی امارت حبوس مذکور کے بھائی حمامہ بن زیری بن یعلی نے سنبھالی جس سے بنی یفرن کی حالت درست ہو گئی اور یدو کے حالات میں اس کا ذکر کی وضاحت بیان ہو چکا ہے اور وہ یہ کہ اس کے اور زیری بن عطیہ کے درمیان جنگ کا پانسہ پلٹتا رہتا تھا اور یہ دونوں باری باری فتح حاصل کر کے فاس کی حکومت حاصل کرتے تھے اور جب زیری منصور کے پاس گیا تو یدو نے فاس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور مغراوہ کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور جب زیری واپس آیا تو یدو فاس میں قلعہ بند ہو گیا تو زیری نے اس سے جنگ کی اور مغراوہ اور بنی یفرن کے بہت سے لوگوں نے اس کا محاصرہ سے ہاتھ اٹھایا پھر زیری نے بزور قوت فاس میں داخل ہو کر اسے قتل کر دیا اور ۳۸۳ھ میں اس کے سر کو دارالخلافہ قرطبہ میں بھیجا واللہ اعلم۔

اور جب بنو یفرن نے حمامہ پر اتفاق کر لیا تو وہ انہیں مغرب میں شالہ کے مقام پر لے گیا اور وہیں پر اس نے اور گرد کے علاقے تادلا پر قبضہ کر لیا اور اسے زیری سے چھین لیا اور بنی یفرن کا سردار بن کر اسی عملداری میں رہا اور اس کے اور زیری اور مغراوہ کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی اور اس کے اور حاکم قیروان کے درمیان محبت تھی پس اس نے جب کہ وہ قلعہ میں اپنے چچا حماد کا ۴۰۶ھ میں محاصرہ کئے ہوئے تھا منصور کو ہدیہ بھیجا اور اس نے اس ہدیہ کے ساتھ اپنے بھائی زاوی بن زیری کو بھیجا تو اس نے وفود اور تحفوں کے ساتھ اس سے ملاقات کی۔

امیر ابوالکمال تمیم بن زیری: اور جب حمامہ فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کے بھائی امیر ابوالکمال تمیم بن زیری بن یعلی نے بنی یفرن کی امارت سنبھال لی پس اس نے ان کی حکومت کے لئے خود کو مخصوص کر لیا اور وہ اپنے دین میں مستقیم اور جہاد کا دلدادہ تھا پس وہ برغواطہ سے جہاد کے لئے واپس گیا اور اس نے مغراوہ سے صلح کر لی اور ان کے ساتھ جنگ کرنے

سے وعدہ خلافی کیا اور جب ۱۲۲ھ کا سال آیا تو ان دونوں قبیلوں بنی یفرن اور مغراوہ کے درمیان [illegible] عداوت پیدا ہو گئی اور قدیم جنگیں [illegible] حاکم شہر اور [illegible] نے یفرن کی فوجوں کے ساتھ چڑھائی کی اور حامد بن [illegible] قتال مغراوہ کے ساتھ اس کے مقابلہ میں [illegible] اور ان کے درمیان سخت جنگیں ہوئیں اور مغراوہ پراگندہ ہو گئے [illegible] کی طرف بھاگ گیا اور امیر [illegible] نے [illegible] قوم [illegible] پر قابض ہو گئے اور مغراوہ مغرب کی [illegible] آ گئے اور تمیم نے [illegible] اور ان کے [illegible] اور ان کی [illegible] اشیاء کو مباح قرار دے دیا۔

پھر حامد نے [illegible] قبائل کو جمع کیا اور مغرب [illegible] کی [illegible] کاموں میں سے لوگوں کو جمع کرنے والے لوگ بھیجے اور [illegible] سے فریاد کرتا ہوا [illegible] اور جو لوگ وہاں سے [illegible] نے اس سے [illegible] اور ۳۲۹ھ میں اس نے [illegible] پر چڑھائی کر دی جس [illegible] تمیم وہاں سے [illegible] خلاف [illegible] کی اور ۳۲۹ھ میں اس نے [illegible] پر چڑھائی کر دی جس [illegible] تمیم وہاں سے بھاگ گیا اور اپنے ملک کے [illegible] میں چلا گیا اور اپنی وفات تک [illegible] میں اقامت پذیر رہا اس کی وفات ۳۳۶ھ میں ہوئی۔

محمد : اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] کی [illegible] ۳۴۲ھ میں فوت ہو گیا اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] بھی ۳۴۶ھ میں وفات پا گیا [illegible] کے بعد [illegible] محمد بن [illegible] کی حکومتوں میں اس وقت تک رہا جب [illegible] نے تمام مغرب میں [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

والملک للہ یورثہ من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین

اور [illegible] نے [illegible] سے جنگ کی جب [illegible] نے اس سے متعلق اختلاف کیا اور [illegible] کرنے کی امید میں [illegible] ۲۹۶ھ [illegible] اس کے بھائی [illegible] اور [illegible] نے اس کی قدر و منزلت کی اور ان سب [illegible] کے پاس [illegible] اس نے [illegible] اور امراء میں شامل کر لیا اور [illegible] اور [illegible] اور اس کے [illegible] اور اس کی [illegible] کے نام [illegible] میں تھے جو اس کے ساتھ آئے تھے پس اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور حکومت میں اس کی شان بلند ہو گئی۔

خلافت میں اختراع : اور جب [illegible] منتشر ہو گئی اور [illegible] میں [illegible] پھیل گئی تو [illegible] کی فوجوں کے ساتھ [illegible] کے [illegible] سے عجیب و غریب کام ہونے لگے۔

سجلماسہ ملنا : اور جب ۲۹۶ھ میں [illegible] سجلماسہ کے قریب پہنچ گیا اور [illegible] کے [illegible] ان کے پاس پہنچے ہو گئے تو [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کے مقابلے نے بھی فوجیں جمع کیں جس [illegible] ان کے ساتھ [illegible] پر چڑھائی کر دی اور سجلماسہ [illegible] فوجوں کے ساتھ [illegible] اور مہدی نے بھی اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا [illegible] دونوں نے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا اور فریقین کے درمیان [illegible] ہوئی [illegible] جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور اس کی شہرت پھیل گئی اور [illegible] ان کی جنگ کے بعد مہدی کی [illegible] اور ان کی فوجیں شکست کھا گئیں اور [illegible]

[illegible] جس سے [illegible] ہے۔

[illegible] کے [illegible] یحییٰ بن [illegible] کے بہادروں میں سے تھے جن کو شجاعت اور امارت حاصل تھی اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن [illegible] کے بھائی عطاف کا بیٹا تھا، مگر ان کے بہادروں میں شامل تھا [illegible] قوم میں [illegible] اور خلافت میں قرطبہ کا والی مقرر کیا تھا۔ [illegible] لله وحده

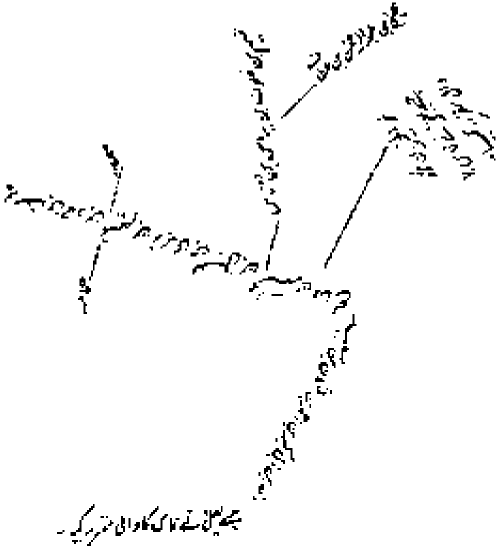
جس کو جمیل نے تاک کا والی مقرر کیا۔

فصل

ابونور بن ابو قرہ کے حالات اور اندلس میں اسے ایام الطوائف میں جو حکومت حاصل تھی اس کا تذکرہ

اس آدمی کا نام ابونور بن ابو قرہ بن ابو یفرن ہے جو ان بربری جوانوں میں سے ہے جن سے ان کی قوم نے فتنہ میں مدد مانگی تھی اس نے فتنہ کے زمانے میں رندہ پر غلبہ پالیا اور وہاں سے امویوں کے غلام عامر بن فتوح کو [illegible] میں نکال کر اس پر قبضہ کرلیا اور وہاں کا بادشاہ بن گیا۔

ابو یحییٰ اور اور جب معتضد بن عباد کی حکومت بڑھ گئی اور وہ مضافات اور سرحدات پر قبضہ کرنے لگا تو اس نے ابونور کے ساتھ [illegible] اس کے حوالے [illegible] رندہ اور اس کے مضافات میں اس کے [illegible] گئے اس کے بعد اس نے [illegible] میں اسے ایک [illegible] بھیجا اور ایک خط [illegible] اپنے محل کی [illegible] اس نے اس کا پاس اس کے بیٹے کی [illegible] اس کے شہر میں جا کر اس کے بیٹے کو قتل کر دیا اور اس کی بادشاہی [illegible] کر دیا۔

ابو نصر اور ابن ابو نور [illegible] بیٹا ابو نصر [illegible] اس کے بعد اس کے [illegible] نے غداری کی [illegible] باہر نکلا تو [illegible] سے گر کر مر گیا اور معتضد نے اس کے ہاتھ سے رندہ کو لے لیا اور [illegible] کہتے ہیں کہ یہ بات [illegible] میں [illegible] کے واقعہ میں ہوئی جس میں ابو نور [illegible] اور جب اس کی اطلاع اس کے بیٹے ابو نصر کو ملی تو [illegible] ہوا۔ واللہ اعلم۔

فصل

بنی یفرن کے بطون میں سے مرجیصہ کے حالات کی تفصیل

بنی یفرن کا [illegible] افریقہ کے [illegible] میں رہتا تھا اور اسے بڑی کثرت و قوت حاصل تھی اور جب [illegible] نے [illegible]

کے خلاف بغاوت کی تو انہوں نے عصبیت کی وجہ سے اس کی مدد کی اور یہ ان کے جوار کو ماموؤں میں سے تھا پھر اس کا معاملہ خراب ہو گیا تو شیعوں کی حکومت اور ان کے حمایتی مددگاروں اور ان کے افریقی حکمرانوں نے انہیں جبر و قہر سے پکڑ لیا اور ان کے مال و جان پر مصائب نازل کئے یہاں تک کہ یہ نیست و نابود ہو گئے اور وہاں آباد رہنے والے قبائل میں شمار ہونے لگے اور ان کے کچھ بچے قبیلے قیروان اور تونس کے درمیان افریقہ کے پہاڑوں، جزیروں اور شہروں میں رہتے تھے یہ اپنی ذاتی باتوں میں مزارعت اور معاش کے لئے کھیتی باڑی کرتے تھے اور جب موحدین نے افریقہ پر قبضہ کیا تو یہ اسی حالت میں تھے ان پر تاوان اور ٹیکس لاگو تھے اور آج کل سلطان کے ساتھ شہروں میں متعدد فرائض سرانجام دیتے پڑتے تھے۔

الکعوب اور جب بنی سلیم میں سے الکعوب نے افریقہ کے نواح پر قبضہ کیا اور انہوں نے ریاح کے زوال کو دیکھا اس دور میں حکومت کے دشمن تھے وہاں سے نکل گیا تو سلطان نے ان سے ان لوگوں کے خلاف مدد مانگی جنہوں نے تونس سے باہر تک طریقہ اپنا لیا تھا پھر ان کی امارت حکومت کے لئے مختص ہو گئی اور ان سے مدد طلب کر کے بھی مدد کیا تو انہوں نے جو مقامات اور شہر طلب کئے بادشاہ نے انہیں جاگیر کے طور پر دے دیئے اور ان کی جاگیروں میں افریقہ کا خراج بھی تھا۔

بنو حکیم اور جب موحدین نے قیروان پر تسلط کیا اور اس نے کچھ عرصہ بعد ان کو لوٹنے کے لئے بنی [illegible] بادشاہ اور حکومت پر غلبہ پالیا تھا انہوں نے معقل، کعوب اور ریاح کے قبیلوں میں بادشاہ اور اس کے گھوڑوں اور بستیوں پر غلبہ کے لئے سواروں کی بڑی قوت حاصل کی اور یہاں کے لئے قرابت دار اور مددگار بن گئے اور انہوں نے ان پر غلاموں کی طرح قبضہ کر لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسمت کو الٹ کر دیا اور دین کے بادشاہ اور امام سلطان ابو العباس کی بھلائی سے مٹی ہوئی خلافت و حکومت کو قائم کر دیا یہاں تک کہ فضا صاف ہو گئی اور افق روشن ہو گیا اور اس نے عرب متغلبین کو اپنے مقامات سے دور کر دیا اور اپنی رعایا سے ان کے ہاتھوں کو روک دیا اور قبیلہ سے ان لوگوں نے اس کی پناہ لی اور ان کے ساتھ سفر کرنے کے باعث مرد وچے کے بعد اپنا قرب نہ پایا انہوں نے دوبارہ حق ادا کیا اور خلافت کی اطاعت کا کہا نیز اور جس تاوان اور خراج کے قائل تھے اس سے وہ واقف تھے اس کی طرف واپس آ گئے اور اب تک وہ اسی حالت پر قائم ہیں۔

واللہ وارث الارض و من علیہا

فصل

زناتہ کے طبقہ اولیٰ میں سے مغراوہ اور انہیں مغرب میں جو حکومتیں حاصل تھیں ان کے حالات

اور اس کا آغاز اور گردش حالات

[illegible] پہلے بیان کیا جا چکا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرتے ہوئے اندلس میں دعوت مروانیہ کی مدد کی۔ جیسا کہ آپ کو ان کے بعد کے حالات سے معلوم ہو جائے گا۔

صولات کی وفات جب صولات فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کے بیٹے حفص نے مغراوہ اور بنو یفرن [illegible] کی امارت سنبھالی اور جب مغرب اقصیٰ میں خلافت کے سامنے [illegible] اور [illegible] کا فتنہ [illegible] تو [illegible] اس کی قوم [illegible] مغربیوں پر غالب آ گئے اور ان کی حکومت بڑھ گئی اور مغرب اوسط کے [illegible] زناتہ میں ان کے [illegible] کی شان و عظمت میں اضافہ ہو گیا۔

مشرق میں بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ پھر مشرق میں بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور مغرب میں [illegible] قوت و غلبہ میں بڑھ گئے۔ اسی دوران میں حفص کی وفات ہو گئی اور اس کی حکومت اس کے بیٹے محمد نے سنبھالی۔

ادریس الاکبر: اور جب ادریس الاکبر بن عبداللہ بن حسن بن حسن [illegible] کی خلافت کے زمانے میں مغرب کی طرف گیا اور مغرب کے [illegible] اور [illegible] سے تعلق رکھتے تھے اس کی حکومت کے [illegible] اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور [illegible] مغرب [illegible] کی اطاعت سے [illegible] نکل گئے اور پھر [illegible] مغرب اوسط کی طرف گیا تو محمد بن خزر نے اس کا استقبال کیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اپنی قوم کی جانب سے اس کی بیعت کر لی۔

اور انہوں نے بنی یفرن کے [illegible] تلمسان پر غالب آ جانے کے بعد سے تلمسان پر قبضہ کرنے میں [illegible] اور ادریس بن ادریس کے لئے حکومت منظم ہو گئی اور وہ اپنے باپ کی تمام عملداری پر غالب آ گیا اور تلمسان پر قبضہ کر لیا [illegible] کی وفات کے [illegible] سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن الحسن جو مشرق سے ان کے پاس آیا [illegible] ادریس الاکبر کے عہد میں تلمسان میں [illegible] اس نے تلمسان [illegible] اسی طرح [illegible] جس طرح ان کے بیٹے ادریس نے [illegible] ان کے بعد اپنے بیٹے محمد [illegible] تلمسان [illegible] اور [illegible] کے شہروں کی اولاد کے ہاتھ میں رہے اور انہوں نے [illegible] تک [illegible] کر لیا۔

ادریس بن محمد: [illegible] تلمسان [illegible] ادریس بن محمد بن سلیمان کی اولاد کے [illegible] ابراہیم بن محمد [illegible] اور تلمسان کے [illegible] مغرب اوسط کے [illegible] حکومت حاصل [illegible] حکومت [illegible]۔

عبیداللہ مہدی: اور عبیداللہ مہدی نے [illegible] ۲۹۶ھ میں [illegible] کے ساتھ مغرب کی طرف [illegible] نے مغرب اوسط پر قبضہ کر لیا اور [illegible] آ گیا پھر اس نے اس کے بعد مصالہ بن حبوس کو کتامہ کی فوجوں کے ساتھ مغرب کی طرف بھیجا تو اس نے ادارسہ کے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ان سے عبیداللہ کی اطاعت کا مطالبہ کیا اور [illegible] یحییٰ بن ادریس بن عمر کو امیر مقرر کیا تھا ادارسہ کا آخری بادشاہ تھا اور [illegible] ہو گیا اور اس نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔

مصالہ: اور اس نے مصالہ کو فاس کا امیر مقرر کیا اور موسیٰ بن ابی العافیہ مکناسی [illegible] کا امیر مقرر کیا اور مغرب کے

نواح پر قابض ہو گیا اور قیروان کی طرف واپس آ گیا

[illegible] بن خزر: یہ محمد بن خزر کی اولاد میں سے ہے جو اوریغ کا [illegible] تھا مگر بعد میں قتل ہو گیا اور اس نے [illegible] مغرب اوسط کو شیعہ بربریوں کے خلاف [illegible] کر دیا اور عبیداللہ مہدی نے مغرب کے گورنر مصالہ کو ۳۰۹ھ میں کتامی فوجوں کے ساتھ بھیجا اور محمد بن خزر نے فرار ہو کر [illegible] کی فوجوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور اس نے مصالہ کی فوجوں کو شکست دی اور اس کے پاس پہنچ کر اسے قتل کر دیا اور عبیداللہ نے ۳۱۲ھ میں اس کے بیٹے ابوالقاسم کو فوجوں کے ساتھ مغرب کی طرف بھیجا اور اسے محمد بن خزر اور اس کی قوم کے مقابلے کے لیے [illegible] محمد بن خزر صحرا کی طرف بھاگ گئے اور انہوں نے [illegible] کو فتح کر لیا اور [illegible] چلے گئے۔

ابوالقاسم: اور ابوالقاسم نے مغرب پر حملہ کر کے اس کی اطراف پر قبضہ کر لیا اور اس نے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] نے [illegible] قیروان [illegible] کی [illegible] پر مقرر کر دیا اور [illegible] آ گیا اور [illegible] کا شکار ہو گیا۔

الناصر: پھر [illegible] الناصر [illegible] کی خلافت کا قیام [illegible] تو اس نے [illegible] کے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] بن [illegible] نے [illegible] اسے [illegible] اس نے تاہرت [illegible] کو [illegible] سے چھین لیا اور وہران پر قبضہ کر لیا اور اس پر اپنے بیٹے الخیر کو حاکم مقرر کیا اور تاہرت کے سوا [illegible] خلافت مغرب میں اموی دعوت کو پھیلایا اور [illegible] اور [illegible] ابراہیم بن [illegible] بن محمد بن سلیمان [illegible] کی دعوت کے قیام [illegible] پھر ناصر نے ۳۳۳ھ میں [illegible] کے ہاتھوں [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کی [illegible] اور انہوں نے شیعوں کے خلاف مدد کی۔

فلفول بن خزر: اور فلفول بن خزر نے شیعوں کی اطاعت کر کے اپنے بھائی محمد کی مخالفت کی اور [illegible] صنہاجہ کا امیر مقرر کر دیا اور حمید بن یصل ۳۴۱ھ میں [illegible] کی فوجوں کے ساتھ تاہرت پر چڑھائی کر [illegible] عبداللہ کی طرف [illegible] اور [illegible] کے [illegible] مغرب پر قبضہ کر لیا۔

اور اس کے بعد [illegible] میں [illegible] کا [illegible] اور [illegible] آ گیا۔

حمید بن یصل: ۳۳۳ھ میں حمید بن یصل نے بغاوت کر دی اور محمد بن خزر نے [illegible] ناصر کے پاس گیا تو اس نے اسے مغرب اوسط کا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور محمد بن خزر اور اس کی قوم [illegible] انہوں نے ۳۳۳ھ میں [illegible] حمید بن یصل کے ساتھ تاہرت پر چڑھائی کی اور اس کے ساتھ [illegible] بن محمد اور اس کے بھائی [illegible] اور اس کے چچا عبداللہ بن [illegible] اور اسماعیل بن محمد بھی اپنی قوم [illegible] کے ساتھ تھا۔

تاہرت پر قبضہ: اور انہوں نے بزور قوت تاہرت پر قبضہ کر لیا اور عبداللہ بن بکار کو قتل کر دیا اور حمزہ بن محمد بن خزر جو تاہرت کی جنگوں میں قتل ہو گیا تھا اسکے قتل ہونے کے بعد انہوں نے تاہرت کے قائد میسور الخصی کو قید کر لیا اور محمد بن خزر اور اس کی قوم نے اس سے قبل بھی بسکرہ پر چڑھائی کی تھی اور اسے فتح کر لیا تھا اور زیدان الخصی کو قتل کر دیا تھا۔

اسماعیل: اور جب اسماعیل ابویزید کے محاصرے سے باہر نکلا تو محمد بن خزر کے توقف کی وجہ سے اپنے پیروکاروں سمیت مغرب چلا گیا کیونکہ اس سے قبل وہ ان کی دعوت کی مخالفت اور ان کے پیروکاروں کو قتل کر چکا تھا پس اس نے اس کی طرف معروف اطاعت کرنے کا پیغام بھیجا اور اسماعیل نے اسے ابویزید کی تلاش کا اشارہ کیا اور اسے بیس ہزار مال دینے کا وعدہ کیا۔

معبد بن خزر: اور اس کا بھائی معبد بن خزر ابویزید کی وفات تک اس کا دوست رہا اور اس کے بعد اسماعیل نے [illegible]ھ میں معبد کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے سر کو قیروان میں نصب کر دیا اور محمد بن خزر اور اس کا بیٹا الخیر ہمیشہ ہی مغرب اوسط پر غالب اور یعلیٰ بن محمد کے نائب رہے۔

فتوح بن الخیر: اور فتوح بن الخیر تاہرت اور بنی ہارون کے مشائخ کے ساتھ [illegible]ھ میں الناصر کے پاس گیا تو اس نے انہیں انعام و اکرام دیا اور انہیں ان کی عملداریوں میں واپس کر دیا پھر مغراوہ اور صنہاجہ کے درمیان فتنہ پیدا ہو گیا اور محمد بن الخیر اور اس کا بیٹا خزر ان سے باہمی جنگوں میں مشغول ہو گئے اور یعلیٰ بن محمد نے وہران پر غالب ہو کر اسے برباد کر دیا اور الناصر نے محمد بن یعلیٰ کو تلمسان اور اس کے نواح پر مقرر کر دیا حتیٰ کہ محمد بن خزر نے اپنے مقابل یعلیٰ بن محمد کی وجہ سے دوبارہ شیعوں کی اطاعت اختیار کر لی اور [illegible]ھ میں المعز کے باپ اسماعیل کی وفات کے بعد اس کے پاس گیا تو اس نے اس کا اکرام کیا اور اس نے بھی ان کی مکمل اطاعت کی یہاں تک کہ جوہر کے ساتھ اس کی جنگوں میں شامل ہو گیا۔ [illegible]ھ میں مغرب گیا پھر اس کے بعد [illegible]ھ میں المعز کے پاس گیا اور قیروان میں فوت ہو گیا اس وقت اس کی عمر [illegible] سال سے زیادہ تھی۔

الناصر اموی والی کی وفات: اور اسی سال الناصر المروانی بھی فوت ہو گیا جبکہ مغرب میں شیعہ کی دعوت مکمل پھیل چکی تھی اور امویوں کے مددگار بھی صنہاجہ کے اقتدار میں گھر گئے تھے۔

الحکم المستنصر: اس کے بعد اس کا بیٹا الحکم المستنصر مقرر ہوا اور اس نے [illegible] کی طرف سے [illegible] کی تو محمد بن الخیر بن خزر نے اسے جواب دیا کیونکہ اس کے باپ الخیر اور دادا محمد کو الناصر کی حکومت میں ایک مقام حاصل تھا نیز حضرت عثمانؓ نے ان کے جد صولات کو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق بھی آل خزر کو بنی امیہ سے دوستی تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اس نے شیعوں کی خوب خونریزی کی اور ان کے شہروں پر قبضہ کر لیا اور معد نے اپنے ساتھی زیری بن مناد امیر صنہاجہ کے ذریعے ان پر تہمت لگائی تو اس نے اسے ان کے ساتھ جنگ کرنے کا امیر مقرر کر دیا اور اسے کہا کہ وہ ان کے جن مقامات پر قبضہ کرے گا وہ اسی کے لئے ہوں گے وہ دونوں [illegible]ھ میں جنگ کے لئے اکٹھے ہو گئے۔

بلکین بن زیری: پس اس کی تیاری سے قبل بلکین بن زیری نے وسیع مقام پر محمد بن الخیر کی مدد کو پہنچ کر ان سے جنگ کی تو ان میں سے بکثرت لوگوں نے بڑی استقامت دکھائی اور ان کے درمیان شدید جنگ ہوئی اور زناتہ کو شکست ہوئی اور جب محمد بن

لشکر نے دیکھا کہ اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو اس نے [illegible] ایک طرف جا کر خودکشی کر لی اور اس کی قوم پر شکست پڑ گئی اور [illegible] اور ابان [illegible] نے اس معرکہ میں [illegible] پائے اور [illegible] اپنے فریق کی جانب چلا گیا اور محمد کے بعد مغراوہ میں اس کا بیٹا الخیر حکمران بنا۔

اور بعض [illegible] زیری نے خلیفہ معد سے [illegible] کے ساتھ جعفر بن علی بن حمدون کے خلاف [illegible] محمد بن الخیر سے دوستی رکھتا ہے جس سے جعفر پریشان ہو گیا اور [illegible] کی حکومت کے لیے [illegible] یہاں تک کہ اس نے قاہرہ جانے کا عزم کر لیا جس سے اس کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا اور وہ الخیر بن محمد اور اس کی قوم کے پاس چلا گیا اور انہوں نے صنہاجہ پر چڑھائی کر دی [illegible] زیری بن مناد کو بہت [illegible] اور انہوں نے اس کے [illegible] کے سر اور [illegible] کے ساتھ قرطبہ بھیجے۔

جعفر بن علی: پھر [illegible] تنگ پڑ گیا اور وہ اپنے بھائی یحییٰ کے پاس چلا گیا اور وہ الحکم کے پاس گئے اور [illegible] بلکین بن زیری [illegible] اس کا [illegible] مغرب کی طرف گیا اور [illegible] مغرب اوسط [illegible] اور مغرب اقصیٰ کو چلا گیا اور بلکین نے الخیر بن محمد اور اس کی قوم کا [illegible] تعاقب کیا [illegible] اور الخیر بن محمد [illegible] مغرب پر قبضہ کر لیا اور [illegible] مغرب اوسط [illegible] ان کے [illegible] سے جنگ [illegible] نے مغرب [illegible] مغرب اقصیٰ [illegible] بن محمد [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] کی حکومت میں [illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ

فصل

مغراوہ کے طبقۂ اولیٰ میں سے آل زیری بن عطیہ کے حالات جو فاس اور اس کے مضافات کے بادشاہ تھے اور انہیں مغرب اقصیٰ میں بھی حکومت و دولت حاصل تھی اس کا آغاز اور گردش حالات

یہ زیری اپنے وقت میں آل خزر کا امیر اور ان کی بدوی حکومت کا وارث تھا اور اسی نے فاس اور مغرب اقصیٰ میں حکومت کی بنیاد رکھی اور دو صدیوں تک اپنے بیٹوں کو اس کا وارث بنایا جیسا کہ ہم اسے مفصل بیان کریں گے۔ اور یہ زیری بن عطیہ بن عبدالرحمن بن خزر ہے اور اس کا دادا عبداللہ الناصر کے والی محمد کا بھائی ہے جو قیروان میں فوت ہو گیا تھا جیسے کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کا بھائی تھا محمد اور معبد جسے اسماعیل نے قتل کر دیا تھا اور فلفول بن محمد کا مخالف بن کر شیعہ حکومت کی طرف چلا گیا تھا اور عبداللہ جو اپنی کنیت کے نام سے مشہور تھا اور [illegible] تھا۔

اور بعض کہتے ہیں کہ یہ عبداللہ محمد بن خزر کا بیٹا ہے اور اس کا بھائی حمزہ بن محمد تھا۔ جو فتح تاہرت کے وقت کتامہ کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مر گیا تھا۔

اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں جب الخیر بن محمد ۳۶۰ھ میں بلکین کے ہاتھوں مارا گیا اور زناتہ مغرب اقصیٰ میں [illegible] سبتہ میں لوٹ گئے اور مغرب اوسط صنہاجہ کے لئے ہو گیا تو مغراوہ آل خزر کے پیچھے [illegible] کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

آل خزر کے امراء: ان دنوں ان کے امراء محمد بن الخیر، زیری بن عطیہ بن عبداللہ کے بیٹے مقاتل اور زیری اور خزرون بن فلفول تھے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں بلکین بن زیری کو افریقہ کی حکومت حاصل ہوئی اور اس نے ۳۶۹ھ میں مغرب اقصیٰ پر مشہور حملہ کیا اور بنی خزر کے ملوک تاہرت اور محمد بن صالح اس کے آگے بھاگ گئے اور سبتہ میں منتشر ہو گئے۔

محمد بن الخیر: اور محمد بن الخیر سمندر پار کر کے منصور بن ابی عامر کے پاس فریاد لے گیا تو منصور اپنی فوجوں کے ساتھ جزیرہ خضراء ان کو مدد دینے کے لئے نکلا اور جعفر بن علی کو بلکین سے جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اس نے سمندر پار کر دیا اور اسے

اور اس کے بعد ماں دیا پس مغراوہ زناتہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور سبتہ کے میدان میں ان کا رن پڑا اور بلکین جبل تطاون سے ان کے پاس آیا پس اس نے دیکھا کہ وہ اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور اپنے آپ کو برغواطہ کے ساتھ جہاد میں مشغول کر لیا یہاں تک کہ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے ۳۷۳ھ میں فوت ہو گیا۔

اور جعفر بن علی الاندلس میں اپنی جگہ واپس آ گیا اور منصور نے امارت کا بوجھ اٹھانے میں اس سے تو عبداللہ ازدی کی اور مغرب کی امارت کو چھوڑ بیٹھا اور منصور نے سبتہ پر کنٹرول کرنے پر اکتفا کیا اور صنہاجہ اور دیگر شیعہ کے حامیوں کا دفاع مغراوہ زناتہ کے سپرد کر دیا اور ان کے عطیات اور وظائف کو آزمانے کے لئے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ مغرب میں ۳۷۵ھ میں حسن بن کنون کھڑا ہو گیا جسے عزیز نزار نے مصر سے مغرب میں اپنی حکومت واپس لینے کے لئے بھیجا تھا اور بلکین نے صنہاجہ کی فوج کے ساتھ اس کی مدد کی اور بلکین ہلاک ہو گیا تو یہ بات بلکین کو اس کی زندگی اور حسن نے مغرب میں اپنی حکومت کی طرف بلانے لگا اور بدوی بن یعلیٰ بن محمد الیفرنی اور اس کا بھائی زیری اور اس کا چچا زاد ابوبداس ان لوگوں کے ساتھ جو بنی یفرن میں سے ان کے ساتھ تھے اس کے ساتھ شامل ہو گئے پس منصور نے اپنے چچا زاد ابو الحکم عمرو بن عبداللہ بن ابی عامر کو جس کا لقب عسلاجہ تھا اس کے ساتھ جنگ کرنے کو اندلس کی افواج کے ساتھ بھیجا اس نے سمندر پار کیا تو آل خزر کے لوگ محمد بن الخیر اور عطیہ کے دونوں بیٹے مقاتل اور زیری اور خزرون بن فلفول تمام مغراوہ کے ساتھ اس کے ساتھ آ ملے اور انہوں نے اس کے کام میں اس کی مدد کی۔

ابو الحکم بن ابی عامر اور ابو الحکم بن ابی عامر انہیں حسن بن کنون کے پاس لے گیا یہاں تک کہ انہوں نے اسے اطاعت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا اور اس نے اپنے لئے امان طلب کی تو عمرو بن ابی عامر نے جو وہ چاہتا تھا اس کے مطابق اس سے عہد کر لیا اور اس نے اسے اپنی قیادت پر بھیج دیا اور اس نے اسے الحضرت کی طرف واپس بھیج دیا اور اس نے ابو الحکم بن ابی عامر سے عہد شکنی کی اور اس کے بعد اسے قتل کیا اس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

مقاتل اور زیری اور ۳۸۵ھ میں عطیہ کے بیٹے مقاتل اور زیری منصور کی طرف شدید میلان رکھتے تھے اور مروانیہ کی اطاعت کے قیام کرنے والے تھے اور بدوی بن یعلیٰ اور اس کی قوم بنی یفرن ان کی اطاعت سے منحرف تھے اور جب ابو الحکم بن ابی عامر مغرب سے واپس آیا تو منصور نے وزیر حسن بن احمد بن عبد الودود السلمی کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کے ہاتھ پر بدوی والوں کے منتخب کرنے میں کھلا چھوڑ دیا اور اس نے ۳۸۱ھ میں اسے اس کی عمل داری میں بھیج دیا اور اسے زناتہ میں سے ملوک مغراوہ کے متعلق وصیت کی اور ان میں سے مقاتل اور زیری کو پیغام بھیجا کہ وہ حسن کے ساتھ مل جائیں اور اس کی اطاعت کریں اور مغرب الاقصیٰ اور بدوی کے متعلق اسے لکھا پس وہ اپنی عملداری میں گیا اور فاس میں اترا اور مغرب کے معاملات کو کنٹرول کیا اور ملوک زناتہ اس کے پاس جمع ہو گئے۔

مقاتل کی وفات اور مقاتل بن عطیہ ۳۸۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کا بھائی زیری بن عطیہ مغراوہ میں سے صحرائی سرداروں کی حکومت کے ساتھ الگ ہو گیا اور ابن عبد الودود کے حاکم مغرب کے ساتھ اس کی بہت اچھی دوستی ہو گئی اور وہ اپنی قوم کے ساتھ اس کے پاس چلا گیا اور منصور نے ۳۸۴ھ میں اسے اس کے اعزاز و اکرام کو زیادہ کرنے کے لئے بلایا اور اسے

جعفر بن علی کے متعلق اکسایا کیونکہ وہ اس کی اطاعت کی برتری سے حسد کرتا تھا پس اس نے مغرب پر اپنے بیٹے المعز کو جانشین بنا کر اس کی بات کو قبول کر لیا اور منصور نے مسرت سے کام لیا اور اسے مغرب کی سرحد تلمسان میں اتارا اور زناتہ کے قریب کے کنارے پر علی بن محمود بن ابی علی اور ادریسیوں کے کنارے پر عبدالرحمن بن عبدالکریم بن ثعلبہ کو حاکم مقرر کیا اور اپنے آگے آگے منصور کو بھیج دیا اور جب وہ اس کے پاس گیا تو اس نے ساز و سامان اور فوجوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کی ملاقات پر خوشی کی اور اس کی خوب مہمان نوازی کی اور اس کے وظیفہ میں اضافہ کر دیا اور وزارت میں اس کے نام کی تعریف کی اور اسے وزارت کی ہر کھیری کی اور اس کے جوانوں کے امور خزانہ میں لکھے اور اس نے اس کے مرتبے کی قیمت کے مطابق اس کے ساتھ حسن سلوک کیا اور اسے اور اس کے وفد کو نہایت اعلیٰ انعامات دیئے اور وہ بعد میں اس کی مصاحبت میں رہا یہاں تک کہ وہ مغرب میں اپنی امارت کی طرف لوٹ آیا اور جو کچھ اس کے متعلق گمان کیا گیا تھا اس کے خلاف اس کی چغلی کھائی گئی کہ وہ حسن سلوک اور احسان کا انکاری ہے اور حسن وزارت کے لقب کے ساتھ اس کی تعظیم کی گئی ہے وہ اس سے بے پرواہ ہے یہاں تک کہ اس نے اپنے ایک نوکر سے جس نے اسے وزیر کہہ کر پکارا تھا کہا اے بے وقوف کیا تو وزیر ہوتا ہے؟ خدا کی قسم میں صرف امیر ابن میر ہوں اور ابن ابی عامر اور اس کے بھوت کے کیا کہنے۔ خدا کی قسم اگر اندلس میں کوئی مرد ہوتا تو وہ اسے اس کے مکان پر نہ رہنے دیتا اور اسے ایک دن بھی ہم سے اپنے مرتبے کو کم نہ پاتا پس اسے جو پیغام دیا ہے اس نے اس کی قیمت نہ جانے کے لئے مجھے اس کی مزدوری دی ہے پھر اس نے جو کچھ ترجیح دی ہے اس سے مجھے غلطی میں ڈال دیا ہے کہ یہ ازراہ فراخی کے لئے ہے مگر وہ اس وزارت کی قیمت سمجھتا ہے جس سے اس نے مجھے میرے مرتبے سے گرا دیا ہے۔

ابن ابی عامر کے پاس شکایت: وہ ابن ابی عامر کے پاس شکایت لے کر آیا تو اس نے اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں اپنے خدمت گزاروں کے ساتھ بدوی بن یعلی یفرنی کو اپنی خدمت میں بھیجا کہ وہ اسے اپنی دعوت دے۔ جب اس نے اس کو جواب دیا اور جب منصور نے اسے جنگل کے رستوں کو ناپاک کرنے والوں کی اطاعت کرتے دیکھا ہے اور راستوں کو خراب کرنے لگا اور قبیلوں پر چڑھائی اور عوام میں فساد برپا کرنے لگا پس منصور نے اپنے مغرب کے گورنر حسن بن عبدالودود کو اشارہ کیا کہ اس کے مقابلہ پر جائے تو وہ گیا اور اس نے زیری بن عطیہ کی مدد کی پس دونوں اس کے لئے نکلے ہوئے اور ان سے جنگ کی مگر انہیں شکست ہوئی اور فوج ہلاک ہوئی اور اس نے حسن بن عبدالودود کو زخم لگایا جس سے وہ مر گیا منصور کو یہ خبر ملی تو اسے یہ بات گراں گزری اور مغرب کے حالات نے اسے فکر مند کر دیا اور اس نے اسی وقت زیری بن عطیہ کو مغرب کا امیر مقرر کر دیا اور اس کی طرف اپنا عہد نامہ بھیجا اور اسے مغرب کو کنٹرول کرنے اور سلطان کی فوجوں اور حسن بن عبدالودود کے اصحاب کی مدد کرنے کا حکم دیا پس وہ اس کی ذمہ داریوں سے مطلع ہوا اور اس نے اس کے کام کو نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا۔

بدوی بن یعلی اور بنی یفرن: اور بدوی بن یعلی اور بنی یفرن کو طاقت حاصل ہو گئی اور ان کے اور زیری بن عطیہ کے درمیان جنگ ہوئی اور اسے جنگ کی آگ میں جھونک دیا اور ان کی جنگوں میں پانسہ پلٹتا رہا اور فاس کی رعایا ان کے باری باری اس پر قبضہ کرنے اور اس پر حملہ کرنے سے اکتا گئی اور اتفاق ہوا کہ زیری بن عطیہ اور مغراوہ کو ابو البہار بن زیری بن مناد کی طرف سے مدد ملی تھی اس نے اپنے بھتیجے منصور بن بلکین حاکم قیروان کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور شیعوں کی دعوت

رخ کر کے مراکش کی طرف آ گیا تھا اور ماہ رجب [illegible] خلوف بن ابی بکر اور [illegible] نے بھی [illegible] اس معاملے میں اس کی پیروی کی کیونکہ ان دنوں اس اور ابوالبہار کے درمیان رشتہ داری کا تعلق پایا جاتا تھا پھر انہوں نے مغرب اوسط کے ان علاقوں کو آپس میں تقسیم کر لیا جو اب اشیر اور [illegible] کے درمیان پائے جاتے تھے۔

ہشام المؤید کے نام کا خطبہ اور ان علاقوں کے منبروں پر بھی ہشام المؤید کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور ابوالبہار نے [illegible] ابن ابی عامر سے بہت [illegible] کی اور اپنے بھتیجے ابوبکر بن حبوس بن زیری کو اس نے اہل بیت کے ایک گروہ اور اپنی قوم کے سرداروں کے ساتھ اس کے پاس بھیجا جب انہوں نے ہر قسم کے ریشمی کپڑے [illegible] سے جن کی قیمت دس ہزار درہم تھی اور برتنوں اور [illegible] ہزار [illegible] سے ان کا استقبال کیا اور [illegible] یدو بن یعلیٰ کے خلاف زیری بن عطیہ کی مدد کرے اور اس نے مغرب کے ان علاقوں کو جو [illegible] تھے ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا یہاں تک کہ [illegible] دونوں نے [illegible] آپس میں تقسیم کر لیے تو بدوی نے اس [illegible] کی اور [illegible] شروع [illegible] کرنے سے [illegible] اس نے جماعت کی وحدت کو پراگندہ کر دیا۔

خلوف بن ابی بکر اور خلوف بن ابی بکر نے منصور کے خلاف بغاوت کر دی اور منصور بن بلکین کی حکومت سے نکل گیا اور ابوالبہار نے بھی باہمی رابطہ [illegible] اس کے [illegible] بیمار ہو گیا اور زیری بن عطیہ خلوف بن ابی بکر کے خلاف جو جنگ کرنا چاہتا تھا اس میں وہ پیچھے رہ گیا اور زیری نے رمضان ۳۹۱ھ میں اس پر حملہ کیا اور اسے اور اس کے بہت سے مددگاروں کو قتل کر دیا اور اس کی فوج پر قبضہ کر لیا اور اس کے عام ساتھی اس کے پاس جمع ہو گئے اور عطیہ [illegible] صحرا کی طرف بھاگ گیا۔

بدوی کا قتل پھر اس کے بعد وہ بدوی بن یعلیٰ اور اس کی قوم کے مقابلے کے لئے تیار ہوا اور ان کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں جن میں بدوی کے ساتھی منتشر ہو گئے اور اس نے ان میں سے تقریباً تین ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور اس کی چھاؤنی کو لوٹ لیا اور اس کی عورتوں کو قید کر لیا جن میں اس کی ماں اور بہن بھی شامل تھیں اور اس کے باقی ماندہ ساتھی زیری کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہ اکیلا ہی صحرا کو بھاگ گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کے عم زاد [illegible] نے اسے قتل کر دیا اور منصور [illegible] جب [illegible] کی خبر پہنچی تو اس نے ان دونوں [illegible] کو [illegible] کیا۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب زیری [illegible] فارغ [illegible] تو اس وقت بدوی قتل ہوا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب منصور نے اسے بلایا اور وہ اس کے پاس گیا تو بدوی نے اس کی مخالفت میں فاس [illegible] پر قبضہ کر لیا اور منصور کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور اس پر اپنی حکومت کو مضبوط کر لیا اور جب زیری اپنے [illegible] آیا تو بدوی فاس میں قلعہ بند ہو گیا تو زیری نے اس کے ساتھ جنگ کی اور اس کا محاصرہ کیا اور فریقین کے بہت سے آدمی مارے گئے پھر زیری نے بزور قوت فاس میں داخل ہو کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے سر کو [illegible] قرطبہ میں بھیج دیا۔ یہ بات [illegible] ہے کہ [illegible] زیری کے منصور کے پاس جانے [illegible] کے بدوی کو قتل کرنے [illegible]

۳۳۳ھ کا واقعہ ہے جب اندلس میں [illegible] بادشاہ [illegible] ہوا تھا۔

زیری اور ابو البہار کی جنگ: پھر زیری اور ابو البہار صنہاجی کے تعلقات خراب ہو گئے اور دونوں نے ایک دوسرے پر چڑھائی کر دی لیکن زیری نے اس پر حملہ کیا اور ابو البہار شکست کھا کر اپنے [illegible] سمیت بھاگ گیا لیکن اس نے جلدی سے اپنا کاتب [illegible] ابو الفضل کو [illegible] ایک [illegible] اس سے مقابلہ کرنے [illegible] ان کے ساتھ جنگ کرنے سے پہلے [illegible] اور خود [illegible] قلعے کی طرف چلا گیا [illegible] نے اپنے بھتیجے منصور حاکم قیروان کی جانب [illegible] اسے اس بات کی [illegible] کہ جنگ [illegible] ان کے پاس چلا گیا اور [illegible] بیعت [illegible] کی جماعت کی طرف لوٹ آیا [illegible] منصور نے زیری [illegible] مغرب کے علاقات [illegible] اور [illegible] مغرب میں [illegible] کرنے کی [illegible] اور زیری نے [illegible] کے ساتھ [illegible] ان کے [illegible] لے کر [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] کے درمیان [illegible] اور [illegible] میں اضافہ کر دیا۔

منصور کو فتح کی اطلاع: اور اس نے منصور کو فتح کی اطلاع [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی طرح [illegible] ان کے [illegible] کے علاوہ [illegible] کے بعد سے [illegible] اس نے مغرب کی امارت پر [illegible] اور مغرب میں زیری کی حکومت [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف [illegible]۔

وجدہ و شہر کی حد بندی: اور [illegible] میں [illegible] کی حد بندی کی اور [illegible] اور [illegible] ایک قلعہ [illegible] اور [illegible] مغرب [illegible] تھا۔

منصور اور زیری کے درمیان بگاڑ: پھر [illegible] کے [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] بات [illegible] اس نے اپنے کاتب [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] قلعہ [illegible] نے [illegible] اس [illegible] بھیج دیا [illegible] اور [illegible] اس کا [illegible] اور زیری نے [illegible] کے خلاف [illegible] اور اس نے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اس نے [illegible] کے پاس [illegible] اور اس نے [illegible] کو [illegible] اور اپنے [illegible] اس کا [illegible] اور اپنے غلام [illegible]

مغرب اور زیری بن عطیہ سے جنگ کرنے پر اسے مقرر کیا۔ فوج کے علاوہ [illegible] اور ہتھیار اور بہت کچھ دیے اور کہا کہ وادی کے کنارے کے جو لوگ موجود ہیں ان میں سے ایک گروہ کو اس کے ساتھ بھیجا اور [illegible] میں محمد بن ابی [illegible] زیری بن خزر اور ان دونوں کا [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] میں سے [illegible] [illegible] تھا اور فوج کے [illegible] [illegible] کے ساتھ اسے روانہ کیا۔

واضح کی روانگی اور واضح ۳۸۶ھ میں المنصور کے حکم سے [illegible] اور بڑی تیاری کے ساتھ چلا اور [illegible] کے [illegible] پہنچ گیا اور وادی ردات میں زیری سے مقابل ہوئے اور زیری بن عطیہ بھی اپنی قوم کے ساتھ [illegible] اس کے سامنے [illegible] [illegible] تمام ملک تک [illegible] سے [illegible] واضح نے [illegible] [illegible] ان [illegible] پر [illegible] کا الزام لگایا اور انہیں المنصور کی طرف بھیج دیا اور منصور کو ان کے خلاف [illegible] [illegible] [illegible] اور وہ چلے گئے تو اس نے ان سے [illegible] [illegible] انہیں کی اور [illegible] دیے۔

اصیلا اور نکور پر قبضہ پھر واضح نے اصیلا اور نکور پر قبضہ کر کے ان کا انتظام کیا اور اس کے اور زیری کے درمیان متعدد جنگیں ہوئیں اور واضح نے اصیلا کے نواح میں زیری کے [illegible] پر شب خون [illegible] [illegible] زیری [illegible] سے اس پر حملہ کر دیا اور [illegible] واضح کے حالات کا [illegible] اور اس کی مدد کرنے کے لیے [illegible] [illegible] زیری کے ساتھ [illegible] اور [illegible] [illegible] فرسنگ کے [illegible] پھر اس نے [illegible] [illegible] کی طرف سے [illegible] کے تمام خلافت [illegible] سے [illegible] وادی کے کنارے کی طرف چلا گیا۔

اور [illegible] سے [illegible] [illegible] اور [illegible] اس کے ساتھ تھے۔

منصور کی قرطبہ کو واپسی اور منصور قرطبہ کی طرف واپس آ گیا اور طنجہ میں عبدالملک کی [illegible] نے [illegible] بہت [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] سے زیری کے تمام اصحاب ان کی طرف واپس آ گئے اور ان [illegible] ان پر احسان [illegible] [illegible] [illegible] ملی۔

عبدالملک کی طنجہ پر چڑھائی اور عبدالملک نے طنجہ پر چڑھائی کی اور وہاں پر واضح کے ساتھ مل گیا اور فوج کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے [illegible] [illegible] جب اس کی تدبیر مکمل ہوئی تو اس نے اپنی فوج کے ساتھ [illegible] [illegible] جس [illegible] اہم [illegible] تھا اور زیری نے شوال ۳۸۷ھ میں اس کے ساتھ طنجہ کے مضافات میں وادی [illegible] میں جنگ کی اور ان کے درمیان شدید جنگیں ہوئیں اور ان میں عبدالملک کے اصحاب [illegible] ہو گئے اور [illegible] قدم [illegible] اور [illegible] جنگ کے [illegible] میں تھے [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] [illegible] زیری [illegible] [illegible] اور اس نے اس جنگ میں [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] کے سینے میں [illegible] [illegible] جس سے [illegible] [illegible] [illegible] تو [illegible] [illegible] [illegible] خوشخبری [illegible] تو اس نے اس کی [illegible] [illegible] کی پھر اس کے پاس [illegible] [illegible] تو اس نے [illegible] پر حملہ کر دیا اور انہیں [illegible] طور پر شکست ہوئی اور اس نے انہیں خوب قتل کیا اور ان کی فوج [illegible] [illegible] تو اس پر قبضہ کر لیا۔

زیری کی فاس کو روانگی اور زیری زخمی ہو کر ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ فاس چلا گیا تو وہاں کے لوگوں نے

بغاوت کی اور اسے اس کی عزت دار چیزوں کے ساتھ دور کر دیا تو اس نے انہیں اٹھا لیا اور وہ بھی اس کے آگے صحرا کی طرف بھاگ گئے اور اس کی تمام عملداری نے اطاعت اختیار کر لی اور عبدالملک نے فتح کی خبر اپنے باپ کو پہنچائی تو اس کے پاس اس کا مقام بلند ہو گیا اور اس نے اللہ کا شکر ادا کرنے اور اس کے حضور دعا کرنے کا اعلان کیا اور صدقات دیئے اور غلاموں کو آزاد کیا۔

مغرب پر عبدالملک کی حکمرانی: اور اس نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ وہ اسے مغرب کا حکمران مقرر کرتا ہے پس اس نے اس کے نواح کی اصلاح کی اور اس کی سرحدوں کو بند کیا اور اس کی جہات میں کارندوں کو بھیجا اور محمد بن عبدالحمید کو ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ زاب کی طرف بھیجا اور حمید بن یصل مکناسی کو تاہرت کا عامل مقرر کیا پس سب لوگ اپنی اپنی جانب چلے گئے اور انہوں نے اطاعت کا مطالبہ کیا اور اس کے پاس خراج کو لائے اور منصور نے اپنے بیٹے عبدالملک کو جمادی الاولیٰ ۳۸۸ھ میں واپس بلا لیا اور واضح کو مغرب کا حاکم مقرر کر دیا پس اس نے اس کا انتظام کیا اور وہ اپنی تدبیر پر قائم رہا پھر اسے اسی سال رمضان میں معزول کر کے اس کے بھائی یحییٰ کے بیٹے عبیداللہ کو مقرر کر دیا پھر اس کے بعد اسماعیل بن البوری کو وہاں کا حاکم مقرر کیا پھر اسے معزول کر کے ابو الاحوص معن بن عبدالعزیز تجیبی کو مقرر کیا یہاں تک کہ منصور کی وفات ہو گئی۔

مظفر بن المعز بن زیری کی واپسی: اور اس نے مظفر بن المعز بن زیری کو اس کی عزت کا مغرب اوسط سے مغرب میں اس کے باپ کی مدد کے لئے بلایا پس وہ اس میں اترا اور زیری کے حالات میں سے یہ بات گزر چکی ہے کہ جب وہ اپنی شکست اور عبدالملک کے شکست دینے سے ضعیف ہو گیا تو صحرا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس نے تاہرت کو شکست دی اور اسے یہ اطلاع بھی ملی کہ صنہاجہ میں بادیس بن منصور کے دور میں اس کے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اضطراب اور اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کے چچاؤں نے ماکسن بن زیری کے ساتھ اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے تو اس نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس وقت اپنی توجہ صنہاجہ کے مضافات کی طرف پھیر دی اور مغرب اوسط میں داخل ہو گیا اور تاہرت میں جنگ کی اور یطوفت بن بلکین نے اس کا محاصرہ کر لیا اور بادیس قیروان سے اس کی مدد کے لئے نکلا مگر جب وہ طبنہ سے گزرا تو فلفول بن خزرون اس کے لئے رکاوٹ بن گیا اور اسے افریقہ لے گیا اور اسے جنگ میں مصروف کر دیا۔

ابو سعید بن خزرون: اور ابو سعید بن خزرون افریقہ گیا اور منصور نے اسے طبنہ کا حاکم مقرر کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس جب اس نے بغاوت کی تو بادیس اس کے پاس گیا اور حماد بن بلکین صنہاجی افواج کے ساتھ زیری بن عطیہ کی مدافعت کے لئے گیا تو تاہرت کے قریب ایک مقام پر دونوں کی مڈبھیڑ ہوئی اور صنہاجہ کو شکست ہوئی اور زیری نے ان کے پڑاؤ پر حاوی ہو کر ان میں سے ہزاروں آدمیوں کو قتل کر دیا اور تاہرت، تلمسان، شلف اور تنس کو فتح کر لیا اور اس نے ان تمام شہروں میں منبر پر ہشام اور اس کے بعد اس کے حاجب منصور کی دعوت کو قائم کیا پھر اس نے ان کے ملک کے وسط میں اشیر تک صنہاجہ کا تعاقب کیا اور وہاں قیام کر لیا۔

زاوی بن زیری کا امان طلب کرنا: اور زاوی بن زیری نے اپنے اہل بیت کے افراد کے ساتھ جو بادیس کے لئے جھگڑا کرتے تھے اور اس سے امان طلب کی تو اس نے اس سے جو مانگا اس نے اسے دے دیا اور اس نے منصور کی مدد کی

حاصل کرنے کے لئے بیعت اسے لکھ بھیجی اور اپنے متعلق خدمت گزاری کا اقرار کیا ہے اور وہ ہر طرح بغاوت سے باز آ جائے تو وہ اطاعت قبول اور استقامت اختیار کرے گا اور اس نے اس سے الزاوی اور اپنے بھائی عیال سمیت آنے کی اجازت طلب کی تو اس نے ان دونوں کو اجازت دے دی اور وہ دونوں ۳۹۱ھ میں آئے۔ وہاں دونوں کے بھائی ابو الحباء نے بھی اسی قسم کا مطالبہ کیا اور اس نے اپنے بھتیجوں کو بھیجا جو اس کی تقدیم کا ذکر کرنے کے لئے منصور نے اسے بلایا اور یہ شخص پہلے بدعہدی کر چکا تھا۔

زیری بن عطیہ کی وفات اور زیری بن عطیہ آشیر کے محاصرہ میں اپنی جگہ پر ثابت قدم رہا اور وہ زخم سے جانبر نہ ہو سکا اور ۳۹۱ھ میں فوت ہو گیا۔

المعز بن زیری کی بیعت اور اس کے بعد آل خزر اور تمام مغراوہ نے اس کے بیٹے المعز بن زیری پر اتفاق کر کے اس کی بیعت کر لی اور اس نے ان پر تصرف کر لیا اور صنہاجہ کے ساتھ جنگ کرنے سے باز رہا پھر اس نے منصور کے لئے صلح طلب کی اور بنی عامر سے مخلص ہو گیا اور ان کے ہاں اس کی حالت اچھی ہو گئی۔

منصور کی وفات اسی دوران میں منصور کی وفات ہو گئی اور المعز نے اس کے بیٹے عبدالملک المظفر سے پیار کر کے وہاں سے دوبارہ اس شرط پر اس کی گورنری میں شامل کرے کہ وہ اس کے پاس مال سے زائد بھیجے گا اور یرغمال کے طور پر اس کا بیٹا معنصر قرطبہ میں ہوگا تو اس نے اس کی بات کو قبول کرتے ہوئے اس کے لئے معاہدہ لکھا اور اسے اپنے وزیر ابو علی بن خذام کو دے کر بھیجا جس کا متن یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ

المظفر سیف الدولہ حاجب امام خلیفہ ہشام المؤید باللہ امیر المؤمنین اطال اللہ بقاءہ عبدالملک بن منصور بن ابی عامر کی طرف سے
کی جانب سے نائب دولت المعز بن زیری کے نام تحریر ہے۔ سلام علیکم

اما بعد اللہ تعالیٰ تمہاری حالت کو درست فرمائے اور تمہارے تقویٰ اور ایمان کو محفوظ فرمائے ہیں سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جو غیب کا جاننے والا، گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا، شدید گرفت کرنے والا اور شروع کرنے والا اور لوٹانے والا ہے جو چاہتا ہے کرنے والا ہے اس کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور اس کے فیصلے کو کوئی پیچھے کرنے والا نہیں بلکہ حکومت اور امر اسی کے لئے ہے اور خیر و شر اسی کے ہاتھ میں ہے

وصلى الله على سيدنا محمد سيد المرسلين و على آله الطيبين و صحبه الاخيار و
سلم تسليما و السلام عليكم اجمعين

اللہ تعالیٰ نے المعز بن زیری کو عزت دی ہے اور اس کے ملک اور قلعہ کو محفوظ رکھا ہے۔ تمہاری طرف سے جو تحریر آئی ہے اور تم نے اس میں استغفار کرنے کا ذکر کیا ہے جن سے تمہیں اس کی توفیق ملی ہے جو تمہارے لئے باعث ثواب ہے اور تمہاری بہتری کا ذریعہ ہے اور استغفار عیب سے بچانے والا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کی اجازت دے دیتا ہے تو اسے آسان فرما دیتا ہے اور ہم نے پسند کیا ہے کہ تم کتاب کی پابندی کرو اور اس میں تمہاری بھلائی ہے اور دونوں کی اطاعت کو شعار بناؤ اور اس پر قائم رہو اور اس کے عقد کا اعتقاد رکھو اور جس بات کو ترجیح کرنے کا وعدہ کیا ہے جیسا ہم نے اس سے پہلے لوگوں پر بھی اسے عام مقرر کیا تھا اور اسے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فاس اور مغرب کے مضافات پر قابض ہو گیا اور جب وہ فاس میں داخل ہوا تو اس نے بہت لوٹ مار کی اور ان کی عورتوں کو قید کر لیا اور ان کی آسودگی کا خاتمہ کر دیا اور حماد وہاں سے چلا گیا اور وہاں سے مدینہ اور صحرا کے جنگلوں پر رہنے والے مغراوہ کے پاس چلا گیا اور فاس پر چڑھائی کر کے ۴۰۶ھ تک اس میں داخل ہو گیا اور تھوڑی مدت میں اپنے دارالامارت میں آ گیا اور اس نے مغرب کی حکومت میں قیام کیا اور ۴۲۰ھ میں القائد بن حماد صاحب القلعہ نے صنہاجی فوجوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور وہ بھی اس کے ساتھ جنگ کرنے کی نیت سے نکلا اور القائد نے زناتہ میں اپنے حسب سے پھیلاؤ کیا اور انہیں ان کے حکمران حماد کے خلاف قدم جمایا اور وہ اس کے ساتھ جنگ کرنے سے گھبرا گیا اور جب اس نے اس کی اطاعت اور فرماں برداری اختیار کر لی تو القائد نے اسے چھوڑ دیا تو وہ فاس لوٹ آیا اور ۴۲۲ھ میں فوت ہو گیا۔

ابو العطاف کا فاس پر قبضہ: اور اس کے بعد اس کا بیٹا دوناس حکمران بنا جس کی کنیت ابو العطاف تھی اور اس نے فاس پر اور اپنے باپ کی بقیہ مملکت پر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت کے آغاز میں اس کے عم زاد حماد بن معنصر بن المعز نے اس کے خلاف بغاوت کی اور اس کے ساتھ سخت جنگیں کیں اور دونوں کی جنگ کے بعد وہ فاس کے مضافات پر قبضہ کر لیا اور شہر میں محصور ہو گیا اور دوناس نے اپنے اور دشمن کے درمیان خندق کھودی جو اس کے نام سے مشہور ہے اور حماد نے قرطبیین کے کنارے سے وادی پر چڑھنے والی سڑک کی جانب تک آ کر اس کا محاصرہ کیا اور ۴۳۱ھ میں فوت ہو گیا اور دوناس کی حکومت قائم ہو گئی اور اس کا دور لمبا ہو گیا اور ملک میں آبادی زیادہ ہو گئی اور اس نے کئی عمارتیں بنائیں اور بازاروں کی فصیلیں بنائیں اور ہر طرف سے عام لوگ اور دور دور سے حمام اور منڈیاں بنانے اور اس کی آبادی بڑھ گئی اور تاجر ان کے ساتھ تجارت کے لیے یہاں آنے لگے۔

دوناس کی وفات: اور ۴۵۲ھ میں دوناس کی وفات ہو گئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا الفتوح حکمران بنا اور وہ عدوہ اندلس کے کنارے پر رہتا تھا اور اس کے چھوٹے بھائی عجیسہ نے حکومت کے معاملے میں اس سے کشمکش کی اور قرطبیین کے کنارے پر قبضہ کر لیا اور ان دونوں کے اختلاف سے ان کی حکومت منتشر ہو گئی اور ان دونوں کے درمیان جنگ کا سلسلہ چلتا رہا اور اس زمانے میں میدان کارزار وہ ہی تھا جہاں باب الفتوح قرطبیین کے کنارے پر پہنچا تو الفتوح نے اندلس کے کنارے کا دروازہ بنایا اور اب تک اس کا یہی نام ہے

باب الجیسہ: اور عجیسہ نے باب الجیسہ کی حد بندی کی اور اب تک یہی بتایا جاتا ہے اور عین کا حرف کثرت استعمال کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے اور وہ اسی حالت پر قائم رہے یہاں تک کہ فتوح نے ۴۵۷ھ میں اپنے بھائی عجیسہ اور اس کے گروہ سے غداری کی اور اس پر غلبہ پا کر اسے قتل کر دیا۔

مرابطین کی آمد: اور اس کے بعد لمتونہ کے مرابطین مغرب پر اچانک حملہ آور ہو گئے اور الفتوح ان کے احوال کے انجام سے ڈر گیا اور حکومت سے الگ ہو گیا اور صاحب القلعہ بلکین بن محمد بن حماد نے ۴۵۴ھ میں مغرب پر چڑھائی کی اور فاس میں داخل ہو گیا اور ان کے اشراف و اکابر کو اطاعت پر قائم رکھا اور اپنے قلعہ کو واپس آ گیا۔

معنصر بن حماد: اور الفتوح کے بعد معنصر بن حماد معنصر مغرب کا حکمران بنا اور لمتونہ کے ساتھ جنگوں میں مصروف ہو گیا اور

اس نے ۴۵۵ھ میں ان کے خلاف مشہور جنگ کی اور مغرب پر چڑھ گیا۔

یوسف بن تاشفین: اور یوسف بن تاشفین اور مرابطین نے فاس پر قبضہ کر لیا اور اس نے فاس پر اپنا قائم مقام مقرر کیا اور خود غمارہ کی طرف چلا گیا اور معنصر نے اس کے خلاف فاس پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور گورنر اور اس کے ساتھ لمتونہ کو قتل کر دیا اور ان کو جلا کر اور صلیب دے کر عذاب دیا پھر اس نے مکناسہ قوم کے حکمران مہدی بن یوسف الکزنائی پر چڑھائی کی اور وہ مرابطین کی دعوت میں شامل ہو چکا تھا پس اس نے اسے شکست دے کر قتل کر دیا اور اس کے سر کو حاکم سبتہ سکوت البرغواطی کے پاس بھیج دیا اور یوسف بن تاشفین کو اطلاع ملی تو اس نے فاس کے محاصرہ کے لئے مرابطین کی فوجیں بھیجیں تو انہوں نے اس کی ناکہ بندی کر دی اور رسد روک دی یہاں تک کہ محاصرہ نے فاس کے باشندوں کو تنگ کر دیا اور انہیں بھوک نے آ لیا اور معنصر ایک میدان میں مقابلہ کو نکلا مگر شکست کھائی اور ۴۶۰ھ کی اس جنگ میں کام آیا۔

تمیم بن معنصر: اس کے بعد اہل فاس نے اس کے بیٹے تمیم بن معنصر کی بیعت کر لی جس کا دور جنگ، محاصرے، بھوک اور گرانی کا دور تھا اور یوسف بن تاشفین نے بلاد غمارہ کو فتح کر کے ان سے اعراض کیا اور جب ۴۶۲ھ کا سال آیا اور وہ قلعہ مہدی کی فتح سے فارغ ہوا تو اس نے فاس کا قصد کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا پھر اس نے اسے بزور قوت داخل ہو کر تقریباً تین ہزار مغراوہ، بنی یفرن، مکناسہ اور قبائل کو قتل کر دیا اور ان میں تمیم بھی مارا گیا یہاں تک کہ انہیں فرداً فرداً دفنانا بھی مشکل ہو گیا پس ان کے لئے خندقیں بنائی گئیں اور انہیں جماعتوں کی صورت میں قبروں میں ڈال دیا گیا اور ان میں سے جو قتل سے بچ گیا وہ تلمسان چلا گیا اور یوسف بن تاشفین نے ان فصیلوں کو گرانے کا حکم دے دیا جو دونوں کناروں کو جدا کرتی تھیں اور ان دونوں کو ایک شہر بنا دیا اور ان کے اردگرد ایک ہی فصیل بنا دی اور فاس سے مغراوہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

والبقاء للہ سبحانہ و تعالیٰ

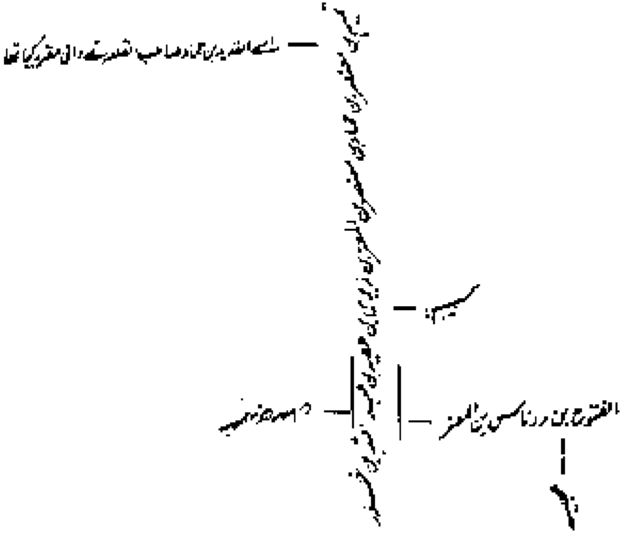

فصل

مغراوہ کے طبقہ اولیٰ میں سے ملوک سجلماسہ بنی خزرون کے حالات اور ان کی حکومت کا آغاز و انجام

خزرون بن فلفول: خزرون بن فلفول کے [illegible] ان میں سے تھا اور جب بلکین بن زیری نے مغرب اوسط میں ان پر غلبہ پایا تو یہ مغرب اقصیٰ کی طرف کے [illegible] علاقے میں آ گئے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں جو [illegible] تھا اور منصور بن ابی عامر [illegible] حکومت کا [illegible] جب اس نے اپنے باپ کے آغاز میں حکومت [illegible] کے تعلقات [illegible] کے اطراف میں سے مشرق [illegible] کیا اور [illegible] مغراوہ کی فوجیں اور [illegible] کیا اور ان نے اس سے [illegible] کی [illegible] کیا اور ان کی [illegible] سے ان کی [illegible] اور ان پر [illegible] کئے اور وہ [illegible] اس کے قریب ہو گئے۔

اور انہی دنوں خزرون بن فلفول نے سجلماسہ پر چڑھائی کی جہاں پر آل مدرار [illegible] میں سے المعتز موجود تھا جہاں پر اس کا بھائی المنتصر [illegible] کے بعد [illegible] اور اس نے [illegible] فتح پر کامیابی حاصل کی [illegible] اس کے بعد ان کی اولاد [illegible] المنتصر [illegible] نے اس پر حملہ کر دیا پھر اس کے بھائی ابو محمد نے [illegible] اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور [illegible] حکومت سنبھالی [illegible] حکومت قائم کی اور المعتز باللہ کا لقب اختیار کر لیا [illegible] خزرون بن فلفول نے مغراوہ کی فوج کے ساتھ اس پر چڑھائی کی۔ المعتز اس کے مقابلہ میں نکلا تو خزرون نے اسے شکست دی اور [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کے لئے وہاں سے آل مدرار [illegible] خوارج کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور وہاں پر المؤید ہشام کی دعوت کو قائم کیا۔

مغراویوں کی پہلی حکومت: یہ مغراویوں کی پہلی حکومت تھی جو اس خطے میں قائم کی گئی [illegible] المعتز کا [illegible] [illegible] [illegible] اور المعتز کا سر [illegible] بھیجا اس نے اپنے [illegible] کے [illegible] محمد بن ابی عامر [illegible] فتح کا [illegible] کیا اور اس نے [illegible] خزرون اور اس کے بعد اس کے بیٹے وانودین کو امیر مقرر کیا۔

زیری بن عطیہ: [illegible] زیری بن [illegible] نے مغرب اقصیٰ پر چڑھائی کی [illegible] کے بعد [illegible] گئے اور اس نے مقامات مغرب پر قبضہ کر لیا اور ان پر اپنی طرف سے حاکم مقرر کیا اور سبتہ کا محاصرہ کر لیا پھر وہاں سے چلا گیا اور [illegible] کے ساتھ جہاد میں مصروف ہو گیا۔

وانودین بن خزرون کی غارت گری: اور اسے اطلاع ملی کہ وانودین بن خزرون نے سجلماسہ کے نواح پر غارت گری کی ہے اور اس میں بزور قوت داخل ہو گیا ہے اور اس کے گورنر ابو الصوال بن وریدتو کو گرفتار کر لیا ہے پس وہ ۳۹۰ھ میں اس کی طرف آیا اور وہاں سے نکلا تو راستے ہی میں مر گیا اور وانودین بن خزرون سجلماسہ کی طرف واپس آ گیا پس دوران میں زیری بن عطیہ بن عبد اللہ بن خزر نے مغرب پر قبضہ کر لیا اور ہشام کے عہد میں فاس پر قابض ہو گیا پھر آخر میں اس نے منصور کے خلاف بغاوت کر دی اور اس نے اپنے بیٹے عبد الملک کو ۳۸۶ھ میں فوجوں کے ساتھ کنارے کی طرف بھیجا پس بنی خزر نے اس پر قبضہ کر لیا اور عبد الملک فاس میں اترا اور اس نے سرحدوں کو مضبوط کرنے اور نظم کو مستحکم کرنے کے لئے مغرب کے اطراف و نواح میں کارندے بھیجے اور سجلماسہ پر حمید بن یصل مکناسی کو حاکم مقرر کیا جو شیعہ دعوت کاروں میں سے تھا اور ان کے پاس آ گیا تھا اس نے اسے اس وقت سجلماسہ کا حاکم مقرر کیا جب بنو خزرون وہاں سے بھاگ گئے تھے۔ تب اس نے سجلماسہ پر قبضہ کر لیا اور اس میں دعوت کو قائم کیا اور جب عبد الملک کنارے کی طرف واپس آیا اور اس نے واضح کو اس کی عملداری فاس میں واپس بھیجا تو بہت سے بنی خزر نے اس سے امان طلب کی۔

وانودین کا امان طلب کرنا: جن میں حاکم سجلماسہ وانودین بن خزرون اور اس کا عمزاد فلفول بن سعید بھی شامل تھے تو اس نے انہیں امان دے دی پھر وانودین اور فلفول بن سعید کے مقررہ مال مقرر ہوئے اور وہ مالوں کی ذمہ داری قبول کر کے کہ وہ ہر سال اسے ان کی ادائیگی کیا کریں گے اپنی عملداری کی طرف واپس آ گیا اور اس بارے میں ان دونوں نے اپنے بیٹوں کو یرغمال بنا لیا۔ پس واضح نے ان دونوں کو حاکم مقرر کر دیا اور اس کے بعد ۳۹۰ھ کے آغاز میں وانودین سجلماسہ کی حکومت کا بلا شرکت غیرے حاکم بن بیٹھا اور وہاں اس نے دعوت مروانیہ کو قائم کیا۔

المعز بن زیری کی مغرب کو واپسی: اور ۳۹۱ھ میں مظفر بن ابی عامر کے عہد میں المعز بن زیری مغرب کی حکومت کی طرف واپس آ گیا اور اس نے وانودین کے متعلق اس وجہ سے سجلماسہ کے معاملے کو مستثنیٰ کر دیا اور جب قرطبہ میں خلافت میں ابتری پھیل گئی اور طوائف الملوکی کا دور دورہ ہو گیا اور افریقہ و مغرب کے امراء اور مضافات کے حکمرانوں کے قبضہ میں جو کچھ تھا انہوں نے اسے اپنے لئے مخصوص کر لیا تو وانودین نے سجلماسہ کے مضافات کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور درعہ کی عملداری پر قبضہ کر کے اسے اپنے ساتھ ملا لیا اور ۴۰۷ھ میں المعز بن زیری حاکم فاس مغراوی فوجوں کے ساتھ ان مضافات کو وانودین کے قبضہ سے چھیننے کے ارادہ سے گیا پس وہ بھی اپنی فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور انہوں نے اسے شکست دی جس سے المعز کی حکومت زوال پذیر ہو گئی اور وہ فوت ہو گیا اور وانودین کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے فاس کے مضافات میں سے صفروی اور ملویہ کے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور اپنے گھرانے کے لوگوں کو ان پر والی مقرر کیا اور پھر وہ فوت ہو گیا۔

مسعود بن وانودین: اور اس کے بعد اس کے بیٹے مسعود بن وانودین نے اس کی حکومت سنبھالی مگر مجھے اس کی حکمرانی اور اس کے باپ کی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکی۔

عبد اللہ بن یاسین: اور جب عبد اللہ بن یاسین غالب آیا اور لمتونہ مسوفہ اور بقیہ ملثمین کے گروہ اس کے پاس اکٹھے ہو

گئے اور انہوں نے ۳۰۹ھ میں دوبارہ سے پر حملے کا آغاز کیا اور مسعود بن ادریس کی مملکت میں جو لوگ موجود تھے انہیں لوٹ کر لے گئے اور جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے کہ ادریس قتل ہو گیا پھر انہوں نے دوبارہ حملہ کر کے جنگ کی اور آخر وہ مال اس میں داخل ہو گئے اور مغراوہ کی جماعت کے جو لوگ وہاں موجود تھے انہیں قتل کر دیا پھر اس کے بعد انہوں نے مغرب کے مضافات بلاد سوس اور وہاں [illegible] کو فتح کیا اور [illegible] صنہاجہ کو فتح کر لیا اور ادریس کی اولاد اور مغراوہ کے باقی ماندہ لوگوں کو جو وہاں موجود تھے قتل کر دیا پھر ۳۳۶ھ میں انہوں نے طرابلس کے قلعوں کو فتح کیا اور بنی ادریس کی حکومت یوں ختم ہو گئی گویا کبھی موجود ہی نہ تھی۔

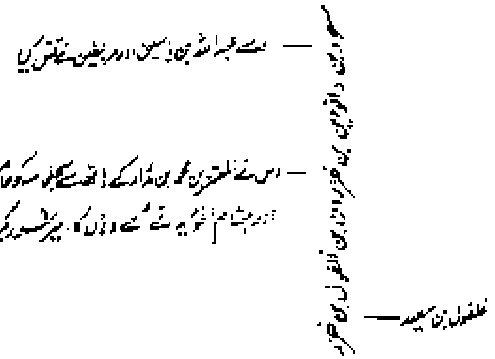
جسے عبداللہ بن یاسین اور مرابطین نے قتل کیا
اس نے المعتز بن محمد بن مدرار کے ہاتھ سے قتل کیا
[illegible]
طیفور بن سعید

فصل

طبقہ اولیٰ میں سے بنی خزرون بن فلفول کے

ملوک طرابلس کے حالات اور ان کا آغاز اور گردش احوال

طرابلس اور بنو خزرون ان کے بادشاہ تھے جو [illegible] کے قریب [illegible] آئے تھے پھر انہوں نے ۳۹۱ھ میں اپنے شہر [illegible] میں ان کو غلبہ حاصل ہو گیا اور [illegible] یہاں تک کہ انہوں نے اپنے [illegible] ان کے پاس بھیجا اور وہاں کے [illegible] کے لئے [illegible] ان کے [illegible] اور [illegible] ان کے ساتھ تھا ان کے ساتھ ان کی مدد کی تو بلکین [illegible] آ گیا [illegible] بیٹے [illegible] ۳۹۱ھ میں فوت ہو گیا [illegible] ان کے [illegible] حاصل تھا ان پر [illegible] آ گئے۔

حسن بن عبدالودود: اور منصور نے [illegible] میں وزیر حسن بن عبدالودود کو مغرب کا گورنر مقرر کیا تھا اور عطیہ بن عبداللہ بن خزرون نے [illegible] سے مقابلہ کیا اور وزیر کو [illegible] سے قتل کیا اس بات سے ان [illegible] لوگوں میں سے جو لوگ ان کے ساتھ تھے انہیں بڑی غیرت آ گئی۔

سعید بن خزرون بن فلفول: پھر سعید بن خزرون بن فلفول نے [illegible] میں امویوں کی اطاعت سے منحرف ہو کر صنہاجہ کی طرف [illegible] بن منصور بن بلکین سے [illegible] میں ملا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کی [illegible] احترام [illegible] میں [illegible] طرابلس [illegible] اور اس کی ملاقات [illegible] اور [illegible] عزت میں [illegible] جشن کیا اور [illegible] وہاں [illegible] آ گیا [illegible] قاصد بن کر آیا تو اس نے [illegible] مقرر [illegible] اسے خلعت عطا کی اور [illegible] مال [illegible] صنہاجہ کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] میں منصور بن بلکین [illegible] اور اس کا بیٹا [illegible] طرابلس [illegible] مقرر کر دیا۔

اور جب [illegible] نے منصور بن ابی عامر کے خلاف بغاوت کی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible] نے اپنے بیٹے مظفر [illegible] کی طرف بھیجا اور اس نے مغرب کے [illegible] زیری [illegible] کو بھگا دیا پھر اس نے [illegible] بن بلکین [illegible] کے ساتھ [illegible] ان میں [illegible]

فوجوں کے ساتھ یطوفت کی مدد کے لئے بھیجا اور وہ فلفول کی طرف بڑھا جو تاہرت میں ان کے ساتھ تھا اور زیری بن عطیہ نے ان سے جنگ کر کے ان کی فوج کو منتشر کر دیا اور ان کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا اور افریقہ کو جنگ نے پریشان کر دیا اور اس کے نواح میں جو زناتہ قبائل رہتے تھے ان کے لئے صنہاجہ بھی ہل گئے۔

بادیس بن منصور: اور بادیس بن منصور رقادہ سے فوجوں کے ساتھ مغرب کی طرف گیا اور جب وہ طبنہ سے گزرا تو فلفول بن سعید بن خزرون اس سے ملا تا کہ وہ اپنی جنگ میں اس سے مدد مانگے تو اسے شک پڑ گیا اور اس نے مدد لینے سے معذرت کر دی اور اس نے سلطان کے آنے تک تجدید عہد کا مطالبہ کیا تو اس نے اس کی حاجت پوری کر دی پس اس کے اور اس کے مغراوہ ساتھیوں کا شک پختہ ہو گیا تو وہ طبنہ کو چھوڑ کر چل دیے اور جب بادیس واپس چلا گیا تو فلفول نے واپس آ کر اس کی جہات میں فساد برپا کر دیا پھر اس نے تیجس تک کی بستیوں کو لوٹ لیا پھر باغایہ کا محاصرہ کر لیا اور بادیس اشیر پہنچ گیا اور زیری بن عطیہ مغرب کے صحرا کی طرف بھاگ گیا اور جب بادیس نے تاہرت اور اشیر پر اپنے چچا یطوفت بن بلکین کو حاکم مقرر کیا تو اس نے دوبارہ بادیس پر حملہ کیا اور مسیلہ تک آ گیا اور اسے اطلاع ملی کہ اس کے چچا ماکسن، زاوی، عزم اور مغنین نے بغاوت کر دی ہے تو وہ ابوالبہار کو لے گیا اور انہیں ساتھ لے کر اشیر کے پڑاؤ میں چلا گیا اور بادیس نے ان کے پیچھے اپنے چچا حماد بن بلکین کو بھیجا اور فوجوں کو فلفول بن سعید کی جانب بھیجنے کے بعد خود بھی اس کی طرف کوچ کر گیا جب کہ وہ باغایہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا پس اس نے انہیں شکست دی اور ان کے مال لوٹ لئے اور بہتوں کو قتل کر دیا پھر اسے بادیس کے پہنچنے کی اطلاع ملی تو وہاں سے بھاگ گیا اور بادیس نے مرمجنہ تک اس کا تعاقب کیا تو دونوں کے درمیان جنگ ہوئی اور فلفول کے پاس زناتہ اور بربر کے قبائل جمع تھے پس وہ جنگ میں بہت ثابت قدم رہے اور اسے چھوڑ کر الگ ہو گئے اور وہ بھاگ کر جبل شاش کو چلا گیا اور تیجس میں اترا اور بادیس نے قیروان کی طرف کوچ کا ارادہ کیا تو جھوٹی خبروں نے اسے ہلا دیا کیونکہ وہ [illegible] کے بہت سے باشندے مسیلہ کی طرف بھاگ گئے تھے اور انہوں نے راستے بند کرنے شروع کر دیے کیونکہ جب فلفول بن سعید نے ابو البہار کو قتل کیا اور صنہاجہ کی فوجوں کو شکست دی تو انہیں فلفول سے بھی یہ توقع تھی یا [illegible]۔

بادیس کی قیروان کو واپسی: اور بادیس قیروان واپس آ گیا پھر اسے اطلاع ملی کہ زیری کی اولاد فلفول بن سعید کے پاس اکٹھی ہو گئی ہے اور انہوں نے اس سے معاہدہ کر لیا ہے اور اس نے تیجس سے آ کر تبسہ کا محاصرہ کر لیا ہے پس بادیس ان کے مقابلے کے لئے قیروان سے نکلا تو وہ پراگندہ ہو گئے اور ماکسن اور اس کے بیٹے محسن اور دوسرے بیٹے زیری بن عطیہ کے ساتھ جا ملے اور ماکسن اور حسن فلفول کے پاس ٹھہرے رہے اور بادیس نے تیجس تک ان کے پیچھے پیچھے واپس لوٹا اور جب وہ پہنچ گیا تو فلفول رمال کی طرف بھاگ گیا اور اسی دوران زیری بن عطیہ نے اشیر کا محاصرہ کر لیا پس وہ وہاں سے الگ ہو گیا اور ابوالبہار وہاں سے بادیس کی طرف واپس آ گیا اور اس کے ساتھ ہی قیروان لوٹ آیا۔

فلفول بن سعید کا طرابلس پر قبضہ: اور فلفول بن سعید قابس اور طرابلس کے نواح کی طرف آیا اور وہاں کے زناتہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے طرابلس پر قبضہ کر لیا ان دنوں طرابلس مصر کی عملداری میں شامل تھا اور معد کے قاہرہ چلے جانے کے بعد وہاں کا گورنر عبداللہ بن یخلف الکتامی تھا اور جب وہ فوت ہو گیا تو نزار العزیز نے بلکین

نے اسے اپنی عملداری میں شامل کر لیا تو اس نے اس کی مدد کی اور اپنے خاص آدمیوں میں سے محمد بن [illegible] کو وہاں کا گورنر بنایا۔ اسے وہ تونس کی عملداری سے تبدیل کرنے لائے تھا نیز وہ وہاں کا گورنر رہا یہاں تک کہ انہوں نے حاکم مصر کو اطلاع بھیجی کہ وہ [illegible] رکھتا ہے تجویز کی کہ اس سے طرابلس کی عملداری لے لی جائے [illegible] جوان [illegible] حکمت عملی پر غور کر رہا تھا اور [illegible] جو وہاں حاصل تھا اس سے [illegible] مخصوص تھا [illegible] ولایت [illegible] پھر جب حاکم طرابلس [illegible] اس نے [illegible] کا حاکم مقرر کیا اور اسے [illegible] اپنی عملداری میں چلا آئے [illegible] ۷۸۴ھ میں وہاں پہنچا۔

قصرا لے کا مصر جانا اور [illegible] مصر چلا گیا اور بادشاہ کو بھی اطلاع مل گئی تو اس نے [illegible] جعفر بن حبیب کو فوجوں کے ساتھ [illegible] کو اسے مصر جانے سے روکنے کے لیے بھیجا اس نے اس پر چڑھائی کی گرفت سے کمائی اور قتل ہوا۔

فتوح بن علی اور [illegible] فتوح بن علی [illegible] جعفر بن حبیب نے اس سے جنگ کی اور مدت تک وہاں مقیم رہا اور [illegible] کا محاصرہ کیے ہوئے تھا [illegible] یوسف بن [illegible] کا خط ملا جس میں اس نے [illegible] کی جانب [illegible] کر دیا [illegible] اس کی مدد پر اتر پڑا اور جعفر اور اس کے ساتھیوں کا حال خراب ہو گیا تو وہ [illegible] کے ساتھ جنگ کے ارادے سے [illegible] چلے گئے [illegible] نے ان کا راستہ چھوڑ دیا اور وہ [illegible] واپس آ گئے۔

قلقول کی طرابلس میں آمد [illegible] قلقول طرابلس شہر میں آیا تو وہاں کے باشندوں نے اس کا استقبال کیا اور فتوح بن علی نے [illegible] کے لئے چھوڑ دی تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] سے [illegible] ۷۸۴ھ کا ہے اور اس نے [illegible] اطاعت کی اطلاع دی تو [illegible] یحییٰ بن علی بن [illegible] کو بھیجا اور وہ طرابلس اور قابس کے مضافات کا امیر مقرر [illegible] طرابلس پہنچا اور قلقول [illegible] علی بن [illegible] کی فوجوں کے ساتھ قابس کے محاصرہ کے لئے [illegible] مدت تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور طرابلس کی طرف واپس آ گئے پھر یحییٰ بن [illegible] کی طرف [illegible] آیا اور قلقول نے طرابلس کی عملداری کو اپنے لئے مخصوص کر لیا [illegible] اور بادشاہ کے درمیان جنگ ۷۸۴ھ [illegible] اور [illegible] تو اس نے قرطبہ میں [illegible] محمد بن [illegible] کی اطاعت کی اطلاع [illegible] اور [illegible] کے لئے اس کے پاس اپنا ایلچی بھیجا [illegible] سے [illegible] ۷۸۴ھ میں [illegible]۔

ورداس بن سعید اور [illegible] اس کے بھائی [illegible] کے پاس جمع ہو گئے اور [illegible] نے طرابلس پر چڑھائی کی [illegible] سے [illegible] وہاں سے [illegible] اور [illegible] باقی موجود تھے یا جن کے پاس جا [illegible] راستے ہی میں [illegible] طرابلس کی طرف [illegible] اس شہر میں داخل ہو گئے اور قلقول کے [illegible] اور [illegible] نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے امان کا طالب ہے تو اس نے اپنے [illegible] محمد بن حسن کو اس [illegible] امان کے ساتھ ان کے [illegible] کا [illegible] اور ان سے [illegible] طلب کیا [illegible] اس کے ساتھ حاکم مقرر کیا کہ وہ طرابلس کے مضافات سے اپنی قوم کے ساتھ چلے جائیں [illegible] کی طرف واپس آ گئے

اور خود تلمسان کی طرف چلا گیا اور اس نے طرابلس پر محمد بن حسن کو حاکم مقرر کیا اور [illegible] اور نعیم [illegible] میں [illegible] میں وزمار نے بغاوت کی اور جب [illegible] چڑھائی کی تو انہوں نے [illegible] مخالفت کی [illegible] محاصرہ کر لیا اور محمد بن [illegible] نے فرار [illegible] اطاعت میں شامل کر لیا۔

[illegible] بن سعید [illegible] بن سعید کے بھائی [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] آیا [illegible] میں اس کے پاس [illegible] اس نے [illegible] اس کے بھائی [illegible] حاکم مقرر کیا اور اس کی [illegible] پر حکمران ہو۔

وزمار ابن سعید کی طرابلس پر چڑھائی [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] پر چڑھائی کی اور [illegible] محمد بن حسن [illegible] دونوں [illegible] کے درمیان [illegible] اور اس کی [illegible] نے [illegible] کو [illegible] کیا اور اس نے [illegible] طرابلس کے [illegible] اور اس کے بھائی [illegible] کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اپنے [illegible] کی [illegible] کے لئے [illegible] اس کے پاس آئے [illegible] کے [illegible] اس نے [illegible] کیا اور [illegible] اس کے بھائی [illegible] اپنی [illegible] کو [illegible] اور سلطان نے اس پر [illegible] اپنے بھائی [illegible] سے [illegible] کو [illegible] نے [illegible] کا سامنا کیا تو وہ جنگ میں [illegible] گیا اور مخالفت [illegible]

اور سلطان نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف بھیجا تو وہ [illegible] سے بھاگ گیا اور [illegible] نے اس کا تعاقب کیا اور [illegible] ابن سعید کے ساتھ [illegible] اور مخالفت کرنے [illegible] کے [illegible] پر [illegible] وہ [illegible] قتل کر دیا۔

[illegible] ابن سعید [illegible] بن سعید اپنے بھائی [illegible] اپنے بیٹوں اور [illegible] کے ساتھ [illegible] یہ سب [illegible] قتل ہو گئے۔

سلطان [illegible] کی جنگ [illegible] سلطان اپنے [illegible] میں مشغول ہو گیا اور جب اس سال اس کے [illegible] تلمسان کی طرف لوٹ [illegible] کی طرف [illegible] اطاعت کا پیغام بھیجا [illegible] اور [illegible] اس کے بیٹے [illegible] اس کے بھائی [illegible] کی [illegible] کے خلاف [illegible]

حسن بن محمد کی سازش [illegible] حسن بن محمد [illegible] کے [illegible] میں [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] اس کے [illegible] نے اس کے ساتھ [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کیا اور [illegible] اپنی حکومت [illegible] اور جب [illegible] میں [illegible] اس [illegible] کی اطلاع [illegible] تو اس نے اس کی [illegible] قبول کیا [illegible] کو [illegible] میں [illegible]

کر لیا۔

اور خلیفہ بن ورو . . . تو اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کا بھائی حمد بن ورو اطرابلس اور قابس کے مضافات کو لوٹ سے ہمکنار کرتا رہا اور ۵۴۰ھ تک مسلسل ان پر غارت گری کرتا رہا۔

عبداللہ بن حسن کی بغاوت: پس حاکم طرابلس عبداللہ بن حسن نے سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور اسے طرابلس پر غلبہ دے دیا اور اس کا سبب یہ تھا کہ المعز بن بادیس نے اپنی حکومت کے آغاز سے محمد بن حسن کو اس کی عملداری سے بلایا اور اس نے اپنے بھائی عبداللہ بن حسن کو جانشین بنایا اور المعز کے پاس آ گیا اور اپنی حکومت کا انتظام اس کے سپرد کیا اور اس بات پر ساٹھ روز تک قائم رہا اور سلطان کے ہاں اس کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور چغلیاں زیادہ ہو گئیں تو وہ ایک طرف ہو گیا اور اسے قتل کر دیا اور جب اس کے بھائی کو اس کی اطلاع ملی تو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے بغاوت کر دی اور اس نے خلیفہ بن ورو اور اس کی قوم کو طرابلس پر قبضہ دے دیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ تو صنہاجہ کو قتل کر دیا اور وہ طرابلس پر قابض ہو گئے۔

قصر عبداللہ میں خلیفہ کی آمد: اور خلیفہ قصر عبداللہ میں آ گیا اور اس نے وہاں سے عبداللہ کو نکال دیا اور اس کے سبب زناتہ اور عربوں پر قبضہ کر لیا اور طرابلس پر خلیفہ بن ورو اور اس کی قوم کی حکومت مسلسل قائم رہی اور ۴۲۷ھ میں خلیفہ نے قاہرہ میں الظاہر بن الحاکم سے اطاعت ... اپنے باشندوں کی حفاظت کی اجازت دینے اور ہدایا و تحائف بھیجنے کے بارے میں گفتگو کی اور یہ کہ وہ طرابلس پر اپنی امارت کی حفاظت کرے گا تو انہوں نے اس کی یہ باتیں قبول کر لیں اور وہ ان کی عملداری میں شامل ہو گیا اور اس نے اسی سال اپنے بھائی حماد کو تحائف دے کر المعز کے پاس بھیجا تو اس نے تحائف کو قبول کیا اور اسے ان کا والی بنا دیا۔ ابن الرقیق نے یہ بات ان کے حالات کے آخر میں بیان کی ہے۔

المعز کی زناتہ پر چڑھائی: اور ابن شداد وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ المعز نے ۴۳۰ھ میں بجانب طرابلس زناتہ پر چڑھائی کی تو وہ اس کے مقابلہ میں نکل آئے اور اسے شکست دی اور انہوں نے عبداللہ بن حماد کو قتل کر دیا اور اس کی بہن ام العلو بنت بادیس کو قید کر لیا اور کچھ عرصہ بعد اس پر احسان کر کے اسے آزاد کر کے اس کے بھائی کے پاس بھیج دیا۔

پھر اس نے دوبارہ ان پر چڑھائی کی تو انہوں نے دوبارہ شکست دی پھر سے خوش قسمتی سے ان پر فتح حاصل ہوئی تو اس نے ان کو مغلوب کر لیا اور انہوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور صلح کے ذریعے اس سے پیار تقرب کیا اسی طرح ان کا معاملہ درست ہو گیا۔

اور جب خلیفہ بن ورو نے خزرون بن سعید کو زناتہ کی امارت پر غالب کیا تو وہ مصر چلا گیا اور اس نے دارالخلافہ میں اقامت اختیار کر لی اور وہیں اس کے بیٹے نے پرورش پائی اور ان میں المنتصر بن خزرون اور اس کا بھائی سعید بھی تھا اور جب مصر میں زناتہ اور عرب کے درمیان جنگ ہوئی اور ترکوں نے ان پر غلبہ پایا تو انہوں نے وہاں سے انہیں جلا وطن کر دیا تو المنتصر اور سعید طرابلس چلے گئے اور اس کے نواح میں اقامت پذیر ہو گئے پھر سعید نے طرابلس کی حکومت سنبھال لی اور اپنی وفات تک جو ۴۲۹ھ میں ہوئی وہاں کا والی رہا۔

ابو محمد التجانی: اور ابو محمد التجانی طرابلس کے تذکرہ کے موقع پر اپنے سفرنامہ میں بیان کرتا ہے کہ جب زغبہ نے سعید بن خزرون کو ۴۲۹ھ میں قتل کر دیا تو خلیفہ بن خزرون زغبون سے اس کی حکومت میں آیا اور ... کے معز نے اسے حکومت پر

قبضہ کرنے کا اختیار دے دیا ان دونوں فقہاء میں سے ابوالحسن بن منتصر بھی وہاں موجود تھا جو علم فرائض میں بڑی شہرت رکھتا تھا اس نے بھی اس کی بیعت کی اور اس کے بعد خزرون نے ۵۴۰ھ تک حکومت کی وہ سرداری سنبھالی تھی المنتصر بن خزرون ربیع الاول میں زناتہ کی فوجوں کے ساتھ حملہ آور ہوا تو خزرون بن خلیفہ چھپ چھپا کر طرابلس سے بھاگ گیا اور منتصر بن خزرون نے طرابلس پر قبضہ کر لیا اور ابن المنتصر پر حملہ کرنے کا۔ سے جلاوطن کر دیا اور وہاں اس کی امارت مسلسل قائم رہی۔ التیجانی کا بیان ختم ہوا۔

واقعہ میں اشتباہ: یہ واقعہ کئی لحاظ سے مشتبہ ہے اس لئے کہ زغبہ ہلالی عربوں میں سے ہیں اور وہ اس صدی سے چالیس سال گزر جانے کے بعد مصر سے افریقہ آئے تھے یعنی ۴۴۹ھ میں ان کا وجود طرابلس میں کیسے پایا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ ان کے بعض قبائل اس سے قبل افریقہ آ گئے ہوں اور ہم برقہ میں تھے جنہیں ہم۔ نے یحییٰ بن علی بن حمدون کے ساتھ بھی تھے۔ مگر اس بات کو کسی نے اس سے بیان نہیں کیا اور طرابلس ہمیشہ بنی زناتہ بنی خزرون کے قبضے میں رہا۔ جب ہلالی عرب پہنچے اور انہوں نے المعز بن بادیس کو افریقہ کے مضافات سے بے دخل کیا اور انہیں آپس میں تقسیم کر لیا تو قابس اور طرابلس زغبہ کے حصے میں اور بنی خزرون کے حصے میں آیا تھا۔ جو شخص نے بیرون شہر پر قبضہ کر لیا اور زغبہ نے ان پر غلبہ پایا اور انہیں ان مضافات سے محروم کر دیا اور شہر بنی خزرون کے پاس رہا۔

المنتصر بن خزرون: ابو المنتصر بن خزرون نے ابن بلال میں سے بنی عدی کے ساتھ بنی حماد پر چڑھائی کر دی اور مسیلہ اور اشیر میں نزول کیا پھر الناصر کے مقابلہ میں نکلا تو اس کے آگے صحرا کو بھاگ گیا اور قلعہ کی طرف لوٹ آیا تو وہ بھی اس کے مضافات میں رہنے والے علاقوں کی طرف لوٹ آئے بنی الناصر نے منتصر کے بارے میں اس سے مراسلت کی اور زاب اور ریغ کے مضافات اسے جاگیر میں دے دیئے اور بسکرہ کے رئیس عروس بن سندی کو اس کے عہد کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اسے دھوکہ دے جب المنتصر بسکرہ پہنچا تو عروس نے اسے بطور مہمان اتارا اور پھر ۴۶۰ھ میں اسے دھوکہ سے قتل کر دیا اور بنی خزرون میں سے جو لوگ طرابلس میں حکمران بنے ان کا نام یاد نہیں رہا۔

صنہاجہ کی حکومت میں اختلال: اور صنہاجہ کی حکومت میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ان کی حکومت مسلسل ۵۴۰ھ تک قائم رہی پھر اسی سال طرابلس اور اس کے نواح میں قحط پڑا جس کی شدت سے لوگ ہلاک ہو گئے اور وہاں سے بھاگ گئے اور اس کے حالات کی خرابی اور اس کے حامیوں کا فنا ہو جانا تھا یہاں تک کہ جب صقلیہ کے مالک نے مہدیہ اور صفاقس پر قبضہ کر لیا اور ان دونوں مقامات پر اس کی حکومت مضبوط ہو گئی تو اس کے بعد اس نے بحری بیڑہ اس نے طرابلس کے محاصرہ کے لئے بھیجا اور اہل طرابلس میں اختلاف پیدا ہو گیا تو بحری بیڑے کے امیر جرجی بن میخائیل نے ان پر غلبہ پا لیا اور طرابلس پر قبضہ کر لیا۔ یہ بنی خزرون کو نکال دیا اور طرابلس پر ان کے شیخ ابو یحییٰ بن مطروح تمیمی کو حاکم مقرر کر دیا تو وہاں سے بنی خزرون کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ان میں سے وہی لوگ بچے جو بیرون میں باقی رہ گئے تھے یہاں تک کہ صنہاجی حکومت کے آخر میں موحدین نے افریقہ کو فتح کر لیا۔

والملک للہ وحدہ یؤتیہ من یشاء من عبادہ سبحانہ لا الہ الا غیرہ۔

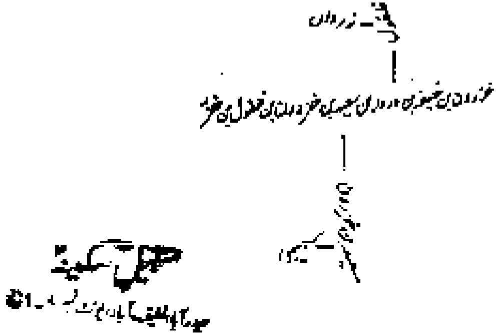

فصل

طبقہ اولیٰ میں سے آل خزر کے ملوک تلمسان بنی یعلیٰ کے حالات اور ان کی بعض حکومتوں کی آمد اور ان کا انجام

ہم نے محمد بن خزر اور اس کے بیٹوں کے حالات میں بیان کیا ہے کہ محمد بن الخیر نے معرکہ بلکین میں خودکشی کر لی تھی اس کے بیٹوں میں سے الخیر اور محمد وغیرہ تھے انہوں نے اپنے باپ کے بدلے میں زیری کو قتل کیا اور اس کے بعد بلکین نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں مغرب اقصیٰ کی طرف ملا دیا یہاں تک کہ ان میں سے محمد کو نکال دیا اور ان میں سعد کے [illegible] تک سے پہلے [illegible] پر بلکین کی حکومت نے تمام سے قتل [illegible] ھ میں بادشاہ کو قتل کر دیا گیا۔

محمد اور یعلیٰ بن محمد: الخیر کے بعد [illegible] حکومت [illegible] ان کے چچا یعلیٰ بن محمد نے تلمسان پر [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان

کر چکے ہیں۔ یہ محمد بن الخیر اور اس کا چچا زاد بھائی بار بار منصور بن ابی عامر کے پاس جاتے تھے اور عطیہ بن عبداللہ بن خزر کے دونوں بیٹوں مقاتل اور زیری نے مغراوہ کی ریاست میں ان پر غلبہ پالیا اور مقاتل مر گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ منصور نے زیری بن عطیہ کو اس کی شرافت کی وجہ سے مخصوص کر لیا اور اسے مغرب کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی بلکین کی وفات ہو گئی اور مغرب اوسط کے حاکم ابوالبہار بن زیری نے بادیس کے خلاف بغاوت کر دی اور زیری اور یدو بن یعلیٰ کے ساتھ ان کا جو معاملہ تھا اسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

زیری کی خود مختاری اور وفات پھر زیری خود مختار ہو گیا اور مغرب میں اس نے سب پر غلبہ پالیا پھر اس نے منصور کے خلاف بغاوت کر دی تو اس نے اس کی طرف اپنے بیٹے مظفر کو بھیجا جس نے زیری کو مغرب اوسط سے نکال دیا۔ پس زیری مغرب اوسط میں دور تک چلا گیا اور اس کے شہروں سے مقابلہ کرتا ہوا مسیلہ اور اشیر تک پہنچ گیا اور سعید بن خزرون کی زناتہ کی طرف آ گیا اور انہوں نے طبنہ پر قبضہ کر لیا اور ان کے بعد زناتہ نے افریقہ میں اس کے اور اس کے بیٹے فلفول کے خلاف اتفاق کر لیا اور جب زیری مسیلہ اور اشیر کی طرف روانہ ہوا تو حماد نے بادیس کے خلاف بغاوت کر دی اور بادیس اور اس کا بیٹا منصور مغرب اوسط میں فلفول اور اس کی قوم کے ساتھ جنگوں میں مصروف ہو گئے اور انہوں نے حماد بن بلکین کو اس کی طرف بھیجا تو اس کے اور زناتہ کے درمیان جنگوں کا پانسہ پلٹتا رہا اور زیری بن عطیہ ہلاک ہو گیا۔

المعز کی خود مختاری: اور اس کے بیٹے المعز نے ۳۹۱ھ میں مغرب میں خود مختار حکومت قائم کر لی اور ضہاجہ، تلمسان اور اس کے اردگرد کے علاقوں پر قابض ہو گیا اور [illegible] کی مدد کی جیسا کہ ہم اس سے قبل ان سب باتوں کو بیان کر چکے ہیں۔

یعلیٰ بن محمد کی تلمسان میں آمد اور یعلیٰ بن محمد تلمسان آیا اور یہ شہر خالص اسی کے لئے تھا اور اس کی حکومت اور اس کے بقیہ مضافات زناتی اولاد کے قبضہ میں رہے پھر جب صنہاجہ میں آل بلکین پر اپنے آپ [illegible] ہونے کے بعد حماد [illegible] ہو گیا اور اس کے بیٹے بادیس کے ساتھ جنگ میں مشغول ہو گئے اس دور میں تلمسان میں بنی یعلیٰ کی حکومت [illegible] ہو گئی اور آل حماد کے ساتھ صلح اور جنگ میں ان کے حالات خراب ہو گئے۔

ہلالی عربوں کی افریقہ میں آمد اور جب ہلالی عرب افریقہ میں آئے تو انہوں نے المعز بن بادیس کو وہاں مغلوب کر دیا اور اس کے بقیہ مضافات کو آپس میں تقسیم کر لیا پھر انہوں نے بنی حماد کے مضافات کی طرف پیش قدمی کی اور انہیں قصبوں میں روک دیا اور مضافات میں ان پر غالب آ گئے تو انہوں نے ان کی [illegible] کی طرف رجوع کیا اور [illegible] اور ان سے کچھ لیا پھر انہوں نے مغرب اوسط کے زناتہ کے خلاف ان سے مدد مانگی اور انہوں نے ان کو اطراف میں اتارا اور اپنے مضافات میں سے بہت سی جاگیریں انہیں دیں پھر ان کے اور تلمسان کے امراء بنی یعلیٰ کے درمیان جنگیں ہوئیں اور زغبہ مواطن کے لحاظ سے ان کے بہت قریب تھا اور ان کے عہد میں تلمسان کا امیر یعلیٰ کے بیٹوں میں سے کوئی تھا۔

ابو سعید بن خلیفہ اور اس کا وزیر اور اس کی فوج کا سالار ابو سعید بن خلیفہ یفرنی تھا اور اکثر [illegible] عربوں اور زغبہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے فوجوں کے ساتھ تلمسان سے نکلا کرتا تھا اور مغرب اوسط کے باشندوں میں سے مغراوہ اور بنی یفرن میں سے زناتی قبائل بنو توجین اور بنی مرین جیسے زناتہ ان فوجوں میں جمع ہو جایا کرتے تھے اور یہ وزیر ابو سعید [illegible]

اپنے دشمنوں میں سے کسی جنگ میں ہلاک ہو گیا۔

مرابطین: پھر بختی کی وفات اور تلمسان میں اس کے بیٹے عباس بن بختی کے حکمران بن جانے کے بعد مرابطین نے مغرب وسطی کے مضافات پر قبضہ کر لیا اور یوسف بن تاشفین نے اپنے سالار مزدلی کو لمتونی فوجوں کے ساتھ تلمسان میں باقی ماندہ مغراوہ اور بنی یفرن کی جو جماعت ان کے ساتھ تھی اور ان کی قوم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے مغرب اوسط پر قبضہ کر لیا اور معلی بن ابو العباس بن بختی اپنے جوانوں کی مدافعت کے لیے مقابلہ میں نکلا تو اس نے اسے شکست دی اور قتل کر دیا اور مغرب کی طرف واپس لوٹ آیا۔

یوسف بن تاشفین کا تلمسان کو فتح کرنا: پھر یوسف بن تاشفین نے بنفسِ نفیس مرابطین کی فوجوں کے ساتھ ۴۷۳ھ میں تلمسان کو فتح کیا اور بنی یعلیٰ اور جو مغراوہ وہاں موجود تھے انہیں قتل کر دیا اور ان کے امیر عباس بن بختی کو بھی جو بنی یعلیٰ میں سے تھا قتل کر دیا۔ پھر اس نے وہران اور تنس کو فتح کیا اور جبل الوانشریس اور شلف پر بھی قبضہ کر لیا اور واپس لوٹ آیا اور اس نے مغرب کی حکومت سے مغراوہ کا خاتمہ کر دیا اور محمد بن تینعمر المسوفی کو مرابطین کی فوج کے ساتھ تلمسان میں اتارا اور اپنے چلنے کی جگہ پر تاکرارت شہر کی حد بندی کی جو بربری زبان میں خیمے کی جگہ کا نام ہے اور وہ آج تک قدیم تلمسان کے ساتھ متصل ہے جیسا کہ خبر دی گئی ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے اور تمام مغرب سے مغراوہ کی حکومت کا اس طرح خاتمہ ہو گیا گویا کہ ان کی حکومت یہاں موجود ہی نہ تھی۔

والبقاء للہ وحدہ سبحانہ

معلی بن ابو العباس بن بختی بن یعلیٰ بن محمد بن الخیر بن محمد بن خزر

فصل

مغراوہ کے امرائے اغمات کے حالات

مجھے ان کے ناموں کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکا مگر یہ اغمات کے امراء تھے جو مغراوہ میں بنی یفرن کی آخری حکومت تھی اور بنی یفرن کی نیز سلا اور تادلہ میں تھی اور برغواطہ کے پڑوس میں رہتے تھے اور ۴۴۹ھ میں لقوط بن یوسف ان کا آخری امیر تھا جس کی بیوی زینب بنت اسحاق النفزاویہ تھی جو دنیا کی ان عورتوں میں سے ایک تھی جو حسن و جمال اور ریاست میں مشہور تھیں۔

اغمات پر مرابطین کا قبضہ: جب ۴۴۹ھ میں مرابطین نے اغمات پر حملہ کیا تو لقوط ۴۵۰ھ میں تادلہ کی طرف بھاگ گیا اور امیر محمد کو قتل کر دیا اور بنی یفرن کے جو لوگ مارے گئے ان میں یہ بھی شامل تھا اور امیر مرابطین ابوبکر بن عمر نے زینب بنت اسحاق کے ساتھ شادی کی اور اس کا جانشین بنا اور جب وہ ۴۵۳ھ میں صحرا کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے اپنے عمزاد یوسف بن تاشفین کو مغرب کا گورنر مقرر کیا تو وہ اس کی بیوی زینب کی خاطر دستبردار ہو گیا اور اسے اس کی ریاست و

حکومت حاصل ہوگئی اور [illegible] کے موقع پر اس نے [illegible] کا اشارہ کیا یہاں تک کہ وہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے تیار ہو گیا اور اپنی حکومت یوسف بن تاشفین کے لئے چھوڑ دی جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور ہم نے لقوط بن یوسف اور اس کی قوم کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کے سوا ہمیں ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔

واللہ ولی العون سبحانہ

فصل

طبقہ اولیٰ کے قبائل مغراوہ میں سے بنی سنجاس کے

حالات اور گردش احوال

یہ چاروں بطون مغراوہ کے بطون میں سے ہیں اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مغراوہ کے سوا زناتہ کے دیگر بطون میں سے ہیں جیسا کہ [illegible] لوگوں نے [illegible] بن عبداللہ [illegible] سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ وہ اپنے زمانے میں زناتہ کا نسب دان تھا [illegible] یہ چاروں بطون مغراوہ کے [illegible] بطون میں سے ہیں۔

بنو سنجاس: بنو سنجاس کے مواطن افریقہ اور مغرب میں کئی جگہ [illegible] ہیں جن میں سے مغرب اوسط میں [illegible] راشد [illegible] اور [illegible] کے بطون میں سے [illegible] ہیں اور مضافات قسطنطنیہ میں بھی اور یہ [illegible] تعداد اور وسعت کے لحاظ سے سب سے بڑے ہیں اور زناتہ اور صنہاجہ کی جنگوں میں انہوں نے افریقہ اور مغرب میں کارنامے دکھائے اور انہوں نے [illegible] میں بڑی خرابی اور فساد پیدا کیا اور مصر کی جہت میں [illegible] ان لوگوں کو انہوں نے وہاں پایا قتل کر دیا اور [illegible] ان کے مقابلہ میں [illegible] ہو گئے۔

محمد بن ابی العرب: اور [illegible] نے [illegible] محمد بن ابی العرب کو [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف بھیجا تو [illegible] وہاں سے بھگا دیا اور [illegible] کے علاوہ [illegible] کے سرداروں کو قیروان لے گیا [illegible] حکومت [illegible] قلعوں میں داخل ہوگئی [illegible] سے [illegible] کے ساتھ [illegible] کے بطون میں سے [illegible] ان کے ساتھ [illegible]

حکومت ان پر قائم کر لی اور ان میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور بنی ہلال میں سے کچھ لوگ اطراف میں اتر گئے اور اس زمانے تک ان لوگوں کو ٹیکس ادا کرتے ہیں جو ان کے مشائخ میں سے ان کی سرحدوں پر غالب آ جاتے ہیں۔

اور جو لوگ ان میں سے بلاد طرابلس اور قسطنطینیہ کے نواح میں اترے وہ اس زمانے تک حکومتوں کو ٹیکس ادا کرتے ہیں اور طبقہ دوم کے زناتہ کے طریق پر ان سب کا دینی قربی سے تعلق ہے اور ان میں سے کچھ آج کل اطراف میں رہتے ہیں وہ بھی اسی ادینہ پر ہیں اور ان بنی ہلال میں سے کچھ لوگ جبل بنی راشد میں اسمٰعیل کے غزنے میں رہتے ہیں۔ انہوں نے ان کے پڑوس میں جبل عمر کو وطن بنا لیا ہے اور وہ بلاد لیواسے کے غلبہ کے وقت ان کی حکومت میں شامل ہو گئے اور ان سے ٹیکس لینے لگے اور ان میں سے کچھ لوگ جو زوبہ کے مردوں کے جنگلوں میں سے ہیں اس زمانے میں صحرا میں اترتے ہیں اور انہوں نے ان کی حکومت پر قبضہ کر کے انہیں غلام بنا لیا ہے۔

بنو زلیفہ یہ متعدد قبائل ہیں اور جب زناتہ کی حکومت میں کمزوری پیدا ہو گئی تو ان میں سے کچھ لوگ جبل عیاض اور اس کے قرب و جوار میں قلعوں کے علاقے تک آ گئے اور وہاں کے باشندوں کے ساتھ رہنے لگے اور ان میں سے جو لوگ جبل عیاض میں اترے عیاض کو ٹیکس ادا کرنے والے تھے وہ اثبج پر غالب آ گئے اور حکومت کے لئے وصول کرتے تھے اور جو لوگ قلعوں کے علاقے میں رہتے ہیں وہ اس زمانے میں ریاح کی کفالت میں رہتے ہیں اور اسی طرح ان میں سے بہت سے لوگ اطراف اور ورگلا کے علاقے کے درمیان متفرق ہو گئے اور انہوں نے اس وادی کے دو کناروں پر جو مغرب سے مشرق کو جاتی ہے بہت سے علاقوں کی حد بندی کی اور وہ ایک بہت بڑے شہر اور متعدد محلات اور قلعوں پر مشتمل ہے۔ جن پر دولت لہلہاتی ہے اور ان کے موڑوں پر ترتیب کے ساتھ کھجوروں کے درخت لگے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان ریگلی چٹانیں ہیں اور ان کے وسطی صحرا پر غور کرتے ہیں اور ان سے قوت حاصل کرتے ہیں اور وہ اس زمانے تک بنی زلیفہ کے نام سے مشہور ہیں اور وہ زناتہ کے قبائل بنی سنجاس اور بنی غزان وغیرہ سے بہت زیادہ ہیں اور ان کی جماعت حکومت کے متعلق جھگڑا کرنے کی وجہ سے متفرق ہو گئی ہے پس ان میں سے ہر رئیس اپنے محلات میں یا ایک محل میں خود مختار ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اس تعداد سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

ابن غانیہ اور ابن غانیہ المسوفی نے جب بنی موحدین کے ساتھ اپنی جنگوں میں بلاد افریقہ اور مغرب پر تسلط کیا تو اس نے ان کی آبادی کو برباد کر دیا اور ان کے قلعے اکھیڑ دیئے اور ان کے پانی خشک کر دیئے اور اس بات کا پتہ آبادی کے ان نشانات سے ملتا ہے جو کھنڈروں کے کھنڈرات کے نشانات اور کھجور کے کھلے تنوں میں پائے جاتے ہیں یہ عام تعمیر حکومت کے آغاز میں اطراف سے جنوب کی طرف واقع ہے جو موحدین میں سے تھا اور ان کے مغرب کے درمیان مشترک تھا اور اس کی عملداری میں ورگلا کے محلات بھی شامل تھے۔

اور جیسا کہ ہم المنتصر کے حالات میں بیان کر چکے ہیں کہ جب ان کے مشائخ نے داؤد کے ساتھ مل کر جنگ کی اور انہوں نے اس کے بعد موحدین کے مشائخ میں سے اطراف کے عامل ابن ابی عمر کو قتل کر دیا اور اطراف اور ورگلا کے علاقوں پر غالب آ گئے تو اس کے بعد حکومتوں نے انہیں یہ علاقے جاگیر میں دے دیئے تو یہ علاقے ان کی جاگیروں میں شامل ہو گئے پھر اس کے بعد حاکم بجایہ نے تمام عملداری پر منصور بن مزنی کو امیر مقرر کر دیا اور یہ امارت اس کی اولاد میں بھی قائم رہی

اور یہ اتفاقات تھے کہ امیر کی موت سے ان مشکلات کے [illegible] سلطان کو [illegible] کرنے گئے اور اس وجہ سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] حکومت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہ آیا۔

مسعود بن عبداللہ اور [illegible] کی حکومت اس کے بھائی سعود بن عبداللہ [illegible] کی جگہ اس نے [illegible] [illegible] [illegible] ﷺ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

[illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اس کی حکومت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] [illegible] کی جنگ میں [illegible]۔

قرامطہ یہ بھی [illegible] [illegible] قبیلہ [illegible]۔ واللہ یخلق ما یشاء و یختار

[illegible] یہ بھی [illegible] کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں [illegible] سردار [illegible] سلطان کے ساتھ [illegible] [illegible]

[illegible] زمانے میں تمام علاقوں کے حالات ایک جیسے ہی ہیں۔

واللہ الخلق والامر جمیعا سبحانہ لا الٰہ الا ھو الملک العظیم

فصل

مغراوہ کے بھائیوں بنی یرنیان کے حالات اور گردشِ احوال

یہ مواطن میں زناتہ کے درمیان بہت پھیلے ہوئے ہیں اور ان میں سے مشہور کا وطن مغرب اقصیٰ میں [illegible] اور گرسیف کے درمیان ملویہ میں ہے اور ان کے پچھلے مواطن میں گرسیف کے اوپر ملویہ میں ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور ان میں مغراوہ نے بڑی [illegible] اور انہوں نے بادشاہت [illegible] ان کا قصہ [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور ان کی جماعتیں ان کے بعد سے [illegible] میں پائی جاتی ہیں۔

بنو وطاط جن میں سے بنو [illegible] اس زمانے میں ان پہاڑوں میں آباد ہیں جو وادی ملویہ کے [illegible] پائے جاتے ہیں جو ان کے اور تازی اور فاس کے درمیان واقع ہے اور اس زمانے میں یہ مقامات انہی کے نام سے مشہور ہیں۔

اور ان بنی یرنیان کو بڑی قوت [illegible] حاصل تھی۔ [illegible] مستنصر [illegible] نے ان میں سے ان لوگوں کا اقتدار [illegible] انہوں نے [illegible] زناتہ [illegible] اور یہ لوگ [illegible] سے بڑے اور طاقتور تھے اور جب مغرب اقصیٰ میں [illegible] تو انہوں نے [illegible] حاصل کی تو ان [illegible] اپنے مواطن میں ان کے ساتھ رہے اور جب ان کے بعد [illegible] اور موحدین نے [illegible] کرنے والے [illegible] جنگل میں چلے گئے اور انہوں نے بنی مرین کے دوست قبیلوں کے ساتھ زناتہ کے [illegible] اور ان کے قبیلوں میں ان کے ساتھ اقامت اختیار کر لی اور ان میں سے [illegible] اپنے مواطن سے بنی وطاط [illegible] کی طرح [illegible] گئے۔

بنو مرین کی مغرب میں آمد اور جب بنو مرین مغرب میں آئے تو انہوں نے [illegible] اور ان کے پیچھے [illegible] وقت میں واقع تھا [illegible] اپنے اوطان [illegible] اور [illegible] جنگ میں [illegible] اپنے لئے منتخب کر لیا اور انہیں [illegible] ان کا [illegible] کی طرف [illegible] اپنے [illegible] لایا۔

الوزیر ابراہیم بن عیسیٰ: اور سلطان ابو یعقوب اور اس کے بھائی ابوسعید کے زمانے میں ان کے افراد و رجال تھے ـــ بیٹ الوزیر ابراہیم بن عیسیٰ کی بھی مقامات انہوں نے کئی بار وزارت کے لئے چنا اور سلطان ابوسعید نے اسے اپنے بیٹے ابوعلی کی وزارت میں وزیر مقرر کیا تھا اسے اپنا نائب بنایا اور اس کے بیٹے سلطان ابوالحسن نے اسے تلمسان کے محاصرے کے دنوں میں بڑی بڑی خدمات پر وکیل بنایا اس نے تسمودین میں اقامت کی جب اس نے [illegible] افریقہ کو فتح کیا تو اس نے تونس کا اسے والی مقرر کر دیا اور وہیں پر اس کی وفات ہو گئی اور ان دونوں کے بھائی موسیٰ کو اس نے بیٹے کی وزارت میں شریک کیا تھا اسے اپنی مسیرت اور [illegible] جب وہ چلے جانے کے زمانے میں وزارت سے الگ کر دیا اس کے بعد سلطان ابوعنان نے اسے [illegible] میں کا وزیر مقرر کیا اور افریقیہ کے تونس مہمات سے [illegible] کی حفاظت کی امارت دے دی اور اس کے بیٹے محمد السبیع کو اپنی وزارت کے لئے تربیت دی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد وہ ان کے مخالف ہو گیا اور اس کے بعد عمر ابو [illegible] جو کہ بنی سلطان ابوعلی کے نام سے مشہور ہے اسی وقت بھی وزارت محمد بن السبیع کے سپرد کی جب کہ وہ [illegible] کی ان کے [illegible] کا حصہ ہو گئے [illegible] تھا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے [illegible] سے متعلق [illegible] اس کے بعد السبیع [illegible] میں اپنے [illegible] وہ وزارت کی طرف واپس آ گیا اور وہ [illegible] مراکش اور وزارت [illegible] ہوا اور [illegible] کے صفوات کے درمیان [illegible] اس زمانے تک اسی حالت میں ہے۔

واللہ وارث الارض ومن علیہا سبحانہ لا الہ غیرہ

فصل

قبائل زناتہ میں سے وجدیجن اور اوغرت کے حالات اور ان کا آغاز اور گردش احوال

ہم ان کے بیان میں بتا چکے ہیں کہ یہ دونوں بطن زناتہ کے بطون میں سے ہیں [illegible] کے بیٹوں میں سے ہیں اور یہ بڑی قوم [illegible] اور تعداد [illegible] ملے تھے اور بلاد [illegible] میں ان کے مواطن الگ الگ تھے۔

وجدیجن: وجدیجن کی اکثریت مغرب اوسط میں رہتی تھی اور ان کے مواطن منداس میں تھے جو مغرب کی جانب سے [illegible] اور جنوب کی جانب سے [illegible] ہوارہ اور مشرق کی جانب سے مطماطہ اور [illegible] کے درمیان تھے۔

امیر عطاف: [illegible] بن محمد [illegible] کے عہد میں ان میں سے ایک آدمی ان کا امیر تھا جس کا نام عطاف تھا اور [illegible]

[illegible]

ونحن وارث الارض ومن علیها

اوقات [illegible] اس زمانے میں ان کا [illegible] ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible]

اور ان کی زمین کو ایک سیدھا مضبوط جھنڈے تلے لایا پھر گردش میں آنے کا وقت آیا اور زمانہ آگیا کہ انہوں نے ان مقامات سے نکل جانے کے بعد [illegible] بنی زیان کی دوسری حکومت میں [illegible] زیادہ اور ان زناتی قبیلے کے درمیان ان کی بدوی کرنے اور ان پر تسلط کرنے کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف ہو گیا۔ ان میں سے بعض اسے ترجیح دیتے [illegible] وہ لوگ [illegible] تھے اور ہم واضح طور پر ان کے حالات سے آگاہ ہو چکے ہیں۔

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم لا رب غیرہ

فصل

بطون زناتہ میں سے بنی وارکلا اور صحرائے افریقہ میں ان کی طرف منسوب شہر کے حالات اور ان کی گردش احوال

وارکلا زناتہ کے قبائل میں سے ہیں اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ فرنی بن جانا کی اولاد میں سے ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے اور [illegible] ان کے بھائی ہیں اور ان کی تعداد [illegible] ان میں سے [illegible] ان کا [illegible] انہوں نے ایک شہر [illegible] کے نام سے مشہور ہے اور [illegible] دن کی مسافت پر [illegible] جانب مغرب کی طرف ہے وہاں انہوں نے ایک دوسرے کے [illegible] کے مطابق عمارت بنائی پھر ان کی آبادی زیادہ ہو گئی [illegible] ان کے ساتھ صحرا میں [illegible] کی ایک جماعت [illegible] کے پاس [illegible] ابو یزید النکاری [illegible] سے بچنے کے لیے [illegible] ایک سال تک ان کے درمیان ٹھہرا [illegible] حالات میں بھی [illegible] میں [illegible] مخصوص [illegible] وارکلا [illegible] نے وہاں پناہ لے لی۔

امیر ابوزکریا بن ابی حفص کی خود مختاری: اور جب امیر ابوزکریا بن ابی حفص افریقہ کا خود مختار حاکم بن بیٹھا اور [illegible] غالب [illegible] کے پیچھے [illegible] ان میں [illegible] سے [illegible] تو اسے بہت بھایا تو اس نے اس شہر کے بنانے میں بہت دولت انفاق کی اور اس کی قوم کو [illegible] ان کو [illegible] اور اس پر [illegible] اور ان کی [illegible] اور اس زمانے میں یہ شہر الزاب سے صحرائی بیابان کے منہ میں داخل ہونے کا دروازہ ہے جو بلاد سوڈان کی طرف پہنچاتا ہے جہاں پر اس میں داخل ہونے والے تاجر اپنے سامان کے ساتھ [illegible] ہیں اور [illegible] ان کے ہاتھ سے [illegible] اور ان کے جانوروں [illegible] اور [illegible] ہیں اور ان [illegible] سرداروں کے نام سے [illegible] کی شہرت ان کے درمیان بہت اچھی ہے اور اس دور میں اس کی حکومت بنی ابو غبول کے ساتھ مخصوص ہے اور ان کا خیال ہے کہ وہ بنی واکلین سے ہیں جو بنی زناتہ کا ایک گروہ ہے۔

اور اس دور میں ابوبکر بن موسیٰ بن عثمان بنی ابو غبول سے ہے اور ان کی ریاست اس بلد سے قبلہ کی جانب میں [illegible] بھی چلی جاتی ہے اور [illegible] مغرب کی جانب [illegible] ہے [illegible] کے وطن کا دار الخلافہ اور مؤرخ ان کے [illegible] ہے [illegible] اور اس زمانے میں ان کے ہاتھ سے ہیں اور ان کے [illegible] سلطان [illegible] ان کے اور عرب کے درمیان مراسلت اور تحائف کا تعلق پایا جاتا ہے۔

میں [illegible] سلطان ابوعنان کے زمانے میں [illegible] سے حاکم [illegible] امیر ابو یوسف بن مزنی کے پاس ملاقات کی اور اس [illegible] آبادی کی انتہا اور مسافروں کے گزرنے کے بارے میں [illegible] اور اس نے مجھے بتایا [illegible] جانب [illegible] اور اس نے مجھے بتایا کہ [illegible] سلطان کی اطاعت میں ہے [illegible] صحرائی [illegible] اس زمانے میں ملثمین کے نام سے مشہور ہیں۔

فصل

بطون زناتہ میں سے دمر اور ان میں سے اندلس میں حکمران بننے والوں کے حالات اور اس کا آغاز و انجام

بنو دمر زناتہ میں سے ہیں اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ وہ ورسیک بن الدیرت بن جانا کی اولاد میں سے ہیں اور ان کے قبائل بہت سے ہیں اور افریقہ میں ان کے مواطن طرابلس کے پہاڑوں اور قوانہ میں ہیں اور ان میں سے کچھ افریقی عربوں میں سے ہیں جو کوچ کرتے رہتے تھا۔

بنو ورغمہ: اور ان بنی دمر کے بطون میں سے بنو ورغمہ بھی ہیں جو اس زمانے میں اپنی قوم کے ساتھ جبل طرابلس میں رہتے ہیں اور اسی طرح ان کے بطون میں سے ایک بطن بہت وسیع ہے جس کے بہت سے قبائل ہیں اور وہ بنو ورنید ہیں اور [illegible] ان کے قبائل میں سے بنی ورتاجن [illegible] اور بنی تفورت ہیں اور یہ بات بھی کہا جاتا ہے کہ یہ قبائل لواتہ کی طرف منسوب ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

بنی ورتدین: اور اس زمانے میں بنی ورتدین کی اولاد تلمسان پر چھا جانے والے پہاڑ میں رہتی ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کے سامنے کے میدان میں رہتی تھی پس موحدین نے ان سے اس وقت تعرض کیا جب انہوں نے ان کو ان کے صحرائی شہروں سے تلول کی طرف جلاوطن کیا تو وہ ان میدانوں میں ان پر غالب آ گئے تھے پس وہ اس پہاڑ کی طرف چلے گئے جو اس عہد میں ان کے نام سے مشہور ہے جو تلمسان پر چھا گیا ہوا ہے۔

جن دنوں [illegible] مستنصر کی امارت سے وابستہ تھے اس وقت بنی دمر کے سرداروں اور بہادروں میں سے کچھ لوگ اندلس گئے تھے اور سلطان نے انہیں اپنی فوج میں شامل کر لیا تھا اور اس کے بعد منصور بن ابی عامر نے بھی معاملے میں ان سے مدد لی اور المستعین نے ان کے ذریعے اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔

المستعین کے خلاف بربریوں کی جتھہ بندی: اور جب بربری المستعین اور اس کے بعد بنی حمود کے خلاف جتھہ بند ہو گئے تو انہوں نے اندلس کی عرب فوجوں سے مقابلہ کیا اور ان کے درمیان طویل جنگ نے خلافت کی لڑی کو بکھیر دیا اور جماعت کی شیرازہ بندی کو منتشر کر دیا اور انہوں نے حکومت کی مشرقی فصیلوں اور مضافات کی ملکیت باہم تقسیم کر لی۔

نوح الدمری: اور ان کے جوانوں میں سے نوح الدمری بھی تھا جو منصور کے عظیم اصحاب میں شامل تھا جسے المستعین نے

مورور اور ارکش کے مضافات کا حاکم مقرر کیا تھا اس نے ۴۰۳ھ میں وہاں پر [illegible] کے [illegible] اپنی خود مختار حکومت قائم کر لی اور خود وہاں کا حاکم بن بیٹھا یہاں تک کہ ۴۲۲ھ میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے ابو عبداللہ محمد بن نوح [illegible] جس نے حاجب کا لقب اختیار کیا اور [illegible] اندلس میں اس کے اور ابن عباد کے درمیان ایک معاہدہ جنگ رہا تھا۔

المعتضد کی گرفتاری اور المعتضد نے اپنے ایک مقرب [illegible] کے قلعہ کے پاس [illegible] اور اس نے پوشیدہ طور پر [illegible] لایا تو اس کو [illegible] قید کر لیا [illegible] اس کے پاس [illegible] اور [illegible] ۴۴۵ھ [illegible] سلطنت [illegible] اور اس کے بعد [illegible] بادشاہوں کی [illegible] کی طرف رجوع کیا جو ان کے [illegible] تھے اور اس [illegible] کے [illegible] پہنچے [illegible] جنہوں نے [illegible] کی [illegible] اس کے [illegible] یہاں تک کہ اس نے اس کے بعد ۴۴۹ھ میں ایک [illegible] کی طرف [illegible] اور اپنے مضافات کے [illegible] خصوصی [illegible] حمام میں داخل ہونے کے [illegible] لئے تیار کیا تھا [illegible] سے ان کے پاس پہنچے [illegible] جب وہ حمام کے اندر چلے گئے تو اس نے [illegible] ان پر بند کر دیا اور [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اپنے [illegible] احسان کی وجہ سے [illegible] اس کے [illegible] اس نے ان کے قلعوں کو قبضے میں لے لیا [illegible] مضافات میں شامل کر لیا [illegible] اور [illegible] مضافات [illegible] اس کے بعد ابو عبداللہ بن نوح کی وفات ہو گئی اور اس کا بیٹا ابو عبداللہ [illegible] بنا اور [illegible] المعتضد [illegible] یہاں تک کہ ۴۵۸ھ میں حکومت سے الگ ہو گیا تو اس [illegible] اپنی مملکت میں شامل کر لیا اور [illegible] اس کے پاس چلا گیا یہاں تک کہ ۴۸۸ھ [illegible] فوت ہو گیا اور بنی دمر کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا [illegible]

واللہ سبحانہ

ابو عبداللہ بن نوح صاحب [illegible] محمد بن نوح الدمری

فصل

بنی دمر کے بطن بنی برزال کے حالات اور اندلس میں قرمونہ اور اس کے مضافات میں ان کا حال اور آغاز و انجام

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ بنی برزال [illegible] بن [illegible] بن [illegible] سے ہیں اور یہ

بھیجتے جو مستقل اور [illegible] خوف ان کے بھائی یحییٰ بن یحییٰ بن ادریس افریقہ میں رہتے تھے اور ان کے درمیان جنگ کے حالات رہے اس کے قریب [illegible] کے قبیلے کے مضافات میں تھے اور انہیں [illegible] بربری [illegible] حاصل تھا اور وہ [illegible] نے لوگوں میں سے [illegible] پر قبضہ سے تعلق رکھتے تھے اور جب ابن ابی عامر منصور کے آگے بھاگا [illegible] سے اطلاع کی کہ [illegible] بن [illegible] اس کی کوشش میں ہے تو اس نے سلاطین میں پناہ دینے کا ارادہ کیا اور [illegible] کی طرف چلا [illegible] منصور کی فوجوں نے [illegible] سے شکست دی اور وہ وہاں سے [illegible] چلا گیا۔ اس کے بعد [illegible] چلے [illegible] بنو [illegible] الاطاعت [illegible] اور اعراب کے [illegible] بن علی بن حمدون کی [illegible] پر قائم ہو گئے [illegible] کہ ان کے [illegible] ہو گئے۔

جعفر بن معد کی بغاوت اور جب [illegible] میں جعفر بن [illegible] نے بغاوت کی [illegible] بن [illegible] ان کے [illegible] شامل تھے [illegible] بھی [illegible] کے ساتھ [illegible] نے [illegible] پیچھے تھے تو اس نے ان [illegible] اپنی فوج کے ان دستوں میں شامل کر لیا جن [illegible] میں [illegible] آ گئی [illegible] باقی [illegible] کی [illegible] سے [illegible] تھی اور [illegible] ان کے سب [illegible] تھے اور [illegible] قائم [illegible] کی حاصل تھی۔

منصور بن ابی عامر کی خود مختاری [illegible] جب منصور بن ابی عامر نے [illegible] کے [illegible] کیا اور اس نے حکومت کے آدھے [illegible] الحکم [illegible] سے [illegible] کی ترقی کی [illegible] بنی [illegible] اور [illegible] کے [illegible] مسلمانات کئے جس سے اس کی حکومت اور قوت مضبوط ہو گئی یہاں تک کہ اس نے حکومت [illegible] اور [illegible] اس کے [illegible] اپنی حکومت کے [illegible] کر دیا۔

جعفر بن یحییٰ کا قتل [illegible] بیان کر چکے ہیں کہ اس نے ان کے [illegible] جعفر بن یحییٰ کو ان کے ساتھ [illegible] لانے اور اس نے بعد ان کے [illegible] ہو جانے کے خوف سے قتل کر دیا [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] بن [illegible] کے [illegible] میں سے ایک [illegible] کی [illegible] اس نے [illegible] اس کے مضافات [illegible] بن ابی عامر [illegible] کا [illegible] ساتھ [illegible] میں [illegible] قرار دیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] وہاں کا والی تھا۔

قرطبہ سے بنی حمود کی حکومت کا خاتمہ اور جب قرطبہ سے بنی حمود کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور اس نے [illegible] [illegible] قوم [illegible] سے [illegible] کی [illegible] اس نے [illegible] کا [illegible] جہاں پر ان کا نائب [illegible] بن [illegible] وہ [illegible] سے [illegible] تھا [illegible] بن اسحاق [illegible] کے [illegible] ان دونوں کے [illegible] قائم [illegible] اس [illegible] کے [illegible] اس بات کو [illegible] اس نے عبداللہ بن اسحاق کی [illegible] اسحاق [illegible] قائم [illegible] کے [illegible] کی طرف چلا گیا اور ان میں [illegible] اپنی [illegible] میں [illegible] تھا۔

عبداللہ کی وفات [illegible] کے بعد عبداللہ فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا [illegible] حکمران ہوا اس کے [illegible] کے درمیان جنگ [illegible]

گئی اور یحییٰ بن علی بن حمود نے ۴۱۴ھ میں اشبیلیہ کی جنگ میں اس کے خلاف مدد کی پھر اس کے بعد ابن عباد کے ساتھ اس کا اتفاق ہو گیا اور اس نے عبداللہ بن افطس کے خلاف اس کی مدد کی اور ان دونوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں ابن افطس کے خلاف اس کی مدد کی اور ان دونوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں ابن افطس کو شکست ہوئی اور اس کے بیٹے مظفر کو فوج کے سالار نے محمد بن عبداللہ بن اسحاق کے قبضہ میں دے دیا اس کے بعد اس نے اس پر احسان کر کے اسے آزاد کر دیا۔

محمد بن اسحاق اور المعتضد کے درمیان جنگ پھر محمد بن اسحاق اور المعتضد کے درمیان جنگ ہوئی اور اسماعیل بن المعتضد نے سواروں اور پیادوں کو کمین گاہوں میں بٹھانے کے بعد ایک دن قرمونہ پر حملہ کر دیا اور محمد اپنی قوم کے ساتھ سوار ہو کر اس کے پاس گیا تو اسماعیل نے بھاگنے کا بہانہ کر کے اس پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ وہ کمین گاہوں تک پہنچ گئے تو انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور محمد البرزالی کو قتل کر دیا یہ ۴۳۴ھ کا واقعہ ہے۔

اور اس کے بیٹے العزیز بن محمد نے حکومت سنبھال لی اور اپنے عہد کے بادشاہوں کے طریق کو خوش کرنے کے لئے المستظہر کا لقب اختیار کیا اور المعتضد آہستہ آہستہ مغربی اندلس پر غالب آ گیا یہاں تک کہ اس نے قرمونہ کی عملداری میں تنگ کر دیا اور اس سے اکثر حصہ کو حاصل کر لیا پھر ۴۵۹ھ میں العزیز اس کے حق میں قرمونہ سے دستبردار ہو گیا اور المعتضد نے اسے اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا اور اندلس سے بنی برزال کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا پھر اس کے بعد ان کا قبیلہ بھی جنگی حالات میں ختم ہو گیا اور وہ گزشتہ لوگوں میں سے ہو گئے والبقاء للہ وحدہ سبحانہ

العزیز محمد بن عبداللہ بن اسحاق البرزالی

فصل

طبقہ اولیٰ میں سے بنی ومانو اور بنی یلومی کے حالات اور مغرب اوسط میں انہیں جو حکومت وسلطنت حاصل تھی اس کا آغاز وانجام

یہ دونوں قبیلے زناتہ کے قبائل میں سے ہیں اور طبقہ اولیٰ کے قبائل میں سے ہیں ہمیں جہاں تک ان دونوں کے نسب کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا مگر ان دونوں کے نساب اس امر پر متفق ہیں کہ یلومی اور ورتجن جنہیں ابو حزین کہتے ہیں دونوں بھائی ہیں اور مدیون ان دونوں کا ماں جایا بھائی ہے یہ بات ان کے کئی نسابوں نے بیان کی ہے اور اس زمانے میں جو مورخین ان کو اس نسب سے بچتے ہیں اور ان کی وجہ سے بنی ومانو کو فروع قرار دیتے ہیں اور یہ دونوں قبیلے زناتہ کے بطون میں سے بہت

زیادہ کھیتی باڑی کرنے والے اور بہت ثروت والے ہیں وہاں سب کے وطن مغرب اوسط میں ہیں۔

اور ان میں سے بنی [illegible] اور عیاض اور [illegible] سے مشرق کی جانب اور [illegible] کے قریب قلعہ کے نشیب میں رہتے ہیں اور لطیف میں ان سے مغربی کنارے پر [illegible] سے منتقل ہوا اور [illegible] شہر میں مقیم ہیں اور کثرت و قوت میں بڑھ گئے اور [illegible] کو ان پر تقدم حاصل ہے اور جب مغرب اوسط پر الحسن بن زیری نے قبضہ [illegible] پر قبضہ حاصل کیا تو انہیں مغرب اقصیٰ کی طرف نکال دیا اور [illegible] قبیلے اپنے وطن میں [illegible] تو [illegible] جنہوں نے [illegible] استعمال کیا اور جب مغرب اوسط سے صنہاجہ کی حکومت کے جاتے رہنے سے [illegible] ملک پر ان کا قبضہ ہو گیا۔

الناصر بن علناس: اور الناصر بن علناس صاحب القلعہ اور بجایہ کی سرحدوں پر رہنے والے [illegible] کے لئے خاص کر لیا تھا [illegible] اس کی قوم کے بچے [illegible] اور [illegible] کی سلطنت ان کے قبضہ کرنے میں تھی جو الاثبج کے نام سے معروف تھے اور منصور بن الناصر نے الاثبج کی ایک قوم سے شادی کر لی اس طرح انہیں حکومت میں حریم کا قرب حاصل ہو گیا۔

تلمسان پر عبدالمومن کا قبضہ: اور جب عبدالمومن نے [illegible] میں تلمسان پر قبضہ کیا اور یوسف بن تاشفین [illegible] والی محمد بن تمیم [illegible] پہنچا تو اس نے منصور کے [illegible] اور [illegible] پر قبضہ کر لیا یہاں تک کہ [illegible] سے جنگ کی اور شکست ہوئی تو تاشفین نے اس کے بھائی [illegible] کی [illegible] مقرر کر دیا تو اس نے [illegible] اسے فتح کر لیا ان دونوں قبیلوں نے [illegible] اس سے منصور کو [illegible] اور ان کے [illegible] صنہاجہ کی فوجوں میں سے بنی [illegible] منصور کے خلاف [illegible] عیاض [illegible] اور اس نے اسے شکست دی اور شکست کھا کر بجایہ کی جانب [illegible] قتل ہوتے وقت قتل کر دیا [illegible] کی [illegible] کے لئے قتل کیا [illegible] کے ساتھ [illegible] اور اس کے ساتھ شامل ہونے والے زناتہ کے [illegible] ہوئے اور [illegible] مشہور [illegible] ہوا جس میں ابن غانیہ الاسحاقی نے بجایہ پر قبضہ کرنے کے بعد بھی [illegible] الموحدین کی تاریخ کے حالات میں اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

پھر منصور فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا العزیز [illegible] الاثبج نے اپنی طرف [illegible] اور العلاء [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور ان کے [illegible] مغرب اوسط کے [illegible] صنہاجہ کی [illegible] طاقت [illegible] ہو گئے اور دونوں قبیلوں [illegible] کے درمیان جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور ان کے درمیان کئی معرکے ہوئے [illegible] فوت ہو گیا اور اس کی قوم کی حکومت اس کے بیٹوں تاشفین علی اور یوسف نے سنبھالی اور زناتہ کے قبیلوں نے [illegible] کیا [illegible] مغرب اور [illegible] اور بعض اوقات [illegible] کے قریب [illegible] اپنے بھائی کی [illegible] مدد [illegible] اس زمانے میں [illegible] ان دونوں قبیلوں سے مغلوب تھے اور ان کی [illegible] تک [illegible] کی حکومت آ گئی۔

عبدالمومن کی مغرب اوسط پر چڑھائی: اور عبدالمومن نے تاشفین بن علی کی اطاعت میں مغرب اوسط پر چڑھائی کی

اور بنی ومانو میں سے ابوبکر بن ماخوخ اور یوسف بن یدر نے اس کی اطاعت کرنے میں پہلو تہی کی اور نیز دزار زمن میں اس کے پاس چلے گئے تو اس نے ان دونوں کی نگرانی کے لئے ان کے ساتھ موحدین کی فوج بھیج دی تو انہوں نے بنی یلومی اور بنی عبدالواد کے علاقے میں خوب خونریزی کی اور ان کا فریادی تاشفین بن علی بن یوسف کے پاس گیا تو اس نے فوجوں کے ساتھ انہیں مدد دی اور انہوں نے منداس میں پڑاؤ کیا اور مغراوہ میں سے بنو ورسیفان اور بنی یادین میں سے بنی توجین بنی یلومی کے واسطے اکٹھے ہو گئے اور بنو عبدالواد اور ان کا سردار عباس بن عطیہ اور بنی مرین میں سے بنو بکاسن بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔

بنی ومانو پر حملہ: انہوں نے بنی ومانو پر حملہ کر کے ابوبکر کو بہت سے آدمیوں سمیت قتل کر دیا اور ان کی غنائم حاصل کیں اور موحدین اور بنی ومانو کی ایک جماعت جبل سیرات میں قلعہ بند ہو گئی اور تاشفین بن علی فریادی بن کر عبدالمومن کے پاس گیا اور ان کے ساتھ قتل کرایا یہاں تک کہ تاشفین بن علی تلمسان آیا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ جب وہ اس کے پیچھے وہران کی طرف گیا تو شیخ ابوحفص موحدین کی فوجوں کے ساتھ بلاد زناتہ کی طرف گیا تو انہوں نے ان کے علاقے کے وسط میں منداس میں پڑاؤ کیا اور ان میں خوب خونریزی کی یہاں تک کہ انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور دعوت میں داخل ہو گئے اور وہ وہران کے محاصرہ سے عبدالمومن کے پاس اس کے مقام پر گیا اور ان کے لیڈر شیخ بنی یلومی سید الناس بن امیر الناس اور شیخ بنی عبدالواد عباس بن عطیہ اور شیخ بنی توجین عطیہ الحمو وغیرہ تھے تو اس نے ان کو خوش آمدید کہا۔

زناتہ کی بغاوت: پھر اس کے بعد زناتہ نے بغاوت کر دی اور بنی یلومی الجعبات میں اپنے قلعے میں قلعہ بند ہو گئے اور ان کا شیخ سید الناس اور مدیح جو سید الناس کے بیٹے تھے وہ بھی ان کے ساتھ تھے پس موحدین کی فوجوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان پر غالب آ گئے اور انہیں مغرب کی طرف واپس بھیج دیا اور سید الناس مراکش میں اترا اور وہیں پر عبدالمومن کے عہد میں اس کی وفات ہوئی اور اس کے بعد بنو ماخوخ بھی فوت ہو گئے۔

بنو یلومی اور بنو توجین کا جھگڑا: اور جب ان دونوں قبیلوں کے امیر نے بغاوت کی تو بنو یلومی نے ان علاقوں میں بنو توجین سے کشاکش کی اور اس کے ارد گرد کے علاقے کے بارے میں ان سے جھگڑا کیا پھر اس کی اطراف میں ان سے جنگ کی اور بنی توجین کے شیخ عطیہ الحمو نے ان کا کام سنبھال لیا اور اس کی قوم میں سے بنی منکوش بھی اس کے ساتھ اس جنگ کی آگ میں داخل ہو گئے اور انہوں نے ان کے مواطن میں ان پر غلبہ پا لیا اور انہیں رام کر لیا اور انہیں ان کی قیام گاہوں میں ان کا پڑوسی بنا دیا اور موحدین کی دوستی اور مخالفت کی وجہ سے بنو عبدالواد اور توجین ان دونوں قبیلوں وغیرہ پر غالب آ گئے پس ان کی حالت بگڑ گئی اور ان کا قبیلہ ان زناتہ میں مل گیا جو بنی عبدالواد اور توجین میں سے ان کے اوطان کے وارث ہوئے تھے۔ والبقاء للہ سبحانہ۔

بنی ومانو کا بطن بنو یادین: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لوگ مغراوہ میں سے ہیں اور ان کے مواطن مغرب اقصیٰ اور اوسط کی جانب اس دشوار گزار پہاڑ کے پیچھے ہیں جو ان کی آبادی کی وجہ سے انہیں گھیرے ہوئے ہے اور جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور انہوں نے اپنے مواطن میں قلعے اور محلات کی حد بندی کی اور وہاں کھجوروں، انگوروں اور دیگر پھلوں کے باغات

[illegible]

[illegible]

فصل

زناتہ کے طبقہ ثانیہ کے حالات اور ان کے

انساب وقبائل کا تذکرہ اور ان کا آغاز وانجام

زناتہ کے طبقہ اولیٰ سے حکومت کے خاتمہ سے قبل جو صنہاجہ اور ان کے بعد مرابطین کے ہاتھوں میں تھی ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ ان اقوام کی وجہ سے بدوی ان کی حکومت کے خاتمہ سے منتشر ہو چکی تھی اور ان میں سے کچھ بطون باقی رہ گئے تھے جنہوں نے حکومت کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی اور یہ [illegible] کے قبائل تھے جو مغرب کے اطراف میں اپنی قیام گاہوں میں اقامت پذیر ہو گئے اور وہ جنگلوں کی دونوں جانب جو ان کی چراگاہیں تلاش کرتے آتے تھے اور حکومتوں کا حق اطاعت ادا کرتے تھے اور وہ زناتہ کی پہلی قوموں کی اولاد پر غالب آ گئے اور ان کے خاتمہ سے قبل زناتہ ان سے مغلوب تھے یہاں تک کہ غلبہ اور دبدبہ حاصل ہو گیا اور حکومتوں کو ان کی مدد کرنے اور ان سے دوستی کرنے کی ضرورت ہوئی یہاں تک کہ صنہاجیوں کی حکومت ختم ہو گئی تو انہوں نے حکومت کی طرف گردن بلند کر کے دیکھا اور اپنے باشندوں کے ساتھ مل کر اس میں اپنا حصہ مقرر کیا اور نئی حکومتیں حاصل ہو گئیں جن کا ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

اور اس طبقہ کے اکثر لوگ بنی واسین بن یصلیتن سے تھے جو مغراوہ اور بنی یفرن کے بھائی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بنی واسین بن ورسیک بن جانا سے ہیں جو مغراوہ اور یفرن کے بھائی ہیں۔ ہم ان انساب کا ذکر پہلے کر چکا ہے اور ان کی واسین میں سے کچھ لوگ قسطیلیہ میں رہتے تھے

ابو یزید النکاری: ابن الرقیق نے بیان کیا ہے کہ جب ابو یزید النکاری نے خروج کیا اور اس پر غالب آیا تو اس نے انہیں توزر کے بارے میں لکھا اور انہیں اس کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے ۳۳۳ھ میں اس کا محاصرہ کر لیا اور بعض اوقات ان کے کچھ لوگ اس عہد میں [illegible] رہتے تھے جو بنی ورتاجن کے نام سے مشہور تھے جو ان کا ایک بطن ہے اور ان کی اکثریت بیشتر مغرب اقصیٰ میں ملویہ اور جبل راشد کے درمیان رہتی ہے۔

موسیٰ بن العافیہ: اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے اپنے خط میں الناصر اموی کو اس جنگ کے بارے میں بتایا جو اس کے اور ابوالقاسم شیعی کے غلام میسور اور اس کے ساتھی زناتہ قبائل سے ہوئی تھی اس نے جن گروہوں کا ذکر کیا ہے ان میں [illegible] کا ذکر کیا ہے اور قبائل بنی واسین بنی مطران بنی برزال بنی ورنیفن اور مطرطہ میں سے صرف بنی واسین کا ذکر کیا ہے کیونکہ حکومت سے قبل یہ مواطن ان کے مواطن میں سے تھے۔

اس طبقہ کے بطون: اس طبقہ کے بطون میں سے جو مشہور ہیں جو ان سے زیادہ تعداد اور غلبہ و سلطنت اور بڑی حکومت

والے تھے اور ان میں سے زیادہ [illegible] حضرت [illegible] کے بیٹے ہیں۔ [illegible] ہیں اور [illegible] اس قبیلہ میں صاحب حکومت ہیں اور [illegible] بھائی [illegible] ہیں جن کے پاس کوئی حکومت نہیں [illegible] ہم بیان کریں گے اور اسی طرح ان میں صاحب حکومت بھی ہیں جو ان کے نسب سے [illegible] جعفر اور ان کی اولاد میں سے [illegible] غالب تھے ان کے پیچھے [illegible] ان کی [illegible] کے ساتھ [illegible] حکومت کی [illegible] تو انہوں نے [illegible] انہیں اپنے [illegible] میں حکومت حاصل تھی [illegible] کا ذکر کریں گے اور ان کا [illegible] ان کے بعد [illegible] ہیں جنہیں کوئی حکومت حاصل نہیں [illegible] ان کا ذکر کریں گے [illegible] سب قبائل [illegible] ہیں [illegible] کی ہیں۔

[illegible] [illegible] ان کی [illegible] وقت [illegible] ہیں۔

[illegible] [illegible] قبائل [illegible] کے [illegible] تھے۔

[illegible] [illegible] ہیں [illegible] کا [illegible] قبائل [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] تھے [illegible] کے ساتھ [illegible] جاتے تھے اور [illegible] تھے [illegible] ان میں سے [illegible] کی جانب [illegible] ہیں [illegible] کا ایک قبیلہ ہے [illegible] ہیں۔

اور [illegible] میں [illegible] اور ان کے [illegible] حاصل ہے [illegible] کرتے ہیں [illegible]

سے آشنا ہی نہیں تھا۔

اور ان کا خیال ہے کہ ان کے اسلاف بنی ورتاجن نے اس کی حد بندی کی تھی اور ان کی حکومت ان کے ایک گھرانے میں ہے جو بنی وشاح کے نام سے معروف ہے اور کبھی کبھی عہد خلافت اور حکومت کے دباؤ نے ان کے سرداروں پر غلبہ پایا ہے تو بھی ان باتوں سے مقابلہ کرتے رہے۔ جو ہم کو تکلیف دیتی ہیں جیسے معبودوں کا بنانا اور عید کے روز بادشاہ کے لباس سے استہزاء کرتے ہوئے اور اطاعت کی علامت کو بھی لئے ہوئے سلطان کے لباس میں باہر نکلتے ان کے پڑوسیوں کی حالت بھی کہ وہ تو زنار اور نقط کے رو کو مانتے اور اس استہزاء میں سب سے بڑھ کر غالی تھا تو زنا کا مرتکب ہوتا تھا۔

بنی واسین۔ اور بنی واسین مصعب کے کلات میں رہتے تھے جو قبلہ کی جانب جبل تیغر سے پانچ مراحل پر ہے اور مغرب میں بنی ریغہ کے کلات سے تین مراحل پر گزارے ہوئے ہے اور یہ اسی قوم کا نام ہے جنہوں نے ان کی حد بندی کی تھی اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے بنی بادین کے بعض قبائل ان میں فروکش ہو گئے تھے اب انہوں نے ان کو پھر لی زمین کے درمیان جو جبلادہ کے نام سے معروف ہے اور ق کے راستوں میں نہایت مستحکم طور پر بنا ہے جس میں قبلہ کی جانب کچھ قرنق پر ان شہروں کے بارے میں دستاویز پڑی ہوئی ہے اور اسی زمانے میں ان کے باشندے بنی عبدالواد سے بنی بادین بنی توجین مصاب اور بنی زرال اور وہ لوگ ہیں جو زناتہ کے آباؤ میں سے ہیں کہ ان کے ساتھ شامل ہوئے ہیں۔ اور جو ان کی آبادیات مصاب اور اس کی عمارتوں اور آبادیوں سے متصل ہے اور بنی ریغہ اور عرب کی طرح حکومت کے انتشار سے یہ قصبے بھی منقطع ہو گئی ہیں۔

اور ان میں ایک گروہ جو بنی عبدالواد میں سے ہے افریقہ کے جبل اوراس کے عہد قدیم سے جبل کاتج کے وقت سے وطن بنائے ہوئے ہے اور زناتہ کے باشندوں کے درمیان مشہور ہوگئے ہیں۔

بنی عبدالواد کے متعلق مورخین کا قول۔ اور بعض مورخین نے بنی عبدالواد کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ لوگ عقبہ بن نافع کے ساتھ مغرب کی فتح میں شامل تھے جب وہ اپنی دوسری حکمرانی میں دیار مغرب میں داخل ہو کر سوس کے بحر محیط تک چلا گیا تو ان غازیوں میں سے کچھ لوگ اس کی واپسی کے وقت وفات پا گئے اور انہوں نے میدان جنگ میں بڑی بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ کیا تو انہیں ان کے لئے زبانی اور جنگ کی تکمیل سے قبل ہی انہیں واپس جانے کی اجازت دے دی۔

اور جب زناتہ تمام دور تہاجر کے سامنے حیرت زدہ ہو گئے تو بنی واسین کے تمام قبائل مغرب کے درمیان اکٹھے ہوئے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ان کے بطون اور قبائل متفرق ہو گئے اور مغرب اقصیٰ اور اوسط میں بلاد الزاب تک اور اس کے قریب جو افریقی صحرا ہے پھیل گئے جب کہ ان تمام میدانوں میں عربوں کے لئے پانچویں صدی تک جانے کے لئے کوئی راستہ نہ تھا جیسا کہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے۔

اور وہ ان علاقوں میں بکثرت عزت کا لباس زیب تن کئے غیرت کے ساتھ رہے ان کی کمائی چوپائے اور مویشی تھے اور وہ مسافروں پر ظلم کرتے اور اڑتے ہوئے پرندوں کے سائے میں رزق تلاش کرتے تھے اور رعایا کے ساتھ جنگیں کرنے اور حکومتوں اور اقوام کے ساتھ فخر کرنے اور بادشاہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے میں ان کے بہت سے کارنامے ہیں جن میں سے ہم کچھ بیان کریں گے اور ان کے بالاستیعاب بیان پر زیادہ توجہ بھی نہیں دی گئی۔

اور اس کا سبب یہ ہے کہ عربی زبان عرب حکومت اور عرب قوم کے غلبہ کے لئے زیادہ استعمال ہوتی تھی اور تحریر بھی حکومت اور اسی قوم کی زبان میں ہوتی تھی اور عجمی زبان اس کے پردوں کے نیچے مستور اور اس کے غلاف میں پوشیدہ رہتی تھی اور قدیم صدیوں سے بربر زناتی قوم میں کوئی ایسا با وقعت آدمی نہیں ہوا جو لکھنے والوں کو یہ زحمت دے کہ وہ ان کی جنگوں اور حالات کو ضبط تحریر میں لا دیں اور حضری شہریوں اور مضر و نزار کے باشندوں سے ان کا کیسا ملاپ تھا کہ وہ ان کے کارناموں کا مشاہدہ کرتے کیونکہ یہ دور دراز ویرانوں میں رہتے تھے جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ اپنے مواطن میں اطاعت سے وحشت محسوس کرتے تھے یہی بے غفلت میں زندہ رہے یہاں تک کہ ان میں سے بہت سے آدمی فنا ہو گئے اور ان کی حکومت کے بعد ہمارے پاس کوئی نادر بات ہی پہنچی ہے جس کے پیچھے وہی مورخ پڑتا ہے جو اس کے راستوں کا ماہر ہے اور اس کی گھاٹیوں کا جاننے والا اور اس کی کمین گاہوں سے پردے اٹھانے والا ہوتا ہے اور وہ ان جنگلات میں قیام پذیر رہے اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حکومت کی بلندیوں پر چڑھ گئے۔

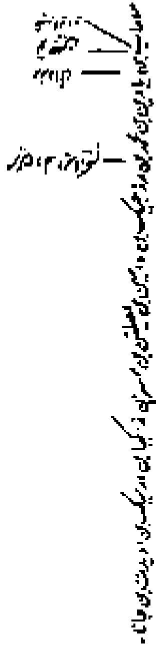

فصل

حکومت سے قبل اس طبقہ کے حالات اور ان کی گردش احوال اور سلطنت وحکومت پر ان کا غلبہ

اس طبقہ کے لوگ بنی واسین اور ان کے ان قبائل سے تھے جن کو ہم نے زناتہ [illegible] جن کا نام [illegible] ہے اور جب زناتہ صنہاجہ اور [illegible] مغرب اقصیٰ کی طرف گئے تو بنی واسین [illegible] کی طرف چلے گئے جو [illegible] کے درمیان [illegible] وہ اس زمانے [illegible] سب سے پہلے مغرب [illegible] بادشاہ کی طرف [illegible] کرتے تھے پھر ان کے بعد مغراوہ کی طرف [illegible] کرتے تھے پھر صنہاجہ کی [illegible] مغرب [illegible] ان کی حکومت [illegible] ساتھ [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] اطراف سے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کے ساتھ جنگ [illegible] کرتے اور ان کی [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] انہوں نے [illegible] اور [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] انہوں نے جن علاقوں پر قبضہ کیا ان میں سے [illegible] حاصل [illegible]

اور ان [illegible] علاقوں میں زناتہ [illegible] مغرب اوسط میں حکومت [illegible] اور [illegible] اور ان کے قبائل [illegible] کرتے تھے اور جو ان سے [illegible] کے ساتھ [illegible] غالب آ جاتے تھے [illegible] ان سے اپنے [illegible] کرتے تھے اور وہ ان قوموں [illegible] ان سے [illegible] دیتے تھے [illegible] ان سے مال [illegible] لیتے تھے۔

[illegible] بن عامر [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] ان کی [illegible] اور انہوں نے [illegible] کے [illegible] سلطنت سے [illegible] اور وہ اپنی [illegible] میں زناتہ [illegible] مغراوہ میں سے [illegible] تلمسان ان کے [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] سے جنگ کرنے [illegible] ان [illegible]

کے ساتھ جنگ کرنے اور انہیں اعراب کے مقامات کے ملحقہ دور افریقی علاقے اور مغرب اوسط سے دور ہٹانے کے لئے بڑے کارنامے دکھائے اور ان کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے ایک جنگ میں ہلاک ہو گیا اور قبائل زناتہ کے بالائی تمام مقامات پر غالب آ گئے اور ان کو اعراب اور ان کے ملحقہ افریقی علاقوں سے دور کر دیا اور بنی مرین، عبدالواد اور توجین کے پیچھے واپس مغرب اوسط کے صحرا میں اپنے مواطن میں آ گئے جو مصاب اور جبل راشد سے ملویہ تک اور فیکیک سے تیکلات تک تھے اور انہوں نے بنی وماتو اور بنی یلومی کی پناہ لے لی جو مغرب اوسط میں مقامات کے ملوک تھے اور ان کے زیر سایہ رہنے لگے اور انہوں نے اس ویرانے کے مواطن کے لئے باہم تقسیم کر لیا پس ان میں سے بنو مرین مغرب اقصیٰ کی جانب مغربی طرف فیکیک اور ملویہ میں رہتے تھے اور ملویہ اور تیکلاسن میں اکٹھے ہو کر بنی بادین سے دور ہو گئے پس وہ اطراف وادی کے وقت ان کے قریب ہو جاتے تھے اور مغرب اوسط کی جانب مشرقی سمت فیکیک اور صدایہ کے درمیان سے لے کر جبل راشد اور مصاب تک بنی بادین رہتے تھے ہم عصر ہونے کی وجہ سے ان کے اور بنی مرین کے درمیان مسلسل جنگیں ہوتی رہتی تھیں کیونکہ ان مواطن میں پڑوسی قبائل کا ایک سبب ہے کیا تھا اور ان جنگوں میں بنی بادین کو اپنے قبائل کی کثرت اور تعداد کی فراوانی کی وجہ سے اکثر غلبہ حاصل ہوتا تھا۔ اس لئے یہ چار قبیلے تھے بنو عبدالواد بنو توجین بنو زردال اور بنو مصاب اور ان کے ساتھ ایک اور قبیلہ بھی تھا جو ان کے بھائی بنو راشد تھے۔

بنو راشد: اور ہم پہلے ان کا بیان کر چکے ہیں کہ راشد بادین کا بھائی ہے اور بنی راشد کا موطن صحرا میں وہ پہاڑ ہے جو ان کے نام سے مشہور ہے اور وہ مسلسل اسی پوزیشن میں رہے یہاں تک کہ موحدین کی حکومت آ گئی اور بنو عبدالواد توجین اور مغراوہ نے موحدین کے خلاف بنو یلومی کی مدد کی جیسا کہ ان کے حالات میں مذکور ہے۔

مغرب اوسط پر موحدین کا غلبہ: پھر موحدین مغرب اوسط اور اس کے زناتی قبائل پر غالب آ گئے تو انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور بنو عبدالواد اور توجین موحدین کی طرف ہو گئے اور ان کے قریب ہو گئے اور موحدین کے مخلص خیر خواہ بن گئے تو انہوں نے خود ہی ان کو چھوڑ کر انہیں منتخب کر لیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور موحدین نے مغرب اوسط کے مقامات کو بنی یلومی اور بنی وماتو کے لئے اسی طرح چھوڑ دیا جیسے کہ وہ تھے تو انہوں نے ان پر قبضہ کر لیا اور مغرب اوسط کے اس عرصہ میں بنی بادین کے آنے کے بعد بنو مرین پیچھے رہ گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مغرب میں جس میں بھی انہوں نے حکومتوں پر غلبہ پایا اور علاقوں کو شامل کیا اور مشارق سے مغارب تک انتظام کیا اور مغرب اقصیٰ سے افریقہ تک حکومتوں کی کرسیوں پر بیٹھنے کی تمہید کی حکومتوں کے لئے منتخب کر لیا تھا۔

والملک للہ یوتیہ من یشاء من عبادہ

بنو مرین اور بنو عبدالواد: پس بنو مرین اور بنو عبدالواد نے بنی وماتو کے قبائل سے حکومت کا قبضہ لے لیا اور انہوں نے اپنے اپنے مواطن میں زناتہ کی زمین میں حکومت دوسرے سے لی اور ملک کی کرسی سے اقوام کو کھینچا اور اس صحرائی حکومت میں ان کے بھائیوں بنی توجین نے ان کا مقابلہ کیا اور اس طبقے میں کچھ اور لوگ بھی تھے جنہیں منتشر ہو جانے کے قبائل میں سے آل خزر نے چھوڑا تھا اور وہ ان کی مرزبوم میں ایک شاخ بن کر رہتے تھے پس ان قبائل نے حکومت کی ڈوری کو کھینچا اور علامت کے طور میں

ان سے مقابلہ کیا اور جس نے ان قبائل سے تعلق پیدا کیا اس پر احسان کیا پس انہوں نے پانی اور حکومت کے بارے میں اپنے حصے کے متعلق ان سے مقابلہ کیا۔

اور بنو عبد الواد بھی ان کی قدر کم کرتے اور ان کی ناک کاٹتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کی شدت و قوت کو ختم کر دیا اور عبد الواد اور بنی مرین کی حکومت ایک جگہ کی وجہ سے جو ان کی زیادتی کے نتیجے میں رونما ہوئی تھی بادشاہت کے نشان سے خالی ہو گئی اور سب کچھ بنی مرین کی خود مختاری اور ان تمام قبائل کو پیچھے چلانے کی وجہ سے ہوا جیسا کہ ہم آپ کے سامنے بیان کریں گے اور ان کی حکومت اور ان چاروں قبائل کے دعائم کا ذکر کریں گے جو زناتہ کے طبقہ ثانیہ کے سردار ہیں۔ والملک للّٰہ یوتیہ من یشاء و العاقبۃ للمتقین

اب ہم طبقہ اولیٰ میں سے بقیہ مغراوہ اور ان کے سرداروں میں سے اولاد مندیل کو طبقہ ثانیہ میں جو حکومت حاصل تھی اس کے ذکر سے اس کا آغاز کرتے ہیں۔

فصل

طبقہ ثانیہ میں سے اولاد مندیل کے حالات اور انہوں نے اپنی مغراوہ قوم کو ان کے وطن اوّل شلف اور مغرب اوسط کے نواح میں جو دوبارہ حکومت لے کر دی اس کا ذکر

جب آل خزر کے ہاتھ سے مغراوہ کی حکومت چلی گئی اور تلمسان سمیت مغرب اوسط اور اقصیٰ میں لمتونہ کی حکومت کمزور ہو گئی اور قبائل مغراوہ جو پہلے صحراؤں میں مغرب اور افریقہ کے نواح میں صحراؤں اور ٹیلوں میں تھے پھر وہ کمزور ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ اپنے مرکز اوّل شلف اور اس کے ماتحت علاقے میں آ گئے جہاں خود ان کے ہمسائے بنی توجین اور بنو راشد رہتے تھے کہتے ہیں کہ وہ منداد بن ابو سعید بن ورغاک اور مغراوہ کی نسل سے ہیں اور بسا اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ زناتہ میں سے ہیں اور مغراوہ میں سے نہیں ہیں اور ان کا جد امجد ان میں سے بادشاہ تھے جب ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ ملک میں پراگندہ ہو گئے اور ان میں سے عبد الصمد بن محمد بن خزرون اپنے اہل بیت سے جنہوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا تھا بھاگ کر مجلس کی طرف چلا گیا اور اس کا والد خزرون بن خلیفہ طرابلس میں ان کے بادشاہوں میں سے پہلا بادشاہ تھا جس نے

کئی سال تک ان کے درمیان اقامت پذیر رہا پھر ان کے پاس سے کوچ کر کے مغرب میں اپنی قوم مغراوہ کے ان باقی ماندہ لوگوں کے پاس آیا جو بنی ورسیفان کی اولاد میں سے اور بنی [illegible] قبیلہ میں سے تھے تو انہوں نے بڑے اعزاز و اکرام سے اس کا استقبال کیا اور [illegible] اور اس نے ان سے رشتہ داری کی اور اس کے بہت بیٹے ہوئے جو ان کے درمیان بنی محمد اور [illegible] صاحب اول کی نسبت سے خزر [illegible] کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

ابنا کی اور رتیج بن عبد الصمد اور اس کا ایک بیٹا [illegible] بن عبد الصمد [illegible] رتیج بن عبد الصمد کے لقب سے ملقب تھا اور اس نے [illegible] اور [illegible] کاموں کو اختیار کر لیا تھا اور ماخوخ نے ایک شخص نے جو [illegible] کا بادشاہ تھا اس نے اپنی بیٹی کا رشتہ اس سے کیا اور وہ بیٹی اسے بیاہ دی تو اس کی قوم نسب اور شوکت کی وجہ سے ان کے ہاں اس کی عزت [illegible] ہو گئی۔

اور جب اس کے بعد موحدین کی حکومت آئی تو انہوں نے اس کے [illegible] کاموں کی وجہ سے اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا اور [illegible] طلب سے [illegible] اور وہ [illegible] اور اس کا بیٹا رتیج تھا [illegible] گیا تھے۔

عبد الرحمن اور بنی ماخوخ سے عبد الرحمن [illegible] نے [illegible] بیٹا ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتے تھے اور [illegible] اور اس کی اولاد میں [illegible] عجیب و غریب [illegible] تھا۔ جب یہ پیدا ہوا تو اس کی ماں اسے صحرا میں لے گئی اور اسے ایک درخت کے [illegible] کی اور شہد کی مکھیاں [illegible] اس پر [illegible] کرتے ہوئے اس کے اوپر [illegible] لگے [illegible] اس نے اسے [illegible] دیکھا تو شفقت سے [illegible] ایک عارف نے اس سے کہا فکر مت کرو [illegible] اس کو بڑی عظمت حاصل ہوگی اور یہ عبد الرحمن اپنے نسب شجاعت اور اپنے بھائیوں کے خاندان کی کثرت کی وجہ سے مدت تک اس [illegible] میں پرورش پاتا رہا اور قبائل مغراوہ اس کے پاس جمع ہو گئے جس کی وجہ سے اسے قوت و شوکت اور موحدین کی حکومت میں تقدم حاصل ہو گیا

چونکہ یہ خلافت کے راستوں میں ان کے ساتھ [illegible] کرتے اور ان کے پاس جمع ہونے کو ضروری قرار دیتا تھا اور ان کے [illegible] اپنی جنگوں میں [illegible] جاتے اور آتے ہوئے [illegible] پانی سے گزرتے تھے اور وہ ان کی خوب مہمان نوازی کرتا تھا اور وہ اس کے مسلک کی تعریف کرتے ہوئے [illegible] جاتے تھے اور ان کے خلفاء اس پر بہت رشک کرتے تھے۔

ایک روز [illegible] جب [illegible] مراکش میں خلیفہ کے فوت ہونے کی اطلاع آئی تو وہ [illegible] اور [illegible] پر [illegible] ہو گیا اور اسے [illegible] عبد الرحمن کے سپرد کر دیا اور اس نے اپنے وطن کی سرحدوں تک [illegible] کی حفاظت کرنے کے بعد اپنے [illegible] جہاں اسے بڑی دولت حاصل تھی جس سے اسے بڑی قوت ملی اس نے اپنی قوم اور [illegible] خاندان سے [illegible] حاصل کئے اور اسی دوران میں فوت ہو گیا اور [illegible] عبد الرحمن کا [illegible] مراکش میں خلیفہ کی حکومت کمزور ہو گئی۔

منندیل اور تمیم اور اس کے بیٹوں میں سے منندیل اور تمیم بھی تھے ان دونوں میں سے منندیل بڑا تھا جب جنگ [illegible] تو منندیل نے اپنی قوم کی [illegible] حاصل [illegible] اور اسے [illegible] کے قریب [illegible] کے علاقوں پر قبضہ پانے کی امید ہو گئی تو وہ اپنی [illegible] میں [illegible]

امن کیا اور اپنے بیٹوں کو بچانے لگا۔ پھر بڑے بڑے علاقوں کی طرف اس کا قدم بڑھنے لگا پس اس نے جبل وانشریس اور المدیہ اور اس کے نزدیک کے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور اس نے مرات قلعوں کی حد بندی کی جو اس دور میں متیجہ کا آباد میدانی علاقہ ہے اور بستیوں اور شہروں کی طرح آباد ہے۔

اہل متیجہ مورخین نے بیان کیا ہے کہ اس زمانے میں اہل متیجہ تین شہروں میں رہتے ہوتے تھے جب یہ ان میں گھس گیا اور غارت گروں نے ان کے چوکوں کو پامال کر دیا اور اس کی آبادی کو ویران کر کے کھنڈر بنا دیا تو ان کے بارے میں ان کے متعلق یہ بدگمانی کی جاتی ہے کہ وہ موحدین کی اطاعت سے وابستہ تھا۔ تو اس نے اس آدمی کے ساتھ صلح کی جس نے اس کے ان کے ساتھ صلح کی اور اس آدمی سے جنگ کی جس نے ان کے ساتھ جنگ کی۔

اور جب سے موحدین نے افریقہ پر غالب آ کر ابن غانیہ کو وہاں سے نکال دیا اور اس کے مضافاتی علاقوں سے نکال دیا تو شیخ ابو محمد بن ابی حفص نے کوچ کر کے افریقہ کی طرف نکالا، یہاں تک کہ وہ ۶۱۸ھ میں فوت ہو گیا۔ تو یحییٰ ابن غانیہ نے اپنی حکومت دوبارہ لینے کا شوق کیا اور خروج کیا اور سرحدوں کی طرف سبقت کر کے وہاں خرابی اور بربادی کرنے لگا پھر افریقہ سے گزر کر بلاد زناتہ کی طرف چڑھ گیا اور وہاں پر لوٹ مار کی اور بستیوں کو لوٹا اور اس کے اور ان کے درمیان بار بار جنگیں ہوئیں تو مندیل بن عبد الرحمٰن نے فوج جمع کی۔ اس کے نتیجے میں اس نے اس کے ساتھ جنگ کی تو اسے شکست ہوئی اور معرکہ دونوں سے الگ ہو گئے تو ابن غانیہ نے ۶۲۲ھ یا ۶۲۳ھ میں اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور اس کی شکست کے بعد اس نے الجزائر پر قبضہ کر لیا اور اس کے اعضاء کو صلیب دی اور دوسروں کے لئے اسے عبرت بنایا اور اس کی قوم کی امارت اس کے بیٹوں نے سنبھال لی اور وہ بہت سے شریف بیٹوں کا باپ تھا جنہیں بڑا شرف اور اقتدار حاصل تھا اور وہ اپنے معاملات میں اپنے بڑے بھائی عباس کی طرف رجوع کرتے تھے جس نے اپنے باپ کے طریقے کو اپنایا اور بلاد متیجہ پر ہی اکتفا کر لیا۔

پھر بنو توجین نے جبل وانشریس اور المدیہ کے نواح اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں میں ان پر غلبہ پا لیا اور اپنے مرکز اول حلب میں آ گئے اور انہوں نے وہاں پر بدوی حکومت قائم کی اور انہوں نے اس میں خیام کے مقامات اور بستیوں کو بھی چھوڑا اور اس نے ملیانہ، تنس، برشک اور شرشال کے شہروں پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر انہوں نے شخصی دولت کو قائم کیا اور بلاد متیجہ کی حد بندی کی۔

یغمراسن بن زیان اور جب تلمسان میں یغمراسن بن زیان کے لئے حکومت ہموار ہو گئی اور وہاں پر اس کی علامت مضبوط ہو گئی تو اس نے اپنی جوانب سے ان پڑوسیوں کے بجائے بنی عبد الواد کو مغرب اوسط کے علاقوں پر غلبہ پانے کی علامت کے طور پر مقرر کر دیا اور اس نے مغراوہ کے ساتھ ان کی قوم بنو توجین اور بنی مندیل سے جنگ کی تو ان سب نے امیر ابو زکریا بن حفص کی طرف توجہ کی جس نے افریقہ میں بنی عبد المومن سے حکومت لی تھی اور انہوں نے یغمراسن کے خلاف اس کی طرف فریاد کی پس اس نے ان کے مقابلے کے لئے تمام موحدین اور عربوں کو جمع کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے تلمسان پر غالب آ کر اسے فتح کیا اور جب وہ الحضرۃ کی طرف واپس لوٹا تو اس نے واپسی پر زناتہ کی قوم اور اپنے وطن پر امیر مقرر کیا پس اس نے عباس بن مندیل کو مغراوہ اور عبد القوی کو توجین اور مدیہ سے روکنے پر مامور کیا اس نے ان کے لئے معمولات کا نشان جائز کر دیا تو انہوں نے اس کے قریب محلے میں معمولات دیئے اور عباس

نے عمران کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر لیا اور عمران شہر میں اس کے پاس آیا تو اس نے بڑے احترام و اکرام کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کے بعد [illegible] سے اعراض کر لیا۔

کہتے ہیں کہ اس نے ایک روز اپنا محل دیکھا جو بہت بلند تھا کہ اس نے ایک سوار کو دوڑتے ہوئے ساتھ تک آتے دیکھا تو اس سے خوش ہوا اور اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے تو انہوں نے اس سے کہا [illegible] مکتوب میں تعریف کی [illegible] ناراض ہو کر [illegible] کے پاس چلا گیا [illegible] کے قول کا مصداق بن گیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو [illegible] اور اس نے اپنے [illegible] کے بعد [illegible] میں وفات پائی۔

محمد بن افلح اس کے بعد اس کے بیٹے محمد بن افلح نے حکومت سنبھالی اور [illegible] کے درمیان ملاقات ہوئی اور انہوں نے اتفاق اور مصالحت کی راہ اختیار کی اور [illegible] کے ساتھ مغرب سے جنگ کرنے کے لئے نکلا جس میں یعقوب بن [illegible] نے انہیں شکست دی اور [illegible] اپنے اطاعت گزاروں کو لوٹ آئے [illegible] میں [illegible] ان کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] کی حکومت کا خاتمہ اپنی کوششوں سے کر دیا۔

بغاوت کا واقعہ اس بغاوت کا واقعہ یہ ہے کہ ابو العباس [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اپنے وقت [illegible] [illegible] تھا [illegible] کے پاس آتے تھے اور [illegible] سے [illegible] کرتے تھے۔ خبر نے اسے [illegible] تک پہنچایا اور یعقوب [illegible] کے بیٹوں کے زمانے [illegible] امارت [illegible] کے بیٹے [illegible] نے اس حکومت کی [illegible] پہنچایا اور [illegible] کے حصول کے لئے [illegible] کی وجہ سے [illegible] تھا اور اس کے باوجود [illegible] ان کو [illegible] [illegible] کے [illegible] اور [illegible] اپنے شہر میں [illegible] ہونے کا خیال [illegible] کے حالات [illegible] خلیفہ المعتصم کے [illegible] چھوڑ دیا جب یہ خبر [illegible] تو اس نے اپنے بھائی [illegible] کے ساتھ بھیجا جس میں [illegible] سے [illegible] تھے اپنے باپ کو چھوڑ [illegible] ایک بادل کے ساتھ اس نے [illegible] آیا تھا [illegible] سلطان نے شہر کے [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] کی طرف [illegible] اور وہ ایک رات [illegible] شہر میں داخل ہو گئے اور [illegible] رات کی تاریکی میں بھاگ گئے اور ایک [illegible] سے نکل کر [illegible] کے پاس چلا گیا اور یعقوب بن [illegible] کے پاس [illegible] تو انہوں نے اسے [illegible] اس کے بعد یعقوب بن افلح بھی چلا گیا [illegible] کے [illegible] ان کے [illegible] میں بیان کرتے ہیں اور [illegible] اور [illegible] ابو حفص [illegible] کی طرف واپس آ گئے اور [illegible] نے محمد بن افلح کو [illegible] مقرر کر دیا تو اس نے [illegible] قوم کے طریق کے مطابق [illegible] حکومت قائم کی۔

محمد بن افلح کی وفات محمد بن افلح [illegible] میں اپنی امامت کے [illegible] سال میں ہلاک ہو گیا اور اس نے [illegible] بہت [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کو قتل کر دیا اور اس کے [illegible] اپنے بھائی [illegible] نے

بیٹے عطیہ کو بھی قتل کر دیا اور خود بھی وہاں چلا گیا اور ثابت نے اسے حکومت میں شریک کیا اور اس کی قوم اس کے پاس جمع ہو گئی اور اولاد مندیل نے چند معمولی معاملات پر باہم جھگڑا کیا اور ان کے دل سخت ہو گئے اور یغمراسن بن زیان نے ان پر چڑھائی کی اور محمد بن مندیل نے اس سے ساز باز کی کہ وہ اسے [illegible] پر قبضہ دلائے اور اپنی قوم پر امارت کے حصول میں اس کی مدد کرے پس اس نے اس معاملے میں اس کی مدد کی اور ۶۶۸ھ میں ثابت کو معزول کر کے اور امارت کے بارے میں اس کی مدد کر کے اسے شہر کے [illegible] پر قبضہ دلا دیا [illegible] مغراوہ کے [illegible] طے کیا [illegible] ہو گیا اور یغمراسن اپنی قوم کی قوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور محمد بن مندیل نے عمر کو اسی طرح قتل کر دیا [illegible] یغمراسن سے قریب ہونے کے لئے [illegible] محمد بن مندیل ثابت اور عطیہ نے اتفاق کیا [illegible] انہوں نے اسے ۶۶۸ھ میں [illegible] قبضہ دلا دیا اور مغراوہ کی حکومت قائم رہی یہاں تک کہ ۶۸۱ھ [illegible] ہو گیا۔

ثابت بن مندیل [illegible] ثابت بن مندیل مغراوہ [illegible] اس کا بھائی [illegible] اور اپنے ساتھی زیان [illegible] محمد بن عبدالقوی اور عبدالمطلب بن یغمراسن کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے اندلس چلا گیا [illegible] ثابت نے [illegible] یغمراسن کے قبضے [illegible] ثابت [illegible] نے اس پر حملہ کیا [illegible] ۶۸۰ھ میں اپنی وفات کے قریب واپس آ گیا۔

یغمراسن کی وفات جب یغمراسن فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کے بیٹے عثمان نے حکومت سنبھالی تو ثابت نے اس کے خلاف بغاوت کر دی پھر وہ جنگ کو [illegible] مغراوہ کی طرف آئے اور ان کے [illegible] پر غالب آ گیا اور بنی [illegible] کی مدافعت سے [illegible] قبضہ کر لیا۔

اور ثابت بن مندیل [illegible] پر غالب آ [illegible] پر قبضہ کر لیا پھر [illegible] سے [illegible] ہو گیا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور عثمان [illegible] یہاں تک کہ اس نے ۶۹۳ھ میں ان پر چڑھائی کی اور ان کے اعمال و مضافات پر قبضہ کر لیا [illegible] اور ثابت بن مندیل [illegible] عثمان [illegible] کا محاصرہ کر لیا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا اور ۶۹۳ھ میں یوسف بن یعقوب [illegible] کے پاس [illegible] اس نے [illegible] کی عزت کی [illegible] اس کی مدد [illegible] ثابت اور [illegible] کے درمیان [illegible] پایا جاتا تھا [illegible] اس کے پاس [illegible] ثابت بن مندیل نے اپنے بیٹے محمد [illegible] امیر بنایا اور [illegible] حکومت [illegible] لیا۔

ثابت اور محمد کی وفات [illegible] اس کا باپ ثابت اپنی قوم کی طرف واپس آیا تو وہ [illegible] مغراوہ کی امارت پر قائم رہا

[illegible]

[illegible]

راشد بن محمد [illegible]

[illegible]

تو وہیں ہلاک ہو گئیں۔ یہ واقعہ [illegible]ھ میں ہوا۔

علی اور حمو: اور جب سلطان کو یہ اطلاع ملی تو وہ ان پر برافروختہ ہو گیا اور اس نے اپنے عم زاد علی بن یحییٰ اور اس کے بھائی حمو اور ان کی قوم کے جو لوگ ان کے ساتھ تھے انہیں بھیجا تو انہوں نے تیروں سے انہیں قتل کر دیا اور وہاں سے جنگ کی پھر اس نے دوسری مرتبہ اس کے بھائی ابو یحییٰ بن یعقوب کو [illegible]ھ میں بھیجا تو اس نے بلاد مغراوہ پر قبضہ کر لیا اور راشد اپنے چچا حسن بن ثابت اور اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ متیجہ کے جبال صنہاجہ میں چلا گیا پس ابو یحییٰ بن یعقوب نے ان کے ساتھ جنگ کی اور راشد نے یوسف بن یعقوب سے مراسلت کی ان کے درمیان صلح طے پا گئی اور فوجیں وہاں سے واپس آ گئیں اور منصف بن ثابت نے اس کے ساتھ اپنے بیٹوں اور خاندان کو اندلس بھیج دیا اور وہ زندگی بھر وہیں رہے۔

یوسف بن یعقوب: اور جب یوسف بن یعقوب [illegible]ھ کے آخر میں تلمسان میں اپنی اقامت گاہ میں فوت ہو گیا تو اس کے پوتے ابو ثابت اور سلطان کی سپہ سالار ابو زیان بن عثمان کے درمیان اس شرط پر صلح ہو گئی کہ بنو مرین ان تمام امصار و ثغور و مضافات کو ان کے لئے چھوڑ دیں گے جن پر انہوں نے قبضہ کیا تھا اور انہوں نے اسے اپنے محافظوں اور گورنروں کے ساتھ بھیجا اور ان علاقوں کو زناتی زبان کے گورنروں کے لئے چھوڑ دیا اور راشد نے اپنے ملک کی واپسی کی خواہش کی اور ملیانہ پر چڑھائی کر کے اس کا محاصرہ کر لیا۔ جب بنو مرین بنو زیان کے لئے ان علاقوں سے دستبردار ہو گئے اور ملیانہ اور تونس اس کے قبضہ میں آ گئے تو راشد کی سعی ناکام ہو گئی اور وہ شہر سے بھاگ گیا پھر جلد ہی ابو زیان کی وفات ہو گئی۔

ابو حمو موسیٰ بن عثمان: اور اس کا بھائی ابو حمو موسیٰ بن عثمان حکمران بنا اور اس نے مغرب اوسط پر قبضہ کر لیا پس راشد فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس نے ملیانہ اور المریہ پر قبضہ کر لیا پھر تونس پر قبضہ کیا اور اپنے غلام مسامح کو اس کا امیر مقرر کر دیا اور اس کے ساتھ حاکم بجایہ سلطان ابو البقاء خالد ابن مولانا امیر ابی زکریا بن سلطان ابی اسحاق نے بھی الجزائر کو ابن علان باغی کے قبضہ سے واپس لینے کے لئے فوج بھیجی۔ وہاں پر راشد بن محمد سے ملا اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور اس کے کام میں اس کی مدد کی اور سلطان اسے نہایت احترام و اکرام سے ملا اور اس نے اس کا اور اس کی قوم کا صنہاجہ سے جو حکومت کے دوست تھے اور بجایہ اور جبل زواوہ پر متغلب تھے معاہدہ کروا دیا پس راشد اور ان کے سردار یعقوب بن خلوف کی دوستی حکومت کے آخر تک قائم رہی۔

سلطان کا المریۃ کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کرنا: جب سلطان تونس میں المریۃ کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کرنے کے لئے اٹھا تو اس نے یعقوب بن خلوف کو بجایہ پر گورنر مقرر کیا اور راشد نے اپنی قوم سمیت اس کے ساتھ چھوڑ لیا اور جنگوں میں ان کے سامنے داد شجاعت دی اور اسے اس کے دوستوں کی مدد سے بہت تنگ کر دیا اور جب اس نے ان کے اموال پر قبضہ کر لیا اور ان کے حلف کے سرداروں پر غالب آ گیا تو حکومت کے صاحب راشد اور اس کی قوم کو بچانے کے لئے قرابت داروں کے بارے میں حکم کے نفاذ سے مایوس ہوا اور وہ مسافروں سے جنگ کرنے لگا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے سلطان کے دربار میں بھجوا دیا تو اس نے اس کے متعلق حکم الٰہی نافذ کیا اور راشد [illegible] چلا گیا اور اپنے

روحت ابن خلوف کے پاس پہنچ گیا جو [illegible] ادا کرتا تھا۔

یعقوب بن خلوف کی وفات: اور یعقوب بن خلوف فوت ہو گیا تو سلطان نے اس کی جگہ اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کو مقرر کر دیا لیکن اس نے اپنے باپ کے دوست راشد کے ایام میں اپنے باپ سے حق کو چھوڑا اور ایک روز اس سے [illegible] بھی لیکن جب عبدالرحمٰن نے اس بغض کو دبایا جو اس نے اس کے متعلق راشد سے حکومت میں اپنے مقام اور اپنی قوم کی شوکت کی طرف اشارہ کیا تو [illegible] اس نے [illegible] کے کان میں کہا اور عبدالرحمٰن نے اسے اور اس کے قرابت داروں کو پکڑ لیا اور انہوں نے اسے [illegible] اور مقام [illegible] الحاصیہ کی سرحدوں پر چلے گئے اور [illegible] ان سے [illegible] گویا وہ یہاں کبھی موجود ہی نہ تھے۔

بنو منیف اور اولاد معزن: اور ان میں سے بنو منیف اور اولاد معزن مسلمانوں کی سرحدوں پر جا کر [illegible] کے ساتھ افریقہ چلے گئے اور ان میں سے ایک گروہ کی اولاد [illegible] آباد [illegible] میں ان کا [illegible] کی ایک شریف جماعت ہے [illegible] حکومت کی فوجوں میں [illegible] بڑی طاقت ہو گی۔

[illegible] اور [illegible] بن یعقوب [illegible] عبدالحق کے [illegible] کے پاس چلا گیا تو اس نے اس کی کفالت کی اور [illegible] بنی مرین نے الحسن کی طرف [illegible] ان کے دوستوں [illegible] حسن سلوک کیا اور حکومت کے [illegible] نے اس سے [illegible] کی۔

مغرب اوسط پر سلطان ابوالحسن کا غلبہ اور آل زیان کی حکومت کا خاتمہ: جیسا کہ مغرب اوسط پر سلطان ابوالحسن غالب ہو گیا اور اس نے آل زیان کی حکومت کو مٹا دیا اور زناتہ کو متحد کیا اور بلاد افریقہ اور موحدین کی [illegible] کے ساتھ [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] اور [illegible] ان کے پہلے [illegible] بن راشد بن محمد بن ثابت بن مندیل نے [illegible] اور [illegible] حکومت قائم [illegible] سے [illegible] اس نے [illegible] کے لئے [illegible]۔

سلطان ابوالحسن کی افریقہ اور بجایہ کی طرف آمد: اور سلطان ابوالحسن [illegible] افریقہ آیا [illegible] الجزائر [illegible] حکومت [illegible] آ گیا [illegible] کی طرف پیغام بھیجا [illegible] کے خلاف اس کی مدد [illegible] حکومت [illegible] سلطان ابوالحسن نے [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور [illegible] کے برخلاف ان کی مدد کی اور سلطان ابوالحسن الجزائر [illegible] سلطان ابوالحسن کی فوجوں [illegible]

اس کا بیٹا الناصر مارا گیا اور اس کا خون رائیگاں گیا اور وہ خود [illegible] صحرا کی طرف نکل گیا اور وہاں سے مغرب اقصیٰ کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم ابھی ذکر کریں گے۔

اور ابو حمو ان میں سے تلمسان کے [illegible] نے بلاد مغراوہ میں اپنے اسلاف کی طرح حکومت کے انتظام کرنے لگے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا پس ان کے سلطان ابو تاشفین اور اس کا بھائی ابو ثابت الزعیم عبد الرحمٰن بن یحییٰ بن یغمراسن بنی عبد الواد کی فوجوں کے سرداروں کے مقابلہ میں گیا اور ان کی فوج نے [illegible] میں بلاد مغراوہ کو پامال کر دیا اور اس نے ان کی فوجوں کو شکست دی اور [illegible] مقامات میں ان پر غالب آ گیا اور علی بن راشد کو ان کی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ تنس میں روک دیا اور پھر وہ بھائیوں کے ساتھ وہاں قلعہ بند ہو گیا پس وہ محاصرے میں آ گیا اور [illegible] سے نکلا۔

علی بن راشد کی خود کشی جب علی بن راشد نے دیکھا کہ اس کا محاصرہ ہو گیا ہے تو وہ اپنے محل کے ایک کونے میں گیا اور وہاں سے الگ ہو گیا اور اپنی تلوار کی دھار سے اپنے آپ کو ذبح کر دیا اور دوسروں کے لئے ایک عبرت اور مثال بن گیا اور اس وقت ابو ثابت شہر میں داخل ہو گیا اور [illegible] کے متعلق [illegible] سے پوچھا کہ یہ شہر والوں میں سے تھے انہیں قتل کر دیا اور [illegible] نے [illegible] کی طرف بھاگ گئے [illegible] باقی اور ان کی حکومت کے ساتھ [illegible] کی فوجوں کے [illegible] کے [illegible] سے ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

بنی مرین کی تلمسان کو دوبارہ واپسی پھر بنی مرین تلمسان کو دوبارہ واپس آ گئے اور [illegible] ان پر غالب آ گئے اور ان کے [illegible] سلطان ابو عنان کی حکومت میں ان کا صفایا ہو گیا اور ان کی [illegible] اور آل یغمراسن میں سے [illegible] نے اپنی [illegible] ابو حمو موسیٰ بن یوسف کے ہاتھ پر [illegible] دوسری حکومت قائم ہوئی جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

بنی مرین کی تلمسان کی طرف تیسری بار آمد پھر بنی مرین تلمسان کی طرف تیسری بار آئے اور سلطان عبد العزیز بن سلطان ابو الحسن نے [illegible] میں اسے فتح کر لیا اور اس نے اپنی فوجوں کو اس وقت ابو حمو کے تعاقب میں بھیجا جب وہ اپنی قوم اور اپنے عرب مددگاروں کے ساتھ فرار ہو گیا تھا جیسا کہ ہم یہ سب حالات بیان کریں گے۔

اور جب فوجیں بطحا تک پہنچیں تو [illegible] نے [illegible] کا [illegible] کے [illegible] کی [illegible] انتظار کیا ان میں علی بن راشد المغراوی کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حمزہ تھا [illegible] کی حالت میں [illegible] کے تعلق کی وجہ سے ان کی حکومت میں پرورش پائی لیکن ان کی [illegible] نے اس کی کفالت کی اور ان کے احوال نے اس کی حفاظت کی یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا اور ان کے [illegible] میں [illegible] اور ان کے [illegible] ایک دن [illegible] کے [illegible] شکایت کرتے ہوئے پوچھا اور اس کے جواب [illegible] پس وہ [illegible] سے [illegible] کے پہاڑ میں چلا گیا تو انہوں نے [illegible] اور اس کی حفاظت کی اور اس نے اپنی قوم کی دعوت کا اعلان کر دیا تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور سلطان نے اپنے وزیر [illegible] بن [illegible] کو [illegible]

کا کہ سردار تھا بنی مرین کی بے شمار فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ کو [illegible] یہ لوگ بھی وہاں پہاڑ کے میدان میں اتر آئے بھی اس نے ان کا محاصرہ کر لیا اور دونوں ایک دوسرے سے لڑتے رہے یہاں تک کہ [illegible] مرتے گرتے۔

ابوبکر بن غازی اور سلطان نے اپنے وزیر ابوبکر بن غازی پر اعتماد کیا تو وہ بے شمار فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ پر گیا اور جنگ کی پس کئی ماہ جنگ جاری رہی پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور اس نے انہیں ان کے پہاڑوں سے اتار دیا اور حمزہ بن علی اپنی قوم کی جماعت کے ساتھ بھاگ گیا اور [illegible] میں [illegible] انہوں نے [illegible] پھر اس نے [illegible] ابو سعید [illegible] کے [illegible] قبول کر لی [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] بیان کریں گے۔

اور ابو سعید نے ان کی اطاعت اختیار کر لی اور [illegible] اپنے وطن کو واپس [illegible] ان کا انتقام [illegible] اور حمزہ نے [illegible] کی طرف آنا شروع کیا پس اس نے اپنی قوم کی جماعت کے ساتھ چلنے کی تیاری کی یہاں تک کہ جب وہ ان کے پاس اترے تو انہوں نے اس [illegible] انہوں نے اطاعت کا عہد کیا تھا [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف [illegible] میں نکلے تو انہوں نے ان کی [illegible] اور [illegible] کے پاس [illegible] سلطان [illegible] ان کے بعد ساتھیوں سمیت قتل کر دیا [illegible] اور ان کے [illegible] ایک لکڑی نصب کر کے ان کے اعضاء کو صلیب دیا گیا اور [illegible] ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ امراء کے نوکر اور حکومتوں کی فوج بن گئے اور اسی طرح اطراف میں متفرق ہو گئے جیسا کہ [illegible] کی کوئی خبر معلوم نہیں۔

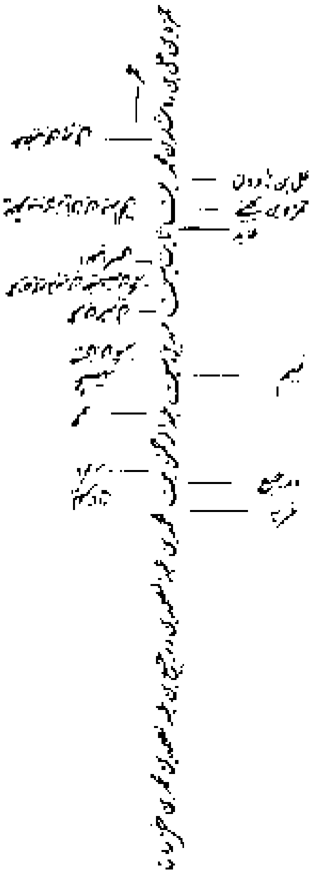
حمزہ بن علی بن راشد بن محمد بیت ثابت بیت مدیر بیت عبد الرحمن بیت محمد بن عبد الصمد بن رجیح بن طیب نعمہ بن محمد بن حمزہ بابا

فصل

طبقۂ ثانیہ میں سے بنی عبدالواد کے حالات اور تلمسان اور بلادِ مغرب میں انہیں جو حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا ذکر اور آغاز و انجام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کچھ جوتی کہتے ہیں کہ وہ محمد بن ادریس یا محمد بن عبداللہ یا محمد بن القاسم کا بیٹا ہے اور یہ سب کے سب ایک بے بنیاد خیال کے مطابق ادریس بن ادریس کی اولاد میں سے ہیں۔ بنی القاسم کا اس امر پر اتفاق پایا جاتا ہے حالانکہ محمد ان انساب کی معرفت سے بہت دور ہے واللہ تعالیٰ ہی اس کی صحت کو بہتر جانتا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ محمد [illegible] ان کے بادشاہوں کا باپ تھا جب اس [illegible] اور ادریس نسب [illegible] کیا تو کسی نے (اگر یہ بات صحیح ہے تو) ان کی [illegible] زبان میں [illegible] واللہ [illegible] ہے گا [illegible] اپنی حکومت کے ذریعے حاصل کیا ہے اور یہی بڑا اور ان کی امارت قوت و شوکت کی وجہ سے بیشتر بنو القاسم کی ریاست میں [illegible] ان کی مسعود بن [illegible] اور اس کے دو بھائی [illegible] اور [illegible] تھے اسی طرح ان میں [illegible] تھا اور کہتے ہیں کہ [illegible] بھی تھا اسی طرح ان میں عبدالحق بھی تھا جو [illegible] میں سے تھا اور عبدالمومن کے عہد میں ان کی امارت عبدالحق بن [illegible] اور [illegible] کی تھی۔

عبدالحق بن [illegible]: وہ عبدالحق بن [illegible] شخص ہے جس نے بنی مرین کے ہاتھوں سے [illegible] کیا اور جب عبدالمومن نے موحدین کے ساتھ المغرب [illegible] تھا تو اس نے [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] کہتے ہیں یہ [illegible] زبان میں [illegible] نہیں ہے بلکہ [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہیں اور [illegible] کے بعض [illegible] ہے اور [illegible] ہے۔ واللہ اعلم۔

بنو مطیر: اور بنو القاسم کے قبائل میں سے بنو مطیر [illegible] بنی القاسم کی ہیں اور عبدالمومن کے عہد میں [illegible] ان کے شیوخ میں سے تھا اور اس نے موحدین کے ساتھ [illegible] بڑی جماعت [illegible] اس نے اچھی طرح اطاعت اختیار کر لی اور ان کے ساتھ مل گیا۔

بنو علی: اور بنو القاسم کے بطون میں بنو علی بھی ہیں اور ان کی امارت ابھی پختہ نہیں ہوئی ہے یہ بڑے [illegible] تعداد اور زیادہ جمعیت والے ہیں اور [illegible] ہیں۔ [illegible] بنو علی [illegible] ہیں اور اسی طرح ان میں سے [illegible] ہے اور اس کے نسب کے بارے میں [illegible] ہے۔

بلادِ مغرب وسط پر موحدین کا قبضہ: اور جب موحدین نے [illegible] مغرب اوسط پر قبضہ کر لیا [illegible] ان کے [illegible] تو انہوں نے [illegible] اور [illegible] میں اقامت اختیار کی [illegible] کے درمیان [illegible] قتل کر دیا [illegible] ان کا سردار تھا اور اس کے بھائی کی [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] کہا جاتا ہے کہ اسے [illegible] قتل کیا گیا اور [illegible] اپنے باپ کے انتقام میں ان سے [illegible] انتقام لینے کے لئے ان کے پیچھے [illegible] پہنچ گئے [illegible]۔

بنو کمین کا فرار: اور بنو کمین پراگندہ ہو گئے اور ان کا سردار [illegible] ان کو [illegible] سے [illegible] کر لیا گیا اور [illegible] چلے گئے اور جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے یہ علاقہ ابو زکریا کے ہاں [illegible]۔

جابر بن یوسف: اور جابر بن یوسف نے بنی عبد الواد کو اپنے سے مخصوص کر لیا اور بنی عبد الواد کے اس گروہ نے مغرب اوسط کے نواح میں اقامت اختیار کر لی یہاں تک کہ عبد المومن کی [illegible] ختم ہو گئی اور [illegible] سے قبائل اور [illegible] کی جمعیت کو [illegible] اور [illegible] مطلب [illegible] کے [illegible] پر بار بار غارت گری کی اور [illegible] اور [illegible] لوٹ لیا اور ان میں فساد برپا کیا اور شہروں پر حملے کیے اور [illegible] اور بستیوں کو خراب کر دیا [illegible] کو برباد کر دیا [illegible] کو فنا کر دیا یہاں تک کہ [illegible] اور [illegible] میں ان کے تسلط [illegible] گئے

[illegible] برعکس [illegible] اور [illegible] وہ [illegible] ان کی پا کردگی کو [illegible] کیے [illegible] تھا اور اس کی اطراف کا دفاع کرتا تھا۔

سعید ابو سعید: اور مامون نے اپنے بھائی ابو سعید عثمان کو گورنر مقرر کیا تھا [illegible] وہ [illegible] تلمسان [illegible] کی قوم کے [illegible] میں سے [illegible] نے [illegible] کا گورنر تھا۔ [illegible] کے دل میں بنی عبد الواد کا [illegible] اور اس نے [illegible] ان کے مخاطب ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا اس نے ابو سعید کو اپنے [illegible] کی [illegible] جماعت کے خلاف [illegible] کیا [illegible] کے پاس [illegible] گئے تھے اس نے [illegible] کو گرفتار کر لیا [illegible] قید [illegible] کے محافظوں میں [illegible] کے چند لوگوں کی ایک جماعت رہتی تھی جس سے حکومت تعلق [illegible] تھی اور عبد المومن نے [illegible] میں ان کے نام لکھے اور انہیں محافظوں کے ساتھ شامل کر دیا اس لیے کہ ان کا سردار [illegible] تھا جس نے بنی عبد الواد کے قیدیوں کے بارے میں ان کے پاس سفارش کی تو انہوں نے اسے رد کر دیا تو وہ ناراض ہو گیا اور اس نے [illegible] کیا اور [illegible] جماعت کو قیام کیا [illegible] اپنی قوم سے [illegible] کی [illegible] حکومت [illegible] اس وقت [illegible] اور سید ابو سعید کو گرفتار کر لیا [illegible] بنی عبد الواد [illegible]

[illegible] کی اطاعت [illegible] اس [illegible] تبدیل [illegible] جلدی سے [illegible] پاس [illegible] بنی عبد الواد [illegible] اسے معلوم ہو گیا کہ ان کی حکومت کا [illegible] ان کی [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] کے دل میں ان سے متعلق [illegible] کرنے کا خیال آیا اور جس [illegible] نے اس سے وعدہ کیا تھا [illegible] کے [illegible] قریب [illegible] اس کی اس [illegible] بنی عبد الواد کے سردار جابر بن یوسف سے معلوم کر لیا [illegible] نے اس سے [illegible] کیا [illegible] حملہ کرنے کی نیت [illegible] اور [illegible] ان کی [illegible] تو جابر نے اس [illegible] اور جلدی سے [illegible] اطاعت کا اعلان [illegible] ساتھ [illegible] قریب کرنا چاہتا تھا [illegible] تو انہوں نے اس کی [illegible] تعریف کی اور جابر کے احسان کا شکریہ ادا کیا اور اس کی [illegible] بیعت کی اور اس نے بنی عبد الواد اور ان کے حلیفوں [illegible] بادشاہی سے [illegible] بنا دیا۔

یہ حکومت [illegible] اس سلطنت کی پشت پر [illegible] کرتا تھا جس [illegible] میں وہ [illegible] تھے [illegible] اس کے بعد اہل [illegible] نے اس کے خلاف بغاوت کر دی [illegible] اس نے ان کے ساتھ جنگ کی [illegible] کا محاصرہ کیا [illegible] ایک نامعلوم [illegible]

سے بالاتر ہو گیا اور ان کے بعد ان کے بیٹے آئیں۔ [illegible] حکومت سنبھالا اور [illegible] نے امارت کے [illegible] سے [illegible] تجدید بیعت کیا پھر وہ حکومت سنبھالنے سے عاجز ہو گیا اور اپنی امارت کے چھ ماہ بعد اس سے الگ ہو گیا۔

عثمان بن یوسف اور اسے اپنے چچا عثمان بن یوسف کے سپرد کر دیا جو بہت بد خلق اور ظالم تھا یہاں تک کہ [illegible] نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے [illegible] نکال دیا اور [illegible] اس کے [illegible] بہت [illegible] منتخب کر لیا جو [illegible] کے لقب سے ملقب تھا یہی وہ ہیں جنہوں نے اسے امارت کی دولت [illegible] اپنے [illegible] اور اپنی حکومت [illegible] اور اس نے [illegible] حکومت سے [illegible] کا [illegible] اور [illegible] ہو گیا۔

بنو مطیر کا [illegible] میں بنو مطیر نے ان پر [illegible] کی قوم پر ان [illegible] نے [illegible] اور [illegible] اور ان کے اطراف پر بھی حکومت کے [illegible] نے ان سے عداوت کی اور ان کے [illegible] بغاوت کرنے کی دعوت دی [illegible] جو [illegible] کے مخالف تھے [illegible] نے قبائل کو ان کے مقابلہ میں [illegible] کر دیا اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں [illegible] جنگ میں ہلاک ہو گیا اور ان کے بعد ان کے بھائی [illegible] نے حکومت سنبھالی [illegible] نے قبول کر لیا اور [illegible] اس کی اطاعت اختیار کر لی اور [illegible] حکومت [illegible] ان کے بیٹے [illegible] اپنے [illegible] امارت [illegible]

والملک للہ یؤتیہ من یشاء

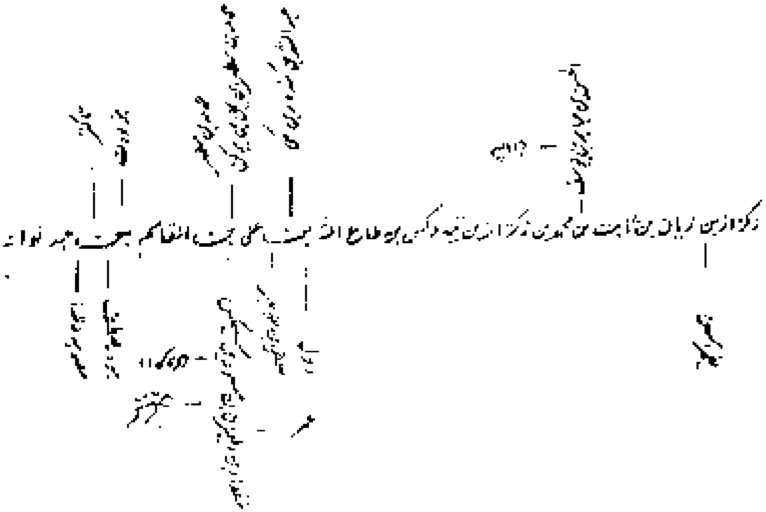

فصل

تلمسان اور اس کی فتح کے ہم تک پہنچنے والے حالات اور وہاں پر بنی عبدالواد کی مضبوط حکومت کا قیام

یہ شہر مغرب اوسط کا دارالخلافہ [illegible] ہے [illegible] مورخین نے [illegible] ان کے مواطن میں تھا [illegible] سے پہلے کے حالات سے آگاہ نہیں ہوئے اور ان کے باشندوں کے متعلق [illegible] لوگوں کے [illegible] باتیں [illegible] جو [illegible] مغرب [illegible] کے [illegible] جاہلوں سے [illegible] یہ خیال عام ہے [illegible] کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مشرق کو چھوڑ کر مغرب یا افریقہ آئے اور [illegible] افریقہ میں اپنی حکومت حاصل کر سکے ہیں [illegible] تک فتح پایا [illegible] صرف [illegible] ان کی طرف منسوب کیے جاتے [illegible] حقیقت سے آگاہ نہیں ہے۔

ابوالمہاجر: اس شہر کو [illegible] عقبہ بن نافع [illegible] حکومت کے درمیان افریقہ کا والی تھا اور وہ مغرب میں دور تک گھس گیا اور تلمسان تک پہنچ گیا [illegible] ان کے قریب ابوالمہاجر کے چشمے [illegible] کے نام سے مشہور ہیں اور [illegible] کے ساتھ جا ملے [illegible] کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے [illegible] اور [illegible] تلمسان کے نواح میں اپنے مواطن میں [illegible] افریقہ میں [illegible] ان کا ذکر کیا ہے اور [illegible] مغرب [illegible] تلمسان میں [illegible] ہے۔

ادریس اکبر: اور جب ادریس [illegible] بن حسن [illegible] نے مغرب اقصیٰ [illegible] پر قبضہ کر لیا تو [illegible] مغرب اوسط کی طرف [illegible] تلمسان نے اس سے ملاقات کی اور [illegible] کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور مغراوہ اور بنی یفرن کو [illegible] کے خلاف [illegible] تلمسان پر قبضہ [illegible] قدرت [illegible]

اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کی سکہ کی جو [illegible] کی اور اس نے شہر پر [illegible] تھا اور [illegible] وہاں [illegible] آیا اور [illegible] لئے ہوئے مغرب کی طرف واپس آ گیا۔

سلیمان بن عبداللہ: اور ادریس کے پیچھے پیچھے مشرق سے اس کا بھائی سلیمان بن عبداللہ آ پہنچا تو [illegible] اس نے اسے یہاں کا امیر بنا دیا تھا اور اس کی قوت [illegible] اور اس کی قوم [illegible] ہو گئی اور جب اس کے بعد اس کے بیٹے ادریس کی بیعت کی گئی اور مغرب نے [illegible] اور اس کے پاس جمع ہو گئے تو ۱۹۹ھ میں وہ تلمسان گیا اور اس نے اس کی [illegible] کی اور اس کے منبر کو مکمل کیا اور [illegible] وہاں [illegible] ادریس [illegible] اس نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور اس کی امارت اس کے لئے مرتب ہو گئی اور اس نے تلمسان پر [illegible] امیر مقرر کیے جو اس کے چچا سلیمان کے بیٹے ہیں۔

ادریس الاصغر کی وفات: اور جب ادریس الاصغر فوت ہو گیا تو اس کے بیٹوں نے اپنی ماں کنزہ کے مشورے سے مغرب کے علاقوں کو آپس میں تقسیم کر لیا اور تلمسان [illegible] محمد بن سلیمان [illegible] اس کے [illegible] محمد بن سلیمان کے حصے میں آئے اور جب مغرب سے ادارسہ کی حکومت [illegible] اور [illegible] دولت [illegible] ابی العافیہ نے اس پر [illegible] ۳۱۷ھ میں تلمسان آیا تو [illegible] الحسن بن ابی العیش بن عیسیٰ بن ادریس بن محمد بن سلیمان پر غالب آ گیا اور وہ وہاں سے بھاگ کر ملیلہ چلا گیا اور [illegible] کی حفاظت کے لئے ایک قلعہ تعمیر کیا جس [illegible] مدت تک [illegible] اس نے اپنے [illegible] لیا۔

مغرب اوسط پر شیعوں کا قبضہ: اور جب شیعوں نے مغرب اوسط پر قبضہ کیا تو انہوں نے تلمسان سے [illegible] محمد بن سلیمان کی اولاد [illegible] اندلس [illegible] چلے گئے۔

اور [illegible] بن محمد [illegible] جو [illegible] مغرب اوسط پر [illegible] الناصر اموی نے اسے ۳۳۶ھ میں وہاں کا اور تلمسان کا امیر مقرر کیا اور جب [illegible] فوت ہو گیا تو اس کے بعد ۳۵۰ھ میں [illegible] امارت محمد بن الخیر بن محمد بن خزر نے سنبھال لی جو تلمسان میں الحکم المستنصر [illegible] تھا اور صنہاجہ کی [illegible] میں فوت ہو گیا اور انہوں نے ان کے بلاد میں [illegible] مغلوب کر لیا اور وہ مغرب اقصیٰ کی طرف چلے گئے اور تلمسان صنہاجہ کی عملداری میں شامل ہو گیا یہاں تک کہ ان کی حکومت منقسم اور متفرق ہو گئی اور [illegible] یوسف بن تاشفین [illegible] مغرب سے نکال دیا اور [illegible] کی طرف [illegible] اور ان کے [illegible] تلمسان [illegible] لے لی۔

المعز بن زیری کی امارت: پھر [illegible] ۳۸۱ھ میں [illegible] کے بیٹے المعز بن زیری [illegible] مغرب کے علاقوں پر امیر مقرر [illegible] تو اس نے اپنے بیٹے یعلیٰ بن زیری کو تلمسان پر امیر مقرر کیا اور اس کی [illegible] اولاد [illegible] یہاں تک کہ لمتونہ نے [illegible] ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور یوسف بن تاشفین نے اس پر محمد بن تینعمر المسوفی [illegible] اور اس کے بعد اس کے بھائی تاشفین کو امیر مقرر کیا اور اس نے [illegible] منصور بن الناصر [illegible]

کے خوف کی وجہ سے تھا کہ دوران جنگ [illegible] امراء نے تلمسان جا کر اس کا محاصرہ کیا [illegible] تھا کہ اس پر غلبہ پایا جا [illegible] جیسا کہ ہم نے سب حالات کو پہلے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

عبدالمومن کا تلمسان پر قبضہ: اور جب عبدالمومن نے تلمسان پر غلبہ پایا وہ شخص [illegible] جو ان میں قتل کیا تو اس نے اسے [illegible] اور موحدین نے تلمسان [illegible] کرنے کے بعد [illegible] نے اپنی [illegible] اور اس کی آبادی کی طرف [illegible] اور اس کی فصیل کی [illegible] کے لئے [illegible] کو قتل کیا اور [illegible] موحدین نے [illegible] تلمسان [illegible] کو امیر مقرر کیا اور [illegible] نے اپنی اطاعت [illegible] کے [illegible] ہو گئے تھے۔

سید ابوحفص: پھر اس نے اپنے بیٹے سید ابوحفص کو اس کا امیر مقرر کیا اور اس کے بعد [illegible] عبدالمومن [illegible] اہل بیت اور قریبی رشتہ داروں میں سے کوئی نہ کوئی امیر مقرر ہوتا رہا اور سارے مغرب کی حکومت آل عبدالمومن کی طرف ہی رہی [illegible] اور تلمسان کی حکومت کا انتظام کرتے رہے [illegible] نے مغرب اوسط پر غلبہ پایا اور اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کی [illegible] چلے جاتے تو اپنی زمینوں کی آبادی اور کاشت کے لئے اور اپنی مدد کے لئے [illegible] اپنے [illegible] پیچھے تلوں میں چھوڑ جاتے [illegible] تھے۔

اور اس بارے میں موحدین کے حکمرانوں نے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] آبادی [illegible] حکومت کے مقصد کی خاطر [illegible] وسعت دینے کی طرف توجہ دی۔

سید ابو عمران موسیٰ بن امیر المومنین یوسف: اور یہ ان میں سب سے زیادہ [illegible] ابو عمران موسیٰ ابن امیر المومنین یوسف تھا جو یوسف بن عبدالمومن کے بیٹوں میں [illegible] حکومت [illegible] نے [illegible] کیا اور [illegible] کی زمینوں کو [illegible] کیا اور اس کے [illegible] عبدالمومن نے [illegible] کو حکمران بنا دیا [illegible]۔

اور جیسا کہ ہم [illegible] بیان کر چکے ہیں کہ جب ابن غانیہ [illegible] اور [illegible] نے [illegible] پر قبضہ [illegible] الجزائر [illegible] کی طرف بڑھے اور ان پر غلبہ پایا تو سید ابوالحسن نے اس کی فصیلوں کو بلند کرنے [illegible] کرا دیے [illegible] مغرب کے [illegible] اس نے [illegible] کر دیا۔

سید ابوزید: اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اس کا بھائی سید ابو زید [illegible] کے [illegible] گیا تھا جس نے

بغاوت سے باز رہنے اور حکومت کی موافقت کرنے میں ہی فائدہ سمجھتے تھے۔ ان قبائل میں سے [illegible] کا اس کے مقابلے میں [illegible] رہ گیا تھا اور [illegible] ان کی مخالفت کرنے [illegible] کی طرف چلے گئے اور مغرب اوسط کے [illegible] کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہاں تمام زناتہ اور ان کے [illegible] کا مرجع تلمسان کا شہر تھا جو ان میں سے تھا [illegible] ان کی [illegible] حفاظت [illegible] تلمسان سے [illegible] کے ساتھ جنگ کے لئے [illegible] ۶۱۱ھ [illegible] یہاں تک [illegible] کے بعد سے شہروں [illegible] مغرب اوسط [illegible] مغرب کے [illegible] جنہوں نے اپنی [illegible] کے درمیان واقع ہے۔

ارشقول اور تاہرت کی بربادی: مغرب اوسط کے شہروں میں سے ان دونوں شہروں کی بنیاد [illegible] زناتہ کے [illegible] اور آبادی [illegible] کی فوجوں میں سے [illegible] کے [illegible] کی وجہ سے [illegible] جنگوں اور جھگڑوں سے چلے گئے یہاں تک کہ [illegible] اور انہوں نے ان کو اپنی حکومت کا دارالخلافہ اور پایہ تخت بنا لیا۔ [illegible] انہوں نے [illegible] اور خوبصورت [illegible] کے درمیان [illegible] کے قریب [illegible] وہاں [illegible] پانی اور [illegible] کے شہروں اور [illegible] کے ساتھ ہو گئے۔

فصل

تلمسان اور اس کے مضافات میں یغمراسن بن زیان کے خودمختار حکومت قائم کرنے کے حالات نیز اس نے اپنی قوم کے لئے حکومت کو کیسے ہموار کیا اور اسے اپنے بیٹوں کی وراثت بنایا

یغمراسن بن زیان بن ثابت بن محمد اس قبیلے کا سب سے نمایاں اور بارعب اور اپنے قبیلے کے مفادات کو سب سے بڑھ کر سمجھنے والا اور حکومت کے بوجھ اٹھانے کے لئے سب سے مضبوط کندھوں والا اور قیادت و امارت سے وافر حصہ رکھنے والا آدمی تھا اس بات کی شہادت اس کے ان کاموں سے ملتی ہے جو اس نے حکومت سے قبل اور بعد سرانجام دیئے اور مشائخ کے نزدیک اسے عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور وہ حکومت کے لئے امیدگاہ تھا اور خواص اس کے کاموں کی وجہ سے اس کو عظیم خیال کرتے تھے تو ہم اپنے صاحب تک اس کی بات لاتے ہیں۔

یغمراسن بن زیان کی امارت: جب اس نے اپنے بھائی ابو عزہ زکراز بن زیان کے بعد ۶۳۳ھ میں حکومت سنبھالی تو اس نے نہایت احسن رنگ میں اس کا انتظام کیا اور اس کے بوجھوں کو برداشت کیا اور اپنے بھائی کے باغیوں بنی مطہر اور بنی راشد پر غالب آیا اور انہیں اپنا ماتحت بنا لیا اور رعیت سے نہایت اچھا سلوک کیا اور سب سے عادل اپنی قوم اور اپنے زناتی حلیفوں کی اس نے حسن سلوک سے ساتھی پائی شاہی آلات تیار کرنے اور فوج بنانے اور حکومتی عہدوں کو مرتب کرنے کی وجہ سے ملک کی بنیاد رکھی تو اس نے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا اور رعیت کو واجب قرار دیا اور وزیر اور کاتب بنائے اور مضافات میں فوج بھیجی اور بادشاہی لباس زیب تن کیا اور تخت پر بیٹھا اور موحدی حکومت کے آثار کو مٹا دیا اور سرداری سے ان کے عہدوں کو بیکار کر دیا اور ان کی حکومت کے آداب و رسوم میں سے سوائے دعا کے جو مراکش کے خلیفہ کے لئے کی جاتی تھی اور کوئی بات سب منابر پر باقی نہ چھوڑی اور اس نے سب لوگوں کو ان کی قوم کے اس مرکز کی حفاظت کرنے کے لئے اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کی حکومت کے آغاز میں موحدین کے بعد امیر ابو زکریا اس کے پاس گیا اس نے مسلمان مسافروں کے ساتھ شرقی اندلس سے سمندر کو پار کیا تو اس نے اسے پسند کیا اور اپنا مصاحب بنایا اور اس کی عزت کی اور اسے دوستی اور مشورہ میں ایک خاص مقام دیا اور اس کے ساتھ جو لوگ گئے ان میں ابو بکر بن خطاب بھی تھا جس نے مرثیے

میں اس کے بھائی کی بیعت کی تھی اور وہ شیخ یحییٰ بن عمر اور جبرین کا کاتب اور اچھا شاعر تھا بھی اس نے اس سے خطوط لکھوائے جن میں مراکش اور تونس کے خلفاء موحدین کے عہد بیعت سے متعلق خطاب کیا گیا تھا۔ انہیں قتل اور مثلہ کیا گیا اور یغمراسن ہمیشہ ہی اپنی بھائی کی خدمت کرتا رہا اور اپنے دشمنوں سے برسرپیکار رہا اور اس نے آل عبدالمومن کے معاہدے توڑ دیئے اور انہیں باز رکھا ہے۔ بیٹے آپ اپنی قوم کے ساتھ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے بہت سے معرکے کئے جن کا ذکر ہم کرنے والے ہیں اسی طرح اس نے اور اس کے ساتھ جنگ کرنے والے بنو مرین کے درمیان مغرب پر ان کے قابض ہونے سے قبل اور اس کے قابض ہونے کے بعد مشہور معرکے ہوئے اور [illegible] اور [illegible] کی تفصیل [illegible] اور ان کے شہر کو تباہ کرنے اور ان کے خاندان کو برباد کرنے اور مشہور معرکوں میں انہیں امتیاز حاصل ہے ہم ان سب کی طرف اشارہ کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

امیر ابوزکریا کا تلمسان پر قبضہ کرنا اور یغمراسن کا اس کی دعوت میں شامل ہونا

جب یغمراسن بن زیان تلمسان اور مغرب اوسط کی حکومت پر قابض ہو گیا اور سلطنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا [illegible] اس نے اپنی شان بلند کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے عزت و عظمت عطا کی تھی اس کی وجہ سے انہوں نے اس پر حملہ کیا۔ نیز انہوں نے اس سے جھگڑا کیا اور اس کی فرمانبرداری [illegible] اور اس کے مخالف اور دشمن بن گئے جن اس نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیاری کی اور ان کے گھروں میں ان کے ساتھ جنگ کی اور آخر ان کے شہروں اور ان کی چراگاہوں میں جا [illegible] ان کی بلند چوٹیوں پر قبضہ کر لیا اور [illegible] نے ان کے ساتھ مشورے کئے اور ان معاملات کے درمیان [illegible] کا قول ہے کہ تلمسان کا امیر ابو [illegible] بن [illegible] کے [illegible] کے [illegible] عبدالواحد بن ابی حفص اور اس کے بیٹوں امرائے [illegible] اور [illegible] امیر ابوزکریا یحییٰ بن ابی حفص [illegible] افریقہ کا خود مختار حاکم بنا تھا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ابوزکریا نے مغرب کی طرف بڑھتے ہوئے اور [illegible] کی حکومت پر غلبہ پاتے ہوئے افریقہ اور تونس کی حکومت ۶۲۵ھ میں حاصل کر لی تھی اور اس کا خیال تھا کہ [illegible] تلمسان [illegible] کی طرف بڑھ رہا ہے [illegible] [illegible] حالات میں [illegible] ابوزکریا [illegible] اور یغمراسن نے جب سے [illegible] کی اطاعت اختیار کی اس نے [illegible] اس کی دعوت کو قائم کیا اور ان کے دو شہروں [illegible] اور ان کے دشمنوں سے جنگ کی اور [illegible] بھی اس نے حسن سلوک کرنے اور [illegible] میں اضافہ کر دیا اور اس سے [illegible] اور بہت طاپ

کیا اور اسے ۶۳۷ھ میں کئی قسم کی نوازشات اور تحائف سے بادشاہ کو مائل کیا تاکہ وہ ان بنی مرین کے دوستوں سے پہلو تہی کرے جو مغرب اور حکومت پر چڑھائی کرتے ہیں اور اس نے حاکم افریقہ امیر ابو زکریا بن عبدالواحد کو رشید کے ساتھ یغمراسن کا جو تعلق تھا اس کی وجہ سے برافروختہ کر دیا حالانکہ وہ اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تھا اور اس نے اس بات کو برا محسوس کیا۔

یغمراسن کے خلاف فریاد: اسی دوران میں عبدالقوی بن عباس اور مندیل بن محمد آئے۔ یہ یغمراسن کے خلاف اس کے پاس فریاد کرتے اور انہوں نے اس کا معاملہ اس کے لئے آسان کر دیا اور اسے تلمسان پر قبضہ کرنے اور زناتہ کو متحد کرنے کے بارے میں پھسلایا اور ان دونوں نے اس کے سامنے یہ بات بیان کی کہ وہ جب چاہے موحدین کی حکومت پر چڑھ دوڑے اور اپنی حکومت کا انتظام کرے اور جس حکومت کو وہ حاصل کرنا چاہتا۔ جواب کے لئے ایک تیاری بھی تیار کی اور اس کے باشندوں کے پاس جانے کے لئے ایک دوسرا بھی تیار کیا جس اس کے مددگاروں نے اسے حرکت دی اور ان کا قریبی تلمسان کی طرف لے گیا اور اس نے موحدین اور دیگر مددگاروں اور فوجیوں کو تلمسان پر چڑھائی کے لئے آمادہ کیا اور اس نے قرض کے لئے ان عرب کے صحرائی لوگوں کو بھی جمع کیا جو بنی سلیم اور ریاح میں سے اس کی اطاعت میں رہتے تھے اور ۶۳۹ھ میں بے شمار فوجوں کے ساتھ نکلا اور اس نے پڑاؤ ڈالے۔ آگے عبدالقوی بن عباس اور مندیل بن محمد گئے اور ان کو بھیجا تاکہ وہ اپنے اوطان میں زناتہ کے قبائل اور ان کے اتباع اور اپنے عرب حلیفوں میں سے قبائل ذویان اور زغبہ کو لائیں۔ تیار اپنے ملک کی سرحدوں پر ان سے ملاقات کرنے کے لئے ان کے ساتھ کی۔

اور جب وہ تلمسان کے سامنے زاقور مقام پر اترا جو مغرب میں ریاح اور بنی سلیم کی قریبی چراگاہوں میں سے ہے تو وہاں پر اسے بنی عامر اور سوید کے زغبہ قبائل ملے جو اس کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ اس نے موحدین اور زناتہ اور عرب کے سواروں کے ساتھ تلمسان سے جنگ کی اور اس سے قبل اس نے طلیعہ سے یغمراسن کی طرف عہد اطاعت دیا اور اطاعت کے لئے اپنی بیعت بھیجی تو اس نے آپس کا معاہدہ توڑ دیا۔

شہر میں موحدین کی فوجوں کا گھیراؤ: اور جب موحدین کی فوجوں نے شہر کو گھیراؤ میں لے لیا اور یغمراسن اور اس کی فوجیں مقابلہ میں نکلیں تو سلطان کے تیر اندازوں نے ان پر تیروں کی بارش کی تو وہ منتشر ہو گئے اور دیواروں کی پناہ لینے لگے اور فصیلوں کی حفاظت سے درماندہ ہو گئے تب جنگ دوبارہ کامیاب ہو گئی اور یغمراسن نے دیکھا کہ شہر کا محاصرہ ہو گیا ہے تو اس نے اپنے خواص اور منتخب جماعت کے ساتھ ان کے دروازوں میں سے باب عقبہ کا قصد کیا تو موحدین کی فوجیں اس سے جنگ کو اس کی طرف بڑھیں اور اس نے ان کے بہادروں سے جنگ کی تو انہوں نے اسے راستہ دے دیا تو وہ صحرا کی طرف چلا گیا اور ہر طرف سے فوجیں شہر کی طرف دوڑ کر اس میں داخل ہو گئیں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا اور بڑے بڑے کو لوٹنا شروع کر دیا اور جب اس بربادیت کی تاریکی دور ہوئی اور عورت کی سرکشی ختم ہوئی اور جنگ کی آگ سرد ہو گئی تو موحدین نے اپنی فراست پر نظر ڈالی اور امیر نے بھی دور اندیشی سے کام لیا کہ وہ کسی شخص کو تلمسان اور مغرب اوسط کی حکومت پر مقرر کرے اور وہ اس کی سرحد پر اپنی اس دعوت کے قیام اور حفاظت کے لئے امارت کے لئے جو بنی عبدالواد سے حکومت دلوانے والا ہے اور ان کے اشراف نے اس بات کو برا خیال کیا اور اسے ایک دوسرے کے ذمے لگایا اور عمر کے زناتہ نے یغمراسن کے مقابلہ میں کمزور

ہونے کی وجہ سے اور یہ جانتے ہوئے کہ وہ ایک ایسا سردار ہے جسے ذلیل نہیں کیا جا سکتا اور نہ دھوکے سے قتل کیا جا سکتا ہے اور نہ اسے اس کے شکار سے روکا جا سکتا ہے اس سے بیزاری کا اظہار کیا۔

یغمراسن کی غارت گری: اور یغمراسن نے فاس کے مضافات میں بھی غارت گری کی جنہوں نے اس کے ارد گرد سے لوگوں کو اچک لیا اور اس کے گھر والوں پر احسان کیا اسی دوران میں یغمراسن نے امیر ابو زکریا سے مطالبہ کیا کہ وہ تلمسان میں اس کی دعوت کے قیام میں رغبت رکھتا ہے تو اس نے اسے جواب دیا کہ وہ اس کی مدد کرے گا اور وہ ہمیشہ مراکش کے ساتھ رابطہ کرتا رہے گا اور جو ٹیکس اس نے وصول کیا تھا اسے اس کے لئے مباح کر دیا اور یغمراسن کے ٹیکس کے لئے اس نے کارندوں کو آزاد کر دیا اور اس کی ماں سوط النساء تحائف قبول کرنے کے لئے آئی تو اس نے اس کی آمد پر اس کی عزت افزائی کی اور اسے انعامات سے نوازا اور اس کی آمد و رفت پر اس سے حسن سلوک کیا اور وہ واپس آ گئی۔ مدت کے بعد ایک دن حضرت کی طرف کوچ کر گیا راستے میں اس کے بعض حاشیہ برداروں نے اسے یہ مشورہ دیا کہ یغمراسن کے مقابلہ میں اپنے آپ کو ترجیح دینا ہے جا ہے مشورہ دیا کہ زناتہ میں سے جو لوگ اس کے حامی ہیں ان میں امیر مقرر کرے تو اس نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور عبد القوی بن عطیہ التوجینی، عباس بن مندیل اور علی بن منصور کو ان کی اپنی قوم اور وطن پر امیر مقرر کر دیا اور انہیں تاکید کی کہ وہ اپنے مقابل یغمراسن کے طریق پر آلات ملک اور مراسم سلطانیہ کو قائم کریں تو انہوں نے اس کی عدم موجودگی نے بادشاہ کی موجودگی میں یہ کام کئے اور مراسم سلطانی کو اس کے دروازے پر قائم کیا اور حکومت کے چلے جانے اور دلی خواہش کے پالنے اور طرب کے اس کی واپسی کے قریب آ جانے اور بنو مرین کے اس میں اپنی دعوت کو لانے کی وجہ سے اس نے تونس جانے کے لئے جو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا تیاری کی اور یغمراسن کی تیاریاں تھیں کہ امیر ابو زکریا کے عہد کو پورا کیا اور ان کی دعوت کو دیگر منابر پر بھی قائم کیا اور زناتہ میں سے جو لوگ اس کے مخالف تھے اس نے ان کی طرف اپنے عزم کا رخ کیا ہے اس نے عبد القوی کی اولاد و عباس اور اولاد مندیل کو جنگ کی غیرت کا مزا چکھایا اور انہیں دور تک بھگا دیا اور ان کے شہروں میں گھس گیا اور ان کے بہت سے مقبوضات پر قبضہ کر لیا اور ان کے وطنوں، شہروں اور ... کو ان کے شہروں اور ٹھکانوں سے بھگا دیا اور دکھایا کہ ان سے جو تکلیف اور دکھ پہنچا تھا اسے دور کر دیا اور وہ مسلسل اسی حالت پر قائم رہا یہاں تک کہ حاکم مراکش نے حفصی حکومت کے ساتھ یغمراسن پر چڑھائی کی جسے ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فصل

حاکم مراکش السعید کی جبل تامزردکت میں یغمراسن کے ساتھ جنگ اور ہلاکت

جب عبدالمومن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور افکالی اور داعی اپنے دور دراز کے مقامات تک پہنچ گئے اور انہیں ان کے مقبوضات سے الگ کر دیا۔ پس ابن ہود نے اور ان الجزائر کو جزیرہ اندلس سے الگ کر لیا اور وہاں خود مختار بن بیٹھا اور اپنے دور کے بغداد کے عباسی خلیفہ مستنصر کے لئے دعوت کے ساتھ دعا کرنے لگا اور امیر ابوزکریا بن ابی حفص نے افریقہ سے اسے اپنے لئے بلایا اور وہ زناتہ کو متحد کرنے اور مراکش میں دعوت کی کرسی پر قابو پانے کے لئے مائل ہوا تو پس اس نے تلمسان سے جنگ کی اور ۶۳۷ھ میں اس پر غالب آ گیا اور اس کے ساتھ سعید بن علی بن مامون اور علی بن منصور بن یعقوب بن یوسف بن عبدالمومن کی ولایت کو بھی لیا جو الرشید کے بعد المعتضد اور خلیفہ ہوا تھا پس اس نے اپنی حکومت کے اطراف پر غور کیا اور سرداروں کی اطراف کی مضبوطی اور اس کی کمی و اصلاح کرنے میں لگ گئے اور بنی مرین نے مغرب کے مقامات اور شہروں میں جو کچھ کیا تھا تیز لکھا ہے پر غالب آ کر وہ وہاں دعوت حفصی کو قائم کرنے کے لئے جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کے لئے تجہیز اور اس کو مضبوط کیا جیسے کہ ہم بیان کریں گے۔

ملوک و عساکر کی تیاری: پس اس نے ملوک و عساکر کو تیار کیا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور مغرب اور اس کے گرد و نواح کے عربوں اور تمام معاہدوں کو جمع کیا اور ۶۴۵ھ کے آخر میں قصبہ جانے اور دور دراز کے شہروں سے بنی مرین اور دوسروں کی جمعیت میں شکست خوردہ فوجوں کو بھگانے کے لئے الجزائر اور تازی جانے کے لئے تیاری کی تو وہاں پر اسے بنی مرین کے اطاعت اختیار کرنے کی اطلاع ملی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور ان میں سے ایک فوج بھی اس کے ساتھ نکلی اور وہ تلمسان اور اس کے راستے تک گیا اور یغمراسن بن زیان اور بنو عبدالواد اپنے اہل و عیال کے ساتھ وجدہ کی جانب قلعہ تامزردکت میں پناہ گزین ہو گئے۔

یغمراسن کا وزیر سعید کے دربار میں: اور یغمراسن کا وزیر فقیہ عبدون اطاعت گزار بن کر اور تلمسان میں خلیفہ کی حاجات کا متولی بن کر اور یغمراسن کی آمد کے بارے میں معذرت کرتا ہوا سعید کے پاس گیا۔ پس خلیفہ نے اس کے بارے میں جھگڑا کیا اور اسے معذور قرار دیا اور اس کی اطاعت کے سوا کسی بات کو قبول نہ کیا اور اس بارے میں سعید کے مشیر کانون بن جرمون سفیانی اور وہاں پر موجود سرداروں نے اس کی مساعدت کی اور انہوں نے عبدون کو اس کی آمد کی حجت سے واپس کر دیا تو اپنی جان کے خوف سے اس کے پاؤں بوجھل ہو گئے اور سعید نے اپنی فوجوں کے بارے میں پہاڑ پر اقامت کی اور انہیں میدان میں ٹھہرایا اور تین دن تک ان کا محاصرہ بند کر دیا اور چوتھے روز دو لوگوں کی غفلت میں دوپہر کے وقت پیدل ہونے کا

دورہ کرنے اور اپنی کمین گاہوں کو دیکھنے کے لئے سوار ہو کر نکلا تو قوم کے ایک سوار نے جو یوسف بن عبدالمؤمن شیطان کے نام سے معروف تھا اسے دیکھ لیا وہ پہاڑ کے نشیب میں گھاٹی کے لئے کمر بستہ تھا اور یغمراسن بن زیان اور اس کا عم زاد یعقوب بن جابر بھی اس کے قریب ہی تھے تو انہوں نے ایک گھاٹی سے اس پر حملہ کر دیا اور یوسف نے نیزہ مار کر اس کو گھوڑے سے گرا دیا اور یعقوب بن جابر نے اس کے وزیر یحییٰ بن عطوش کو قتل کر دیا پھر اسی وقت انہوں نے اس کے کچھ غلاموں میں سے ناصح اور تلمسان میں سے قید اور عیسائی فوجوں کے سالار ابو العلاء اور سعید کے بیٹوں میں سے ایک نوجوان بچے کو قتل کر دیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ اسی روز ہوا جب اس نے فوجوں کو ترتیب دی اور جنگ کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور گھوڑوں کے آگے ہو گیا پس اس کے سامنے اچانک راستے کی ایک دشوار گزار گھاٹی سے نکل آئے تو ان سواروں نے اس پر حملہ کر دیا۔ یہ واقعہ صفر ۶۴۶ھ میں رونما ہوا۔

اور اس خبر کے مشہور ہو جانے سے فوجوں میں جنگ برپا ہو گئی تو وہ بھاگ گئیں اور یغمراسن جلدی سے سعید کی طرف بڑھا تو وہ مقتول ہو کر زمین پر پڑا تھا پس وہ اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا اور قسم کھائی کہ وہ اس کے قتل سے بری ہے اور خلیفہ اس کے قتل کے پاس سر جھکائے اپنی جان دے رہا تھا یہاں تک کہ اس کی جان نکل گئی۔

چھاؤنی میں لوٹ مار اور مصحف عثمانی اور تمام چھاؤنی کو لوٹ لیا گیا اور بنو عبدالواد نے پوشیدہ اور کمیاب چیزوں کو لے لیا اور یغمراسن نے سلطان کے ذخیرہ کو مخصوص کر لیا اور وہ قلعہ اسی کے لئے تھا اور اس کی قوم والوں میں کچھ حصہ تھا اور اس نے اس ذخیرہ پر قبضہ کر لیا جس میں حضرت عثمان بن عفان کا مصحف بھی تھا ان کا خیال ہے کہ اس نے ان مصاحف کو لے لیا جو آپ کے عہد خلافت میں لکھے گئے تھے اور وہ قرطبہ کے خزانوں میں عبدالرحمٰن الداخل کی اولاد کے پاس تھا پھر وہ لمتونہ کے ان ذخائر میں چلا گیا جو اندلس کے ملوک الطوائف کے ذخائر میں سے ان کے پاس آئے تھے پھر وہ موحدین کے ان ذخائر میں چلا گیا جو لمتونہ کے خزانوں میں سے ان کے پاس آئے تھے اور اس دور میں وہ بنی مرین کے ان خزانوں میں ہے جن پر انہوں نے تلمسان پر غالب آ کر اور زبردستی اس کی حکومت میں گھس کر ان پر قبضہ کیا تھا اس میں عبدالرحمٰن بن موسیٰ بن عثمان بن یغمراسن سلطان ابو الحسن کا شکار بھی تھا جو ۷۳۷ھ میں تلمسان میں زبردستی گھس گیا تھا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور اس ذخیرہ میں قیمتی یاقوت کے نگینوں کا ہار بھی تھا اور گول موتی بھی تھے اور ان پر مشتمل موتیوں کے ہار بھی تھے جنہیں ثعبان کہا جاتا ہے اس کے بعد بنو مرین کے ذخائر میں سے جو کچھ بنی زیان نے حاصل کیا ان میں یہ ہار بھی تھا یہاں تک کہ جب بجایہ کی بندرگاہ پر سلطان ابو الحسن کے بحری بیڑے کے ساتھ جب کہ وہ تونس سے واپس آ رہا تھا جنگ میں وہ ہار سمندر میں تلف ہو گیا اور جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے۔ وہ اسی قسم کے ذخائر میں منتقل ہوتا رہا جنہیں بادشاہ اپنے خزانوں کے لئے چن لیتے تھے اور اسے بھی وہ اپنے خزانوں میں ذخیرہ کرتے تھے۔

اور جب جنگ رک گئی اور اس گھبراہٹ کی آندھی بھی تھم گئی تو یغمراسن نے خلیفہ کی وفات کے متعلق سوچا پس اس نے تیاری کی اور اسے تکریم سے اٹھایا اور اسے عباد شہر اس کے مدفن کی طرف لے گیا جو شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ کے مقبرہ میں واقع ہے پھر اس نے اس کی بیوی اور اس کی بہن تاعزونت کے پاس آ کر اور جو کچھ واقع ہوا تھا اس پر معذرت کرنے

کے بعد ان کے متعلق سوچا اور ان کے اور ملک بن ابی العلاء کے درمیان مخاصمت کی وجہ سے ان کے ساتھ صلح کر لیا اور انہوں نے ان کو واپس بھیج دیا جو ان کی ماتحت سرحدوں میں سے ہے اور وہ ان پر رحم کرنے اور بادشاہ کے حقوق کی رعایت کرنے کی وجہ سے اس کی بہت اچھی شہرت سے بھرپور ہو کر واپس آ گیا۔ اس وقت تک عبدالمومن کی شوکت کا خاتمہ ہو گیا تھا اور انہوں نے انہیں اپنی حکومت پر امین بنا دیا تھا۔ واللہ اعلم۔

فصل

بقیہ دورِ حکومت میں اس کے اور بنی مرین کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان صحرا میں ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنے کی وجہ سے جو عناد پایا جاتا تھا ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں اور فریقین کے درمیان ایک وادی سرحد تھی جو ٹلول اور زمین کی طرف چلی جاتی تھی اور جو عبدالمومن کی حکومت کے ختم ہو جانے اور بنی مرین کے مغرب کے اردگرد پر غالب آ جانے پر بنو عبدالواد موحدین کی کوششوں کے ساتھ بنی مرین کے خلاف جنگ کیا کرتے تھے اور وہ موحدین کی مدد کرتے اور ان کی اطاعت میں تازہ سے قتال کے ... کے درمیان مغرب میں بالقصر تک چلے جاتے تھے اور ہم بنی مرین کے حالات میں ان واقعات میں سے بہت کچھ بیان کریں گے۔

سعید کی وفات: جب سعید فوت ہو گیا اور بنو مرین ان کی شکست کے بعد مغرب کے پاس ... تو انہوں نے ان کی مزاحمت کرنے کے متعلق سوچا اور ان کا امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق مغلوب ہو چکا تھا اور وہ ان کی قوم کی بدعہدی کی وجہ سے ناراض تھے اور ان کے جوانوں نے خلیفہ مرتضیٰ کی اطاعت اختیار کرنے کی قسم کھائی تو انہوں نے بھی ابو یحییٰ بن عبدالحق نے ... اور خلیفہ کی اطاعت کی طرف رجوع کرنے میں ان کی پیروی کی۔

ابو یحییٰ کا حملہ: اور ابو یحییٰ نے ان کی سرحد کی طرف جانے کی تیاری کی اور یغمراسن کا محاصرہ کرنے کا ارادہ کیا اور ان کے ... مرتضیٰ اور یغمراسن کے درمیان ابو یحییٰ بن عبدالحق وقاص میں رہنے کے لئے معاہدہ منعقد ہوا اور یغمراسن نے اس کے داعی کی بات تسلیم کر لی اور اس کے لئے اپنے رشتہ داروں کو جمع کیا جب وہ جمع ہو گئے تو عبدالقوی بن عطیہ اپنی قوم کے ساتھ اور مغرب کے تمام قبائل اس کے ساتھ نکلے اور فاس کی طرف چل پڑے اور ابو یحییٰ بن عبدالحق کو بھی فاس میں اپنے محاصرے کی جگہ پر ان کے متعلق خبر مل گئی تو اس نے بھی اپنی فوج کو تیار کیا اور باقی ماندہ فوج کے ساتھ ان سے جنگ کرنے کے لئے اٹھا اور اسلی کے مقام پر دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی اور اسی مقام پر وہ مشہور جنگ ہوئی جو اس کے نام سے مشہور ہے جس میں یغمراسن کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور وہ اپنی جماعت کے ساتھ تلمسان کی

طرف واپس آ گئے اور اس کے بقیہ ایام میں بھی ان کے درمیان مسلسل جنگیں ہوتی رہیں بسا اوقات ان کے درمیان تھوڑے تھوڑے عرصے کے لئے مصالحتیں بھی ہوتی رہیں اور اس کے اور یعقوب بن عبدالحق کے درمیان ایک ذاتی تعلق تھا جس نے اس پر اس کی رعایت کو واجب کیا اور اس کا بھائی ابو یحییٰ اکثر اس کی محبت سے اس کی تعریف کیا کرتا تھا اور ۶۵۵ھ میں ابو یحییٰ بن عبدالحق اس سے جنگ کرنے کو گیا اور یغمراسن اس کے مقابلہ میں نکلا اور ابو سلیط میں دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی تو یغمراسن نے شکست کھائی اور ابو یحییٰ نے اس کے تعاقب کا ارادہ کیا تو اس کے بھائی یعقوب بن عبدالحق نے اسے روک دیا اور جب وہ مغرب کی طرف واپس لوٹا تو یغمراسن نے اس سازش کی وجہ سے جو اس کے اور معقل عربوں کے المنبات کے درمیان تھی سجلماسہ جانے کا ارادہ کیا یہ لوگ اس کے میدانوں کے سوار اور اس کے بیابانوں کے بھیڑیے تھے اس نے ان کی وجہ سے سجلماسہ میں موقع سے فائدہ اٹھانے کا سوچا جو تین سال سے ابو یحییٰ بن عبدالحق کی حکومت میں شامل ہو چکا تھا جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اس وجہ سے ابو یحییٰ چوکنا ہو گیا اور اپنی قوم کے موجودہ آدمیوں کو ساتھ لے کر جلدی سے اس کی طرف گیا اور اسے درست کیا اور یغمراسن اس کے بعد اپنی فوجوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور وہاں پڑاؤ کیا مگر اس کو مسخر نہ کر سکا تو وہ وہاں سے تلمسان کو واپس ہونے کے لئے بھاگ گیا اور اس کے بعد ابو یحییٰ فاس کی طرف واپس جاتے ہوئے فوت ہو گیا پس یغمراسن نے زناتہ اور زغبہ کے قبائل میں سے اپنے دوستوں کو جمع کیا اور ۶۵۷ھ میں مغرب کی طرف گیا اور کلدمان تک پہنچ گیا اور یعقوب بن عبدالحق اپنی قوم کے ساتھ اسے ملا تو اس نے اس پر حملہ کر دیا اور یغمراسن شکست کھا کر بھاگا اور راستے میں تافریجت سے گزرا تو اسے تباہ کر دیا اور وہاں کے نواح میں فساد برپا کیا پھر انہوں نے ایک دوسرے کو آشتی کرنے اور جنگ کے بوجھ کو اتارنے کی دعوت دی اور یعقوب بن عبدالحق نے اس کام کے لئے اپنے بیٹے ابو مالک کو بھیجا اور اس کے حل وعقد کا ذمہ دار بنایا پھر ۶۵۸ھ میں ان دونوں کی ملاقات ثنی یرای کی حانت پر واقع مقام پر ہوئی اور ان دونوں کے درمیان اتفاق کا معاہدہ طے ہو گیا اور ان دونوں کے درمیان مصالحت برقرار رہی یہاں تک کہ وہ واقعات رونما ہوئے جنہیں ہم بیان کریں گے۔

فصل

نصاریٰ کے واقعہ کے حالات اور یغمراسن کا ان پر حملہ

سعید کی وفات اور موحدین کی فوجوں کے منتشر ہو جانے کے بعد یغمراسن بن زیان نے نصاریٰ کی ایک فوجی پارٹی سے کام لیا جو اس کی فوج میں شامل تھی اور وہ جنگوں میں ان پر فخر و مباہات کیا کرتا تھا اور ان کے مقام پر اعتماد کرتا تھا اور ان پر اس کی خصوصی توجہ تھی جس سے وہ اپنے آپ کو طاقتور خیال کرتے تھے اور تلمسان میں ان کی اہمیت بڑھ گئی اور اس کی بنا:

تو تلمسان پر چڑھائی سے واپسی کے بعد وہ پھر ان کی اطاعت کا دم بھرتے رہے [illegible] جس کا ذکر [illegible] اللہ تعالیٰ نے سلطان [illegible] سے نجات بہتر طریق پر دیا۔

انصاری کا واقعہ اور یہ واقعہ یوں ہے کہ ایک روز تلمسان کے دروازوں میں سے باب [illegible] میں فوجیں اور دستے کے لئے سوار ہوا اس کی اثناء میں وہ [illegible] پڑاؤ کے وقت [illegible] ان کے سالار نے اس پر حملہ کر دیا اور انصاری نے یغمراسن کے بھائی محمد بن زیان کی طرف پیش قدمی کر کے اسے قتل کر دیا اور اسے [illegible] سے [illegible] کیا تو وہ اس سے خیانت کرنے کے لئے صف سے باہر نکلا اور اسے [illegible] تھا [illegible] نصرانی [illegible] کے [illegible] ایک طرف ہو گیا جس سے یغمراسن نے اس کے قریب [illegible] محسوس کر لیا تو اس [illegible] نصرانی نجات کی [illegible] میں اس کے آگے بھاگ اٹھا جس سے خیانت واضح ہوئی اور مسلمانوں [illegible] ایک پارٹی نے ان پر حملہ کر دیا اور ہر جانب سے ان کا محاصرہ کر لیا اور انہیں تیروں اور پتھروں سے مار مار کر [illegible] دیا اور وہ [illegible] کا دن تھا اور اس کے بعد اس نے ان کی [illegible] کے [illegible] سے تلمسان میں نصرانی فوج سے کام نہیں لیا [illegible] ہیں کہ محمد بن زیان وہ شخص ہے جس نے [illegible] سامنے اپنے بھائی یغمراسن پر حملہ کرنے کے لئے [illegible] ہوئی [illegible] جب اس کی [illegible] ہوئی تو اس نے [illegible] کے [illegible] اس کے ساتھ کوئی سازش [illegible] پس یغمراسن نے اسے [illegible] پر قائم [illegible] دی۔ واللہ اعلم۔

فصل

تلمسان پر یغمراسن کے غلبے اور پھر اس کے بعد اس کے بنی مرین کی حکومت میں شامل ہونے کے حالات

[illegible] کے مغرب میں [illegible] کے زمانے سے [illegible] عبد الحق [illegible] میں سے عبداللہ نے رشتہ داروں کے [illegible] ان کی [illegible] کے ساتھ مشغول ہو گئے تھیں۔

اور جب ان کی حکومت [illegible] تو انہوں نے [illegible] کے ہاتھ ان کو وہاں سے ہٹا

[illegible]

فصل

یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ یغمراسن کی جنگوں کے حالات

[illegible]

اس کے پاس گیا اور اس نے مغرب کی سرحدوں پر غارت گری کی اور جنگ کی آگ بھڑکا دی اس وقت یعقوب بن عبدالحق مراکش کا محاصرہ کئے ہوئے تھا تو وہ وہاں سے بھاگ گیا اور اس نے مغرب کی طرف واپس آ کر اپنی قوموں کو جمع کیا اور اس کے مقابلہ کو گیا اور وادی تلاغ میں فریقین کی مڈبھیڑ ہوئی اور اس نے اپنی تیاری کو مکمل کیا جس میں یغمراسن کو شکست ہوئی جس میں اس کی بیوی بھی لوٹ میں آ گئی اور اس کی قوم قتل ہو گئی اور اس کا وہ بڑا بیٹا ابو حفص عمر بھی ہلاک ہو گیا جو اسے اپنے خاندان کے اہم عمروں لوگوں مثلاً اس کے خواہرزادہ عبدالملک بن حنیفہ اور ابن یکنی بن یحییٰ اور عمر بن ابراہیم بن ہشام سے زیادہ عزیز تھا اور یعقوب بن عبدالحق اسے چھوڑ کر مراکش کی طرف آ گیا یہاں تک کہ مراکش پر اس کے غلبہ کی حالت کا خاتمہ ہو گیا اور وہاں سے بنی عبدالمؤمن کا نشان مٹ گیا۔

بنی عبدالواد سے جنگ: اور یعقوب بنی عبدالواد سے جنگ کرنے کے لئے گیا اور اس نے اہل مغرب کے تمام معاہدہ افواج اور قبائل کو جمع کیا اور ۶۷۰ھ میں بنی عبدالواد سے جنگ کے لئے گیا یغمراسن بھی اپنی قوم اور اپنے مغراوہ اور عرب مددگاروں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں آیا اور وجدہ کے نواح میں ایسلی مقام پر دونوں کی جنگ ہوئی جس میں یغمراسن کو شکست ہوئی اور اس کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور اس کا بیٹا فارس قتل ہو گیا اور اس نے اپنی شکست کی ذلت سے بچنے کے لئے اپنے پڑاؤ کو نذر آتش کر دیا اور اس کے بعد اپنے اہل تلمسان کی طرف چلا آیا اور اس میں قلعہ بند ہو گیا اور یعقوب بن عبدالحق نے وجدہ کو تباہ و برباد کر دیا پھر اس نے تلمسان میں اس کے ساتھ جنگ کی اور وہاں اسے یزدتوجین بھی اپنے میر محمد بن عبدالقوی کے ساتھ اس کے ساتھ آ ملے اور اس نے یغمراسن اور اس کی قوم کے خلاف سلطان کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور کئی روز تک انہوں نے تلمسان کا محاصرہ کئے رکھا مگر اسے سر نہ کر سکے اور وہاں سے چلے آئے اور ہر کوئی اپنی عملداری اور حکومت کی طرف واپس آ گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اس کے بعد ان دونوں کے درمیان صلح ہو گئی اور یعقوب بن عبدالحق جہاد کے لئے اور یغمراسن توجین اور مغراوہ کے ساتھ برسرپیکار ہونے کے لئے فارغ ہو گیا یہاں تک کہ ان کی دولت ختم ہو گئی جس کا ہم ذکر کریں گے۔ واللہ اعلم۔

فصل

مغراوہ اور توجین کے ساتھ یغمراسن کے حالات

اور ان کے درمیان ہونے والے واقعات

مغراوہ اور توجین اطراف میں اپنے پہلے مواطن میں رہتے تھے اور جب ان کی حکومت شکست و تباہ ہو گئی تو موحدین نے ان سے مصالحت کر لی اور ان پر ٹیکس مقرر کر کے انہیں بنی ورسیفن کی بلدیت اور بنی ورتجہم کی طرح تکلیف دی اور ان میں بنی مندیل بن عبدالرحمٰن کو غلبہ حاصل تھا جو آل خزر کی اولاد میں سے تھے اور فتح کے دور سے اور اس کے بعد ان کے پیچھے

بادشاہ تھے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔

پس جب مراکش میں خلافت کا بازار کم ہو گیا اور اس کی وحدت پراگندہ ہو گئی اور جہات میں انقلابیوں اور باغیوں کی کثرت ہو گئی تو اس قوم کے صاحب مندیل بن عبد الرحمن اور اس کے بیٹے خود مختار بن گئے اور انہوں نے ملیانہ، تنس، شرشال اور اس کے گرد و نواح پر قبضہ کر لیا اور متیجہ کی طرف بڑھ کر اس پر قابض ہو گئے پھر انہوں نے جبل وانشریس اور اس کے گرد و نواح کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے اور اس کے بہت سے شہروں کو قابو کر لیا پھر بنو عطیہ اٹھے اور ان کی قوم بنی توجین نے جو ان کے مواطن کے پڑوس میں ان کی سرزمین کے مشرق میں تلب کے بالائی علاقے میں رہتے تھے ان کو وہاں سے نکال دیا اور یہ قصہ اس وقت کا ہے جب پہلے پہل زناتہ کے چراگاہیں تلاش کرنے والے قبائل ارض افریقیہ سے تلول تک داخل ہوئے تھے۔

بنو عبد الواد کا نواح تلمسان پر قبضہ: پس بنو عبد الواد نے نواح تلمسان پر وادی صا تک قبضہ کر لیا اور بنو توجین نے صحرا اور تلول کے درمیان افریقہ کے شہر سے جبل وانشریس اور مدیہ باحیہ کی گزرگاہوں تک قبضہ کر لیا اور یہ علاقہ بنی عبد الواد کی حکومت کی سرحدیں تھے اور ان دونوں کے باشندے بنی توجین کے مواطن اور ان کے مشرق میں مغراوہ کے مواطن تھے اور جب یہ دونوں قبیلے پہلے پہل تلول میں آئے تو ان دونوں کے درمیان اور بنی عبد الواد کے درمیان جنگ ہوئی۔

امیر ابو زکریا بن ابی حفص: اور جب امیر ابو زکریا بن ابی حفص ان دونوں قبیلوں سے بنو عبد الواد کے خلاف مدد مانگتا تھا اور انہیں ان کے ذریعے ذلیل کرتا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس نے سب کو بادشاہ کا لباس پہنایا اور ان کا ذکر ہم ان کے حالات میں بھی کریں گے پس اس کے بعد انہوں نے یغمراسن کو لڑائی سے مارا اور اس نے جنگ اور لڑائی کا رخ ان کی طرف پھیر دیا اور مسلسل یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ ان دونوں قبیلوں کی حکومت کا خاتمہ اس کے بیٹے عثمان بن یغمراسن کے عہد میں اس کے ہاتھوں ہوا پھر ان کے بعد بنی مرین کے ہاتھوں پر ہو گیا جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا۔

اور جب یغمراسن بن زیان وجدہ کے نواح میں ایسلی کے مقام پر بنی مرین کے ساتھ جنگ کر کے واپس لوٹا اور واپسی پر فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بعد اپنے بیٹے عمر الاکبر کو امیر مقرر کیا اور اس نے ان کے ملک پر چڑھائی کی اور اس میں گھس گیا اور اس کے قلعوں سے جنگ کی پھر اسے سر نہ کر سکا اور محمد بن عبد القوی نے نہایت ثبات اور طریق پر اس کا دفاع کیا۔

پھر اس نے دوبارہ بھی اس پر حملہ کیا، چھ سال کی اور ان کے قلعوں میں سے تافرکینت کے ساتھ جنگ کی اس قلعہ میں محمد بن عبد القوی کا پوتا علی بن زیان بن محمد موجود تھا جو قوم کی ایک پارٹی کے ساتھ اس میں قلعہ بند ہو گیا۔

اور یغمراسن غصے سے پھر کر بیچارہ ہو گیا اور اس کے بعد یغمراسن مسلسل ان کے علاقوں پر غارت گری کرتا رہا اور فوجوں کو ان کے قلعوں پر بھیجتا رہا اور تافرکینت بنی عبد القوی کی محفوظ جگہوں میں سے ایک امان تھا اور اس کا قرب مجاجہ کے نواح میں رہنے والے تیغرین میں تھا اس نے اس قلعہ کو مختص کر لیا اور اس میں اس کا قدم مضبوط ہو گیا اور وہ کثرت مال و اولاد سے مشہور ہو گئے اور اس نے اس کا بہت اچھا دفاع کیا اور یغمراسن کے دونوں حملوں میں اس نے یغمراسن کے ساتھ بہت سے مشہور واقعات کیے یہاں تک کہ محمد بن عبد القوی نے جب وہ اس کے تغلب سے غضب ناک اور اس کی خود مختاری سے ناراض ہو گئے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کی دولت کو لوٹ لیا اور اس کی موت سے اس قلعہ کی

[illegible] جیسا کہ آگے بیان ہو گا۔

مغراوہ اور محمد بن عبدالقوی کے درمیان جنگ: جب مغراوہ اور محمد بن عبدالقوی کے درمیان [illegible]

[illegible]

اور جب مغراوہ [illegible]

مغراوہ کے ساتھ [illegible] کے واقعات: [illegible]

فصل

زعیم بن مکن کو مستغانم شہر کا اشتیاق

[illegible]

ہو چکا ہے تھے اور اس محمد کے چار بیٹے تھے جن میں سے یوسف بڑا تھا اور اس کے بیٹوں میں سے [illegible] بن یوسف ان کا بیٹا وارث تھا اور دوسرا بیٹا [illegible] بن محمد تھا جس کے بیٹوں میں سے زیان بن [illegible] بنی عبد الواد میں سے ابو [illegible] تھا اور تیسرا بیٹا ادریس بن محمد تھا اس کے بیٹوں میں سے عبد الملک بن محمد بن علی بن [illegible] اپنی ماں [illegible] کی وجہ سے مشہور ہے جو عمر بن زیان کی بہن تھی اور چوتھا بیٹا عیسیٰ بن محمد تھا جس کے بیٹے یحییٰ اور عمران تھے اور یحییٰ کے بیٹوں میں سے ابراہیم اور علی تھے اور عمر ابن ادریس بن زیان اپنے رشتہ داروں کو [illegible] کی جگہ سے عامل مقرر کیا کرتا تھا اور [illegible] ان کو [illegible] کیا کرتا تھا اور یحییٰ بن [illegible] اور اس کے بیٹے ابراہیم سے [illegible] محسوس کرتا تھا اور ان دونوں کو اس نے اندلس کی طرف جلاوطن کر دیا تھا جس سے دونوں وہاں سے [illegible] سال بعد [illegible] بن عبد الحق کے پاس تلمسان چلے گئے اور اس کے بعد [illegible] میں [illegible] ہوئے تو ان دونوں کو اپنی قوم پر [illegible] حاصل ہوئی اور انہوں نے سلطان کی [illegible] کو ترجیح دی تو اس نے تلمسان جانے کی اجازت دے دی اور وہ عمر ابن [illegible] زیان کے پاس چلے گئے یہاں تک کہ ۷۰۲ھ میں [illegible] میں [illegible] ہو گئی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس کے بعد اس نے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ان کا [illegible] دست [illegible] ہو گیا اور تلمسان کی طرف واپس [illegible] مستقل طور پر [illegible] ابراہیم بن یحییٰ بن [illegible] کو [illegible] مقرر کیا اور جب وہ تلمسان واپس آیا تو اس نے ان کے خلاف بغاوت [illegible] کی اور [illegible] کی مخالفت کی دعوت دی اور اس [illegible] عمر اور [illegible] کو [illegible] بن عمر ابن [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] لوگ [illegible] نے ان کے ساتھ [illegible] وہ [illegible] کی طرف چلا جائے [illegible] تو اس نے اس سے [illegible] کیا [illegible] اس کے پیچھے [illegible] اس کے باپ [illegible] بھی اس نے بھگا دیا اور وہ اندلس میں مقیم رہا یہاں تک کہ ۷۱۲ھ میں یحییٰ فوت ہو گیا اور اس کے بعد [illegible] یوسف بن یعقوب کے پاس آیا اور [illegible] ایک [illegible] جب [illegible] تو اس نے [illegible] گرفتار کر لیا اور وہ اس کے قید خانے سے بھاگ کر [illegible] میں وہ مغرب میں [illegible] رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔

اور اس کے بیٹے الناصر نے اندلس میں پرورش پائی اور وہیں اس کا [illegible] تھا اور [illegible] کا [illegible] رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔

اور اس کے بھائی علی بن یحییٰ نے تلمسان میں [illegible] اور اس کے بیٹوں میں سے [illegible] بن عبد الواد کے شیخ کا [illegible] تھا [illegible] اس کے ساتھ [illegible] نے [illegible] یحییٰ کا [illegible] سے اس کے باپ [illegible] بیٹے کا نام یحییٰ بن [illegible] تھا [illegible] ابو سعید بن عبد الرحمن نے [illegible] وزارت پر مقرر کیا اس کے حالات ہم ان کے واقعات میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

یعقوب بن عبدالحق کی جنگ اور اسکے محاصرہ کے بارے میں یغمراسن کا ابن الاحمر اور طاغیہ کے ساتھ معاہدہ

جب یعقوب بن عبدالحق جہاد کو گیا تو اس نے دشمن پر حملہ کیا اور ان کے قصبوں کو برباد کیا اور اشبیلیہ اور قرطبہ سے جنگ کی اور دشمن کے بڑے بہادروں کی بنیاد ہی ہلا دی پھر وہ واپس آ گیا اور مغرب میں دو سال تک ٹھہرا رہا اور اس میں کوئی [illegible] اور بنی اشقیلولہ نے اس کے ساتھ کو چھوڑ دیا [illegible] نے اس پر قبضہ کر لیا ان دنوں اندلس کا سلطان ابن الاحمر تھا جسے الفقیہ کہتے تھے جو بنی الاحمر کا دوسرا بادشاہ تھا اس نے یعقوب بن عبدالحق کو جہاد کے لئے بلایا تھا کیونکہ اس کے باپ الشیخ نے اس کے ساتھ اس کا وعدہ کیا ہوا تھا جب اندلس میں یعقوب کی حکومت مضبوط ہو گئی اور [illegible] اس کی پناہ میں آ گئے کیونکہ انہیں ابن الاحمر سے اپنی جان کے متعلق خوف تھا اور اس نے ان سے اس [illegible] کی توقع کی جو یوسف بن تاشفین نے ابن عباد سے کیا تھا اور وہ اپنے خیال کے مطابق [illegible] بچنے کے اسباب کو عمل میں لایا اور اس نے طاغیہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لئے اور ان کے خلاف مدد کرنے کے بارے میں سازش کی اور یعقوب بن علی نے [illegible] مالقہ پر اس وقت تک قبضہ کر لیا تو جب اس نے اسے اشقیلولہ کے ہاتھ سے چھینا تھا [illegible] ابن الاحمر [illegible] اور اس نے [illegible] کے ساتھ معاہدہ [illegible] سے طلیطلہ میں [illegible] کے خلاف [illegible] اس کے لئے خوراک کا ذریعہ ہوئی تھی وہ اس کو چھوڑ کر واپس آ گیا اور طاغیہ نے سلطان [illegible] کی فوجوں کی اجازت سے اپنے بڑی [illegible] کو [illegible] روکنے کے لئے بھیجے اور انہوں نے سمندر کے بیچ [illegible] سے یعقوب کو روکے اور اس کی [illegible] پر [illegible] ترقی کرنے کے لئے یغمراسن کے ساتھ خط و کتابت کی تاکہ وہ مراسلات ان سے [illegible] کرے پس یغمراسن نے ان کی بات کو قبول کرنے میں جلدی کی اور اس کی طرف سے طاغیہ کی جانب اور طاغیہ کی طرف سے اس کی جانب ایلچی آتے جاتے رہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور اس نے مغرب کے [illegible] سے یعقوب کو جہاد سے غافل کر دیا یہاں تک کہ اس نے اس سے مصالحت اور [illegible] کے ساتھ جہاد کے لئے فراغت کا [illegible] نے اس کی بات کو قبول نہ کیا اور [illegible] ان کی باتوں میں سے ایک ہے جس نے یعقوب کو اس کی طرف جانے اور تلمسان میں اس کے ساتھ جنگ کرنے کی دعوت دی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ [illegible] ان کی کیفیت [illegible] ان کے حالات میں مفصل [illegible] ہے اور ہم ان میں سے ہر ایک کے بارے میں موقع سے فائدہ [illegible] یعقوب [illegible] یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور وہ بھی فوت ہو گئے اور اللہ وارث الارض ومن علیہا سبحانہ

فصل

خلفائے بنی حفص کے ساتھ یغمراسن کے واقعات جو تلمسان میں ان کی دعوت کو قائم کرتا اور اپنی قوم کو ان کی اطاعت میں لگاتا تھا

[illegible] زناتہ [illegible] میں رہتے تھے اور [illegible] میں آنے کے بعد [illegible] سے خلفائے موحدین کے ہوا خواہ تھے اور جب بنی ابو حفص کی خصومت قائم ہوئی اور امیر ابو زکریا بن ابی حفص نے افریقہ میں اپنی طرف دعوت دی اور تونس میں موحدین کے خلاف [illegible] ان کے پاس آ گئے [illegible] امیر ابو زکریا [illegible] نے [illegible] ان کے پاس اپنی اطاعت کے ایلچی بھیجے اور مغراوہ اور توجین نے اس کی دعوت کے [illegible] اور اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے اور [illegible] نے تلمسان کے متعلق [illegible] لیا تو [illegible] میں فتح کر لیا اور یغمراسن اس کی طرف واپس آ گیا تو اس نے اسے تلمسان اور اس کے [illegible] حکومت پر [illegible] کر دیا [illegible] تلمسان میں اس کی دعوت کو قائم کرے [illegible] اور اس کے بعد [illegible] نے [illegible] مغرب [illegible] ان میں اس کی دعوت کے قیام کے لئے [illegible] المستنصر [illegible] حالات میں [illegible] اور اطاعت [illegible] بھائی کے اور اس کے بعد اس کے بیٹے المستنصر نے [illegible] پر غالب آ گئے اور انہوں نے ایک وقت تک اس کے منابر پر المستنصر کے نام کے خطبات دیئے [illegible] کرنے کے بعد انہیں اس کے متعلق کچھ معلوم ہوا تو انہوں نے [illegible] اپنے بیٹے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] یغمراسن [illegible] کی طرف [illegible] یغمراسن [illegible] کے بیٹے [illegible] سے ان کی دعوت [illegible] اور اس کے [illegible] کی وجہ سے [illegible] میں [illegible] اپنی قوم کے [illegible] اور صاحب [illegible] کو وہاں بھیج دیا اور [illegible] کی حالت [illegible]

امیر ابو زکریا کی وفات: جب امیر ابو زکریا نے وفات پائی اور اس کے بعد اس کے بیٹے المستنصر نے حکومت سنبھالی اور اس کے بھائی امیر ابو اسحاق نے [illegible] اس کے خلاف بغاوت کر دی پھر المستنصر اس سب پر غالب آ گیا اور امیر ابو اسحاق تلمسان [illegible] کے پاس چلا گیا تو یغمراسن نے اس [illegible] اور [illegible]

جہاد کرنے کے لئے چلا گیا۔

امیر ابو اسحاق کی وفات: یہاں تک کہ ۶۷۵ھ میں امیر ابو اسحاق وفات پا گیا اور اسے بھی اس کی وفات کی خبر ملی تو اس نے خیال کیا کہ وہ سب سے زیادہ حکومت کا حق دار ہے پس اسی وقت اس نے سمندر پار کیا اور ۶۷۷ھ میں ہنین کی بندرگاہ پر جا اترا اور یغمراسن نے نہایت عزت و توقیر کے ساتھ اسے خوش آمدید کہا اور اس کی آمد پر جشن کیا اور لوگوں کو اس کی پیشوائی کے لئے بھیجا اور اس کے جیسا کہ اس نے اس کے اسلاف کی بیعت کی تھی اسی طرح اس کی بھی بیعت کی اور اس کے دشمن کے مقابلہ میں اس کی حکومت میں اس کی مدد دینے کا وعدہ کیا اور یغمراسن نے اس کی ان بیٹیوں میں سے جو خیام خلافت میں بیٹھی ہوئی تھیں ایک بیٹی کے ساتھ اپنے ولی عہد بیٹے عثمان کا رشتہ کیا اور اس کی مدد کی اور اپنے وعدے کو نہایت شان دار طریق پر پورا کیا

محمد بن ابی ہلال کی بغاوت: اور بجایہ کے گورنر محمد بن ابی ہلال نے واثق کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کی اطاعت سے دستبردار ہو گیا اور اس نے امیر ابو اسحاق کو بلایا اور اسے آنے پر آمادہ کیا پس وہ جلدی سے تلمسان سے اس کے پاس آیا اور ہم اس کے حالات کو قبل ازیں بیان کر چکے ہیں اور جب ۶۸۱ھ کا سال آیا تو یغمراسن نے بلاد مغراوہ پر چڑھائی کی اور بعض مضافات میں ان پر غالب آ گیا اور اس نے اپنے بیٹے ابراہیم کو وہاں سے بھیجا جسے زناتہ بریہم کہتے ہیں اور اس کی کنیت ابو عامر تھی اس نے اسے اپنی قوم کے آدمیوں کے ساتھ خلیفہ ابو اسحاق کے پاس اس کی رشتہ داری کو مضبوط کرنے کے لئے بھیجا پس اس نے انہیں اعلیٰ تحائف دے کر اور بڑی عزت کر کے ان کی بہت اچھی طرح پذیرائی کی اور اس نے ابن ابی عمارہ کی جنگوں میں کچھ کارہائے نمایاں کئے جن کی وجہ سے گردنیں اس کی طرف اٹھنے لگیں اور زناتی اخلاق اس کے گھر سے خاص ہو گئے پھر بالآخر وہ اپنی عورت کے ساتھ خوش باش وطن آیا اور عثمان نے اس کے پہنچتے ہی اس سے شادی کی اور وہ اس کے محل کی شہزادی بن گئی اور یہ بات اس کی حکومت کے لئے فخر اور اس کے لئے اور اس کی قوم کے لئے شہرت کا باعث بن گئی۔

امیر ابو زکریا اور ابن امیر ابو اسحاق کی تلمسان میں ملاقات: امیر ابو زکریا ۶۸۲ھ میں الداعی بن ابی عمارہ کی جنگ سے بچ جانے کے بعد جو مرماجنہ مقام پر ہوئی اور اس کی قوم اس میں ہلاک ہو گئی ابن امیر ابو اسحاق کے پاس تلمسان چلا گیا تو اس کے داماد عثمان بن یغمراسن نے اس کی بڑی عزت و تکریم کی اور اس کی ہمشیرہ محل سے انواع و اقسام کے تحائف لے کر اس کے پاس آئی اور ان کے دوست بھی جو ان کی حکومت کے پروردہ تھے اس سے ملے جن کا بڑا لیڈر ابو الحسن محمد بن النقیب الحمد بن ابی بکر ابن سید الناس الیعمری تھا جنہوں نے حکومت کی عزت سے انہیں وہ از حد فراہم کیا اور انہوں نے اسے حکومت کی ثروت کے لئے برانگیختہ کیا اور اس نے اپنے میزبان عثمان بن یغمراسن سے اس بارے میں گفتگو کی تو اس نے اس کا مقابلہ کیا کیونکہ اس نے اسے الحضرۃ کی دعوت کے لئے قابو کیا تھا اور اس نے اپنی حکومت کے آدمیوں کو حسب عادت اس کے پاس بیعت کے لئے بھیجا تھا۔

امیر ابو زکریا کا فرار: امیر ابو زکریا کے دل میں اس کے پاس سے بھاگ جانے کا خیال آیا اور وہ امیر بنی عامر داؤد بن ہلال بن عطاف کے پاس چلا گیا جو بنی عامر میں سے زغبہ کا ایک بطن ہے پس اس نے اسے پناہ دی اور اسے اس کے امن

تب وہ کچھ دیر بعد اس نے موحدین کی عملداری سے [illegible] جو حضرات امر[illegible] تھے ساتھ ملا لیا جیسا کہ ہم [illegible] بیان کر چکے ہیں [illegible] علی بن سلیمان بن [illegible] کے پاس بھیجا اور ان صاحب کے بعد [illegible] کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ ۶۶۸ھ میں [illegible] قتل ہو گیا اور [illegible] شخص کے [illegible] سے الگ [illegible] صاحب حکومت تھا اور اس نے [illegible] معاف [illegible] عہد پورا کیا [illegible] اور اس کے [illegible] کے لئے سے ختم کر دیا۔

اور [illegible] اور اس کے [illegible] کے [illegible] میں مشغول ہو گیا اور [illegible] داری اس کے بیٹے عثمان بن یغمراسن اور اس کے بیٹوں کے ساتھ تعلق [illegible] اور جب ۶۹۸ھ میں یوسف بن یعقوب نے [illegible] یغمراسن [illegible] اور ان [illegible] یوسف بن یعقوب [illegible] تو اس نے اپنے بھائی [illegible] کے ساتھ [illegible] کے لئے [illegible] میں ان کی [illegible] موحدین کی فوجوں [illegible] اور اس دور میں [illegible] اور اس کی [illegible] اور اس نے موحدین کے مشائخ کو ان کے پاس بھیجا [illegible] کے [illegible] تاشفین [illegible] اور عثمان بن یغمراسن [illegible] کے [illegible] اور اس نے اپنے [illegible] سے [illegible] اپنی عملداری سے [illegible] واللہ مالک الامور [illegible]۔

فصل

یغمراسن کی وفات اور اس کے بیٹے عثمان کی ولایت اور اس کی حکومت میں ہونے والے واقعات کے حالات

سلطان یغمراسن ۶۸۱ھ میں تلمسان سے نکلا اور وہاں پر اس نے اپنے بیٹے عثمان کو جانشین مقرر کیا [illegible] مغراوہ کی طرف چلا گیا اور اس کے مقامات پر قبضہ کر لیا [illegible] کے لئے [illegible] شہر سے [illegible] ہو گیا تو اسے اس کے قبضے سے [illegible] پھر اسے اطلاع ملی کہ اس کا بیٹا ابو عامر [illegible] سلطان [illegible] کے ساتھ [illegible] کے بیٹے [illegible] کی بیٹی [illegible] پھر وہ [illegible] کے ساتھ [illegible] تلمسان کی طرف [illegible] اور جب اس کا وقت [illegible] آیا [illegible] اس کے بیٹے ابو عامر نے [illegible] اٹھایا اور اس کے [illegible] چھپائے [illegible] یہاں تک کہ وہ [illegible] جلدی سے تلمسان کی طرف

لیا تو اس کا ولی عہد بھائی عثمان بن یغمراسن اپنی قوم کے ساتھ اسے ملا نیز لوگوں نے اس کی بیعت کی اور اسے خلیفہ بنا دیا پھر وہ تلمسان میں داخل ہوا تو عوام و خواص نے اس کی بیعت کی اور اس نے اسی وقت تونس کے خلیفہ ابو اسحاق سے گفتگو کی اور اسے اپنی بیعت ارسال کی تو اس نے اسے قبولیت کا جواب دیا اور اسے دستور کے مطابق اس کی عملداری پر امیر مقرر کر دیا پھر اس نے یعقوب بن عبدالحق سے مصالحت کی گفتگو کی کیونکہ اس کے باپ یغمراسن نے اسے اس کی وصیت کی تھی۔

علامہ ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم الآبلی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے سلطان ابو حمو موسیٰ بن عثمان سے سنا اور وہ اس کے قصر میں آمدنی و مصارف کا ذمہ دار تھا وہ بیان کرتا ہے کہ دادا یغمراسن نے والد عثمان کو وصیت کی اور ان کی زبان میں نہایت تعظیم کا لفظ ہے اس نے اسے کہا اے میرے بیٹے بنی مرین کی حکومت کے مستحکم ہو جانے اور دور دراز کی عملداریوں اور مراکش میں دار الخلافت پر قابض ہو جانے کے بعد تمہیں ان کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت نہیں اور میرے لئے ان کے پیچھے سے ہٹ جانے تو وہ بے عزتی آ جانے کی ذلت کی وجہ سے ان کے ساتھ جنگ کرنے سے رکنا ممکن نہیں پس تم ان کے ساتھ جنگ کرنے سے بچنا اور جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو قلعہ بند ہو جانا اور ان کی پناہ لینا واجب ہے اور مقدور بھر کوشش کر کے موحدین کی ان عملداریوں اور مقبوضات پر قابض ہو جانے کی جدوجہد کرنا جب تم ان سے تیری حکومت مستحکم ہو گی اور تو اپنی قوت سے دشمن کی فوجوں کو روک سکے گا۔ شاید تجھے کسی طرف مدد کا سبب بنا دے تیرے لئے محفوظ مقام بنا دے پس شیخ کی وصیت اس کے دل میں پیوست ہو گئی اور اس نے اپنے خیالات اسی پر مرکوز کر دیئے اور وہ بنی مرین کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے جھک گیا اور اپنے عزم کو اس کام میں لگا دیا اور اس نے اندلس کی طرف اپنی پہلی روانگی میں اپنے بھائی محمد بن یغمراسن کو یعقوب بن عبدالحق کے پاس اندلس کے کنارے میں اس کی جگہ پر بھیجا جس نے مستعد ہو کر اس کے پاس گیا اور ارکش میں اسے ملا تو اس نے اسے خوشی سے قبول کیا اور جو صلح وہ چاہتا تھا اس سے کی اور وہ اپنے بھائی کی طرف واپس آ گیا پس بنی عبدالواد خوش ہو گیا اور وہ مشرقی علاقے کو فتح کرنے کے لئے تیار ہو گیا جیسا کہ ہم ذکر کریں گے۔

فصل

مغراوہ اور بنی توجین کے ساتھ عثمان بن یغمراسن کے حالات و واقعات اور ان کی بہت سی عملداریوں اور قلعوں پر اس کا قبضہ

جب عثمان بن یغمراسن نے یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ مصالحت کی تو اس نے بلاد مغراوہ اور توجین کی مشرقی عملداریوں اور اس کے ماوراء موحدین کی عملداریوں کی طرف اپنی توجہ مبذول کی پس سب سے پہلے وہ بنی توجین اور مغراوہ

کے قوان اور اس کے [illegible] پر قابض ہوا اور اس کے دور دراز علاقوں سے واقفیت حاصل کی اور اسی طرح وہ بلاد مغراوہ کی طرف چلا گیا پھر تیجن کی طرف گیا اور اس کی [illegible] آسودگی اور عظمت [illegible] وہاں سے [illegible] مازونہ کا محاصرہ کر لیا اور اس نے اس کی اطاعت اختیار کر لی۔ یہ ۶۹۲ھ کا واقعہ ہے اور امیر مغراوہ ثابت بن مندیل اس کے لیے تھی۔ یہ [illegible] بیدار ہو گیا پس اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] بھی اس کی حکومت میں شامل ہو گئے پھر اسی سال اس نے بلاد تیجین پر حملہ کیا اور اس کے اطراف کو لوٹ لیا اور [illegible] کیونکہ [illegible] تیجن کی [illegible] مغراوہ کا محاصرہ کرے گا۔ پھر اس نے [illegible] کے قریب ہو کر اس کا محاصرہ کر لیا اور اس [illegible] اور اس نے [illegible] غالب [illegible] محمد بن عبدالقوی کے [illegible] میں سے [illegible] ان میں سے سید الناس کا غلام تھا جس [illegible] غالب اس کے لئے [illegible] بیدار ہو گیا اور [illegible] واپس آ گیا پھر اس نے ۶۹۵ھ میں [illegible] پر حملہ کیا اور ان کے [illegible] مغلوب کر لیا اور ان کا امیر [illegible] محمد بن عبدالقوی کے بیٹوں میں سے تھا اس کے آگے [illegible] اس نے ان سے [illegible] کے ساتھ [illegible] وہ [illegible] اس نے [illegible] تعاقب کیا اور [illegible] اس طرف سے بھاگ [illegible] ہو گیا اور [illegible] تھا ان کے [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] اور ان کے [illegible] ان سے منسوب ہے [illegible] وہ اس کے [illegible] انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اپنی قوم بنی توجین کو چھوڑ کر پھر اس کی حکومت میں چلے گئے [illegible] کے امیر [illegible] محمد بن عبدالقوی کے بعد [illegible] توڑ دیا [illegible] ان کے ساتھ [illegible] کر لیا [illegible] ان کے لئے [illegible] یہاں تک کہ اس کے بعد [illegible] پر قابض ہو گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے [illegible] تمام بنی توجین اس کی [illegible] میں شامل ہو گئے اور [illegible] وغیرہ پر [illegible] اس کے بعد [illegible] اس نے [illegible] یہ جنگ کی اور اس میں [illegible] اس کی دعوت کے [illegible] مشہور تھے اور [illegible] کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے پس انہوں نے ۶۹۸ھ میں اسے [illegible] پر قبضہ [illegible] اور اس کی حکومت میں [illegible] اس نے [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] کی حکومت میں [illegible] آ گیا اور انہوں نے [illegible] کی اور محمد بن عبدالقوی اور اس کے بیٹوں کی طرح [illegible] بنی توجین میں اس کی حکومت قائم ہو گئی [illegible] کے [illegible] اس کے [illegible] ہو گئے پھر ۶۹۷ھ [illegible] مغراوہ کی طرف گیا کیونکہ [illegible] تھی پس اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اپنے بیٹے [illegible] کو [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور مغراوہ کی [illegible] اور ثابت بن مندیل [illegible] ساتھ [illegible] اور اس [illegible] ۶۹۸ھ میں [illegible] وہاں تک ان کا محاصرہ کئے رکھا پھر اس نے اسے فتح کر لیا اور [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا اور یوسف بن یعقوب کے پاس [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور [illegible] نے مغراوہ کے اکثر علاقوں پر [illegible] جیسے کہ اس نے بنی توجین کے علاقوں پر قبضہ کر لیا [illegible] کا تمام علاقہ [illegible] کے [illegible] اس کی حکومت میں شامل ہو گئے پھر

دوبارہ مرین کی جنگ میں مشغول ہو گیا جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

بجایہ سے جنگ کے حالات اور اس کے اسباب

ہم بیان کر چکے ہیں کہ مولیٰ ابو زکریا الاوسط بن المولیٰ ابو اسحاق بن ابو حفص الدعی ابن ابی عمارہ کے غلبہ کے دنوں کے آگے بجایہ سے بھاگ کر تلمسان چلا گیا تھا اور عثمان بن یغمراسن کے ہاں آ کر اس کی خوب پذیرائی ہوئی تھی پھر الدعی ابن ابی عمارہ فوت ہو گیا اور اس کا چچا امیر ابو حفص خود ہی خلیفہ بن گیا اور عثمان بن یغمراسن نے حسب عادت اس کی طرف اپنی اطاعت کی اطلاع بھیجی اور اپنی قوم کے سردار اس کے پاس بھیجے اور باشندگان بجایہ کے بہت سے لوگوں نے امیر ابو زکریا سے سازباز کی اور اسے آنے پر آمادہ کیا اور اس سے وعدہ کیا کہ شہر اس کی اطاعت کرے گا اور عثمان بن یغمراسن نے اس بارے میں مشورہ کیا تو اس نے اپنے چچا کی بیعت کو پورا کرتے ہوئے جو الحضرۃ میں خلیفہ تھا اس کی بات کو قبول نہ کیا تو اس نے اس سے خبر کو چھپایا اور کئی روز تک نقض بیعت کے متعلق تردد رہا پھر جنگل میں زغبہ کے قبائل کی طرف بھاگ گیا اور داؤد بن ہلال بن عطاف کے ہاں اترا اور عثمان بن یغمراسن نے اس کی فرمانبرداری کا مطالبہ کیا تو وہ نہ مانا اور اس کے ساتھ بجایہ کے مضافات کی طرف چلا گیا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں بجایہ داؤد کے قبائل کے ہاں اترے پھر اس کے بعد مولیٰ ابو زکریا بجایہ پر قابض ہو گیا۔ یہ ایک طویل داستان ہے جس کا ذکر ہم نے ان کے حالات میں کیا ہے اور عثمان اور اس کے درمیان قطع تعلقی مستحکم ہو گئی جو عثمان اور خلیفہ تونس کے درمیان دوستی کے استحکام کا سبب بن گئی جب عثمان نے ۶۸۹ھ میں ان پر چڑھائی کی اور وہ مشرق کی جانب [illegible] تک چلا گیا تو بجایہ کی عملداری کی طرف بھی گیا اور اس کے بعض علاقوں پر قبضہ کر لیا پھر اس کے بعد اس نے بجایہ سے جنگ کی اور [illegible] سے عملداری بنا کر خلیفہ تونس کو خوش کرنا چاہتا تھا اور اسی طرح وہ [illegible] کے بڑھانا چاہتا تھا تب اس نے وہاں [illegible] روز تک اپنی [illegible] نصب کیں پھر وہاں سے ہٹ کر مغرب اوسط کی طرف پلٹ گیا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس نے مازونہ اور تدلس کو فتح کیا۔

فصل

بنی مرین کے ساتھ دوبارہ جنگ کرنے اور

تلمسان کے طویل محاصرے کے حالات و واقعات

جب بنی مرین کا سلطان یعقوب بن عبدالحق اس جنگ کے دوران فوت ہو گیا تو ان کے اور بنی عبدالواد کے درمیان اسے جہاد میں مشغول کرنے کے لئے صلح ہوئی تھی اور اس کے بعد اس کا بیٹا یوسف اس کی قوم کا امیر بنا اور عثمان اور [illegible] یوسف بن یعقوب نے طاغیہ کے ساتھ صلح کر لی اور ابن الاحمر نے اندلس کی ان سرحدوں سے جو ان کے ہاتھ میں تھیں [illegible] اور بنی عبدالواد سے جنگ کے لئے فارغ ہو گیا اور اس نے اپنے باپ کی وفات سے پورا ایک سال بعد اپنا کام درست کیا اور ۶۸۹ھ میں تلمسان کی طرف بڑھا اور عثمان نے اس کے مقابلہ میں فصیلوں کی پناہ لے لی پس اس نے چالیس دن تک تلمسان سے جنگ کی اور اس کے درختوں کو کاٹ دیا اور وہاں منجنیقیں اور آلات نصب کئے پھر اس نے اس کی قوت [illegible] تو وہاں سے ہٹ گیا اور واپس لوٹ آیا اور عثمان بن یغمراسن نے ابن الاحمر اور طاغیہ سے [illegible] اپنے باپ کے طریق کو اختیار کیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو نقصان پہنچانے سے کچھ فائدہ نہ دیا۔

مغراوہ کا یوسف بن یعقوب کے پاس جانا: اور مغراوہ تلمسان میں یوسف بن یعقوب کے پاس چلے گئے اور اس سے بہت تکلیف اٹھائی اور جب وہ تلمسان سے ہٹ گئے تو عثمان نے ان کے علاقوں پر حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا اور ان پر غالب آ گیا [illegible] جب ۶۹۵ھ کا سال آیا تو یوسف بن یعقوب نے [illegible] کی جانب چلا گیا اور [illegible] کے باشندوں نے اس کی اطاعت کی [illegible] مغرب کی طرف لوٹتے ہوئے حملہ کیا اور عثمان بن یغمراسن [illegible] خوب قیام کیا [illegible] یعقوب بن یوسف نے [illegible] ۶۹۶ھ میں جنگ کے لئے روانہ کیا پھر وہ مغرب کی طرف واپس آ گیا پھر اس نے اسے چوتھی بار ۶۹۷ھ میں جنگ کے لئے روانہ کیا پھر وہ [illegible] کی طرف واپس آ گیا پھر اس نے اسے پانچویں بار ۶۹۸ھ میں جنگ کے لئے بھیجا تو وہ تلمسان تک پہنچ گیا [illegible] اپنے بھائی ابو یحییٰ بن یعقوب کو اس کام پر مقرر کیا اور اس کی شان کی خاطر قیام کیا اور یوسف مغرب کو چلا گیا [illegible] تلمسان سے یوسف بن یعقوب کے ساتھ جنگ کی [illegible] اس قلعہ کے مالک تھے [illegible] عثمان بن یغمراسن نے ان کے [illegible] ان کے شہروں پر قبضہ کر لیا [illegible] انہوں نے اس سے تکلیف پائی تھی [illegible] زمانہ تکلیف پائی اور وہ طویل محاصرہ تک ان کے ساتھ [illegible] رہے۔

ابو یحییٰ بن یعقوب کا ندرومہ پر قبضہ: اور ابو یحییٰ بن یعقوب ندرومہ کی طرف گیا اور اس کے قائد زیان بن [illegible] [illegible] سے سازباز کرنے کے بعد رات کو اپنی فوجوں کے ساتھ اس میں داخل ہو گیا اور ندرومہ [illegible] [illegible] اور یوسف بن یعقوب اس کے پیچھے آ کر اس سے مل گیا اور سب کے سب تلمسان کی طرف بڑھے اور [illegible] کی فصیل کے پاس [illegible] اترے [illegible] تلمسان آیا اور یوسف بن یعقوب [illegible] کے پہلے [illegible] [illegible] شعبان ۶۹۸ھ [illegible] اور اس نے تمام اطراف سے اس کا گھیراؤ کر لیا اور یوسف بن یعقوب نے اس کے [illegible] ایک بار [illegible] اسے [illegible] اس نے [illegible] کی جانب اپنی آمد [illegible] کے لئے ایک شہر [illegible] منصورہ رکھا [illegible] وہاں [illegible] اور اس نے مغرب [illegible] کی [illegible] کرنے کے لئے [illegible] اس کے [illegible] پیچھے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور تلمسان کے [illegible] [illegible] اس کے بعد [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] ذکر کریں گے۔

واللہ القدیر سبحانہ و تعالیٰ [illegible]

فصل

سلطان عثمان بن یغمراسن اور اس کے بیٹے ابو زیان کی حکومت کے حالات اور اس کے بعد محاصرہ کا اپنی انتہا تک پہنچنا

جب یوسف بن یعقوب نے اپنی فوجوں کے ذریعے تلمسان کا محاصرہ کیا [illegible] کے [illegible] حفاظت اختیار کر لی [illegible] عثمان بن یغمراسن [illegible] محاصرہ کے [illegible] ۷۰۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابو زیان نے حکومت سنبھال لی۔

سلطان محمد بن ابی زیان الکبیر: مجھے ہمارے شیخ [illegible] محمد بن ابراہیم الابلی نے بتایا جو اس محاصرہ میں ان کے [illegible] کہ عثمان بن یغمراسن نے [illegible] اس [illegible] بیٹے کے [illegible] جب [illegible] پیالہ منگوایا [illegible] اس نے [illegible] کے پینے کے لئے [illegible]

علامہ بیان کرتے ہیں کہ خادم نے اس کی چھوٹی دختر سلطان ابو اسحاق بن امیر ابوزکریا بن عبدالواحد بن ابی حفص حاکم تونس کو آ کر اس کی خبر دی تو وہ آ کر اس پر گر پڑی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور اس نے دروازوں کی بندش کے لئے ان پر پہرے لگا دیئے پھر اس نے محمد ابوزیان اور موسیٰ ابوحمو کو پیغام بھیجا اور ان دونوں میں سے ان کے باپ کی تعزیت کی اور ان دونوں نے بنی عبدالواد کے مشائخ کو بلایا اور ان کے سامنے سلطان کی بیماری کا حال بیان کیا تو ان میں سے ایک نے سوالیہ انداز میں اور توہم کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا: سلطان ابھی ہمارے ساتھ تھا اور بیماری گٹھے پر ابھی کوئی وقت نہیں گزرا پس اگر وہ فوت ہو گیا ہے تو ہمیں بتایئے تو ابوحمو نے اسے کہا کہ جب وہ فوت ہو جائے گا تو تو کیا کرے گا؟ اس نے کہا ہم تیری مخالفت سے ڈرتے ہیں ورنہ ہمارا سلطان تیرا بھائی ابوزیان ہے تو ابوحمو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے بھائی کے ہاتھ پر جھک کر اسے بوسے دینے لگا اور اسے اپنا عہد دیا اور مشائخ نے بھی اس کی اقتدا کی تو اسی وقت اس کی بیعت منعقد ہو گئی اور بنو عبدالواد نے اپنے سلطان کا احاطہ کر لیا اور اس کے پاس جمع ہو گئے اور دستور کے مطابق اپنے دشمن سے لڑنے کے لئے نکلے گویا عثمان فوت نہیں ہوا۔

زبردست گرانی: اور یوسف بن یعقوب کو ان کے محاصرہ میں اپنے مقام پر طوالت حاصل ہو گئی تو وہ وہیں مقیم ہوا اور اس کے بعد ان کی قوم کی بہادری سے حیرت زدہ ہو گیا اور اس نے نہایت ہی کے دن سے لے کر مسلسل آٹھ سال تین ماہ تک ان کا محاصرہ جاری رکھا جس میں انہیں ایسی تکلیف پہنچی جو کسی قوم کو نہ پہنچی تھی اور وہ مردے، بلیاں اور چوہے کھانے پر مجبور ہو گئے یہاں تک کہ انہیں خیال ہوا کہ وہ محاصرہ کے دنوں میں مردہ آدمیوں کے اعضاء بھی کھا گئے ہیں اور انہوں نے جلانے کے لئے چھت برباد کر دیا اور خوراک، دانوں اور دیگر ضروریات کی چیزوں کے بھاؤ بہت گراں ہو گئے یہاں تک کہ وہ منفعت کی حدود سے تجاوز کر گئے تھے اور وہ بے بس ہو گئے تھے اور ایک پیمانہ گندم کی قیمت ان کی زبان میں ایک مثقال تھی جس کی مقدار سے وہ آج تک بارہ رطل اور دو مثقال کے نصف اور سونے کے نصف سے لین دین کرتے تھے اور ایک بیل گائے کی قیمت ساٹھ مثقال اور ایک دنبے کی قیمت ساڑھے سات مثقال تھی اور مردہ خچروں اور گدھوں کا ایک رطل گوشت مثقال کی قیمت میں آتا تھا اور گھوڑوں کا گوشت ان کے ہاں مثقال میں دس چھوٹے درہم کا آتا تھا جو ایک مثقال کے دس ہوتے ہیں اور مردہ یا ذبح شدہ گائے کی کھال تیس درہم میں فروخت ہوتی تھی اور گھریلو بلی ڈیڑھ مثقال میں اور کتے کی بھی یہی قیمت تھی اور چوہا دس درہم میں اور سانپ کی بھی اسی قیمت پر ملتا تھا اور مرغی تیس درہم اور ایک انڈا چھ درہم میں اور چڑیاں بھی اسی قیمت پر بکتی تھیں اور تیل کا اوقیہ (سیر چھٹانک) بارہ درہم میں اور گھی کی بھی یہی قیمت تھی اور چربی کا اوقیہ بیس درہم میں اور لوبیا بھی اسی قیمت پر ملتا تھا اور نمک کا ایک اوقیہ دس درہم میں اور لکڑیوں کا بھی یہی بھاؤ تھا اور بند گوبھی کا ایک پھول ایک مثقال کی تہائی قیمت میں اور خس کی سبزی بیس درہم میں اور شلغم پندرہ درہم میں اور ایک ککڑی اور ایک خربوزہ چالیس درہم میں اور کھیرا دینار کی تہائی قیمت میں اور تربوز تیس درہم میں اور انجیر اور آلو بخارا دو درہم میں ملتا تھا۔

اور لوگوں نے اپنے اموال اور موجودہ سامان تباہ کر دیئے اور ان کی حالت خراب ہو گئی اور یوسف بن یعقوب کی حکومت تلمسان کے محاصرہ سے مضبوط ہو گئی اور منصورہ شہر کی حدود زمین وسیع ہو گئی اور آفاق سے تجار اپنے سامانوں کے ساتھ وہاں آنے لگے اور وہ آبادی سے اس قدر بھرپور ہو گیا کہ کوئی شہر اس طرح آباد نہ تھا اور اس نے بادشاہوں کو مصالحت

اور محبت سے خطاب کیا اور تحفے اور ہدایا سے نوازا پھر ان کے ایلچی اور تحائف اس کے پاس آئے اور اسی طرح مصر و شام کے فرمانرواؤں کے ایلچی اور تحائف بھی آئے اور وہ اس قدر [illegible] ہو گیا کہ کوئی اس کا [illegible] جیسا کہ اس کے حالات میں بیان ہو گا۔

بنی یغمراسن کے محافظوں کی فوج کی ہلاکت: اور بنی یغمراسن اور ان کے قبیلے کے محافظین کی فوج [illegible] اور ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تو انہوں نے ہاتھ اٹھا لئے اور ان کے ساتھ مرنے کے لئے نکلنے کا عزم کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی اور شخص جو مسجد میں تھا اس کے ہاتھوں سے سلطان یوسف بن یعقوب کو مروا کر ان کی تنگی کو دور کر دیا اسے بعض [illegible] نے [illegible] اپنے گھر کے ایک کونے [illegible] اور اس کی [illegible] والی کوٹھڑی میں لے گیا اور اسے ایک خنجر مارا جس نے اس کی انتڑیاں کاٹ دیں اور اسے پکڑ لیا۔ اس کے وزراء کے پاس لے گئے تو انہوں نے اس کی تکا بوٹی کر دی اور بعض کہتے ہیں کہ [illegible] ان کے بعد کوئی چیز بھی باقی نہ رہی اور حکومت خدائے واحد ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ نے آل یغمراسن اور ان کی قوم [illegible] کے [illegible] سے تکلیف کو دور کر دیا۔

ابو زیان اور ابو حمو کی ملاقات: ہمارے [illegible] شیخ [illegible] نے مجھے بتایا کہ [illegible] کے دن [illegible] سلطان ابو زیان اپنے محل کے کونوں میں خلوت میں بیٹھا تھا [illegible] تو اس نے [illegible] ابن حجاف کو بلا کر پوچھا کہ [illegible] غلہ اور [illegible] باقی ہے تو اس نے اسے بتایا کہ آج اور کل کی معاش کا سامان باقی رہ گیا ہے تو اس نے اسے اس کے چھپانے کا حکم دیا [illegible] اس کا بھائی ابو حمو اس کے پاس آیا تو [illegible] نے اسے بتایا تو اس نے [illegible] سر جھکا لیا اور بغیر بات کئے خاموش بیٹھے رہے کہ [illegible] سلطان ابو اسحاق کے قصر کے خادموں میں سے [illegible] اور [illegible] اور ان کے باپ کی [illegible] اور [illegible] تمہاری [illegible] زندگی سے کیا [illegible] آپ کا محاصرہ ہو چکا ہے اور [illegible] دشمن تم پر اقدام کرنے کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور تمہارے [illegible] بچاؤ اور [illegible] اپنی جانوں کو بھی راحت دلاؤ اور ہمیں ہماری ہلاکت کی جگہوں سے [illegible] کی زندگی ایک عذاب ہے۔ [illegible] موت ہے تو ابو حمو اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہوا [illegible] اس وقت [illegible] تھا اور کہنے لگا اس نے آپ کو [illegible] بتا دی ہے آپ ان کے [illegible] کیا [illegible] کہ [illegible] تین دن [illegible] شاید اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی پیدا کر دے [illegible] اس کے بعد مجھ سے ان کے بارے میں مشورہ نہ کرنا بلکہ [illegible] ان کے قتل کرنے کے لئے [illegible] اور میری طرف آ جانا ہم اپنی قوم کے ساتھ اپنے دشمن کے مقابلہ میں نکلیں گے اور موت کو قبول کر لیں گے اور اللہ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔

پس ابو حمو ناراض ہو گیا اور [illegible] سے انکار کر دیا اور کہنے لگا خدا کی قسم ہم اپنے اور ان کے لئے ذلت کا انتظار کریں گے اور وہ اس کے پاس [illegible] اور سلطان ابو زیان [illegible] کے لئے تیار ہوا۔

ابن حجاف بیان کرتا ہے کہ میں اس کے ساتھ [illegible] آگے ہو سکا تھا اور [illegible] دوران میں [illegible] ہو گیا اور مجھے دروازے کے چوبدار نے خوف زدہ کر دیا وہ مجھے اشارہ کر رہا تھا کہ میں سلطان کو اطلاع دوں کہ محل کی [illegible] کا ایک ایلچی [illegible] آیا ہے [illegible] اسے صرف اشارہ سے جواب دے سکا اور سلطان

گھبراہٹ کے باعث ہمارے خلیفہ کے اشارے سے بیدار ہو گیا پس میں نے اسے اجازت دی اور بلایا اور جب وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا تو اس نے اسے کہا کہ یوسف بن یعقوب ابھی فوت ہو گیا ہے اور میں اس کے پوتے ابو ثابت کا ایلچی بن کر آپ کے پاس آیا ہوں تو سلطان خوش ہو گیا اور اس نے اپنے بھائی اور اپنی قوم کو بلایا یہاں تک کہ ایلچی نے اپنا پیغام پہنچایا جسے وہ لے رہے تھے اور یہ ان دنوں ایک عجیب بات تھی۔

اور اس پیغام میں ایک یہ اطلاع بھی تھی کہ جب یعقوب بن یوسف فوت ہوا تو اس کے بھائیوں بیٹوں اور پوتوں نے دشوار حکومت کے واسطے مقابلہ کیا اور اس کا پوتا ابو ثابت بنی ورتاجن کے پاس چلا گیا کیونکہ ان میں اس کے ماموں ہونے کی رشتہ داری بھی تھی پس اس نے انہیں اکٹھا کیا اور وہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے عثمان بن عفراسن کی اولاد کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اسے آلہ دیں اور اگر اس کی مساعی ناکام ہو جائیں تو وہ اس کی پناہ گاہ اور مسکن بن جائیں اور اگر اس کی کوشش کامیاب ہو گئی تو بنی مرین کا تختہ ان سے منتشر ہو جائے گا پس انہوں نے اس امر پر اس سے معاہدہ کر لیا اور جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو اس نے ان سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ان کی خاطر ان تمام علمداریوں سے دست بردار ہو گیا جن پر یوسف بن یعقوب نے ان کے علاقے میں قبضہ کیا تھا اور اس نے ان تمام فوجوں کو بھی واپس بلا لیا جنہیں اس نے ان کی سرحد پر بھیجا تھا اور یہ مغرب اوسط میں اپنی علمداریوں میں واپس آ گئے یہاں تک کہ ان کا وہ حال ہوا جسے ہم بیان کریں گے۔

فصل

محاصرہ کے بعد دورِ حکومت تک سلطان

ابوزیان کے حالات

محاصرہ کی زحمت سے نکلنے اور بنی مرین کے ہاتھوں سے اپنی علمداریوں کو حاصل کرنے کے بعد سلطان ابوزیان نے اپنی حکومت کا آغاز اس امر سے کیا کہ وہ آخر ذوالحجہ ۷۰۶ھ میں اپنے بھائی ابوحمو کے ساتھ تلمسان سے بلاد مغراوہ میں گیا اور ان کے جو لوگ بنی مرین کی اطاعت میں تھے انہیں وہاں سے بھگا دیا اور ان کے قبائل سے سرحدیں لے لیں اور ان کی اطراف پر قبضہ کر لیا پھر اپنے غلام مسامح کو ان پر امیر مقرر کر دیا اور واپس آ گیا۔

السرسو پر حملہ: پھر اس نے السرسو پر حملہ کیا جس پر محاصرہ کے دنوں میں مرینیوں نے قبضہ کر لیا تھا اور سوید اور دیالم کے زغبہ اور بنی یعقوب بن عامر میں سے جو لوگ ان سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا پس وہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور اس نے ان کا تعاقب کر کے ان پر حملہ کر دیا اور وہ بھی آ گیا اور بنی توجین کے علاقے سے گزرا اور بنی عبدالقوی میں سے جو لوگ جبل میں باقی رہ گئے تھے ان کی اطاعت کا تقاضا کیا اور اپنے خروج سے نو ماہ بعد تلمسان کی طرف

واپس آ گیا اور اس نے اپنی حکومت کی اطراف کو صاف و درست کر دیا پھر اس نے اپنے محلات اور باغات کی درستگی کی طرف توجہ کی اور اس کے ملک میں جو ٹوٹ پھوٹ ہو گئی تھی اس کی مرمت کی اور اس دوران میں وہ بیمار ہو گیا اور اسے وہ تکلیف سے شدید تکلیف ہوئی پھر وہ آخر شوال ۷۰۷ھ میں فوت ہو گیا۔

فصل

تلمسان کے منابر سے حفصی دعوت کے ناپید ہونے کے حالات

افریقہ میں حفصی دعوت قائم کی جا چکی تھی اور اس کے مضافات میں ان کے خلفاء میں مستنصر [illegible] تھی اور خوف اور جنگ وہ تلمسان دونوں کے درمیان سرحد قائم رہی [illegible] جب ابو حفص ابن ابی زکریا [illegible] خلیفہ ہو گیا تو اس سے ہم کلام ہوا اور لکھ دی کہ [illegible] سرحدوں پر [illegible] حاصل کی اور انہوں نے ان کی بیعت کی تھی اور منابر پر ان کے نام سے حاضری ہوتی تھی اور انہیں سوالی امداد کیا گیا۔ پھر [illegible] کے خلاف [illegible] کی وجہ سے حق تھا جو ان کے اور اس کے درمیان پایا جاتا تھا اور جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں [illegible] جب [illegible] آیا تو اس کی وجہ سے خوف لاحق ہوا پھر انہوں نے دوبارہ اپنے تعلق کا اظہار کیا [illegible] یہاں تک کہ یوسف بن یعقوب نے تلمسان کا محاصرہ کیا [illegible] نے خلیفہ سلطان ابو حفص بن واثق کی بیعت توڑ دی اور تلمسان کے منابر پر اس کے نام سے حاضری ہوتی تھی اور امیر ابو زکریا الاوسط [illegible] کے ساتھ ان کے دوستی [illegible] کی وجہ سے ان سے [illegible] تھا جب یوسف بن یعقوب نے تلمسان کے باشندوں کے [illegible] ان سے مشرق کی طرف اپنی فوجیں بھیجیں اور عثمان بن یغمراسن نے حاکم بجایہ سے مدد طلب کی تو اس نے انکار [illegible] طرف سے جنگ کے لئے [illegible] ایک فوج [illegible] انہوں نے ان کے ساتھ [illegible] عثمان کے بعد [illegible] اور [illegible] زمانے میں امیر [illegible] روانہ تھے کیونکہ [illegible] یوسف بن یعقوب اور حاکم بجایہ کے درمیان مستحکم فیصلہ ہو گیا تھا [illegible] خلیفہ نے اپنے [illegible] یوسف بن یعقوب کے پاس [illegible] اور تحفے لے کر [illegible] بجایہ کے [illegible] ان کو [illegible] اور [illegible] اس بات سے ناراض کر دیا کہ [illegible] خلیفہ [illegible] نے اپنے [illegible] کو موقوف کر دیا اور [illegible] حکومت اور [illegible] کو ان کی دعوت سے [illegible] تک یہ [illegible] آخری بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل

ابوحموالاوسط کی حکومت کے حالات اور اس میں ہونے والے واقعات

جب امیر ابوزیان فوت ہو گیا تو اس کے بعد ابوحمو نے ۷۰۷ھ کے آخر میں حکومت سنبھالی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور وہ بڑا بہادر، بیدار مغز و عقل مند، دوراندیش، غیرت مند، سخت طبیعت، بداخلاق، حد سے زیادہ عقل مند اور قوم سے تھا اور وہ زناتہ کا پہلا بادشاہ ہے جس نے حکومت کے مراسم و قواعد کو مرتب و منظم کیا اور اس بارے میں اس نے اپنے ارباب حکومت کے لیے بھی اپنی تلوار کی دھار کو تیز کیا اور وہی جنگ کی ڈھال کو ان کے لیے پلٹ دیا یہاں تک کہ وہ اس کی حکومت کے ماتحت ہو گئے اور آداب ماتحتی کو سیکھ گئے۔

مجھ سے عریف بن یحییٰ نے جو زغبہ میں سے سوید کا امیر اور بادشاہ تلمسان کا شیخ ہے جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے اور موسیٰ بن عثمان جو زناتہ کی شاہانہ سیاست کا معلم ہے اسے درماندہ کر دیتا ہے اور زناتہ صرف صحراء کے رہنے والے تھے یہاں تک کہ ان میں موسیٰ بن عثمان ظاہر ہوا جس نے اس کی حد بندی کی اور اس کے مراسم کی درستی کی اور اس کے ہمسر اس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کے طریق کو قبول کر لیا اور اس کی تعلیم کی اقتدا کی۔

اور جب وہ خود مختار حکمران بنا تو اس نے اپنی حکومت کی ابتداء میں اپنے کام کا آغاز سلطان بنی مرین کے ساتھ صلح کرنے سے کیا پس اس نے اپنی حکومت کے اکابر کو سلطان ابوثابت کے پاس بھیجا اور اس کی مرضی کے مطابق اس سے صلح کی پھر اس نے بنی توجین اور مغراوہ کی طرف توجہ کی اور ان کی طرف فوجیں بھیجیں یہاں تک کہ اس نے ان کے شہروں پر قبضہ کر لیا اور ان کے مراکز کو مطیع بنا لیا اور محمد بن عطیہ اصم کو واشریس کے نواح سے اور راشد بن محمد کو شلف کے نواح سے چلتا کیا۔ یہ یوسف بن یعقوب کی وفات کے بعد وہاں چلا گیا تھا پس اس نے اسے وہاں سے دور کر دیا اور وہ ان کے علاقوں پر قابض ہو گیا اور ان پر عامل مقرر کیے اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا۔

پھر ۷۱۰ھ میں وہ فوجوں کے ساتھ بنی توجین کے بلاد کی طرف گیا اور ان کے شہروں مدیہ اور تافرکینت میں اتر گیا پس اس نے محمد بن عبدالقوی کی اولاد کو واشریس سے چلتا کیا اور ان کی حکومت بنی توجین میں منحصر ہو گئی اور اس نے بعض ان میں سے بنی تیغرین سے ذکر کیے جاتے ہیں اور ان کے عظیم شخص یحییٰ بن عطیہ کو جبل واشریس میں اس کی قوم کی امارت عطا کی اور اولاد عزیز میں سے یوسف بن حسن کو اس کے مضافات کی امارت دی اور سعد بن سلامہ کو اس کی قوم بنی یدللتن کی امارت عطا کی جو بنی توجین کا ایک بطن ہیں اور ان کی عملداری کی غربی جانب کے باشندوں کا بھی امیر تھا اور بنی توجین کے کچھ لوگوں کو اطاعت اور ٹیکس کی شرط پر برقرار رکھا اور ان سب پر اپنے پروردہ [illegible] یوسف بن حیون الہواری کو عامل مقرر کیا

اور اسے [illegible] ہونے کی اجازت دی اور اپنے قوم بھائی [illegible] کو [illegible] پر امیر مقرر کیا اور اسے بھی [illegible] کی اجازت دی اور اپنے چچا کے بیٹے [illegible] کا امیر مقرر کیا اور اسے [illegible] خود تلمسان کی طرف لوٹ آیا

فصل

زیرم بن حماد کا برشک کی سرحد سے برطرف ہونا اور اس سے پہلے کے حالات

[illegible] کے پانچ [illegible] کے اندر [illegible] تھا اور اس کا نام زیری تھا [illegible] نے اس میں تصرف کر کے اسے زیرم بنا دیا اور جب مغراوہ نے [illegible] قبضہ کیا تو اس کی نسل سے [illegible] اس کی [illegible] میں [illegible] اور جب وقت [illegible] تو اس [illegible] کے دل میں خیال آیا کہ وہ برشک کی حکومت کا خود مختار حاکم بن جائے [illegible] کے درمیان ہے اور ایک دوسرے سے [illegible] اس نے اس امر کا عزم کر لیا اور [illegible] اور اس نے [illegible] میں برشک [illegible] کر لیا اور اس کے بعد عثمان بن مغراوہ نے [illegible] میں اس پر حملہ کیا [illegible] جنگ [illegible] میں [illegible] کی [illegible] برشک کی [illegible] اور ان کے [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا اور اس کے بعد [illegible] نے عثمان بن مغراوہ کی [illegible] وہاں [illegible] تھا اور اس کی تلمسان [illegible] کے خلاف بغاوت [illegible] اور اس کے بعد [illegible] کی مصیبت میں مشغول ہو گئے تو [illegible] برشک میں خود مختار بن گیا اور وہاں پر اس کی شان بلند ہو گئی اور جب [illegible] پر غالب آئے تو [illegible] اور ان کی [illegible] اطاعت [illegible] وہاں [illegible] اور جب [illegible] کی وفات سے [illegible] کی حکومت پراگندہ ہو گئی [illegible] آئے تو [illegible] اطاعت میں کمزوری دکھائی اور [illegible] کی طرف [illegible] یہاں تک کہ جب [illegible] نے قبضہ کیا تو اس کی جماعت [illegible] اور [illegible] جان کا خوف پیدا ہو گیا اور اس نے [illegible] طلب کی [illegible] ہونے کا [illegible] حکومت [illegible] العلم [illegible] اس کے پاس [illegible] برشک کا [illegible] نے [illegible] میں [illegible] قتل کر دیا تھا اور اس کا بیٹا عبدالرحمن اور اس کا بھائی [illegible] چلے گئے تھے [illegible] ان دونوں نے وہاں [illegible] کی طرف لوٹ آئے اور [illegible] کی طرف آ گئے اور [illegible] نے ان دونوں کو [illegible] یوسف بن یعقوب کی وفات کے بعد [illegible] کے [illegible]

کے ساتھ ابو زیان اور ابو ثور کے پاس ملیانہ گیا اور ان سب نے علی بن محمد الکمانی اور امیر ابو زکریا بھی شامل تھا جس کا ذکر ان کے حالات میں آ چکا ہے اور یہ دونوں اس کے بیٹے محمد کو لے کر ہوئے تھے پس اس نے ابو زیان اور ابو ثور کے پاس ان کی علمی حیثیت کی بہت تعریف کی جس نے بہت اثر کیا اور جب وہ یا تقیادہ حاکم بنا تو اس نے طالب علموں کے لئے تلمسان میں القطیر کی جانب ایک مدرسہ تعمیر کیا اور ان دونوں کے لئے اس مدرسہ کی ایک جانب ان کے گھر بھی بنائے اور ان دونوں کے لئے اس مدرسہ میں اور تدریس کے لئے مجلس بنائے اور انہیں فتویٰ اور شوریٰ کے لئے مخصوص کیا اور ان دونوں کو اپ کی حکومت میں بڑا استقامہ حاصل تھا اور جب زیری نے ابو ثور سے ان طلب کی اس کی جانب ایسی تائی کو بھیجتا سے یہ اس طور پر ان کے دروازے تک پہنچا ہے تو اس نے ان دونوں میں سے ابو زید عبدالرحمن الاکبر کو اس کی طرف بھیجا اور وہ امام سے یہ اجازت لینے کے بعد کہ اگر اس نے اس پر قابو پا لیا تو وہ اس سے اپنے باپ کا بدلہ لے گا واپس آ کر پس جانے کے لئے تیار ہو گیا پس جب وہ رشت میں اترا تو اس نے کئی روز تک وہاں قیام کیا اور ان ایام میں شیخ رشا زیری اس کا مہمان رہا اور وہ اس کے قتل کا ارادہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس کا حیلہ کارگر ہو گیا اور اس نے ایک دن اسے محل میں قتل کر دیا اور رشت کی حکومت سلطان ابو حمو کو حاصل ہو گئی اور اس سے قوم مغراوہ کا اثر ختم ہو گیا۔ والامر بید اللہ سبحانہ۔

فصل

الجزائر کی اطاعت اور وہاں سے ابن علان کی دستبرداری کے حالات اور اس کی اولیت کا بیان

الجزائر کا یہ شہر صنہاجہ کے مضافات میں سے تھا اور بلکین بن زیری اس کی حد بندی کرنے والا تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے اس میں اترتے رہے پھر یہ موحدین کی عملداری میں آ گیا اور بنو عبدالواد نے اور جب مغراوہ اور افریقیہ کو فتح کرتے ہوئے میں شامل کر لیا اور جب ابو حفص موحدین سے منقطع ہو گئے اور ان کی حکومت بجایہ تک پہنچی تو تلمسان ان کی سرحد تھی اور انہوں نے شہروں پر قبضہ کرنے کے بعد اس کے بیٹوں کو تلمسان پر گورنر مقرر کیا اور مغراوہ کے علاقے پر علی بن عبدالرحمن کو اور ونشریس اور اس کے اردگرد بنو توجین کی عملداری کی جانب پر محمد بن عبدالقوی اور اس کے بیٹوں کو عامل مقرر کیا اور ان عملداریوں سے المتنصر تک جو علاقہ تھا وہ موحدین کی حکومت میں شامل تھا جو یہاں صاحب حکومت تھے اور الجزائر کا گورنر موحدین میں سے تھا جو المنتصر کے باشندے تھے جنہوں نے ۶۶۱ھ میں مستنصر کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور انہوں نے ساتھ سال تک یہ بغاوت جاری رکھی اور اس نے ابو ہلال کو حاکم بنایا اور ابو ہلال کو ختم کیا اور اس پر حملہ کرے

میں اس نے ترقی کی۔ وہ جب اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا تو وہاں سے بھاگ کر بجایہ چلا گیا جو یحییٰ بن عبدالعزیز کے قبضہ میں تھا۔ [illegible] نے دوبارہ [illegible] کی فوجوں نے ساتھ اس کا محاصرہ کیا اور [illegible] وقت اس میں داخل ہو گیا [illegible] کے [illegible] گرفتار کرایا اور وہ مستنصر کی ہلاکت تک قید رہا۔ [illegible]

امیر ابو زکریا الواثق [illegible] جب [illegible] خلافت [illegible] ہو گئی [illegible] کا باپ [illegible] میں خود مختار ہو گئے [illegible] اس کی طرف اپنی بیعت [illegible] اور اس نے [illegible] اور وہ [illegible] امور [illegible] قوت [illegible] ہوئے تھے اس کا [illegible] رہا۔

ابن غانیہ [illegible] کے [illegible] سے تھا اور اس نے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] تھا [illegible] سے اس نے اپنے ایام میں [illegible] حکومت حاصل کی اور جب اس کا [illegible] وقت ہوا تو اس نے اپنے [illegible] جانے کو [illegible] اس نے [illegible] کی [illegible] اپنے [illegible] صاحب [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] کیا اور [illegible] کا [illegible] کیا اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] سے جا ملا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] فوجوں نے [illegible] اس سے [illegible] کے مقابلے میں [illegible] اور [illegible] پر غالب آ گیا [illegible] جب [illegible] پر غالب آ گئے [illegible] میں [illegible] چلے [illegible] سے [illegible] فوجوں [illegible] ساتھ اس سے جنگ کی [illegible] کی [illegible] اور اس پر [illegible] اور [illegible] کے [illegible] سے امیر [illegible] کا [illegible] یعقوب [illegible] کی طرف [illegible] ہوئے [illegible] اس نے [illegible] سلطان [illegible] اور اس نے اس کے [illegible] اطلاع [illegible] اس کی اطاعت کی اور اس نے اپنے باپ [illegible] اس کے ساتھ [illegible] کا [illegible] اس کے بعد [illegible] سے جنگ کی [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] تک [illegible] اس [illegible] رہی اور [illegible] اس سے جنگ کرنے کے لئے [illegible] اور جب سلطان [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا تو اس نے [illegible] یوسف بن [illegible] اور [illegible] اپنے تمام [illegible] مقرر کر دیا [illegible] پھر [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ آیا اور اس نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] اور اس کا [illegible] نے [illegible] کر لیا [illegible] نے اپنی جان کی [illegible] سے [illegible] کے متعلق [illegible] تو سلطان نے اس کی [illegible] قبول کر لیا اور سلطان [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور اسے بھی اپنے [illegible] میں شامل کر لیا [illegible] کی [illegible] میں [illegible] اور [illegible] سلطان کے پاس چلے گئے [illegible] کی طرف [illegible] آ گیا [illegible] بھی [illegible] سے وہاں ٹھہرایا اور اس سے [illegible] کی [illegible] وفات ہو گئی۔

والله اعلم [illegible]

فصل

فرمانروائے مغرب کی تلمسان پر چڑھائی اور اس کی اوّلیت

جب عبدالحق بن عثمان نے حکومت کی مشکلات کے باعث فاس میں سلطان ابوالربیع کے خلاف بغاوت کی اور بنی مرین کے عامل حسن بن علی بن ابی الطلاق نے وزیر رحو بن یعقوب کی مخالفت سے اس کی بیعت کر لی جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور وہ تازی پر متصرف ہو گیا تو سلطان ابوالربیع نے ان پر چڑھائی کی تو انہوں نے سلطان ابوحمو کے پاس اپنی [illegible] ابوالربیع نے جلدی سے انہیں جا لیا اور لڑائی میں ان پر غالب آ گیا تو وہ سلطان ابوحمو کے پاس چلے گئے [illegible] مغرب کے [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اسی دوران میں سلطان ابوالربیع فوت ہو گیا اور ابوسعید عثمان بن یعقوب بن عبدالحق مغرب کا خود مختار حکمران بن بیٹھا تو اس نے سلطان ابوحمو سے مطالبہ کیا کہ وہ ان لوگوں کو اس کے سپرد کر دے جو اس کے پاس چلے آئے ہیں تو اس نے اس سے [illegible] اور اپنے عہد [illegible] اور انہیں اندلس کی طرف [illegible] کی جانب بھیج دیا تو سلطان ابوسعید نے اس سے [illegible] اس نے [illegible] عثمان بن یعقوب بن عبدالحق [illegible] سلطان ابوسعید کے [illegible] تھا اس نے [illegible] میں اسے قریب ہوا کیونکہ اس کے متعلق اس کے پاس شکایت کی گئی تھی اور اس سے الگ ہو کر تلمسان پہنچ گیا اور سلطان ابوحمو نے اسے اس کے بھائی کے مقابلہ میں پناہ دے دی جس سے وہ ناراض ہو گیا اور اس نے ۷۱۴ھ میں تلمسان پر حملہ کیا اور اپنے بیٹے امیر ابوعلی کو امیر مقرر کیا اور وہ اپنے جوانوں میں بھیجا اور خود ساقہ (پچھلے دستہ) میں رہا اور اسی ترتیب سے وہ تلمسان کے مضافات میں داخل ہو گیا اور اس نے [illegible] اور وجدہ سے [illegible] وہاں سے تلمسان کی طرف بڑھا اور اس کے میدان میں اترا اور موسیٰ بن عثمان اس کی فصیل کے پیچھے قلعہ بند ہو گیا اور اس کے مضافات پر وہ غالب آ گیا اور سلطان ابوسعید نے [illegible] کے ساتھ اس کی حکومت کی علامات اور [illegible] کو تباہ کر دیا اور جب اس کا محاصرہ [illegible] اور وہ اپنے [illegible] کے متعلق اس سے [illegible] ہو گیا تو اس نے [illegible] وزیر [illegible] کو خفیہ [illegible] نیابت [illegible] جلد اختیار کیا [illegible] سلطان کے [illegible] اور [illegible] اس کے بھائی سے [illegible] ان کے [illegible] سلطان ابوسعید کے پاس بھیجے تو ان [illegible] خوف [illegible] اور [illegible] کے بارے میں [illegible] شبہ پیدا ہو گیا اور وہ اس کی تیاری میں مغرب کی طرف چلا گیا اور [illegible] اس کے بیٹے [illegible] نے اس کے خلاف بغاوت کر دی [illegible]

لئے تلمسان اور اس کے باشندوں سے غافل ہو گئے یہاں تک کہ اس بارے میں اپنے وقت پر حکم الٰہی آ گیا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فصل

آغاز محاصرۂ بجایہ کے حالات اور اس کے سبب کی وضاحت

جب سلطان ابوسعید مغرب کی طرف لوٹ آیا اور تلمسان [illegible] سلطان ابو یحییٰ نے اپنی سرداری کے اہل قسنطینہ کے لئے تیاری کی اور [illegible] اس جماعت سے [illegible] آیا اور قلب میں [illegible] قوم کے [illegible] سلطان ابو یحییٰ [illegible] سے [illegible] کے لئے [illegible] اس [illegible] کی طرف [illegible] اپنے قصور میں اس کی [illegible] سلطان ابو یحییٰ نے [illegible] بجایہ [illegible] اپنی [illegible] کے محاصرہ کے لئے [illegible] اس نے [illegible] کے [illegible] کرنے کے لئے فوجیں بھیجیں [illegible] کے خلاف [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اس وقت سے اس [illegible] اپنے بھائی [illegible] کے خلاف بغاوت [illegible] قسطنطینہ میں [illegible] اور [illegible] اس کے [illegible] میں [illegible] حکومت [illegible] سلطان ابو یحییٰ کے پاس سے ابن خلوف [illegible] کے لئے [illegible] ابن خلوف نے [illegible] کرنے کے لئے [illegible] نے اسے بجایہ [illegible]

ابن خلوف کی وفات: [illegible] ابن خلوف [illegible] کا حاجب [illegible] اس کے پاس [illegible] نے اسے [illegible] کے حالات سے [illegible] آ گیا تو اس نے [illegible] کے [illegible] اور ان کی [illegible] کے حالات سے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کی سرداری میں [illegible] اور فوجیں جمع کیں

اور اس نے اپنے چچا ابو عامر برہوم کے بیٹے مسعود کو ایک فوج کا سالار مقرر کیا اور اسے بجایہ کے محاصرہ کرنے کا حکم دیا اور اپنے چچا یوسف کے بیٹے محمد کو جو ملیانہ کا والی تھا دوسری فوج کا سالار مقرر کیا اور اپنے غلام مسامح کو ایک اور فوج کا سالار مقرر کیا اور انہیں بجایہ اور اس کے اور علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا اور موسیٰ بن علی الکردی کو ایک اور بہت بڑے لشکر کا سالار مقرر کیا اور اسے زواوہ اور [illegible] بربریوں کے ساتھ صحرا کے راستے بھیجا پس وہ وہاں سے چلے گئے اور انہوں نے اس کے قریب علاقوں میں غارت گری کی اور بلاد جرید میں توزر تک چلے گئے یہاں تک کہ وہ بونہ تک پہنچ گئے پھر وہاں سے واپس لوٹ آئے اور راستے میں قسنطینہ سے گزرے اور کئی روز تک اس سے جنگ کرتے رہے اور ابن ثابت کے پہاڑ پر چڑھ گئے جو قسنطینہ پر جھکا ہوا تھا پس انہوں نے اسے لوٹ لیا پھر وہ [illegible] سے گزرے اور اسے بھی لوٹ لیا اور اسے جلا دیا اور دیگر تمام علاقوں سے وہ گزرے اور انہیں بھی لوٹ لیا اور ان کے درمیان حسد کے باعث مقابلہ بازی پیدا ہو گئی پس وہ پراگندہ ہو گئے اور سلطان کے پاس چلے گئے اور مسعود بن برہوم بجایہ کے محاصرے کے لئے گیا اور اس نے اپنی قیام گاہ یا سوق میں ایک قلعہ تعمیر کیا اور وہ اپنی فوجوں کو اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجتا تھا پس امیر نے اس کے میدان میں تدبیر کی پھر وہ تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور اسی حالت پر تھا کہ اسے محمد بن یوسف کی بغاوت کی اطلاع ملی تو وہ وہاں سے بھاگ گیا جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے اور وہ ایک مدت تک وہاں اس کا محاصرہ کئے رہا [illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

بلاد بنی توجین میں محمد بن یوسف کی بغاوت کے حالات اور سلطان کی اس کے ساتھ معرکہ آرائی

اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب محمد بن یوسف مشرق کی طرف سے واپس آیا اور موسیٰ بن علی الکردی اس سے پہلے سلطان کے پاس چلا گیا تو غصے سے اس کا دل بھر گیا اور سلطان کے پاس اس کی شکایت ہوئی تو اس نے اسے ملیانہ سے معزول کر دیا تو اس نے [illegible] اور اس نے تلمسان میں اپنے بیٹے [illegible] توجین سے [illegible] کے بارے میں اس سے دریافت کیا اور وہ اس کا خواہر زادہ تھا تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس کے بیٹے کو گرفتار کرنے کا اشارہ کیا تو اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور اس نے سلطان کے پڑاؤ کی طرف واپس جانے کا ارادہ کیا اس نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور جب وہ اس کے پاس پہنچا تو وہ [illegible] ہو گیا اور اسے روک دیا تو وہ قلعہ میں پڑ گیا اور اس کا دل خوف سے بھر گیا اور وہ [illegible] سے بھاگ گیا اور المریہ چلا گیا اور سلطان ابو حمو کے عامل یوسف بن حسن بن عزوز کے پاس آیا تو اس نے اس کی قوم اور ان کے ساتھی [illegible] اس کی بیعت کی اور انہوں نے سلطان کے [illegible] جو [illegible] کی جنگ میں تھا پس اس نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان سے جنگ کی اور سلطان کو شکست ہوئی اور وہ تلمسان چلا گیا اور محمد بن یوسف نے

توجین اور شلف وادی پر غالب آ گیا اور ملیانہ میں اترا اور سلطان دوترل سے کچھ دنوں بعد تلمسان سے نکلا اور اس نے فوجوں کو جمع کیا اور کمزوروں کو دور کیا اور مسعود بن برہوم کو اس کی جگہ پر اشارہ کیا کہ وہ فوجوں کو لے کر بجایہ کے محاصرہ کے لئے پہنچتا کہ پیچھے سے اس کی تاک بندی کرے اور محمد بن یوسف نے اس سے الجھنے کے لئے ملیانہ سے بغاوت کر دی اور اس نے ملیانہ پر یوسف بن حسن بن عزیز کو گورنر مقرر کیا پس اس نے بلاد مشکلش میں اس سے جنگ کی اور محمد بن یوسف کو شکست ہوئی اور اس نے جبل مرصار کی پناہ لی اور مسعود بن برہوم نے کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر وہ بھاگ کر سلطان کے پاس چلا گیا اور ان سب نے ملیانہ سے جنگ کی اور سلطان اس میں بزور قوت داخل ہو گیا اور یوسف بن حسن کو اس کی کمین گاہ کے ایک راستے سے قید کر کے اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے معاف کر کے آزاد کر دیا پھر اس نے المریہ پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ کر لیا اور ان نواح کے لوگوں سے ضمانت لی اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور محمد بن یوسف نے نواح کے لوگوں سے ضمانت لی اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور محمد بن یوسف نے نواح پر احسانات کئے اور اس طرف اس کی دعوت پھیل گئی اور اس نے سلطان اور یغمی سے اطاعت کے بارے میں گفتگو کی پس اس نے اس کی طرف تحائف اور آلات بھیجا اور مغراوہ و بنی زیان کا افریقہ کا حصہ اس کے لئے مخصوص کر دیا اور اسے مدد دینے کا بھی وعدہ کیا اور بنی توجین کے بقیہ علاقے پر قبضہ کر لیا اور جبل وانشریس کے متغلب نے اس کی بیعت کر لی پس یہ ان پر غالب آ گیا پھر سلطان نے عراہ ہجری میں مشرق پر حملہ کیا اور المریہ پر قابض ہو گیا اور یوسف بن حسن کو محمد بن یوسف کی مدافعت کے لئے وہاں کا گورنر مقرر کیا اور اس سے اور مغیلہ دیوں کے باشندوں سے اور زناتہ کے قبائل اور عربوں سے حتیٰ کہ اپنی قوم بنی عبد الواد سے ضمانت لینے میں کوئی کمی نہ کی اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور انہی دنوں میں تلمسان جو ایک وسیع شہر ہے جو بعض عظیم شہروں کے مشابہ ہے جسے اس نے کرسی رکھنے کے لئے بنایا تھا اور وہ اس میں اس حد تک بڑھ گیا کہ اس نے ایک محلے اور ایک قبیلے اور ایک خاندان سے متعدد مضافات لیں اور یہ معاملہ شہری اور سرحدی باشندوں اور مشائخ اور عوام تک تجاوز کر گیا پس اس نے اس قصبہ کو ان کے جانوروں اور بیٹوں سے بھر دیا اور اسے قوموں کے بعد قوموں سے پُر کر دیا اور انہیں گھر بنانے اور عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دے دی اور ان کے لئے مساجد کی حد بندی کر دی پس انہوں نے وہاں جمعہ کی نماز پڑھی اور وہاں کے بازار اور صنعتیں خوب چلیں اور ان کی عمارت کا حال اس سے کہیں عجیب تر تھا جو گزشتہ زمانوں میں قید خانے کا بیان کیا گیا ہے اور محمد بن یوسف بلاد توجین میں اپنے خروج کے مقام پر ہی مقیم رہا یہاں تک کہ سلطان کی وفات ہو گئی۔ والبقاء للہ۔

فصل

سلطان ابوحمو کے قتل ہونے اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابوتاشفین کے حکمران بننے کے حالات

سلطان ابوحمو نے اپنے چچا ابوعامر کے بیٹے کو اس کی شجاعت اور دانشمندی کی وجہ سے اپنے خاندان اور قرابت داروں میں سے منتخب کر کے اسے اپنا [illegible] بنا لیا تھا کیونکہ اس کے باپ [illegible] نے اپنے بھائی [illegible] میں سے عثمان بن یغمراسن کو [illegible] کر دیا تھا اور وہ اسے اپنے بیٹوں پر ترجیح دیتا تھا اور اپنے معاملات میں اسی سے مشورہ کیا کرتا تھا اور اسے اپنی خلوتوں میں [illegible] تھا۔

ابوتاشفین: اور اس نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کی طرف سے [illegible] کافر [illegible] کے ساتھ بھی جو اس کی تربیت گاہ میں اس کی خدمت کرتے تھے اور ان میں ہلال [illegible] تھا جو قطلانی کے نام سے مشہور تھا اور سب سے بڑی قدر [illegible] تھے اور فرج بن عبداللہ ظافر مہدی اور علی بن [illegible] تھے اور قرن کا لقب [illegible] تھا اور ان سب میں سے ہلال بہت مرغوب اور محبوب تھا اور اس کا باپ ابوحمو اسے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کرنے کے لئے زجر و توبیخ کیا کرتا تھا اور بسا اوقات وہ اسے [illegible] باتوں پر ڈانٹ دیتا تھا [illegible] اس طرح وہ اسے ناراض کر دیتا اور ان کے ساتھ ساتھ وہ [illegible] حملہ [illegible] اور وہ اس کے [illegible] غضب [illegible] اور [illegible] ادب کی حدود سے تجاوز کر جانے والا بھی تھا اور وہ کافر اس سے مرعوب تھے اس وجہ سے وہ اپنے آقا ابوتاشفین کو اس کے باپ کے خلاف اکساتے اور [illegible] اور اسے بتاتے کہ اس نے اسے چھوڑ کر ابن ابی عامر کو منتخب کر لیا ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہوا کہ مسعود بن ابی عامر نے [illegible] کے [illegible] تھا [illegible] جب وہ [illegible] کی شکایت کا اظہار کیا تو سلطان نے اس بات پر اس کی تعریف کی اور اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو [illegible] سے [illegible] اس سے [illegible] کرتا چلا گیا [illegible] اور اس کے چچا ابوعامر ابراہیم بن یغمراسن نے بادشاہوں کے پاس جا کر جو اقامت حاصل کی تھی اور اس کے باپ [illegible] بھائی نے اپنے [illegible] میں سے [illegible] اس سے وہ [illegible] ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے عثمان اور اپنے بیٹے کے متعلق وصیت کی تو اس نے انہیں اپنے ساتھ ملا لیا اور ان کے [illegible] اپنے [illegible] کی جگہ [illegible] کر لیا [illegible] حالت میں [illegible] کی اور اس کے بیٹے ابوسرحان [illegible] پھر [illegible] تو سلطان ابوحمو نے دیکھا کہ وہ اس کی کمزوری [illegible] دور کرنے سے [illegible] اس کے پاس سے گیا اور اس کے بیٹے ابوتاشفین [illegible] اس کے [illegible] کافر دوستوں کو اس کی اطلاع پہنچ گئی تو انہوں نے سمجھا کہ یہ

حکومت کا مالک بن جائے [illegible] اس کے پاس لے جایا گیا جبکہ ان کے باپ ابو نصر [illegible] بہت [illegible] کر چکا تھا اور انہوں نے سلطان پر [illegible] اور [illegible] بیٹے [illegible] کی بیعت کی جائے [illegible] دے رہا ہے تو انہوں نے اسے [illegible] حکومت پر [illegible] کے لئے آگے بڑھا تو اس کے [illegible] کے قتل [illegible] سلطان ابو [illegible] خود پر [illegible] ہو جانے کے لئے انہوں نے [illegible] وقت مقرر کیا جب سلطان اپنی مجلس سے [illegible] ہوتا تھا اور محل کے [illegible] ان کے خاص [illegible] ہو گئے جن میں مسعود بن [illegible] سلطان کے وزراء بھی تھے۔

[illegible] اور ابن [illegible] کو سلطان نے اپنے [illegible] ایام میں اپنی نیابت پر مقرر کیا ہوا تھا اور اس کے ہاں [illegible] اندرونی اور بیرونی معاملات کی [illegible] کا نام تھا [illegible] والے تھے اور وہ اس میں [illegible] کرتے تھے اور [illegible] ان کا بیٹا آدمی [illegible] کے ساتھ [illegible] انہوں نے [illegible] اختیار کر لیا اور ان کے [illegible] حکومت میں بڑی [illegible] اور فوقیت حاصل تھی [illegible] اپنی حکومت کے [illegible] محمد بن محمود [illegible] اس کے بیٹے محمد [illegible] کے بعد اس کے بیٹے [illegible] پر مقرر [illegible] کے ساتھ ان کے قرابت [illegible] عبداللہ بن [illegible] بھی شریک ہو گیا اور [illegible] کے ساتھ ان کی خلوت میں حاضر ہوتے تھے [illegible] سلطان کے ساتھ ان کی مجلس کے [illegible] ہو جانے کے بعد حاضر ہوئے اور اس کے ساتھ [illegible] مسعود اور [illegible] عبدالملک بن [illegible] تھے اور غلاموں میں سے [illegible] کا امیر تھا اور سلطان نے [illegible] مزید [illegible] ہوا تھا۔

ابو نوشتگین کا حملہ جب ابو نوشتگین [illegible] ان پر حملہ کر دیا اور انہوں نے حاجب کو دروازے پر قابو کر لیا اور دروازے کو مضبوطی سے بند کرنے کے بعد اس میں ہر طرف سے داخل ہو گئے اور جب محل کے [illegible] میں پہنچ گئے تو انہوں نے سلطان کو [illegible] پکڑ لیا اور اسے قتل کر دیا اور ابو نوشتگین ان سے الگ ہو [illegible] چھپ گیا اور [illegible] مضبوطی [illegible] انہوں نے دروازہ توڑ کر اسے قتل کر دیا اور [illegible] جو وہاں موجود تھے انہیں قتل کر دیا اور بہت سے لوگ بچ نکلے اور [illegible] کے [illegible] حکمران [illegible] سلطان سے خیانت کی ہے اور اس کے بیٹے ابو نوشتگین نے [illegible] کوئی بات پوچھی نہیں۔

[illegible] موسیٰ بن علی تگین اور [illegible] موسیٰ بن علی تگین نے [illegible] کی طرف آیا تو اسے [illegible] کے قبضہ کرنے کا خوف پیدا ہوا تو اس نے [illegible]

پھر اس کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] جا ملا [illegible] میں [illegible] نے [illegible] ان کے پاس [illegible] آئے [illegible] کے [illegible] جانے [illegible] ہو کر [illegible] کے لئے [illegible] کی طرف [illegible] سلطان ابو تاشفین کے پاس چلا گیا [illegible] سے [illegible] کے قتل [illegible] [illegible] کی بیعت کی [illegible] سال کے [illegible] کا واقعہ ہے اور سلطان نے [illegible] ان کے [illegible] کے لئے ایک [illegible] بن گیا۔ واللہ اعلم۔

اور سلطان نے اپنی حکومت کے آغاز میں [illegible] ابن [illegible] سے تلمسان میں موجود تھے بھگانے کے [illegible] وقت مقرر کیا اور ان کے [illegible] کے انجام کے خوف سے اور ان کی جانب سے حکومت میں جو [illegible] تھے پیدا ہو گئے تھے ان کے خوف سے انہیں [illegible] کی طرف بھگا دیا [illegible] نے اس کے [illegible] ان کی حکومت کے آغاز میں [illegible] طرح [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور [illegible] نے [illegible] ان کی حکومت کے [illegible] کا امیر مقرر کیا اور [illegible] امیر مقرر [illegible] بھائی [illegible] معزول کر دیا تو وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور [illegible] امیر مقرر کیا اور [illegible] کا نام بھی [illegible] کیا اور اس نے اپنی حکومت [illegible] اس کے باپ نے شروع کیا تھا اس نے اسے پورا کیا [illegible] اور ان کے حالات و واقعات [illegible] ہو گئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ انشاء اللہ

فصل

سلطان ابوتاشفین کا جبل وانشریس میں محمد بن یوسف پر حملہ کرنا اور اس پر غالب آنا

اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ محمد بن یوسف [illegible] کے بعد جبل وانشریس [illegible] اس کے [illegible] پر قابض ہو گیا اور [illegible] تھی اور ابو تاشفین کو اس کے معاملے نے پریشان کر دیا [illegible] اس پر حملہ کرنے کا عزم کیا اور اس کے لئے فوج اکٹھی کی اور [illegible] اس کے پاس [illegible] اور محمد بن یوسف کے پاس جمع ہو گئے اور [illegible] ابن عبد القوی کے دوست تھے اور اس نے [illegible] میں [illegible] جیسا کہ ہم

[illegible]

فصل

بجایہ کے محاصرے اور موحدین کے ساتھ اُن طویل جنگوں کا بیان جن میں اس کی موت واقع ہوئی اور اس کی سلطنت جاتی رہی اور کچھ عرصے کے لئے اس کی قوم سے حکومت کا خاتمہ ہو گیا

[illegible]

قبضہ کر لیا اور واپس چلی آئی پھر دوبارہ ۷۲۷ھ میں اس نے ان پر حملہ کیا تو جنگ کی امارت کا مالک موسیٰ بن علی الکردی تھا۔ نیز اس نے قسنطینہ جا کر اس کا محاصرہ کر لیا مگر اسے فتح نہ کر سکا اور وہاں سے بھاگ آیا اور وادی بجایہ کے علاقہ میں بنو تامزیزدکت کو تعمیر کرایا اور مطلب یہ تھا کہ یحییٰ بن موسیٰ کی نگرانی کے لئے وہاں فوج بھیجی جا رہی ہے اور خود تلمسان کی طرف واپس آ گیا پھر موسیٰ بن علی نے تیسری بار ۷۲۸ھ میں حملہ کیا اور بجایہ کے مضافات پر قبضہ کر لیا اور کئی روز تک بجایہ سے جنگ کرتا رہا مگر اسے فتح نہ کر سکا اور وہاں سے لوٹ گیا اور ۷۳۰ھ میں حاکم افریقہ سلطان ابو یحییٰ کے خلاف فریادی بن کر حمزہ بن عمر بن ابی اللیل کے پاس گیا جو افریقہ میں صحرا نشینوں کا بڑا سردار تھا پس اس نے ان کے ساتھ زناتہ کی توجین اور بنی راشد کی امدادی فوجیں بھیجیں اور ان پر سردار مقرر کئے اور ان کی قیادت کی۔ وہ اس کے سالار موسیٰ بن علی الکردی کی نگرانی کر رہی تھیں وہ افریقہ کی طرف چلے گئے اور سلطان ان کے مقابلے کے لئے نکلا اور وہ ریاس کے نواح میں شکست کھا گئے اور انہوں نے اس کا سامان لوٹ لیا اور وہ قتل ہو گئے اور اس کا غلام بھی مارا گیا اور موسیٰ بن علی واپس آ گیا۔ سلطان نے اس پر اپنی فتح کا اہتمام کیا اور اس کی مصیبت کا حال ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور اس نے ۷۳۲ھ میں تونس بھیجیں اور بجایہ کی طرف بھی قبضہ کرتے آئے اور ابن ... سلطان نے ان سے جنگ کی تو انہوں نے اسے شکست دی اور وہ شہری علاقوں کی طرف بھاگ گیا اور ۷۳۳ھ میں قسنطینہ کے مرکز میں حمزہ بن عمر بن ابی اللیل اور طالب بن مہلہل الکعوبی جو عرب کی امارت کے متعلق آپس میں مزاحمت کر رہے تھے اور بنی کعوب میں۔ پھر محمد بن مسکین جو حفصیوں کے بڑے آدمی تھے سلطان کے پاس گئے اور انہوں نے اسے تلمسان پر حملہ کرنے پر آمادہ کیا اور افریقہ کے خلاف اس سے مدد طلب کی اور اس نے اپنے سالار موسیٰ بن علی کی نگرانی کے لئے ان کے ساتھ فوجیں بھیجیں اور ابراہیم بن ابی بکر الشہید کو ان کا امیر مقرر کیا جو حفصیوں کے شہزادوں میں سے تھا۔

سلطان ابو یحییٰ کا جنگ کرنا اور مولانا سلطان ابو یحییٰ تونس سے ہٹ کر نکلے۔ انہوں نے قسنطینہ کے بارے میں ان سے خوفزدہ ہو کر بجایہ چلا گیا۔ سب سے پہلے اس نے جنگ کیا۔ اس نے موسیٰ بن علی کو ان کی فوجوں کے ساتھ قسنطینہ پر مقرر کیا اور ابراہیم بن ابی بکر الشہید نے سلیم کے قبائل کے ساتھ تونس کی طرف بڑھ کر اس پر قبضہ کر لیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور موسیٰ بن علی قسنطینہ کا محاصرہ کرتا رہا اور اس کے بعد وہ پندرہ راتیں محاصرہ کر کے ناکام تلمسان واپس آ گیا۔

موسیٰ بن علی پھر سلطان نے ۷۳۲ھ میں اسے فوجوں کے ساتھ بھیجا اور بجایہ پر قبضہ کرنے اور اس کے محاصرہ کرنے کو کہا پس اس نے قسنطینہ سے جنگ کی اور اس کے نواح کو برباد کر دیا پھر بجایہ واپس آ کر اس کا محاصرہ کر لیا پھر اسے چھوڑنے کو کہ وہ مقام مضبوطی کی وجہ سے ان کی طرف فوجوں کے بھیجنے کے لئے مناسب تھی اور اس نے اس کے قریب تر جگہ تعمیر کے لئے تلاش کی تھی اس نے وادی بجایہ میں سوق الخمیس کے مقام پر ایک شہر کی حد بندی کی تا کہ یہاں سے فوجیں بھیجی جائیں۔ کہ بجایہ کو گھیر لیا جائے اور فوجوں کو اس کی تعمیر پر لگا دیا اور چالیس دن میں وہ مکمل ہو گیا اور انہوں نے قدیم قلعہ کا نام پر اس کا نام تامزیزدکت رکھا جو بنی عبد الواد کو بجایہ کی حکومت سے قبل حاصل تھا اور اس نے تین ہزار کے قریب فوج وہاں اتاری اور سلطان نے مغرب اوسط کے علاقوں کے تمام لوگوں کو

اشارہ دیا کہ وہ اس کی طرف سے بجایہ اور دیگر مضافات کی ترتیب وغیرہ لائیں اور اس نے دیگر قبائل سے اطاعت کی ضمانت لی اور انہیں ساتھ لے کر اپنا گھر چھوڑ دیا اور ان کو باندھ لیا اور اس کا عزم پختہ ہو گیا اور اس کے لشکر چڑھ گئے اور سلطان ابو یحییٰ نے عزائم کے سبب اپنی فوجوں اور سالاروں کو بھیجا اور وہ نکل کر ابو الجبار پر تباہی کی طرف گئے اور وہاں کا سپہ سالار ابو عبداللہ بن سید الناس تھا اور ان کے ساتھ اس قلعے کی طرف گئے اور جب موسیٰ بن علی کو ان کے پہنچنے کی خبر ملی تو اس نے اس کے پیچھے سے فوجوں کو تیار کیا اور اس سے قبل الجزائر میں فوجوں کو اطلاع پہنچی تو دونوں فوجوں کی تعداد بڑھ گئی کہ ان میں مڈبھیڑ ہوئی تو ابن سید الناس بھاگ گیا۔

ظاہر الکبیر کی وفات: ... کا قرب ... سے ... ظاہر الکبیر سلطان کے دروازے سے ... اور ... وفات پا گیا اور جب سلطان اپنے سالار موسیٰ بن علی پر ناراض ہوا تو اس نے اسے برطرف کر دیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے تو اس نے یحییٰ بن موسیٰ سنوسی کو فوجوں کے ساتھ افریقہ کی طرف جنگ کے لئے بھیجا اور اس کے ساتھ دیگر سالار بھی شامل تھے انہوں نے قسنطینہ کے نواح میں خرابی کی اور بہت غنیمت حاصل کی اور واپس آ گئے۔

حمزہ بن عمر کا ابو تاشفین کے پاس فریاد کرنا: اور اس کے بعد ... حمزہ بن عمر سلطان ابو تاشفین کے پاس فریادی بن کر گیا اور اس کے ساتھ یا اس کے بعد عبدالحق بن عثمان جو بنی مرین میں سے ... کا سردار تھا وہ بھی گیا اور وہ سلطان سے ... سلطان ابو یحییٰ کے پاس ... تلمسان چلا گیا پس سلطان نے یحییٰ بن موسیٰ کی نگرانی کے لیے ان کے ساتھ ... سالاروں کو ... فوجوں کے ساتھ بھیجا اور ان پر محمد بن ابی عمران ... مقرر کیا اور ... سلطان ابو یحییٰ نے ... جنگ کی اور ... سے ... قبائل نے ... ان کے ساتھ ... اور اس کی فوج ... ہو گئی اور اس نے ... پر قبضہ کر لیا ... اور ... اور انہیں تلمسان بھیج دیا۔

منصور ابو یحییٰ: ... ابو یحییٰ قسنطینہ ... تلمسان ... اور یحییٰ بن موسیٰ اور ... بن عمران تونس چلے گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور یحییٰ بن موسیٰ اس میں داخل ہونے کے ... فوجوں کے ساتھ ... چھوڑ کر تلمسان چلا گیا اور سلطان ابو یحییٰ کو اطلاع ... چھوڑ کر ... چلے گئے ... تونس پر حملہ کر دیا اور وہاں سے ابن ابی عمران کو ... اس نے ... کے پیچھے ... موحدین کے ... میں سے ... ابو تاشفین کے پاس ... بھیجا ... بات ... کے ... جیسا کہ ہم ... بیان کریں گے۔

سلطان ابو تاشفین کے ساتھ اہل بجایہ کی سازباز: ... بجایہ ... سلطان ابو تاشفین کے ساتھ سازباز کی اور ... اس کی ایک کمزوری سے آگاہ کیا اور ... کی خواہش کا اظہار کیا ... اس نے اس پر حملہ کیا اور ... جب ... سے ... گیا تو وہ اس سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور ... روز ... کیا ... اس میں ... ہو

سازش کے طور سے ان کو قتل کر دیا پس بجایہ کا محاصرہ طویل ہو گیا اور سلطان ابو تاشفین نے بجایہ کو فتح کرنا چاہا اور بنی عبد الواد کے مشائخ میں سے یحییٰ بن موسیٰ کو تامزیزدکت سے جو بجایہ کے نزدیک ترین ہے اس نے بجایہ کے سامنے ایک اونچی وادی میں یاقوتہ مقام پر اسے بنایا اور اس نے بجایہ کی ناکہ بندی کر دی اور محاصرہ سخت ہو گیا۔ یہاں تک کہ سلطان ابو الحسن نے ان کے تاجموت کی جگہ پر نزول کیا تو وہ سب کے سب تلمسان کی طرف بھاگ گئے اور بجایہ سے محاصرہ کی تنگی دور ہوئی اور سلطان ابو یحییٰ نے ۷۳۲ھ میں اپنی فوجوں کے ساتھ تونس سے تامزیزدکت پر حملہ کیا اور اسے ان کے ایک دن میں برباد کر دیا گویا وہ کل وہاں موجود ہی نہ تھا جیسا کہ ہم نے اس بات کو اس کے حالات میں بیان کیا ہے۔

فصل

بنی مرین کے درمیان جنگ کے دوبارہ ہونے اور تلمسان میں ان کے محصور ہونے اور سلطان ابو تاشفین کے قتل ہونے کے حالات اور اس کا انجام

سلطان ابو تاشفین نے اپنی حکومت کے آغاز میں شاہ مغرب سلطان ابو سعید کے ساتھ مصالحت کر لی اور جب اس کے بیٹے ابو علی نے سجلماسہ میں اپنی خود مختاری سے لے کر اپنی مصالحت کے بعد ۷۲۰ھ میں اس کے خلاف بغاوت کی تو اس نے اپنے بیٹے تعاون کو ابو تاشفین کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس کے باپ کی بغاوت کو اس سے دور کر دے اور خود وہ درعہ کی طرف حملہ کرنے اس میں مشغول ہو گیا اور سلطان ابو سعید نے بھی اس پر چڑھائی کی تو ابو تاشفین نے اپنے سالار موسیٰ بن علی کو فوجوں کے ساتھ تازی کے نواح کی طرف بھیجا پس اس نے کارت کے مضافات کو لوٹ لیا اور اس کی کھیتیوں کو تباہ کر کے گیا اور واپس آ گیا اور سلطان ابو سعید نے اسے اپنے خلاف کارروائی خیال کیا اور ابو تاشفین نے اپنے وزیر داؤد بن علی بن مکن کو اپنے بیٹے کے ساتھ سلطان ابو علی کے پاس بھیجا تو وہ اس کی مدد کر کے اس کے باپ سے دور ہو گیا اس کے بعد ابو تاشفین سلطان ابو سعید کی طرف صلح کرنے کے لئے گیا۔ پس ان میں صلح طے پائی اور ایک مدت تک ان میں صلح قائم رہی۔

سلطان ابو یحییٰ کے بیٹے کا سلطان ابو سعید کے ہاں آنا: پس جب ۷۳۰ھ ہوا تو سلطان ابو یحییٰ کا بیٹا سلطان ابو سعید کے پاس طلب آیا اور ان کے درمیان رشتہ داری ہو گئی جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور سلطان ابو سعید فوت ہو گیا

تو سلطان ابوالحسن نے اپنے ایلچیوں کو سلطان ابو تاشفین کے پاس بھیجا کہ وہ اپنی فوجوں کے ساتھ بجایہ کا محاصرہ کرنے سے باز رہے اور موحدین کی طرف سے [illegible] سے [illegible] تلمسان پر حملہ کر دیں لیکن اس نے انکار کیا اور نہایت برا جواب دیا اور اپنی مجلس میں ایلچیوں سے بد [illegible] کی [illegible] نے ابو تاشفین کی موجودگی میں ان کے بھیجے ہوئے ایلچیوں [illegible] تو انہیں خوف [illegible] اس بات نے سلطان ابوالحسن کو غصہ دلا دیا اور اس نے ۷۳۲ھ میں تلمسان پر حملہ کر دیا اور [illegible] تک [illegible] اپنی [illegible] بھائی [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف بھیجا اور وہ [illegible] سے [illegible] اور سلطان ابو یحییٰ نے [illegible] ان سے [illegible] کی اور [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے اور [illegible] کا ارادہ [illegible] تھا اور سلطان ابوالحسن نے اس کے ساتھ [illegible] کیا تھا کہ وہ دونوں اپنی فوج [illegible] تلمسان کے محاصرہ کے لیے اکٹھا کریں گے اس کے مطابق وہ [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] وہاں سے [illegible] کی فوجیں بھاگ گئیں [illegible] قائد چھوڑ گئے اور موحدین کی [illegible] سے [illegible] قریب [illegible] کیا اور [illegible] کو قتل کر دیا اور بجایہ کا محاصرہ [illegible] موحدین کے [illegible] سے [illegible] ہو گئے۔

ابو علی کی بغاوت :۔ [illegible] سلطان ابو سعید نے اپنے [illegible] بھائی کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] سجلماسہ میں اپنے [illegible] کو [illegible] تک [illegible] کے [illegible] قتل کر دیا اور اس میں [illegible] بغاوت کا [illegible] جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے وہ سلطان ابوالحسن کا [illegible] میں [illegible] خبر [illegible] تو اس نے مغرب کی [illegible] کے [illegible] اس پر حملہ کیا اور سلطان ابو تاشفین نے [illegible] بھائی [illegible] بحال کر دیا اور اس کی فوجیں [illegible] کے مضافات میں پھیل گئیں [illegible] سلطان [illegible] اس نے [illegible] کو [illegible] مغرب کی سرحد [illegible] سلطان ابوالحسن کی [illegible] اپنے بھائی سے [illegible] اور وہ [illegible] تک [illegible] ابو تاشفین بن سلطان ابوالحسن [illegible] کے ساتھ [illegible] سے [illegible] اس کے باپ نے [illegible] کی [illegible] کے لیے [illegible] تھا وہ اس کے ساتھ [illegible] اپنی قوم کے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] جب [illegible] اس کے مقابلہ [illegible] بھاگ [illegible] گیا۔

سلطان ابوالحسن کا اپنے بھائی پر غالب آ کر اسے قتل کرنا :۔ اور جب سلطان ابوالحسن نے اپنے بھائی [illegible] ۷۳۴ھ میں [illegible] تلمسان سے جنگ کرنے اور اس کا محاصرہ کرنے [illegible] اور [illegible] حملہ کر [illegible] اس [illegible] کے [illegible] جمع کرنے کے لیے [illegible] اور [illegible] فوجیں [illegible] اور [illegible] وہاں ان کے [illegible] کی [illegible] ان کا [illegible] تھا اور [illegible] کی طرف [illegible] تھا اور [illegible] سے [illegible] اپنی فوجیں [illegible] اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا اور [illegible] فتح کر لیا اور [illegible] اور [illegible] شام [illegible] جنگ کی اور [illegible] پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر سلطان ابو تاشفین کے [illegible] تک [illegible] گئے اور ایک [illegible] وہاں مشہور جنگ ہوئی [illegible] ان کے بہادر قتل ہو گئے اور امراء مر گئے [illegible] سلطان

ابوالحسن مرینی کے وقت ان پر حملہ کیا تھا اور ابو تاشفین [illegible] ان کے مقابلہ میں بہادری دکھائی ان کے پیچھے سے [illegible] اور اطراف کو درست کرتے ہوئے [illegible] بڑھتا جاتا تھا۔

ابو تاشفین کے موالی۔ اور ابو تاشفین [illegible] کے لئے [illegible] تو انہوں نے [illegible] اور جب وہ پہاڑ اور شہر کے درمیان پہنچے تو [illegible] آپہنچا [illegible] اس کے دونوں بیٹے ابو عبد الرحمٰن اور ابو [illegible] انہوں نے [illegible] مقابلہ [illegible] معرکہ میں مقتول ہوئے [illegible] حکومت [illegible] اور سلطان ابوالحسن نے [illegible] ابو تاشفین نے اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ [illegible] اس کے دونوں بیٹے عثمان اور مسعود [illegible] بیان ہوں گے۔

ابوزیان اور ابو ثابت کا [illegible] اور [illegible] ان کے ساتھ ان کے بھائی [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] ابو سعید عبد الرحمٰن اور ابو ثابت [illegible] سلطان ابو عنان [illegible]

اس کے بعد وہ نکلے اور ان سے انہیں بلاد مغرب میں وہی حصہ معلوم ہو گیا [illegible] تلمسان کے مضافات میں ان کے وارث ملے [illegible] کے لئے آل یغمراسن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا یہاں تک کہ ان میں سے [illegible] نے اسے دوبارہ قائم کیا [illegible] ان میں سے سلطان ابو حمو بن [illegible] نے وقت [illegible] تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے [illegible] اور [illegible] ۔ واللہ [illegible] ۔

فصل

اس کی حکومت کے رجال' موسیٰ بن علی' یحییٰ بن موسیٰ اور اس کے غلام ہلال کے حالات اور ان کی اوّلیت اور ان کے امور کا انجام اور ان کی شہرت کی وجہ سے ان کے ذکر کا اختصاص

حاجب موسیٰ بن علی: جہاں تک اس کا اصل قبیلہ [illegible] ہے جو مشرق کے [illegible] ہے اور ہم نے [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible] قوموں کے درمیان ان کے نسب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور مسعودی نے ان میں سے کئی اصناف کا ذکر کیا ہے اور اپنی کتاب میں ان کا نام [illegible] وغیرہ لکھا ہے اور ان کے مواطن [illegible] میں ہیں اور [illegible] کی رائے کے مطابق ان میں [illegible] ہیں اور حضرت [illegible] سے روایت کرنے کی [illegible] ہیں۔

اور ان [illegible] عراق و عجم کی [illegible] رہتے ہیں اور ان کے عام [illegible] خیموں میں رہتے ہیں اور اپنے مویشیوں کے ساتھ [illegible] مقامات پر چراگاہیں تلاش کرتے ہیں اور [illegible] کے لئے ان کے پیچھے جاتے ہیں اور ان کی بڑی [illegible] ہیں [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کیا [illegible] اور ان [illegible] کی کثرت کے باعث بڑی قوت و شوکت اور [illegible] حاصل تھی۔

تتاریوں کا بغداد پر قبضہ: اور جب [illegible] کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور [illegible] تاتاری بغداد پر قابض ہو گئے اور بہت سے [illegible] ہونے کی وجہ سے تاتاریوں کے آگے بھاگتے ہوئے [illegible] کو عبور کر گئے اور [illegible] کی حکومت میں چلے گئے [illegible] شرف [illegible] وہ مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے انہوں نے اس کی حکومت کے [illegible]

پسند کیا اور ان میں سے دو خاندان جو بنی لوکن اور بنی بابیرا کے نام سے معروف ہیں اپنے اتباع کے ساتھ مغرب کی طرف چلے گئے اور موحدین کی حکومت کے آخر میں مغرب میں داخل ہو گئے اور مراکش میں مرتضیٰ کے پاس اترے تو اس نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں وظائف اور جاگیریں دیں اور انہیں حکومت میں اعلیٰ مقام دیا۔

اور جب ان کے پیچھے سے موحدین کی حکومت کمزور ہو گئی تو وہ بنی مرین کی حکومت کی طرف چلے گئے اور ان میں سے بعض یغمراسن بن زیان کے پاس چلے گئے اور ان دونوں کا مستقر افریقہ میں بنی بابیر کے ایک گھرانے میں چلا آیا جنہیں میں نہیں جانتا۔

محمد بن عبدالعزیز: اور ان میں سے ایک شخص محمد بن عبدالعزیز بھی تھا جو المزوار کے نام سے مشہور تھا اور سلطان ابو یحییٰ کا ساتھی تھا اور ان میں سے کچھ لوگ بھی تھے اور ان میں سے جو لوگ بنی مرین کی حکومت میں رہتے تھے ان میں سب سے زیادہ مشہور تھا محمد بنی بابیر میں سے علی بن حسن بن صاف اور اس کا بھائی سلمان بھی تھا اور بنی مرین میں سے جعفر بھی محمد بھی تھا اور جس طرح ان کے پہلے باپ دادا میں ان کے درمیان جنگ ہوئی تھی اسی طرح یہاں بھی تھی پس جب یہ جنگ کے لئے تیار ہو جاتے تو ان کے مددگار بھی تلمسان سے ان کے پاس آ جاتے اور ان کی جنگ تیموں کے ساتھ ہوتی اور کبھی ان کا جتھا رکھتیں اور ان کی سب سے مشہور جنگ وہ ہے جو فاس کی گلیوں میں ہوئی جس کے لئے بنو ونزمار کے سردار عمر اور بنی بابیر کے سردار ابن سلمان اور علی نے تیاری کی تھی اور انہوں نے باب الفتوح کے باہر باہم جنگ کی اور یعقوب بن عبدالحق نے ان سے حیا کرتے ہوئے انہیں جنگ کی حالت میں چھوڑ دیا اور انہیں تعریض نہ کی۔

سلمان کی وفات: اور اس کے بعد یہ تلمسان کی سرحد پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے ان میں سے سلمان فوت ہو گیا اور علی بن حسن کا ایک بیٹا موسیٰ تھا جسے سلطان یوسف بن یعقوب نے پسند کر لیا تھا اور اس نے اپنے گھر کا پروردہ بھی بنا لیا تھا اور اس نے اس کی بیویوں کے درمیان پرورش پائی تھی پس اس کی خوب شہرت ہو گئی جس کے باعث وہ کسی بات پر ناراض ہو جاتا تھے وہ پسند کرتے تھے پس وہ ناراض ہو کر چلا گیا اور جن دنوں یوسف بن یعقوب نے تلمسان کا محاصرہ کیا ہوا تھا وہ تلمسان میں داخل ہو گیا جس عثمان بن یغمراسن نے اس کے مقام کے مطابق اس سے وہ مقام ملا جو اسے اپنی قوم میں حاصل تھا اور سلطان نے اصحاب کے موافق اس کی پذیرائی کی اور یوسف بن یعقوب نے اس کو واپس لانے کا حکم دیا پس وہ اسے جنگ کے محاذ میں لایا اور اس سے گفتگو کی تو اس نے اس عزت کی وجہ سے جو اسے قوم میں حاصل تھی اس کے پاس عذر کیا تو اس نے اسے ان سے وفاداری کرنے کی ترغیب دی تو اس نے واپس آ کر سلطان کو خبر دی تو اس نے بڑے زمانہ اور وہ تلمسان میں ہی قیام پذیر رہا اور اس کا بیٹا علی مغرب میں عورتوں کے ہاں فوت ہو گیا اور جب عثمان بن یغمراسن اور زیان فوت ہو گئے تو اس کے بیٹوں نے اس سے زیادہ حسن سلوک اور تکمیل بجالانی شروع کر دی اور اسے اپنے ساتھ ملا لیا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے اسے سالار مقرر کیا اور اسے تمام امور کا کام سپرد کئے اور وزارت اور حجابت کے بلند مناصب عطا کئے۔

اور جب سلطان ابو حمو فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے ابو تاشفین نے اس کی حکومت سنبھالی تو اس نے اسے لوگوں کی بیعت لینے کا کام سپرد کیا اور اس کے مقام سے اس کا مقام بلند ہو گیا اور جب اس پر غالب آ گیا تو وہ موسیٰ بن علی سے بہت حسد کرتا تھا اور اس سے بے تکی کیا کرتا تھا پس اسے اس سے اپنی جان کا خوف پیدا ہوا اور اس نے اندلس میں جانے کے لئے

سمندر پار کرنے کا ارادہ کر لیا تو ہلال نے اسے جلدی سے جا لیا اور اسے گرفتار کر لیا اور اسے کنارے کی طرف جلا وطن کر دیا اور وہ غرناطہ میں اتر کر بدعنوانیوں میں مشغول ہو گیا اور سلطان کے وظیفے کے وصول کرنے سے باز رہا لیکن اس نے اپنے قیام کے زمانے میں اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا اور جو چیزیں اس کے پاس آتی تھیں یہ وظیفہ ان میں سے بہت اچھا تھا اور لوگوں نے اس کے متعلق باتیں کر کے اسے عجیب چیز بنا دیا۔

ہلال کا حسد: تو ہلال کی پسلیاں حسد اور عداوت سے جل اٹھیں پس اس نے اپنے سلطان کو برانگیختہ کیا اور اس نے ابن الاحمر سے اس کے لانے کے متعلق گفتگو کی تو اس نے اس کو اس کے سپرد کر دیا اور سلطان نے اسے اپنی فوجوں میں اپنی جانب سے عامل مقرر کر دیا حتیٰ کہ وہ اس کی فوجوں کے ساتھ افریقہ جا کر سلطان ابو یحییٰ کے ساتھ عرصے میں جنگ کرنے تک عامل رہا اور اسے شکست ہوئی اور وزراء قتل ہو گئے اور وہ ایک جماعت کے ساتھ واپس آ گیا پس ہلال نے سلطان کو بھڑکایا اور اس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ اس پر تہمت لگاتا ہے اور اس نے اس کی چغلی بھی اس کے پاس کی پس وہ زواودہ عربوں کے پاس چلا گیا اور اس نے اس کی جگہ بجایہ کے کام پر اپنا کاتب یحییٰ بن موسیٰ کو امیر مقرر کیا اور وہ سلیمان اور یحییٰ بن علی بن سباع بن یحییٰ کے پاس اترا جو زواودہ کے قبائل میں ان کے امراء تھے تو وہ اس کے ساتھ نہایت تعظیم اور احترام سے پیش آئے اور وہ ایک مدت ان کے قبائل میں قیام پذیر رہا پھر سلطان نے اسے بلایا اور وہ اس کی مجلس میں اپنی جگہ پر واپس آ گیا پھر اس نے چند ماہ بعد اسے گرفتار کر لیا اور الجزائر کی طرف بھجوا دیا پس اس نے اسے وہاں قید کر دیا اور ہلال کے حسد کی وجہ سے اس کے قید خانے کو تنگ کر دیا۔

ہلال پر ناراضگی: حتیٰ کہ جب وہ ہلال پر ناراض ہوا تو اس نے اسے اس کے قید خانے سے بلایا جو بہت تنگ تھا پس وہ اس کے پاس آ گیا اور جب اس نے ہلال کو گرفتار کیا تو اس نے موسیٰ بن علی کو اپنی حجابت پر مقرر کیا اور جس روز سلطان ابوالحسن تلمسان میں داخل ہوا تو اس روز تک وہ حجابت کے فرائض سرانجام دیتا رہا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں وہ ابوتاشفین اور اس کے بیٹوں کے ساتھ ان کے محل کے دروازے پر قتل ہو گیا اور اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے سلطان ابوالحسن کے مددگاروں میں شامل رہے جن میں سے سعید بھی تھا اور اس جنگ میں جو محل کے دروازے پر ہوئی تھے بیان میں سے وہ رات کے ابتدائی حصے میں جب کہ اس کے زخموں سے خون بہتا تھا نکلا اور اس کے بعد اس کی زندگی باقیات میں شمار ہوتی ہے اور سلطان نے اسے معافی دے دی یہاں تک کہ بنی عبدالواد کی حکومت واپس آ گئی اور بعد میں ان کی خبروں میں اس کا ذکر دوبارہ آئے گا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ واللہ غالب علی امرہ۔

یحییٰ بن موسیٰ: اس کا اصل بنی سنوس سے ہے جو کومیہ کا ایک بطن ہے اور انہیں بنی کمی میں حسن سلوک اور تربیت کی وجہ سے دوستی حاصل ہے اور جب بنو کمی مغرب کی طرف گئے تو یہ ان سے پیچھے رہ گئے اور انہوں نے بنی یغمراسن سے تعلق پیدا کر لیا اور انہوں نے ان سے حسن سلوک کیا اور یحییٰ بن موسیٰ عثمان اور اس کے بیٹوں کی خدمت اور حسن سلوک میں پروان چڑھا۔

اور جب محاصرہ ہوا تو ابوحمو نے اس کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ رات کو چوکیداروں کے ان محافظوں کی نگرانی کیا کرے جو فصیلوں میں ہوتے تھے اور بازاروں میں اندازے کے مطابق خوراک تقسیم کرے اور دروازے بند کرے اور ان

جنگ میں آگے رہا کرتے اور اس کام پر اس کے خدام میں سے اس کے مددگار بھی تھے جو صبح و شام اور دن رات اس کے ساتھ رہتے تھے اور یہ یحییٰ بھی ان میں سے ایک تھا پس انہوں نے اسے اس کی کارکردگی کے متعلق بتایا اور اس سے حسن سلوک کرنے لگے اور اس کا پیدا کرنا ان کے نواصر سے ابو یوسف کو اس کی جگہ سے لے کر آنا تھا کیونکہ ان کے درمیان جنگ ہو رہی تھی پس یہ اس پر رہے میں تصرف کرتا تھا اور اپنے بھتیجوں نے کی عزت کا پاس کرتا تھا اور جب وہ تلمسان سے نکلے تو انہوں نے اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور اس کی تعریف میں اضافہ کیا اور جب تاشفین بادشاہ بنا تو اس نے اسے منصب میں خود مختار حاکم بنا دیا اور اسے آلہ بنانے کا بھی حکم دیا پھر جب اس نے موسیٰ بن علی کو موحدین کی جنگ اور مشرق کی جانب سے الگ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی معزول کر دیا اور یہ اور یحییٰ دونوں اس کی عملداری میں شامل تھے اور جب سلطان ابوالحسن نے تلمسان سے جنگ کی تو اس نے اس کے ساتھ اطاعت اختیار کرنے اور اس کے ساتھ رہنے کے بارے میں خط و کتابت کی تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا تو یہ بنی عملاسی کے مقام سے اس کے پاس آیا اور تلمسان میں جس جگہ یہ وہ خیمہ زن تھا وہاں اس کے پاس پہنچا تو اس نے اس کی آمد پر اسے خوش آمدید کہا اور اس کے مقام کو بلند کر دیا اور یہ اس کے ہاں اچھی حالت میں رہا یہاں تک کہ وہ تلمسان کے فتح کرنے کے بعد فوت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ ہی زمین اور اس پر رہنے والوں کا وارث ہونے والا ہے۔

ہلال: اس کا اصل قطلونیہ کے نصاریٰ کی قیدیوں میں سے ہے اسے سلطان ابن الاحمر نے عثمان کو تحفہ دیا تھا پھر یہ سلطان ابو حمو کے پاس آ گیا اور اس نے اسے اپنے بیٹے ابو تاشفین کو جو کافر غلام دیا ان میں یہ بھی شامل تھا اور اس نے اس کے ہاں نشوونما اور تربیت پائی اور یہ اس کے ہم عمر آنے جانے والے ترکی لڑکوں کے لئے مخصوص تھا اور سلطان ابو حمو کے ساتھ جو انہوں نے کارنامہ کیا اس میں زیادہ حصہ اسی نے ادا کیا اور جب اس کے بعد اس کا بیٹا ابو تاشفین حکمران بنا تو اس نے اسے اپنی نیابت پر مقرر کیا اور یہ بڑا ہیبت ناک اور بڑا ظالم تھا لیکن یہ اس کے دروازے پر حاجب کے مقام پر تھا پس اس نے لوگوں کے لئے اپنی دعا اور تدبیر کی اور دوسرے آدمیوں کو تمام مناصب سے ہٹا رکھا تھا اس سے وابستہ کرنے کی طرف مائل ہو گیا اور اس نے حکومت پر قبضہ کر لیا اور سلطان کا مقابلہ کرنے لگا پھر حکومت کے نتیجے اور برے انجام سے ڈر گیا تو اس نے سلطان سے حج کے متعلق اجازت طلب کی اور مصر سے ایک کشتی میں سوار ہو کر اس کے پاس آ گیا جسے اس نے اپنے مال سے بھر رکھا تھا سامان خوراک اور ہتھیاروں سے بھری ہوئی تھی اور اس نے اپنے کاتب الکاتب محمد بن حواء کو اپنی نیابت میں سلطان کے دروازے پر مقرر کیا اور ۷۲۲ھ میں چل کر حج کیا اور مصر کے اطراف کے ساتھ رہا اور راستے میں وہ ان کے سلطان موسیٰ سے بھی ملا جو مالی شخص تھا اور دونوں کے درمیان دوستی مستحکم ہو گئی پھر وہ اپنے وطن کو واپسی کے بعد تلمسان واپس آ گیا مگر اس نے حکومت میں اپنا مقام نہ پایا اور اس کے بعد وہ سلطان کے لئے اجنبی بنا رہا اور وہ درباریوں اور مخالفین سے اس کی دشمنی دیکھ کر بدل گیا یہاں تک کہ اس سے ناراض ہو گیا اور ۷۲۳ھ میں اسے گرفتار کر لیا اور اسے قید خانے میں ڈال دیا اور یہ وہیں پڑا رہا یہاں تک کہ فتح تلمسان اور سلطان کی وفات سے چند دن پہلے درد سے فوت ہو گیا اور ان دونوں کے قریب قریب مرنے اور ان دونوں کی سعادت و نحوست کے قریب ہونے میں ایک عجیب نشان پایا جاتا ہے اور سلطان ابوالحسن ان کا سوال کرتا تھا کیونکہ یہ سلطان ابو حمو کے قتل کے موقع پر موجود تھے اور یہ ہلال اس کی موت کی وجہ سے اس کے عذاب سے بچ گیا اور اللہ اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے۔

فصل

قیروان میں سلطان ابوالحسن کی مصیبت کے بعد عثمان بن جرار کے تلمسان کی حکومت پر حملہ کرنے کے حالات

یہ عثمان بن یحییٰ بن جرار بنی عبد الواد کے قبائل میں سے بنی [illegible] میں سے ہیں اور [illegible] بنی زیان کی حکومت کے آغاز سے ہی ان کے پاس آتے تھے یہاں تک کہ حکومت ان کے پاس آ گئی اور یہ خود مختار ہو گئے اور انہوں نے اپنے تمام قبائل پر حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور ان کی ملازمت میں لگے رہے یحییٰ بن جرار نے ان میں پرورش پائی [illegible] سے وہ جاہلی کی آنکھ سے دیکھا جاتا تھا اور سلطان ابوتاشفین کے پاس شکایت کی گئی کہ اس کے دل میں ریاست کے لئے [illegible] تھا جو جذبہ پایا جاتا ہے اور اس نے اسے ایک مدت تک قید کر دیا اور یہ اس کے قید خانے سے بھاگ کر شاہ مغرب سلطان سعید کے پاس چلا گیا تو اس نے اس کا عزت و اکرام کیا اور یہ اپنے ٹھکانے پر ٹھہرا رہا اور موقع [illegible] اور جب سلطان نے تلمسان پر قبضہ کیا تو اس نے اس سے لوگوں کے ساتھ حج کرنے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور یہ اپنی بقیہ زندگی میں بھی مغرب سے مکہ تک حاجیوں کے قافلے کا امیر رہا یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن نے موحدین کے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور اس نے اہل مغرب کے تمام عربوں کو افریقہ میں داخل ہونے کے لئے جمع کیا اور ان میں یہ عثمان بھی شامل تھا اور اس نے قیروان سے تھوڑا سا پہلے اس سے مغرب کی طرف واپس جانے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور یہ تلمسان پہنچ گیا اور امیر کے پاس اترا جو امیر ابوعنان کی والدہ کی طرف سے تھا جسے اس نے اس کی عملداری پر امیر مقرر کیا تھا اور اسے تلمسان کی حکومت کی ولی عہدی کے لئے ترشیح دی گئی تو وہ اس کے قریب ہو گیا اور اس نے اس کے باپ کے بارے میں نرمی سے یہ بات اس کے کان میں ڈالی کہ اس کا باپ افریقہ کی جنگ میں ہلاک ہو گیا ہے اور اس کے بچ جانے کی کوئی امید نہیں اور اس نے حکومت کے واقف کاروں اور نجومیوں کی زبانوں سے اس سے یہ وعدہ کیا کہ حکومت اس کے پاس آ جائے گی اور وہ بھی یہ بیان کرتا تھا کہ اس کے پاس بھی اس کا علم ہے اور اسی بنا پر سلطان ابوالحسن کو قیروان میں مصیبت پڑی ہے اور اس کے ظن کا مصداق اور اس کے قیاس کی اصابت واضح ہو گئی۔ پھر عثمان نے اسے اس کے باپ کی حکومت پر حملہ کرنے اور جلدی سے فاس کی طرف جا کر اس کے بھائی ابومالک کے بیٹے منصور پر غلبہ پانے کے لئے اکسایا جسے اس کے دادا ابوالحسن نے وہاں کا گورنر مقرر کیا ہوا تھا اور اس نے اسے اس کی حکومت و سلطنت کی علامات و نشانات دکھائے اور اس نے سلطان ابوالحسن کی ہلاکت کی خبر کی اشاعت کرنے اور اسے [illegible] کرنے میں اس کے

خلاف حیلہ بازی کی یہاں تک کہ اسے اس کی سچائی کا وہم ہو گیا اور امیر ابو عثمان حکومت کے درپے ہو گیا اور بنی مرین کی فوجوں میں سے ایک جماعت اس کے پاس آئی جس سے اس نے اتفاق کیا اور عطیات دیئے اور ربیع ۷۴۹ھ میں اپنے لئے دعا کا اعلان کیا اور تلمسان کے باہر مطرب پر حملہ کرنے کے لئے چھاؤنی ڈال دی جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور جب وہ چلا گیا تو عثمان نے اپنی دعوت دے دی اور ان کی کرسی پر چڑھ بیٹھا اور آلہ بنایا اور بنی عبدالواد کی حکومت کی علامت کو واپس لایا جو آل تمار کے لئے تھی اور چھ ماہ تو وہ رہا یہاں تک کہ آل زیان میں سے عبدالرحمن بن یحییٰ بن یغمراسن کے بیٹوں میں سے ایک آدمی اس کے پاس آیا جس نے اس کے نشانات کو مٹا دیا اور اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا اور بنی عبدالواد کی حکومت کو اس کے اہل کی طرف لوٹا دیا۔

فصل

آل یغمراسن میں سے ابوسعید اور ابوثابت کی حکومت کے حالات اور اس میں ہونے والے واقعات کا بیان

ان دونوں کا دادا امیر ابو یحییٰ یغمراسن بن زیان ان سب سے بڑا بیٹا تھا اور اپنے بھائی عمر اکبر کی وفات کے بعد اس کا ولی عہد تھا اور یغمراسن نے [illegible]ھ میں سجلماسہ پر قبضہ کیا تو اسے وہاں کا گورنر بنایا۔ وہ وہاں پر ایک سال تک مقیم رہا۔ جہاں اس کے ہاں اس کا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا پھر یہ تلمسان واپس آ گیا اور وہیں پر فوت ہو گیا۔

اور عبدالرحمن نے سجلماسہ میں پرورش پائی اور یحییٰ کی وفات کے بعد تلمسان چلا آیا اور اپنے باپ کے بیٹوں کے ساتھ قیام پذیر ہو گیا یہاں تک کہ سلطان ان کے مقام و منزلت سے تنگ ہو گیا اور اس نے اسے اندلس کی طرف جلاوطن کر دیا اور یہ کچھ عرصہ تک وہاں ٹھہرا رہا اور ایک روز جہاد میں قرمونہ کی سرحد پر اپنی فوجی چوکی میں فوت ہو گیا اور اس کے چار بیٹے تھے یوسف، عثمان، زعیم، ابراہیم جو پھر تلمسان واپس آ گئے اور انہوں نے سالوں تک تلمسان کو اپنا وطن بنائے رکھا یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن نے ان کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور ان کی حکومت کو اپنی حکومت کے ساتھ ملا لیا اور انہیں جند غرناطہ کے ساتھ تلمسان سے مغرب کی طرف بھجوا دیا۔ پھر انہوں نے تلمسان کی ان سرحدوں پر جو اس کی عملداری میں شامل تھیں جہاد کرنے کے بارے میں اس سے اجازت طلب کی تو اس نے انہیں اجازت دے دی اور ان کا وظیفہ مقرر کر دیا اور انہیں جزیرہ میں اتار دیا اور انہوں نے جہاد میں مشہور کارنامے کئے۔

سلطان ابوالحسن کا افریقہ سے جنگ کرنا اور جب سلطان ابوالحسن نے ۷۴۸ھ میں قومات کو افریقہ سے جنگ کرنے

کے واسطے قتل کیا تو یہ بھی اپنی قوم بنی عبدالواد کے ساتھ اپنے جھنڈے تلے ان کے مددگاروں میں شامل تھے اور ان کا مقام ان میں مشہور و معروف تھا لیکن جب سلطان ابوالحسن کی حکومت ختم ہو گئی اور ان کی علم کے گوشے ہوا تو انہوں نے اعراب کے ساتھ ان کی عداوت میں متحد ہو گئے اور ان سے پھر ان سے جنگ کی۔ ان کی قوت کافی تھی جو عبدالواد سے چھوڑ کر سب سے پہلے ان کے پاس آ گئے جس کی وجہ سے مصیبت بڑھ گئی اور یہ قبیلے وہاں پہنچ گیا اور اعراب نے مضافات پر غلبہ کر لیا اور ان کے پیچھے مضافات میں سے مغرب نے بغاوت کر دی اور انہوں نے بنی عبدالواد کو اپنے شہروں سے نکال دیا اور اپنی عملداری میں آنے کی اجازت نہ دی یہاں تک کہ بنی عبدالواد کی دولت ختم ہو گئی اور ان کے امیر اپنی حکومت اور اپنا امیر مقرر کرنے کے بارے میں مشورہ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے تو انہوں نے مشورے کے بعد عثمان بن عبدالرحمن پر اتفاق کر لیا اور انہیں اپنے عہد کے ساتھ اس کے پاس آئے اور اسے صحرا کی طرف سے لے گئے اور اسے تونس کی طرف کے دروازے پر جس کی وہ ملاقات پر پہنچا پھر جب سلطان نے ان کی بیعت کی کہ ان کا سلطان پہاڑوں سے چھپ گیا تو سلام امارت کے تھے اور ان کی اطاعت اور بیعت کا عہد کرتے تھے یہاں تک کہ سب نے اقرار کیا پھر وہ ان کے ساتھ اپنے گھروں میں چلے گئے۔

مغراوہ کا اپنے امیر علی بن راشد کے پاس اجتماع اور اسی طرح مغراوہ بھی اپنے امیر علی بن راشد بن محمد بن کی بیعت ان سے علی کے پاس آ کر اور وہ اپنے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہو کر اپنے مضافات کو بچانے کے لیے انہوں نے آخری دم تک مدافعت کی اور

ان کا

حکومت اپنی تمام کو اسلاف کی وراثت پر پہنچ دینے کا بھی معاہدہ کیا اور اس کے بعد وہ مغرب کی طرف کوچ کر گئے اور بعد ازاں صحراوی لوگوں نے ان پر غارت گری کی تو انہیں جبل کے باشندے ان کی طرح معمولی کامیابی بھی نصیب نہ ہوئی اور جب وہ شہر سے گزرے تو وہاں مغراوہ کی ایک جماعت موجود تھی جو کہ اس وقت سے وہاں مقیم تھی جب سے انہوں نے اپنی حکومت پر قبضہ کر لیا تھا اور وہ سلطان کی فوج میں شامل تھے پس وہ بھی ان کے ساتھ کوچ کر گئے۔

جبل الوراب میں برابرہ کا ان پر حملہ اور جب وہ شہر سے نکلے تو مغراوہ کے برابرہ نے آگے بڑھ کر ان پر حملہ کر دیا تو انہوں نے جنگل میں ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا جو ان کے دستوں میں مشہور و معروف تھا اور غالب آ گئے تو مغراوہ کے قبائل نے ان سے ملاقات کی اور انہوں نے سلطان علی بن راشد کی بیعت کر لی اور ان کی حکومت مستحکم ہو گئی اور بنو عبدالواد کا امیر ابو ثابت اپنی قوم کے ساتھ چڑھائی کرنے کے لیے نکلے اور ان کے راستے میں ایک مقام پر پڑاؤ کیا اور اپنے بھائی بن یوسف کے ساتھ آ رہے تھے جس نے انہیں سلطان ابو عثمان کی فوجوں کے آگے شکست دی اور وہ وہاں سے بھاگ گئے اور ابو ثابت کے ساتھ ایک جماعت بھی تھی جن کا سردار ان میں معروف تھا۔

ابن عثمان کا تلمسان کی طرف فرار پس ابن عثمان بن یحییٰ تلمسان کی طرف بھاگ گیا اور اس نے اپنے ابو حمید اور اس کے اصحاب کے ساتھ جنگ کرنے پر اصرار کیا اور فوج کے دو گروہ ان کے ساتھ سلطان ابو سعید کے پاس

جانے کے لئے نکلے تھے اتر پڑے اور خود وہ تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور وہ لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے تھے پس اسے راستے میں پکڑ کر قتل کر دیا گیا اور سلطان شہر کی طرف گیا تو عوام نے عثمان بن جرار پر حملہ کر دیا تو اس نے سلطان سے اپنی جان کی امان چاہی تو اس نے اسے امان دے دی اور جمادی الآخرہ ۷۹۶ھ کے آخر میں سلطان کے محل میں داخل ہو گیا۔ پس یہ اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنے امور نافذ کئے اور وزیر بنائے اور کاتب بنائے اور اس نے اپنے بھائی ابو ثابت الزعیم کو اپنے دروازے سے باہر اور علاقے کے مقبوضات اور اطاعت اور جنگوں پر امیر مقرر کیا اور خود اس نے بادشاہ کے لقب اور نام پر اکتفا کیا اور آسودگی و آرام سے وابستہ ہو گیا اور عثمان بن یحییٰ کے پاس ملک باہر جانے پر ہی گرفتار ہو گیا جس نے اسے زمین دوز قید خانے میں اتار دیا یہاں تک کہ وہ اسی سال رمضان میں فوت ہو گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قتل ہو کر مرا تھا۔

سلطان ابو ثابت کی پہلی جنگ:۔ اور سلطان ابو ثابت کی پہلی جنگ کومیہ سے تھی اور اس کا واقعہ یوں ہے کہ ان کا ایک آدمی ابراہیم بن عبد الملک ایک زمانے سے ان کا سردار تھا اور وہ بنی عابد کی طرف منسوب تھا جو عبد المومن بن علی کی قوم ہیں اور کومیہ کا ایک بطن ہیں۔ پس جب تلمسان میں جنگ ہوئی تو اس نے خیال کیا کہ جنگ کے بادل نہیں چھٹیں گے اور اس کے دل نے اسے حکومت کرنے کو کہا تو اس نے اپنی دعوت دے دی اور بادشاہ بن بیٹھا اور ان کے قریبی مضافات کو آگ لگا دی اور جنگ سے شعلہ زن کر دیا تو سلطان ابو ثابت نے اس کے لئے تیاری کی اور کومیہ پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل اور قید کر کے ان کی بیخ کنی کر دی اور اس کے بعد تیس اور ندرومہ میں داخل ہو گیا اور ابراہیم بن عبد الملک باغی کو پکڑ لیا اور اسے گرفتار کر کے تلمسان لایا اور اسے قید خانے میں ڈال دیا اور چند ماہ کے بعد اسے قید خانے ہی میں قتل کر دیا اور مغرب اوسط کے شہر اور سرحدیں ہمیشہ ہی سلطان ابو الحسن کی مطیع رہیں اور اس کی دعوت کو قائم کرتی رہیں اور وہاں اس کے عمال اور گورنر بھی تھے اور تلمسان اس کے قریب تر وہران کا شہر تھا جہاں پر بنی مرین کا پروردہ قائد عبو بن سعید بن جانا رہتا تھا جس نے اسے مضبوط کیا اور اسے خوراک، ہتھیاروں اور قوت و توانائی اور اس کی بلند نگاہ کو بڑی چیزوں سے بھر دیا تھا اور اپنے حسن مضافات کو انہوں نے سفر کے لئے چھین لیا پس ان میں سب سے اول وہ ہے جس پر قابض سلطان ابو ثابت نے قبائل زغبہ اور عربوں کے جمع کرنے کے بعد اس پر چڑھائی کی اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور ان کے حلیفوں بنی راشد کے دلوں میں مرض تھا پس انہوں نے شہر کے قائد سے سلطان ابو ثابت کے خلاف بغاوت کرنے کے بارے میں سازباز کی اور جنگ کے وقت اس سے اس سازش کو کامیاب بنانے کا وعدہ کیا پس اس نے شہر بند میں نکل کر ان سے جنگ کی اور وہ شدید شکست کھا گئے اور ان کے ساتھیوں کو بھی شکست سے دو چار ہونا پڑا اور محمد بن یوسف بن عثمان بن قارن جو ان کا قریبی قرابت میں سے عمر ان بن زیان کا بھائی تھا قتل ہو گیا اور اس نے بھی فوج کو لوٹ لیا اور سلطان ابو ثابت پہنچ کر تلمسان چلا آیا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جو ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

الناصر بن سلطان ابوالحسن کے ساتھ ابوثابت کی جنگ اور اس کے بعد فتح وہران کے حالات

قیروان کی جنگ کے بعد سلطان ابوالحسن تونس چلا گیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا اور عرب اس کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور وہ موحدین میں سے شہزادوں کو یکے بعد دیگرے تونس کے حاصل کرنے کے لئے امیر مقرر کرتے تھے جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اس دوران میں کہ وہ تنگی کی اور مغرب اقصیٰ سے مدد پہنچنے کی امید لگائے بیٹھا تھا کیونکہ اس نے تمام پیغام رسانوں کے ہاتھ سے اور اپنے بیٹے اور پوتے کی بغاوت اور بنی عثمان کے تمام مغرب پر قابض ہو جانے کی اطلاع دی تھی بنی عبدالواد، مغراوہ اور توجین کے مغرب اوسط میں اپنی حکومت کی طرف اس کی آمد کے لئے واپس جانے کی اطلاع ملی تو مغرب اوسط کے شہروں الجزائر، وہران اور جبل وانشریس میں اس کے حاکم تھے اور وہاں پر نصر بن عمر بن عثمان بن عطیہ اس کی دعوت کا ذمہ دار تھا اور عریف بن یحییٰ بھی سلطان کے ہاں اپنے مقام کی وجہ سے اور اس کی قوم بھی دوستی کے باعث الناصر کے مددگاروں میں شامل تھی اور عریف کو یہ مقام تونس میں یہاں حاضری کے وقت ملا تھا کہ سلطان نے اس کی بات کو قبول کیا اور ان سب کو بھیج دیا اور الناصر موسم گرما میں چلا گیا تو انہوں نے اس کی اطاعت کر لی اور اس کے ساتھ کوچ کیا اور عطاف، دیالم اور سوید نے بھی اس سے دوستی کی اور ان کے پاس چلے گئے اور اس کے ساتھ مل گئے اور وہ مدد کو جانے کے لئے کوچ کر گئے۔

اور اسی دوران میں امیر ابوثابت دوبارہ جنگ کو وہران کی طرف لے جانا چاہتا تھا کہ جب اسے اس کے متعلق خبر ملی تو وہ جلدی سے سلطان ابوعنان کے پاس سے آیا اور بنی مرین کی ایک فوج اس کے بھائی ابوسعید کے بیٹے ابوزیان کے ساتھ اس کے پاس آئی جو ان کے قریب ان پر حملہ کرنے کے لئے تھے۔ وہ وہاں قیام پذیر ہوا اور اس کے باپ نے اس کے متعلق اسے اطلاع دی تو وہ اپنی اور فوجوں کی کمک کے ساتھ آیا اور ماہ محرم ۷۵۱ھ میں تلمسان سے حملے کے لئے گیا اور مغراوہ کو بھی سلطان [illegible] الناصر نے اپنی فوجوں کے ساتھ اس سے وادی ملکہ میں جنگ کی اور عربوں کی فوجیں تتر بتر ہو گئیں اور وہ شکست کھا گئے اور الناصر الزاب چلا گیا اور بسکرہ میں ابن مزنی کے پاس اترا، یہاں تک کہ ریاح کے جوانوں میں سے ایک آدمی نے اسے اپنا ساتھی بنا لیا جس نے اسے تونس میں اس کے باپ کے پاس پہنچا دیا۔

عریف بن یحییٰ کا مغرب اقصیٰ کو جانا اور عریف بن یحییٰ مغرب اقصیٰ چلا گیا اور سلطان ابوعنان کے پاس اس کی مجلس میں اپنے مقام پر رہا اور اس کی خواہش پوری ہو گئی اور مغرب اوسط ابوثابت کی اطاعت اور خدمت میں واپس آ گئے اور

اسے صغیر بن عامر بن ابراہیم کے متعلق شک ہوا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے قید کرنے کا قصد کے ساتھ تلمسان کو بھیج دیا جس وہاں پر قید کر دیا گیا یہاں تک کہ کچھ عرصہ کے بعد اسے رہا کر دیا اور ابو ثابت تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور کچھ وقتوں تک وہاں ٹھہرا رہا پھر اس نے اسی سال کے ماہ جمادی الاول میں وہران پر چڑھائی کی اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کیے رکھا پھر اس میں بزور قوت داخل ہو گیا اور علی بن یعلیٰ کو جو اپنے بھائی محمد کی وفات کے بعد قائم تھا اس کے ساتھیوں سمیت حوالہ کر کے انہیں رہا کر دیا اور وہران اور اس کے نواح پر قابض ہو گئے اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور اس کے اور مغراوہ کے درمیان عداوت مستحکم ہو گئی اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ عداوت اس سبب سے ہوئی کہ انہوں نے اس کی مدد نہیں کی تھی پس اس نے اسی سال شوال میں ان پر چڑھائی کی اور وادی رہیو کے کنارے ان کی جنگ ہوئی اور یہ کچھ دیر تک لڑتے رہے پھر مغراوہ تتر بتر ہو گئے اور اپنے قلعوں میں چلے گئے اور ابو ثابت نے ان کی چھاؤنی اور ترقہ پر قبضہ کر لیا اور اس کی بیعت اپنے بھائی سلطان ابو سعید کی طرف بھیجی اور یہ سلطان ابوالحسن کے تونس سے پہنچنے کے بعد ہوا جیسا کہ ہم اسے بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ واللہ اعلم۔

فصل

تونس سے سلطان ابوالحسن کے پہنچنے اور الجزائر میں اترنے اور اس کے اور ابو ثابت کے درمیان ہونے والی جنگوں کے حالات اور شکست کے بعد اس کے مغرب چلے جانے کے حالات

[illegible]

الجزیرہ کی طرف گیا۔

ونزمار کا فرار: ونزمار اور اس کے ساتھ جو عرب فوجیں تھیں وہ اس کے آگے بھاگ گئیں اور وہاں اس کے پاس سلطان ابوعنان کی فوج بھی پہنچ گئی جن کا سالار یحییٰ بن رحمون، شعیب بن میمون تھا جس نے ونزمار کا تعاقب کیا اور انہیں بھگا دیا اور حصین کے قبائل جبل تیطری میں اپنے قلعوں میں چلے گئے پھر اس نے المدیہ پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا اور اپنے پروردہ عمر بن موسیٰ الجلولی کو اس کا امیر مقرر کیا پھر اس نے حصین پر حملہ کیا اور جبل میں ان پر غالب آ گیا تو انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور اطاعت پر اپنے بیٹوں کو یرغمال رکھ دیا اور وہ انہیں جزیرہ کو پامال کرنے کے لئے لے گیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے عرب اور بربر قبائل کو تادیب بٹھا لیا اور اس دوران میں سلطان الجزائر میں مقیم رہا پھر وہاں سے تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور اسے یحییٰ بن رحمون اور اس کی فوج کی بری حرکتوں میں سے کسی کے متعلق شبہ پڑ گیا کہ انہوں نے سلطان ابوالحسن سے ساز باز کی ہے اور اس نے اس کے متعلق سلطان ابوعنان کو اطلاع دی تو اس نے عیسیٰ بن سلیمان بن منصور بن [illegible] کو مرینی فوج کا سالار بنا کر بھیجا، تو اس نے یحییٰ بن رحمون کو گرفتار کیا۔ یہ اور [illegible] ثابت کے ساتھ تلمسان چلے گئے پھر وہ مغرب کی طرف گیا۔

الناصر کا المریہ پر قبضہ کرنا: اور سلطان ابوالحسن نے اپنے بیٹے الناصر کو اس کے زناتہ اور عرب مددگاروں کے ساتھ روانہ کیا تو اس نے المریہ پر قبضہ کر لیا اور عثمان بن موسیٰ الجلولی کو قتل کر دیا پھر اس نے ملیانہ کی طرف بڑھ کر اس پر قبضہ کر لیا اور اسی طرح تیمزوغت پر بھی قبضہ کر لیا اور اسی طرح اس کا باپ سلطان ابوالحسن بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا اور اس کے پاس زغبہ، زناتہ اور افریقی عربوں میں سے محمد بن طالب بن مہلہل کی طرح سلیم و ریاح کی فوجیں اکٹھی ہو گئیں اور اس کے خاندان کے آدمی اور عمر بن علی بن احمد الذوادی اور اس کا بھائی ابو دینار اور ان دونوں کی قوم کے آدمی بھی اکٹھے ہو گئے اور اس نے اس تیاری کے ساتھ مارچ کیا اور اس اثنا میں [illegible] اور اس کی مفرد قوم ان کے خیموں سے [illegible] کی طرف بھاگ گئے اور [illegible] کوئی [illegible] حاصل کی تو وہ بھی اپنی قوم [illegible] کے ساتھ ہو گیا۔ [illegible] سلطان ابوالحسن اور اس کی قوم پر چڑھائی کی اور شلف کے علاقے میں [illegible] کے مقام پر دونوں فوجوں کی جنگ ہوئی۔ پھر [illegible] دونوں فوجیں [illegible] پھر سلطان ابوالحسن اور اس کی قوم بھاگ گئی اور اس کے بیٹے الناصر کو [illegible] آخری وقت ہو گیا اور اس کے [illegible] محمد بن علی العزفی اور اس کے اموال کو جب ان بھگوڑوں [illegible] ہو گئے اور ان کی چھاؤنی کا تمام مال و متاع اور [illegible] بہت لوٹ لی گئی اور اس کی بیٹیاں [illegible] کی طرف چلی گئیں [illegible] بعد میں سلطان ابوعنان کے پاس بھیج دی اور سلطان ابوالحسن صحرا کی طرف سویدہ کے قبائل میں چلا گیا اور اس کے ساتھ ونزمار بن عریف بھی [illegible] کی طرف چلا گیا جیسا کہ اس کے حالات میں بیان ہو گا اور [illegible] ثابت نے الجزائر پر قبضہ کر لیا اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل

مغراوہ کے ساتھ ان کی جنگوں اور ابوثابت کے ان کے بلاد اور پھر الجزائر پر قبضہ کرنے کے حالات اور اس کے بعد تنس میں علی بن راشد کے قتل کے واقعات

عبدالواد اور مغراوہ کے ان دونوں قبائل کے درمیان ان کے بدوی ابتدائی ایام میں بھی قدیم جنگوں کا دور دورہ رہا جن میں سے بہت سی جنگوں کے حالات ہم نے ان کے حالات میں بیان کر دیئے ہیں اور بنو عبدالواد نے ان کے وطن میں ان پر غلبہ پا لیا تھا یہاں تک کہ راشد بن محمد ان کے آگے زواوہ کے درمیان اپنی جلاوطنی ہی میں قتل ہو گیا تھا اور جب وہ قیروان کی مصیبت کے بعد اپنے امیر علی بن راشد پر متفق ہوئے تو وہ افریقہ سے بنی عبدالواد کے ساتھ اپنے اوطان میں اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس وقت بھی ان کے غلبہ کو تسلیم نہیں کیا اور اسی وقت انہوں نے تو نقض عہد کی طرف رجوع کیا اور اسے پختہ کیا اور ان کے دشمن کے خلاف مدد کرنے اور ان سے مصالحت کرنے پر قائم رہے اور ان میں ہر ایک کے اندر فتنہ کی رگیں پھڑکتی رہی تھیں۔

الناصر کی افریقہ سے آمد: اور جب الناصر افریقہ سے آیا اور ابوثابت نے اس پر چڑھائی کی تو علی بن راشد اور اس کی قوم نے اس کی مدد نہ کی بلکہ اس نے ان کی اس بات کو یاد رکھا اور اسے دل میں چھپائے رکھا پھر اس کے بعد سلطان ابوالحسن کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور شکست کھا کر مغرب کی طرف چلا گیا اور جب ابوثابت نے دیکھا کہ وہ اپنے بڑے دشمن سے بے نیاز ہو گیا ہے اور اپنے بھائی کے دشمن کے لئے فارغ ہو گیا ہے تو اس نے ان کے خلاف بغاوت کرنے کے متعلق سوچا اسی دوران میں کہ وہ اس کے اسباب پر غور کر رہا تھا اچانک اسے خبر ملی کہ مغراوہ میں سے بنی کمین کا ایک آدمی تلمسان آیا ہے اور انہوں نے اس کو دھوکے سے قتل کر دیا ہے تو اسے اس کے لئے غیرت آئی اور اس نے ان سے جنگ کرنے کی ٹھان لی اور ۷۵۱ھ کے آغاز میں تلمسان سے نکل گیا اور بنی عامر کے زغبہ اور سوید میں آ ملی جمعیت ان کے گھڑ سواروں پیادوں اور

اونٹ سوار دستوں کو اس کے پاس لے آئے اور ان لوگوں نے مغراوہ پر چڑھائی کر دی تو وہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے خوفزدہ ہو کر ان پہاڑوں میں قلعہ بند ہو گئے جو تنس میں سمندر کے ساتھ ہیں جس کی وجہ سے کئی روز تک وہاں ان کا محاصرہ کیے رکھا اور ان میں مسلسل جنگیں ہوتی رہیں اور وہ شدید محصور ہو گئے پھر یہ انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور قبیلے کے ان علاقوں میں گیا اور ان کی اطراف پر قبضہ کر لیا اور ملیانہ المدیہ بریشک اور شرشال نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پھر اس نے اپنی فوجوں کے ساتھ الجزائر کی طرف بڑھ کر اس کا محاصرہ کر لیا وہاں کی مرینی کی ایک جماعت رہتی تھی اور عبداللہ بن سلطان ابوالحسن نے اسے [illegible] علی بن سعید بن یحییٰ کی نگرانی میں چھوڑا تھا پس اس نے انہیں شہر میں مغلوب کر لیا اور انہیں سمندر کے راستے مغرب کی طرف بھگا دیا اور تمام بلکیش اور قبائل حصین نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے الجزائر پر سعید بن موسیٰ بن علی الکردی کو امیر مقرر کیا۔

مغراوہ کا محاصرہ: ابو ثابت فوراً مغراوہ کی طرف واپس آ گیا اور عربوں کے اپنے سرمائی مقامات کی طرف لوٹ جانے کے بعد ان کے پیچھے پہاڑوں میں ان کا تعاقب کیا اور مغراوہ کا محاصرہ سخت ہو گیا اور ان [illegible] سے آ گیا تو وہ [illegible] کی حکومت کی محاصرہ میں [illegible] تو علی بن راشد تنس چلا گیا اور ابو ثابت نے تین دن تک اس کا محاصرہ کیے رکھا [illegible] اس نے بلا مدت [illegible] اور اپنی جان پر حملہ کر کے خودکشی کر لی اور اس کے بعد مغراوہ منتشر ہو گئے اور قبائل میں بٹ گئے اور ابو ثابت تلمسان واپس آ گیا یہاں تک کہ سلطان ابوعنان نے چڑھائی کی جس کا ذکر ہم بعد میں کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

سلطان ابوعنان کے تلمسان پر قبضہ کرنے اور دوسری بار بنو عبدالواد کی حکومت کے ختم ہونے کے حالات

جب سلطان ابوالحسن تونس سے چلا گیا اور اس کی حالت پتلی ہو گئی تو اس کے بیٹے ابوعنان نے [illegible] یہاں تک کہ وہ جبل ہنتاتہ میں فوت ہو گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں تو مغرب کی حکومت سلطان ابوعنان کے لئے مرتب ہو گئی اور وہ اپنے دشمن کے لئے فارغ ہو گیا اور وہ ان تمام حالات کی وجہ سے تلمسان کی طرف مائل ہوا جنہیں ان کے باپ نے ان پر حملہ کرنے کے لئے [illegible] تھا اور اس نے [illegible] علی بن راشد [illegible] کے پاس جماعت کرنے کے لئے بھیجا [illegible] ابو ثابت [illegible]

راشد کے قتل ہونے کی اطلاع ملی تو اس نے تلمسان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور ابوسعید اور اس کا بھائی اس سے پیچھے ہو گئے لیکن ابوثابت باہر نکلا اور اس نے ۵۱ ذوالقعدہ کو زناتہ اور عربوں سے قبائل کو جمع کیا اور وادی شلف میں پڑاؤ کر لیا اور لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور وہ یہاں پر آئے ربیع الاول ۷۵۳ھ میں تدلس کی بیعت پہنچی جس پر موحدین نے اس کے پروردہ جاتا تھ وسانی کو قابض کروا دیا تھا اور اسے بھی اپنے مقام پر سلطان ابوعنان کی چڑھائی کی خبر ملی تو وہ تلمسان کی طرف واپس آ گیا پھر وہ مغرب کی طرف گیا اور اس کے پیچھے پیچھے اس کا بھائی سلطان ابوسعید زناتہ کی فوجوں کے ساتھ آیا اور اس کے ساتھ بنو عامر کے زغبہ اور سوید کی ایک جماعت بھی تھی جب کہ ان کی اکثریت عریف بن یحییٰ کے مقام پر اور بنی مرین کے ساتھ اس کے بیٹے کی دوستی کی وجہ سے مغرب کو چلی گئی پس وہ اسی تیاری کے ساتھ چل پڑے اور سلطان ابوعنان مغرب کی اقوام میں چلا گیا اور معقل اور مصامدہ عرب اور فوج کے دیگر طبقات سب کے سب وجدہ سے میدان انکاد کی جگہ پر پہنچ گئے جہاں پر آخر ربیع الثانی ۷۵۳ھ میں جنگ ہوئی۔

بنو عبدالواد کا جنگ پر اتفاق کرنا اور بنو عبدالواد نے دوپہر کے وقت خیمے لگانے اور سواریوں کو پانی پلانے اور چھاؤنی والوں کے اپنی اپنی ضروریات کے لیے منتشر ہو جانے کے بعد فوجوں سے گزر کرنے پر اتفاق کر لیا اور انہیں میدان جنگ کی تنظیم و ترتیب کرنے سے پہلے ہی جا لیا اور سلطان ابوالحسن اس کام کی تلافی کے لیے سوار ہوا تو اولیاء لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور بقیہ چھاؤنی منتشر ہو گئی پھر اس نے ان لوگوں کے ساتھ جو اس کے پاس موجود تھے ان پر چڑھائی کی اور انہوں نے نہایت پامردی کے ساتھ ان سے جنگ کی پس ان کے میدان میں ابتری پھیل گئی اور انہوں نے ہاتھ اٹھا دیے اور بحر ظلمات میں گھس گئے اور بنی مرین نے ان کا تعاقب کیا اور ابوسعید کو اسی رات گرفتار کر کے اور قیدی بنا کر سلطان ابوعنان کے پاس سرداروں کی موجودگی میں لایا گیا تو اس نے اسے توبیخ کی پھر اسے اس کے قید خانے میں لے جایا گیا اور گرفتاری سے نویں رات قتل کر دیا گیا اور سلطان ابوعنان تلمسان کی طرف کوچ کر گیا اور زعیم ابوثابت بنی عبدالواد کی ایک جماعت سمیت جو اس کے ساتھ تھی بچ گیا اور جو شخص ان میں سے بجایہ جاتے ہوئے اس کے پاس آ گیا تا کہ موحدین کی حکومت میں اپنے دشمن کا کوئی بھیدی پائے تو راستے میں زواوہ نے اس پر شب خون مارا تو وہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گیا اور اپنے گھوڑے کو چھوڑ کر پیدل چلا اور پیادہ پا برہنہ ہو گیا اور ان کے ساتھ اس کی قوم کے رفقاء میں سے ابوزیان محمد اس کا بھتیجا سلطان ابوسعید اور ابوحمو موسیٰ اور ان کا بھتیجا یوسف اور ان کا وزیر یحییٰ بن داؤد بن مکن بھی تھے اور سلطان ابوعنان نے ان دنوں حاکم بجایہ کو مولانا سلطان ابوبکر کے پوتے مولی عبداللہ سے متعلق اشارہ کیا کہ ان کے راستوں کی نگرانی کرے اور ان کی تلاش میں جاسوس بھیجے پس شہر کے چوک میں اسے ان کے متعلق اطلاع ملی اور اس نے امیر ابوثابت اور اس کے بھتیجے محمد بن ابوسعید اور ان کے وزیر یحییٰ بن داؤد کو گرفتار کر لیا اور انہیں بجایہ لے جایا گیا پھر حاکم بجایہ امیر ابوعبداللہ سلطان ابوعنان سے ملاقات کرنے اور انہیں اپنی قید میں دینے کے لیے نکلا جب وہ انہیں لے کر باہر اس کے پڑاؤ میں اسے ملا تو اس نے آتے خوش آمدید کہا اور اس کے احسان کا شکریہ ادا کیا اور وہ اسی پاؤں تلمسان واپس آ گیا اور ایک نہایت ہی خوش بخت دن میں اس میں داخل ہو گیا اور اسی روز ابوثابت اور اس کے وزیر یحییٰ کو دو اونٹوں پر سوار کر دیا گیا جبکہ ان دونوں کو اس محل کی دونوں شاہراہوں کے درمیان لوگ گزار کر لے جا رہے تھے اور ان دونوں کی عجیب حالت تھی پھر دوسرے دن ان دونوں کو شہر کے سرحلی

معتقل میں ڈال دیا گیا، پھر نیزے مار مار کر قتل کر دیا گیا اور آپ نے یہاں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ حکومت جسے عبدالرحمن کے بیٹوں نے قائم کیا تھا تلمسان میں وہ ختم ہو گئی یہاں تک کہ انہیں تیسری بار ابو حمو موسیٰ بن یوسف بن عبدالرحمن کے ہاتھوں غلبہ حاصل ہوا جو اس دور میں حکومت کا مالک ہے جس کے مفصل حالات ہم عنقریب بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

سلطان ابوحمو الاخیر جس نے تیسری بار اپنی قوم کو حکومت دلوائی' اس کی حکومت اور اس کے عہد میں ہونے والے واقعات کے مفصل حالات

یہ یوسف بن عبدالرحمن تلمسان میں اپنے بھائی سلطان ابو سعید کی حکومت میں رہتا تھا اور اس کا بھائی ابو حمو دی دونوں منصب حاصل کرنے کی بجائے علم میں مست اور عزت کی تلاش میں مشغول رہتے تھے اور ملک سے الگ تھلگ ہو کر نیکی کا کام کرنے اور سکون حاصل کرنے کی طرف مائل تھے یہاں تک کہ بنی مرین کی آمد نے ان کی حکومت کو تباہ کر دیا اور سلطان ابو عنان نے ان پر قبضہ کر لیا اور ان کے بیٹے میں جو حسن خدمت بھی تھی اسے ختم کر دیا اور اس کا بیٹا ابو حمو موسیٰ اپنے چچا ابو ثابت کے ساتھ مشرق کی طرف چلا گیا اور بعد میں اس نے یوسف کو اپنی قوم کے شرفاء کے ساتھ مغرب کی طرف بھیج دیا تو وہ وہیں مقیم ہو گیا اور جب اس نے بجایہ کے امن میں ابو ثابت کو گرفتار کر لیا تو اس نے ابو حمو سے ملنے کو ترک کر دیا اور جاسوس اس کے متعلق اطلاعات دیتے رہے تو وہ تونس جا کر حاجب ابو محمد بن تافراکین کے پاس اترا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے اپنے سلطان کی مجلس میں ٹھہرا دیا اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیا اور اس کی قوم سے دو مرد آ ملے جو اس کے ساتھ تعلق رکھتے تھے پھر جب سلطان ابو عنان نے اسے اشارہ کیا کہ اس کی حکومت میں جو مقام حاصل ہے وہ وہاں سے انہیں بلا لے تو اسے غیرت آئی اور اس نے اپنے سلطان کی تذلیل سے انکار کر دیا جس نے ابو عنان کو اپنے مطالبے پر شکست دی اور اسی دور میں ابو زید اپنے چچا کی وہ ریاح اور سلیم کے عربوں کے ساتھ جنگ کیا کرتا تھا اور انہوں نے اس کی اطاعت چھوڑ دی تھی جیسا کہ ہم اس کے حالات میں مفصل بیان کر چکے ہیں۔

اس کی وفات سے قبل ۷۵۹ھ میں ریاح کے امراء زواودہ حاجب ابو محمد بن تافراکین کے پاس گئے اور انہوں نے ابو حمو موسیٰ بن یوسف کے زغبہ عربوں کے ساتھ تعلق جوڑنے میں رغبت دلائی اور وہ اس وجہ سے اس کے مددگار ہوں گے اور وہ فوراً تلمسان پر چڑھائی کرے اور سلطان ابو عنان کو اس سے غافل کرے اور انہوں نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ سلطان کے ایک آلے کو تیار کرے اور صغیر بن عامر امیر زغبہ نے اس کام میں شہرت کی وجہ سے موافقت کی اور ان لوگوں وہ مطلوب بن گئی

کے قبائل میں اس کی پناہ میں رہتا تھا پس موحدین نے متعدد بار اس کی حالت کو درست کیا وہ راستے میں ٹھہرا اور اس کی قوم بنی مرین کی معیت کے لئے بھجوا دیا اور وہ وادی ملویہ سے عثمان بن سباع اور ان کے حلیفوں میں سے بنو سعید و زیان بن عیسیٰ بن رحاب اور اس کی قوم نے اس کے ساتھ کوچ کیا اور وہ سب کے سب تلمسان جا پہنچے اور انہوں نے صحرا کا راستہ اختیار کیا اور راستے ہی میں انہیں چھوڑ دیا اور جلدی سے تلمسان کی طرف گیا جہاں پر بنی مرین کے چیدہ لوگ تھے۔ جب تھے اور ابو حمو کی خبر وزیر حسن بن عمر کو ملی جو سلطان ابو عنان کی وفات کے بعد حکومت سنبھالنے والا اور اس کے بعد اس کے بیٹے سعید پر قابو پانے والا تھا پس اس نے کاتبوں کی فوج اور اموال بھی تلمسان کی طرف بھجوائے اور مریف بن یحییٰ کی اولاد میں سے حکومت کے مددگار اور مغرب سے سوید کے امرائے صحرا اپنی قوم کے ساتھ اور اپنے عرب حامیوں کے ساتھ سلطان ابو حمو اور اس کے بیٹوں کا دریں سے موافقت کے لئے تیار ہو گئے پس ان کی فوج کا شیرازہ منتشر ہو گئی اور انہوں نے ان کے وطن پر قبضہ کر لیا۔

ابو حمو اور اس کی فوج کا تلمسان کے میدان میں پڑاؤ: اور سلطان ابو حمو اور اس کی فوج تلمسان کے میدان میں آ گئی اور وہاں انہوں نے اپنی سواریاں اتاریں اور تین دن تک تلمسان سے جنگ کرتے رہے اور چوتھے دن کی صبح کو اس میں داخل ہو گئے اور سلطان ابو عنان جو تلمسان کا امیر تھا وہ بنی مرین کی ایک جماعت کے ساتھ نکل کر صغیر بن عامر امیر قوم کے ہاں اترا پس اس نے انہیں خرچ دی اور پناہ دی اور اسے اپنے بیٹوں کے ساتھ اپنے بھائی کی خدمت میں بھیجا اور سلطان ابو حمو ربیع الاول ۷۶۰ھ کو تلمسان میں داخل ہوا اور وہاں قصر حکومت میں فروکش ہو گیا اور اس کے تخت پر بیٹھا اور اس کی بیعت خلافت ہوئی اور اس نے اپنی حکومت کی بنیادوں کو استوار کرنے اور بنی مرین کو اپنی مملکت کے شہروں سے نکالنے پر غور و فکر کرنا شروع کر دیا۔ واللہ اعلم۔

فصل

مغرب کی فوجوں کے آگے ابو حمو کے تلمسان سے بھاگ جانے اور پھر دوبارہ وہاں آنے کے حالات

سلطان ابو عنان کے بعد اس کے وزیر حسن بن عمر نے جو اس کے بیٹے سعید کا پرورش کنندہ تھا اور جس نے اس کے لئے لوگوں کی بیعت لی تھی مغرب کی حکومت سنبھالی پس اس نے مغرب کی حکومت کی تدبیر کی اور حاکم سلطان کی سیاست پر چلا اور دور و نزدیک کے ممالک کی حمایت و مدد میں اس کے نقش قدم پر چلا اور جب اسے تلمسان کے متعلق اور اس پر ابو حمو کے متغلب ہونے کے متعلق اطلاع ملی تو وہ اپنے سرداروں میں کھڑا ہوا اور سرداروں سے اس پر حملہ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے اسے روک دیا اور فوجیں بھیجنے کا مشورہ دیا پس اس نے اپنے عمزاد مسعود بن رحو بن علی بن عیسیٰ بن ماسای بن فودود کو تیار کیا اور اسے جوانوں کے منتخب کرنے اور ہتھیار حاصل کرنے اور مال خرچ کرنے اور آلات بنانے کا حکم دیا پس

اس نے تلمسان پر چڑھائی کی اور سلطان ابوحمو اور اس کے مددگاروں کو جو بنی عامر میں سے تھے اس کی اطلاع پہنچ گئی پس وہ وہاں سے بھاگ کر صحرا میں چلا گیا اور وزیر مسعود بن رحو تلمسان میں آیا اور سلطان ابوحمو مغرب کی طرف چلا گیا پس وہ تھک میدان میں اترا اور وزیر مسعود بن رحو نے اپنے عم زاد عمران بن موسیٰ کو اپنی فوج اور اپنی قوم کے سرداروں کے ساتھ ان کی طرف بھیجا تو ابوحمو اور ان کے ساتھیوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شکست دی اور تلمسان کی طرف جو فوج گئی تھی وہاں جو قوم تھی ان کے خیالات مختلف ہو گئے اور وزیر عمران کے دل میں حسن بن عمر کی سلطنت اور حکومت پر غلبہ کرنے کے بارے میں فتنہ پیدا ہو گیا اور وہ آل عبد الحق میں سے ایک شریف کی بیعت کے لئے تیار ہو گئے اور وزیر مسعود بن رحو ان کی سازش کو سمجھ گیا اور اس کے دل میں بھی یہ بیماری تھی تو اس نے اسے غنیمت سمجھا اور اس نے منصور بن سلیمان بن منصور بن عبد الواحد بن یعقوب بن عبد الحق کی بیعت کر لی جو شہزادوں کا بڑا آدمی اور مملکت میں یکتا تھا اور وہ اس کے اور اس کی قوم بنی مرین کے ساتھ کوچ کر گیا اور تلمسان اور اس کے حالات سے واقف ہو گیا اور مغرب کی طرف لوٹتے ہوئے راستے میں اسے قتل کر دیا [illegible] اور سلطان ابوحمو تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور اپنے دارالحکومت میں ٹھہر گیا اور عبداللہ بن مسلم اس کے پاس چلا گیا تو اس نے اسے [illegible] اور اس کی خوبی کی [illegible] تو اس نے قربت کی اور وہ اس کی حکومت پر قابض ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔ والبقاء للہ وحدہ

فصل

عبداللہ بن مسلم کے اپنی عملداری درعہ سے آنے اور بنی مرین کی حکومت سے ابوحمو تک وہاں قیام کرنے اور اس کے اسے وزارت دینے کے حالات اور اس کی اولیت اور انجام کے واقعات

عبداللہ بن مسلم بنی زردال کے سرداروں میں سے تھا جو بنی عبد الواد کے بنی [illegible] کے بھائی ہیں اور بنی زردال اپنی قسمت کی وجہ سے بنی عبد الواد میں شامل ہو گئے ہیں اور ان کے نسب کے ساتھ خلط ملط ہو گئے ہیں۔

عبداللہ بن مسلم اور عبداللہ بن مسلم نے سلطان ابوتاشفین کے عہد میں [illegible] کی لقامت میں پرورش پائی اور شجاعت

دو بیری میں بہت شہرت رکھتا تھا جس کی وجہ سے تلمسان کے محاصرے میں اس کا بہت چرچا ہوا اور جب سلطان ابوالحسن بنی عبدالواد پر غالب ہوا اور ان سے ان کی حکومت چھین لی تو انہیں مقدم بنایا اور وہ ان میں رہ لیا اور بہادر آدمیوں کو منتخب کرتا تھا اور انہیں مغرب کی سرحدوں پر بھیجا کرتا تھا اور جب بنو عبدالواد نے چھیڑ چھاڑ کی اور یہ عبداللہ اس کے پاس سے گزرا تو اس کے سامنے اس کا حال اور اس کی جنگ کی تعریف کی گئی تو اس نے اسے درعہ بھیج دیا اور وہاں کے گورنر کو اس کے متعلق وصیت کی اور اس نے عرب خارجیوں کے ساتھ اپنی جنگوں میں مشغول رہا۔ جس کی وجہ سے اس سے لا پرواہی برتی اور بہادروں کی اچھی شہرت نے اسے اوپر اٹھایا اور سلطان کے ہاں اس کا مقام بڑھ گیا اور اس نے اسے اپنی قوم کا نمبردار بنا دیا اور جب قیروان میں سلطان ابوالحسن پر مصیبت پڑی اور مغرب کا معاملہ خراب ہو گیا اور ابوعنان نے حکومت پر قبضہ کر لیا اور تلمسان میں اس کی بیعت ہوئی تو بنی [illegible] کے پوتے منصور بن ابو مالک عبدالواحد نے اس کی رفاقت کا ارادہ کیا اور سرحد ان کے حوالے کی تو اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے اکٹھا کیا اور تازی میں اس کی فوج منتشر ہو گئی اور [illegible] اور اس سے جنگ کی اور عبداللہ بن مسلم بھی اس کے مددگاروں میں شامل تھا اور جب سلطان ابوعنان نے اس سے جنگ کی تو کئی روز تک ان کے درمیان لگاتار جنگ جاری رہی تو اسے وہاں بہت شہرت حاصل ہوئی اور جب اس نے دیکھا کہ ان کا محاصرہ ہو گیا ہے تو اس نے سلطان ابوعنان کے پاس جانے میں جلدی کی تو اس نے اس کی [illegible] کا اقرار کرنے پر اسے درعہ کی گورنری سونپ دی اور اس نے اس کے تمام خلافت میں خوب طاقت حاصل کی اور اس کی عملداری میں مستقل عربوں کے ساتھ اپنے تعلق کو پختہ کیا۔

ابوالفضل کی بغاوت: اور جب سلطان ابوعنان کے بھائی ابوالفضل نے اس کے خلاف بغاوت کی تو سلطان درعہ کے پہاڑوں میں سے [illegible] ابن حمیدی [illegible] کے پاس چلا گیا [illegible] اسے پکڑنے کے لئے کوئی سازش کرے تو اس نے ابن حمیدی کے ساتھ سازباز کی اور اس سے وعدہ لیا اور ان کے لئے خرچ کیا تو اس نے اس کی بات مان کر اسے اس کے سپرد کر دیا اور عبداللہ بن مسلم اسے قیدی بنا کر اس کے بھائی سلطان ابوعنان کے پاس لے گیا جس نے اسے قتل کر دیا اور جب سلطان ابوسالم نے جو اندلس کی طرف گیا تھا، جو ابوالفضل کا رفیق تھا، سلطان ابوعنان کے مرنے کے بعد مغرب پر قبضہ کیا تو معاملہ اس کے ہاتھ [illegible] تھا اس کی وجہ سے ابن مسلم کو اپنی جان کے بارے میں اس سے خوف پیدا ہوا [illegible] تو وہ اپنی [illegible] اور ریاست کو چھوڑ گیا اور اس نے اولاد [illegible] جو اس کے مستقل تھے کے ساتھ اس سے [illegible] تلمسان جانے کے بارے میں سازش کی تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور یہ بہت سے مال اور خاندان کے ساتھ گیا اور عرب مددگاروں کے ساتھ سلطان ابوحمو کے پاس چلا گیا تو وہ اس کی آمد سے خوش ہوا اور اسی وقت سے اپنی وزارت سپرد کر دی اور اس کے ذریعے اپنی سلطنت کے نظام کو مضبوط کیا اور اسے اپنے ملک کا انتظام سپرد کر دیا پس اس کی حکومت درست ہو گئی اور اس کی اطاعت پر متفق ہو گئے اور [illegible] اپنے مغربی جبل پہاڑ میں آئے تو وہ اس کی طرف آئے اور اس کی خدمت میں لگ گئے اور اس نے انہیں تلمسان کے مواطن جاگیر میں دیئے اور ان کے اور زغبہ کے درمیان [illegible] کروائی یہاں تک کہ اس کی شان بلند ہو گئی یہاں تک کہ وہ معاملہ ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل

سلطان ابوسالم کے تلمسان پر قبضہ کرنے اور سلطان ابوتاشفین کے پوتے ابوزیان کو وہاں کا حاکم بنانے کے بعد اس کے مغرب کی طرف واپس جانے کے حالات اور اس کی حکومت کا انجام

جب مغرب کی حکومت سلطان ابو سالم کے لئے مرتب و منظم ہوگئی اور اس نے حکومت پر سے خوارج کے اثر کو مٹا دیا تو وہ اپنے باپ اور بھائی کی طرح [illegible] ہوا اور اس بات کی تحریک اسے عبداللہ بن مسلم نے [illegible] تلمسان کی طرف [illegible] اس کی عملداری کے سامنے تھا جس سے تلمسان پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی اور [illegible] میں فاس کے باہر پڑاؤ کیا اور فوجوں کو بھیجا جو اس کے دروازوں پر پہنچیں پھر وہ خود تلمسان کی طرف گیا اور سلطان ابو حمو اور اس کے وزیر عبداللہ بن مسلم کو بھی خبر پہنچی تو انہوں نے [illegible] اور معقل [illegible] میں [illegible] اور تلمسانیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے سوا سب نے ان کی بات کو قبول کیا اور یہ ان کے ساتھ [illegible] صحرا میں چلے گئے اور اس نے اپنی فوج کے ساتھ ان کے ٹھکانوں کا تعاقب کیا۔

اور جب سلطان ابو سالم [illegible] تلمسان آئے تو یہ مغرب کو پہنچ گئے اور انہوں نے وطاط [illegible] سے جنگ کی اور ان کی کھیتیوں اور چراگاہوں کو [illegible] اور ان کی آبادی کو برباد کر دیا اور سلطان ابو سالم کو ان [illegible] کی اطلاع ملی تو اسے مغرب کے [illegible] کے ان پر چڑھائی کرنے نے پریشان کر دیا اور ان کے مددگاروں میں [illegible] شہزادوں میں سے محمد بن عثمان بن سلطان ابو تاشفین بھی شامل تھا جو ابو زیان کنیت کرتا تھا اور ابو القزز کے نام سے مشہور تھا جس کے [illegible] اسے اس کام کے لئے بھیجا اور [illegible] بھی دیا [illegible] اسے ایک فوج بھی مہیا کر دی اور اسے [illegible] تلمسان میں اپنے باپ کے محل میں اتارا اور خود اپنے دارالخلافہ کی طرف واپس آ گیا اور عرب بھاگ گئے اور سلطان ابو حمو اس کے آگے آگے تھا۔

اور وہ ان کے بالمقابل تلمسان چلے گئے تو ابو زیان وہاں سے بھاگ گیا اور اس نے مشرق کے شہروں میں پناہ لے لی اور وہ اب تک وہیں مقیم ہے اور ان کے دوستوں کی قوم بنی عامر اور سوید بادیہ نشین ہیں جو زغبہ کے قبائل میں سے ہیں۔

سلطان ابو حمو اور عبداللہ بن مسلم کا تلمسان جانا اور سلطان ابو حمو اور اس کا وزیر عبداللہ بن مسلم تلمسان چلے گئے اور خالد بن عامر ان کے اس راستے میں ملنے کی توقع رکھتا تھا، وہ اپنے تمام عرب بنی عامر اور زغبہ کے ساتھ ابو زیان کی اطاعت میں نکلا تو انہوں نے دلی اور اسکرین میں ان کے ساتھ سخت مقابلہ کیا، جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے ان پر غلبہ پا لیا اور ان کی فوج تتر بتر ہو گئی اور وہ بنی مرین کی حکومت میں اپنی جگہ پر چلا گیا اور سلطان ابو حمو اپنے وطن کے پہاڑوں کو بنی مرین کے قبضے سے چھڑانے آیا اور اس نے بہت سے پہاڑوں کو فتح کر لیا اور ملیانہ اور مدیہ پر قابض ہو گیا پھر اس نے وہران پر چڑھائی کی اور کئی روز تک اس سے جنگ کرتا رہا اور وہ بزور قوت اس میں داخل ہو گیا اور وہاں پر اس نے بنی مرین کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا پھر اس نے المریہ اور الجزائر پر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں سے بنی مرین کو نکال دیا تو وہ اپنے شہروں میں چلے گئے اور اس نے اپنے وطن کو سلطان ابو سالم کے ہاں بھیجا اور اس سے مصالحت کر لی اور جنگ سے باز رہے۔ یہاں تک کہ ۷۶۲ھ میں سلطان ابو سالم فوت ہو گیا اور ان کے امور مضطرب ہو گئے اور بنی مرین کے وزراء نے بنی مرین کے ملک سے تلمسان پر حملہ کرنے کی تیاری کی [illegible] اور جب ہم سلطان ابو سالم کے حالات بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فصل

ابو زیان بن سلطان ابو سعید کے مغرب سے اپنی حکومت کی جستجو میں آنے کے حالات

اور اس کے کچھ واقعات

یہ ابو زیان محمد بن سلطان ابو سعید عثمان بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن یغمراسن ہے اس کے چچا ابو ثابت اور ان کے وزیر یحییٰ بن داؤد کے ساتھ سعید بن ابی عمارہ نے بجایہ کی طرف جاتے ہوئے گرفتار کر لیا اور انہیں سلطان ابو عنان کے پاس لے آیا تو اس نے ابو ثابت اور اس کے وزیر کو قتل کر دیا اور اس محمد کو قید رکھا اور اسے فاس کے قید خانے میں ڈال دیا اور جب وہ فوت ہو گیا اور مغرب کی حکومت منصب وزارت کے بعد ان کے وزیر کے پاس آ گئی تو سلطان کے بھائی ابو سالم کے لئے مرتب ہو گئی تو سلطان ابو سالم نے اس پر احسان کر کے اسے قید سے آزاد کر دیا اور اسے اپنی حکومت کی مجلس میں شرفاء کے مراتب میں شامل کر دیا

اور اسے اپنے شہزادے سے مزاحمت کرنے کے لئے تیار کیا اور اس کے اور سلطان ابوحمو کے درمیان کئی قید کی سبب جنگیں اور تلمسان سے اس کے اور اس کے بعد سلطان ابو تاشفین کے پوتے ابوزیان کے واپس آنے کے بعد لڑائیوں میں گفتگو ہوئی اور اس نے جو ارادہ کیا تھا اس میں اس کی کوشش کامیاب ہوگئی اور اس ابوزیان کے بارے میں اسے امید ہوئی کہ وہ اپنے باپ کی حکومت کو مضبوط کرے گا اور اس نے دیکھا کہ یہ اس کے بارے میں اچھا کام کر رہا ہے اور یہ اس کی پارٹی بن جائے گا تو اس نے اسے آزاد کر دیا اور اسے حکومت کا امیر مقرر کیا اور اسے تلمسان کی طرف بھیجا اور یہ تازی آیا جہاں پر اسے سلطان ابوسالم کی وفات کی خبر ملی پھر ایسی باتیں اور قصے پیدا ہوئے جن کا تذکرہ ہم ان کے مقام پر کریں گے۔

عبدالحلیم کی فاس پر چڑھائی اور عبدالحلیم بن سلطان ابی علی بن سلطان ابی سعید بن یعقوب بن عبدالحق نے فاس پر چڑھائی کر دی اور بنومرین اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے جدید شہر سے جنگ کی پھر ان کی فوج منتشر ہو گئی اور عبدالحلیم تازی چلا گیا جیسا کہ ہم اس کے موقع پر اس کا ذکر کریں گے اور اس نے سلطان ابوحمو سے امید کی کہ وہ اس کے معاملے میں اس کی مدد کرے گا پس اس نے اس کے متعلق اس سے خط و کتابت کی اور اس نے اس پر شرط عائد کی کہ وہ اس کے شہزادہ ابوزیان کو گرفتار کرے تو اس نے اس کی رضامندی کے لئے اسے قید کر دیا پھر سجلماسہ کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم اس کا بیان کریں گے اور راستے میں اولاد حسین نے جو معقل میں سے تھے اپنے ہتھیاروں اور قبائل کے ساتھ اس سے جنگ کی۔

پس ایک دن ابوزیان نے پہرے داروں کی غفلت سے فائدہ اٹھایا اور اس کے سامنے جو گھوڑا گزرا تو اس پر چھلانگ لگا کر سوار ہو گیا اور وہ عبدالحلیم کی چھاؤنی سے اولاد حسین کے فروکش ہونے کی جگہ تک ان سے مدد مانگنے کے لئے دوڑاتے ہوئے لے گیا پس انہوں نے اسے پناہ دی اور ایک مدت تک وہ ان کے پاس رہا پھر بنی عامر کے پاس چلا گیا اور ان کے امیر خالد بن عامر کے درمیان اور سلطان ابوحمو کے درمیان جو صلح کی پالیسی تھی یہ اس پر سلطان کو ابھارنے کے لئے گیا اور یہ اسے تلمسان پر چڑھا لایا اور سلطان ابوحمو نے بھی ان کے مقابلہ میں فوج بھیجی پس اس نے انہیں تلمسان سے بھگا دیا پھر اس نے خالد بن عامر کو مال دیا کہ وہ اسے بلاد ریاح میں بھیج دے تو اس نے ایسے ہی کیا اور اس نے اسے زواودہ میں پہنچا دیا اور یہ انہی میں قیام پذیر ہو گیا۔

پھر ابواسماعیل بن موسیٰ نے جو تین بنی یدللتن کا شیخ اور وطن بن عزہ اور اس کے قریب بنو توجین کا سردار تھا سلطان ابوحمو کی دشمنی میں اسے حکومت کے لئے مقرر کیا اور وزیر عبداللہ بن مسلم نے بنی عبدالواد عربوں اور زناتہ کی فوج کے ساتھ اس پر حملہ کیا پس ابوالفضل کو بھاگنے کا یقین ہو گیا اور اس کے لئے وزیر نے مال خرچ کیا اور اس سے شرط لگائی کہ اگر وہ ابوزیان کی اطاعت سے پھر جائے تو وہ ان کے وطن سے الگ رہے گا تو اس نے ایسے ہی کیا اور بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور وہاں پر دولت ابی اسحاق بن ابی بکر بن سلطان ابو یحییٰ کے اہل اقتدار میں سے کسی نے اس کی خوب مہمان نوازی کی پھر سلطان ابوحمو اور اس کے درمیان خط و کتابت ہوئی اور معاہدت طے پائی اور اس نے شرط یہ طے کی کہ ابوزیان کو بجایہ کی سرحد پر بھیج دیا جائے تاکہ اس کے وطن سے تنگ ہے پس یہ تونس کے دارالخلافے میں گیا اور صاحب ابو محمد بن تافراکین جو تونس کے دور میں خلیفوں کی حکومت کو قائم کرنے والا تھا اسے فیاضی اور کشادہ دلی سے ملا اور اس نے اس کا وظیفہ بھی جاری کر دیا اور اس کا مقام اس قدر

[illegible] یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

فصل

سلطان ابو تاشفین کے پوتے ابو زیان کے دوسری بار مغرب سے تلمسان کی حکومت کی جستجو میں آنے کے حالات

اور اس کے کچھ واقعات

[illegible] سلطان ابو [illegible] نے بیٹے ابو عنان کے [illegible] عبدالواد کے [illegible] حکومت [illegible] کے ساتھ ان کے ہمسر ہیں۔ [illegible] عبدالواد [illegible] کر رہے ہیں [illegible] کے سردار [illegible] سلطان ابو حمو کی وفات کے وقت [illegible] بنایا تھا اور [illegible] تھے اور [illegible] میں اور اپنے ہمسروں [illegible] جو قوت حاصل تھی [illegible] حکومت کو [illegible] سے اکھیڑنے کا عزم کیا اور [illegible] عبداللہ [illegible] ابو تاشفین کے پوتے محمد بن عثمان کو اپنی حکومت [illegible] کرنے کے لیے بھیجا [illegible] سلطان ابو [illegible] عظیم [illegible] اس نے بھی اس پر اتفاق [illegible] حالانکہ [illegible] سے پہلے [illegible] کی اور اس کے وزیر عبداللہ بن مسلم [illegible]

اور ابو زیان محمد بن عثمان [illegible]

[illegible] عبداللہ بن مسلم [illegible] بھیجا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] چلے گئے۔

عبداللہ بن مسلم پر طاعون کا حملہ: [illegible] عبداللہ بن مسلم پر طاعون [illegible]

ساتھ لے کر واپس لوٹے اور وہ راستے ہی میں فوت ہو گیا اور انہوں نے اس کے اعضاء کو تلمسان بھیج دیا جہاں انہیں دفن کر دیا گیا اور سلطان ابوحمو اپنے دشمن کی مدافعت کے لئے نکلا اور عبداللہ کی موت نے اس کی قوت توڑ دی اور اس کے اعوان و انصار کو متفرق کر دیا اور جب اس نے بطحاء بھیج کر وہاں پڑاؤ کیا تو سلطان ابوزیان کی فوجوں نے اس سے جنگ کی اور چھاونی پر اس کے جھنڈے پہنچ گئے تو ان کے دلوں پر رعب چھا گیا اور وہ منتشر ہو گئے اور خوراک اور خیموں سے قبل ہی قوم نے ان پر سبقت کی اور انہوں نے انہیں چھوڑ دیا اور تتر بتر ہو گئے اور ابوحمو جان بچاتے ہوئے پیچھے سے تلمسان کی طرف کھسک گیا اور ابوزیان نے اس کی چھاونی کی جگہ پر اپنا خیمہ لگایا اور معقل کا امیر احمد بن رحو اسے اس کی نجات گاہ کی طرف لے گیا اور اسے ملک پکڑا دیا اور سلطان ابوحمو نے اپنے خواص کے ساتھ دوبارہ اس پر حملہ کیا اور انہوں نے بہت جانفشانی سے اس کا دفاع کیا لیکن اس کے گھوڑے نے اسے منہ کے بل گرا دیا اور اس نے اس کا سر کاٹ دیا اور سلطان ابوحمو اپنے دارالخلافہ میں چلا گیا اور ابوزیان اور عرب بھی اس کے تعاقب میں چلے گئے یہاں تک کہ انہوں نے تلمسان میں اس کے ساتھ کئی روز تک جنگ کی اور بنی معقل اور زغبہ کے درمیان حسد پیدا ہو گیا اور زغبہ نے معقل کے انتقام پر افسوس کیا اور اس امر پر بھی کہ انہیں چھوڑ کر صرف سلطان کی رائے پر اولاد حسین کو لے لیا گیا ہے پس ابوحمو نے اس بات کو غنیمت سمجھا اور اپنے قبیلے سے ان کے امیر عامر بن خالد کو راز بتا دیا اور اس سے حلفیہ عہد لیا کہ وہ معقل اور عرب لوگوں کو اپنی مدد ترک کرنے کی ترغیب دے گا اور اپنی قوم کو ابوزیان کی اطاعت سے واپس لانے گا اور اس کی فوج کو منتشر کر دے گا تو اس نے اس عہد کو پورا کیا اور اس کا محاصرہ ختم کر دیا اور ان کی پارٹیاں منتشر ہو گئیں اور ابوزیان بنی مرین کی حکومت میں اپنے مقام پر واپس آ گیا اور سلطان ابوحمو کی حکومت پچھلی گڑبڑ کے بعد درست اور مضبوط ہو گئی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

مغرب کی سرحدوں پر سلطان ابوحمو کی چڑھائی کے حالات

ابوحمو کے خلاف ان فتنوں کے پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کے شرفاء کو اس کے خلاف اکسانے میں ونزمار بن عریف نے بڑا پارٹ ادا کیا کیونکہ ان کے درمیان مسلسل عداوت چلی آ رہی تھی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور مغرب کی سرحدوں میں اس کا مقام کرسیف تھا اور اس کا پڑوسی محمد بن زکراز تھا جو جبل دبدو میں رہنے والے بنی ونکاسن میں سے بنی علی کا سردار تھا اور یہ دونوں حفاظت خود میں اس کے مخالف تھے پس جب بغاوت کا جوش ختم ہوا اور اس نے انہیں اپنے وطن سے مغرب کی طرف نکال دیا تو اس کی ان کے ساتھ مصالحت ہو گئی اور اس نے دیکھا کہ وہ باری باری ان دونوں امیروں کو ان کی

سرحدوں میں راست ہو گئے۔ لیکن اس سے الگ ہو گئے تو انہوں نے مغرب کی طرف ایک فوج بھیجی جو [illegible] تک پہنچی اور دو بار ہلاک کر کے ان کے قلعوں میں قلعہ بند ہو گئے لیکن اب تھوڑے لوگوں نے لوٹا اور مال غنیمت میں سب گیر جاتی تخریب کاری کی اور محمد بن یوسف اور اس کی طرح دوسرے پہاڑوں میں بیٹھ گئے اور اپنے اس قلعے میں قلعہ بند ہو گیا تو اس نے وہاں تعمیر کیا ہوا تھا اور ابو حمو نے اپنے سرداروں کے ساتھ اس پر غارت گری کی اور اس کے وطن میں گھس گیا اور اس نے شہر کے قریب میں ہر گیر جاتی اور تخریب کاری کی اور پلٹ کر اپنے دارالخلافہ میں واپس آ گیا اور بنی مرین کی ملکیت سرحدوں اور اس کی سرحدوں میں اس کا اقتدار جم گیا اور اس کی پامالی ان پر آسان ہو گئی اور ان کے بعد ان کے درمیان مصالحت ہو گئی اور اس نے دوسرا اہم قدم افریقیہ کی طرف پھیر دیا اور اگلے سال اس نے بجایہ کی طرف چڑھائی کی اور اس کی مصیبت اس پر پڑی جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

سلطان ابوحمو کی بجایہ پر چڑھائی اور اس کا اس پر مصیبت ڈالنا

مولیٰ امیر ابو عبداللہ بجایہ پر قابض ہو گیا اور اس کا خاتمہ کر دیا تھا۔ جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔ اس نے ۷۶۷ھ میں دو بار تدلس پر حملہ کیا اور اس میں بنی عبدالواد پر غلبہ پا لیا اور وہاں اپنے محافظوں کو مقرر کیا۔ اور اس کے اور قسنطینہ کے سلطان ابوالعباس کے درمیان جو اس کے چچا امیر ابو عبداللہ کا بیٹا تھا نزاع ہو گئی کیونکہ ان کے درمیان سرحدی علاقوں میں کشمکش ہو رہی تھی پس ان کے درمیان معرکہ آرائی شروع ہو گئی جس کی وجہ سے وہ تدلس کی حفاظت سے غافل ہو گیا اور بنی عبدالواد کی فوجوں نے تدلس کا رخ کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا پس اس نے اپنے وزیروں کو [illegible] سلطان ابوحمو کے پاس بھیجا کہ وہ مصالحت کی شرط پر اس کے لیے تدلس سے دستبردار ہو جاتا ہے تو ابوحمو نے تدلس کو قبضے میں کر لیا اور [illegible] کے ساتھ صلح کر لی اور اس کی بیٹی سے شادی کا پیغام دیا جسے اس نے قبول کیا اور بیٹی کو اس کے پاس بھیج دیا [illegible] [illegible] کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اس کے ساتھ [illegible] سلطان ابو اسحاق [illegible] ابوزیان [illegible] سے تونس بھیجا تھا [illegible] یہ سلطان ابوحمو کو ابوزیان کی جنگ سے غافل کر دے۔

ابوزیان کے حالات اور امیر ابوزیان کے حالات میں سے یہ ہے کہ جب ان کے حاجب ابو محمد بن تافراکین کی وفات کے بعد تونس میں قیام کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible] بنی عبدالواد کے [illegible] سے مرض الموت سے سلطان ابوحمو پر چڑھائی کرنے کی سازش کی اور اپنے بارے میں اس سے وعدہ لیا [illegible] کے ساتھ [illegible] تو اس نے اس

طرف توجہ کی اور اس نے تیاری کی اور تلمسان کی سرحد اور بجایہ کی عملداری کی طرف کوچ کر گیا اور قسنطینہ سے گزرا تو اس نے اس میں داخل ہونے سے پہلوتہی کی اور وہاں حاکم کے لئے ایلچی بن گیا اور سلطان ابوالعباس کو جو ان دنوں وہاں کا حکمران تھا اس کی خبر ہو گئی تو اس نے اسے روک لیا اور قسنطینہ میں قید کرنے کا ارادہ کر لیا اور اس کے اور اس کے عم زاد حاکم بجایہ کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی اور وہ اپنے اہل ملک کو بہت دبا کر رکھتا تھا اور انہیں سخت عذاب دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی حکومت کے دو سال بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ اس نے ان میں پچاس آدمیوں کو قتل کر دیا پس نفرت منظم ہو گئی اور طبیعت بگڑ گئی اور بیماری پیچیدہ ہو گئی اور اہل شہر سلطان ابوالعباس سے سازباز کرنے پر مجبور ہوئے کہ وہ انہیں ہلاکت و تباہی کے چنگل سے بچائے کیونکہ اس کے لئے ان کے امیر پر غلبہ پانا مقدر کیا گیا تھا۔

ابوالعباس کا حملہ:- پس اس نے اہل بجایہ کے خرمن اس پر حملہ کیا اور امیر ابو عبداللہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نکلا اور تامزدکت کے اس پہاڑ پر پڑاؤ کر لیا جو تاکرارت پر جھانکتا تھا اور سلطان ابوالعباس نے شبخون مارا اس کے پڑاؤ پر حملہ کر کے اس پر تابڑ توڑ ہو گیا اور اس نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنا گھوڑا دوڑایا اور سواروں نے اس کے پیچھے گھوڑے دوڑائے اور انہوں نے اسے یہاں تک کہ وہ اسے جا ملے اور اس کا گھیراؤ کر لیا اور پھر اسے نیزے مار مار کر قتل کر دیا۔

اور سلطان ابوالعباس شہر کی طرف بڑھا اور صبح کی دوپہر کو اس میں داخل ہو گیا اور لوگوں نے جنگ کی شدت سے اس کی پناہ لے لی اور اس کی اطاعت سے وابستہ ہو گئے اور اس کی اطاعت اختیار کر لی پس قیامت دور ہو گئی اور معاملہ درست ہو گیا۔

ابوحمو کا حملہ: اور سلطان ابوحمو کو بھی خبر پہنچ گئی تو اس نے اس کی ہلاکت پر اس کا بدلہ لینے کے لئے غصے کا اظہار کیا اور اس نے زناتہ اور عربوں کی فوجوں کے ساتھ بجایہ پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ وہاں پڑاؤ کر لیا اور اس نے بجایہ کے ہر طرف کی اطراف کو خیموں سے بھر دیا اور سلطان اس کی مبارزت پر آمادہ ہوا اور اہل شہر اس کے ساتھ تیار ہوئے اور اس کے مقام کی پناہ لے لی پس اس نے ان کی حاجت روائی کی اور اسے بچی اور قسنطینہ کیا پس اس نے ابو زیان کو قید سے رہا کر دیا اور اسے سواریاں اور زرہیں اور آلات دیا اور اس کے ساتھ بھیجا تاکہ شہر کو بھی فوج میں بھیجا یہاں تک کہ وہ ابوحمو کی چھاؤنی کے بالمقابل آ گیا اور انہوں نے بنی عبدالجبار کے دامن کوہ میں اپنی جگہ بنائی اور صبح و شام ابوحمو کی چھاؤنی پر غارت گری کرنے لگے کیونکہ ان کے پاس ان کی فوج اور اس کے ساتھی عربوں کے دلوں کی بیزاری نے خصلت پیدا کی تھی اور سلطان ابوحمو نے ان کی عادت قدری دکھائی اور اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی اور جنگ سے ایک دن قبل نے اہل شہر کے مشائخ کی زبان سے ان کے سامنے ایک وعدہ پیش کیا تھا جس نے اس کے لئے اس میں لالچ پیدا کر دی تھی اور اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کے لئے اسے تیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ جلدی سے اس کی طرف گیا اور احتیاط کو ترک کر دیا اور جب وہ اس کے سامنے آ گیا تو اس کی چھاؤنی پر نقصانات ہو گیا اور قدرے کا خوف کے سے راستے خراب ہو گئے اور اس کے پڑاؤ کے قبائل میں حکومت میں حصہ دار دشمن کے غالب آ جانے سے سنگین جنگ شروع ہو گئی اور سلطان کی سختی اور برے انجام کے خوف سے عرب بنو عوف نے غداری دکھائی اور وہ ان کے درمیان انتشار کے سبب پیچھے پھر گئے اور اس کے لئے انہوں نے حملہ کا وقت مقرر کیا اور جب سلطان کو مشائخ کے وعدے نے جھوٹا کیا تو اس نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا اور اس نے فصیلوں کے قریب

[illegible]

[illegible]

فصل

بلاد حصین کی شرقی جانب ابوزیان کی بغاوت کرنے اور المدیہ الجزائر اور ملیانہ پر متغلب ہو جانے اور اس کے ساتھ جو معرکے ہوئے ان کے حالات و واقعات

[illegible]

اصحاب دعوت خود سر ہو گئے تھے جب کہ نکش ان کے ساتھ اس معاملہ کا موقف کرتی تھیں جو قادوان میں مقیم بتائی جاتی ہے اور ان کے آگے پیچھے تو ان کے خدم بھاگتے رہتے تھے جنگ کی غرض سے انہیں ان کے پاس قرار دیتے تھے پس انہوں نے مرتے دم تک اس کی بیعت کی اور قتل و غارت کی یہ کام کرتے رہے یہاں تک کہ سلطان کی فوج آیا تب ان پر آ پڑی پھر عمران بن موسیٰ بن یوسف اور موسیٰ بن عبوث اور داؤد بن [illegible] بن حماد کی نگرانی کے لئے موجود تھی انہوں نے کئی روز تک ان سے جنگ کی پھر شہر میں انہیں مغلوب کر لیا اور امیر ابو زیان نے اس پر قبضہ کر لیا اور وزراء و سردار بنو عبد الواد کے مخزن پر احسان کیا اور انہیں سلطان کے پاس جانے کی آزادی دے دی اور تادان کی قوت سے پہنچنے کے مقابلے میں بھی انہی کا [illegible] تسلیم کر لیا پس انہوں نے امیر ابو زیان سے اطاعت و انقیاد کا عہد کر لیا اور الجزائر کے باشندوں کے دلوں میں اپنے گورنروں کے ظلم کی وجہ سے نفرت پائی جاتی تھی اور ثعالبہ کے امیر سالم بن ابراہیم بن نصر نے امیر ابو زیان کی اطاعت پر انہیں مائل کیا پھر ابو زیان نے اہل ملیانہ کو بھی اسی قسم کی دعوت دی تو انہوں نے بھی یہ بات مان لی اور سلطان ابو حمو نے ان کی جنگ کا عزم کرنے کے لئے ایک فیصلہ کن حملے پر غور کیا اور اس نے عرب باشندوں میں آدمی بھیجے اور ان کو جمع کیا اور [illegible] کے لئے دریا کے کنارے اپنے شہروں کو انہیں جاگیر میں دے دیا۔

سلطان ابو حمو کا بنو توجین پر حملہ: اور جب وہ توجین کی طرف چلا گیا اور وہ قریب پہنچا تو عمر بن موسیٰ ابو بکر بن عریف کی اطاعت کی کوشش کرتا تھا جو بنی سلامہ کے قلعے میں تھا اور اس نے خالد بن عامر سے اس سے اتفاق نہ کیا اور ابو بکر بن عریف کے پاس چلا گیا اور دونوں نے اس کی مخالفت کرنے پر اتفاق کر لیا اور اس کی اطاعت چھوڑ دی اور انہوں نے اس کے پڑاؤ پر غارت گری کی اور وہ بھاگ گئے اور اس کے مکانات اور حکومت کی چیزیں لوٹ لی گئیں اور وہ تلمسان کو واپس آ گیا پھر اس نے ملیانہ پر حملہ کرنے کے لئے تیاری کی اور اس نے مغرب کی طرف جب وہ اس کی طرف بڑھا تو یعقوب بن علی بن احمد اور عثمان بن یوسف بن سلیمان بن علی کو بھیجا یہ دونوں زواودہ کے امیر تھے کیونکہ ان دونوں اور سلطان موسیٰ ابو حمو کے درمیان نفرت پائی جاتی تھی پس اس نے امیر ابو زیان پر ان کے بعد بجایہ پر حملہ کرنے کے لئے اس سے سہولت مانگی اور اسے ضمانت دی کہ صحرائی لوگ اس کی اطاعت کریں گے اور انہوں نے ان کے لئے اس کی طرف اپنی گردن رکھی ہوئی تھی پس جب وہ پہنچے تو اس نے ان پر اعتماد کرتے ہوئے واپس کر دیا اور زغبہ کے بہت سے عرب اس کے پاس جمع ہو گئے اور عریف کے بیٹے اور خالد بن عامر کی اولاد بھی اپنے قبیلوں کے ساتھ اس سے [illegible] اور انہوں نے [illegible] اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور [illegible] تیطری کے [illegible] پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا اور یعقوب بن علی اور عثمان بن یوسف اپنی [illegible] کے ساتھ جلدی سے اس کے پاس گئے اور ان سے باشاغل قلعہ میں اترے اور عریف اور خالد بن عامر کی اولاد [illegible] کی طرف گئی کہ سلطان کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے پہلے انہیں [illegible] سے [illegible] پس جب انہوں نے جمعرات کے روز ذوالقعدہ کے آخری دنوں میں ۷۶۹ھ میں [illegible] پر حملہ کر دیا اور ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی تو شروع شروع میں زواودہ بھاگ گئے اور آخر کار انہیں غلبہ حاصل ہو گیا اور جنگ میں زغبہ کے کچھ لوگ مارے گئے اور وہ شکست کھا گئے [illegible] ہو گئے تب وہ [illegible] اور امیر ابو زیان کی طرف مڑ گئے اور اپنے چراگاہ تلاش کرنے والے کے ساتھ ان کے پاس چلے گئے اور سلطان ابو حمو کے خلاف ان کے مددگار بن گئے اور انہوں نے اس کے

پڑاؤ پر غارت گری کی اور اس کی طرف بڑھ کر اس کے ساتھ نہایت بہادری سے جنگ کی پس ان کے میدان میں بھگدڑ مچ گئی اور ان کی فوجوں کو شکست ہوئی اور خود وہ صحرا کے راستے بچ کر تلمسان چلا آیا اور زواوہ اپنے وطن کی طرف بھاگ گئے اور زغبہ کے تمام عرب امیر ابوزیان کے پاس جمع ہو گئے اور وہ اس نے شکست خوردہ لوگوں کا تعاقب کیا اور مسیرت میں اترا۔

سلطان ابوحمو اور خالد کی جنگ: اور سلطان ابوحمو اپنی قوم اور بنی عامر کے جو لوگ باقی رہ گئے تھے ان کے ساتھ نکلا اور خالد اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے آگے بڑھا تو سلطان نے اسے شکست دی اور لوگ اس کے پیچھے سے بھاگ گئے پھر اس نے ان کے ساتھ خط و کتابت میں نرم رویہ اختیار کیا اور اس کے لیے مال خرچ کیا اور شرائط طے کرنے میں اسے کھلا چھوڑ دیا اور وہ اس کی خدمت میں لگ گیا اور امیر ابوزیان، عریف کی اولاد سے پختہ دوستی رکھتے ہوئے اپنے حصین کے مددگاروں کی طرف واپس آ گیا پھر محمد بن عریف سلطان کی اطاعت میں چلا گیا اور اسے ضمانت دی کہ وہ اپنے بھائی کو مخالفت سے روکے گا اور اس نے اس بارے میں بہت کوشش کی لیکن سلطان نے اس پر الزام لگایا اور اس کے دشمن خالد بن عامر نے اسے اس پر مصیبت ڈالنے کے لیے آمادہ کیا تو اس نے اسے گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا اور اس کے بھائی ابوبکر کی غیرت مشتعل ہو گئی۔

سلطان ابوحمو اور ابوبکر کی جنگ: اور سلطان نے اپنی قوم اور تمام بنی عامر کے ساتھ ۷۷۹ھ میں اس پر حملہ کیا اور ابوبکر کی پوزیشن بھی مضبوط ہو گئی پس اس نے اجرش بن ابی ذئب اور ان کے پیچھے حصین کو جمع کیا اور وہ ونک اور تیطری کے پہاڑوں میں قلعہ بند ہو گئے اور سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ چلا اور یانہ کو اجرش سے واپس لینے کے لیے اترا اور اس نے انہیں محصور کر دیا اور انہیں تنگ کیا اور ان کی کھیتیوں کو تباہ کر دیا اور ان کے خزانوں کو لوٹ لیا اور ابوبکر اور اس کے ساتھی جو اجرش اور حصین سے تھے اس کے سامنے ڈٹ گئے اور امیر ابوزیان ان کے درمیان تھا پس اس نے انہیں چھوڑ دیا اور اولاد عریف اور ان کی سوید قوم پر حملہ کر دیا اور انہیں برباد کر دیا اور ابن سلامہ کے قلعے کو بھی برباد کر دیا کیونکہ وہ ان کا سب سے خوب صورت ٹھکانہ تھا اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور وہ سمجھتا تھا کہ اس نے اولاد عریف سے اپنے آپ کو شفا دی ہے اور انہیں ان کے وطن میں مغلوب کر لیا ہے اور انہیں ان کے دشمن کا مقام دیا ہے اور ابوبکر کے مغرب چلے جانے اور بنی مرین کے حملے کا ذکر ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان عبدالعزیز کے تلمسان پر چڑھائی کرکے اس پر قابض ہونے اور بلاد الزاب میں الدوسن مقام پر ابوحمو اور بنی عامر کے مصیبت میں پڑنے اور ابوزیان کے تیطری سے نکل کر ریاح کے قبائل میں جانے کے حالات

جب ابوحمو نے محمد بن عریف کو گرفتار کرکے اس کی قوم سوید کی جمعیت کو پریشان کر دیا اور ان کے علاقے میں جا کر بیٹھ گیا تو اس کے بڑے بھائی ونزمار نے ارادہ کیا کہ وہ شاہ مغرب کے پاس فریاد کناں ہو کر جائے تھی وہ اپنے بنی مالک سے جدا ہو کر حرکت کرنے والے لشکر کے ساتھ ان کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے سوید، بنی عامر اور عطاف کے قبائل سے لوگوں کو اکٹھا کیا یہاں تک کہ وہ سوید کی زمین میں جا اترا جو مغرب کی سرحدوں کے ساتھ ہے اور اپنے بڑے بھائی ونزمار کے ہیڈ کوارٹر میں گیا جو مغرب کے ملک میں تھا جس کی حد بندی اس نے بنو مرین کی حکومت کے ماتحت واپس کرنے اور ان کی پناہ میں رہنے وقت کی تھی کیونکہ ان کی حکومت کا دارومدار اس کے ہاتھ میں تھا اور ان کے کام اس کی تدبیر سے تکمیل پاتے تھے یہ ایک ایسی بات تھی جس کا وہ اپنے باپ عریف بن یحییٰ سے سلطان ابوسعید اور اس کے بیٹے ابوالحسن اور اس کے بیٹے ابوعنان کے ساتھ وارث ہوا تھا، جو کہ بنو مرین سے تھے ان کے اسلاف کے طریقہ کو قبول کر لیا اور ان کی دانائی سے برکت حاصل کی اور اس کے مشورے سے سکون حاصل کیا، پس جب اس کا بھائی ابوبکر شاہ مغرب سے پوشیدہ طور پر اس کے پاس آیا اور اس نے اپنے دوسرے بھائی محمد کے قید ہونے کی اطلاع دی تو اس نے اپنے عزائم کو تیز کیا اور اپنے بھائی ابوبکر اور ان کی قوم بنی مالک کے مشائخ کو سلطان عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کے پاس بھیجا جب وہ جبل ہنتاتہ کو فتح کر کے اور عامر بن محمد بن علی پر جو اس کے قلعہ میں اقتدار پیدا کرنے کے لئے آیا تھا کامیابی حاصل کر کے ابھی آیا تھا تو وہ

اسے دعا دیتی ہے اور وہ بھی انہیں نہایت عزت و احترام سے ملا اور انہوں نے اس سے اپنے بھائی کے بچانے کے لئے مدد طلب کی پس اس نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور انہوں نے اسے تلمسان کی حکومت دینے اور وہاں جانے کے متعلق رغبت دلائی تو اس کی قوم نے اس بات پر اتفاق کیا کیونکہ ان کے اور سلطان ابوحمو کے تعلقات [illegible] ہو گئے تھے اس لئے کہ وہ ہر اس آدمی کو قبول کر لیتا تھا جو مشرقی عربوں میں سے حکومت کا مددگار یا صحرائی آدمی اس کے پاس آتا تھا۔

سلطان عبدالعزیز کا تلمسان پر حملہ کرنا پس اس نے تلمسان پر چڑھائی کرنے کا عزم کیا اور [illegible] کے بھیجے گئے اور اس نے فاس کے میدان میں پڑاؤ کیا اور مغرب کی سرحدوں اور مضافات میں فوجیں جمع کرنے والوں کو بھیجا پس فوجیں اکٹھی کرنے والے اس کے دروازے پر اکٹھے ہو گئے اور وہ عید الاضحیٰ کی قربانیاں کرنے کے بعد کوچ کر گیا اور سلطان ابوحمو کو بھی اطلاع مل گئی جو اس وقت بطحاء میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا تو وہ واپس تلمسان واپس آ گیا اور اس نے اپنے مددگاروں میں سے عبید اللہ اور معقل عربوں کے قبیلوں کو بلایا تو انہوں نے اس کے جواب میں خاموشی اختیار کر لی اور وہ مغرب کی طرف چلے گئے پس اس نے بنی عامر کی طرف جانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور وہ محرم ۷۷۲ھ میں نکل گئے اور سلطان عبدالعزیز چل پڑا اور جب وہ تاسالہ پہنچا تو تلمسان میں اجتماع [illegible] کی آگ میں فوجیں بھیجنے کا اشارہ دیا پس سلطان نے اپنے وزیر ابوبکر بن غازی کو بھیجا یہاں تک کہ وہ شہر میں پہنچ گیا اور وزراء بھی اس کے ساتھ داخل ہوئے اور انہوں نے سب لوگوں کو امان دی اور سلطان ابوحمو بنی عامر کے تعاقب میں چھوڑ دیا گیا اور وہ بہت دور چلے گئے تھے اور دواودہ کے پاس اترے تھے اور ان دنوں سلطان نے ان کی طرف [illegible] کو بھیجا کہ وہ انہیں اس کی اطاعت اختیار کرنے اور بنی عامر کے ساتھیوں اور سلطان سے دور کرنے پر آمادہ کرے اور وہاں سے [illegible] ونزمار بن عریف کی اعانت حاصل کرے [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible] سے ان کے [illegible] کے لئے بھیجا [illegible] سب سے پہلے [illegible] کے پاس [illegible] تھی اور [illegible] سلطان کی خدمت میں [illegible] کی اہمیت [illegible] اور [illegible] نے ابوحمو اور بنی عامر کے مقابلے میں [illegible] اور ان کے [illegible] ابن غازی کے پاس گئے اور انہوں نے [illegible] تو انہوں نے [illegible] جب [illegible] نے ان کی [illegible] [illegible] اور [illegible] ان کی [illegible] بہت [illegible] اور ان کی جماعت [illegible] وہاں سے [illegible] اور [illegible] کے سامنے صحرا میں بنی عامر کے محلات میں داخل ہو گئے پس انہوں نے انہیں لوٹ لیا اور برباد کر دیا اور ان کی خرابی کی [illegible] کے پاس [illegible] اور سلطان نے اپنے [illegible] کو ترتیب [illegible] اور جبل [illegible] میں پھیلا دیا جس سے اس کی حکومت منظم اور مرتب ہو گئی اور اس [illegible] اور صرف [illegible] مغراوہ میں [illegible] کی ایک چنگاری باقی رہ گئی۔

اور [illegible] میں [illegible] بن [illegible] کے [illegible] پر قلعہ بند ہو گیا اور سلطان نے اس کے محاصرہ کے لئے فوجیں تیار کیں اور اپنے وزیر عمر بن مسعود کو اس مہم کے لئے بھیجا جیسا کہ ہم نے مغراوہ کے حالات میں بیان کیا ہے اور وہ [illegible]

[illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل

مغرب اوسط کے اضطراب اور ابو زیان کے تیطری کی طرف واپس آنے اور ابو حمو کے تلمسان پر چڑھائی کرنے پھر ان دونوں کے شکست کھانے اور ابی تواج میں دھتکارے جانے کے حالات

[illegible] پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible]

مغرب کی طرف مائل ہوا اور اس نے ابو حمو کے عہد سے دست کشی کر لی۔

سلطان عبدالعزیز کا خالد کی طرف فوج بھیجنا اور سلطان عبدالعزیز نے خالد کی طرف اپنی فوج بھیجی جس اس نے ابو حمو اور اس کے ساتھی عرب بنی عبید اللہ اور بنی عامر پر حملہ کر دیا اور اس نے ان کی چھاؤنی، مال و اموال لوٹ لیا اور ان کی بیوی اور لونڈیاں چھینی تھیں کہ سلطان کے محل میں لائی گئیں پھر اس نے ان کے غلام عطیہ کو گرفتار کر لیا تو سلطان نے اس پر احسان کیا اور اسے تونس اور وزراء میں شامل کر لیا اور عطیہ نے شاہ مغرب کی خدمت کا عہد کیا اور سلطان کے نزدیک یہ بات [illegible] اور [illegible] ہو گئی اور اس کا [illegible] جس پر غضب ہو گیا اور اس نے [illegible] کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا اور انہیں قتل کر کے انہیں سلطان کے دروازے [illegible] میدان میں ان کے اعضاء کو صلیب پر لٹکا دیا اور فتح کی تکمیل ہو گئی۔

اور سلطان نے اپنے وزیر ابوبکر بن غازی کو حصین پر حملہ کرنے کا اشارہ کیا جس اس نے ان پر حملہ کیا اور اس نے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور وہاں سے ان کے [illegible] قلعے پر [illegible] فوجیں [illegible] ہو گئیں اور جب جنگ [illegible] ہوئی اور قلعے سے بھاگ گئے اور پوری طرح [illegible] اور [illegible] کیا اور [illegible] فتح [illegible] قوم کی [illegible] اور تھا جنہوں نے اسے چھاؤنی اور اس کے [illegible] اور وزیر نے [illegible] اور حصین کے قبائل [illegible] جو بچے تھے انہوں نے [illegible] اور اس نے ان کی وصولی کے لئے انہیں [illegible] اور [illegible] کی [illegible] قبضہ کیا اور [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف واپس آ گیا۔

اور سلطان نے [illegible] کے [illegible] تمام [illegible] سے [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ان کے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے [illegible] کام [illegible]۔

سلطان عبدالعزیز کی وفات اور سلطان عبدالعزیز اپنے وزیر اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اوائل [illegible] میں ایک پرانی مرض سے فوت ہو گیا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] بیعت کرنے کے بعد مغرب میں اپنے [illegible] کی طرف واپس آ گئے اور [illegible] کا لقب [illegible] اور انہوں نے اس [illegible] وزیر ابوبکر بن غازی نے [illegible] اور [illegible] جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

سلطان ابوحمو الاخیر کی تلمسان کی طرف واپسی

اور بنی عبدالواد کو تیسری بار حکومت ملنے کے حالات

جب سلطان [illegible] فوت ہو گیا اور بنی مرین مغرب کی طرف واپس چلے گئے تو انہوں نے تلمسان سے [illegible] کی جگہ [illegible] کے [illegible] بنی مرین کے [illegible] سے [illegible] ابو حمو [illegible] حکومت اور اس وقت سے جب سے ان کا باپ فوت ہوا تھا [illegible] سے چلا رہا تھا اور ان کے مددگاروں میں سے سلطان ابو حمو کا غلام عطیہ بن موسیٰ [illegible] کیا اور انہوں نے [illegible] کی طرف چلا گیا اور اپنے [illegible] بنی [illegible] اور ابو تاشفین نے آ کے ان کے ارادے سے روکا اور سلطان ابو حمو نے [illegible] میں سے [illegible] کی اولاد سے تھے [illegible] نے قریب ہی اس وقت ان کے پاس بھیجا [illegible] خوف [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کر [illegible] کے لئے [illegible] کر [illegible] سے [illegible] اور اس نے [illegible] عبدالرحمن ابو تاشفین نے ان کے مددگار عبداللہ بن مسلم کے ساتھ اس سے جنگ کی [illegible] داخل ہو گئے اور ان کے پیچھے سلطان بھی ان کے [illegible] کے [illegible] اور اس نے دوبارہ اپنی سلطنت [illegible] تخت پر بیٹھا [illegible] اس نے اسی وقت اپنے [illegible] ابو [illegible] نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کا [illegible] تھا [illegible] نے ان سے [illegible] ان [illegible] ہے۔

[illegible] اس [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کے لئے [illegible] سے [illegible] اور ان کے [illegible] مغرب کے [illegible] کر [illegible] اور وہ اپنے [illegible] کے لئے [illegible] کی [illegible] ان کے [illegible] کے وقت [illegible] سلطان ابو حمو سے [illegible] اور ان کی حکومت کے شروع [illegible] کے لئے بھیجا [illegible] ابو زیان نے [illegible] پر حملہ کیا اور ان کے ساتھ ان کے حالات کو ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

ابوزیان بن سلطان ابی سعید کی بلادِ حصین کی طرف واپسی اور پھر وہاں سے اس کے خروج کے حالات

جب سلطان عبدالعزیز فوت ہو گیا اور امیر ابوزیان بن سلطان ابی سعید تیطری کے ... اپنی نجات گاہ وارکلا میں تھا تو اس نے وہاں سے تیطری پر حملہ کیا اور اس جانب چلا گیا جہاں وہ اس سے قبل متمکن تھا اور حصین کی جمعیت بھی وہیں پہنچ گئی جس طرح پہلی مرتبہ اس کی دعوت کے لئے قائم ہوئی اور اس کے باشندے اس کی اطاعت میں واپس آ گئے لیکن سلطان ابوحمو نے مقامات کو صاف کرنے اور اپنی سلطنت کی اطراف کو درست کرنے اور اپنے مقبوضات سے خوارج کو دور کرنے کے لئے نکلا اور اس معاملے میں زغبہ کے صحرائی لوگوں کے امیر ابوبکر اور محمد نے اس کی مدد کی جو عریف بن یحییٰ کے بیٹے ہیں اور ان دونوں سے پہلے ابوحمو نے ان سے ساز باز کی اور انہیں سلطان کی خیرخواہی اور دوستی میں لگا دیا جس کی وجہ سے ان دونوں نے مخالفت اور دشمنی کا طریق اختیار کیا اور سلطان نے ان کا تعاقب کیا اور ان سے علیحدگی کی اور ان پر زمین تنگ کر دی اور وہ مغرب میں چلے گئے کیونکہ پہلے بھی وہ سلطان عبدالعزیز کے پاس گئے تھے اور سلطان نے اپنے پاس سے امداد دی اور اس نے جنگوں کے دوران دونوں کی مدد کی۔ ... علی بن ہارون ... ۔ ... ابوزیان حصین میں ... اس کا ایک بھائی رحمون بن ہارون مارا گیا اور وہ بجایہ کی طرف چلا گیا اور وہاں سے کشتی پر سوار ہو کر مغرب کو چلا گیا۔ پھر سلطان ابوحمو نے حصین کے اوطان ... پر پیش قدمی کی۔

محمد بن عریف کی سفارت اور محمد بن عریف نے اس کے اور اس کے عم زاد کے درمیان سفارت کی حالانکہ اس سے پہلے اس کے بہت سے بھائی ... مددگار اس کی طرف آ گئے تھے کیونکہ اس نے انہیں سوال دیئے تھے پھر اس وجہ سے کہ وہ جنگ کی طوالت سے اکتا گئے تھے اور اس نے اس کے ساتھیوں کا ان پر بوجھ ڈال دیا تھا ... اس شرط پر اتفاق کر لیا کہ وہ اس کے وطن سے نکل کر ان کے ... پاس چلا جائے تو اس نے یہ بات قبول کر لی اور جنگ کے ہتھیار پھینک دیئے اور اپنے بغاوت کے مقام کو چھوڑ دیا اور محمد بن عریف کا وہاں بہت اچھا اثر تھا اور اس نے ثعالبہ کے سردار سالم بن ابراہیم سے جو متیجہ

اور الجزائر کے شہر پر حسب سابق قابض ہو گیا تھا اس سے پہلے اس نے جنگ میں [illegible] سے [illegible] تھے پس اس نے سلطان سے اس کے بیٹے پر وادی امان اور اس کی قوم اور عملداری [illegible] کی حاکمیت کا عہد طلب کیا اور سلطان نے اپنے بیٹوں کو اپنی عملداری کی سرحدوں پر حاکم مقرر کیا پس اس نے اپنے بیٹے [illegible] کو [illegible] کے لئے [illegible] کے تابع بھی تھا اور اپنے بیٹے ابوزیان کو اس کے نزدیک کے علاقے میں امیر اور سلطان اس کی طرف پر قبضہ کرنے اور اس کی عملداری کی اطراف کو درست کرنے کے بعد پلٹے اور تلمسان میں واپس آ گیا اور اس نے اپنے مددگاروں کے دلوں کی اصلاح کر دی اور اپنے دشمن کے مددگاروں سے اتفاق کر لیا ایک بے نظیر فتح تھی جو اس سے پہلے اس نے حکومت کی باگ ڈور چھوڑ دی تھی اور سلطان کے قانون کو خیرباد کہہ دیا تھا اور اپنی قوم اور اس کے [illegible] سے الگ ہو کر [illegible] کی اس جانب [illegible] کی پناہ میں چلا گیا تھا جو اس کے حکم کو نافذ کرتا تھا اور وہ اس کی اطاعت کرتا تھا۔

فصل

عبداللہ بن صغیر کے حملہ کرنے اور ابوبکر بن عریف کے بغاوت کرنے اور ان دونوں کے امیر ابوزیان کی بیعت کرنے اور ابوبکر کے اطاعت کی طرف رجوع کرنے کے حالات

تاشفین بن ناصر اور اس کے بھتیجے عبداللہ بن صغیر اور [illegible] بن ابراہیم کی اولاد میں سے تھا اس کے [illegible] تھے وہ مغرب میں بنی مرین کے پاس [illegible] کر گئے تھے کیونکہ ان کے اور ابوحمو کے درمیان [illegible] تھا تو خالد نے ان کے ساتھ کیا تھا اور عبداللہ بن صغیر اپنے [illegible] سے [illegible] ہو گیا تھا کیونکہ محمد بن عریف نے حاکم مغرب اور حاکم تلمسان کے درمیان مصالحت کروا دی تھی پس وہ [illegible] کے ساتھ جنگل میں گھس گیا اور [illegible] میں [illegible] گیا اور اس نے [illegible] پر حملہ کیا جہاں [illegible] رہتے تھے جو [illegible] کے حلیف تھے پس سوید نے انہیں [illegible] اور [illegible] کے درمیان شدید جنگ ہوئی جس میں سوید کو ان پر فتح حاصل ہوئی اور [illegible] دوران میں سلطان اور ابوبکر بن عریف کے درمیان جبل [illegible] کے حاکم یوسف بن [illegible] عثمان کی وجہ خرابی پیدا ہو گئی سلطان نے اسے اس کی عملداری سے معزول کرنا چاہا تو ابوبکر اس قدیم دوستی کی وجہ سے [illegible] دونوں کے اختلاف میں [illegible] غصہ آ گیا تو اس سے جنگ کے بعد عبداللہ بن صغیر سے جوڑ توڑ کی اور اسے ابوزیان کی بیعت کرنے کی دعوت دی تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور انہوں نے ریاح کے [illegible] میں اس کی [illegible] اپنے آدمی بھیجے پس انہوں نے اس کے ساتھ ان کا تعلق کروا دیا اور [illegible] سے [illegible] یا ابو محمد ابن عریف [illegible] ایک جمعیت کے ساتھ سلطان کے پاس آیا اور سلطان [illegible] اپنے [illegible] تھی [illegible]

عربوں اور زغبہ کے ساتھ اتحاد اور ابو زیان کے مددگاروں کے ساتھ سازباز کی اور ابو بکر کو شرط مقرر کرتے ہوئے حکم مقرر کیا تو وہ دوستی اور اطاعت اختیار کرنے کی طرف پلٹ آیا اور ابو زیان ذواودہ کے ڈیروں میں پہنچ گیا پھر واپس آ گیا اور سلطان اپنے دارالخلافہ کو جلدی سے چلا گیا اور اپنے تخت کو پُر کر دیا اور اس کے بعد جو کچھ ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

فصل

مغرب سے خالد بن عامر کے پہنچنے اور اس کے اور سوید کے ابی تاشفین کے درمیان جنگ برپا ہونے اور اس میں عبداللہ بن صغیر اور اس کے بھائیوں کے ہلاک ہونے کے حالات

جب خالد کو مغرب میں اپنی جگہ پر اپنے عم زاد صغیر کے بیٹے عبداللہ کے متعلق اطلاع ملی تو وہ بنی مرین کی مدد سے مایوس ہو کر مغرب سے واپس آ گیا اور ان سے مدد طلب کرنے میں اس کی کوشش رائیگاں ہو گئی کیونکہ ان میں باہم اختلاف پایا جاتا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس کے ساتھ سباع بن سلیم بھی اپنی قوم بنی یعقوب کے ساتھ آ گیا اور دونوں فریقوں نے بلاد الجرید میں فساد کرنے پر اتفاق کر لیا اور ہر سمت سے جنگجو ان کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے اطراف پر حملہ کر دیا اور بلاد میں غارت گری کی اور اولاد عریف نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے اپنی قوم سوید اور اپنے حلیف عطاف کے جنگجوؤں کو جمع کیا اور انہوں نے سلطان کے پاس فریاد کی تو اس نے اپنے اور ان کے دشمن سے جنگ کرنے کے لئے اپنے بیٹے ابو تاشفین کو بھیجا جو اس کی قوم میں اس کا ولی عہد بھی تھا اور وہ جنگ کے لئے فوجوں کے ساتھ نکلا اور جب یہ بلاد [illegible] میں پہنچا تو اس کی فوج نے اپنی چراگاہ کو پا لیا اور ان کے مددگاروں کا زیادہ سوار دستہ بھاگنے سے قبل ہی ان کے پاس پہنچ گیا پس اس نے چلنے میں جلدی کی اور اپنے مددگاروں اور اولاد عریف اور زغبہ میں سے حکومت کے جو مددگار اس کے ساتھ تھے ان کے پاس پہنچ گیا اور وہ دار الوادی کی طرف جلدی سے چلے جو شہر کے مشرق میں ہے پس دونوں فوجوں نے جنگ کی اور تین دن جنگ کرنے میں توقف کیا اور انہوں نے شب خون کے خوف سے آگ جلا کر روشنی حاصل کی اور تیاری کرنے لگے اور لوگ جنگ کی محبت میں جیسے ہی انہیں قوم کی جنگ نے حیران کر دیا اور صفوں نے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا اور بہادروں نے نشان لگائے اور جنگ سخت ہو گئی اور خوف زدگی کی ہوا چلی اور اس کے لئے امیر کے جھنڈے لہرائے اور طبل جنگ بجا اور نقصان کا دن

پڑا اور عربوں کے دستوں نے اس کو رنج کیا پس ان میں سے جنگ میں بہادروں نے برأت کا اظہار کیا اور چلے گئے اور معرکے نے عبداللہ بن صغیر کی موت کو واضح کر دیا پس ابوتاشفین نے حکم دیا اور اس کا سر کاٹ دیا اور اسے اس کے باپ کے پاس جلدی سے گیا پھر سواریوں نے اس کے بھائی طولب بن صغیر کو عباس کے ساتھ جو اس کے چچا موسیٰ بن عامر کا بھتیجا تھا جا کر دیا اور محمد بن زیان ان کے خاندان کے سرداروں میں سے تھا جو دینی فوجوں کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور ان کے بستروں میں لیٹے تھے گویا انہیں ہلاکت کے لئے بٹھایا گیا تھا پس گھوڑوں کے سموں نے انہیں روند دیا اور سواریوں کا غبار ان پر چھا گیا اور فوجوں نے ان کے تعاقب میں دینی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیں پس وہ ان کے خیموں اور اموال کو لے گئے اور ان فوجوں کی غنیمتیں بہت ہو گئیں اور رات نے انہیں ڈھانپ لیا پس وہ اس کے بازو کے نیچے چھپ گئے اور ان کی جماعت جبل راشد میں چلی گئی اور ابوتاشفین نے اپنے باپ کو اپنے غلبے سے خوش کر دیا اور خدا نے اس پر جو احسان کیا اس کے سرور سے اسے بھرپور کر دیا اور المنصورۃ میں اپنے باپ کے پاس اس حال میں واپس آ گیا کہ اس کے تھیلے غنیمت سے اور ہتھیلیاں خوشی سے اور ہاتھ اس کے اور اس کی قوم کے ذکر سے بھرپور تھا اور خالد دینی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ سیدھا چلا گیا اور جبل راشد میں پہنچ گیا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا کہ جس کا تذکرہ ہم کریں گے۔

فصل

سالم بن ابراہیم کے بغاوت کرنے اور باوجود اختلاف کے خالد بن عامر کی مدد کرنے اور دونوں کے امیر ابوزیان کی بیعت کرنے پھر خالد کی وفات پا جانے اور سالم کے اطاعت کی طرف مراجعت کرنے اور ابوزیان کے بلادِ الجرید کی طرف جانے کے حالات

یہ سالم بن ابراہیم بن ملیکش کے خاتمہ کے وقت سے لے کر متیجہ کے قلعے پر متغلب ثعالبہ کا سردار تھا اور جیسا کہ ہم نے معقل کے تذکرہ کے وقت ان کے حالات میں بیان کیا ہے کہ ثعالبہ میں اس کے گھرانے کو امارت حاصل تھی اور بجایہ پر ابوحمو کی مصیبت کے بعد جب ابوزیان کا خروج ہوا اور عربوں کی ہوا چلی اور ان کی حکومت مضبوط ہو گئی تو یہ سالم پہلا شخص تھا

ابن [illegible] نے اس قصر میں اپنا [illegible] کر لیا اور الجزائر کے [illegible] علی بن [illegible] کے [illegible] حالانکہ وہ الجزائر سے اس وقت [illegible] جب [illegible] مغرب اوسط پر متغلب ہوئے تھے اور جب [illegible] ہوئی تو وہ [illegible] گیا اور وہاں پر [illegible] لیا اور [illegible] الجزائر پر قبضہ کرنے کا [illegible] دیا اور اس [illegible] سلطان ابو [illegible] کی حکومت [illegible] تو وہ [illegible] تھے اور [illegible] اور جب اسے معلوم ہوا [illegible] تو اس نے اسے اس کے بیٹوں سے [illegible] اپنے قبیلہ کی طرف [illegible] اور وہاں پہنچ گیا اور [illegible] الجزائر کی حکومت [illegible] اور جب [illegible] حکومت آئی [illegible] سلطان ابو [illegible] تلمسان میں [illegible] کی [illegible] بیٹے ہیں تو اس نے الجزائر میں [illegible] تلمسان [illegible] قائم [illegible] اور وزیر [illegible] کی طرف [illegible] اور جب [illegible] کے [illegible] حکومت قائم کر [illegible] اور سلطان نے اپنے [illegible] اور اس کے بعد [illegible] پیدا ہوا اور [illegible] سلطان اس سے غافل ہو جائے [illegible] اور [illegible] اس نے [illegible] مخالفت [illegible] کر دی اور [illegible] مغرب نے اس کے [illegible] پائی [illegible] کے آغاز میں [illegible] پہنچ [illegible] اور اس نے الجزائر میں [illegible] کی حکومت کو ختم کیا۔

[illegible] سلطان کے [illegible] تھے [illegible]

[illegible]

اور سلطان [illegible] تلمسان [illegible] اپنے [illegible] ان کے ساتھ [illegible] شروع کر دی [illegible] مغلوب کر لیا [illegible] اور [illegible] چلے گئے اور [illegible] نے دیکھا کہ ان کا [illegible] اطاعت [illegible] اور سلطان [illegible] اپنے [illegible] بلاد مغرب [illegible]

پر چلا گیا پھر وہاں سے بلاد الجرید کے نفطہ میں چلا گیا اور پھر توزر چلا گیا اور ان کے پیشوا یحییٰ بن یملول کے ہاں اترا جس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کی جائے قیام کو وسیع کر دیا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جسے ہم بیان کریں گے۔

ابوحمو کی تلمسان واپسی: اور ابوحمو تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور اس کے دل میں سالم کے بارے میں اس کے بار بار فتنے پیدا کرنے کی وجہ سے کینہ باقی چلا آتا تھا یہاں تک کہ موسم گرما آ گیا اور عرب اپنے سرمائی مقامات پر چلے گئے تو وہ زناتہ کی فوجوں کے ساتھ تلمسان سے اٹھا اور جلدی جلدی جا کر متیجہ کے قلعے پر دو دن تک غارت گری کی اور ثعالبہ بھاگ کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور سالم نے بنی خلیل کے پہاڑ میں پناہ لی۔ اور انہوں نے اس کے بیٹے اور مددگاروں کو الجزائر کی طرف بھیج دیا تو وہ وہاں قلعہ بند ہو گئے اور انہوں نے کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر اس کی کمین گاہ میں اس پر قابو پا لیا اور وہ نہایت مضبوط جگہ میں تھا قاسمی کی طرف منتقل ہو گیا اور اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کو پیچھے چھوڑ گیا اور بہت سے ثعالبہ اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ ہو گئے اور انہوں نے پھر وانشریس کے سلطان سے امان اور متیجہ کے بارے میں اس کا عہد طلب کیا اور اس نے اپنے بھائی کو دوسری بار عہد شکنی کی وجہ سے سلطان کے پاس بھیجا اور وہ اس بلند پہاڑ کی چوٹی پر اپنے بیٹے ابوتاشفین کے پاس گیا اور اس نے اسے رمضان کی آخری راتوں میں سے ایک رات کو سلطان کے پاس بھیج دیا پس اس نے اپنے عہد کو توڑ دیا اور اس کے بیٹے کی حفاظت کی ذمہ داری کو غیر اہم کہہ دیا اور اسی رات کی صبح کو اسے گرفتار کر لیا اور اپنے سالاروں کو الجزائر کی طرف بھیجا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں اس کی دعوت کو قائم کیا اور اس نے الجزائر کے مشائخ کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور اس نے اپنے وزیر موسیٰ بن برغوث کو الجزائر کا حاکم مقرر کیا اور خود تلمسان کو واپس آ گیا اور وہاں عید الاضحی گزاری پھر اس نے سالم بن ابراہیم کو اس کے قید خانے سے نکالا اور اسے شہر سے باہر لے گیا اور اسے نیزے مار مار کر قتل کر دیا اور اس کے اعضا کو نصب کیا اور دوسروں کے لئے عبرت بن گیا۔

ملیانہ اور وہران پر المنتصر اور ابوزیان کی تقرری: اور سلطان نے اپنے بیٹے المنتصر کو ملیانہ اور اس کے مضافات پر اور دوسرے بیٹے ابوزیان کو وہران پر حاکم مقرر کیا اور حاکم توزر ابن یملول نے اس سے خط و کتابت کی اور حاکم بسکرہ ابن مزنی اور ان دونوں کے علاوہ زواودہ اور دیگر مددگاروں نے اس سے رشتہ داری کی کیونکہ انہیں سلطان ابوالعباس کے معاملے نے پریشان کیا ہوا تھا اور وہ اپنے شہروں کے بارے میں اس سے خوف زدہ تھے پس انہوں نے ابوحمو سے خط و کتابت کی اور اسے مقامات دکھائے کہ ابوزیان اس کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کرے گا کہ یہ اس سے مال کی ادائیگی کی شرط کو پورا کرے اور اپنی طرف سے بلاد موحدین پر جنگ کی آگ بھڑکائے تا کہ اس کی حکومت کی کمزوری اور اس کے عجز کے دوران سلطان ابوالعباس کو ان سے غافل رکھے ہوں۔ تو انہیں اپنے متعلق قدرت رکھنے کا وہم ڈال دیا اور اس بارے میں انہیں لالچ دیا اور وہ ہمیشہ ان کے ساتھ متفاوت اور وعدے کی گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ ابن یملول کا گھیراؤ ہو گیا اور سلطان اس کے شہر پر قابض ہو گیا اور وہ بسکرہ چلا گیا اور اپنے خروج کے ایک سال بعد وہیں اچانک فوت ہو گیا اور اس کے بعد ابن مزنی ان جھوٹی خواہشات سے بہلاتا رہا یہاں تک کہ اس کی حقیقت ظاہر ہو گئی اور اس کا عجز واضح ہو گیا پس اس نے دوبارہ سلطان ابوالعباس کی اطاعت اختیار کر لی اور مصالحت پر قائم ہو گیا۔

ابو زیان کا تونس جانا: اور امیر ابو زیان سلطان کے دارالخلافہ تونس چلا گیا جہاں اس نے اس امید پر خوش آمدید کہا کہ اس سے اپنے دشمن کے خلاف اور اس عہد میں مغرب اوسط کے حالات کے بارے میں مدد لی جائے گی جیسا کہ ہم نے متعدد بار مضافات اور بہت سے شہروں پر عربوں کے غلبہ ہونے اور قبیلوں کے حکومت کے سامنے جھکنے اور ساحل سمندر پر اپنے مراکز پر اس کے داخل ہونے اور ان کی وقت کے کمزور ہو جانے اور شہروں میں اس کے مقابلے کے معاملے میں قیمتی اموال اور ... بہت سے شہروں سے دست بردار ہونے اور جلاوطنی سے راضی ہونے اور ایسے ... کے خلاف اس نے جو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

فصل

سلطان کا مضافات کو اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کرنا اور ان کے درمیان حسد کا پیدا ہونا

سلطان ابو حمو کے بہت سے لڑکے تھے جن میں ابو تاشفین عبدالرحمن بڑا تھا پھر اس کے بعد ایک ہی ماں کے چار بیٹے تھے ان میں سے اس نے بنو عبدالواد کی شکست کے زمانے میں قسطنطینہ کے مضافات سے اپنی فرودگاہ میں شادی کی تھی ان میں المنتصر بڑا تھا پھر ابو زیان محمد پھر عمر جس کا لقب عمیر تھا پھر دوسری ماؤں سے بہت سے بیٹے تھے اور ابو تاشفین ان کا ولی عہد تھا اور اس نے اسے باقی بیٹوں پر فضیلت دی تھی اور اسے اپنے مشورے میں شامل کیا تھا اور اپنی حکومت کے وزراء کے مقابلے میں اس کی رعایت کرتا تھا اس وجہ سے وہ اس کا ہاتھ اور اس کی حکومت کا ستون تھا اس کے باوجود وہ ان کے بھائیوں پر مہربانی کرتا تھا اور انہیں اپنی تربیت اور خلوت کے مشوروں کا حصہ دیتا تھا جب ابو تاشفین ان سے مکدر ہو گیا اور جب سلطان کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس کی حکومت سے خوارج کے آثار مٹ گئے تو اس نے اپنے بیٹوں کے درمیان مضافات کو تقسیم کرنے اور انہیں امارت کے لئے تربیت دینے اور انہیں اپنے بھائی ابو تاشفین سے دور رکھنے پر غور کیا کیونکہ وہ ان سے غیرت محسوس کر کے انہیں نقصان دینے سے بچانا چاہتا تھا پس اس نے ان کے بڑے بھائی المنتصر کو ملیانہ اور اس کے مضافات پر حاکم مقرر کیا اور اسے وہاں بھجوا دیا اور اس کے ساتھ ان کا بھائی عمر الاصغر بھی اس کی کفالت میں تھا اور اس نے ان کے درمیانے بھائی ابو زیان کو امیر بنا دیا اور اس کے ... کے علاوہ ... پر مقرر کیا اور اس نے اپنے بیٹے یوسف ابن الزابیہ کو تدلس اور اس کے اردگرد کے علاقے پر جو اس کی عملداری کے آخر میں تھا حاکم مقرر کیا اور ان کی پوزیشن درست ہو گئی پھر سالم بن ابراہیم ثعالبی نے الجزائر میں بغاوت کر دی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور سلطان کے پاس شکایت ہوئی کہ اس کے بیٹے ابو زیان نے اس کے خلاف سازش کی ہے پس جب وہ سالم کے معاملے سے فارغ ہوا جیسا کہ بیان ہو چکا ہے تو اس نے اپنے بیٹے ابو زیان کو اپنے مضافات سے امیری کی طرف نکال دیا اور اس نے اپنے بیٹے ابو زیان کو ... پیدا ... عربوں

سے دور رکھنے کے لئے المریہ سے وہران اور اس کے مضافات کی طرف منتقل کر دیا، نیز یغمور کی اور اس کے ساتھ اپنے ایک وزیر کو اس پر جاسوس مقرر کیا اور وہ اس کا والی بن گیا۔ واللہ اعلم۔

فصل

ابوتاشفین کا اپنے باپ کے کاتب یحییٰ بن خلدون پر حملہ کرنا

ابوتاشفین کو اپنے بھائیوں سے جو بہت حسد پیدا ہوا وہ یہ کہ جب سلطان نے اپنے بیٹے ابو زیان کو وہران اور اس کے مضافات پر حاکم مقرر کیا تو ابوتاشفین نے اسے اپنی ولایت میں اپنے لئے طلب کیا اور بظاہر اس کی حاجت پوری کی اور اپنے کاتب یحییٰ بن خلدون کو حکم دیا کہ اس کے بارے میں خط لکھے مگر وہ ٹال مٹول سے کام لے یہاں تک کہ وہ اس سے نجات کی راہ پر غور کرے لیکن کاتب اس سے ٹال مٹول کرنے لگا اور حکومت میں اونچے درجے کی پولیس میں سے ایک کمینہ موسیٰ بن تخلف تھا جو والد ولفتی کے زمانے میں اس وقت تیجوزرین میں ان کے ساتھ رہا تھا جب سلطان عبدالعزیز نے سلطان ابوحمو کی تلمسان میں ان پر حکومت تھی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

اور سلطان ابوحمو اور اس کے بیٹے نے اسے اپنی خلوت میں جگہ دی تو وہ اس کی خدمت میں مقرب ہو گیا اور اس نے خدمت کا لالچ کیا اور جب عبدالعزیز کی وفات کے بعد سلطان تلمسان کی طرف واپس آ گیا تو اس نے اسے مقدم کیا اور اسے خاص کر لیا اور اسے چن لیا اور پھر اس کے قلم پر دراز دستوں میں سے ہو گیا اور اسی طرح ابوتاشفین نے بھی اسے چن لیا اور اسے اپنے باپ پر جاسوس مقرر کیا اور وہ بھی اسی کی طرح سلطان کے کاتب یحییٰ بن خلدون سے تنگ ہوتا تھا اور اس کے پاس اس کے تقدم سے غیرت کھاتا تھا اور حسد و عداوت رکھتا تھا اور ابوتاشفین کو اس کے خلاف اکساتا تھا لیکن اس نے ٹال مٹول کے درمیان میں اس سے سازش کی کہ کاتب ابن خلدون اس کے بھائی ابو زیان کی خدمت کی وجہ سے خط میں ٹال مٹول کرتا ہے اور اسے اس پر ترجیح دیتا ہے تو ابوتاشفین غصے میں آ گیا اور ۷۸۰ھ کی رمضان میں تراویح کے بعد ایک رات محل سے اس کے واپس گھر لوٹنے کے وقت چند لوگوں کی ایک پارٹی کے ساتھ اس کی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ ان کے ساتھ شہر کی گلیوں میں گھومتا تھا اور فساد پیدا کرنے کے لئے ان کے ساتھ بیویوں اور عزت داروں کے گھروں میں رات کو جاتا تھا پس اس نے اسے آ لیا اور خنجر مارے یہاں تک کہ وہ مر گیا اور اپنی سواری سے گر پڑا اور اسی رات کی صبح کو سلطان کو خبر ملی تو وہ اپنے سواروں میں کھڑا ہوا اور شہر کی اطراف میں اس پارٹی کی تلاش کے لئے جستجو کرنے والوں کو بھیجا۔ پھر اسے اطلاع ملی کہ اس کا بیٹا ابوتاشفین ہی یہ قتل

کرنے والا ہے تو اس نے چشم پوشی کی اور اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور وعدہ کے مطابق وہران کا شہر اسے جاگیر میں دے دیا اور اپنے بیٹے ابو زیان کو پہلے کی طرح بدستور تلمسان اور الجزیرہ پر حاکم بنا کر بھیج دیا پھر ابو تاشفین نے اپنے باپ سے مطالبہ کیا کہ الجزائر خاص طور پر اس کو دے دیا جائے تو اس نے اسے اس کو جاگیر میں دے دیا اور اس کے بھائیوں میں سے یوسف بن الزابیہ کو وہاں اتارا کیونکہ ان کے درمیان اس سے مددگاری تھی اور اس کے ساتھیوں اور مخصوص دوستوں کی ایک پارٹی بھی موجود تھی پس اس نے اسے وہاں کا والی بنا دیا۔

فصل

مغرب اوسط کی سرحدوں پر ابوحمو کی چڑھائی

اور اس کے بیٹے ابو تاشفین کا مکناسہ کی جہات میں داخلہ

ابو العباس بن سلطان ابی سالم نے مغرب اقصیٰ میں تیسری مرتبہ غلبہ پالیا اور اس نے ۷۸۹ھ میں اپنی فوجوں کے ساتھ مراکش پر حملہ کیا جہاں امیر عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن بن سلطان ابی علی کا بیٹا تھا جو نسب اور حکومت میں اس کا شریک اور ہمسر تھا اور اس نے مراکش اور اس کے مضافات اس کے لئے اس وقت مخصوص کر دیئے تھے جب اس نے ۷۷۵ھ میں اس کے ساتھ الجزیرہ کے شہر پر حملہ کیا تھا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہو چکا ہے اور امیر عبدالرحمٰن مراکش میں محصور ہو گیا پھر ان کے اور سلطان احمد کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور اس نے تازی سے آ کر اس کا محاصرہ کیا اور وہ تازی سے بھاگ گیا پھر اس نے ۷۸۴ھ میں اس پر حملہ کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کی تاک میں رہ کر اور اس کا طویل محاصرہ کیا۔

یوسف بن علی کی بغاوت: اور یوسف بن علی بن غانم جو اولاد حسین میں سے معقل کا امیر تھا وہ سلطان کے خلاف بغاوت کئے ہوئے تھا اور سلطان نے فوجوں کو اس کے مقابلہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے اسے شکست دی اور جنگل میں اس کے گھروں اور باغات کو تباہ و برباد کر دیا اور وہ اپنی حرکتوں پر بغاوت پر قائم رہا اور جب سلطان نے امیر عبدالرحمٰن کا مراکش میں محاصرہ کر کے مصیبت میں ڈال دیا تو اس نے ابوحمو کو جو بنی عبدالواد میں سے تلمسان کا بادشاہ تھا اور یوسف بن علی بن غانم نے پیغام بھیجا کہ وہ اس سے تعاون کرے اور مغرب پر حملہ کر دے اور سلطان کی گرفت اور اس کے محاصرہ کو اس سے دور کرے جس پر یوسف بن علی ابو العباس کے ساتھ سلطان ابوحمو کے پاس اس غرض کے لئے مدد طلب کرتے ہوئے گیا کیونکہ وہ عربوں کو بیچ اپنی افواج اور امیر عبدالرحمٰن کی امداد پر قدرت رکھتا تھا پس ابوحمو نے اس کام میں اسے مدد دی اور ان کے ساتھ اپنے بیٹے ابو تاشفین کو آگے بھیجا اور وہ دونوں اس کے تعاقب میں مغرب کی طرف چلے گئے اور یوسف بن علی اپنی قوم کے ساتھ مکناسہ کے قریب اترا اور وہیں کے ساتھ امیر ابو العباس اور امیر ابو تاشفین بھی تھے۔

ابوحمو کا محاصرہ پر تازی: اور ابوحمو نے ان کے پیچھے سے آ کر تازی کا محاصرہ کر کے رکھا اور وہاں سلطان کے

کرنے کے لئے تازروت میں جو قلعہ تیار کیا گیا تھا اسے برباد کر دیا اور اس کی غیر حاضری میں سلطان نے فاس پر علی بن مہدی العسکری کو اس کا جانشین مقرر کیا جو اس کی حکومت کا گورنر اور اس کی حکومت کا سرکردہ آدمی تھا اور وہاں پر معقل کے السباع عرب بھی تھے جنہوں نے ملک پر قبضہ کر لیا تھا پس وترمار بن عریف جو سوید کے عربوں میں سے صاحب حکومت تھا وہ ان سے خوف زدہ ہو گیا حالانکہ وہ تازی کے پڑوس میں قصر مرادہ میں اترا ہوا تھا پس اس نے ابوحمو کی موافقت کے لئے ان سے دوستی کر لی اور علی بن مہدی ان کے ساتھ نکلا پھر ۷۸۵ھ کے نصف میں اطلاع ملی کہ سلطان نے مراکش پر قبضہ کر لیا تو ابو تاشفین اور ابو العشائر اپنے ساتھی عربوں کے ساتھ فرار ہو گئے اور علی بن مہدی نے اپنے السباع ساتھیوں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اور ابوحمو تازی پر چڑھ دوڑا اور مرادہ میں قصر وترمار کے پاس سے گزرا تو اس نے اسے تباہ کر دیا اور اس میں فساد برپا کیا اور اپنے پاؤں تلمسان واپس آ گیا اور اس کا بیٹا ابو تاشفین اپنے ساتھیوں اور ابو العشائر اور عربوں کو چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس آ گیا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جسے ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

حاکم مغرب سلطان ابو العباس کا تلمسان پر حملہ کرنا اور اس پر قبضہ کرنا اور ابوحمو کا جبل تاجموت میں قلعہ بند ہونا

جب سلطان ابو العباس نے مراکش پر قبضہ کر لیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو وہ اپنے دارالسلطنت فاس میں واپس آ گیا اور سلطان ابوحمو نے اس کے وطن پر حملہ کر کے اسے غصہ دلا دیا تھا حالانکہ وہ اور اس کا بیٹا ابو تاشفین مراکش سے اس کی غیر حاضری کے زمانے میں عربوں کے ساتھ تھے پس اس نے تلمسان جانے کی ٹھان لی اور وہ اپنی فوجوں کے ساتھ گیا اور یوسف بن علی نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور اس نے بھی اپنی فوج سمیت اس کے ساتھ کوچ کیا اور سلطان ابوحمو کو بھی خبر مل گئی تو وہ تلمسان کے محاصرہ کرنے اور اسے چھوڑنے میں متردد ہو گیا اور اس کے اور حاکم اندلس اور ابن الاحمر کے درمیان تعلق پایا جاتا تھا اور ابن الاحمر کو سلطان ابو العباس کے مقابلہ میں شہرت حاصل تھی اور وہ تلمسان ہونے کے بارے میں اس کی شان کا لحاظ کرتا تھا اور اسے وہاں جانے سے روکتا تھا اور اسے اس بارے میں اختیار دیتا تھا پھر سلطان ابو العباس نے اپنی بات کا پختہ ارادہ کر لیا اور ایک غفلت کے وقت میں تیاری کر کے تلمسان پر حملہ کر دیا ابوحمو کو خبر پہنچی تو اس نے اپنے مددگاروں اور ارباب حکومت پر یہ بات ظاہر کرنے کے بعد کہ وہ محاصرہ میں آ گیا ہے تلمسان کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیا پھر رات کے وقت صفصیف مقام پر وہ اپنی چھاؤنی میں گیا اور اہل شہر نے صبح کے وقت اسے تلاش کیا تو ان کی اکثریت دشمن کی دولت سے

خوف سے اس کے دامن سے وابستہ ہو کر اس کے پاس چلی گئی پھر وہ مراکش سے تازہ دم ہو کر [illegible] کی طرف لوٹ گیا اور سلطان ابوالعباس تلمسان میں داخل ہوا تو اس کی تلاش ہوئی اور اس نے ابوحمو اور اس کی قوم کے تعاقب کے لئے فوج بھیجی تو وہ بھی بھاگ کر تاجحمت سے بھی آگے گیا اور اس کے پہاڑ میں قلعہ بند ہو گیا اور [illegible] سے اس کا بیٹا اپنے [illegible] کے ساتھ اس کے پاس پہنچ گیا جس سے اس نے مدد حاصل کی اور اس نے وہاں [illegible] کرنے کا عزم کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل

سلطان ابوالعباس کی مغرب کی طرف واپسی اور اس کی حکومت میں اختلال اور سلطان ابوحمو کا اپنی سلطنت تلمسان کی طرف واپس آنا

جب سلطان ابوالعباس نے تلمسان کی حکومت پر قبضہ کیا تو اس نے ابن الاحمر کو اندلس کی طرف اس کی فتح کے خطوط اور تحفے بھیجے اور اس پر [illegible] کرنے کے بارے میں اس کی رائے کی مخالفت کرنے میں اس سے معذرت کی اور ابن الاحمر اس بات سے [illegible] ہوا [illegible] اس کی شان [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] سلطان ابوالعباس کی طاقت اس کے [illegible] حکومت میں [illegible] اس نے اس وقت موسیٰ بن سلطان ابوعنان کو [illegible] حکومت کے شہزادوں میں سے تھا [illegible] جو اندلس میں اس کے پاس تھا اور ضرورت کی چیزیں اسے مہیا کر کے دیں اور اس کے ساتھ [illegible] کی خدمت میں [illegible] جہاز پر سوار کرا دیا اور وہ ربیع الاول ۷۸۶ھ کو [illegible] کے میدان میں اترا [illegible] سلطنت سے [illegible] دیا اور [illegible] تلمسان کے [illegible] اور اس نے [illegible] سلطان [illegible] ۱۹ ربیع الاول ۷۸۶ھ کو [illegible] سلطنت میں داخل ہو گیا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور لوگوں نے اس کی بیعت [illegible] اور سلطان ابوالعباس کو تلمسان میں [illegible] تلمسان سے ایک مرحلہ پر اترا اس نے [illegible] تلمسان کی حکومت کے [illegible] اور سلطان ابوحمو اور اس کے بیٹے ابوتاشفین نے [illegible] اور اس نے [illegible] کے [illegible] تلمسان میں [illegible] سلطان ابوحمو نے اندلس سے

ماہر کاریگروں کو [illegible] کے پاس بھیجا تو انہوں نے ان کے لئے شاہی محلات اور باغات بنائے جن جیسے محلات اور باغات بعد میں آنے والے [illegible] اپنے خیال میں [illegible] کے لئے سلطان ابوالحسن کو ان محلات اور تلمسان کی فصیلوں کو تباہ و برباد کرنے کا [illegible] بادشاہ کے قتل [illegible] اس کے قتل کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن چشم زدن میں وہ سب برباد ہو گئے۔

اسی دوران میں کہ وہ ابو حمو کے [illegible] اطلاع ملی کہ ان کے عم زاد [illegible] موسیٰ بن سلطان ابو عنان نے ان کے دار السلطنت [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کے تخت پر [illegible] ہو گیا ہے تو وہ [illegible] کی طرف لوٹ [illegible] مغرب کو واپس آ گیا اور تلمسان کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا اور اس کے حالات [illegible] ان کے حالات میں آ گئے اور سلطان ابو حمو کو بھی یہ خبر [illegible] اپنی جگہ [illegible] تو وہ جلدی سے تلمسان کی طرف آ گیا اور اس میں داخل ہو گیا اور دوبارہ وہاں حکومت حاصل کر لی اور وہ ان محلات کے [illegible] اور اس نے تلمسان پر اپنی حکومت و سلطنت [illegible] کر دی۔

فصل

سلطان ابو حمو کی اولاد کے درمیان از سر نو حسد کا پیدا ہونا اور ابو تاشفین کا اس وجہ سے ان سے اور اپنے باپ سے کھلم کھلا مقابلہ کرنا

ابو حمو کی اولاد میں [illegible] پہنچا تھا اور وہ لوگوں سے [illegible] پوشیدہ تھا [illegible] جب سلطان ان کے درمیان [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] اور تلمسان [illegible] ابو تاشفین [illegible] جب باپ [illegible] کے [illegible] کی مدد [illegible] رہا [illegible] تیار ہو گیا اور [illegible] اصلاح کا تجربہ [illegible] اپنے بیٹے المنتصر کی ملاقات [illegible] کی طرف چڑھائی [illegible] الجزائر کی طرف چلا گیا اور اس نے تلمسان میں اپنے بیٹے ابو تاشفین کو جانشین بنایا اور اسے [illegible] الجزائر [illegible] اور [illegible] مختلف [illegible] کے [illegible] کے بارے میں [illegible] ابو تاشفین سے [illegible] بہت [illegible] تلمسان [illegible] اپنی فوج [illegible] جلدی سے آیا اور [illegible] المنتصر [illegible]

کر کے اپنے باپ پر حملہ کر دیا اور جس بیماری اور ناتوانی سے اسے تکلیف پہنچی تھی اس کا پردہ چاک کر دیا تو سلطان نے اس کے متعلق اسے حلف دیا اور اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ ابن وادی نے بھی اس پر اتفاق کر لیا پس وہ دونوں اکٹھے واپس آ گئے۔

فصل

سلطان ابوحمو کی دستبرداری اور اس کے بیٹے ابوتاشفین کا حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لینا اور اُسے قید کر دینا

جب سلطان بطحاء سے واپس آیا اور المنتصر کے ساتھ وہ جس رابطے کی امید رکھتا تھا وہ ناکام ہو گئی تو اس نے اپنی حکومت کے ایک مخلص دوست جو علی بن عبدالرحمن بن الکلیب کے نام سے مشہور تھا، کے ذریعے اس سے سازباز کی کہ وہ کسی ذریعے سے اس کی حاجت پوری کر دے تو وہ اسے اور دونوں کا جو مال ہے دے گا پھر اس نے اسے الجزائر کی عملداری بھی لکھ دی تاکہ وہ وہاں قیام کرے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس آ جائے موسیٰ کو اس بات سے آگاہی ہوئی تو اس نے ابوتاشفین کو اس کی خبر دے دی تو اس نے اپنے ایک آدمی کو ابن الکلیب کے قتل کرنے کے لئے اس کے پیچھے روانہ کیا اور وہ اس کے پاس گیا اور خط لے لیا تو وہ اس سے اس کی حقیقت امر پر مطلع ہوا کہ وہ آپ کے متعلق ہیں تو وہ غصے ہو گیا اور اس نے باپ کو اس نے برا بھلا کہا اور محل میں اس کے پاس گیا اور اسے محل سے نکال دیا اور اس کو بہت ملامت کی اور موسیٰ بن مخلوف ابوتاشفین کے پاس آ گیا اور اس نے سلطان کا دروازہ چھوڑ دیا اور اس کے بیٹے کو اس کے خلاف برانگیختہ کیا تو وہ کچھ دنوں کے بعد محل میں اپنے باپ کے پاس گیا اور اسے خلعت دے دیا اور اسے محل کے ایک کمرے میں ٹھہرایا اور اس کی سپرداری کی اور اس کے پاس جو مال اور ذخیرہ تھا اسے لے لیا اور پھر اسے وہران کی بستی میں بھیج دیا اور وہاں اسے قید کر دیا اور تلمسان میں اس کے جو بھائی موجود تھے انہیں بھی قید کر دیا یہ ۷۸۸ھ کے آخری دنوں کا واقعہ ہے۔

اور المنتصر، ابوزیان اور عمیر کو یہ اطلاع ملیانہ میں ملی تو انہوں نے قبائل حصین میں عربوں سے پناہ طلب کی تو انہوں نے انہیں پناہ دے دی اور ابوتاشفین اپنے پاس جبل تیطری میں اترا اور ابوتاشفین نے فوجیں تیار کیں اور بنی عامر اور سوید کے عربوں سے مدد لی اور المنتصر اور اس کے بھائی کی تلاش میں نکلا اور ملیانہ سے گزرا تو اس پر قبضہ کر لیا پھر جبل تیطری کی طرف آیا اور وہاں ان کے محاصرہ کے لئے ٹھہر گیا مگر ان پر قابو نہ پا سکا۔

فصل

سلطان ابوحمو کا قید سے نکلنا پھر اس کا گرفتار ہونا اور مشرق کی طرف جلاوطن ہونا۔

جب تیطری میں اپنے بھائیوں کے محاصرے سے سلطان ابوتاشفین کا قدم مضبوط ہو گیا تو اسے اپنے باپ کے بارے میں اوران کے امیر سے لگاتار خط و کتابت رہنے کے بارے میں شبہ پڑ گیا تو اس نے اس بارے میں اپنے دوستوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے اس کو اس کے قتل کرنے کا مشورہ دیا اور اس امر پر متفق ہو گئے تو ابوتاشفین نے اپنے بیٹے ابو زیان کو اپنے خواص کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا جن میں ان کا [illegible] عمران بن موسیٰ اور عبداللہ بن الخراسانی شامل تھے اور تلمسان میں سلطان کے جو بیٹے قید تھے انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ اور وہ وہران کی طرف چلے گئے اور ابوحمو نے ان کی آمد کے متعلق سنا تو اس نے ان سے خوف محسوس کیا اور مسجد کی دیوار پر چڑھ کر دہائی دی تو شہر کے لوگ ہر طرف سے جلدی کے ساتھ اس کے پاس آ گئے تو اس نے ان کے لئے ایک رسی لٹکائی تھی اس نے اپنے عمامے کے ساتھ جوڑا تھا تو انہوں نے اسے کھینچ لیا یہاں تک کہ وہ زمین پر پہنچ گیا اور لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور جو لوگ اسے قتل کرنے کے لئے آئے تھے وہ محل کے دروازے پر کھڑے تھے اسے بند کر دیا ہوا تھا جب انہوں نے ہجوم کی آواز سنی اور انہیں بات کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنی امان لے لی۔ پھر بات چلی اور اہل شہر نے سلطان پر اتفاق کر لیا اور خطیب نے اس میں [illegible] کی تو سب اراکین اور انہوں نے از سر نو اس کی بیعت کی اور وہ اسی وقت تلمسان کی طرف کوچ کر گیا اور ابوتاشفین کے آنا فانا اس میں داخل ہو گیا اور اس دوران وہ بے حفاظت پڑا تھا کیونکہ بنو مرین نے اس کی فصیلیں گرا دی تھیں اور اس کے قلعے کو برباد کر دیا تھا اور بنی عامر کے قبائل میں سے [illegible] اور [illegible] پیچھے رہ گئے تھے انہیں پیغام بھیجا تو وہ اس کے پاس آ گئے اور ابوتاشفین جو کہ یہاں تیطری کا محاصرہ کئے ہوئے تھا خبر پہنچی تو وہ اپنے پاس موجود فوجوں اور عربوں کے ساتھ واپس تلمسان آ گیا اور اس نے آ کر اس کے بعد اپنے کام کی تکمیل کرنے سے پہلے ہی اس کا خلیفہ ابوحمو گیا اور وہ مینار کی طرف بھاگ کر اس میں قلعہ بند ہو گیا اور ابوتاشفین شہر میں داخل ہوا اور [illegible] کا محاصرہ کر لیا اور دو دن تک [illegible] کی جنگ کے متعلق اطلاع پائی تو ابوتاشفین اس کے پاس آیا اور اس نے آ کر اسے اس کے گھوڑے سے نیچے اتارا تو [illegible] اسے قتل کرنے سے بچا لیا اور ایک کمرے میں قید کر دیا اور اس کے باپ نے اس سے التجا کی کہ وہ اسے حج کرنے کے لئے مشرق کی طرف بھیج دے تو اس نے اسے تلمسان سے کوچ کرنے والے تاجروں کے ساتھ [illegible] اسکندریہ لے جانے کے لئے بٹھا دیا اور اس نے وہران کے حکم سے اہل وعیال سمیت بھیجا جانے کے لئے کشتیوں پر سوار کروایا اور ابوتاشفین اپنی حکومت کی تنظیم کرنے میں لگ گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فصل

سلطان ابو حمو کا کشتی سے بجایہ اترنا اور تلمسان پر اس کا قبضہ کرنا اور ابو تاشفین کا مغرب جانا

[illegible]

[illegible]

میں اطلاع مل گئی اور وہ سعادت کی کامیابی کی آس لگائے بیٹھا تھا جس اس کی کوشش ناکام ہو گئی اور بنو عبد الواد اور جو عرب اس کے ساتھ تھے وہاں سے علیحدہ ہو گئے تو وہ بے سروسامانی کے ساتھ تلمسان سے بھاگ کر صحرا میں ان کے سرمائی مقامات میں چلا گیا اور سلطان ابو حمو جب ۷۸۸ھ میں تلمسان میں داخل ہوا اور اس کے بیٹے بھی اس کے پاس آ گئے اور ان کے ساتھ تلمسان میں مقیم ہو گئے اور اس کے بیٹے المنتصر کو مرض نے آ لیا اور وہ اس کے تلمسان میں داخل ہونے کے ایام میں فوت ہو گیا اور معاملہ ایسے ہی انجام پذیر ہوا واللہ اعلم۔

فصل

بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ ابوتاشفین کا حملہ کرنا اور سلطان ابو حمو کا قتل ہونا

جب ابوتاشفین اپنے باپ کے آگے آگے تلمسان سے نکلا اور سوید کے قبائل سے رابطہ کیا تو انہوں نے حاکم مغرب سے مدد مانگنے پر اتفاق کیا تو ابوتاشفین اور شیخ سوید محمد بن عریف حاکم فاس سلطان ابوالعباس اور بنی مرین کے سلطان کے پاس فریادی بن کر گئے کہ وہ ان دونوں کی مدد کریں تو اس نے ان کی آمد کی پذیرائی کی اور ان دونوں کو ان کے دشمن کے خلاف مدد دینے کا وعدہ دیا اور ابوتاشفین اس کے وعدے کی تکمیل کے انتظار میں اس کے پاس ٹھہر گیا اور ابوحمو اور حاکم اندلس ابن الاحمر کے درمیان محبت والفت کے تعلقات پائے جاتے تھے اور ابن الاحمر کا حاکم مغرب ابوالعباس کی حکومت میں اس وجہ سے کہ اس نے اس کی حکومت کے آغاز میں اس کی مدد کی تھی۔

پس ابوحمو نے ابوتاشفین کو مغرب سے اس کے پاس آنے سے ہٹانے کے لئے پیغام بھیجا تو حاکم مغرب نے اپنے عہد کی پاسداری کرتے ہوئے نرمی سے جواب دیا اور وقت اس کی مدد کرنے سے بہلاتا رہا اور ابن الاحمر نے اس بارے میں اس سے اصرار کیا تو وہ عذرات میں مشغول ہو گیا۔

ابوتاشفین کا محمد بن یوسف سے معاہدہ اور جب ابوتاشفین نے دیکھا کہ ... حکومت کے وزیر محمد بن یوسف بن علال کے ساتھ معاہدہ کر لیا جس کے متعلق اس کا خیال تھا کہ وہ اس پر حاوی ہے تو اس کی توقع تھی کہ وہ اس کے دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد کرے گا جو حقیقت میں اس کی سلطنت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرتا رہا اور ابن الاحمر کے وعدوں سے لگا رہا یہاں تک کہ سلطان نے اس کے مطلب کا جواب دیا اور اپنے بیٹے امیر ابوالفارس اور وزیر محمد بن یوسف بن علال کو فوجوں کے ساتھ ابوتاشفین کی امداد کے لئے بھیجا اور وہ ۷۹۱ھ کے آغاز میں فاس سے چلے اور تازی تک پہنچ گئے اور سلطان ابوحمو کو بھی ان کے متعلق اطلاع مل گئی تو وہ تلمسان سے نکلا اور اس نے بنی عامر اور الخراج بن عبیداللہ سے اپنے مددگاروں کو اکٹھا کیا اور تلمسان پر بھاگتے ہوئے جبل بنی ورنید کو شکار کر کے الغیران میں قیام پذیر ہو گیا اور ابوتاشفین کو اطلاع

کی تو اس نے مغرب کے بعد [illegible] سلطان موسیٰ بن عثمان کو تلمسان کی طرف بھیجا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس میں ابو تاشفین کی امارت کو قائم کیا اور ابو حمو کے بیٹے نے آ کر اطاعت کی تو اس نے ایک دستے [illegible] پر حملہ کر دیا جن پر ابو تاشفین کا [illegible] اسے چھوڑ دیا اسے گرفتار کر لیا [illegible] اپنے باپ کے پاس [illegible] جہاں اس کا باپ مقیم تھا تو ابو حمو نے اس کے [illegible] اور اس نے [illegible] قتل کر دیا اور حاکم مغرب کے بیٹے [illegible] کے پاس [illegible] جانے پر مجبور ہو گئے [illegible] ساتھ جنگ کرنے [illegible] سلیمان [illegible] جنگل میں [illegible] کے لئے ان کے آگے چلا یہاں تک کہ [illegible] قبائل [illegible] حملہ کر دیا اور انہیں جنگ میں [illegible] ان کی کثرت کی وجہ سے ان سے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتے تھے اور شکست کھا کر بھاگ گئے اور [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] ابو تاشفین کے پاس [illegible] اس کے بیٹے کو قید کر لیا اور اس نے [illegible] ابو تاشفین نے اس [illegible] قتل کرنے [illegible] قتل کرنے پر قدرت دے دی تو اس نے اسے قتل کر دیا۔

اور ابو تاشفین اپنے باپ کے بعد تلمسان میں داخل ہوا اور [illegible] یہاں تک کہ اس نے اس سے [illegible] مغرب کی طرف واپس چلے گئے اور [illegible] تلمسان میں [illegible] حاکم مغرب [illegible] ان کے [illegible] بیان کریں گے۔

فصل

ابو زیان بن ابو حمو کا تلمسان کے محاصرہ کیلئے جانا پھر وہاں سے اس کا بھاگنا اور حاکم مغرب کے پاس چلا جانا

جب سلطان ابو حمو نے تلمسان [illegible] اپنے بیٹے ابو زیان کو [illegible] معزول کیا اور ابو تاشفین [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible] ابو زیان [illegible] قبائل کے ساتھ [illegible] کرنے کے [illegible] دونوں کے [illegible] گئے [illegible] کے پاس [illegible] کا جواب [illegible] مغرب [illegible] کے پاس [illegible] اس نے [illegible]

[illegible] گئے تو وہاں سے پاس گئے اور اس نے اپنی دعوت کو قائم کیا اور [illegible] کے شیخ مسعود بن صغیر نے اس کی اطاعت اختیار کرلی اور وہ سب کے سب رجب [illegible] میں تلمسان کی طرف گئے اور [illegible] ان کا محاصرہ کر لیا اور ابو تاشفین سے [illegible] تو انہوں نے ابو زیان کے بارے میں اختلاف کیا اور ابو تاشفین نے شعبان [illegible] میں ان کے مقابلے میں نکل کر انہیں شکست دی اور [illegible] ابو زیان [illegible] کے قبائل سے [illegible] تلمسان کا محاصرہ [illegible] اور ابو تاشفین نے اپنے بیٹے کو مغرب کی طرف [illegible] جب [illegible] ابو زیان نے تلمسان [illegible] اور صحرا کی طرف چلا گیا [illegible] حاکم مغرب کے پاس جانے کا ارادہ کیا اور اس کے پاس [illegible] اس نے [illegible] اور اس نے ابو تاشفین کے مقابلہ میں [illegible] ابو تاشفین کی وفات تک اس کے پاس ٹھہرا۔

فصل

ابو تاشفین کی وفات اور حاکم مغرب کا تلمسان پر قبضہ کرنا

امیر ابو تاشفین [illegible] تلمسان پر قابض رہا اور اس میں حاکم مغرب [illegible] سلطان ابو العباس [illegible] کی دعوت کو قائم کرتا رہا اور [illegible] اس کا بھائی امیر ابو زیان حاکم مغرب کے پاس مقیم ہوا [illegible] سلطان ابو العباس [illegible] ابو تاشفین [illegible] تلمسان کی حکومت پر قبضہ کرنے کے لیے [illegible] ابو تاشفین [illegible]

یوسف بن ابی حمو: اور یوسف بن ابو حمو نے [illegible] ابو تاشفین سے پہلے الجزائر کا والی تھا [illegible] جب [illegible] ابو تاشفین [illegible] سلطان ابو العباس [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کی طرف [illegible] تلمسان [illegible] اپنے باپ کی دعوت کو قائم [illegible] یوسف بن ابی [illegible] مغرب [illegible]

فصل

حاکم مغرب ابوالعباس کی وفات اور ابوزیان بن ابوحمو کا تلمسان اور مغرب اوسط پر قبضہ کرنا

سلطان ابوالعباس بن ابوسالم جب تازی پہنچا اور اس نے اپنے بیٹے ابو فارس کو تلمسان بھیجا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہ تازی میں ٹھہر کر اپنے بیٹے اور اپنے وزیر صالح کے حالات کی نگرانی کرنے لگا جس نے بلادِ شرقیہ کے فتح کرنے میں جلد بازی کی تھی اور یوسف بن علی بن غانم جو معقل میں سے اولاد حسین کا امیر تھا اس نے ۷۹۳ھ میں حج کیا اور مصر کے ترکی بادشاہ الظاہر سے برقوق میں ملاقات کی اور سلطان کے پاس جا کر ایک پارٹی نے اسے اطلاع دی کہ اس کا اپنی قوم میں کیا مقام ہے تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کے حج کے بعد اس نے حاکم مغرب کو شاہی دستور کے مطابق شاہانہ تحائف بھیجے جن میں اس کے ملک کا عجیب سامان تھا لیکن جب یوسف وہاں پر سلطان ابوالعباس کے پاس آیا تو اس کی شان بدل گئی اور وہ اس مجلس میں بیٹھا جسے اس نے اس کے دکھانے اور فخر کرنے کے لئے تیار کیا تھا اور اس نے اس سامان کے بدلے میں اسے جید گھوڑے، سامان اور کپڑے دیئے یہاں تک کہ وہ اس سے راضی ہو گیا اور اس نے یوسف بن علی کے ساتھ اس شخص کو بھیجنے کا ارادہ کیا جو پہلے یہ سامان لے کر آیا تھا اور یہ کہ وہ اسے اپنے قیام کے دنوں میں تازی سے بھیجے گا مگر وہاں اسے مرض نے آ لیا جس سے وہ محرم ۷۹۶ھ میں فوت ہو گیا۔

اور انہوں نے اس کے بیٹے ابو فارس کو تلمسان سے بلا کر تازی میں اس کی بیعت کر لی اور اس کی جگہ اسے حکمران بنایا اور اس کے ساتھ فارس واپس آ گئے اور ابوزیان بن ابوحمو کو قید سے رہا کر دیا اور وہ تلمسان کا امیر اور سلطان ابوالعباس کے بعد اس کا نائب بنا کر بھیج دیا جس نے وہاں جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے بھائی یوسف بن الزابیہ نے بنی عامر کے قبائل سے رابطہ کیا جو تلمسان جا کر اس پر حملہ کرنا چاہتا تھا اور جب ابوزیان کو یہ اطلاع ملی تو اس نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں اس شرط پر بے شمار مال دیا کہ وہ اسے اس کے پاس بھیج دیں تو انہوں نے اس کی یہ بات قبول کر لی اور اسے ابوزیان کے معتبر لوگوں کے سپرد کر دیا اور وہ اسے لے کر چل پڑے تو بعض عرب قبائل نے اس کو ان سے چھڑانے کے لئے رکاوٹ کی مگر انہوں نے اسے قتل کرنے میں جلدی کی اور اس کا سر کاٹ کر اس کے بھائی ابوزیان کے پاس لے گئے تو اس کی گردش ختم ہو گئی اور اس کے مرنے سے فتنہ بھی ختم ہو گیا اور اس کی حکومت کے معاملات درست ہو گئے اور وہ آج تک اسی حالت میں ہیں۔

اور اب ہم نے زناتہ ثانیہ میں سے بنی عبدالواد کی حکومت کے بارے میں گفتگو کر لی ہے اور زناتہ سے زمانۂ اول کے ان کے لوگوں کے حالات بیان کرنے باقی رہ گئے ہیں جو ان میں سے حکومت کے آغاز میں بنی مرین کے پاس چلے گئے تھے اور وہ بنو کمی ہیں جو علی بن القاسم کے قبائل میں سے ہیں جو عابد اللہ بن علی کے بھائی ہیں اور بنی تیدوز کے حالات بیان کرنے

دیتے ہیں جو مراکش میں ان کے امراء ہیں اب ہم ان کے حالات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بنی عبدالواد کے مفصل حالات بیان کریں گے۔

والله وارث الارض ومن علیها وهو خیر الوارثین

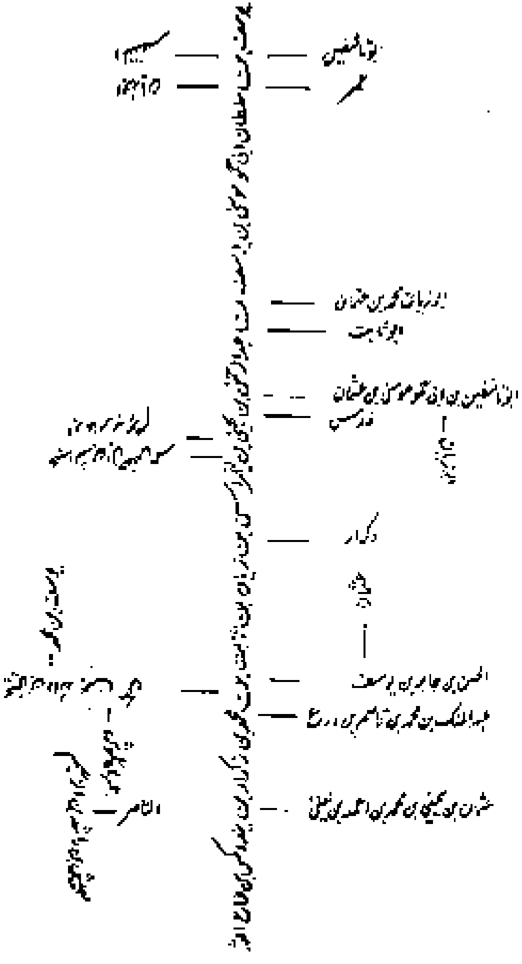
ابو الفضل
عمر
ابو زیان محمد بن عثمان
ابو ثابت
ابو الفضل بن ابی حمو موسیٰ بن عثمان
الحسن بن جابر بن یوسف
عبدالملک بن محمد بن قاسم
عثمان بن یحییٰ بن محمد بن احمد
الناصر

فصل

بنو القاسم بن عبد الواد کے بطن بنی کمی کے حالات کہ وہ بنی مرین کی طرف کیسے آئے اور نواح مراکش اور ارض سوس میں انہیں جو ریاست حاصل تھی اس کا بیان

قبل ازیں بنو عبد الواد کے بارے میں ہم نے جو گفتگو کی ہے اس سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ بنی کمی [illegible] قائم کے قبائل میں سے ہیں اور وہ [illegible] بنی القاسم میں ہیں جو طاع اللہ اور بنی زیان اور بنی مطہر [illegible] بنی [illegible] کے بھائی ہیں وہ تمام [illegible] کے درمیان [illegible] پھر جب طاع اللہ اور ان کے درمیان [illegible] پائی جاتی تھی اور بنی کمی کا سردار کندوز بن عبد اللہ [illegible] یغمراسن بن زیان بن ثابت [illegible] کے [illegible] اور [illegible] نے ان سے [illegible] کندوز کو [illegible] کر کے [illegible] دیا اور کندوز کا سر [illegible] زیان کے پاس [illegible] ان کو [illegible] دینے کے لئے ان کی دشمنی [illegible] بنی کمی کی [illegible] کے [illegible] چلے گئے اس وقت ان کا سردار عبد اللہ بن کندوز تھا [illegible] کے پاس [illegible] یہاں تک کہ اس نے تلمسان پر قبضہ کر لیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور [illegible] نے تلمسان میں [illegible] اس کا بیٹا [illegible] مغرب کی طرف کوچ کر گئے [illegible] مراکش [illegible] حکومت بھی [illegible] مراکش [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] عثمان بن ابی [illegible] اور اس کے بھائی [illegible] کے لئے [illegible] امرا کی [illegible] بھائی [illegible] ان علاقوں میں [illegible] ارض سوس میں جا بسے ۔

عبداللہ بن کندوز، المستنصر سے دوبارہ جنگ: اور یعقوب بن عبدالحق نے دوبارہ عبداللہ بن کندوز کو ان کے بھتیجے عمر بن ادریس کے ساتھ علاقہ افریقہ المستنصر کے پاس بھیجا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور بنو کمی مرین کے ساتھ مل کر ان کا ایک بطن بن گئے اور عبداللہ بن کندوز فوت ہو گیا اور اس کے بعد بنی کمی کی حکومت اس کے بیٹے عمر بن عبداللہ کو ملی اور جب یوسف بن یعقوب بن عبدالحق نے مغرب اوسط پر حملہ کیا اور تلمسان کے محاصرہ میں مشغول ہو گیا اور بنو عبدالواد بنی مرین کی طرف سے جو مصیبت نازل ہوئی اس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو بنو کمی کی غیرت میں آ گئے اور اپنی قوم کے ساتھ [illegible] ہو گئے اور انہوں نے سلطان کی مخالفت کرنے اور اس کے خلاف خروج کرنے پر اتفاق کر لیا اور ۶۷۲ھ میں مغرب چلے گئے اور بلاد سوس پر قبضہ کر لیا اور سلطان کے بھائی نے جو امیر مراکش تھا ان کے مقابلہ میں عیش بن یعقوب کو بھیجا تو انہوں نے تارودانت میں اس سے جنگ کی اور اسے مغلوب کر لیا اور ان کی مخالفت پر قائم رہے پھر ۶۷۶ھ میں تارودانت میں دوبارہ [illegible] ان کی جنگ ہوئی تو اس نے انہیں عظیم شکست دی جس نے ان کی قوت کو پارہ پارہ کر دیا اور عمر بن عبداللہ اور ان کے [illegible] کی ایک جماعت قتل ہو گئی اور وہ [illegible] کے [illegible] تلمسان چلے گئے۔

تارودانت کی تباہی: اور عیش بن یعقوب نے [illegible] تارودانت کو [illegible] کے بعد بنو کندوز یہ لوگ تلمسان میں [illegible] پھر انہیں [illegible] بن عمر اور ان کے بیٹوں سے خیانت کا خوف محسوس ہوا تو وہ مراکش لوٹ آئے اور سلطان کی فوجوں نے ان کا تعاقب کیا اور ان میں سے محمد بن ابوبکر بن حمامہ بن کندوز نے جنگ میں بڑی شجاعت دکھائی اور وہ شکست کھا کر صحرا کی ریت میں اپنی نجات کا [illegible] چلے گئے یہاں تک کہ سلطان یوسف بن یعقوب فوت ہو گیا اور انہوں نے [illegible] کے بارے میں [illegible] تو انہیں [illegible] کر چکے تھے معاف کر دیا اور [illegible] ان کی دوستی کا اہتمام [illegible] اور [illegible] عمر کے بعد ان کا بیٹا محمد بنا [illegible] ان کے بعد ان کا بیٹا موسیٰ بن محمد [illegible] رہا۔

اور سلطان ابوثابت نے [illegible] جنگ کے [illegible] اور ان کے [illegible] ابوعلی سے [illegible] اپنے باپ سلطان ابوسعید کی صحبت کی وجہ سے [illegible] مراکش کے [illegible] جب موسیٰ بن محمد فوت ہو گیا تو سلطان ابوالحسن نے اس کی جگہ اس کے بیٹے یعقوب بن موسیٰ کو [illegible] بنایا اور جب اس نے تلمسان پر قبضہ کیا [illegible] اور [illegible] اور ان کے [illegible] سلطان ابو [illegible] یعقوب بن موسیٰ نے ان سے [illegible] سلطنت [illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] کے پاس آ گئے اور اس نے اس کام [illegible] تو انہوں نے اس کی بات کو [illegible] کیا اور [illegible] کے پاس چلا آیا [illegible] طرح انہوں نے سلطان کو [illegible] اور اس کے بعد تلمسان چلے گئے اور [illegible] امارت [illegible] دی۔

یعقوب بن موسیٰ کی وفات: اور یعقوب بن موسیٰ افریقہ میں فوت ہو گیا اور اس کا بھائی [illegible] مغرب چلا گیا اور سلطان

ابو حمان نے ان کی شجاعت اور سرداری پر یوسف بن محمد کو عامل مقرر کیا جو دینی لحاظ سے ان کا ہم راز تھا پس اس نے بھی ان میں اسی طرح قیام کیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن عیسیٰ حکمران بنا اور اس دور میں وہ امیر مراکش کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اور سامان کی خدمت سرانجام دیتے ہیں جس میں انہیں آسودگی اور کفایت حاصل ہے اور گویا وہ زیان بن ثابت کے قتل کی عداوت کی پختگی کی وجہ سے بنی عبدالواد سے الگ تھلگ ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین لا رب غیرہ ولا معبود سواہ۔

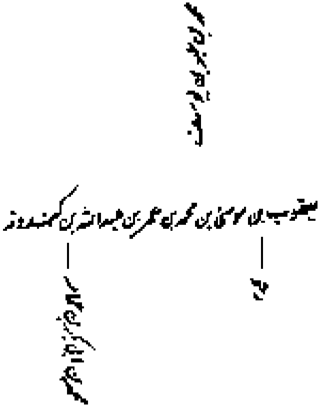

فصل

بنو راشد بن محمد بن یادین کے حالات اور کی اولیت اور گردش احوال کا بیان

بنی یادین کے ذکر کی تفصیل سے قبل ہم مندان کے ذکر کو مقدم کیا ہے کیونکہ یہ ہمیشہ سے بنی عبدالواد کے حلیف اور ان کے مددگار رہے ہیں اور ان کے حالات انہی کے حالات ہیں اور راشد ان کا باپ ہے اور وہ یادین کا بھائی ہے اور جیسا کہ ہم

بیان کر چکے ہیں کہ اس نے [illegible] بنی عبدالواد کو قتل کر دیا اور ان کے [illegible] صحرا کے جبل میں تھے جو راشد کے نام سے مشہور ہے [illegible] ان کے [illegible] کا نام [illegible] تھا اور قبائل [illegible] میں سے [illegible] کے سوا کسی نے اطاعت نہیں کی [illegible] تھے اور بطون [illegible] سے جو [illegible] تلمسان کے [illegible] قصر سعید میں رہتے تھے۔

اور جبل [illegible] کا موطن تھا جنہیں حکومت [illegible] حاصل تھی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور جب بنی [illegible] حالت [illegible] ہو گئی اور ان کی حکومت جاتی رہی تو ان کے بطون میں سے جبل راشد میں رہنے والے بنو راشد نے [illegible] کے سوا [illegible] تک [illegible] کی جہاں انہوں نے [illegible] پر غارت گری کی اور ان کے [illegible] طویل جنگ ہوئی یہاں تک کہ انہوں نے ان [illegible] میں ان پر غلبہ پا لیا اور انہیں [illegible] کی طرف جانے پر مجبور کر دیا [illegible] مقیم ہو گئے جو تلمسان [illegible] جبل [illegible] میں مقیم ہو گئے اور بنو راشد نے ان کے [illegible] پر قبضہ کر لیا پھر انہوں نے ان کے [illegible] وطن بنا لیا [illegible] ان کے نام سے مشہور ہے [illegible] کا علاقہ ہے [illegible] تلمسان کے بادشاہ تھے [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] کے بعد ان [illegible] الامیر بھی تھا [illegible] سے قتل [illegible] کے حالات میں بیان کیا ہے [illegible] اس پہاڑ میں [illegible] کے قتل کے [illegible] جب [illegible] اس پہاڑ پر قبضہ کیا تو انہوں نے [illegible] کا قلعہ [illegible] کیا اور ان کی [illegible] قبلہ کی طرف [illegible] یہاں تک کہ [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] کی طرف جانے پر مجبور کر دیا ہے۔

اور ان [illegible] بنو راشد کا [illegible] بنی عبدالواد کے مغرب [illegible] کی طرف [illegible] کے درمیان ہوا اور [illegible] کے ساتھ ان کی [illegible] کے خلاف [illegible] مددگار تھے اور ان کی [illegible] ان کے [illegible] کے نام سے مشہور تھا اور [illegible] ابراہیم بن محمد [illegible] کے بھائی [illegible] کر ان کی امارت سنبھال لی [illegible] وقت [illegible]

بنی ورزمار [illegible] اور اس کا چچا [illegible] بنی ورزمار [illegible] اس نے اپنے چچا ابراہیم کو قتل کر دیا [illegible] ان کی ریاست [illegible] بنی ورزمار میں مقیم ہو گئی [illegible] ریاست [illegible] ابراہیم بن [illegible] اس کا بیٹا [illegible] کا معاصر تھا [illegible] جب [illegible] میں فوت ہوا تو ان کی [illegible] کے بعد [illegible] بنی ورزمار [illegible] مقرر ہوا [illegible] کے بعد [illegible] کے درمیان کوئی [illegible] تھا۔

اور جب [illegible] نے تلمسان میں [illegible] آیا تو بنو راشد سلطان ابوالحسن کی اطاعت میں آ گئے [illegible] ان کا سردار ابو یحییٰ موسیٰ بن عبدالرحمن بن [illegible] ابراہیم تھا اور اس کے چچا [illegible] بنی ورزمار کے [illegible] تلمسان [illegible] گئے اور [illegible] اور ان کے [illegible] کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا [illegible] کے تمام سرداروں کو مغرب اقصیٰ میں منتقل کر دیا اور [illegible] بنی ورزمار بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو مغرب کی طرف گئے تھے اور انہوں نے [illegible] بنی عبدالواد [illegible] موسیٰ بن [illegible] کے ہاتھ پر [illegible] حاصل ہوا [illegible] کے عہد [illegible] کا سردار [illegible]

یحییٰ بن موسیٰ تھا یہ وہی تھا جو بنی مرین کی حکومت سے بھاگ کے پہنچ آیا تھا لیکن ابوحمو نے اس پر ان کے ساتھ سازش کرنے کی تہمت لگائی اور اسے گرفتار کر لیا اور مدت تک وہاں میں قید رکھا اور وہ قید خانے سے بھاگ کر مغرب چلا گیا اور مدت تک ان کے قبائل میں سفر کرتا رہا۔ پھر اطاعت کی طرف واپس آ گیا اور اس نے سلطان ابوحمو سے عہد لیا اور اس نے اسے اس کی قوم کا حاکم بنا دیا پھر اسے گرفتار کر لیا اور اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے ۷۸۱ھ میں اسے اس کے قید خانے میں قتل کر دیا اور بنی وجدیجن اور توجین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

ابو بکر بن عریف کی امارت کی معزولی کے بعد اس کے بھائی ابوزرکن بن تاشفین نے سنبھالی پھر اس کے بیٹے یوسف بن ابوزرکن نے سنبھالی پھر ان کے بعد دوسرے لوگوں نے سنبھالی جن کے نام مجھے یاد نہیں یہاں تک کہ بنو عبدالواد نے ان پر غلبہ پا لیا اور اس صدی میں تمام وطن ان کی مملکت میں شامل ہو گیا جیسا کہ ہم سلطان کے ذکر میں بیان کر چکے ہیں اور ان کے حالات ان کے بیان میں اس باب میں پہلے بیان کر آئے ہیں والله وارث الارض ومن علیها

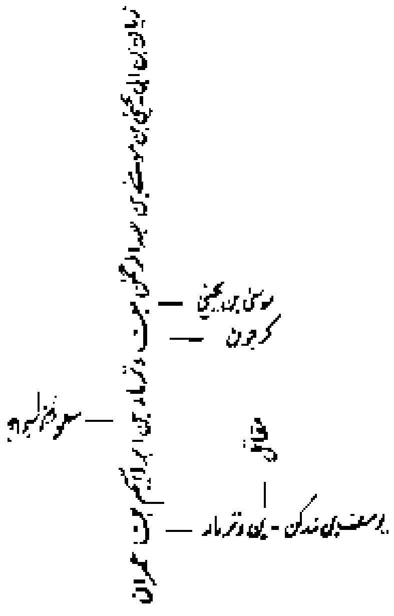

فصل

بنو یادین کے قبائل میں سے بنی توجین کے حالات جو زناتہ کے طبقہ ثالثہ میں سے تھے اور مغرب اوسط میں انہیں جو حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا بیان اور اس کا آغاز و انجام

یہ قبیلہ بنو یادین کا [illegible] اور [illegible] قبیلہ ہے اور ان کے مواطن [illegible] کے [illegible] سے جبل وانشریس کے سامنے وادی شلف کی دونوں جانب ہیں۔ اس عہد میں [illegible] ہیں اور اسرسو [illegible] کے مغرب کی جانب [illegible] بطون [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] کا [illegible] سے [illegible] اسرسو کا علاقہ بنی توجین کے قبضہ میں آ گیا اور انہوں نے اسے اپنے پہلے مواطن کے ساتھ شامل کر لیا اور ان کے مواطن [illegible] جانب [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے دور میں ان کی ریاست عطیہ [illegible] اور اس کے بعد [illegible] لقمان بن المعتز [illegible] عبد القوی بن العباس نے [illegible] کیا [illegible] کے ساتھ جنگ کی اور [illegible] نے [illegible] ان سے [illegible] پر چڑھائی کی اور وادی شلف پر [illegible] ان کے [illegible] آ گئے اور انہوں نے [illegible] کے ساتھ جنگوں میں [illegible] کارنامے [illegible]

لقمان بن المعتز: [illegible] لقمان بن المعتز [illegible] سے [illegible] اور [illegible] قوم [illegible] کے قریب تھی [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] معاملے کے [illegible] جنگ [illegible] حاصل کی تھی [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] شہروں [illegible] کی [illegible] کے لئے [illegible] کا [illegible] کے بعد [illegible] ان کی ریاست [illegible] بن [illegible] کا لقب [illegible] ان کی ریاست عطیہ [illegible] کو حاصل تھی جس کا لقب عطیہ [illegible] تھا [illegible] ان کے عہد میں ان کے [illegible] کے درمیان [illegible] کی [illegible] بن القاسم نے [illegible] ادا کیا [illegible] مسلسل ان میں [illegible] ان کے مواطن میں ان پر غلبہ پالیا [illegible]

کہ ہم بیان کریں گے۔

عطیۃ الحو کی وفات اور جب عطیۃ الحو فوت ہو گیا تو ان کی امارت ابو العباس نے سنبھالی اور مغرب اوسط کے نواح پر حملہ کرنے میں اس نے بڑے کارنامے کئے اور اس نے موحدین کی اطاعت کی تھی۔ یاد رکھو یہاں تک کہ عبد المؤمن فوت ہو گیا اور ان بنو عامل تلمسان الغزیہ بن لوطان نے اس کو دھوکے سے قتل کرنے کی سازش کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد ان کی امارت اس کے بیٹے عبد القوی نے سنبھالی جو ان کی ریاست میں یکتا ہو گیا اور اس کے بعد اس کی اولاد ریاست کی وارث ہوتی رہی جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

بنو توجین کے مشہور بطون اور بنو توجین کے مشہور بطون ان دنوں بنو یدللتن، بنو قرین، بنو مادون اور بنو زنداک ایک بطن ہو تیغرین اور بنو منکوش تھے اور ان بطن کے جانشین بنو مادون تھے پھر بنو تیغرین، بنو یدللتن اور بنو منکوش وہ ان قبیلوں کے جامع بنو توجین تھے اور بنو زنداک کا نسب ان میں شامل ہے وہ بطون مغراوہ میں سے ہیں اور ان بنو منکوش میں سے عبد القوی بن العباس بن عطیۃ الحو ہے جس نے ایک زناتی نسب شناس مؤرخ کے ہاں اس کا نسب اسی طرح دیکھا ہے۔

اور جب بنی عبد المؤمن کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو تمام بنو توجین کی ریاست عبد القوی بن العباس بن عطیۃ الحو کو حاصل تھی اور ان کے تمام قبائل سامنے کی جانب نواحی میں رہتے تھے اور جب بنو عبد المؤمن کی حالت کمزور ہو گئی اور مغراوہ متیجہ کے میدانوں اور پھر جبل وانشریس پر متغلب ہو گئے تو ابن عبد القوی اور اس کی قوم نے ان سے وانشریس کے معاملہ میں جھگڑا کیا اور ان سے جنگ کی یہاں تک کہ ان پر غالب آ گئے اور وانشریس ان کے مقبوضات میں شامل ہو گیا اور ان کے قبائل میں سے بنو تیغرین اور بنو منکوش نے اسے اپنا وطن بنا لیا پھر وہ مدیہ پر متغلب ہو گئے اور بنو مدیہ کے تمام قبائل نے اسے اپنا وطن بنا لیا اور ان میں سے بنی یدللتن کو فوقیت حاصل تھی اور بنی یدللتن کی ریاست بنی [illegible] کو حاصل تھی اور ان کے بطون میں سے بنو تیغرین وانشریس کے رستے اپنے پہلے مواطن میں رہے اور ان میں سے قوی بطون بنو تیغرین اور اولاد عزیز بن یعقوب بنی عطیۃ الحو کے حلیف تھے اور سب کے سب وزراء کے نام سے معروف تھے اور جب انہوں نے اوطان تلمسان پر قبضہ کیا اور مغراوہ کو لمدیہ، وانشریس اور تافرکینت سے نکال باہر کیا اور ان کی حکومت مخصوص کر لی اور وہ ان کے مضافات اور تاج و تخت کی طرح زناتہ کی دولتوں کی مغربی طرف سے رکاوٹ بنا رہا اس وقت ان کا سردار عبد القوی بن العباس تھا اور سب کچھ اس کے حکم سے ہوتا تھا جس عمرانی حکومت اس نے کی تھی اور اس نے اس میں خیموں میں رہائش رکھی اور شہروں کو چھوڑ دیا اور چراگاہوں کی تلاش کرنے والوں کو بھیجا اور وہ موسم سرما میں صحراء کی طرف چلے جاتے اور موسم گرما میں ان کے [illegible] اور عبد القوی اور اس کے بیٹے محمد نے ہمیشہ اطاعت کی اور اس کے بعد اس کے بیٹوں نے امارت کے متعلق جھگڑا کیا اور ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور بنو عبد الواد ان کے مواطن پر متغلب ہو گئے اور بنو یدللتن نے بھی ان کے مقابلہ میں طاقت کا اظہار کیا اور بنی عبد الواد کی طرف آ گئے اور ان کی اولاد وانشریس میں باقی رہی یہاں تک کہ ان کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے۔

قلعہ مرات اور عبد القوی نے جب مغراوہ، جبل وانشریس پر قبضہ کر لیا تھا اس نے قلعہ مرات کی حد بندی کی حالانکہ وہ بن

سے قبل محمد بن منصور نے اس کی حد بندی کا کام شروع کر دیا ہوا تھا جس نے ایک بستی بنائی جو اس سے متصل نہ کر سکا تو اس کے بعد محمد بن عبدالقوی نے اس کو مکمل کیا اور جب مولائی مستنصر نے افریقہ کی حکومت کو مضبوط کر لیا اور موحدین کی خلافت انہیں مل گئی تو امیر ابوزکریا نے مغرب اوسط پر حملہ کر دیا اور ... کیونکہ بنی ... نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ تاحال اس کے ساتھ ہو گئے اور اس نے ان سے بار بار جنگ کی اور ان میں سے ... ہو کر آمیان کو لے گیا اور ایک جنگ میں بنی توجین کے امیر عبدالقوی بن عباس کو گرفتار کر لیا اور الحضرۃ میں قید کر دیا پھر اس پر احسان کرتے ہوئے اس شرط پر رہا کر دیا کہ اس کی قوم ان سے دوستانہ تعلقات پیدا کرے گی اور وہ مدد کی مجبوری کی اور اس کی قوم کی مدد کرے گی۔

ابوزکریا کی تلمسان پر چڑھائی: اس کے بعد امیر ابوزکریا نے تلمسان پر حملہ کیا تو عبدالقوی اور اس کی قوم بھی اس کے ہمراہ لشکروں میں شامل تھے اور جب اس نے تلمسان پر قبضہ کر لیا اور الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا تو اس نے عبدالقوی کو اس کی قوم اور اس کے وطن پر امیر مقرر کیا اور اسے آلہ بجانے کی اجازت دی اور سب سے پہلے مرکز میں بیٹھا۔ جبکہ زناتہ کا خیمہ اور خلیفہ جنگ میں بنی مرین اور دوسرے ان کے مقابلہ میں مختلف ہوتے رہتے تھے۔

اور جب بنو توجین اور ان کی قوم کے ہاتھ سے سعید بلاد ... کو جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو یغمراسن نے ... کے باقی ماندہ قبائل کو مغرب سے جنگ کرنے اور بنی مرین کے اس کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے جمع کیا تو عبدالقوی بھی ۶۴۷ھ میں اپنی قوم سمیت اس کے ساتھ شامل ہو گیا اور وہ دونوں تلمسان پہنچ گئے اور بنی مرین ... ابو یحییٰ بن عبدالحق نے اپنی قوم سمیت اس کے ساتھ ... ۶۴۷ھ میں ... اور امیر بنی مرین ابو یحییٰ بن عبدالحق نے اپنی قوم کے ساتھ ... راہ پر آ گئے اور اس نے ان کا تعاقب کیا اور ... جنگ ہوئی اور بنی عبدالواد کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور ان کو شکست ہوئی جس کا ذکر ہم نے بنی عبدالواد کے حالات میں کیا ہے۔

عبدالقوی کی وفات: اور اسی سال واپس آتے ہوئے عبدالقوی نے اپنے مواطن میں ... مقام پر وفات پائی اور اس کے بعد اس کا بیٹا یوسف اس کی امارت سنبھالی۔ ... اور وہ اس منصب پر ایک ہفتہ قائم رہا پھر اس کے بھائی محمد بن عبدالقوی نے جو باپ کا ولی عہد بھی تھا اس نے اپنے باپ کے دفن کے ساتویں روز اس کی قبر کے اوپر اسے قتل کر دیا اور اس کا بیٹا صالح بن یوسف ... کی طرف ... بھاگ گیا اور وہاں کے بیٹے ... میں مقیم ہو گئے اور محمد نے بلاشرکت غیرے بنو توجین کی ریاست سنبھالی اور اس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور وہ ایسا سردار تھا جو ... کا ... رہا تھا۔

یغمراسن اور محمد بن عبدالقوی کی جنگ: اور یغمراسن نے اس سے ... کیا اور ۶۴۹ھ میں اس سے جنگ کرنے کا عہد کیا اور تلمسان ... قصبہ کی طرف گیا ... اس سے جنگ کی ... اس کا پتہ نہیں چلا ... جماعت کے ساتھ ... اس نے ... روز تک ان کا محاصرہ کئے رکھا پھر ... وہاں سے واپس آ گیا پھر انہوں نے جنگ کے ... اور یغمراسن نے ... بنی مرین کے ساتھ ان کے ... جنگ کرنے کے ... تو اس نے ان کی ... قبول کر لیا اور ... ساتھ ... میں داخل ہو ...

اور تازی کے درمیان کاری تک پہنچ گئے اور یعقوب بن عبدالحق نے اپنی فوجوں کے ساتھ انہیں جا لیا تو وہ تتر بتر ہو گئے اور شکست کھا کر اپنے بلاد میں واپس آ گئے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

اور اس کے بعد بھی اس کے اور یغمراسن کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں اور اس نے جبل وانشریس میں کئی بار اس سے جنگ کی اور اس کے وطن میں گھس گیا اور اس کے بعد ان دونوں کے درمیان یغمراسن کی حکومت مخصوص کر لی اور اس نے تمام علاقہ اور اس کے بلاد پر غلبہ پا لیا اور بڑھنے کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہوئی اور وہ سب حفصی حکومت سے وابستہ ہونے والے تھے اور محمد بن عبدالقوی سلطان المستنصر کی بہت اطاعت کرنے والا تھا۔

افرنجہ کے خلاف مدد کی: اور جب افرنجہ نے ۶۶۸ھ میں ساحل تونس پر اترے اور المستنصر کی حکومت کا قلعہ گھیر لیا تو المستنصر نے ملوک مغرب کے پاس فریاد بھیجی تو انہوں نے بیچ حسب ان کی طرف بھیج دیئے اور ان میں سے محمد بن عبدالقوی نے اپنی قوم اور اپنے اہل وطن کے لشکر کے ساتھ کوچ کیا اور تونس میں سلطان کے ہاں اترا اور دشمن سے جہاد کرتے ہوئے بڑی شجاعت دکھائی اور اس نے ان کے ساتھ جنگوں میں جو کارنامے سرانجام دیئے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محسوب اور معدود ہیں۔

اور جب دشمن المستنصر سے صلح کر کے چلا گیا اور محمد بن عبدالقوی بھی اپنے وطن کی طرف واپس آ گئے تو سلطان نے اسے نقلی خلعت دیے اور اس کی قوم اور ان کے مردوں کو بہت سے عطیات دیئے اور وہ بے شمار عطیات لے کر اعراب کے وطن سے یغمراسن اور اس کی قوم کو شکست دیتے اور اس کی واپسی نہایت شان دار طریق سے ہوئی اور وہ اس کے بعد ہمیشہ اس کی اطاعت سے وابستہ رہا اور اس کے ساتھ مل کر اس کے دشمن پر غالب رہا۔

اور جب یعقوب نے اعمال مغرب پر غلبہ پا لیا اور اس کی حکومت وابستہ ہو گئی اور مراکش کو لے لینے کے بعد موحدین نے یغمراسن کے ساتھ اتفاق کیا تو اس نے یغمراسن سے جنگ کرنے کے لئے اپنے ساتھ تھوڑی فوج دے کر اپنے بیٹے زیان بن محمد کو ان کے پاس بھیجا۔

یعقوب بن عبدالحق کا تلمسان پر حملہ: اور جب ۶۷۰ھ میں یعقوب بن عبدالحق نے تلمسان پر حملہ کیا تو اس نے اس جنگ میں یغمراسن پر بھی حملہ کیا جس میں اس کا بیٹا فارس ہلاک ہو گیا اور محمد بن عبدالقوی بھی اس کے مقابلہ میں تیار ہوا اور راستے میں ملا اور ان دونوں نے یغمراسن کے مقامات کی مرمت کی اور اسے برباد کر دیا اور یعقوب بن عبدالحق سے تلمسان کے میدان میں آ ملے اور فخر کرتے ہوئے آئے تو یعقوب نے اسے خوش آمدید کہا اور انہوں نے تلمسان سے کئی روز تک جنگ کی مگر وہ اسے سر نہ کر سکے اور انہوں نے وہاں سے چلے جانے پر اتفاق کیا۔

اور یعقوب بن عبدالحق نے یغمراسن کے شہر کے قرب سے وہاں ٹھہر کر انہیں بہت دنوں تک روکا اور اس کی قوم اپنے وطن میں جا ملی پس اس نے اپنے لئے اور ان کے خیموں کو اپنے تعاقب سے بھر دیا اور انہیں بہترین اصیل گھوڑے بھی سواریوں کے ساتھ دیئے اور ایک ہزار دودھ والی اونٹنیاں دیں اور انہیں عطیات اور تحائف سے پر کر دیا اور انہیں بہت سے ہتھیار دیئے اور وہ خوش ہو کر واپس لوٹ گئے اور محمد بن عبدالقوی جبل وانشریس میں اپنی جگہ پر چلا گیا اور یغمراسن کے ساتھ اس کی جنگیں ہوتی رہیں اور اس نے اس کے وطن پر بہت حملے کئے اور اس کے شہروں کو خوب برباد کیا اور اس کے پاس یعقوب کی دوستی اور اسے اصیل گھوڑے اور ہتھیار دینے پر قائم تھا یہاں تک کہ یعقوب نے جب مصالحت کے بارے میں یغمراسن پر یہ شرط عائد کی کہ جس کے ساتھ وہ صلح یا جنگ

کرے گا وہ بھی اس کے ساتھ صلح پر مجبور کرے گا، اسی وجہ سے یعقوب بن عبدالحق نے [illegible] میں [illegible] کی کیونکہ اس نے اس پر [illegible] عائد کی تھی اور اس نے تقسیم کرنے پر اصرار کیا تھا جس پر اس نے اس [illegible] کی اور فرزند [illegible] اس پر قبضہ کر تلمسان میں اس وقت موجود تھا اور وہاں محمد بن عبدالقوی نے اس سے ملاقات کی تھی وہ قصاب تھا اس کے علاوہ انہوں نے لوٹ مار اور تخریب کاری سے تلمسان کے نواح میں فساد برپا کر دیا پھر یعقوب نے محمد اور اس کی قوم کو اپنے شہروں کو جانے کی اجازت دے دی اور خود وہ تلمسان کے نواح میں یغمراسن کے رکنے کے خوف سے اس مدت تک ٹھہرا رہا جب تک وہ [illegible] میں اپنی حکومت کی طرف پہنچ گئے۔

یغمراسن کی وفات۔ ان دونوں میں مسلسل جنگ جاری رہی یہاں تک کہ یغمراسن [illegible] کے آخر میں [illegible] سلامت مقام پر وفات پا گیا، اس دوران میں عثمان بن یغمراسن [illegible] کے مقابلہ میں مشغول ہو گئے اور اس کی موت نے حکومت کو [illegible] اور وہاں [illegible] منسوب ہو گیا اور اس نے [illegible] کے ساتھ خیانت کرنے اور [illegible] کے بعد [illegible] سے [illegible] بنا دیا۔

[illegible] کے قلعے پر [illegible] کا قبضہ۔ [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] وجہ سے [illegible] بھی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کی اور [illegible] سے [illegible] ہے اور [illegible] کی [illegible] ہے اور [illegible] صنہاجہ کا ایک [illegible] اور [illegible] اس نے اپنے [illegible] سے اور [illegible] یعقوب [illegible] ان کا [illegible] اور [illegible] قرار دیا۔

اور ان کے بھائی یوسف بن عبدالقوی کے بیٹے [illegible] صنہاجہ کے [illegible] سے اپنی [illegible] سے اس وقت سے جا کے تھے جب ان کا باپ یوسف قتل ہوا تھا [illegible] اور [illegible] انہیں نہایت [illegible] کے [illegible] کی حکومت تک جا پہنچے [illegible] اور [illegible] کے قلعوں میں [illegible] کے [illegible] اور ان کی [illegible] میں [illegible] ان کی جمعیت [illegible]

اور [illegible] سے [illegible] کے [illegible] یعقوب [illegible] کے بعد اس نے بیٹے یوسف اور علی [illegible] ان کے [illegible] وطن [illegible] کے [illegible] رہے۔

بنی عبد الواد کا قلعہ [illegible] اور قلعہ [illegible] پر قبضہ اور اسی طرح [illegible] انہوں نے قلعہ [illegible] اور قلعہ [illegible] پر قبضہ کر لیا تھا اور ان کا سردار [illegible] محمد بن عبد القوی [illegible] کی [illegible] محمد بن عبد القوی [illegible] مغرب [illegible] کے نواح میں [illegible] سے [illegible] کے نواح میں [illegible] قائم رہی اور اس کے نواح میں [illegible] بنی [illegible] صنہاجہ [illegible] قائم رہی اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] تک [illegible] اور [illegible] میں [illegible] یغمراسن [illegible] میں وفات ہو گیا جیسا کہ ہم

بیان کر چکے ہیں۔

عثمان اور محمد بن عبدالقوی کے درمیان جنگ: تو اس کے بعد اس کے بیٹے عثمان اور محمد بن عبدالقوی کے درمیان ۶۳۰ھ میں ازسرنو جنگ چھڑ گئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا سید الناس حکمران بنا اور اس کی حکومت کا زمانہ دراز ہوا اور اس کے بھائی موسیٰ نے اس کے باپ کی وفات کے ایک سال بعد یا اسی سال اسے قتل کر دیا۔

موسیٰ بن محمد امیر توجین: اور موسیٰ بن محمد دو سال تک توجین کا امیر رہا اور اہل مرت اس کے وطن کے باشندوں میں سے سب سے زیادہ طاقتور اور شر پسند تھے پس اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ ان کے سرداروں کو قتل کر دے اور ان کے شر سے اپنے آپ کو بچائے پس اس نے اس کام کا ارادہ کیا اور وہاں اترا اور وہ بھی اس کے حالات سے واقف تھے اور اس کی رائے سے جو وہ ان کے متعلق رکھتا تھا باخبر ہو کر چوکنے ہو گئے اور ان سب نے متحد ہو کر اس پر حملہ کر دیا تو اس نے بھی ان سے جنگ کی پھر اس حال میں کہ اس کے زخم سے خون بہتا تھا شکست کھا گیا اور وہ اسے قتل کے خوف سے مقامات میں محفوظ کرنے کے لیے لے گئے تو وہ ان میں سے ایک مقام پر گزر کر غائب ہو گیا۔

عمر بن اسماعیل بن محمد: اور اس کے بعد اس کے بھائی کا بیٹا عمر بن اسماعیل بن محمد تین سال تک حکمران رہا پھر اس کے بھتیجے زیان بن محمد کے بیٹوں نے غداری کی اور اسے قتل کر دیا اور انہوں نے اپنے بڑے بھائی ابراہیم بن محمد کو حکمران بنایا اور اس نے ان پر بہت اچھی طرح حکمرانی کی کہتے ہیں کہ بنی محمد کے بعد اس جیسا کوئی حکمران نہیں ہوا اور ان حکمرانوں کے دوران توجین والے ان کے مقابلہ میں مضبوط ہو گئے اور ان کے باپ محمد کی وفات کے بعد عثمان بن یغمراسن کا پلہ ان پر بھاری ہو گیا تھا ۶۸۶ھ میں اس نے ان پر حملہ کیا اور جبل وانشریس میں ان کا محاصرہ کر لیا اور ان کے وطن میں خرابی اور فساد پیدا کیا اور ان کی کھیتیوں کو جب بنی یفرن نے قبضہ کر لیا تھا تو وہ لے آیا پھر اس نے قلعہ تافرکینت سے جنگ کی اور وہاں کے لیڈر غالب الخصی موسیٰ سید الناس بن محمد سے ساز باز کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا۔

پھر اس نے قلعہ تافرکینت میں اولاد اسماعیل پر حملہ کیا اور وہ کئی دن اس کے مقابلے میں ڈٹے رہے پھر انہوں نے اس سے اطاعت کر لی اور بنی محمد بن عبدالقوی کو چھوڑ دینے کا معاہدہ کر لیا پس انہوں نے ان کا عہد توڑ دیا اور عثمان بن یغمراسن کی حکومت میں آ گئے اور انہوں نے ان کے لئے بنی یغملس کا ایک شخص مقرر کر دیا اور عثمان بن یغمراسن نے بنی توجین کے قبائل کو ان کے امیر ابراہیم بن زیان کے خلاف بھڑکانے اور ترغیب دینے کا راستہ اختیار کیا پس بنی مدون کے شیخ زکرار بن انجمی نے اس کی حکومت کے ساتویں مہینے ایک جنگ میں اس پر حملہ کر کے اسے اچانک قتل کر دیا۔

موسیٰ بن زرارہ: اور اس کے بعد موسیٰ بن زرارہ بن محمد بن عبدالقوی حکمران بنا اور بنو یغرین نے اس کی بیعت کی اور بقیہ توجین نے اختلاف کیا پس اسی دوران میں سال کا آخری حصہ عثمان بن یغمراسن نے قیام کر کے بنی توجین کے ایک ایک قبیلے سے دوستی کی یہاں تک کہ اس نے جبل وانشریس پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور موسیٰ بن زرارہ اس کے آگے بھاگ کر مدیہ کے نواح میں چلا گیا اور اپنے اسی سفر میں فوت ہو گیا۔

عثمان کا مدیہ پر حملہ: پھر عثمان نے اس کے بعد ۶۸۸ھ میں مدیہ پر حملہ کیا اور صنہاجہ کے قبائل میں سے لمدیہ نے

ساتھ ساز باز کر کے اس پر قبضہ کر لیا انہوں نے اولاد عزرجہ سے غداری کی اور اسے اس پر قدرت دے دی پھر انہوں نے سات ماہ بعد اس کے خلاف بغاوت کر دی اور وہ اولاد عزرجہ کی حکومت میں واپس آ گئے اور یغمراسن نے عثمان بن یوسف سے اطاعت اور تاوان پر مصالحت کر لی جیسا کہ وہ محمد بن عبدالقوی اور اس کے بیٹوں کے ساتھ تھے پس عثمان بن یغمراسن نے توجین کے تمام علاقے پر قبضہ کر لیا پھر وہ بنی مرین کے ان مقابلے میں مشغول ہو گیا جو انہوں نے یوسف بن یعقوب کے زمانے میں اس پر شروع کیا تھا پس بنی محمد بن عبدالقوی میں سے ابوبکر بن ابراہیم نے دو سال تک توجین پر حکمرانی کی جس میں اس نے لوگوں کو خوفزدہ کیا اور بری روش اختیار کی پھر وہ فوت ہو گیا پس اس کے بعد بنو مرین نے اس کے بھائی عطیہ کو جو اصم کے نام سے مشہور تھا حکمران مقرر کیا اور اولاد عزرجہ تمام قبائل توجین نے اس کی مخالفت کی۔

یوسف ابن زیان کی بیعت اور یوسف بن زیان بن محمد کی بیعت کر لی اور جبل وانشریس پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر عطیہ اور بنی مرین کا ایک سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ کئے رکھا اور یحییٰ بن عطیہ جو بنی مرین کا سردار تھا وہی عطیہ الاصم کی بیعت کا ذمہ دار تھا حتیٰ کہ جب ابو یعقوب محاصرہ کرتے ہوئے فوت ہو گئے اور یوسف بن یعقوب کی حکومت اپنی جگہ پر مضبوط ہو گئی تو حصار تلمسان میں تھی اور اس نے ذات جبل وانشریس کی حکومت کی رغبت دلائی پس اس نے اپنے بھائی ابو سرحان اور ابو یحییٰ کی نگرانی کے لئے اس کے ساتھ فوجیں بھیجیں اور انہیں یحییٰ بن عطیہ افواہ اور شرک کی جانب میں متعین کیا اور جب وہ واپس آیا تو جبل وانشریس کی طرف گیا اور اس کے قلعوں کو منہدم کر کے واپس آ گیا اور اس نے دوسری بار دوبارہ توجین پر حملہ کیا اور انہیں وہاں سے بھگا دیا اور ابناء زرقیت نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پھر اس نے لمدیہ کو ان سے صلح سے فتح کر لیا اور اس کی حد بندی کی اور اپنے بھائی یوسف بن یعقوب کے پاس واپس آ گیا اور اس کے جانے کے بعد باشندگان زرقیت نے بغاوت کر دی پھر جب عبدالقوی نے اطاعت اختیار کرنے کے بارے میں سوچا اور یوسف بن یعقوب کے پاس گئے تو اس نے ان کی اطاعت کو قبول کر لیا اور انہیں اس کے بلاد میں واپس کر دیا اور انہیں جاگیریں دیں اور علی بن الناصر بن عبدالقوی کو ان کا حاکم بنایا اور اس کی وزارت یحییٰ بن عطیہ کو دی پس اس نے وہاں کی حکومت پر قابو پا لیا اور اس کی سلطنت درست ہو گئی اور اسی دوران میں وہ فوت ہو گیا پس یوسف بن یعقوب نے اس کی جگہ محمد بن عطیہ الاصم کو حاکم مقرر کیا اور وہ ایک وقت تک اس کی اطاعت پر قائم رہا پھر اس نے اس کی وفات سے پہلے ان کے حصے میں بغاوت کر دی اور اپنی قوم کو مخالفت پر آمادہ کیا۔

یوسف بن یعقوب کی وفات اور جب یوسف بن یعقوب فوت ہو گیا اور اس کے بعد بنو مرین تلمسان سے مغرب واپس چلے گئے تو ان تمام معاملات کی درستگی ان پر مسلط ہو گئی حتیٰ کہ بنو عبدالواد نے ان پر قابو پا لیا اور انہیں وہاں سے دور کر دیا اور اولاد عبدالقوی میں سے ایک جماعت بلاد موحدین میں چلی گئی اور وہاں پر انہیں عزت و مقام ملا اور علی بن الناصر بن محمد بن عبدالقوی آل ابی حفص کے بادشاہوں کے دربار میں رہے جن سے وہ اچھے تعلقات رکھتے تھے اور اس کی اولاد سلطان کی فوج میں باقی رہی اور جب ابن یغمراسن سے عداوت ہو گئی تو ان کے بعد بنی مرین کا سردار محمد بن تلمسان کے سلطان علی بن محمد کی اولاد میں سے تھا جبل وانشریس پر متغلب ہو گیا لیکن یحییٰ بن عطیہ ان کی ریاست میں کچھ روز ٹھہرا پھر وہ بھی فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بھائی عثمان بن عطیہ نے اس کی امارت سنبھالی پھر وہ بھی فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمر بن عثمان حکمران بنا اور اپنی قوم کے ساتھ جبل وانشریس میں خود مختار بن گیا اور اولاد عزرجہ سے اور

اس نے ونوان میں خودمختاری کی اور ان کی ریاست حسن بن یعقوب کے دونوں بیٹوں یوسف اور علی کو حاصل تھی اور یہ سب کے سب بنی عبدالواد کے سلطان ابو حمو کی اطاعت میں تھے چونکہ وہ ان پر غالب آ گیا تھا اور اس نے بنی عبدالقوی کے امراء سے ریاست لے لی تھی یہاں تک کہ سلطان ابو حمو کے زمانہ میں محمد بن یوسف بن عمر بن زیان نے اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ اولاد عزیز کے پاس چلا گیا تو انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور وہ بنی توجین کے سردار عمر بن عثمان اور جبل وانشریس کے کوہستان میں داخل ہو گئے تو اس نے اس کی بستیاں لے لیں اور بقیہ قبائل مغراوہ اور بنی توجین نے بھی ان سے معاہدہ کر لیا۔

اور انہوں نے محمد بن یوسف کے ساتھ سلطان ابو حمو پر چڑھائی کی یہاں تک کہ وہ اپنی فوج کے ساتھ تعل مقام پر تھا کہ انہوں نے اسے منتشر کر دیا اور ان کے ساتھ اس کی جنگ کے حالات کو ہم نے بنی عبدالواد کے حالات میں بیان کیا ہے یہاں تک کہ سلطان ابو حمو فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ابو تاشفین حکمران بنا تو اس نے فوجوں کے ساتھ ان پر حملہ کیا اور عمر بن عثمان کو اس وجہ سے کہ محمد بن یوسف اس کی آمد کو چھوڑ کر اولاد عزیز کے ساتھ دوستی رکھتا ہے غیرت آ گئی تو اس نے سلطان ابو تاشفین کے ساتھ ان سے انحراف کرنے کے بارے میں ساز باز کی جب وہ جبل میں آیا اور محمد بن یوسف مخالفت کی خاطر قلعہ توکال میں چلا گیا تو عمر بن عثمان اسے چھوڑ کر ابو تاشفین کے پاس آ گیا اور اسے قلعہ کی کمزوری بتائی تو ابو تاشفین اس کے قریب ہو گیا اور اس کا محاصرہ کر لیا اور محمد بن یوسف کے دوست اور مددگار اس سے الگ ہو گئے تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے قید کر کے سلطان ابو تاشفین کے پاس لائے تو اس نے اسے اپنے سامنے نیزوں سے مار مار کر قتل کر دیا اور اس کے سر کو تلمسان بھجوا دیا اور اس کے اعضاء کو اس قلعے میں جس میں وہ اپنے جبل والوں کے ایام میں محفوظ ہوتا تھا صلیب دے دیا گیا اور وانشریس کی امارت اس نے عمر بن عثمان کو دی اور اس کی وفات ابو تاشفین کے قتل کئے جانے تک رہی یہاں تک کہ وہ بنی مرین کے ساتھ ایک جنگ میں تلمسان میں ان حالات میں ہلاک ہو گیا جن میں سلطان ابوالحسن نے تلمسان سے جنگ کی تھی جیسا کہ ہم نے محاصرہ کے حالات میں بیان کیا ہے۔

بنو مرین کا مغرب اوسط پر قبضہ جب بنو مرین مغرب اوسط پر متغلب ہو گئے اور سلطان ابوالحسن نے اس کے بیٹے نصر بن عمر کو وہاں کا والی مقرر کیا اور وہ وعدے کے پورا کرنے اور حکومت سے خلوص رکھنے اور اس کی طرف داری کرنے اور مملکت پر احسان کرنے اور نیکی کے پورا کرنے کے لحاظ سے بہترین والی تھا اور جب قیروان میں سلطان ابوالحسن پر مصیبت پڑی اور زناتہ کے قبائل نے اپنی حکومت کی واپسی کے لئے مقابلہ کیا تو آپ بولاغی سے عدی بن یوسف بن زیان بن محمد بن عبدالقوی کی اس کے اولاد سے جنگ ہوئی اور وہ سلطان کی طرف سے مقابلہ کیا اور بنو توجین اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے جبل وانشریس پر چڑھائی کی اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے اور ان کے ساتھ سازش کرنے والوں سے ان کی جڑ کاٹ کر بدلہ لے لیا اور ان دنوں ان کا سردار نصر بن عمر بن عثمان تھا اور نصر نے مسعود بن ابی زید بن خالد بن محمد بن ابی زید عبدالقوی کی بیعت کی جو ان کی اولاد میں سے تھا پھر وہ عدی بن یوسف کے مددگاروں سے جدا ہو کر ان کے پاس چلا گیا کیونکہ اسے ان کے اصحاب سے اپنی جان کا خوف تھا اور عدی اور اس کی قوم نے ان سے جنگ کی اور وہ ان کے مقابلے میں ڈٹے رہے اور ان کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں جن میں اتفاقاً نصر بن عمر اور اس کی قوم کو غلبہ حاصل ہوا اور جب سلطان ابوالحسن تونس سے جزائر آیا تو عدی اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور مسعود ان کے درمیان باقی

اور جب ابو سعید بن عبدالرحمٰن نے اپنی قوم کے ساتھ تلمسان پر قبضہ کیا تو اسے اقتدار دے دیا اور وہ مسلسل وہیں رہا یہاں تک کہ سلطان ابو عنان نے اس پر قبضہ پا لیا تو وہ دونوں مغرب بھاگ گئے اور اس کے بعد وہ اس کے مددگاروں میں آ گیا اور اس نے اسے امان اختیار دیا اور پھر اسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت سلطنت ختم ہو گئی اور بنی محمد بن عبدالقوی کا تعلق ہے۔

نصر بن عمر: اور نصر بن عمر نے جبل وانشریس کی حکومت بھی قائم کیا اور سلطان ابو حمو نے اسے اس پر اور اس کی حکومت پر امیر مقرر کر دیا اور وہ اس کے بعد بھی بنی مرین کی دعوت کا قائم رہا یہاں تک کہ سلطان ابو الحجر نے اور وہ ابن موسیٰ بن یوسف ہے ان کی حکومت پر غلبہ پا لیا تو اس نے ان کی اطاعت اختیار کر لی پھر بنی عبدالواد اور عرب کے درمیان جنگ ہوئی اور انہوں نے ابو حمو کے بھائی زیان بن سلطان ابی سعید کی دعوت کو قائم کیا تو نصر بن عمر ان کے ساتھ ہو گیا اور ایک عرصہ تک امیر ابی زیان کی دعوت سے وابستہ رہا پھر اسی جنگ کے دوران ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد ان کی امارت کو اس کے بھائی یوسف بن عمر نے اس کے طریقوں کو قبول کرتے ہوئے سنبھالا اور وہ اس عہد تک قائم ہے جبکہ جبل وانشریس ہے اور اس حد تک زناتہ میں اس کا حال اس کے ساتھ مختلف ہے۔

واللہ مالک الامور لا رب غیرہ ولا معبود سواہ

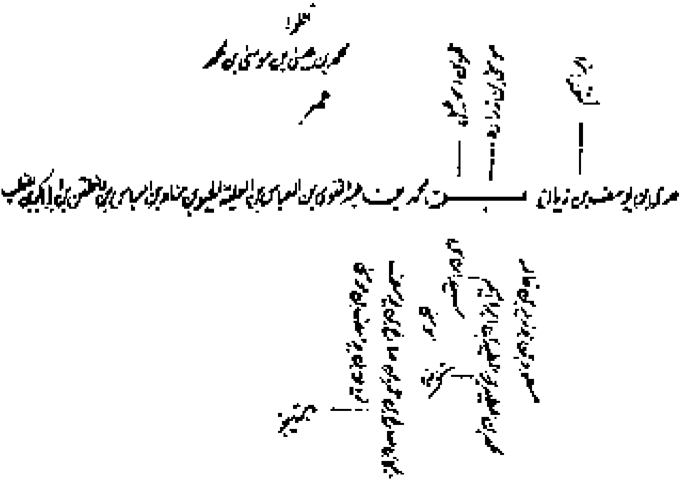
محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد
عمر
عمر ابن ابو یوسف بن زیان
محمد بن عبدالقوی بن العباس بن عطیۃ الحیری

فصل

بنی سلامہ جو قلعہ تاوغزوت کے مالک اور اس طبقہ ثانیہ میں سے بطون توجین کے بنی یدللتن کے رؤسا تھے کے حالات اور ان کی اولیت اور انجام

بنی توجین کے قبائل میں سے بنو یدللتن بڑے طاقتور اور زیادہ تعداد والے تھے اور انہیں ان کے بطون میں سب [illegible] حاصل تھا اور بنو عبد القوی بنی توجین کے بادشاہ ان کی نسل کی رعایت کرتے اور ان سے محبت کرتے تھے اور جب بنی یادین اور بنی [illegible] قوت [illegible] کے بعد بنو توجین اور بنو بادین [illegible] کے علاقے [illegible] منصور نے اسے وطن بنایا اور بنو یدللتن نے ان کے پیچھے [illegible] کو وطن بنایا اور ان میں ان کی امارت [illegible] بن سلطان بن عیسیٰ کو حاصل تھی پھر وہ فوت ہو گیا تو اس کی امارت اس کے بیٹے منادیل بن نصر [illegible] اس کے بھائی علی بن نصر نے اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابراہیم بن علی نے سنبھالی پھر وہ فوت ہو گیا تو اس کی امارت کو اس کے بھائی سلامہ بن علی نے اس وقت سنبھالا جب عبد القوی اور اس کے بیٹوں کی حکومت مضطرب ہو گئی اور اس کی امارت بھی اس کی قوم میں مضبوط ہو گئی اور اس نے قلعہ تاوغزوت کی حد بندی کی جو اس کی طرف اور اس کے بیٹوں کی طرف منسوب ہے اور اس سے قبل وہ [illegible] منقطع ہو جانے [illegible] توجین کے قرب کی منزل [illegible] اور وہ بنی [illegible] منصور کے علاقوں میں سے ہے اور اس کا [illegible] اپنی قوم کے دوسرے بطون کی وجہ سے [illegible] الگ ہو گیا تھا اور بنی توجین [illegible] سے بنو یدللتن [illegible] اپنے نسب کے ساتھ [illegible] اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کی کفالت کی اور جب سلامہ بن علی فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کی امارت کو اس کے بیٹے [illegible] نے اس وقت سنبھالا جب بنو عبد الواد نے بنی توجین پر ان کے سب سے بڑے بادشاہ محمد بن عبد القوی کے فوت ہو جانے کے بعد ان پر چڑھائی کی۔

عثمان بن نصر [illegible] [illegible] عثمان بن نصر [illegible] جنگ کے لئے [illegible] تھا اور ان میں بہت فیاض اور کریم تھا اور اس نے

اپنی ایک جنگ میں ان کے اس قلعہ سے بھی مقابلہ کیا اور اس قلعہ میں عمر ابن یحییٰ موجود تھا تو وہ اس کے سامنے ڈٹ گیا اور یوسف بن یعقوب اس سے ہو کر تلمسان کی طرف چلے گئے پھر وہ قلعہ پر دوبارہ ان کی مرتبت سے پہلے اپنے دار الخلافہ سے منتقل گیا اور عمر ابن سلامہ نے اس کی اور اس کی خدمت گزاری کرتے ہوئے اس کا تقرب پایا تو اس نے اسے اس مقام پر ان کی جگہ پر رکھ لیا اور وہ وہاں ان کے حصول تک رہے اور جب عمر ابن سلامہ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد اس کی قدرت کو اس کے بیٹوں محمد بن سلامہ نے سنبھالا اور عثمان بن عمر [illegible] نے اس کی اطاعت کر لی اور بنو عبد القوی نے مخالفت کی اور ان نے اپنی قوم اور وطن پر بنی عبد الواد کے بادشاہوں سے مقابلہ کیا تو تلمسان کے بادشاہوں کے بیٹے پیچھے یحییٰ بن سلامہ رہا اور اس کا بھائی سعد مغرب چلا گیا اور سلطان یوسف بن یعقوب کے پاس اس جنگ میں جس میں اس نے تلمسان کا محاصرہ کیا اس کا [illegible] تو سعد بن سلامہ اس کی طرف ہجرت کر کے آیا اور اس نے اس کو گورنر بنایا اور [illegible] اور قلعہ واقع ہو گیا اور اس کا بھائی محمد بن سلامہ بھاگ گیا اور جبل راشد میں چلا گیا اور یوسف بن یعقوب کی وفات تک مقیم رہا اور مغرب والوں کی امارت [illegible] ہو گئی تو [illegible] کی طرف لے آئے اور سعد اپنی ولایت پر قائم رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور ابو تاشفین [illegible] نے سعد [illegible] اور اس کے بھائی محمد کو [illegible] تو سعد مغرب چلا گیا اور سلطان ابو الحسن کے مددگاروں میں شامل ہو کر آیا اور اس کا بھائی ابو تاشفین کے ساتھ آیا پھر وہ تلمسان میں محصور ہو گیا اور سعد بن سلامہ اس کی جگہ قلعہ میں آ گیا پھر [illegible] اور [illegible] کے ایام میں [illegible] فوت ہو گیا اور جب عبد الواد کی امارت کا خاتمہ ہو گیا تو سعد نے سلطان سے [illegible] کا اظہار کیا کہ وہ قلعہ کی حفاظت اور بچاؤ کے لئے اس کا [illegible] چھوڑ دیا جائے [illegible] اور اس نے [illegible] ابو الحسن کو [illegible] اسے اپنے بیٹوں کے بارے میں اپنے وطن [illegible] سے وصیت کی [illegible] تھا۔

سلیمان بن سعد کی امارت: جب سلطان ابو الحسن نے اس کے بیٹے سلیمان بن سعد کو [illegible] اور قصبہ کا امیر بنایا اور سلطان ابو الحسن کا [illegible] اور عبد الرحمن بن یحییٰ بن عمر [illegible] کے بیٹوں [illegible] ابو ثابت کے پاس [illegible] آ گئی اور ان کے اور ان کے درمیان دوستی اور [illegible] تھا اور ان کے [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] کی جانب سے ان کے مواطن پر ان کے [illegible] تھے اور ان کے [illegible] بنی عریف کے [illegible] کے [illegible] پر [illegible] ہونے کو [illegible] تو سلیمان اس کے [illegible] مائل ہو گیا اور اس کے [illegible] یہاں تک کہ سلطان ابو الحسن [illegible] مغرب [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کے بیٹے [illegible] اور ان کی قوم کی طرف ہجرت کرنے کا [illegible] اور [illegible] قلعہ [illegible] اور سلیمان [illegible] سلامہ [illegible] اور [illegible] تلمسان [illegible] سلیمان [illegible] اور [illegible] کے قبضہ میں [illegible] کے تمام علاقے پر قبضہ کر [illegible]

دیا اور اس نے قلعہ اور ان [illegible] اور حریف سے دو قتل کے [illegible] جاگیر میں دے دیے تھے۔ اس نے بنی بادین اور مغراوہ کو بھی انہیں جاگیر میں دے دیا اور بنی توجین کے تمام وطن سوائے [illegible] کے اور ان کے خراج کے تمام [illegible] کے سوائے جبل وانشریس کے کیونکہ وہ [illegible] کے پاس رہا اور ان کا والی یوسف بن [illegible] تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

اور ابو حمو نے اولاد [illegible] کو اپنی فوج میں شامل کر لیا اور اپنے دفتر میں ان کے نام لکھے اور تلمسان کے نواح میں انہیں قصبات جاگیر میں دے دیے اور وہ اس عہد میں اسی حالت میں ہیں۔

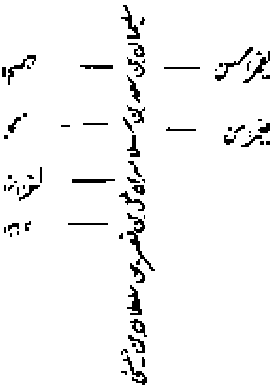

فصل

طبقہ ثالثہ میں سے بنی توجین کے بطن بنی ... کے حالات اور انہیں جو تصرف اور امارت حاصل تھی

اس کا اور ان کی اوّلیت اور انجام کا بیان

بنو توجین میں سے [illegible] بہت [illegible] والے ہیں [illegible] اور وہ سب سے زیادہ شہرت رکھنے والے تھے اور جب بنو توجین مغرب اوسط کے ٹیلوں میں آئے تو [illegible] پہلے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کے درمیان رہتے تھے اور وادی

شلف کے بالائی علاقے میں دریائے واصل کے دونوں کناروں پر موجود تھے اور ان [illegible] عبدالقوی بن تمیم بن یوسف بن ہوزال کے [illegible] میں بھی اور ان میں [illegible] ان کا شیخ حبیب بن نصر تھا اور ابو القوی بن العباس اور اس کا بیٹا محمد [illegible] تھے انہیں ان کی [illegible] اور ان کی قوم میں ان کے بڑے مقام کی وجہ سے [illegible] اس عظیم دولت کو دیکھ کر انہیں ترجیح دیتے تھے اور محمد بن عبدالقوی اپنی سلطنت میں [illegible] اور ان کے بیٹوں نے عہد میں ان کا [illegible] تھا۔

اور حبیب بن نصر نے ابو القوی کی بیٹی سے شادی کی تو اس نے اس [illegible] کر دیا تو [illegible] کے ہاں نصر بن حبیب پیدا ہوا تو اس [illegible] محمد بن عبدالقوی [illegible] اور ان کی امارت میں اس کی شان بلند ہوگئی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا علی بن نصر حکمران بنا اور ان کے بیٹوں میں سے عمر اور [illegible] بھی تھے جو اپنی ماں کے نام سے مشہور تھے [illegible] تھا۔

نصر بن علی اس کے بعد نصر بن علی حکمران بنا اور اس کی قوم میں اس کی امارت طویل عرصہ تک قائم رہی اور [illegible] عبدالقوی [illegible] [illegible] اس کی شہرت [illegible] اور [illegible] کے بعد ان کے بیٹے [illegible] [illegible] [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] جب ان کے [illegible] [illegible] [illegible] اس وقت قتل [illegible] انہوں نے [illegible] حکمران بنایا تھا [illegible] تلمسان [illegible] [illegible] عباس اور یوسف [illegible] مشہور و معروف تھے [illegible] علی بن نصر بن حبیب کے [illegible] تھا۔

اور اس کے بھائی [illegible] [illegible] [illegible] اور اس نے اپنے آقا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان کے بیٹے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کے بیٹے تھے

اور جب [illegible] عبدالواد [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] [illegible]
اور علی بن نصر بن حبیب سے [illegible] ان کی قوم [illegible] ان کی ایک خدمت [illegible] اور اس نے [illegible]

مشہور تھا اس نے ان کے گھر میں پرورش پائی جو ذیجہ عمر خلیفہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور ان کی خدمت میں اسے شرافت حاصل ہوئی تو انہوں نے اسے مشہور مقامات کا والی بنا دیا اور وہ اس عہد کے شغف اور اس کے وزراء کے علاوہ ہے ابو عمر ان خیر کا عامل ہے اور اس عہد میں بنی ریاح کی ... کے وطن پر وہاں سے غلبہ پالیا ہے اور انہوں نے ان پر ٹیکس اور محاصل کو بادشاہ بنا دیا ہے اور ان کی راکھ نیل دریا میں باقی رہ گئی ہے جس پر اس عہد میں سعید بن عمر حکمران ہے جو نصر بن علی بن نصر بن حبیب کی اولاد میں سے ہے۔ یہ یوسف سلطان کی مجلس ادا کرتے ہیں اور عربوں ... سے ... بناتے ہیں۔

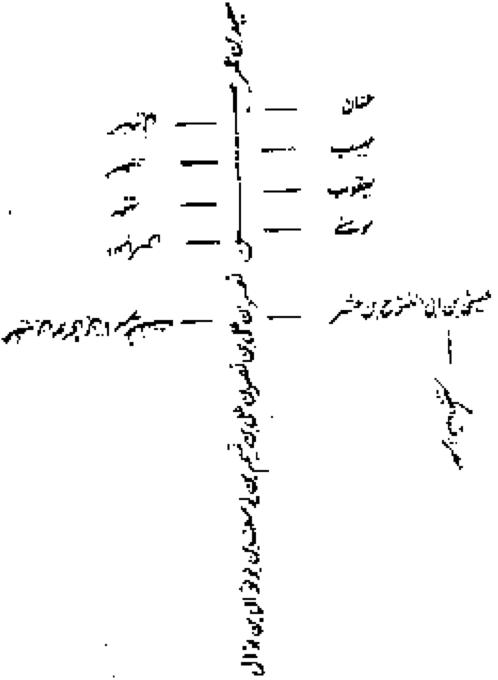

فصل

بنی مرین اور ان کے انساب و شعوب اور مغرب میں انہوں نے جو حکومت و سلطنت حاصل کی جس نے بقیہ زناتہ کو شاہی کاموں پر متعین کیا اور دونوں کناروں میں تخت ہائے حکومت کا انتظام کیا اور ان کے حالات اور آغاز و انجام

ہم بیان کر چکے ہیں کہ بنی مرین زناتہ کا ایک قبیلہ ہے جن کا تعلق [illegible] ہے اور ہم نے واسین کے نسب کا تذکرہ زناتہ کے ذکر میں کیا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ مرین بن ورتاجن بن ماخوخ بن جدیج بن فاتن بن یدر بن یخفت بن عبداللہ بن ورتنیص بن المعز بن ابراہیم بن سجیک بن واسین ہیں اور یہ بنی یلومی اور مدیونہ کے بھائی ہیں۔

اور بعض اوقات انہوں نے اس سرحد پر [illegible] کیا اور ان کے خلفاء کے ساتھ ملے رہے اور ان کی اطلاع مرتضیٰ کو پہنچی تو اسے اس بات نے [illegible] آمادہ کیا اور اس نے موحدین کے سرداروں کو [illegible] بنی مرین کے ساتھ جنگ کرنے کا [illegible] شکست [illegible] نے ان پر فتح حاصل کر لی اور انہوں نے دوبارہ مرتضیٰ کی [illegible] اختیار کر لی اور ان کے [illegible] موحدین کے [illegible] اقرار کیا اور مرتضیٰ نے [illegible] اور حکومت اور موحدین کی فوج [illegible] کے ساتھ بنو مرین کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور بنو مرین نے بھی ان کے ساتھ جنگ کرنے کی [illegible] کے مقام پر دونوں فوجوں کی جنگ ہوئی جس میں انہوں نے ان کی فوج کو منتشر کر دیا اور [illegible] شکست [illegible] فتح حاصل ہوئی پھر اس کے بعد [illegible] کیا اور موحدین کو ان پر قبضہ [illegible] دیا اور اس کے بعد مرتضیٰ نے اپنے اہل سلطنت کو جمع کرنے [illegible] ان کے ساتھ [illegible] کے لئے جانے کا ارادہ کیا [illegible] کی حکومت کے [illegible] اور موحدین کی حکومت کے [illegible] سے خائف تھا [illegible] ۶۴۲ھ میں اپنے

وادی ورغہ سے پرے پڑاؤ کرلیا اور بہت سے لوگوں کو جمع کرنے والے کو بھیجا تو اس کے پاس موحدین کی جماعتیں عرب اور مصامدہ جمع ہو گئے اور وہ جلدی سے ان کی طرف گیا یہاں تک کہ وہ فاس کے قریب ان میں جبل زرہون تک پہنچ گئے اور امیر ابو یحییٰ نے بھی بنی مرین اور ان کے پاس جمع ہونے والے لوگوں کے ساتھ اور اس کے مقابلہ میں آنے کا پختہ ارادہ کرلیا اور دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی اور بنو مرین نے بڑی بے جگری سے جنگ کی۔ پس سلطان کے میدان میں کھلبلی مچ گئی اور اس کی فوجیں شکست کھا گئیں اور اس کی قوم نے اسے چھوڑ دیا اور وہ پیٹھ پھیر کر مراکش کی طرف لوٹ آیا اور لوگوں نے اس کی چھاؤنی پر قبضہ کرلیا اور اس کے خیموں کو لوٹ لیا نیز انہوں نے جو مال اور ذخیرہ وہاں پایا اسے لوٹ لیا اور بقیہ گھوڑوں اور سواریوں کو ہانک کر لے گئے اور ان کے گھر تمام سے بھر گئے اور ان کی پوزیشن مضبوط ہوگئی اور ان کی سلطنت وسیع ہوگئی۔

اور اس نے اس چڑھائی کے بعد بنی مرین کے ساتھ تلاغ میں جنگ کی اور اس کی وجہ سے ان کے جتھے کی حفاظت نے بنی قیس کا شیرازہ بکھیر دیا اور ان کے بہادر قتل ہو گئے اور ان کی تیزی ٹھنڈی پڑ گئی اور ان کی شوکت جاتی رہی اور ان جتھوں کے دوران علی بن عثمان بن عبد الحق قتل ہو گیا اور وہ امیر ابو یحییٰ کا بھتیجا تھا اس نے اس سے سازش کی تدبیر ہونے کے لئے اتفاق کی بو محسوس کی تو اس نے اس کے بیٹے ابو سعید سے سازش کی پس اس نے اس کے قتل کی ٹھان لی اور اسے وادی بہت میں بہت کے پاس سے قتل کردیا واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل

سجلماسہ اور بلاد قبلہ کی فتح کے حالات اور اس میں ہونے والے واقعات

جب موحدین بنی مرین پر غلبہ پانے سے مایوس ہو گئے کیونکہ بلاد المغرب ان کے ہاتھوں میں چلے گئے تھے اور وہ دارالحکومت کے دروازوں تک آکر خلافت کی طرف بڑھ آئے تھے کہ اس کی دولت کو ختم کر دیں اور بنو مرین نے تمام بلاد تلول پر قبضہ کرلیا اور اس کے بعد امیر ابو یحییٰ نے بلاد قبلہ پر چڑھائی کرنے کا عزم کیا تب اس نے ۶۵۳ھ میں سجلماسہ اور درعہ اور اس کے گرد و نواح کو ابن القطرانی کی سازش سے فتح کرلیا جس نے موحدین کے عامل سے غداری کی تو اس نے اسے گرفتار کرلیا اور اس نے امیر ابو یحییٰ کی دعوت کا اعلان کیا اور اس نے اس پر اور اس کے گرد و نواح درعہ اور بقیہ بلاد قبلہ پر قبضہ کرلیا اور اس کے بیٹے ابو سعید کو امیر مقرر کیا اور مرتضیٰ کو بھی خبر مل گئی تو اس نے ۶۵۴ھ میں انہیں چھڑانے کے لئے فوجیں بھیجیں اور ابن عطوش کو ان کا سالار مقرر کیا تو وہ بھاگ کر مراکش واپس آ گیا پھر ۶۵۵ھ میں [illegible] ان کے بیٹے ابو سعید کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے گیا تو اس نے ان پر حملہ کردیا۔

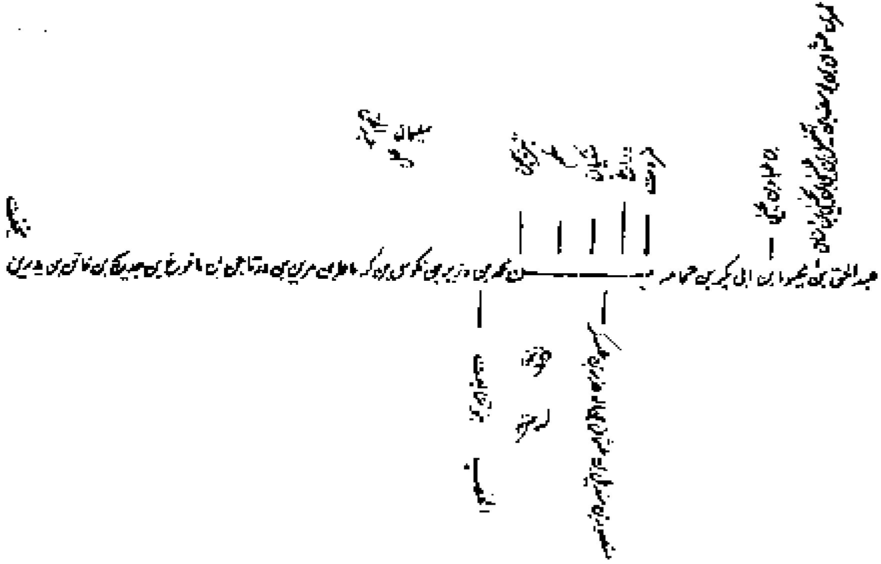
عبدالحق بن محمود ابن ابی بکر بن محمد
سلیمان

فصل

عبدالحق بن محیو کی امارت جو اس کے بیٹوں میں بھی قائم رہی اور اس کے بعد اس کے بیٹے عثمان کی امارت پھر ان دونوں کے بعد اس کے بھائی محمد بن عبدالحق کی امارت کے حالات

اور اس میں ہونے والے واقعات

اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب محیو بن ابی بکر بن حمامہ اپنے زخم سے فوت ہو گیا تو عبدالحق، ادریس اور عثمان اس کے بیٹے تھے اور ان میں عبدالحق سب سے بڑا تھا پس اس نے بنی مرین کی امارت سنبھالی اور وہ ان کے معاملات کی نگرانی اور جو کچھ ان کے پاس تھا اس سے بچنے اور انہیں بھلے راستے پر قائم رکھنے اور عواقب میں غور و فکر کرنے کے لحاظ سے ان کا بہترین امیر تھا اور ان کے دن گزرتے گئے اور جب ۶۱۰ھ میں موحدین کا چوتھا خلیفہ الناصر معرکہ عقاب سے واپسی پر مغرب میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے یوسف المستنصر نے موحدین کی امارت سنبھالی جو ایک نابالغ بچہ ہی تھا اور اسے موحدین نے امیر مقرر کیا تو اسے مملکت کے احوال اور دنوں نے تدبیر و سیاست کی سے غافل کر دیا تھا پس اس نے مستقل مراعات و مناصب عطا کر دیئے اور موحدین کو جاگیریں اور آزادی دی اور انہیں جبر و قہر کے قید سے آزاد کر دیا اس کی وجہ سے انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو چیر پھاڑ کرنا شروع کر دیا پس موحدین ضائع ہو گئیں اور محافظین کمزور ہو گئے اور انہوں نے اپنے کام کو ہیچ سمجھا اور ان کی ہوا اکھڑ گئی اور اس عہد میں یہ قبیلہ تلمسان سے مغرب تک صحرائی میدانوں میں رہتے تھے جیسا کہ پہلے ہم ان کے حالات میں بیان کر آئے ہیں اور موحدین کی حکومت کے آغاز میں ایسے علاقے میں تلول اور سرسبز مقامات کی طرف جاتے تھے اور اس سے قبل جہات گرسیف سے ملویہ کی طرف جاتے تھے اور وہاں جو زناتہ اور اہلی کے جانور لوگ تھے ان سے محبت کرتے تھے جیسے مکناسہ جبال تازی میں اور بنی یدیان اور مغراوہ ملویہ کے بالائی علاقے میں ساحل کے مقامات میں رہتے تھے اور ان جہات میں گرمی اور بہار کے موسم میں گھومتے پھرتے تھے اور وہیں

خوراک کے لیے غلہ لے کر اپنے صحرائی مقامات میں اتر جاتے تھے اور جب انہوں نے بلاد مغرب کی ابتری دیکھی تو انہوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور صحرا سے اس کی طرف چلے گئے اور اس کی گھاٹیوں میں داخل ہو گئے اور اس کی جہات میں بکھر گئے اور اس کے باشندوں پر اچانک حملے کرنے لگے اور لوٹ مار کرنے لگے اور اس کے چٹیل علاقوں کا سب مال بھی غارت گری اور لوٹ مار سے لے گئے اور رعایا نے پہاڑوں اور محفوظ مقامات میں پناہ لے لی اور ان کے شکایات بکثرت ہو گئے اور ان کے اور سلطان حکومت کے درمیان فضا تاریک ہو گئی تو انہوں نے انہیں جنگ کا الٹی میٹم دے دیا اور ان سے جنگ کرنے اور ان کی بیخ کنی کرنے کی ٹھان لی۔

اور خلیفہ المستنصر نے موحدین کے عظیم سردار ابو علی بن وانودین کو تمام موحدین اور مراکش کے دستوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے روانہ کیا اور اسے سید ابی ابراہیم امیر المومنین یوسف بن عبدالمومن کے پوتے امارت فاس میں ان کے مقام پر بھیجا اور اسے اشارہ دیا کہ وہ ان کے ساتھ بنی مرین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جائے اور اسے حکم دیا کہ وہ خونریزی کرے اور کسی کو باقی نہ چھوڑے اور جہات ریف اور بلاد بطویہ میں بنو مرین کو بھی اطلاع مل گئی تو انہوں نے بچے بوجھ تازوطا میں چھوڑے اور بے خبر سواروں سے ان کے مقابلہ میں آئے پس وادی نکور میں دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی جس میں بنی مرین کو غلبہ اور موحدین کو شکست ہوئی اور ان کے بدن برہنہ ہو گئے اور وہ اپنے اوپر ایک پودے کے پتے چپکائے ہوئے وہاں آئے جو اہل مغرب کے ہاں مشعلہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس وقت بہت سرسبزی تھی اور زمین کھیتوں اور مختلف قسم کے پودوں سے بھری ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اس جنگ کا نام ہی عام المشعلہ پڑ گیا۔

بنو مرین کا تازی پر قبضہ اور اس کے بعد بنو مرین نے تازی جانے کی ٹھان لی تو انہوں نے اس کے مضافات قلعوں کو فتح کر لیا پھر بنو محمد نے اپنے رشتہ داروں سے اختلاف کیا اور ان سے الگ ہو کر موحدین سے جا ملے اور ان سے اس بغض کی وجہ سے الگ ہو گئے جو ان کے دلوں میں اس وجہ سے پیدا ہو گیا تھا کہ ان کے چچا حمامہ بن محمد کے بیٹے انہیں چھوڑ کر خود با اقتدار حاکم بن گئے تھے حالانکہ ان کے نزدیک اس سے قبل اس نے اپنی فوج میں اور اس کے بیٹے المخضب نے بھی ریاست کا اشارہ کیا تھا مگر وعدہ پورا نہ کیا پس انہوں نے ان کے امیر عبدالحق اور اس کی قوم کی مخالفت کی اور موحدین کے دستوں اور مغرب کے محافظوں کی مدد کے لیے بھیجے گئے جو ہیں اور مغرب میں آباد ہونے والے ریاح قبائل میں سے تھے اور جب منصور نے انہیں افریقہ کی اس طرف جگہ پر اتارا تھا اسی وقت سے ان کے مقابلہ اور مغرب کا شرف ہوتا ہے پس وہ ان کے پاس چلے گئے اور اپنی قوم کے خلاف ان کی مدد کی اور سب نے بنی مرین کے ساتھ جنگ کی ٹھان لی اور ان کے درمیان وادی سبو پر جنگ ہوئی۔

عبدالحق کی وفات جس میں ان کا امیر عبدالحق اور اس کا بڑا بیٹا ادریس ہلاک ہو گئے اور بنو مرین نے اس کی وفات کو نجات کی بات سمجھا اور اس نقصان کی جنگ میں بنی عسکر کا سامنے میں مقتول ہونا اور اس نے ابن یحییٰ المسلمی کو اطلاع دی تو ریاح قبیلہ تتر بتر ہو گیا اور ان کے شجاع ختم ہو گئے۔

عثمان بن عبدالحق کی امارت اور بنو مرین نے عبدالحق کے ہلاک ہونے کے بعد اس کے بیٹے عثمان کو اور ... کے بعد

میرنا لیا اور وہ ان کے درمیان ابو خالد کے نام سے مشہور ہے جس کے معنی ان کی لغتی زبان میں یک چشم کے ہیں اور عبدالحق کے دس بیٹے تھے جن میں سے ادریس اور ان کی بہن ورتصیم تھی یہ اور یحییٰ عبدالحق اور رحّو بنی علی کی ایک عورت سے تھے جس کا نام سوط النساء تھا اور عثمان اور محمد بنی ونقاسن کی ایک عورت سے تھے جس کا نام سوار بنت تصالیت تھا اور ابوبکر بنی تالفت کی ایک عورت سے تھا جس کا نام تاقرونت بنت ابی بکر بن حفص تھا اور زیان بنی وطاجن کی ایک عورت سے تھا اور ابو عیاد بنی واحدن کی ایک عورت سے تھا اور زواحدی عبدالواد کے بطون میں سے ہے جس کا نام ام الفرح ہے اور یعقوب بطویہ میں ام الیمن بنت علی سے ہے اور ان میں سب سے بڑا ادریس تھا جو اپنے باپ عبدالحق کے ساتھ ہلاک ہو گیا تھا۔

اور عبدالحق کے بعد اس کے بیٹے عثمان نے بنی مرین کی امارت سنبھالی اس وقت حمامہ بن مصطفین نے اس کی بیعت کی اور اس نے ان کو اور ان دونوں کے ساتھ ان کی قوم کے جو مشائخ تھے انہیں اطلاع دی اور انہوں نے ریاح کے شکست خوردہ لوگوں کا تعاقب کیا اور ان میں خونریزی کی اور عثمان نے ان سے اپنے بھائی اور باپ کا بدلہ لے کر اپنے دل کو ٹھنڈا کیا اور وہ مصالحت کی طرف مائل ہو گئے تو انہوں نے اس سے ٹھہرنے پر مصالحت کی کہ وہ اسے اور اس کی قوم کو ہر سال اتاوا دیں گے پھر اس کے بعد بنی مرین کی تعداد بڑھ گئی اور ان کی جمعیت وسیع ہو گئی اور مغرب میں بغاوت بڑھ گئی اور عام رعایا مغرب جانے سے رک گئی اور راستے خراب ہو گئے اور امراء اور اہالی سلطانی اور اس سے کمزور لوگوں نے شہروں میں پناہ لینے لگے اور انہوں نے نواح پر قبضہ کر لیا اور قوم صحرا سے حکام کا سامان سمیٹ لیا اور بنو مرین نے دیہات اور بیرون کی حفاظت کے لئے محافظ تلاش کئے پس بنو مرین نے بلاد کے نواح پر ہاتھ بڑھایا اور ان کا امیر ابوسعید عثمان بن عبدالحق بھی مغرب کے نواح میں ان کے مسالک و مشارب کو تلاش کرتا ہوا اور اس کے باشندوں پر ٹیکس لگاتا ہوا لے گیا یہاں تک کہ اکثر لوگ اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے۔ پس بنی مرین نے شہروں اور آبادیوں اور قبائل ہوارہ، زکارہ، تسول، مکناسہ، بطویہ، فشتالہ، سدراتہ، بہلولہ اور مدیونہ کی طرف سے اس کی بیعت کی پس اس نے ان پر ٹیکس مقرر کر دیا اور تاوان لگا دیا اور ان میں عمال کو تقسیم کر دیا پھر اس نے مغرب کے شہروں فاس، تازہ، مکناسہ اور قصر کتامہ پر مقررہ ٹیکس لگا دیا جسے وہ ہر سال کے آخر میں اس لئے ادا کرتے تھے کہ وہ ان پر غارت گری سے باز رہے اور ان کے راستوں کو درست کرے۔

ضواعن زناتہ سے جنگ: پھر اس نے ۶۲۰ھ میں ضواعن زناتہ سے جنگ کی اور ان میں خونریزی کی یہاں تک کہ انہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی اور بنی مرین نے ان کے باقیوں کو جو قوت و ثروت کے لئے اس کی طرف بڑھ رہے تھے چھوڑ کر لیا اور اس کے بعد بنی ریاح پر حملہ کیا جو ازغار اور ہبط کے باشندے تھے اور اس نے اپنے باپ کا بدلہ لیا اور ان میں خونریزی کی اور مسلسل اس کی یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ ۶۳۸ھ میں ایک فریب کار کے حملے سے ہلاک ہو گیا۔

عبدالحق کی امارت: اور اس کے بعد اس کے بھائی عبدالحق نے امارت سنبھالی اور اس نے بلاد مغرب پر قبضہ کرنے اور اس کے ضواحی اور صحرائی لوگوں اور اس کی بجی رعایا سے تعلقات پیدا کرنے میں اپنے بھائی کا طریق اختیار کیا اور رشید نے محمد بن وانودین کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور اسے مکناسہ کا حاکم مقرر کیا اور اس نے تاوانوں سے اس کے باشندوں کو ہلاک کر دیا پھر بنو مرین وغیرہ دوسرے لوگوں کو اس نے ان کے اطراف میں اتارا اور ابن وانودین نے اپنی فوج میں ممتاز کی اور وہ ان کے مقابلہ میں نکلا اور ان کے درمیان شدید جنگ ہوئی جس میں جانبین سے بہت سی مخلوق ماری گئی۔

محمد بن عبدالحق اور رومی سالار کا مقابلہ: اور محمد بن ادریس بن عبدالحق نے رومی سالار سے مقابلہ کیا اور وہ دونوں ہوئے جس سے ایک معرکہ بھی ہوا اور قریب ہلاک ہو گیا اور محمد بھی زخمی ہو گیا اور اس کا زخم مندمل ہو گیا جس کا نشان اس کے چہرے پر رہ گیا جس کی وجہ سے اسے ضربہ کا لقب دیا گیا پھر رومیوں نے موحدین پر حملہ کیا تو وہ منتشر ہو گئے اور ابن واندین طرف پیچھے کر کے مکناسہ کی طرف واپس آ گیا اور اس اثناء میں جو عبدالمومن کی گرد و حالت میں رہے اور حمایت سے باز رہے اور ان کی حکومت کا دیا بجھنے کے لئے ٹمٹماتا تھا۔

رشید بن مامون کی وفات: اور یہ واقعہ یوں ہے کہ جب رشید بن مامون ۶۴۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس کا بھائی علی بن ادریس امیر بنا اور سعید کا لقب المعتضد رکھا اور والئی مغرب نے اس کی بیعت کر لی تو اس نے بنی مرین سے جنگ کرنے اور ان کے مواطن سے ان کی امیدوں کو ناکام بنانے کا عزم کیا پس اس نے موحدین کی فوجوں کو ان سے جنگ کرنے کے لئے اکسایا اور عرب کے قبائل اسے مدد دینے کو آئے اور رومی فوجیں بھی ان کے ساتھ تھیں اور انہوں نے ۶۴۲ھ میں ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ جو ان کے خیال میں بنی مرین سے زیادہ تھا چڑھائی کی اور بنی مرین نے وادی یاماقوش میں ان سے مقابلہ کیا تو عربوں نے ڈٹ کر جنگ کی اور امیر محمد بن عبدالحق جنگ میں ایک رومی لیڈر کے ہاتھ سے ہلاک ہو گیا اور بنو مرین منتشر ہو گئے اور موحدین نے ان کا تعاقب کیا اور رات کی تاریکی میں وہ تازی کے نواح میں جبال غیاثہ میں چلے گئے اور کئی روز تک وہاں قلعہ بند رہے پھر بلاد صحرا کی طرف نکلے اور انہوں نے ابو یحییٰ بن عبدالحق کو امیر بنایا اور اس نے ان کی امارت سنبھالی جیسے کہ ہم بیان کر رہے ہیں۔

فصل

امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کی حکومت کے حالات

جو اپنی قوم بنی مرین کو امارت دینے والا اور شہروں کو فتح اور اپنے بعد آنے والے امراء کے لئے شاہانہ نشانوں یعنی آلہ وغیرہ کا قائم کرنے والا تھا

جب ۶۴۲ھ میں ابو یحییٰ بن عبدالحق نے بنی مرین کی امارت سنبھالی تو وہ پہلا شخص ہے جس نے اسے شاہی نظام سے دیکھا اور اس نے بلاد مغرب اور اپنے [illegible] دیئے اور قبائل کو بنی مرین کے درمیان تقسیم کر دیا اور ان سب نے ایک طرف [illegible] اس نے [illegible] میں کو [illegible] دیا ہوا تھا جس انہوں نے ایک آدمی کو ان کی افواج میں سوار کر دیا اور ان کے خادموں نے اتفاق کر لیا اور ان کی فوجوں میں اضافہ ہو گیا پھر ان کے قبائل میں سے [illegible] اور [illegible] نے اپنی جماعت کی مخالفت کی اور موحدین میں شامل ہو گئے اور انہوں نے ابو یحییٰ بن عبدالحق اور بنی حمامہ کے خلاف بغاوت کر دیا اور ان کو ان کے خلاف اکسایا اور انہوں نے عمر ابن [illegible] زیان کے پاس فوج بھیجا تو وہ اپنی قوم کے ساتھ تاس پہنچ گیا اور وہ سب اکٹھے ہو کر موحدین کے سالار [illegible] کے پاس گئے اور اطاعت [illegible] کی [illegible] امیر ابو یحییٰ اور اس کے [illegible] سے مقابلہ میں پامردی اور ثابت قدمی سے جنگ کریں گے اور انہوں نے اس سے جنگ کرنے کی [illegible] پہاڑ تک [illegible] اور [illegible] تک پہنچ گئے اور ان کو [illegible] واپس آنے اور عمر ابن موحدین کی غداری سے [illegible] واپس آ گیا اور اپنی [illegible] کے مددگاروں سمیت [illegible] امیر ابو یحییٰ نے انہیں [illegible] ان سے جنگ کرنے کی طاقت نہ پائی اور جب موحدین کی [illegible] میں خلیفہ سعید کی موت کا اعلان ہوا تو موحدین کی فوج انہیں چھوڑ کر واپس آ گئی پھر انہوں نے اطاعت و خدمت کی طرف واپس آنے کے لئے اور ان کی ملاقات کی خاطر اس کی طرف [illegible] کو بھیجا [illegible] کے [illegible] خلیفہ کا [illegible] نے [illegible] گرفتار کر کے [illegible] میں [illegible] اور تمام [illegible] تو اس نے ان کے [illegible] کو [illegible] کر دیا۔

اور عمر ابن [illegible] اور اس کی قوم تلمسان چلے گئے پھر [illegible] اپنے امیر ابو یحییٰ کی حکومت میں واپس آ گئے اور قوم بنی [illegible] کے [illegible] اکٹھے ہو گئے اور مضافات پر قبضہ کر لیا پھر انہوں نے ان مضافات کی طرف [illegible] امیر ابو یحییٰ اپنے

مددگاروں کے ساتھ جس نے رمضان میں [illegible] اور اس نے ان کا محاصرہ کیا تو افریقہ میں ابو زکریا بن حفص کی بیعت کی دعوت دی کیونکہ ان دنوں وہ اس کی دعوت دینے پر قائم تھا اور اس کی حکومت میں تھا اور اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور ضروریات کی چیزیں روک کر اور بار بار حملے کر کے اس پر تنگی وارد کی یہاں تک کہ انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کی۔ [illegible] وہ اس میں اپنے بھائی یعقوب بن عبدالحق کی سازش سے جو اس نے اس کے لئے ابو الحسن بن ابی العافیہ سے کی تھی داخل ہو گیا اور انہوں نے امیر ابو زکریا کی طرف اپنی بیعت بھیج دی اور وہ ابو المطرف بن عمیرہ کی تحریر سے تھی جو ان دنوں ان میں قاضی تھا پھر سلطان نے یعقوب و [illegible] کا تیسرا حصہ دیا۔

ابو یحییٰ کی خود مختاری پھر امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کے دل میں خود مختاری اور غلبے کا خیال آیا تو اس نے [illegible] بنایا اور سعید کو بھی اس کے ملک پر حملہ ہوتے [illegible] ابن ابی حفص کی [illegible] دینے کا اعلان کیا تو اس نے [illegible] کے لوگوں سے [illegible] لیا اور اس [illegible] بنو مرین کے لیڈروں سے مشورہ اور مجلس بنایا کہ بنو مرین آ جائیں تاکہ ان کی حکومت [illegible] ہو جائے۔ ابن ابی حفص نے افریقہ [illegible] بنو عبدالواد کے [illegible] تلمسان اور مغرب اوسط لے لیا اور اس میں ابن ابی حفص کی بیعت کو قائم کیا اور اسے اپنی مدد سے مراکش پر چڑھائی کرنے کا شوق دلایا اور اس نے [illegible] کے سپرد کیا اور اس کے لئے [illegible] کی دعوت کو قائم کیا اور [illegible] ابن ابی حفص کی دعوت کو قائم کرنے کے لئے اور بنو مرین نے مغرب کے نواح پر قبضہ کر لیا پھر وہ [illegible] شہروں پر قبضہ کرتے گئے یہاں تک کہ ان کے امیر ابو یحییٰ نے مکناسہ فتح کر لیا اور اس میں ابن ابی حفص کی دعوت دی اور خود مختاری کا اعلان کر دیا اور قریب ہے کہ ہم اس روایت سے واقف ہو جائیں اور ان واقعات سے جن میں موحدین کی حکومت میں انتقال پیدا ہو جائے اور دعوت کا خاتمہ ہو جائے تو وہ غضب ناک ہوئے اور انہوں نے ان کے مقابلہ میں جانے کی ٹھان لی۔

پس سعید نے فوجوں کو بلایا اور مغرب کے عربوں اور اس کے قبائل کو جمع کیا اور [illegible] کو بھی اکٹھا کیا اور [illegible] میں [illegible] تلمسان اور مغرب [illegible] افریقہ اور ابن ابی حفص کے پاس جانے لگے۔ پس وہ تیار ہوا اور فوجیں [illegible] میں [illegible] امیر ابو یحییٰ اپنی چھاؤنی میں ان سے چھپ [illegible] اور اسے معلوم ہو گیا کہ اسے ان کے ساتھ جنگ کرنے کی کوئی طاقت نہیں [illegible] بنو مرین نے [illegible] اور [illegible] اختیار کی اور اپنے جرم کی معافی [illegible] ان کے [illegible] اور وہ ایک میدان میں فوجوں کے ساتھ [illegible] کے باعث [illegible] بنو مرین کے [illegible] کی طرف لوٹ گئے۔

بنو عبدالواد کا ابو یحییٰ پر حملہ کا ارادہ کرنا اور بنو عبدالواد نے [illegible] ابو یحییٰ بن عبدالحق پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور [illegible] کے ساتھ سازش کی [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] پر اترا

پھر اس نے موحدین کے ساتھ مصالحت کرنے اور ان کی حکومت کی طرف رجوع کرنے اور ان کے دشمن یغمراسن اور اس کی قوم جو بنی عبدالواد میں سے تھی کے خلاف ان کی مدد کرنے کے بارے میں غور و فکر کیا تو وہ اس بارے میں اپنے دل کو ان سے مطمئن کرنے لگا اس نے اپنی قوم کے مشائخ کو تونس میں ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے ان کی اطاعت اختیار کی اور ان کی طرف رجوع کیا تو اس نے ان کے اطاعت و دعوت کو قبول کیا اور جو کام انہوں نے کئے تھے وہ انہیں معاف کر دیے اور انہوں نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ تلمسان اور یغمراسن کے مقابلے میں ابو یحییٰ کی کفالت کرے لیکن اسے تحفہ سے باز اور تیر اندازوں سے مدد دے پس موحدین نے ان پر اہتمام کیا اور ان کے مصیبت کے وقت [illegible] تو سعید نے انہیں تیار کرنے کا حکم دیا تو امیر ابو یحییٰ نے اسے بنی مرین کے قبائل سے پانچ سو آدمیوں کی مدد دی اور ان پر اپنے عم زاد ابو عیاد بن ابی یحییٰ بن حمامہ کو سالار مقرر کیا اور وہ سلطان کے جھنڈوں تلے نکلے اور وہ تونس سے تلمسان اور اس کے [illegible] جانے کے لئے تیار ہوا اور اس کے حالات [illegible] کہ وہ بنی عبدالواد کی قوت میں [illegible] جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔

اور جب وہ فوت ہوا تو ابن ابی یحییٰ [illegible] کی طرف ایک وفد [illegible] سے بیعت کر لی [illegible] اور ان کے [illegible] اس کے باپ کے زمانے کے چلے گئے اور [illegible] امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کے پاس کی بجائے [illegible] کی اور اس کا علم [illegible] ابو عیاد اس کے پاس آیا اس نے بنی مرین کو اس [illegible] کے لئے بھیجا اور اسے [illegible] نصیحت کی اور موحدین کی فوجوں کی [illegible] حالانکہ ان کی جماعت [illegible] میں تھی پس اس نے ان پر حملہ کر دیا اور بنی مرین کے ہاتھ ان کے سامان سے لبریز ہو گئے اور انہوں نے ان کے ہاتھوں سے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] اس کے پاس [illegible] نے [illegible]۔

امیر عبداللہ بن سعید کی وفات اور امیر عبداللہ بن سعید ابن [illegible] کے جواب میں ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد موحدین [illegible] امیر ابو یحییٰ اور اس کی قوم بلاد مغرب کی طرف [illegible] سے بیعت کرتے ہوئے گئے کیونکہ موحدین کے [illegible] نے انہیں [illegible] کی [illegible] بنی مرین کے ساتھ ان کی جنگ میں انہوں نے بنو مرین کے خلاف [illegible] کی تھی [illegible] مغرب کو ان کے [illegible] تھے [illegible] فوجوں سے [illegible] فاس [illegible] موحدین کی فوجوں کے ساتھ وہ [illegible] سے [illegible] اور اس کی قوم [illegible] بنی مرین کے ساتھ جنگ کرنا اور ان [illegible] کو کاٹنے کے [illegible] دونوں [illegible] سب سے پہلے ابو یحییٰ بن عبدالحق نے [illegible] مضافات سے آغاز کیا اور طور میں ان سے [illegible] کیا اور ان [illegible] پر غالب آ گیا پھر فاس کی طرف واپس آ گیا اور اس نے اسے بنی عبدالمومن کی [illegible] سے [illegible] اور اس کے [illegible] ابن ابی حفص کی دعوت قائم کرنے کے [illegible] بیعت کر لی اور ان [illegible] وہاں کا عامل ابو العباس تھا اس نے اپنی [illegible] اور اس کے باشندوں سے [illegible] کرنے میں کوشش کرتے [illegible] اس نے [illegible] حفاظت [illegible] ان [illegible] نظر [illegible] اور ان سے [illegible] طلب کرنے کا اور ان سے تکلیف کو دور کرے گا اور ان کی حفاظت کرے گا جو [illegible] انجام اور [illegible] کی [illegible] ہوئی تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس کے عہد [illegible] پر [illegible] کیا اور اس کے سامنے [illegible] اور وہ ان کے حکم سے ان کی اطاعت کرنے اور

وحدت شخصی کے اختیار کرنے کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے بنی عبدالمومن کی اطاعت کو ان کی مدد سے مایوس ہو کر چھوڑ دیا۔

ابومحمد اللحیانی: اور ابومحمد اللحیانی آیا اور اس نے اس سے اس شرط کے پورا کرنے کی اپیل کی جو اس نے ان کی دیکھ بھال کرنے اور ان کا دفاع کرنے اور اسی طرح کفالت کرنے اور ان سے انصاف کرنے کے بارے میں اپنے اوپر عائد کی تھی اور اس کی آمد اس معاہدہ کے عمل کا سرمایہ تھا اور اس بیعت کی برکت کے اثر کو ان کے بعد آنے والوں نے محسوس کیا اور یہ بیعت باب الفتوح سے باہر رابطہ کے بارے میں تھی اور وہ ۶۴۶ھ کے آغاز میں سعید کی وفات سے دو ماہ بعد قصبہ فاس میں داخل ہوا اور سعید ابوالحسن قصبہ سے باہر نکل گیا اور اس نے اس کے ساتھ تمام سرداروں کو نکالا جو اسے عام الرتاج سے گزر گئے اور واپس آ گئے۔

تازی سے جنگ: پھر وہ تازی سے جنگ کرنے گیا جہاں سعید ابو علی حکمران تھا جس سے اس نے چار ماہ تازی سے جنگ کی پھر انہوں نے اس کا حکم مان لیا تو اس نے انہیں قتل کر دیا اور ان میں سے کچھ دوسرے لوگوں پر احسان کیا اور اس کی اطراف و جوانب کو ملیامیٹ کر دیا اور تازی کو پڑاؤ اور ملیہ کے قلعے اپنے بیٹے یعقوب بن عبدالحق کو جاگیر میں دے دیئے اور فاس کی طرف واپس آ گیا جس وہاں اس کے پاس اہل مکناسہ کے مشائخ گئے اور انہوں نے اپنی بیعت کی تجدید کی اور دوبارہ اطاعت اختیار کی اور ان کے پیچھے پیچھے سلا اور رباط الفتح کے باشندے بھی گئے پس امیر ابو یحییٰ نے ان چاروں شہروں پر جو امصار مغرب کی اصل ہے قبضہ کر لیا اور وادی رقح تک ان کے مضافات پر قابض ہو گیا اور ان میں اس نے امیر ابوحفص کی دعوت کو قائم کیا اور بنو مرین نے مغرب الاقصیٰ کو اور بنو عبدالواد نے مغرب اوسط کو اور بنو ابی حفص نے افریقہ کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور عبدالمومن کا چراغ گل ہو گیا اور ان کی حکومت باقی رہی اور ان کا غلبہ جاتے کا اعلان کرنے لگا اور ان کا فرمان تو بجھنے لگا۔

امیر ابو یحییٰ کا فاس پر قبضہ: اور جب ۶۴۶ھ میں امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق نے فاس پر قبضہ کیا اور سعید کی وفات کے بعد بلاد مغرب پر قابض ہو گیا اور مراکش میں ابوحفص عمر المرتضیٰ بن السید ابو ابراہیم بن اسحاق نے موحدین کی امارت سنبھالی جو المعتضد کے سال بنی مرین کے ساتھ جنگ کرنے میں موحدین کی فوج کا سالار تھا اور سعید نے اسے سلا کے قصبہ رباط الفتح میں والی بنا کر چھوڑا تھا پس موحدین نے اسے بلایا اور اس کی بیعت کر لی اور اس نے ان کی امارت سنبھالی اور جب امیر ابو یحییٰ بلاد مغرب پر غالب ہو گیا اور فاس شہر پر قابض ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو وہ بلاد زناتہ کو فتح کرنے اور ان کے مضافات پر قبضہ کرنے کے لئے بلاد فازاز اور مدیون کی طرف گیا اور اس نے اپنے غلام مسعود بن خرباش کو فاس کا گورنر مقرر کیا جو کردوں کی اس جماعت میں سے تھا جو بنی مرین کے حلیف اور ان کے ہم وطن تھے اور امیر ابو یحییٰ نے ان کے اصل کے سوا موحدین کی جو فوج وہاں تھی اسے خدمت کی اسی حالت پر باقی رکھا جس پر وہ قائم تھا اور ان میں رومیوں کی ایک پارٹی بھی تھی۔ جسے اس نے ان کے سالار کی نگرانی کے لئے کام پر لگایا اور وہ بار وہ مسعود کے حصے میں تھے اور ان کے اور اہل شہر کے موحدین کے مددگاروں کے درمیان سازش ہوئی اور انہوں نے اپنے عامل مسعود پر حملہ کر دیا اور دعوت کو مرتضیٰ کے لئے

پلٹ دیا جو مراکش میں خلیفہ تھا اور اس بغاوت میں ابن [illegible] اور اس کے بھائی ابن ابی [illegible] اور ان کے بیٹے نے بڑا پارٹ ادا کیا [illegible] گئے تھے۔ قاضی ابو عبد الرحمٰن [illegible] کے پاس گئے جو ان دنوں شوریٰ پارٹی کا لیڈر تھا اور اس میں [illegible] ہو گئے اور انہوں نے دوسروں کے [illegible] کا اشارہ دیا تو اس نے [illegible] کو قتل کر دیا اور وہ قصبہ میں [illegible] الملک پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور یہ واقعہ شوال ۶۶۵ھ میں ہی [illegible] سر اٹھا کر شہر کی گلیوں میں پھرایا اور اس کا گھر لوٹ لیا گیا اور اس کا خون مباح قرار دے دیا گیا۔ انہوں نے شہر کے [illegible] کے لئے [illegible] اور انہوں نے اپنی بیعت مرتضیٰ کی طرف بھیجی اور امیر ابو یحییٰ کو جب کہ وہ [illegible] سے جنگ کر رہا تھا خبر پہنچی تو وہ وہاں سے بھاگ گیا اور جلدی سے فاس کی طرف گیا اور انہوں نے مرتضیٰ کی طرف فرمانبرداری [illegible] بھیجا مگر اس نے انہیں کوئی جواب نہ دیا اور [illegible] تب وہ کیونکہ وہ ان کے مقابلے میں [illegible] تھا اس نے امیر ابو یحییٰ [illegible] سے اپنی [illegible] کے لئے [illegible] اور اسے اپنے [illegible] کے خلاف [illegible] کیا اور [illegible] اس کی اطاعت میں آ جانے کا [illegible] اس نے [illegible] کے لئے فوج جمع کی اور [illegible] سے [illegible] کے لئے تیار ہوا اور خلیفہ کے قریب [illegible] کا جواب دیا اور امیر ابو یحییٰ [illegible] کرتے ہوئے [illegible] وہاں پر فوجوں کو جمع کیا اور ان کے اپنے [illegible] اس کے مقابلے [illegible] کے میدان میں دونوں فوجوں [illegible] جنگ کی طرف بڑھے اور [illegible] شجاعت دکھائی اور [illegible] شکست [illegible] ہو گئی۔

مرتضیٰ کی ہلاکت: جس [illegible] ابو [illegible] بن محمد [illegible] کے [illegible] بن ابراہیم نے ہاتھ سے ہلاک ہو گیا [illegible] کی طرف چلا گیا اور امیر ابو یحییٰ اپنی فوج کے ساتھ [illegible] کے ہاتھ [illegible] انہوں نے بھی اس کی اطاعت کے [illegible] اس نے [illegible] اور بغاوت [illegible] کے گھر سے [illegible] ان کو امان دینے [illegible] اس کی [illegible] اس نے [illegible] کو برداشت کر لیا [illegible] ۶۶۵ھ میں [illegible] سے [illegible] انہوں نے [illegible] کیا [illegible] کے بیٹے اور [illegible] کے بھائی [illegible] قتل کر دیا اور ان کے [illegible] اور ان کے [illegible] میں [illegible] اور اس نے [illegible] اور ان کے [illegible] اور [illegible] اور انہوں نے [illegible] اپنا [illegible]۔

فصل

امیر ابو یحییٰ کے شہر سلا پر متغلب ہونے اور اس کے قبضے سے اس کے واپس ہونے اور اس کے بعد مرتضیٰ کے شکست کھانے کے حالات

جب امیر ابو یحییٰ نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور وہاں عمر بن [illegible] کی امارت ختم ہو گئی تو [illegible] کے ساتھ [illegible] کرنے کے [illegible] انہوں نے [illegible] کا اعلان [illegible] کیا اور ان سے [illegible] وصول کیا اور باقیوں کی [illegible] میں شہر سلا اور رباط الفتح کی طرف گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کے قریب لیا اور اپنے بھتیجے یعقوب بن عبداللہ بن عبدالحق کو اس کا حاکم مقرر کیا اور سلا اور رباط کے درمیان حکومت [illegible] ان کے مواطن [illegible] ہے۔

اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے میدان اور جنگل [illegible] کے درمیان تقسیم [illegible] اور کسی طرح [illegible] ایام میں [illegible] ان کی [illegible] ساتھ جنگ [illegible] اور سب سے پہلے [illegible] تعداد [illegible] حاصل ہوا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے [illegible] پانچ [illegible] صاحب [illegible] اور ان سے [illegible] سے تھے [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] کے نام سے مشہور تھے [illegible]۔

محمد کے بیٹے [illegible] کے سات لڑکے تھے جن میں [illegible] کے بھائی تھے [illegible] بیٹے [illegible] اور [illegible] تھے [illegible] کے ہاں جماعت ہے۔

حمامہ کی امارت اور ان کا خیال ہے کہ جب [illegible] کی امارت [illegible] اس کے بعد اس کے بھائی [illegible] کے تین بیٹے تھے [illegible] جن کا لقب [illegible] کی امارت پر قائم [illegible] آ گئے۔

عبدالمؤمن کی تاشفین پر چڑھائی اور عبدالمؤمن نے تاشفین بن علی پر چڑھائی کی اور تلمسان میں اس کا محاصرہ کر

کیا اور ابو حفص و قبیلوں نے ساتھ مغرب اوسط پر تاخت سے جنگ [illegible] اور تمام بنو یادین بنو توجین بنو مرین اور مغراوہ ان کے لئے اکٹھے ہو گئے لیکن موحدین نے ان کی فوجوں کو منتشر کر دیا اور آخر قتل کر دیا بنو یادین اور بنو توجین نے دوبارہ ان کی اطاعت کی اور بنو عبد الواد نے اخلاص سے ان کی خدمت اور خیر خواہی کی اور بنو مرین صحرا میں چلے گئے اور جب عبد المومن بن علی نے دوبارہ ان پر غلبہ پایا اور موحدین نے [illegible] اور [illegible] پر قابض ہو گیا تو اس نے ان غنائم کو جنگل تک میں اپنے گھر بھیج دیا اور دعوت کو چلانے والا انہیں سے آتا۔

اور بنو مرین کو جب اعراب کی افریقیہ پر غلبہ پانے کی اطلاع ملی اس وقت ان کا سردار المخضب بن عسکر تھا اس نے اپنی قوم کے ساتھ ان سے جنگ کا ارادہ کیا اور [illegible] علاقے میں چھا گیا لیکن انہوں نے اسے موحدین کے ہاتھوں سے لے لیا اور عبد المومن نے اسے چھڑانے کے لئے زناتہ میں سے اپنے قبیلوں کو بھیجا اور انہیں اس کام کے لئے موحدین کے ساتھ بھیجا تو بنو عبد الواد نے اس میں خوب داد شجاعت دی اور مسون میں جنگ ہوئی اور بنو مرین تتر بتر ہو گئے اور المخضب بن عسکر قتل ہوا اور بنو عبد الواد نے ان کے ہتھیاروں کے لئے [illegible] اس کے بعد بنو مرین اپنے صحرا اور [illegible] کی جبال کا رخ کیا [illegible] اور المخضب کے بعد ان کی امارت [illegible] نے سنبھالی [illegible] یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے محیو نے اس کی امارت سنبھالی [illegible] یہاں تک کہ [illegible] نے ان کو [illegible] کی جنگ کے لئے جمع کیا جس وقت وہاں [illegible] اور قبیلوں نے اس میں خوب داد شجاعت دی۔

محیو کی وفات اور محیو اسی دن ایک زخم کی وجہ سے جس کے [illegible] اعراب کے صحرا میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد عبد الحق کی ریاست اس کے بیٹے نے سنبھالی اور اس کے بعد اس کی [illegible] کا عزم کر لیا اور اس نے اس کے تعاقب کا عزم کر لیا [illegible] اس کے بھائی یعقوب بن عبد الحق نے اس [illegible] اور جب وہ [illegible] اور [illegible] ان کے درمیان [illegible] اس نے تلمسان [illegible] کے ایک [illegible] سے [illegible] اس پر [illegible] کا [illegible] اور [illegible] کیا [illegible] کے ساتھ [illegible] اور دونوں [illegible] کی طرف گیا اور [illegible] میں داخل ہو گیا اور اس کے [illegible] اپنے قوم کے [illegible] پہنچا اور جب [illegible] تو [illegible] کا پتہ چلا تو [illegible] پیچھے سے [illegible] اور ان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔

اور امیر یحییٰ کا بھتیجا [illegible] بن عثمان بن عبد الحق فوت ہو گیا [illegible] اپنے ملک کی طرف واپس آ گیا اور امیر ابو یحییٰ نے تلمسان [illegible] اور [illegible] یوسف [illegible] کو امیر مقرر کیا اور [illegible] عبد السلام [illegible] اور داؤد بن یوسف کو عامل مقرر کیا اور [illegible] کیا۔

فصل

ابویحییٰ کی وفات کے حالات اور اس کے بھائی یعقوب بن عبدالحق کے حکومت کو مخصوص کر بیٹھنے سے جو واقعات رونما ہوئے

ان کا بیان

[illegible]

[illegible]

درمیانی علاقے تھے انہوں نے ان کی اطاعت اختیار کر لی اور عمر نے مکناسہ کی امارت پر اکتفا کر لیا لیکن بعد ازاں اس نے امارت لی پھر اور اس کے خاندان میں سے اس کے دو عم زادوں نے جو عثمان بن عبدالحق اور محمد بن عبدالحق کے بیٹے تھے اسے دھوکے سے قتل کر دیا اور یعقوب نے ان سے اس کے خون کا بدلہ لے لیا جو اس کے ڈر سے بھاگ گئے تھے اور وہ باقی امارت کے معاملے میں [illegible] بلا مقابلہ آ گیا جس سے یعقوب کی مخالفت [illegible] اور اس کی امارت کے بارے میں جھگڑا اور مخالفت ختم ہو گئی۔

اور عمر اس کا بھتیجا [illegible] ابو یحییٰ کے مرنے کے بعد مغرب پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے ان کا [illegible] کے [illegible] کیا اور بنی توجین اور مغراوہ سے کمک طلب کی اور انہیں [illegible] اور مغرب کی طرف بھیج دیا جہاں [illegible] امان پہنچ گئے۔

عمر اس اور یعقوب کی جنگ: اور حضرت یعقوب بن عبدالحق نے بھی ان سے جنگ کرنے کی ٹھان لی جس پر انہوں نے انہیں مقابلہ کے لئے بلایا اور وہ اپنے [illegible] ساتھ مقدمہ پر روانہ ہو کر آگے اور عمر [illegible] سے گزرا تو اس نے انہیں بھگا دیا اور [illegible] اور لوٹ لیا اور ان میں حرب غلام [illegible] آ گیا اور [illegible] سے مصالحت [illegible] کرنے اور اس کی طرف سے جنگ کرنے کے بے ایمان کے طریق کو اختیار کیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ فضل بھی کیا کہ اس کی امارت کا آغاز تھا کہ شہر سلا کو نصرانیوں کے ہاتھوں سے چھڑا لیا اور اس وجہ سے اس کا پایہ بڑھا اور اس کی شہرت ہوئی جس کا ذکر ہم کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

شہر سلا پر دشمن کے اچانک حملے اور اسے اس کے ہاتھوں سے چھڑانے کے حالات

یعقوب بن عبداللہ جس نے اپنے چچا ابو یحییٰ کے شہر سلا پر قبضہ کرتے وقت وہاں داخل ہو کر اسے فتح کیا تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب موحدین نے اسے اس کے ہاتھوں سے واپس لے لیا تو اس نے اس کی نواحات میں اس کے مضافات اور حافظوں کے لئے [illegible] کوئی جگہ [illegible] اور جب اس کے چچا یعقوب بن عبدالحق کی بیعت ہوئی تو اسے اس کی جوانی نے رنجیدہ کر دیا اور وہ ناراض ہو کر علیحدہ ہو گیا اور رباط الفتح اور سلا پر قبضہ کرنے کے لئے ایک حیلہ کیا کہ وہ [illegible] پوشیدہ باتوں کے ذریعے [illegible] قتل کر دیا [illegible] کے ساتھ بھاگ کر زمورہ کی طرف چلا گیا اور اپنے اہل اور بیوی کو پیچھے چھوڑ گیا جب یعقوب بن عبداللہ نے سلا پر قبضہ کر لیا اور اطاعت سے علیحدگی کی اور اپنے چچا [illegible] یوسف کے ساتھ [illegible] کا اعلان کیا [illegible] سے [illegible] کی امداد کے متعلق سازش کی تو [illegible] اس بارے میں [illegible] اور ان کے [illegible] آنے [illegible] ہو گیا

یہاں تک کہ [illegible] خراسان [illegible]

[illegible]

صالح بن نضر [illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل

سلطان ابو یوسف کے دار الخلافہ مراکش اور عناصر حکومت سے جنگ کرنے اور ابودبوس کے اس کے پاس آنے کے اثرات اور اس کے اُسے امیر مقرر کرنے اور اس کے ہاتھوں مرتضیٰ کے ہلاک ہونے اور پھر اس کے خلاف بغاوت کرنے کے حالات

[illegible]

کے پاس قیام کیا پھر اس سے اس شرط پر اپنے سوس کے بارے میں فوج اپنے ملک کے لئے آلہ بنانے اور اپنی ضروریات پر خرچ کرنے کے لئے مال کی امداد کا مطالبہ کیا کہ وہ مال غنیمت کے حصے دے گا اور سلطنت میں شریک کرے گا پس سلطان نے اسے پانچ ہزار بنی مرین کے جوانوں اور کافی مال اور بحرین آلہ کی امداد دی اور اس کے لئے اپنی مملکت کے عربوں اور قبائل اور ان کے علاوہ دوسرے جوانوں کو بلایا کہ وہ اس کے مددگار ہوں اور وہ فوج کے ساتھ آیا یہاں تک کہ وہ رباط الفتح کے قریب پہنچ گیا اور بنی مرین کے مددگاروں اور ان مواضع سے جو ان کے معاملے میں ان کے ساتھ ساز باز کرتے تھے سازش کی۔

مرتضیٰ پر حملہ: پس یعقوب نے مرتضیٰ پر حملہ کر دیا اور اسے وہاں سے بھگا دیا اور وہ اپنے حصن سے مدد مانگتا ہوا ازمور چلا گیا اور ابو دبوس ۶۶۵ھ میں مراکش میں داخل ہوا اور ازمور کے عامل ابن عطوش نے مرتضیٰ کو گرفتار کر لیا اور اسے قید کر کے ابو دبوس کے پاس لایا پس اس نے اپنے غلام مزاحم کو بھیجا جس نے رات میں اس کا سر کاٹ دیا اور خود مختار خلیفہ بن گیا اور آل عبد المؤمن نے اس سے بیعت کی اور سلطان نے اسے شرط پوری کرنے کا پیغام بھیجا تو اس نے بات ٹال دی اور تکبر کیا اور یعقوب نے بنی مرین اور مغرب کی فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کیا تو اس نے جنگ سے گریز کی اور مراکش میں قلعہ بند ہو گیا اور سلطان نے اس سے جنگ کی پھر اس کے کھیتوں اور خوراک کو تباہ کر کے فاس کی طرف لوٹ آیا پس ابو دبوس نے اس کے خلاف یغمراسن بن زیان سے مدد مانگی تاکہ اس کی قوت کو توڑ دے اور اس کے علاقے سے اسے غافل کر دے اور اس کی قوت منتشر ہو جائے تاکہ اسے اچھی مہلت رہے۔

فصل

ابو دبوس کے اکسانے پر سلطان یعقوب بن عبدالحق اور یغمراسن بن زیان کے درمیان جنگ تلاغ کے برپا ہونے کے حالات

جب سلطان ابو یوسف نے مراکش کے دروازے سے جنگ کی اور وہاں کی سرزمین پر حملہ کرنے کے لئے پیش قدمی کی تو ابو دبوس نے یغمراسن اور اس کی قوم سے اس کے خلاف مدد مانگنے کے سوا کوئی راستہ نہ پایا کہ وہ اسے اس سے باز رکھیں اور اسے اس کے پیچھے سے مشغول کر دیں پس اس نے اپنی مصیبت کے دور کرنے اور اپنے دشمن کی مدافعت کے لئے اس کے پاس فریادی بھیجا اور عہد کیا اور تحائف بھیجے تو یغمراسن نے اپنے ارادے کے مطابق اسے پیچھے سے کھینچ لیا اور مغرب کی سرحدوں پر غارت گری کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور اس نے جنگ کی آگ بھڑکائی پس سلطان کی طرف سے

یعقوب اس کے اور اس کی قوم کے خلاف محرک تھا اور اس نے اپنے عزم کو تیز کیا اور یعقوب مراکش سے تلمسان پر حملہ کرنے کے لئے چلا اور رباط میں اترا اور کئی روز تک وہاں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ اس نے جنگ کی مکمل تیاری کر لی اور ۶۷۰ھ کے آغاز میں کوچ کر گیا اور گرسیف اور پھر تافرطا میں داخل ہو گیا اور فریقین وادی تلاغ کی طرف بڑھے اور ان میں سے ہر ایک نے اپنی فوجوں کو مرتب و منظم کیا اور اپنے میدان میں آ گیا۔

وہ حسن اور سعید بن دریفین کو آسانے کے لئے جو تھیں جیسے کہ ہم بتا چکے ہیں اور جب سامنے آئے تو حملے اور دن بڑا گرم ہوا اور مغرب کی فوجیں اور بنی عبدالواد اور ان کے ہواخواہوں کی فوجیں شکست کھا گئیں تو وہ منتشر ہو گئے اور اپنے ہاتھ بلند کر دیے اور یغمراسن کا بڑا بیٹا اور اس کا ولی عہد ابو حفص اپنے خاندان کی ایک جماعت کے ساتھ ہلاک ہو گیا جن کا ذکر ہم نے ان کے حالات میں کیا ہے اور یغمراسن نے اپنی قوم کے جانثیوں کو پکڑ لیا اور وہاں مددگار بن گیا یہاں تک کہ وہ میدان کارزار سے نکل گئے اور اسی سال کے ماہ جمادی الاول میں اپنے جاہ میں پہنچ گئے اور سلطان دار الملک مراکش میں اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔

فصل

سلطان یعقوب بن عبدالحق اور آل ابی حفص میں سے خلیفہ تونس المستنصر کے درمیان

سفارت و مصالحت

امیر ابو زکریا یحییٰ بن عبدالواحد بن ابی حفص نے جب ۶۲۵ھ میں دعوت اور خلافت کے بیٹوں کو اور مراکش کی طرف دیکھتے ہوئے تونس میں اپنی دعوت دی تو اسے امید تھی کہ وہ زنانہ کے ذریعے آل عبدالمومن کی قوت و شوکت کو کمزور کر دے گا اور انہیں اس کی طرف آنے کی بجائے ان کے اپنے علاقوں میں مشغول کر دے گا اور ۶۴۰ھ میں وہ تلمسان پر متغلب ہو گیا اور یغمراسن بن زیان اس کی دعوت میں شامل ہو گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ اس کے دشمن کے مقابلہ میں اس کا ایک مضبوط مددگار بن گیا جس نے مدافعت کے لئے اس سے تعلق پیدا کر لیا اور بنو مرین نے ابن ابی حفص کے بارے میں مراسلت و مخاطبت کرنے اور اس کے دشمن کی اہمیت کو کم کرنے کے بارے میں اس سے مقابلہ کیا اور بلاد مغرب کے جن شہروں کو فتح کرتے وہ انہیں اس کی بیعت پر آمادہ کرتے تھے جیسا کہ مکناسہ اور قصر وغیرہ کو اور وہ تحائف و ہدایا کے ذریعے اس سے ملاطفت کرتے اور انہیں آل عبدالمومن کے رد کرنے کے سوا خط و کتابت، خطاب، معاملہ اور تکریم میں یکتائی کا واسطہ بھی حاصل تھا جس سے وہ اس کے ساتھ مراسلت کرتے اور اپنے قرابت داروں کو اس کے پاس بھیجنے کی طرف مائل ہوتے تھے۔

المستنصر ۔ ان کے بعد اس کا بیٹا المستنصر تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے باپ کے [illegible] واثق [illegible] اور آخر
کے ساتھ جنگ کرنے والے اپنے [illegible] کی حفاظت کے بارے میں [illegible] کی چیزیں اس کے پاس سے آگئی تھیں جو
[illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible] کے لئے [illegible] میں [illegible] سے بچا کر تھا اور [illegible] ان کے ساتھ اس
کی پرواہ کرتا اور جب ابو زکریا نے محمد [illegible] اور سلطان نے اس کے مدمقابل جنگ کرنے کی ٹھانی تو اس نے سب سے
پہلے خلیفہ المستنصر سے مراسلت کرنے سے اس کی تجدید کی اور آپ سے دور رہنے کے بعد سے کسی کام [illegible] تھا جس نے
اپنے بھتیجے [illegible] بن عبدالحق کو اس کے پاس بھیجا اور [illegible] کے تسلیم کیا اور پھر ان سے مقابل عبداللہ [illegible] کو
بھیجا اور اپنے لئے اس کے ساتھ جنگ کیا جس کے بعد خود [illegible] ان نے اپنے باپ [illegible] کا بدلہ بھی لینا چاہا کرنے سے ان کے
حالات میں بیان ہو چکا ہے اور المستنصر کے دارالحکومت سے اس کے پاس آیا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور ان کے
ساتھ آل ابوالعباس کی حکومت کے دور [illegible] ابو عبداللہ محمد اللحیانی کو بھیجا حکومت [illegible] اپنے بھائی [illegible]
یحییٰ کے پاس آگیا تھا اور اس نے [illegible] میں [illegible] اور مصاحبت دو دن کے لئے تسلیم کر لیا [illegible] ابو عبداللہ نے
اس وقت میں ان کے لئے ان اطراف [illegible] مزدوری کرتے تھے اور لوگوں نے [illegible] کی بات کو تسلیمات سے
بات کرتے تھے [illegible] کے بعد [illegible] کی جاتی تھی [illegible] المستنصر کے پاس گئے اور اپنی
[illegible] بھیج پایا اور [illegible] عالم [illegible] کے خلاف [illegible] کیا تو خوشی سے [illegible] کیا اور ان کی عزت افزائی کی
اور [illegible] ان کے [illegible] اور ابو عبداللہ [illegible] دیا اور [illegible] کو اپنے زندگی
مصاحبت کے لئے روک لیا اور اس طرح سے اس کے پاس [illegible] یہاں تک کہ مراکش میں فوت ہو گیا ۔

پھر اس کے بعد المستنصر نے [illegible] ہے [illegible] حکومت کے [illegible] بن [illegible] یحییٰ بن [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی مراسلت میں سلطان یعقوب بن عبدالحق کے پاس بھیجا اور
ان سے [illegible] کے ساتھ [illegible] کرنے کے لئے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کے [illegible] تھا اور اس نے اس سے [illegible] تو اس نے اس [illegible] تھا اور [illegible]
اور اس کے بعد اس نے [illegible] کے [illegible] محمد اللحیانی نے خلیفہ المستنصر کا [illegible] کے [illegible] سے [illegible]
نے [illegible] ان [illegible] میں [illegible] کیا اور [illegible] آئے اور اس کے بعد المستنصر نے یعقوب کے
ساتھ مسلسل [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اور اس کے [illegible] کا [illegible] اس کے [illegible] قدم پر چلا گیا اس نے
[illegible] ایک [illegible] ابوالحسن المرینی [illegible] ہوئی اور
مغرب میں ابوالحسن المرینی کو بڑی شہرت حاصل ہے ان کے متعلق ہم ذکر کرتے ہیں ۔

فصل

فتح مراکش اور ابودبوس کی وفات اور مغرب سے موحدین کی حکومت کے خاتمے کے حالات

جب سلطان ابو یوسف یغمراسن کی جنگ سے واپس آیا اور اس نے دیکھا کہ وہ اپنے دشمن سے بے نیاز ہو گیا ہے اور اس نے اس کی تیزی کو روک دیا ہے اور اس کی قوت توڑ دی ہے [illegible] ابو دبوس کی سازش [illegible] تو اس نے پہلے کی طرح مراکش کے ساتھ جنگ کرنے اور موحدین کی ناکہ بندی کرنے کا عزم کر لیا اور [illegible] میں [illegible] ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے فاس سے تیار ہو کر چلا اور جب وہ ام الربیع سے آگے گیا تو اس نے راستوں کو پھیلا دیا اور غارت گری کرنے بھیجے اور [illegible] انہوں نے [illegible] موحدین اور ابو دبوس [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] در انحالیکہ [illegible] کے ساتھ جنگ کی اور [illegible] یہاں تک کہ مراکش کی [illegible] عرب اور ان کی قوم کے ساتھ آگئے اور [illegible] سے حکومت کے [illegible] اس نے خلیفہ کا [illegible] کے لیے انہیں بھیجا [illegible] اور وہ بے شمار فوجوں کے ساتھ مقابلہ [illegible] لیکن ابو یوسف نے [illegible] سے وہ [illegible] جائے اور کامیاب ہو جائے یہاں تک [illegible] تو ابو دبوس نے [illegible] اور گھمسان کا رن پڑا اور اس کے میدان میں شکست [illegible] اور وہ [illegible] کے قتل [illegible] اور اس [illegible] سے [illegible] اور ان [illegible] ہلاک ہو گیا۔

سلطان ابو یوسف کا مراکش کی طرف کوچ: سلطان ابو یوسف مراکش کی طرف [illegible] موحدین [illegible] انہوں نے مراکش کے [illegible] ابو سعید [illegible] اور اس [illegible] سلطان کے پاس [illegible] عبدالمومن کی حکومت [illegible] گیا۔

اور مرابطین [illegible] عرب [illegible] سلطان کے پاس گئے تو اس نے انہیں امان دی اور ان سے حسن سلوک کیا اور وہ [illegible] کے ساتھ مراکش میں داخل ہوا اور آل عبدالمومن کی حکومت کا وارث ہوا اور اس کی [illegible] مغرب میں اس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور [illegible] ان کی جماعت [illegible] پست ہو گئے اور اس کی [illegible] کے سامنے [illegible] تو

اور اس نے اس سال کے رمضان تک مراکش میں قیام کیا اور اپنے بیٹے امیر ابو مالک کو بلاد سوس کی طرف بھیجا پس اس نے انہیں فتح کر لیا اور ان کے دیار میں دور تک چلا گیا اور ان کے اطراف پر قبضہ کر لیا پھر وہ خود بلاد درعہ کی طرف گیا اور وہاں سے مشہور جنگ کی جس نے ان کی قوت کو توڑ دیا اور وہ ماہ شعبان میں جنگ سے واپس آگیا پھر اس نے اپنے دارالخلافہ فاس کی طرف جانے کا ارادہ کیا اور مراکش اور اس کے مضافات پر اپنے [illegible] موسیٰ اور طلحہ وزراء میں سے محمد بن علی بن یحییٰ کو امیر مقرر کیا جیسا کہ ہم اس کی اور اس کے خاندان کی تعریف آگے بیان کریں گے اور اس نے اسے قصبہ مراکش میں اتارا اور اس کی دیکھ بھال کے لیے [illegible] جانے سے قبل عبدالمومن کے مکانوں پر قبضہ کرنے اور ان کے نشان مٹانے کا حکم دیا اور شوال میں اپنے دارالخلافہ کی طرف چل پڑا اور شعبان [illegible] میں آیا اور اس نے اپنے بیٹے کی ولی عہدی کی بیعت کی اس کا حال ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فصل

سلطان کا اپنے بیٹے ابو مالک کو حاکم مقرر کرنا اور اس کے بعد اس کے بھائی ادریس کے بیٹوں میں سے القرابۃ کا اس کے خلاف بغاوت کرنا اور ان کے اندلس جانے کا حال

جب سلطان فتح سے واپس آکر سلا میں قیام کیا اور وہاں اس کی سواری نے آرام کیا تو اسے ایک مرض نے آلیا اور اسے شدید بخار ہو گیا لیکن جب وہ اس سے ٹھیک ہو گیا تو اس نے اپنی قوم کو جمع کیا اور اپنے بڑے بیٹے ابو مالک عبدالواحد کو ان کا حاکم مقرر کیا کیونکہ وہ اس کے دوسرے بیٹوں میں سے امر کی اہلیت رکھتا تھا اور اس نے ان سے اس کی بیعت لی تو انہوں نے اس کی ولایت کی بیعت کر لی اور اس نے دونوں بھائیوں عبداللہ اور ادریس کے بیٹوں کو قریب کیا جو ان کی ماں سوط النساء کی وجہ سے [illegible] اور انہوں نے یہ دیکھ کر کہ عبداللہ اور ادریس عبدالحق کے بیٹوں [illegible] ہو گئے ہیں اور ان دونوں کو [illegible] پر تقدم حاصل ہے اور [illegible] خصوصیت کے زیادہ حق دار ہیں اسے محسوس کیا اور انہوں نے اس سلطان کو [illegible] کیونکہ اس نے ان کے [illegible] ولی عہد بنایا تھا اور اس [illegible] ہو کر جبل علودان میں آ گئے جو ان کی [illegible] کا [illegible] اور جنگ کا راستہ [illegible] واقعہ ہے اور ان کی ریاست ان دنوں محمد بن ادریس اور موسیٰ بن رحو بن عبداللہ کے پاس تھی اور

ان کے ساتھ ابو یحییٰ بن عبدالحق کے بیٹے بھی نکلے اور سلطان نے اپنے بیٹے ابو یعقوب یوسف کو پانچ ہزار فوج کے ساتھ بھیجا پس اس نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان کی ناکہ بندی کر دی اور اس کا بھائی ابو مالک بھی اپنی فوج کے ساتھ اس کے پاس چلا گیا اور اس کے ساتھ سفیان کا شیخ مسعود بن کانون بھی تھا۔ پھر ان کے پیچھے سلطان ابو یوسف بھی نکلا اور تامسنا میں ان کی فوج اکٹھی ہو گئی اور انہوں نے تین ماہ تک ان سے جنگ کی اور ان کی جنگوں میں مندیل بن ورتکیم ہلاک ہو گیا اور جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا محاصرہ ہو گیا ہے تو انہوں نے امان طلب کی جو اس نے دے دی اور اس نے انہیں اتارا اور ان کے فتنے ختم کر دیے اور ان سے دل صاف کر دیے اور انہیں لے کر اپنے دارالخلافہ میں منتقل کیا اور انہوں نے سب سے بڑے گناہ کے ارتکاب پر شرمندگی محسوس کرتے ہوئے اس سے تلمسان جانے کی اجازت مانگی تو اس نے انہیں اجازت دے دی اور وہ سمندر کے راستے اندلس چلے گئے اور ان کے برخلاف عامر بن ادریس سلطان سے ناراض ہو کر اس کی طرف چلا گیا جب وہ تلمسان میں ان سے پیچھے رہ گیا یہاں تک کہ اس نے اپنے بارے میں پختہ عہد لیا اور تلمسان میں سلطان سے مقابلہ کے بعد اپنی قوم کی طرف واپس آ گیا جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے اور جس وقت اندلس بنو مرین سے خالی ہو گیا اور دشمن اس کی سرحد پر چڑھ آیا تو بنو ادریس اور عبداللہ اور ان کا عم زاد ابو عیاد اندلس میں اترے اور ان کے سامنے کے علاقے پر قابض ہو گئے تو انہوں نے وہاں جانے والے غیور اور شمشیر بکف [illegible] بہادرانہ قوت اور حمیت ریاست سے مضبوط ہو کر بہادروں سے جنگ کرنے اور موقعوں سے گزرنے کے عادی تھے پس انہوں نے دشمنوں پر غالب آ کر انہیں خوب قتل کیا اور انہوں نے اس قوم کا مقابلہ کیا جو اس کے سینے میں دین کی حفاظت کے لئے تھی جو ان کے خیال میں اس کو کھا جاتا تھا اور وہ اس کے پیچھے واپس لوٹ گئے اور انہوں نے امیر اندلس سے اس کی ریاست کے بارے میں جھگڑا کیا تو وہ ان سے [illegible] میں تھے اور ان کے علاوہ جو دیگر قوم بھی ان سے الگ ہو گیا اور انہوں نے [illegible] کی وجہ سے [illegible] میں اس کے ساتھ قرابت داری کی تو اس نے انہیں ملک دے دیا اور انہوں نے دشمن کے خلاف مدد مانگی اور انہوں نے تو اس میں اچھے کارنامے دکھائے جیسا کہ ہم ابھی المغرب کے حالات میں بیان کریں گے پھر سلطان نے تلمسان کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں غور و فکر کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان ابو یوسف کے تلمسان کی طرف مارچ کرنے اور السبیلی مقام پر اس کے یغمراسن اور اس کی قوم پر حملہ کرنے کے حالات

جب سلطان ابو یوسف نے بنی عبدالمومن پر غلبہ پالیا اور مراکش کو فتح کر کے [illegible] میں ان کی حکومت پر قابض ہو گیا تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اس کے دل میں یغمراسن اور بنی عبدالواد کے متعلق کینے پڑے تھے جنہوں نے اختلاف کیا اور جو کچھ انہوں نے اس کے [illegible] کرنے کے لئے تھا اسے وہ یاد آ گیا اور اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ جنگ [illegible] نے اس کے دل کو ٹھنڈا نہیں کیا [illegible] ان کے [illegible] سمجھا ہے [illegible] ان کے دل کے ساتھ جنگ کرنے [illegible] ان کے ساتھ جنگ کرنے [illegible] کرنے کے لئے وہ اہل مغرب کو جمع کرنے کے لئے [illegible] جو وہ بھی کرتا تھا [illegible] اپنے خواص اور امراء کے ساتھ [illegible] مسلمانوں کے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اس نے بہت تعداد میں [illegible] اور سلطان نے اپنے [illegible] کے وقت [illegible] سے کوچ کر دیا اور [illegible] کے نام سے مشہور ہے اور ان کے ساتھ [illegible] کے [illegible] ان کے پاس [illegible] اپنے دستوں کو [illegible] ہو گیا [illegible] پانی سے ابن الاحمر کے [illegible] نے سلطان ابن الاحمر [illegible] کے [illegible] سلطان [illegible] مسلمانوں کی مدد کرنے کا ارادہ [illegible] نے اس امر سے [illegible] اور یغمراسن کے ساتھ مصالحت کی طرف مائل ہوا اور [illegible] ہوئے [illegible] نے بھی اس کی رائے کی [illegible] جہاد [illegible] کے باہمی تعلقات کی اصلاح میں [illegible] اور وہ ان دونوں [illegible] کے مغرب [illegible] آ گیا اور یغمراسن کے [illegible] اور تلمسان سے باہر [illegible] اس وقت [illegible]

عبدالوادی، راشد مغراوی کی ترغیب اور ان کے زغبہ کے عرب حلیف تنگ کرتے تھے پس اس نے انہیں گھیر لیا اور ان کی حاجت پوری کرنے سے بے پروا ہو گیا اور اپنی فوجوں کے ساتھ چل پڑا۔

وادی ملوسی میں جنگ: اور ابعدہ کے علاقے میں وادی ملوسی میں دونوں فوجوں کی جنگ ہوئی اور سلطان ابو یوسف نے اپنی فوجوں کو تیار کیا اور اپنے [illegible] لشکر کو منظم و مرتب کیا اور اپنے دونوں بیٹوں امیر ابو یعقوب [illegible] کو دونوں بازوؤں پر مقرر کیا اور خود قلب میں جا بیٹھا پس ان کے درمیان سخت معرکہ ہوا جس نے فارس بن یغمراسن اور بنی عبدالوادی کی ایک جماعت کی ہلاکت سے پردہ اٹھایا اور مغرب [illegible] کی فوجوں نے ان کے قتل اور [illegible] ان کی فوجیں اور [illegible] نے ان پر غلبہ پایا جس پر وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور سلطان کے ہاتھ بہت قدر [illegible] جنگ [illegible] دونوں فوجوں کی اکثریت اپنے ثبات کی وجہ سے [illegible] اس جنگ کی چکی نے انہیں پیس کر رکھ دیا اور اس نے [illegible] کے سالار [illegible] کو گرفتار کر لیا اور یغمراسن بن زیان اپنی فوج کے ساتھ [illegible] کرتا ہوا تلمسان کی طرف چلا گیا اور اپنے خیموں کے پاس سے گزرا تو انہیں آگ سے جلا دیا اور اس کی چھاؤنی لوٹ لی گئی اور اس کا حرم لوٹ لیا گیا اور سلطان ابو یوسف نے [illegible] دن قیام کر کے اسے تباہ کر دیا اور اس کی فصلوں کو [illegible] کر دیا۔

تلمسان کا محاصرہ: پھر اس نے تلمسان پر حملہ کر کے کئی روز تک اس کا محاصرہ کیے رکھا اور اس علاقے کو لوٹنے کی کھلی آزادی دے دی اور اس نے فوجوں کو تیاری کا حکم دے دیا اور تلمسان کی طرف جاتے ہوئے راستے میں اس کا وزیر [illegible] فوت ہو گیا اور وہ اس کے عظیم القدر وزیروں اور حامیوں میں سے تھا اور اس بارے میں اس کے کارنامے مشہور و معروف ہیں اور اس کی وفات اسی سال شعبان میں ہوئی اور اسے اس کے محاصرے [illegible] کے لشکر [illegible] محمد بن عبدالقوی امیر توجین اور بنی عبدالواد کے خلاف اس سے مدد [illegible] کیونکہ یغمراسن نے اپنے [illegible] پر [illegible] کرتے ہوئے اس کے تمام قبیلے [illegible] کی ذلت اور تباہی کی تکلیف برداشت نہ کی تھی پس سلطان ابو یوسف [illegible] آیا اور لوگ اس کی ملاقات اور خیر مقدم کے لئے اور اس کی [illegible] کے لئے ہتھیاروں کو جا کر [illegible] اور وہ اس کے ساتھ کئی روز تک تلمسان کا محاصرہ کیے رہا یہاں تک کہ نا امیدی ہو گئی اور خبر [illegible] ہو گیا اور اس نے موافقوں کی ملامت [illegible] پھر سلطان ابو یوسف نے وہاں سے بھاگنے کی نیت کر لی اور اس نے امیر محمد بن عبدالقوی اور اس کی قوم کو واپسی سے قبل وہاں جانے کا مشورہ دیا اور [illegible] کہ وہ اپنے علاقے کی طرف جلدی چلے جائیں اور اس نے اپنے توقف سے ان کے قبیلے بھر دیے اور [illegible] گھوڑے [illegible] دیے اور [illegible] اونٹنیاں ان کے پاس لے لیں اور انہیں بے شمار مخصوص انعامات کے ساتھ دیں اور انہیں [illegible] ساز و سامان اور خیمے دیے اور انہیں سواریوں پر سوار کروایا اور وہ کوچ کر گئے اور سلطان کئی روز تک یغمراسن کی [illegible] کے قریب [illegible] اس کے بیٹے [illegible] سے قبل [illegible] تک پہنچنے تک ٹھہرا رہا [illegible] کے آخر میں فاس میں داخل ہوا۔

امیر ابو مالک کی وفات: اور اس کا بیٹا امیر ابو مالک جو اس کا ولی عہد بھی تھا اس کی زندگی کے ایام میں فوت ہو گیا پس اسے اس کی وفات کا افسوس ہوا پھر اس نے صبر و تحمل کیا اور دوبارہ بلاد مغرب کے فتح کرنے کی طرف واپس آ گیا اور اس نے

اپنی اس جنگ میں قلعہ سبتہ پر قبضہ کر لیا اور [illegible] وہ پہاڑ ہے اور اس نے اسے [illegible] کیونکہ اس نے اسے اپنے دشمن [illegible] کے قریب پایا تو اس نے شیخ [illegible] کو اس کی نگرانی کے لئے چھوڑ دیا پھر اس نے اپنی اس جنگ سے واپسی پر ساحل اندلس کے قلعہ مالقہ پر قبضہ کر لیا اور [illegible] نے قلعہ [illegible] میں قیام کیا اور اپنی طرف دعوت دی اور شہر [illegible] اس کے ساتھ بار بار جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ قلعہ سے بھاگ گیا اور [illegible] ۷۰۹ھ میں [illegible] پھر اور سلطان ابو یوسف کے پاس چلا گیا جیسا کہ ہم نے قبیلہ مغراوہ کے ذکر سے [illegible] اس کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کا مکمل واقعہ پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔

فصل

شہر طنجہ کے فتح ہونے اور اہل سبتہ کے اطاعت کرنے اور ان پر ٹیکس لگنے اور اس کے ساتھ ہونے والے واقعات کے حالات

جب بنی عبد المومن کی حکومت کے آغاز میں یہ دونوں شہر سبتہ اور طنجہ ان کی سب سے بڑی سرحدی چوکیاں اور سب سے بڑے قیمتی شہر تھے کیونکہ یہ کنارے کی سرحدیں اور بحری جہازوں کی بندرگاہ اور جنگی سامان کے رکھنے کا کارخانہ اور جہاد کی طرف [illegible] اس کی ولایت القرابہ کے لئے مخصوص تھی جو شیخ عبد المومن کے بیٹوں میں سے تھے۔

اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ رشید نے اپنی خلافت پر ابو علی بن خلاص البلنسی کو امیر مقرر کیا تھا جو سبتہ کا باشندہ تھا اور [illegible] امیر ابو زکریا کے وقت [illegible] اور رشید کے مر جانے کے بعد ۶۴۰ھ میں اس نے حکومت کو اس سے [illegible] دیا اور اس نے اپنے بیٹے ابو القاسم کے ساتھ [illegible] اور بیعت کو اس کی طرف بھیجا اور طنجہ پر یوسف بن محمد بن عبد اللہ بن احمد [illegible] کو جو ابن الامین کے نام سے معروف تھا [illegible] مقرر کیا اور امیر ابو زکریا نے سبتہ پر ابو یحییٰ بن ابو زکریا کو امیر مقرر کیا جو اس کے چچا ابو یحییٰ اسید بن الشیخ ابی حفص کا بیٹا تھا جب وہ وہاں گیا اور ابو علی بن خلاص اپنے بیٹے کی وفات پر جو سلطان کے پاس جاتے ہوئے سمندر میں غرق ہو گیا تھا [illegible] سے پریشان ہو گیا اور چند دنوں [illegible] کشتیوں میں تونس چلا گیا اور [illegible] ۶۴۶ھ میں [illegible] وفات ہوئی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ اپنی کشتی ہی میں فوت ہوا تھا اور بجایہ میں دفن ہوا۔

المستنصر کے خلاف اہل سبتہ کی بغاوت اور جب امیر ابو زکریا اس کے بعد ۶۴۷ھ میں فوت ہو گیا تو اہل سبتہ نے اس کے بیٹے المستنصر کے خلاف بغاوت کر دی اور ابن الشہید کو قتل کر دیا اور اس کے ساتھ جو عمال تھے انہیں قتل کر دیا اور

دعوت کو مرتضیٰ کی طرف پھیر دیا اور ان کا انتظام ابن الرنداحی نے سبتہ کے مشائخ کے عظیم الشان فقیہ ابو القاسم العزفی کے ساتھ سازش کر کے کیا۔ اس نے اپنے باپ ابو العباس احمد کی گود میں پرورش پائی جو جلالت اور علم و دین سے آراستہ تھا کیونکہ اُسے اس میں قدم حاصل تھا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا تو اہل شہر نے اس کے بیٹے اور اس سے قبل اس کے باپ کے حق کو پہچان کر اس کی رعایت کی اور وہ ان سے بچتے اور ان کی پناہ لیا کرتے تھے اور شوریٰ میں وہ ان کی بات سنتے تھے اس نے ابن خلاص کو اس کام پر آمادہ کیا تو اس نے یہ کام کر دیا اور مرتضیٰ نے ابو القاسم العزفی کو سبتہ کی سرداری دی اور سعد کو دیکھے بغیر خود مختار بنا کر مقرر کر دیا اور وہ اسے اس عرصہ سے بے نیاز کرنے میں کافی ہو گیا اور اس نے طنجہ میں ابن الامیر کو مغرب میں بحری بیڑوں کی قیادت پر مقرر کیا اور اس کے بیٹے اس سے اس قیادت کے وارث ہوئے یہاں تک کہ العزفی نے اس کی ریاست سے پہلو تہی برتی اور جزیرہ اندلس میں سبتہ سے پہنچ گئے اور ان میں سے بچے ہوئے لوگ ابن الاحمر کے پاس آئے اور بنو ابو العلی تک پہنچے اور دونوں قصوں میں ان کے حالات اور ان کی ریاست کی کیفیت بیان ہیں اور وہ حاکم العزفی سبتہ کی ریاست پر خود مختار ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹوں نے یہ دولت حاصل کی جیسے کہ ہم بیان کریں گے۔

طنجہ: اور طنجہ جو عدوہ میں سبتہ کا ہم پلہ ہے اس میں ابن الامیر نے ابو القاسم العزفی کی امارت کی بیعت کی پھر اس نے اسی سال اس کے خلاف بغاوت کر دی اور خود مختار بن بیٹھا اور اس نے ابن ابی حفص کا خطبہ جاری کیا اور پھر اپنا خطبہ دیا اور سبتہ میں العزفی کے مسلک پر چلا اور وہ اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ بنو مرین نے مغرب پر قبضہ کر لیا اور اس کی کمک لے کر پھیل گئے اور اس کے مضافات میں دست درازی کرنے لگے اور انہیں حاصل کر لیا اور اس کے پہاڑوں اور قلعوں میں اتر کر انہیں فتح کر لیا اور امیر ابو یحییٰ بن عبد الحق اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی فوت ہو گئے اور اس کے بیٹے اور نواحی طنجہ اور اصیلا کی طرف آگئے اور انہوں نے اس کے میدانوں کو وطن بنا لیا اور راستوں کو خراب کر دیا اور اس کے باشندوں کو تنگ کیا اور وہاں کے اموال کو لوٹ لیا اور ابن الامیر نے ان سے بعض ٹیکس پر شرط کی کہ وہ اطاعت سے بچے رہیں اور وہ اتفاق کی حفاظت کریں اور راستوں کو درست کریں پس ان کی ان کے ساتھ تھوڑی ہی بنی اور وہ اپنی خبر دینے کے لئے طنجہ کی طرف آئے پھر انہوں نے سازش کی اور پوشیدہ طور پر بنی مرین کے سلطان میں داخل ہو کر بے خبری میں جمع ہو گئے اور اچانک سے ابن الامیر پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا پھر عوام نے اسی وقت ان پر حملہ کر دیا اور وہ ۶۶۵ھ میں ایک ہی جنگ میں قتل ہو گئے اور وہ اس کے بیٹے نے پاس تھے اور وہ اس کے قبضہ میں رہے العزفی اس پر قابض ہو گیا پس اس نے اپنی فوج کے ساتھ سمندر سے اس پر حملہ کر دیا اور اس پر قابض ہو گیا۔

ابن الامیر کا فرار: اور ... بن ... العزفی کی اطاعت میں قائم رہا جس نے اس کو معزول کیا اور اس کی امارت سنبھال لی اور اپنی طرف سے اس پر والی مقرر کیا اور اس نے اس کے شرف میں سے سرداروں کو شوریٰ میں شریک کیا اور امیر ابو مالک نے ۶۷۲ھ میں اس کے ساتھ جنگ کی اور فتح کر لیا اور وہ اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ سلطان ابو یوسف نے بلاد مغرب کو اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا اور مراکش کے ... پر قابض ہو گیا اور اس نے اس جانب کے مقبوضات کو ساتھ ملانے کا ارادہ کیا تو اس نے اس پر حملہ کرنے

[illegible] تلمسان [illegible] کی طرف سے جنگ [illegible] سے چلا گیا [illegible] اس نے یہاں قیام کیا پھر اس نے وہاں سے چلے جانے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں رعب ڈال دیا اور ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ان سے ایک فصیل کے [illegible] ساتھیوں میں تھے [illegible] تو لوگوں نے جلدی سے اس کی [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] حملہ کر دیا [illegible] بزور قوت اس میں داخل ہو گئے اور سلطان کے منادی نے لوگوں میں [illegible] امن کا اعلان کر دیا [illegible] اور وہ فتح کے کام سے فارغ ہو کر [illegible] اپنے بیٹے امیر ابو [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے [illegible] حالات کے بارے میں [illegible] اس کی اطاعت [illegible] بات [illegible] سلطان نے اس کی یہ بات قبول کر لی [illegible] ہم اس کا ذکر کریں گے۔

فصل

سجلماسہ کے دوسری بار فتح ہونے اور بنی عبدالواد اور معقلی عربوں میں سے المنبات کے پاس بزور قوت جانے کے حالات

ہم بیان کر چکے ہیں کہ امیر ابو علی بن [illegible] نے سجلماسہ اور بلاد درعہ پر قبضہ کر لیا تھا [illegible] اس کے بیٹے [illegible] اس کے ساتھ [illegible] ۷۱۵ھ میں [illegible] سے [illegible] اس کا [illegible] فتح کر لیا [illegible] امیر ابو علی نے [illegible] کے [illegible] سلطان [illegible] کو [illegible]

مقرر کیا اور اس نے ساتھ ابو طالب حسن کو ان کی منع کرنے پر عامل مقرر کیا اور ابو یحییٰ القطرانی کو عربوں کی قیادت پر قبضہ کرنے کے لئے ایک فوج کا سپہ سالار بنایا اور وہ اسی حالت میں ۶۵۵ھ تک قائم رہا اور جب امیر ابو یحییٰ فوت ہو گیا اور سلطان ابو یوسف مقرر ہوا ۔ کے ساتھ جنگ کرنے اور مراکش سے مقابلہ کرنے میں مصروف ہو گیا تو القطرانی کو وہاں خود مختار بن جانے کا خیال آیا اور اس نے اس بارے میں بعض اہل فتن سے ساز باز کی اور یوسف بن ازکری نے اس کی مدد کی اور انہوں نے شیخ کے شیخ ابو محمد [illegible] پر اچانک حملہ کر دیا اور انہوں نے محمد بن عمران بن عطیہ کے قتل کی سازش بھی کی پس وہ قتل کر سلطان کے پاس چلا آیا اور القطرانی وہاں خود مختار بن گیا پھر اہل شہر نے ۶۵۸ھ میں اس کی خود مختاری کے دو سال بعد اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور مراکش کے خلیفہ المرتضیٰ کی بیعت کر لی اور ان میں قاضی ابن حجاج اور علی بن عمر نے بڑا پارٹ ادا کیا پس المرتضیٰ نے وہاں [illegible] کو امیر مقرر کر دیا اور ۶۶۲ھ میں بنی مرین کی فوجوں اور سلطان ابو یوسف نے ان سے جنگ کی اور وہاں آلات [illegible] نصب کئے اور انہیں تباہ کر دیا اور وہ مضبوط ہو گئے اور وہ ان کو چھوڑ کر چلا گیا اور علی بن عمر وہیں امارت پر تین سال تک قائم رہا پھر فوت ہو گیا اور جب سے امیر یغمراسن بن زیان نے معقل اور تلمسان اور مغرب اوسط پر تاخت کر دیا تھا اور وہ [illegible] تمام صحراء میں شامل ہو گیا تھا معقل [illegible] سے [illegible] جو منصور کے رشتہ داروں میں سے تھا اس کے پاس گیا تھا کیونکہ معقل کی چراگاہیں صحرا میں [illegible] تھیں اور سجلماسہ ان کے قریب تھیں اور جب یغمراسن نے بنی مرین کو سجلماسہ کی چراگاہوں سے بے دخل [illegible] اور وہ وہاں سے کوچ کر گئے تھے پس انہوں نے معقل کو چراگاہوں کی [illegible] سے [illegible] اور سجلماسہ [illegible] فتح کئے پس انہوں نے ان چراگاہوں پر قبضہ کر لیا۔

یغمراسن کی عہد شکنی اور یغمراسن نے بنی عبد اللہ سے عہد شکنی کی اور ان اطراف سے دوستی کر لی اور [illegible] اس کے اور اس کی قوم کے اور اس کی دولت کے تعلق [illegible] اور مددگار بن گئے اور سجلماسہ ان کی چراگاہوں میں شامل تھا اور ان کے مسافروں اور چراگاہوں کے تلاش کرنے والوں کا ٹھکانہ تھا اور وہاں ان کی معروف اطاعت کی باقی تھی اور جب علی بن عمر فوت ہو گیا تو انہوں نے اس پر قبضہ کرنے کے لئے یغمراسن کو ترغیب دی اور انہوں نے اہل شہر کو اس کی اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور اس سے [illegible] ہونے پر [illegible] نے اپنی فوجوں کے ساتھ آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] بن یندوکس کی اولاد میں سے عبد الملک بن محمد بن علی بن قاسم بن درع کو اس کا امیر مقرر کیا جو اپنے باپ کی طرف سے یغمراسن کا بھانجا بھی تھا اور اس نے ان دونوں کے ساتھ اپنے بیٹے امیر ابو یحییٰ کو بھی شاہانہ [illegible] کے لئے اتارا پھر اس نے دوسرے سال اسے اس کے بعد [illegible] دلائی اور [illegible] ان کا [illegible] حال ہوتا تھا۔

سلطان ابو یوسف کا بلاد مغرب کو فتح کرنا اور جب سلطان ابو یوسف نے بلاد مغرب کو فتح کیا اور اس کے [illegible] اور [illegible] اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے اور [illegible] نے بنی عبد المومن کو ان کے دار الخلافہ سے [illegible] کر دیا اور ان کی علامت کو مٹا دیا اور [illegible] فتح ہو گیا [illegible] مغرب کی [illegible] جانے کے لئے [illegible] سے جہاد [illegible] آیا تو اس نے سجلماسہ پر [illegible] سجلماسہ کو حاصل کرنے اور ان کی دولت [illegible] نے اس میں اپنی دعوت [illegible] اس نے [illegible] میں فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کر کے اس سے جنگ کی اور وہاں

مغرب کے سب بڑے شہروں پر غالب آ گیا اور تمام قوموں کو جمع کر کے وہاں لے گیا اور اس پر آلات حصار منجنیق وغیرہ اور لوہے کے گولے پھینکنے والے آلات نصب کر دیے یہاں تک کہ ایک سال تک وہاں صبح و شام قتال کرتے ہوئے ٹھہرا رہا یہاں تک کہ ایک روز انہوں نے منجنیق کے پتھروں سے دیوار کا ایک حصہ گرا دیا اور وہ بہت سرعت کے ساتھ اس شگاف سے ۶۷۴ھ میں بزور قوت شہر میں داخل ہو گئے اور انہوں نے جانبازوں اور محافظوں کو قتل کر دیا اور بچوں کو قید کر لیا اور دونوں سالار عبدالملک بن حیہ اور محمد ابن بن حمامہ اور ان کے بنو عبدالواد کے ساتھی اور امداد کے امراء قتل ہو گئے اور سلطان ابو یوسف نے مکمل طور پر بلاد مغرب کو فتح کر لیا اور وہیں کی اطراف میں اس کی اطاعت ہونے لگی اور اس میں کوئی علاقہ ایسا نہ رہا جو اس کی دعوت کا تابعدار نہ ہو اور نہ کوئی ایسی جماعت رہی جو اس کی پارٹی کے سوا اور کسی پارٹی کے پاس جاتی ہو اور نہ کوئی امید رہی جو اس کے سوا اور کسی کی طرف متوجہ ہوتی ہو اور جب اس کی امارت و حکومت کی تنظیم و ترتیب اللہ کے فضل و احسان سے مکمل ہو گئی تو اس نے اللہ کی اطاعت میں اس کے دشمنوں سے جہاد کرنے اور سمندر پار کے کفر و بغاوت کو مٹانے کے لئے جنگ کی طرف توجہ پھیر دی جس کا ذکر ہم آگے بیان کریں گے۔

اور جب وہ مکناسہ سے لوٹا تو اس نے مراکش جانے کا ارادہ کیا جہاں سے وہ آیا تھا پھر وہ رباط آیا اور کئی روز تک وہاں ٹھہرا رہا اور اس کے حالات اور اس کی سرحدوں کی حفاظت کے معاملات پر غور کیا اور اسے حاکم سبتہ ابوالقاسم العزفی کے ساتھی ابو طالب کے قریب جانے کی اطلاع ملی تو وہ جلدی سے اپنے دارالخلافہ میں پہنچا اور اسے خوش آمدید کیا اور وہ اپنے قبیلوں کو اس نے حسن سلوک سے نوازا کر کے اس کا شکریہ میں رطب اللسان ہو کر اپنے باپ کے پاس واپس آیا پھر وہ اپنے بیٹے کے بھیجنے کے کام میں مشغول ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

جہاد اور سلطان ابو یوسف کے نصاریٰ پر غالب آنے اور ان کے لیڈر ذوننہ کے قتل ہونے اور ان سے ملتے جلتے حالات کے واقعات

اندلس کا کنارہ مکمل فتح سے لے کر مسلمانوں کی سرحد تھی جس میں اللہ کو جہاد پیارا اور شہادت و سعادت کا راستہ تھا اور اس میں ان کا ٹھہرنا ایسے ہی تھا جیسے نرم پتھر اور کفر کی تاریکی میں ناخن اور گوشت کے درمیان ٹھہرنا ہو کیونکہ ان کے پڑوس میں ان کی بہت سی قومیں تھیں اور انہوں نے ان کو تمام جہات سے گھیرا ہوا تھا اور سمندر ان کے اور ان کے مسلمان بھائیوں میں روک تھا کیونکہ وہ اونچی قوم اور اپنے اہل دین سے منقطع تھے اور ان کی مدد سے دور تھے اور انہوں نے اس بارے میں کئی بار

بالعموم اور عرب سردار وہاں سے متفرق ہو گئے اور انہوں نے آگے بڑھنے کی [illegible] اور اگر حمایت نہ ملتی تو اس نے اپنی رائے پیش کرنے کو جو منظر آیا تھا جس میں اسلام کا اپنے پڑوسی کفار پر برتری ظاہر اور یمن کے عربوں کی طویل حکومت سے غالب حاصل ہو جاتا تھا وہیں بنی امیہ کے دور میں وہ مشہور غلبہ حاصل ہوا جو تین سو سال یا اس کے قریب قریب زمانے تک وہ دونوں خاندان اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں یہاں تک کہ چوتھی صدی ہجری میں وہاں ابتری پھیل گئی اور مسلمانوں میں عربوں کی حکومت کے ٹکڑے ہو گئے۔ سلطانوں کا غلبہ ختم ہو گیا اور مغرب میں بڑی طاقت ور ہو گئے اور ان کی شان میں اضافہ ہو گیا اور عبیدیین کی حکومت آئی تو اس نے مغرب میں [illegible] اسلام [illegible] کو [illegible] سے [illegible] جہاد کی طرف دیکھ اور [illegible] ان کے بھائیوں نے انہیں [illegible] کے لئے بلایا تو وہ ان کے پاس گئے اور انہوں نے دشمن کے ساتھ جہاد میں شان [illegible] قلعوں کو فتح کیا اور دوسرے قلعوں کو [illegible] انہوں نے [illegible] کو قتل کیا اور ان کے بعد موحدین ان کے [illegible] پر چڑھ آئے [illegible] انہوں نے جہاد [illegible] انہوں نے طاغیہ سے جنگ کی یہاں تک کہ موحدین کے غلبے کا [illegible] ہو گیا اور ان میں اختلاف ہو گیا اور [illegible] کے [illegible] نے اندلس [illegible] اور [illegible] کے بارے میں [illegible] جنگ [illegible] طاغیہ [illegible] اور اس قلعے کے [illegible] مسلمانوں نے بہت سے قلعوں پر کامیاب [illegible] اپنی جانوں کے متعلق خوف [illegible] اور انہوں نے [illegible] مریہ اور مشرقی اندلس میں [illegible] ابن ہود نے [illegible] اور ان کے بقیہ اطراف میں اپنی دولت [illegible] اور [illegible] کو قائم کیا اور بغداد میں [illegible] جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں [illegible] بیان کیا ہے [illegible] غرب [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کی حکومت مستحکم ہو گئی۔

طاغیہ کا اندلس پر حملہ: اور طاغیہ نے ہر طرف سے اندلس پر حملہ کر دیا اور مسلمانوں میں [illegible] اختلاف ہو گیا اور عبدالرحمن [illegible] قتل ہو گئے [illegible] کی جانب سے ان پر [illegible] اور محمد بن یوسف بن الاحمر [illegible] قلعے [illegible] اور [illegible] جنگوں میں [illegible] [illegible] کے [illegible] حکومت [illegible] کا [illegible] کرتے ہوئے [illegible] [illegible] طاغیہ [illegible] اندلس پر حملہ کر دیا [illegible] [illegible] مسلمانوں کے [illegible] سے [illegible] [illegible] طاغیہ کے ساتھ [illegible] کی طرف [illegible] سے حملے ہو گیا اور ان کے [illegible] اشبیلیہ کے ساتھ جنگ [illegible] قتل کر [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] اور قرطبہ [illegible] اور [illegible] شرق میں [illegible] [illegible] نے اس سے جھگڑا کیا اور [illegible] حکومت [illegible] طاغیہ کے لئے [illegible] ان تمام [illegible] اور [illegible] تھوڑی سی مدت تھی جس میں مسلمانوں کی سرحدیں ضائع ہو گئیں اور ان کی

لوٹ مار کی اور دشمن ان کے بلاد و اموال و جنگوں میں لوٹ رہے تھے کے لئے درمیان میں مداخلت اور تاراج کرنے سے نکل گیا۔

اور قشتالہ کے عیسائی ان کے شہر یا دوسرے علاقوں پر قابض ہو گئے۔

ابن ادفونش کا قرطبہ پر قبضہ: ابن ادفونش نے ۶۳۳ھ میں قرطبہ پر قبضہ کر لیا اور ۶۴۳ھ میں بلنسیہ اور شاطبہ کے شہر اور ان کے درمیان بے تعداد قلعوں اور پہاڑوں پر قبضہ کر لیا اور مشرق میں یا عیسائی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ابن الاحمر مغربی اندلس میں اکیلا رہ گیا اور الفرنتیرہ وغیرہ نے اور اس کے وسیع علاقوں کی مزاحمت کی وجہ سے ان کو بار بار شکست ہو گیا اور دشمن نے دیکھا کہ قلیل تعداد اور کمزور قوت سے ان کا تسلط کرنا اس کی حکومت کو کمزور کر دے گا اور اس کا دشمن اس کے متعلق طمع کرنے لگا تو اس نے تمام علاقوں سے دستبردار ہونے کی شرط پر دشمن سے صلح کی اور سلطان ساحل سمندر کی تحت رہتا ہوا اپنے دشمن سے بچنے کے لئے بیٹھ گئے اور اس نے اپنی حفاظت کے لئے غرناطہ شہر کو منتخب کیا اور وہاں اس کی رہائش کے لئے الحمرا کا قلعہ بنایا جیسا کہ ہم نے اس کی جگہ پر اس کی تفصیل بیان کی ہے اور ان دونوں میں اس کو قیام رہی کیونکہ اب اندلس کے مسلمانوں کی باقی ماندہ اندلس کے امرا اور ان کی مدد اور دشمن کی چالوں سے بچانے کے لئے امیر المسلمین یعقوب بن عبدالحق نے کی آئے رہے اور وہ اور ان کے ساتھ کی وجہ سے کوئی پناہ تھی۔ پھر وہ بلاد مغرب کو فتح کرنے اور اس کی اطراف پر قبضہ کرنے میں مصروف ہو گیا یہاں تک کہ سلطان ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن الاحمر جو الشیخ اور ابو دبوس کے نام سے مشہور تھا فوت ہو گیا اور یہ وہ لقب ہے اس وقت نے جب امیر المسلمین نے مغرب کی فتح کو مکمل کر لیا اور ۶۷۱ھ میں اپنے دشمن کے بارے میں فارغ ہو گیا۔

اس کے علاوہ دینی اور جہاد کو ترجیح دیتے تھے اور ان کے دلوں میں اس کی طرف میلان پایا جاتا تھا اور جب ابن الاحمر نے امیر ۶۶۲ھ میں سلطان یعقوب بن عبدالحق کے خلاف بغاوت کی اور نے ان کی مدد حاصل کی اور ان سے صلح کی اور ان کے بہت سے غازی جنگ کے لئے اندلس میں سلطان کی مدد کے لئے سمندر پار کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور ان کے پاس بنی مرین کے رضاکاروں کی بہت بڑی جمعیت جمع ہو گئی جس میں تین ہزار یا اس سے زیادہ غازی شامل تھے اور سلطان نے بنو مرین اور زناتہ کے لشکر کا سالار مقرر کیا اور وہ اندلس پہنچے اور انہوں نے دشمن کو قتل کرنے کے بارے میں بہت کارنامے دکھائے۔

ابن الاحمر کا اپنے بیٹے کو امیر مقرر کرنا: ابن الاحمر نے اپنے بیٹے محمد کو اپنے بعد امیر مقرر کیا جو اپنے وقت کے زمانے علم کے حصول کی وجہ سے فقیہ کے نام سے مشہور تھا اور اس نے اسے وصیت کی کہ وہ امیر المسلمین کے ساتھ تعلق رکھے اور اس کا دفاع کرے اور اسے اپنے آپ اور مسلمانوں سے مقدم کرے۔

جب فقیہ نے حکومت سنبھالی تو اس نے اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرنے میں جلدی کی اور اندلس کے تمام مشائخ کو اس کے پاس بھیجا اور ان کو خط لکھا کہ نے کا وقت آ گیا ہے جو مغرب کی سرحدوں کی آخری اور کی پناہ اور حکومت کی آگ اور انہوں نے فرمانبرداری کے لئے جلدی کی اور اسے دشمن کے مسلمانوں پر حملہ کرنے اور دیا نے کی خبر کی اطلاع دی تو اس نے ان کے فقہا اور دوسرے لوگوں کو اور کے لوگوں کو جواب دینے اور جنت کو اختیار کرنے میں جلدی کی اور وہ امیر المسلمین اپنی امارت کے آغاز سے ہی کے اقبال و ترقی دینے والا اور انہیں پسند کرنے والا تھا یہاں

تھے کہ اس نے اپنی دوسری امیدواں ہی کو اسے ترجیح دی اور اپنے امیر ابو یحییٰ کے زمانے میں اندلس سے جنگ کرنے کا عزم کیا اور جب انہوں نے [illegible] سبتہ پر قبضہ کیا تو انہوں نے اس سے اس بارے میں اجازت طلب کی مگر اس نے انہیں اجازت نہ دی اور وہ اپنے [illegible] اور اپنے [illegible] ان کے اطاعت کنندوں کے ساتھ جنگ کو چلا گیا اور امیر ابو یحییٰ نے [illegible] ابو علی بن خلاص کے عہد کے متعلق اشارہ کیا کہ وہ اسے جانے سے روکے اور اس کی روانگی کے اسباب کو منقطع کر دے اور جب وہ قصر الجواز تک پہنچا تو اس کے دوست یعقوب بن جرو ان [illegible] نے اس کے عزم کو اس سے موڑ دیا اور اس کے ساتھ جہاد کا وعدہ کیا کہ وہ مسلمانوں کو جمع کرنے کے لئے امیر [illegible] دشمن پر غالب ہو گا اور اس کے دل میں اس سے بے رغبتی اور اس کی طرف میلان پایا جاتا تھا پس جب وہ وفد اس کے پاس آیا تو انہوں نے اس کے عزم کو بیدار کیا اور اس کے ارادے کی تعریف کی تو اس نے فوج کو جمع کرنا شروع کیا اور لوگوں کو جنگ پر آمادہ کیا اور شوال ۶۷۳ھ میں فاس سے طنجہ کی بندرگاہ کی طرف گیا اور اپنی قوم کے پانچ ہزار آدمیوں کو تیار کیا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور انہیں بے شمار عطیات دیئے اور اپنے بیٹے منذیل کو ان کا سردار مقرر کیا اور اسے جھنڈا عطا کیا اور حاکم سبتہ العزفی سے ان کے جانے کے لئے کشتیاں مانگیں پس وہ سمندر پار کر کے جزیرہ [illegible] کے ساتھ ملاقات کی اور وہ طریف میں اترا اور تین دن قیام کیا اور دارالحرب میں گھس گیا اور ان کی سرحدوں [illegible] گئے اور ان کے ہاتھ غنائم سے بھر گئے اور انہوں نے خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے اور آبادیوں اور آثار کو تباہ و برباد کیا یہاں تک کہ وہ شریش کے میدان میں اترا تو اس کے کافروں نے جنگ سے بزدلی و کمزوری دکھائی اور وہ شہروں میں گھس گئے اور وہ وہاں سے الجزیرہ کی طرف واپس آ گیا اور ان کے ہاتھ اموال سے اور ان کے قبضے قیدیوں سے اور ان کی سواریاں گھوڑوں اور ہتھیاروں سے بھر چکی تھیں اور اہل اندلس نے دیکھا کہ انہوں نے تمام اختلاف پر عمل کیا ہے [illegible] اس کے بعد [illegible] نے [illegible] کی اطاعت اختیار کر لی اور امیر المسلمین کو بھی خبر پہنچی تو اس نے بنفس نفیس جنگ کا عزم کر لیا اور وہ اپنے علاقے کی سرحدوں کے بارے میں یغمراسن کے جنگی حملوں سے ڈر گیا۔

پس اس نے اپنے پوتے تاشفین بن عبدالواحد کو بنی مرین کے ایک وفد کے ساتھ یغمراسن کے ساتھ مصالحت کرنے اور اہل جہاد کے قیام کے لئے مسلمانوں کے درمیان جنگ کے ہتھیار پھینکنے اور صلح و اتفاق کی طرف رجوع کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اور اس کی قوم کی آمد کی پذیرائی کی اور التماس و قبولیت کی طرف جلدی کی اور اس نے بنی عبدالواد کے مشائخ کو صلح کے معاہدہ کرنے کے لئے سلطان کے پاس بھیجا اور ان کے ساتھ اپنی جانب سے تحائف بھیجے اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو متحد کر دیا اور امیر المومنین کی طرف سے اس صلح کو بڑی اہمیت دی گئی کیونکہ اس کے دل میں جہاد کی طرف اور اچھے اعمال کو ترجیح دینے اور صدقات دینے کی طرف میلان پایا جاتا تھا اور اللہ نے اسے جو فراغت دی تھی وہ اس پر اس کا شکر ادا کرتا تھا۔

پھر اس نے تمام لوگوں اور قبائل کو جمع کیا اور مسلمانوں کو دعوت جہاد دی اور اس بارے میں تمام اہل مغرب یعنی زناتہ، عربوں، مصامدہ، صنہاجہ، غمارہ، اوربہ، مکناسہ تمام قبائل بربر، مرتزقہ، رضاکاروں اور باشندگان مغرب کو خطاب کیا اور انہیں للکارا اور سمندر کو پار کیا اور طریف کے میدان میں اترا اور جب سلطان ابن الاحمر نے اس سے مدد مانگی تھی

اور اس نے مشائخ عرب کو اس کے پاس بھیجا تھا تو اس نے اس پر خوب مالداری کی اور ان کی فوجوں کے آنے کے لئے [illegible] سے مل کر [illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible] اور طریف سے [illegible] ہو گیا اور جب وہ تونس میں اترا تو [illegible] جو [illegible] میں [illegible] تھا اس کے [illegible] نے جلدی کی اور [illegible] کے اس کے [illegible] بھیجا اور [illegible] کے [illegible] اور اس کی اطاعت اختیار کر لی [illegible] اپنے [illegible] تھا۔

ابن اشقیلولہ اور ابو اسحاق اور یحییٰ ابو محمد بن اشقیلولہ اور اس کا بھائی [illegible] سلطان ابن الامیر کا قرابت دار تھا اور [illegible] کا خالو اور اس کا [illegible] دونوں کے باپ ابوالحسن نے ابن ہود کے خلاف جماعت کرنے اور ابن الاحمر پر [illegible] کرنے کے بارے میں اشبیلیہ سے [illegible] تھا اور جب اس کی حکومت میں اس کا قدم [illegible] اور [illegible] کے حالات میں غالب آ گئے تو ان کے حالات خراب ہو گئے [illegible] سے [illegible] ابو محمد [illegible] ابو اسحاق [illegible] اور [illegible] ابو محمد بن اشقیلولہ [illegible] خلافت [illegible] اور اس نے [illegible] حالانکہ [illegible] لحاظ سے [illegible] اور [illegible] رہے۔

اور جب ابو محمد [illegible] یعقوب بن عبدالحق کی اجازت سے [illegible] کے پاس [illegible] اور [illegible] کے [illegible] سلطان کی دوستی کی طرف مائل ہو گیا اور اس نے [illegible] طور پر اس کی خیر خواہی کی اور جب سلطان طریف کی جانب اترا تو اس کی فوجوں نے جزیرہ اور طریف کے درمیان کے میدان کو [illegible] اور [illegible] ابو محمد بن اشقیلولہ [illegible] اور [illegible] کے درمیان [illegible] سے ملاقات کرنے کے لئے مسابقت شروع ہو گئی اور وہ [illegible] آ پہنچے اور اس کی [illegible] کے بارے میں جھگڑنے لگے پس اس نے ان دونوں [illegible] کے [illegible] ان [illegible] وقت ان کے [illegible] کی طرف [illegible] دیے۔

ابن الاحمر کی ناراضگی اور ابن الاحمر ایک مدت تک [illegible] نے اسے [illegible] تھا [illegible] جلدی سے [illegible] کی طرف گیا اور [illegible] نے [illegible] بیٹے امیر ابو یعقوب [illegible] کے پاس [illegible] پر [illegible] اور اس نے اپنے [illegible] اور [illegible] کے درمیان [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور عورتوں اور بچوں [illegible] کے لئے بھیجا یہاں تک [illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] جو [illegible] کے راستے میں آئے [illegible] اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور واپس آ گیا اور [illegible] ہو گئی [illegible] اور [illegible] کی سرحد [illegible] میں آ [illegible] کے لئے اترا۔

تعاقب کی اطلاع اور [illegible] کو اطلاع [illegible] اپنے [illegible] کو [illegible] اس کا تعاقب [illegible] ان کا [illegible] اور [illegible] اقوام کے [illegible] کے [illegible] سلطان نے [illegible] اس کے سامنے پیش کیا [illegible] اس کے [illegible] اور وہ ان کے پیچھے [illegible] اور [illegible] اور اس نے [illegible] میدان [illegible] اور

زناتہ نے بھی اپنی [illegible] پر نظر ڈالی تو ان کے ارادوں میں حرکت پیدا ہوئی تو انہوں نے اپنے رب کی اطاعت اور دین کے دفاع میں بڑی شجاعت دکھائی یہاں تک کہ فتح کی ہوا چلی اور اللہ کا امر غالب آ گیا اور عیسائیوں کی فوج منتشر ہو گئی اور عظیم سردار مارا گیا اور کافروں کی بہت بڑی فوج ماری گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں کو [illegible] دن میں [illegible] جاری رہا اور معرکہ کے مقتولوں کی تعداد [illegible] اور مسلمانوں میں سے تھے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ نے شہادت سے سرفراز فرمایا اور اللہ نے اپنے گروہ کو فتح عطا فرمائی اور اپنے مددگاروں کو عزت بخشی اور اپنے دین کی مدد کی اور ملت کے اس [illegible] گروہ سے دشمن پر [illegible] جس کا [illegible] کیا جا سکتا۔

ذننہ کا سر ابن الاحمر کے دربار میں: اور مسلمانوں کے امیر نے [illegible] کے سر کو ابن الاحمر کے پاس بھیجا اس نے ان کے خیال میں پوشیدہ طور پر ان کی قوم کی طرف دوستی بھیجی حالانکہ اس سے قبل اس نے اسے دوستی سے سرفراز کیا تھا اس نے ان کے [illegible] میں مدارات کی اور امیر المسلمین سے انحراف کے لئے تیار کیا تھا جس کے متعلق بعد میں اس نے خلاف ورزی کی جیسا کہ ہم اسے بیان کریں گے۔

امیر المسلمین کی جنگ سے واپسی: اور امیر المسلمین ابو یوسف نے اسی سال ربیع الاول کے نصف میں الجزیرہ کی طرف واپسی کی اور آپ نے کتاب وسنت کے مطابق بیت المال کے لئے خمس لینے کے بعد مال غنیمت کو [illegible] مجاہدین میں تقسیم کر دیا [illegible] سے حاصل ہوا [illegible] جنگ میں [illegible] تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار [illegible] اور [illegible] کی کثرت کے باعث شمار نہیں کیا جا سکتا تھا ان کے [illegible] ایک [illegible] میں [illegible] ہو گئی اور ہتھیاروں کا بھی یہی حال تھا اور امیر المسلمین نے [illegible] میں قیام کیا اور [illegible] کے وسط میں [illegible] کر کے [illegible] کو فتح کیا اور اس کی [illegible] اور آبادی میں خوب قتل و غارت کی اور [illegible] کی طرف چلے گئے اور [illegible] لوٹ مار کا حکم دیا اور جنگ کے بعد الجزیرہ واپس آ گئے [illegible] اپنی فوج کے [illegible] پہنچ گیا [illegible] کے لئے [illegible] کیا اور اس کے لئے [illegible] بھی [illegible] انہوں نے [illegible] کے لئے [illegible] اسے اپنا [illegible] رجب [illegible] مغرب کی طرف چلے گئے اور [illegible] کے علاقے [illegible] اترے اور [illegible] کی طرف [illegible] کا حکم دیا اور [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] اور مغرب سے [illegible] کے حالات [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

فاس میں جدید شہر کی حد بندی کرنے کے حالات

اور اس کے بقیہ واقعات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیان کر چکے ہیں اور سلطان نے ان کی آمد کے انعام میں انہیں بادوغات جاگیر میں دیئے تھے پھر وہ بھی فوجوں کے ساتھ اس جنگ میں شامل ہوا اور اس نے دیکھا کہ اس نے ان لوگوں والوں کو قبروں سے نکال لیا اور ان کے جسد نذر آتش کر کے اپنے دل کو راحت پہنچائی ہے کیونکہ سویدیوں نے اسے سزا دی تھی۔

جبل وانشریس پر عثمان بن یغمراسن کا حملہ اور اس دوران میں عثمان بن یغمراسن بنی توجین کے ایک قبیلے سے دوستی کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے جبل وانشریس پر حصار کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور سوق بن ترازہ ان کے آگے المدیہ کے نواح کی طرف فرار ہو گیا اور اپنے ایک سفر میں فوت ہو گیا پھر عثمان نے اس کے بعد ۶۸۸ھ میں المدیہ پر حملہ کیا اور قبائل صنہاجہ میں سے المدیہ کے باشندوں کے ساتھ سازش کر کے اس پر قابض ہو گیا جنہوں نے اولاد عزیز کے ساتھ غداری کی اور اس نے اس پر غلبہ پا لیا پھر انہوں نے سات سال بعد اس کے خلاف بغاوت کر دی اور وہ ان کی حکومت میں شامل ہو گئے اور ابو یوسف سے آ ملے اور مدت تک مصالحت کر لی جیسا کہ محمد بن عبد القوی اور اس کے بیٹوں کے ساتھ تعلقات کے بیان میں ہے پھر اس نے مازونہ اور تنس پر قبضہ کر لیا پھر وہ اس مصیبت میں مشغول ہو گیا جو یوسف بن یعقوب کے زمانے میں بنی مرین کے محاصرے سے اس پر آ پڑی تھی جب اس نے قبیلہ محمد بن عبد القوی کی نسل سے ابو بکر بن ابراہیم بن محمد کو حکومت کے لئے بنی توجین پر امیر مقرر کیا جس میں اس نے لوگوں کو خوف زدہ کیا اور بدروش اختیار کی پھر فوت ہو گیا اور اس کے بعد بنو عزیز نے اس کے بھائی اطیف کو جو ... کے نام سے معروف تھا امیر مقرر کر دیا اور الاذ ... اور قبائل توجین نے ان کی مخالفت کی اور یوسف بن زیان بن محمد کی بیعت کر لی۔

جبل وانشریس کا محاصرہ جب جبل وانشریس پر حملہ کر رہا تھا تو انہوں نے محمد بن یغمراسن کا ایک ... دیا سے بنو تیغرین کی حرم تک تھا اور بنی عبد القوی کا موالی یحییٰ بن عطیہ الاصم تھا جس نے عطیہ الاصم کی بیعت کی اور سرداری کی تھی جب ان کا خاتمہ ہو گیا اور یوسف بن یعقوب کی حکومت میں تلمسان میں اس کی فوج کے خیمے لگ گئے تو اس نے اسے بنی وانشریس کی حکومت کی دیکھ بھال پر اور اس کے بھائی ابو سرحان اور ابو یحییٰ کی نگرانی کے لئے اس نے مقرر کر دیا جنہیں ابو یحییٰ نے ۷۰۱ھ میں حملہ کیا تو مشرق کی طرف چلا گیا اور جب واپس آیا تو اس نے جبل وانشریس پر قبضہ کر لیا اور اس نے قلعوں کو تباہ کر دیا اور ... آ گیا اور اس نے ... قبائل توجین پر حملہ کر کے انہیں وہاں سے بھگا دیا اور قبائل توجین نے اس کی اطاعت اختیار کر لی۔

المدیہ کی فتح پھر وہ المدیہ گیا اور اس نے اسے صلح سے فتح کر لیا اور اس کے قلعے کی حد بندی کی اور اپنے بھائی یوسف بن یعقوب کے پاس آ گیا اور اس کی وفات کے بعد اہل المدیہ نے بغاوت کر دی پھر جب ابو ثابت نے ... اطاعت اختیار کرنے کے بارے میں عثمان بن یغمراسن اور یوسف بن یعقوب کے بیٹے ابو ثابت نے تو اس نے ان کی اطاعت قبول کی اور انہیں ان کے علاقوں پر برقرار رکھا اور انہیں جاگیریں دے دیں اور الاصم بن عبد القوی کو ان کا امیر مقرر کیا اور یحییٰ بن عطیہ کو ان کا وزیر بنایا اور اس نے اس کی خدمت پر قبضہ کر لیا اور اس کی سلطنت مستحکم ہو گئی اور اس کے دور میں وہ فوت ہو گیا اور یوسف بن یعقوب نے اس کی جگہ محمد بن عطیہ الاصم کو امیر مقرر کیا اور وہ ایک وقت تک اس کی اطاعت پر قائم رہا پھر ۷۰۳ھ میں اس کی

وفات سے پہلے باغی ہو گیا اور اپنی قوم کو خلافت پر اکسایا اور جب یوسف بن یعقوب فوت ہو گیا اور اس کے بعد بنو مرین ان تمام شہروں سے بنی غمراسن کے لئے دست بردار ہو گئے جن پر انہوں نے مغرب اوسط پر قبضہ کیا تھا اور بنو غمراسن نے ان پر قابو پا لیا اور متغلبین کو وہاں سے نکال دیا اور اولاد عبد القوی میں سے ایک جماعت موحدین کے بلاد میں چلی گئی اور انہیں ان کی حکومت میں عزت و احترام کا مقام ملا اور عباس بن محمد بن عبد القوی کے آل ابی حفص کے ملوک کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کی اولاد سلطان کی فوج میں باقی رہی۔

اور جب ان تمام حکام سے ماحول خالی ہو گیا تو ان کے بعد بنی تیغرین کا سردار احمد بن محمد جبل وانشریس پر متغلب ہو گیا جو بنی یفرن کے سلطان علی بن محمد کی اولاد میں سے تھا انہیں یحییٰ بن عطیہ کچھ روز تک ان کا امیر رہا پھر فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی امارت اس کے بھائی عثمان بن عطیہ نے سنبھالی پھر وہ بھی فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمر بن عثمان حکمران بنا اور جنگ میں اپنی قوم کے ساتھ فوجوں کا منتظم بن گیا اور ان کے درمیان گھس گیا اور الٹے پاؤں واپس آ گیا اور تمام قبائل مغرب سے انقلاب کے متعلق بات کی تو انہوں نے سستی سے کام لیا اور اسے انہیں مسلسل ترغیب دیتا رہا اور دریا عبور کر کے جا کر وہاں غازیوں کے اقتدار میں قیام کیا تو وہ بھی دیر کرنے لگے پس وہ اپنے خواص اور مددگاروں کے ساتھ کوچ کر گیا اور قصر المجاز کی بندرگاہ پر اترا اور لوگ اس کے ساتھ مل گئے پس انہوں نے سمندر پار کیا اور آخر محرم میں طریف میں اترا پھر الجزیرہ اور رندہ کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں اس کے ساتھ دو رئیسوں ابو اسحاق بن اشقیلولہ حاکم قمارش اور ابو محمد حاکم مالقہ نے مل کر جنگ کرنے کے لئے ملاقات کی۔

اشبیلیہ سے جنگ: اور اشبیلیہ سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گئے اور مسلسل تین دن رات کے چلنے کے بعد وہاں انہوں نے آرام کیا اور وہاں جالقہ بن ادفونش بادشاہ تھا اس نے جنگ سے بزدلی دکھائی اور شہر کے چوک میں اہل شہر کو بچانے نکلا اور امیر المسلمین نے بھی اپنے میدان جنگ کو منظم کیا اور اپنے بیٹے امیر ابو یعقوب کو مقدمہ میں رکھا اور منظم فوج کے ساتھ آگے بڑھا اور انہوں نے دشمن کو شہر میں روک دیا اور ان کے پیچھے وادی میں داخل ہو گئے اور ان میں خوب قتل عام کیا اور فوج نے اپنی رات گھوڑوں کی پشتوں پر روزے گزاری اور انہوں نے اس کے چوک میں آگ جلا دی اور صبح کو اس نے شرق کی طرف کوچ کر گیا اور ہر اول اور غازیوں کو بقیہ نواح میں بھیجا اور عام فوج کو وہیں ٹھہرایا اور وہ مسلسل ان جہات میں گھومتا رہا یہاں تک کہ اس نے اس کی آبادی کو تباہ کر دیا اور اس کے نشانات کو مٹا دیا اور بزور قوت قلعہ قلیاز کو جلیانہ اور قلعہ قلیبہ میں داخل ہو گیا اور خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے پھر غنائم اور بوجھوں کے ساتھ اپنی شہرت کو چھپانے کے لئے الجزیرہ کی طرف چلا گیا اور آرام کیا اور مجاہدین میں غنائم تقسیم کیں۔

شریش سے جنگ: پھر ربیع الآخر کے نصف میں شریش سے جنگ کرنے گیا اور اس سے جنگ کر کے اسے جنگ کا مزا چکھایا اور اس کے نواح کو خالی کر دیا اور اس کے درختوں کو کاٹا اور اس کی سرسبزی کو تباہ کیا اور اس کے گھروں کو جلا دیا اور اس کے آثار کو برباد کر دیا اور اس میں خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے اور اپنے بیٹے امیر ابو یعقوب کو اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ اشبیلیہ کے قلعے اور الوادی کے قصبوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے حد سے زیادہ قتل عام کیا اور روطہ اور شلوقہ تک گیا اور قاطبہ کے قلعوں کو لوٹ لیا پھر اس نے اشبیلیہ کی قریوں پر حملہ کیا اور انہیں لوٹ کر امیر المسلمین کے پاس واپس آ گیا پھر

وہ سب الجزیرہ کی طرف لوٹ آئے اور انہوں نے آرام کیا اور مجاہدین میں غنائم تقسیم کیں۔

قرطبہ سے جنگ پھر وہ قرطبہ کی جنگ کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں اس کی آبادی اور اس کے باشندوں کی کثرت اور اس کے شہروں کی سرسبزی کی طرف راغب کیا تو وہ اس کی قبولیت کی طرف مائل ہو گئے اور اس نے ابن الاحمر کو جنگ کے لئے نکلنے کے لئے طلب کیا اور جمادی کی پہلی تاریخ کو [illegible] سے نکلا اور ابن الاحمر نے ارشدونہ کی جانب ان سے ملاقات کی تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور جہاد کے لئے اس کے ہمراہ نکلنے پر اس کا شکریہ ادا کیا اور انہوں نے بنی بشیر کے قلعہ سے جنگ کی اور وہ بزور قوت اس میں داخل ہو گئے اور جنگجوؤں کو قتل کیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا اور اموال کو لوٹ لیا اور قلعے کو برباد کر دیا پھر اس نے غارت گر دستوں کو میدانوں میں پھیلا دیا جنہوں نے انہیں لوٹا اور [illegible] اور فوج ان [illegible] میں گھس گئی اور انہوں نے راستے کی منازل اور آبادیوں سے حالات معلوم کئے یہاں تک کہ قرطبہ کے میدان میں اترے اور اس سے جنگ کی اور دشمن کے مانع فصیلوں کے پیچھے رک گئے اور مسلمانوں کی فوجیں اور دستے اس کے نواح میں گھس گئے اور انہوں نے اس کے آثار کو مٹا دیا اور آبادیوں کو برباد کر دیا اور اس کی بستیاں [illegible] اور اس کی [illegible] پھر [illegible] اور [illegible] میں بزور قوت داخل ہو گئے اور اس نے جیانہ کی جانب بھی ایک دستہ بھیجا جس نے [illegible] کی [illegible] اور بربادی کا قصد کیا اور طاغیہ نے جنگ سے بزدلی دکھائی اور [illegible] اپنے شہر کی بربادی کا یقین ہو گیا اور وہ صلح اور امیر المسلمین سے گفتگو کرنے کی طرف مائل ہوا تو اس نے اسے ابن الاحمر کے سپرد کر دیا اور اس کی حاضری کے مقام کے اعزاز اور اس کے حق کو پورا کرنے کے لئے اس کا اختیار اسے دے دیا اور ابن الاحمر نے اسے امیر المسلمین کے سامنے پیش کرنے اور اس بارے میں اس کا اذن لینے کے بعد انہیں اس کا جواب دیا کیونکہ اس میں مصلحت تھی اور طویل [illegible] کے باعث اہل اندلس کا میلان بھی اس کی طرف تھا [illegible] اور امیر المسلمین اپنی جنگ سے واپس آ گئے اور سلطان ابن الاحمر کے شہر کے لئے غرناطہ کا راستہ اختیار کیا اور قرطبہ سے اس کو پورا حصہ ملا تو اس نے انہیں جمع کر لیا اور امیر المسلمین اس سال کے رجب کی پہلی تاریخ کو الجزیرہ میں داخل ہوئے اور آرام کیا اور سرحدوں پر [illegible] کے بارے میں غور و فکر کیا اور مالقہ پر قبضہ کر لیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

ابن اشقیلولہ کے ہاتھ سے چھین کر سلطان کے شہر مالقہ پر قبضہ کرنے کے حالات

بنو اشقیلولہ اندلس کے [illegible] میں سے تھے جو [illegible] کی مدافعت کی امید رکھتے تھے اور ریاست میں ابن الاحمر کے مساوی تھے اور وہ ابو محمد عبداللہ اور ابو اسحاق ابراہیم تھے جو ابو الحسن بن اشقیلولہ کے بیٹے تھے اور ان میں سے ابو محمد اس کی

بیٹی کا قرابت دار تھا اس وجہ سے وہ ان کے پاس آ رہے تھے جنہیں اس نے اپنی امارت میں شامل کیا اور اس سے قبل اس نے ان کے گروہ اور ان کے باپ سے ابن ہود اور دیگر دشمنوں کے مقابلہ میں مدد مانگی تھی یہاں تک کہ جب اس نے اپنے موقع پر قابو پا لیا اور اپنے تخت پر براجمان ہو گیا تو خود کاروبار پر بیٹھا اور ڈھیلی وزراء کے عہدے دیے اور اپنی بیٹی کے قرابت دار ابو علی کو شہر مالقہ اور غربیہ پر امیر مقرر کیا اور ابو الحسن کو جو اس کی بہن کا قرابت دار تھا وادی آش اور اس کے گرد و نواح پر امیر مقرر کیا اور اپنے بیٹے ابو اسحاق ابراہیم بن علی کو قمارش اور اس کے گرد و نواح کا امیر مقرر کیا اور ان کے دلوں میں اس بات سے رنج پیدا ہوا اور مسلسل یہی حالت رہی۔

ابن الاحمر کی وفات: اور جب ۶۷۱ھ میں شیخ ابن الاحمر فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا فقیہ محمد حکمران بنا تو یہ اس سے جھگڑا کرنے کا عزم کیے ہوئے تھے اور حاکم مالقہ ابو محمد نے اپنے بیٹے ابو سعید کو سلطان یعقوب بن عبد الحق کے پاس بھیجا جب کہ وہ طنجہ میں فروکش تھا اور اس کے ساتھ ابو محمد نے سلطان کی طرف ۶۷۴ھ میں وفد بھیجا اور مالقہ کی اطاعت و بیعت بھی بھیجی اور اسے وہاں کا امیر مقرر کیا اور اس کا بیٹا ابو سعید اور حرب کی طرف چلا گیا پھر اسی سال واپس آیا اور مالقہ میں قتل ہو گیا۔

اور جب ۶۷۴ھ میں پہلی بار سلطان اندلس گیا تو ابو محمد نے ابن الاحمر کے ساتھ جزیرہ میں سلطان سے ان دونوں کے ساتھ جو کچھ کے متعلق اور ان دونوں کی ملاقات کی طرف رجوع کیا اور ان دونوں بیٹیوں کے متعلق گفتگو کی اور جب وہ ۶۷۷ھ میں دوسری بار اندلس گیا تو الجزیرہ میں اسے بنو اشقیلولہ کے بیٹے ابو محمد حاکم مالقہ اور اس کا بھائی ابو اسحاق حاکم وادی آش اور قمارش ملے اور وہ دونوں جنگ میں اس کے ساتھ شامل ہوئے اور جب سلطان واپس لوٹا تو ابو محمد حاکم مالقہ بیمار ہو گیا اور اسی سال کے جمادی میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا محمد رمضان کے آخر میں سلطان سے ملا جب کہ وہ جنگ سے واپس الجزیرہ میں تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کی خاطر شہر سے دست بردار ہو گیا اور اسے اس پر قبضہ کرنے کی دعوت دی تو اس نے اس پر اپنے بیٹے ابو زیان کو امیر مقرر کیا تو وہ ایک فوج کے ساتھ وہاں گیا اور جب وہ سلطان سے ملاقات کے لئے گیا تو ابن اشقیلولہ نے اسی وقت اپنے چچا زاد محمد الاحمر بن ابو الحجاج یوسف بن نصر سے مشورہ کیا کہ قصبہ میں سلطان کی منازل کو خالی کیا جائے اور تیار کیا جائے لیکن یہ کام تیرے حوالہ نہ ہوا اور امیر ابو زیان نے اس کے پاس اپنا پڑاؤ بنایا اور محمد بن عمران بن عطیہ کو بنی مرین کے جوانوں کی ایک پارٹی کے ساتھ قصبہ کی طرف بھیجا تو اس نے وہاں اتر کر شہر پر قبضہ کر لیا اور جب سلطان ابن الاحمر کو ابو محمد ابن اشقیلولہ کی وفات کی اطلاع ملی تو اسے مالقہ پر قبضہ کرنے کا خیال آیا اور اس کو یہ بھی اس کا مددگار تھا اور اس نے اس کام کے لئے اپنے وزیر ابو سلطان عزیز الدانی کو بھیجا تو اس نے امیر ابو زیان کے پڑاؤ کو اس کے میدان میں پایا اور اس نے امید کی کہ وہ سلطان کی خاطر اس سے دست بردار ہو جائے تو اس نے اس سے اعراض کیا اور اس سے قرطبہ کی سمت چلا گیا اور ۲۷ رمضان کو اس میں داخل ہو گیا اور الدانی وہاں سے غرناطہ کو واپس آ گیا اور جب سلطان نے الجزیرہ میں اپنے معاملات کی تیاریاں پوری کر لیں تو وہ مالقہ کی طرف گیا اور شہر اس کو وہاں تسلیم کیا اور وہاں کے باشندے تھے کے روز اس کے پاس آئے اور انہوں نے سلطان کی آمد اور اس کی حکومت میں شامل ہونے کی خوشی میں جلسے منعقد کئے اور اس نے اس سال کے آخر تک وہاں قیام کیا پھر اس نے عمر بن یحییٰ بن محلی کو جو ان کی حکومت کا پروردہ تھا وہاں کا امیر مقرر کیا اور اس کے ساتھ سابق وزیر زیان بن ابی عیاد بن عبد الحق کو ایک پارٹی سمیت بنی مرین کے جوانوں

کی نگرانی کرے اور اس کام والوں اور بنو اشقیلولہ کے متعلق وصیت کی اور اجنبیوں کی طرف چلا گیا جو ۶۷۱ھ میں مغرب گیا اور
دیا اس کی آمد پر ہجوم اٹھی اور وہ خوشی سے لبریز ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کرنے اور
جھنڈے سے سلطان نے جھنڈے کے بلند کرنے کی توفیق دی تھی اس بات سے ابن الاحمر کو غم ہوا اور شک پیدا ہو گیا جیسا
کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

ابن الاحمر کی اجازت سے سلطان ابو یوسف کے روکنے کے لئے ابن الاحمر اور طاغیہ کے ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ماوراء البحر سے یغمراسن کی مدد کرنے اور ان کے ساتھ اُسے روکنے پر معاہدہ کرنے اور خرزوزہ میں سلطان کے یغمراسن پر حملہ کرنے کے حالات

جب امیر المسلمین اپنی پہلی مہم کے بعد اندلس سے مغرب کی طرف گئے اور اسے جنگ سے فراغت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے دین کی
قوت سے دشمنوں سے مدد کا کام لیا اور سب پر غالب آ گئے اور طاغیہ کو قتل کر دیا تو ابن الاحمر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور اسے
معلوم ہوا کہ اس کے پاس اس کی مدد تھی۔ اور امیر المسلمین نے تعلقات بڑھا لیے اور اس کا ذکر سلطان کو کیا اور ابن عباد کے
ساتھ جو خط و کتابت کی ہے اس میں داخل ہو گیا اور اس نے ایک اس بات سے ان کی اطاعت کی دعوت دی
نے بیٹے کو ان کی طرف بھیج دیا اور وہ ان کے شہر کی اطاعت پر ثابت قدم ہو گئے تو وہ ان کے مقام سے دور ہی رہا اور
اس کا منتظر رہا اور ان دونوں کے درمیان اس کے شہروں کی وجہ سے جنگ کا قصہ چھا گیا اور اشعار میں
کا تذکرہ کیا جس کو ہم بیان کریں گے۔

ان میں سے ایک قصیدہ وہ ہے جسے ابن الاحمر نے اس کی طرف ۶۷۴ھ میں بھیجا تھا اور اس نے مغرب کی طرف

واپس جانے کے عزم کے بعد لکھا تھا جس اس نے اسے الجزیرہ میں اقامت کی رات کو دشمن کے شر کے خوف سے اور اس میں امان سے مہربانی طلب کرتے ہوئے لکھا اور یہ اس کے کاتب ابی عمر بن الدراج کی نظم کے اشعار ہیں۔

کیا تجاسر اور جنگ میں جانے والوں میں سے عشق کے بارے میں کوئی مددگار ہے جو حق پہنچاتا ہے کہ کیا کوئی نجات تابعدار اور سعادت سے مددگار کرے گا؟ جس پر چاہے وہ واضح راستہ ہے کہ اندلس کے دونوں کناروں میں کوئی طالب ہدایت ہے جو جنت الفردوس میں جانے کی خواہش رکھتا ہو یا بھڑکتی جہنم کے انجام سے ڈرتا ہو؟ سب دشمنوں پر دوست کی فتح کے میدان ہدایت کو قبول کر تو سعادت مند اور خوش ہوگا نجات کا راستہ نجات کی طرف تیزی سے جا رہا ہے بلاشبہ ہدایت پانے والے کے لئے ہدایت ہی نجات ہے۔ اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ میں کل توبہ کروں گا کیونکہ تجھے کل تک زندہ رہنے کا علم ہے اجل کے اعتبار سے اور کہہ کر اگر تیرے لئے اس کے نقد کا وقت نہیں آیا تو وہ آچکا ہے اور تیرے سفر کا زمانہ طویل ہے اگر تو نے اس کی حالت کے لئے تیاری نہیں کی تو تیاری کر لے کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہر مسافر کے لئے زاد راہ ضروری ہے پس تو بھی زاد راہ سے لے جو اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اس سے اپنے سفر کا زاد راہ لے لے تو خوش ہو جب تو بہترین زاد راہ لے کر عمل پر پڑا کرے ایک خوشی کی وجہ سے ہے۔ جب تیرے خدا سے تیرے گناہوں نے تیرے چہرے کو سیاہ کر دیا ہے تو خدا تعالیٰ کی ملاقات کے لئے اپنے چہرے کو صاف کر جو سیاہ ہے اور خطاؤں کے گناہوں سے جدا سیاہ ہو گیا؟ تو میرا خطاکاری کرنے والوں کی خطا کو مٹا دیتے ہیں وہ کون ہے جو اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے یا نبی کی اقتدا کرتا ہے یا ہدایت پاتا ہے۔

وہ کون ہے جو محمد ﷺ کے دین کی مدد کے بارے میں درست عزم سے اپنے نفس کو پاک کرتا ہے کیا تو دشمن کی سرزمین میں دین کا عزم رکھنے والا ہے جس کی اطراف میں اللہ کی عبادت نہیں کی جاتی اور تو مسلمانوں کی رسّی کو دراز کرتا ہے اور تجھے خبیث پرستش سے پالا پڑا ہے جنہوں نے ہر مسجد پر غلبہ پا لیا ہے کتنی مسجدوں کو وہاں گرجا بنا دیا گیا ہے جن میں ناقوس کی آواز گونجتی ہے اور صلیب کو پادری اور راہب قربان کے معبودوں کے اوپر ہیں اور خراب اور خراب مسجد کے بعد میں ہیں افسوس کہ اس کی عبادت گاہیں قرآن پڑھنے والوں رکوع اور سجدہ کرنے والوں سے خالی ہو گئی ہیں اور اس کے بدلے میں وہاں ستار اور [illegible] سے کوئی شخص نہیں پڑھا جاتا کہ جن کے ان کے پاس کتنے ہی قیدی مرد اور قیدی عورتیں ہیں جو چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر وہ ایسا نہیں کر سکے اور کتنی ہی ان میں شریف پردہ دار عشق سے محروم ہیں جن کی تمنا ہے کہ کاش وہ قبر میں ہوتیں اور ان کے قتل کئے گئے بیٹے ہیں جو اپنے والدین کی محبت کے باعث پوچھتے ہیں کہ کاش وہ پیدا نہ ہوئے ہوتے کتنی ہی [illegible] زنجیروں میں جکڑے ہوئے اسی بحری قفس کے لئے روتے ہیں تو پا بجولاں ہے اور میدان کارزار کے شہیدوں کو ہلاکت خیز اور ہندی تلوار کی دھار کے درمیان تقسیم کر دی ہے اس کے عالی پرندوں کے گوشت بھی شکار کرتے ہیں پھر زمین بھی ان پر رحم کھاتے ہیں کیا تمہارے دین اور تمہارے بھائیوں پر اس ہلاکت سے جس کی سخت جہنم پڑوسی ہے ہوئی ہے تمہارے درمیان حرمت محبت اور الفت کے جو عہد تھے کیا تم ان کا پاس نہیں کرو گے کیا وہ اسی طرح تمہارے بھائیوں میں فساد اور خرابی پیدا کرتے رہیں گے اور تمہاری تلواریں بدلے کے لئے میانوں میں جائیں گی نکتہ اسلامی محبت کے بکھر جانے پر افسوس ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ جمع رہتی تھی ان ارادوں کو لے

ہوا ہے خوشبو سے مہکتی ہوئے آئی [illegible] کے درمیان سے باہر آئے [illegible] اے بنی مرین تم ہمارے پڑوسی ہو اور ہمارے سب سے زیادہ حق دار ہو اور پڑوسی کے متعلق جبریل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو وصیت کرتے تھے جس کا ذکر حدیث میں ہے [illegible] قریب و بعید میں رہنے والے بنی مرین کے قوم قبائل [illegible] ہیں جو تم پر فرض کیا گیا ہے خیر تو فرض مؤکدہ کو پورا کرنے کے لئے جلدی کرو اور ایک حق سے راضی ہو جاؤ [illegible] عورت یا لڑکیوں کے [illegible] جنت سے اپنے [illegible] ہیں اور ہم تمہارے انتظار میں [illegible] کیا کوئی [illegible] سب سے [illegible] فروخت کرنے والا ہے اور اللہ نے [illegible] کا وعدہ کیا ہے خیر تو اس کی تصدیق کرو [illegible] کے وعدہ کو پورا کرے [illegible] اس طرح شکایت کرتی ہیں [illegible] کے پاس شکایت کرتا ہے کیا ہو ہے کہ [illegible] کی جمعیت پریشان ہے [illegible] اللہ کے [illegible] دشمنوں نے فضا کو [illegible] دین کے [illegible] کے پاس [illegible] آپ نے فرمایا کہ تم نے [illegible] کے بارے میں [illegible] اور تم نے [illegible] کے آگے چھوڑ دیا [illegible] اگر [illegible] ہوتی تو اس [illegible] کے چہرے سے حیا [illegible] ہو جاتی [illegible] کی کوشش کرو اور [illegible] اچھے [illegible] جو سب سے [illegible] گھاٹ [illegible] پانی پلائے گا"۔

اور اس کا جواب عبدالعزیز کی نظم میں پایا جاتا ہے جو سلطان یعقوب بن عبدالحق کا شاعر تھا جس کا مطلع یہ ہے۔

"مجھے [illegible] حاضر ہوں [illegible] کے [illegible] سے [illegible]" الخ

اور اسی طرح [illegible] نے [illegible] کو جواب دیا جس کا قول ہے

اللہ نے گواہی دی ہے [illegible] تو بھی گواہی دے [illegible] الخ

اور ان دونوں [illegible] کاتب ابو عمرو بن المرابط نے جواب دیا [illegible] شعروں [illegible] سے [illegible] الخ

سلطان یعقوب بن عبدالحق کا دوبارہ اندلس جانا اور جب ۶۷۶ھ میں سلطان یعقوب بن عبدالحق دوبارہ اندلس گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو ابن الاحمر [illegible] کی طرف آ گیا اور یعقوب بن عبدالحق سے ملاقات [illegible] کے کاتب ابو عمر بن المرابط نے ان دونوں کی ملاقات کے روز یہ شعر کہا:

"[illegible]" الخ

اور جب مجلس برخاست ہوئی تو سلطان نے اپنے شاعر عبدالعزیز کو اس کے قصیدہ کے مقابلہ میں قصیدہ کہنے کا حکم دیا تو اس نے [illegible] دوسری مجلس میں دو قصیدے پڑھے جس کی عبارت یہ ہے

"[illegible] فتح [illegible] اور [illegible] الخ

پھر اس [illegible] سلطان یعقوب بن عبدالحق نے ابو عبداللہ بن [illegible] کی وفات کے بعد اس کی تمام عملداری مالقہ [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] اور اس کے متعلق [illegible] کے ساتھ سازش [illegible] کی طرف مائل ہو [illegible] اپنے [illegible] لے لئے [illegible]

کے ذریعے سلطان اور اس کی قوم کو اپنی زمین سے ہٹا سکے اور اس کے ساتھ اپنی حکومت کے زوال سے مامون ہو جانے کی تک کا سامان اس کے سامنے تھی رکاوٹ تھا جس کا صاحب نے اس موقع کو غنیمت کیا اور امیر المسلمین سے عبد الحق بن ادو صنیع کو بھی ختم کر دیا اور اس نے اپنے بحری بیڑوں کو جزیرہ خضراء کی طرف بھیجا جہاں سلطان کے لشکر اور فوجیں تھیں اور ان کا تعاقب کیا جہاں بندرگاہوں سے گزرنے کی جگہ سے لشکر اتر رہے تھے تو مسلمان سلطان کی فوجوں اور اس کی قوم سے جو دار الحرب رابطہ بھی منقطع ہو گئے اور عمر بن یحییٰ بن محلی اپنے مقام عمارت بالقصر میں اپنی قوم سے الگ ہو گیا اور یہ محلی اپنی بطویہ قوم کے بڑے لوگوں میں سے تھا اور مغرب میں اپنی آمد کے وقت سے بنی حمامہ بن محمد کے حلیف تھے اور عبد الحق ابو الملوک نے ان کے باپ کی بیٹی ام الیمن سے رشتہ کیا جس کے بیٹوں میں سے سلطان یعقوب بن عبد الحق بھی تھا اور وہ ایک نیک عورت تھی جو ۶۴۳ھ میں حج کو گئی اور اللہ نے فرض کو ادا کیا اور پھر سال ۶۴۳ھ میں واپس آئی پھر دوبارہ ۶۲۰ھ میں حج کو گئی اور نفل طور پر دوسرا حج کیا اور واپسی پر راستے میں ۶۳۶ھ میں مصر میں وفات پا گئی اور اس کے باپ کے بنی محلی کو حکومت میں بڑا مقام حاصل تھا اور اپنی قوم میں مال دار ہونے اور ان کے مامون ہونے کی وجہ سے سلطان پر ناز تھا۔

سلطان کا مراکش پر قبضہ: اور جب سلطان نے مسعدین کے دار الخلافہ مراکش پر قبضہ کیا تو محمد بن علی بن محلی کو اس کے تمام مضافات پر امیر مقرر کیا اور اسے وہاں نیک کام کرنے کی وجہ سے قابل تعریف مقام حاصل تھا اور خلفاء نے ... ۶۸۷ھ سے ۶۹۵ھ تک امارت حاصل رہی پھر وہ یوسف بن یعقوب کے زمانے میں فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب محمد بن اسمٰعیل اپنے باپ رئیس ابو محمد کی وفات کے بعد سلطان کی طرف بالقصر کی ولایت سے دست بردار ہو کر ۶۹۷ھ میں الجزیرہ میں اس کے پاس آیا اور سلطان نے اس پر قبضہ کر لیا اور اندلس جانے کا ارادہ کیا جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں تو اس نے بالقصر میں اپنی قوم کی ... عمر بن یحییٰ بن محلی کو امیر مقرر کیا اور اس کا بھائی طلحہ بن یحییٰ بڑا جنگجو شہسوار اور بڑا غیرت مند تھا اور مامون ہونے کی وجہ سے سلطان پر غالب تھا اور اسی نے ۶۶۸ھ میں یعقوب بن عبد الحق کو قتل کیا تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

اور اس نے سلطان کے غلام فتح اللہ الیماری اور اس کے وزیر کو ۶۸۲ھ میں فاس کے باہر کچھ دیے اور مراکش کے مقام پر ابو العلاء بن ابی طلحہ بن قریش عامل المغرب کے ساتھ جنگ کرنے میں مدد کی تھی اور جب سلطان بالقصر کے معاملے سے فارغ ہو کر واپس آیا تو ۶۷۷ھ میں ابن ... زرداب کی طرف چلا گیا اور سمندر پار کر کے بلاد الافرنج میں چلا گیا پھر قبیلہ کی طرف واپس آیا اور ... کے درمیان ٹھہرا اور جب اس نے اس سلطان اور ... عمر اور ... کے درمیان جنگ کی آگ سلگتی دیکھی تو ۶۷۷ھ میں اندلس چلا گیا اور نصاریٰ کے بحری بیڑے ... میں اترا اور سلطان کی فوجیں سمندر سے پیچھے رہ گئیں اور اس کے بھائی عمر نے جو بالقصر کا حاکم تھا محسوس کیا کہ اس کے اور سلطان کے درمیان اس کے بھائی طلحہ کے معاملے کی وجہ سے جو پہلے سے چل رہا تھا کھٹکا ہے اور ایک ... ابن الاحمر نے اس کے قریب ... نے اس کے بھائی کی مداخلت سے اس کے ساتھ مخالفت کی کہ وہ بالقصر ... اور اس نے ... شہر ... بنانے کے لیے ... اس بارے میں اس کے بھائی طلحہ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے جواب دیا اور ابن الاحمر اپنی فوجوں کے ساتھ بالقصر آیا اور عمر بن محلی سے قلعہ ... اور محمد بن اسمٰعیل کو گرفتار کر لیا اور ابن الاحمر کو شہر پر قابض ... تو وہ اسی سال کے رمضان

کے آخر میں اس میں داخل ہوا اور اس نے ابن محلی کو شلوبانیہ میں اتارا اور اس نے اپنا ذخیرہ اور جس مال اور جہاد کے سامان پر سلطان نے اُسے امین بنایا تھا اٹھا لیا۔

ابن الاحمر اور طاغیہ کا اتحاد: اور ابن الاحمر اور طاغیہ امیر المسلمین کو اندلس جانے سے روکنے پر متحد ہو گئے اور انہوں نے سمندر کے درے سے یغمراسن بن زیان کے ساتھ خط و کتابت کی اور اس نے ان کے ساتھ سلطان سے عداوت رکھنے اور اس کی سرحدوں کو برباد کرنے اور اس کے حملے میں رکاوٹ ڈالنے کے بارے میں ان سے خط و کتابت کی اور انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو بھی تحائف دیئے اور یغمراسن نے ابن الاحمر کو بہت اصیل گھوڑے مع اعلیٰ کپڑوں کے دیئے اور ابن الاحمر نے اس کی طرف ابن مروان الجنانی کے ساتھ اس کے برابر دس ہزار دینار بھیجے مگر وہ مال کے ہدیے سے راضی نہ ہوا اور اُسے واپس کر دیا اور یہ سب سلطان کے خلاف متحد ہو گئے اور انہوں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے معاملے کو مضبوط کر دیا ہے اور ان کی طرف آنے والے اس کے راستوں کو بند کر دیا ہے اور امیر المومنین کو بھی مراکش میں اس کی اطلاع مل گئی اور اس نے ماہ محرم ۶۷۷ھ کے آغاز میں جنگ سے واپسی پر اس کی طرف جانے کا پختہ ارادہ کر لیا کیونکہ جشم کے عربوں نے تامسنا کو برباد کر دیا تھا اور راستوں کو خراب کر دیا تھا پس اس نے اس کی اطراف کو درست کیا اور اس کی شرارتوں کو دور کیا۔

اور جب اسے ابن محلی مالقہ اور طاغیہ کے الجزیرہ کے ساتھ جنگ کرنے کی اطلاع ملی تو وہ تیسری بار شوال میں جنگ جانے کے لئے تیار ہوا اور جب وہ ماسہ پہنچا تو اسے الجزیرہ میں طاغیہ کے بیڑے کے اور اس کی فوجوں کے اس کے محاصرہ کرنے کی اطلاع ملی حالانکہ اس کے بحری بیڑے اس سے قبل ربیع الاول سے برسرپیکار تھے اور وہ اس کو بے بس کرنے ہی والا تھا اور انہوں نے اُسے تیاری کا پیغام بھیجا تو اس نے کوچ کرنے کا عزم کر لیا۔

مسعود بن کانون کی بغاوت: پھر اسے ذوالقعدہ کو مصامدہ کے بلاد میں جشم میں سے سفیان کے امیر مسعود بن کانون کی بغاوت کی اطلاع ملی اور یہ کہ اس کی قوم وغیرہ کے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے ہیں تو وہ اس کی طرف چلا اور اس نے اپنے آگے اپنے پوتے تاشفین بن ابی مالک اور اپنے وزیر یحییٰ حازم کو بھیجا اور خود ان کے ساتھ میں آیا اور وہ اس کی فوجوں کے آگے بھاگ گئے اور اس نے ان کی چھاؤنی اور خیمے لوٹ لئے اور الحارث بن سفیان کے عربوں کی بیخ کنی کر دی اور مسعود سکسیوی کے پہاڑ میں چلا گیا اور سلطان نے کئی روز تک اپنی فوجوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور اپنے بیٹے امیر ابو زیان منذیل کو بلاد سوس کے محصور کرنے اور اس کی اطراف پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا پس وہ اس کے دیار میں دور تک چلا گیا اور ابن مسانی کے پانچوں بیٹے اپنے باپ کے پاس واپس آ گئے اور ملی جزیرہ کو محاصرہ کی تنگی اور شدت قتال اور خوراک کی کمیابی سے جو تکلیف پہنچی اس کی اطلاع سلطان کو ملی اور یہ کہ انہوں نے اپنے چھوٹے بچوں کو کفر کے ڈر کے خوف سے قتل کر دیا تو اس بات نے اُسے غمگین کر دیا اور اس نے اس بارے میں غور و فکر کیا اور اس نے اپنے ولی عہد بیٹے امیر ابو یعقوب کو مراکش سے اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مامور کیا اور اس نے ان کے دشمن کے ساتھ جہاد کے لئے بحری بیڑے سمندر میں بھیجے پس وہ صفر ۶۷۸ھ میں طنجہ پہنچ گیا اور اس نے بحری بیڑوں کو اشارہ کیا کہ وہ سبتہ اور سلا کو بحری بیڑے دیں اور اس نے عطیات دیئے اور مسلمانوں نے جہاد پر کمریں کس لیں اور انہوں نے صدق دل سے مرنے کا عزم کر لیا اور جب حاکم سبتہ فقیہ ابو حاتم العزفی کو اس بارے میں امیر المسلمین کا پیغام ملا تو اس نے بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا اور اس کی کافی

آخر یہ ریف مقام حاصل کیا اور اس کے شہر کے تمام باشندے بھی لوٹ گئے اور تمام مال لے کر سمندر سوار ہو گئے۔

اور ابن الاحمر نے الجزیرہ میں مسلمانوں پر نازل ہونے والی مصیبت اور طاغیہ کے اسے قابو کرنے کے لئے آنے کو دیکھا تو وہ اسے مدد دینے کے بارے میں شرمندہ ہوا اور اس کے عہد کو توڑ دیا اور مسلمانوں کی مدد کے لئے اپنے بحری بیڑے والوں کو جو المریہ اور مالقہ کے ساحلوں پر تھے تیار کیا اور مغرب سے زیادہ بحری بیڑے سبتہ کی بندرگاہ پر اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے زقاق کی دونوں اطراف کو بے شمار اشیاء سے بھر دیا بحری بیڑوں نے شان دار تیاری کی اور بے شمار تعداد کے ساتھ قابو کر لیا اور امیر ابو یعقوب نے ان پر اپنا جھنڈا باندھ دیا اور ماہ ربیع الاول کو وہ طنجہ سے روانہ ہوئے اور ان کی کشتیاں سمندر میں پھیل گئیں اور وہ اسے پار کر گئے اور انہوں نے مولد نبوی کی رات جبل کی بندرگاہ پر گزاری اور صبح کو انہوں نے دشمنوں پر حملہ کر دیا اور ان کے بحری بیڑے چار سو سے زیادہ تھے اور وہ اپنی ذہنوں میں نمایاں ہوئے اور اللہ کے لئے اپنے عزائم کو خالص کیا اور سچی نیت کی اور اپنے شعار جنگ کی آواز دی اور ان کے خطباء نے وعظ و نصیحت کی اور خونریز جنگ ہوئی اور نزول صبر ہوا اور انہوں نے دشمن پر تیر اندازی کی تو وہ منتشر ہو گئے اور مسلمان ان کی پشتوں میں گھس پڑے تو تلوار نے انہیں قتل کر دیا اور سمندر نے انہیں غرقاب کر لیا اور مسلمانوں نے ان کے بحری بیڑوں پر قبضہ کر لیا اور جزیرہ کی بندرگاہ میں بزور قوت داخل ہو گئے تو بھی طاغیہ کی چھاؤنی میں کھلبلی مچ گئی اور امیر المسلمین اور اس کے جانشینوں کی آمد سے ان کے دلوں پر رعب چھا گیا پس اسی وقت شہر سے بھاگ گیا اور عورتیں اور بچے اس کے میدان میں نکل گئے اور جانباز بہت سی فوج پر غالب آ گئے اور انہوں نے اس قدر گندم چارہ اور پھل غنیمت میں حاصل کئے جس سے کئی دنوں تک شہر کے بازار بھر گئے یہاں تک کہ مضافات سے بھی غلہ پہنچ گیا اور اسی وقت امیر ابو یعقوب گیا اور اس نے ہر طرف کے دشمن کو خوف زدہ کر دیا اور اسے جنگ سے روک دیا۔

ابن الاحمر کے ساتھ جنگ کے حالات: اور ابن الاحمر کے ساتھ جنگ کی کیفیت یہ تھی کہ اس نے طاغیہ کے ساتھ صلح کرنے کا سوچا اور یہ کہ وہ فرناندہ کے ساتھ دست بدست جنگ کرنے کے لئے جائے اور طاغیہ نے اس کی جنگ کے خوف سے اور اس غم سے کہ ابن الاحمر نے اہل جزیرہ کی مدد کی تھی اس کی یہ بات قبول کر لی اور اس نے اس معاہدہ کے لئے اپنے پادریوں کو بھیجا اور امیر ابو یعقوب نے انہیں اپنے امیر المسلمین کے پاس بھجوا دیا تو وہ راضی ہوا اور اپنے بیٹے پر عیب لگایا اور اس سے راضی نہ ہوا اور انہیں ناکام و نامراد کر کے ان کو طاغیہ کی طرف واپس کر دیا۔

ابو یعقوب اپنے باپ کے دربار میں: ابو یعقوب بن سلطان اہل جزیرہ کے ایک وفد کے ساتھ اپنے باپ کے پاس گیا تو وہ سوس میں اپنی جگہ پر سلطان سے ملے اور اس نے اپنے بیٹے ابو زیان کو ان کا امیر مقرر کیا پس وہ الجزیرہ میں اترا اور طاغیہ کے ساتھ پختہ معاہدہ کیا اور اس نے وہ مغرب سے الرباط کے ساتھ ابن الاحمر کی اطاعت کرنے کی وجہ سے جنگ کی خبر اسے پہنچ نہ کر سکا اور باشندگان قلعہ بانے غریب نے طاغیہ کے خوف کی وجہ سے اس کے پاس جا کر اس کی اطاعت کر لی تو اس نے انہیں قبول کر لیا پھر مغرب سے فوج آ گئی اور اس نے رندہ سے جنگ کی مگر وہ بھی فتح نہ ہو سکا اور اسی دوران میں طاغیہ اندلس میں گھوم پھر رہا تھا۔

ابن الاحمر کا غرناطہ سے جنگ کرنا: اور ابن الاحمر نے بنی اشقیلولہ اور ابن الدلیل کے ساتھ غرناطہ سے جنگ کی پھر

ابن الاحمر نے بنی مرین سے ۔ پھر مصالحت کرنے کے بارے میں غور و فکر کیا اور ابوزیان بن سلطان کو صلح کے لئے بھیجا اور وہ بھی سے مریہ گئے اور اتفاق سے اس سے ملاقات نہ ہو سکی جیسا کہ ہم اس کا بیان کریں گے۔

اور سلطان اپنی چھاؤنی سے ہوتا ہوا گیا ہوئے تلمسان کی طرف گیا پھر اس نے فوجیں بھیجیں اور اپنے بیٹے سے مراکش واپس آ گیا یہ پتہ کہ عربی غازیوں نے بغاوت کر دی تو وہ خود واپس آیا اور آ کر آفاق میں جہاد کے واسطے نکلنے کے لئے اپنا پیغام بھیجا اور جب وہ ۶۸۲ھ میں نکل کر طریف پہنچا اور اس دوران میں مسلمانوں کے حالات میں جو ابتری پیدا ہوئی تھی اور طاغیہ کی مدد سے ابن الاحمر نے جو شک پیدا کیا تھا اور جو بیماری کو دور کرنے کا جو اسے خیال آیا تھا اس کا مشاہدہ کیا اور بنی اشقیلولہ بعض جو وصیت سے حاصل تھی اس کے بارے میں اس کے حاسدوں نے ابن الاحمر کے خلاف اس کی مدد کی بلکہ اس کو کہا اور ابی محمد بن ابو الحسن بن اسحاق نے اسے گھیر لیا اور اس کے ساتھ مل کر ۶۸۳ھ میں بچہ روز جنگ کرتا رہا سے ذریعے پھر وہ چلے گئے اور اس کے بعد اسی سال غرناطہ کی زیادہ فوجوں نے ان سے جنگ کی اور طلحہ بن علی اور عمر بن یحییٰ کے سردار شقیلین نے الاسعی کے قلعے میں ان پر غلبہ پا لیا اور ابن الاحمر نے ان پر غلبہ ظاہر پایا اور نصرانیوں کے ساتھ سو سے زیادہ سوار کام آئے اور قوم بنی مرین کے اصل میں سے عثمان بن محمد بن عبدالحق شہید ہو گیا اور اس کے بعد جاگ کر واپس آ گیا بھائی ابو عبداللہ مالقہ کی طرف سے جنگ کرنے کے لئے گیا تو اپنی طاغیہ نے اس سے جنگ کی اور کئی روز تک وہیں قیام کیا پھر ان پر غالب آ کر چلا گیا اور سلطان کو مسلمانوں کے تعلق اور ابن الاحمر نے طاغیہ کی جو معاونت کی تھی اس سے خوف ہوا پس اس نے اس سے مصالحت اور معاہدہ کرنے کے بارے میں خط و کتابت کی اور اس پر شرائط سے صلح کر کے واپس بڑھا اور مغرب کو چلا گیا۔

جب سلطان جہاد کے دوسرے رکاوٹوں کو دور کرنے میں لگ گیا اور ان رکاوٹوں میں سب سے بڑی رکاوٹ یغمراسن کی جنگ تھی اور اس کے اور ابن الاحمر اور طاغیہ بن الفونش کے درمیان جو شرائط اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معاہدہ ہوا تھا اس سے اسے اطمینان ہو گیا تو اس نے جھگڑا کیا اور معاہدے پر دستخط کئے اور اس کے اور بنی مرین کے سلطان اور ان کا قبائل کے شہروں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کا اعلان کیا اور یہ کہ وہ بلاد مغرب کو ہمیشہ کی لڑائی کا انجام کرتے ہوئے دیں۔

امیر المسلمین اور یغمراسن کی جنگ: جب امیر المسلمین نے یغمراسن سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا اور شعبان میں اس نے قیام کے بعد واپس آیا اور سال کے آخر میں اس میں داخل ہو گیا اور وہاں پہنچ کر تیاری کرنے کے لئے قبیلوں کو دوبارہ اس کے پاس بھیجا اور وہ قبیلے ان کے ساتھ مقابلہ کرنے اور امیر المومنین سے ان کی دوستی کی وجہ سے ان سے الگ ہو گئے کی طرف مائل ہوا اور بھی غمراسن نے بھیجے اور جب یغمراسن ان کی طرف روانہ ہوا اور اس کی طرف امیر المسلمین نے ۶۸۶ھ میں تلمسان سے کوچ کیا اور اپنے بیٹے ابو یعقوب کو فوجوں کے ساتھ آگے بھیجا اور وہ تازی میں اس سے جا ملا اور جب وہ ملویہ پہنچا تو فوجوں کے انتظار میں ٹھہر گیا پھر تمام لشکر تلمسان کی طرف کوچ کر گیا اور یغمراسن نے زناتہ اور عرب بدوؤں کی فوجوں کے ساتھ ان کے خیموں اور پڑاؤں کے انتظام کی حیثیت سے اس کا قصد کیا اور دونوں لشکر ایک دوسرے سے ملے اور دونوں کے درمیان جنگ ہو گئی اور ان دونوں کے جنگجو پیچھے ہٹے دونوں فوجیں آگے بڑھیں اور گھمسان کا رن پڑا اور شام تک دونوں دستوں کے خیمے کے میدان میں جنگ ہوتی رہی اور امیر المسلمین نے اپنے میدان کو منظم اور مرتب کیا اور اپنے دستے اور اپنے بیٹے ابو یعقوب کے دستے کو فوج کے آگے رکھا اور تمام دن سخت جنگ ہوئی اور جب لوگ آئے تو جو جہاد کرنے والے تھے وہ شکست کھا گئے اور انہوں نے ان کا تمام سامان اور

ان کی پھوٹ ڈالنے کے سبب وحشی گھوڑوں، ہتھیاروں اور خیموں کو لوٹ لیا اور امیر ابو سلیمان کی فوج نے یہ رات اپنے گھوڑوں کی پیٹھوں پر گزاری اور دوسرے دن اپنے دشمن کا تعاقب کیا اور ظفر اس کے ساتھ ہو چکا تھا ان کا تعاقب کرنے والے عرب تھے ان کے اموال لوٹ لئے اور یغمراسن نے ہاتھ ان کے اونٹوں اور بکریوں سے جھاڑ لئے اور وہ [illegible] بلاد [illegible] میں داخل ہو گئے اور وہاں سے بنی توجین کا امیر محمد بن عبد القوی تصرفات کی جانب ملا اور ان سب نے اس کے بلاد کو لوٹ لیا اور قریب سے برباد کر دیا پھر اس نے یغمراسن کو ان کے شہروں میں چلے جانے کی اجازت دے دی اور خود اس نے تمسالن کی ناکہ بندی کر لی تا کہ محمد بن عبد القوی اور اس کی قوم جبل وانشریس میں اپنی حکومت کا وطن پہنچ جائے کیونکہ اسے ان پر مغراوہ کے حملہ کا خوف تھا پھر وہ وہاں سے چلا گیا اور مغرب کی طرف لوٹ آیا اور ماہ رمضان ۶۶۶ھ میں فاس میں داخل ہوا۔

پھر اس نے مراکش پر حملہ کیا اور اس کے بعد ۶۶۸ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور اپنے بیٹے امیر ابو یعقوب یوسف کی طرف اس کے اطراف پر قبضہ کرنے کے لیے بھیجا اور مراکش میں اسے اطلاع پہنچی کہ [illegible] کے بیٹے شانجہ نے اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے تو اس نے اپنے جہادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ان کے باہمی فساد کے موقع کو غنیمت جانا اور اندلس کی طرف جہاد کرنے کے لئے کوچ کیا۔

فصل

طاغیہ کے خلاف اس کے بیٹے شانجہ کے بغاوت کرنے اور سلطان ابو یوسف کے طاغیہ کی مدد کے لئے جانے اور نصاریٰ کے پراگندہ ہو جانے کے حالات اور اس میں ہونے والی جنگوں کے واقعات

جب سلطان تمسالن کی جنگ سے فارغ ہو گیا اور مراکش کی طرف گیا تو وہاں اسے طاغیہ کے [illegible] اس

کی حکومت کے لیے [illegible] اس نے مذہب کے مناظرہ کا ایک [illegible] اس کے بیٹے تاشفین کے خلاف [illegible] [illegible] ایک پارٹی کے ساتھ اس کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور انہوں نے اسے حکومت کے معاملے میں [illegible] [illegible] امیر المسلمین سے مدد مانگی اور [illegible] ان کے ساتھ جنگ [illegible] کے ہاتھوں سے اپنی حکومت [illegible] تو امیر المسلمین نے [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] اور اندلس کی [illegible] اس نے [illegible] اتفاق کر لیا اور وہ [illegible] اور وہاں اسے [illegible] کے سامنے [illegible] علاوہ اس نے اسے قتل [illegible] اور اسے [illegible] اس کے [illegible] ایک [illegible] کے بعد [illegible] اس نے [illegible] [illegible] جزیرہ [illegible] کی طرف [illegible] آ گیا [illegible] سلطان [illegible] کر دیا ہے۔

فصل

ابن الاحمر کے ساتھ مصالحت کرنے اور اس کی خاطر سلطان کے القاب سے دستبردار ہونے اور اس کے بعد ازسرنو جنگ ہونے کے حالات

جب سلطان اور طاغیہ کی تجدید صلح ہو گئی تو ابن الاحمر [illegible] اور [illegible] کی طرف مائل ہو گیا [illegible] جنگ [illegible] ابن الاحمر [illegible] سلطان طاغیہ کی جنگ سے واپس آ گیا [illegible] جنگ کرنے کا [illegible] اور اس نے ۶۹۲ھ میں [illegible] قرمونہ [illegible] کی طرف [illegible] کے ساتھ [illegible] جنگ [illegible] کی امارت کا [illegible] ہو گیا [illegible] سلطان کے ولی عہد بیٹے ابو یعقوب [illegible] مغرب [illegible] مسلمانوں [illegible] اور [illegible] مسلمین [illegible] اور [illegible] ابن الاحمر [illegible] صلح [illegible] ہو گئی۔

طریف سے جنگ: [illegible] طریف [illegible] حاصل [illegible] گیا۔

[illegible]

[illegible]

طاغیہ کی وفات: [illegible]

فصل

سلطان ابو یوسف کے چوتھی بار اندلس جانے اور شریش کے محاصرہ کرنے اور اس دوران میں ہونے والے غزوات کے حالات

[illegible]

کے بلاد اور میدانوں میں آگ لگاتے اور تباہی کرتے ہوئے پھیل گئے۔ جب ان نے [illegible] کو ویران [illegible] کے علاقے کو تہ و بالا کر دیا تو شریش کا قصد کیا اور اس کے میدان میں [illegible] کیا اور اس کے تمام نواح میں غارت گری [illegible] جو مسلمان قیدی تھے ان [illegible] ملک مغرب کی سمت [illegible] فوج کے ساتھ [illegible] اور پانچ سو سے زیادہ تیر انداز غازی [illegible] المرینی کے [illegible] اپنے [illegible] کے پیچھے [illegible] جنگ کے لئے [illegible] اور جہاد کرنے کا شوق [illegible]۔

اشبیلیہ سے جنگ: [illegible] اس سال کے آخر میں اشبیلیہ سے جنگ کرنے کے لئے [illegible] اور بہت سے [illegible] مال غنیمت [illegible] اور قیدی [illegible] کے ہاتھ [illegible] اس نے [illegible] عبدالواحد [illegible] اشبیلیہ [illegible] کے میدانوں میں [illegible] جنگ [illegible] ربیع الاول [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے [illegible] اشبیلیہ کے ساتھ جنگ [illegible] سلطان کی [illegible] کی طرف [illegible] ابو یوسف [illegible] سالار مقرر کیا [illegible] کے قریب [illegible] کے باشندوں پر حملہ کر دیا [illegible] سلطان نے [illegible] ربیع الاول [illegible] جنگ کے لئے [illegible] فوجوں کے ساتھ [illegible] المسلمین [illegible] ملک مغرب [illegible] پانچ ہزار [illegible] اشبیلیہ کے ساتھ جنگ کرنے [illegible] اپنے [illegible] سلطان [illegible] قلعوں پر حملہ کیا اور [illegible]

اس نے شلب [illegible] میں بھی شرق اور الغرب پر حملہ کیا اور اس کی بستیوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کے قلعوں میں گھس گیا اور امیر المسلمین کے پڑاؤ کی طرف واپس لوٹ آیا اور اس نے اس کی آمد کے دوسرے دن سالار مقرر کیا اور ایک بحری فوج سے اسے قرمونہ اور وادی الکبیر جنگ کے لئے روانہ کیا۔

قرمونہ پر غارت گری: پس اس نے قرمونہ پر غارت گری کی اور اس کے مالکوں نے مدافعت کی خواہش کی اور انہوں نے اس کے مقابلہ میں نکل کر اس سے جنگ کی تو وہ منتشر ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے انہیں شہر میں روک دیا پھر انہوں نے برج کا محاصرہ کر لیا جو شہر کے قریب ہی تھا پس انہوں نے دن کی ایک گھڑی اس سے جنگ کی اور اس میں بزور قوت گھس گئے اور وہ مسلسل منازل اور آبادی کو تاراج کرتے رہے یہاں تک کہ اشبیلیہ کے میدان میں خیمہ زن ہو گیا اور حملہ کیا اور اس برج میں داخل ہو گیا جو مسلمانوں کی جاسوسی کر رہا تھا اور اسے آگ سے جلا دیا اور اس کی فوجوں کے ہاتھ بھر گئے اور وہ امیر المسلمین کے پڑاؤ کی طرف واپس آ گیا۔

جزیرہ کیوڑہ سے جنگ: اور ۱۲ ربیع الثانی کو اس نے امیر ابو یحییٰ [illegible] کو جزیرہ کیوڑہ سے جنگ کرنے پر سالار مقرر کیا پس اس نے اس کا قصد کیا اور اس سے جنگ کی اور بزور قوت اس میں داخل ہو گیا اور جمادی الاول کو اس نے [illegible] کو امیر مقرر کیا اور [illegible] اپنے [illegible] مالقہ کے متعلق سازش کر کے [illegible] کو چلا گیا تو اس نے [illegible] واپس آ گیا اور راستے میں [illegible] سے گزرا اور [illegible] نے جو ان دنوں وہاں تھا اس پر تہمت لگائی تو اس نے ۵۸۲ھ میں اسے قید کر لیا پھر اسے چھوڑ دیا اور مغرب میں اپنی قوم کے پاس آ گیا پھر وہ سلطان کی رکاب میں جنگ کرتے ہوئے اندلس آیا تو اس نے [illegible] جنگ میں [illegible] پر سالار مقرر کیا اور اسے اشبیلیہ کی طرف بھیجا [illegible] کے لئے رہے اور اس نے طائفہ ثانیہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے اس کے ساتھ [illegible] کے جاسوس بھیجے اور اس اثناء میں امیر المسلمین [illegible] سے جنگ کرتے رہے اور اس کے آثار کو تباہ و برباد کرتے رہے اور اس نے رات اور دن کو دشمن کے علاقے میں [illegible] بھیجیں [illegible] لشکر کے [illegible] اور اسے جنگ کے پیچھے [illegible] یا [illegible] یہاں تک کہ اس نے [illegible] شہر [illegible] آبادی [illegible] اور اشبیلیہ قرمونہ [illegible] شرق اور [illegible] کے تمام [illegible] کو تباہ کر دیا اور ان غزوات میں [illegible] امیروں کے امیر [illegible] نے بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا اور ان غزوات میں ان کی بڑی شہرت ہوئی اور اسی طرح [illegible] کے قائدین اور باقی [illegible] انہوں نے بھی بڑی شجاعت دکھائی پس جب اس نے انہیں اچھی طرح تباہ و برباد کر دیا اور لوٹ مار کر [illegible] آیا اور موسم گرما نے تنگی پیدا کر دی اور وطن کی خواہش [illegible] تو اس نے واپسی کا عزم کر لیا اور جب [illegible] سے چلا گیا اور [illegible] کی فوج [illegible] تھی [illegible] اس کا [illegible] خبر اس نے [illegible] اور وہ اپنے گھروں کی طرف [illegible] اطلاع [illegible] اپنے بحری بیڑوں کو [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہونے کا اشارہ کیا ہے پس امیر المسلمین نے اپنے تمام ساحلوں [illegible] المنکب جزیرہ طریف بلاد الریف [illegible] الفتح کو اطلاع دے کر اپنے بحری بیڑے [illegible] تو وہاں سے پوری تیاری کے ساتھ بحری بیڑے آئے [illegible] دشمن کے بحری بیڑے وہاں جانے سے رک گئے [illegible] واپس آ گئے اور [illegible]

رمضان میں وہ الجزیرہ میں اترا اور طاغیہ شانجہ اور اس کے کمانڈروں کو یقین ہو گیا کہ ان کے بلاد اور زمین تو دی ہی جا چکی ہے اور ان پر دامنگیر ہو گیا کہ وہ مدافعت اور حمایت کرنے سے عاجز ہیں تو جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ امیر المسلمین کی طرف اس کی زیادتیوں کی رکاوٹ کے لئے مصالحت کے لئے مائل ہوئے اور سلطان اس کے بعد شریش میں جنگ کر رہا تھا وہاں اس کے پاس عمر بن ابی یحییٰ اس کی اطاعت اختیار کرتے ہوئے آئے تو اس نے اس کے ساتھ جو پہلے تعلق رہا تھا اس کے بارے میں نے تسلیم کیا اور اس نے بھائی طلحہ کو قسم دی تو اس نے اسے ایک غرفہ کر دیا وہ اسے طریف سے آیا اور اسے وہاں قید کر دیا گیا اور طلحہ مغرب کی طرف چلا گیا اور اس نے اپنے بھائی عمر کے اموال اور خاندان کا صفایا کر دیا اور سلطان کے پاس چلا گیا اور سلطان نے موسیٰ کو مغرب کا امیر مقرر کیا اور یہ واقعہ شریش سے دو دن پہلے اس نے عمر کو قید کی بعد ازاں کے بعد رہا کر دیا اور طلحہ اور عمر سلطان کی رکاب میں چلے اور سلطان کا وہ منصور بن ابی مالک کی طرف آ گیا پھر وہاں سے مغرب چلا گیا اور موسیٰ بن یحییٰ بن کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ سلطان نے مجھ کیا اور اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

فصل

طاغیہ شانجہ کے آنے اور صلح کے طے ہونے اور اس کے زیر سایہ سلطان کے وفات پانے کے حالات

بالآخر جب ابن ادفونش پر ان کی بستیوں کی تباہی اور اموال کی لوٹ اور عورتوں کو قیدی بنانے اور درختوں کے کاٹنے اور پودوں کے برباد کرنے اور آبادیوں کے اجڑنے کا جو عذاب امیر المسلمین کی جانب سے نازل ہوا اس سے انہیں پریشانی اور اپنے ملک کے بارے میں یقین ہو گیا کہ انہیں امیر المسلمین سے بچانے والا کوئی نہیں تو وہ اپنے طاغیہ شانجہ کے پاس شکایت کرتے ہوئے گئے ہوئے ان پر جو آفت پڑی ہوئی تھی اور مسلمان فوجوں نے انہیں جو دردناک عذاب دیا تھا اس سے وہ تکلیف محسوس کرتے ہیں تو انہوں نے اسے امیر المسلمین سے صلح کرنے اور نصرانیت کے متعلق فیصلوں کو اس کے پاس بھیجنے پر آمادہ کیا اور یہ حقیقت اس کی جانب سے انہیں اس نقصان سے بچانے کی رہے گی اور ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی تو اس نے انہیں اپنے دین کی بات کی وجہ سے ان کی بات قبول کر لی اور اس نے اپنے حکم کے بڑے پادریوں اور راہبوں کا ایک وفد بھیجا امیر المسلمین کے پاس صلح کرنے اور جنگ کے ہتھیار رکھنے کی دعوت دینا ہوا بھیجا تو امیر المسلمین نے ان پر ناراض ہوتے ہوئے انہیں واپس کر دیا پھر طاغیہ نے انہیں دوبارہ بات دلانے کے لئے واپس لیا اپنی قوم کی عزت کے لئے جو بات ضروری تھی تو امیر المسلمین نے ان کی عادت پوری کر دی اور صلح

کی طرف مائل ہوا کیونکہ اب ان کے قواعد کے اس کے پاس آنے اور علامات اسلام تھے آ گئے ان کے داخل ہونے کا یقین ہو گیا تو اور اس نے ان کے سوال کو قبول کیا اور اس نے ان پر شرط عائد کی جسے انہوں نے قبول کیا کہ وہ اپنی قوم اور غیر قوم کے تمام مسلمانوں سے صلح کریں گے اور اس نے ان کے بادشاہ کی دوستی اور دشمنی میں ان کی رضامندی چاہیں گے اور یہ کہ وہ اپنے ملک کے دار الحرب میں مسلمان تاجروں سے ٹیکس نہ لیں گے اور مسلمان بادشاہوں کو آپس میں لڑنے پر اکسانا اور ان میں فتنہ پیدا کرنا چھوڑ دیں گے اور اس نے ان شرائط کے لکھنے اور اس معاہدہ کو پختہ کرنے کے لئے اپنے چچا عمر بن [illegible] کو بھیجا اس نے انہیں اچھی طرح بہت چوکیداری اور وفائے عہد کی تاکید کی۔

ابن الاحمر کے ایلچیوں کا طاغیہ کے پاس جانا اور ابن الاحمر کے ایلچی طاغیہ کے پاس آئے اور وہ امیر المسلمین کی مدافعت کے بعد اس کے مرکز کو فتح کرنے کے لئے اس کے پاس موجود تھا کیونکہ اس نے ان تاجروں کی موجودگی میں اکٹھا کیا اور امیر المسلمین نے ان کی قوم اور علامات کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا انہیں سنا دیا اور انہیں کہا تم میرے قبائل کے غلام ہو اور تم میرے ساتھ صلح اور جنگ کے معاملہ میں تھے اور یہ امیر المسلمین ہیں اور میں اس کے مقابلہ کی اور اس کی قوم سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ وہاں سے چلے گئے اور جب عبد الحق نے دیکھا کہ اس کے قواعد سلطان کی رضا کے خواہاں ہیں تو اسے معاہدہ اور عہد کو ختم کرنے کے لئے امیر کے پاس جانے کا خیال آیا تو اس نے انجام دہی کا ارادہ کیا اور [illegible] نے تیسے لاتسم کرتے اور امانت کو ضائع کرنے والا پایا تو وہ اس کے واثق کی طرف مائل ہوا اور اس نے اس سے پہلے اس کے ولی عہد امیر ابو یعقوب سے ملنے کو پوچھا کہ وہ اس پر مطمئن ہو جائے چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور شریش سے قریب اس سے ملاقات کی اور دونوں نے مسلمانوں کے جہاد میں رات گزاری پھر دونوں دوسرے دن امیر المسلمین کی ملاقات کو گئے اور اس نے خوش آمدید کہا اور اپنی قوم کے ملاقات کے لئے آئے ہوؤں کا اکرام کیا اور ان کو شاہانہ تحفے اور اپنی تجارت کے انعامات دیے اور یہ بھی اکٹھے ہو گئے اور امیر کی دوستی اور انہوں نے ملت کی قوت و عزت اور جانبازوں کی کثرت کا اعتراف کیا۔

امیر المسلمین اور طاغیہ کی ملاقات اور امیر المسلمین نے نہایت عزت و احترام سے اس سے ملاقات کی جیسے کہ وہ اس جیسے عظیم بادشاہ سے ملا جاتا ہے۔ تحفے تھے اور طاغیہ نے امیر المسلمین اور ان کے بیٹے کو اپنے ملک کے ظروف کے تحائف دیے جن میں ایک عجیب زمانہ جانوروں کا جوڑا تھا جس کا نام ہاتھی ہے اور اس کے علاوہ بھی کچھ چیزیں تھیں جنہیں سلطان اور اس کے بیٹے نے قبول کیا اور دونوں نے بھی اس کے ہاتھ میں ایسے زرخیز تحفے رکھے اور معاہدہ مکمل ہو گیا اور طاغیہ نے حیرت انگیز طریقہ اور ملاقات اور تحائف سے راضی ہو کر وہ خوشی و مسرت سے اپنی قوم کی طرف لوٹ آیا اور امیر المسلمین نے اس سے مطالبہ کیا کہ جب سے نصاریٰ نے مسلمانوں کے شہروں پر قبضہ کیا ہے اس وقت سے جو علمی کتابیں ان کے پاس ہیں وہ انہیں بھیجے تو اس نے بہت سی کتب تیرہ بوجھوں میں سلطان کے پاس بھیجیں تو سلطان نے طلب علم کے لئے فاس میں جس مدرسہ کی بنیاد رکھی تھی ان کتب کو اس کے لئے وقف کر دیا اور امیر المسلمین رمضان شروع ہونے سے دو ماہ قبل الجزیرہ واپس آ گئے اور اس نے روزے رکھے اور قربانی دی اور اپنی بات کا ایک حصہ اہل علم سے گفتگو کے لئے فارغ کیا اور شعراء نے امیر المسلمین کی مجلس میں سرداروں کی موجودگی میں عید الفطر کے روز جہاد کی تعریف میں اشعار پڑھے اور اس میدان میں سب سے بازی لے جانے والا حکومت کا شاعر عزوز المکناسی تھا اس نے اس میں امیر المسلمین کے سفروں اور جنگوں کا

[illegible]

فصل

سلطان کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات اور اس کی حکومت کے آغاز میں خوارج کے حالات

[illegible]

ہو گئے اور سلطان الجزیرہ کی طرف واپس آ گیا تو وہاں اسے پتا چلا کہ وفد اس سے صلح کی تجدید کرتے ہوئے [illegible] ان کو مسلمانوں نے اس سے صلح کی تو اس نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور جب اندلس کا معاملہ درست ہو گیا اور اس پر غور کرتے ہوئے لوٹا تو اس نے اپنے بھائی [illegible] کو مغربی سرحدوں کا امیر مقرر کیا اور علی بن یوسف کو اس نے لشکروں کا افسر مقرر کیا اور اسے اپنی [illegible] مغرب چلا گیا اور ربیع الثانی [illegible] کی طرف چلا گیا اور ۱۲ جمادی الاول [illegible]۔

محمد بن ادریس کی بغاوت: اور جونہی وہ [illegible] دار الخلافہ کے محل میں ٹھہرا تو محمد بن ادریس نے اپنے بھائیوں اور [illegible] رشتہ داروں [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] میں چلا گیا اور اپنی دعوت دینی شروع کر دی اور سلطان نے اس کے بھائی ابو معروف والی کے [illegible] تو اسے [illegible] کے پاس جانے کو [illegible] اور اس کے پاس چلا گیا جس سے سلطان نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان سے جنگ کی [illegible] اور اس کے بھائی سے [illegible] کے [illegible] اور اس نے [illegible] بغاوت اختیار کی [illegible] سلطان کی طرف بھاگ گئے [illegible] سلطان نے اس کے بھائی [illegible] کی طرف بھیجا اور [illegible] سے [illegible] عثمان بن [illegible] کے [illegible] چلے گئے اور [illegible] کے [illegible] سلطان کے [illegible] کے بعد سلطان کی طرف واپس آ گئے اور اس کا بھائی محمد بن [illegible] عبدالحق اسی سال کے [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کے بھائی [illegible] فوت ہو گیا۔

عمر بن عثمان کی بغاوت: عمر بن عثمان بن یوسف [illegible] قلعہ [illegible] میں سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور اطاعت [illegible] اور [illegible] جنگ کی اور سلطان نے [illegible] اور ان کے قریب [illegible] آ انہوں نے [illegible] لیے [illegible] گیا اور اس سے جنگ کی [illegible] گیا اور [illegible] سے اپنی جان کا خوف پیدا ہو گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ [illegible] تو اس نے امان طلب کی [illegible] سلطان کے [illegible] چلے جانے کی [illegible] امان دے دی [illegible] اس نے قوم کے [illegible] میں سے ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] سلطان نے اس سے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور شوال میں [illegible] کے [illegible] آیا اور سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] دعوت دینی شروع کر دی اور سلطان نے اپنے بھتیجے ابو مالک کے بیٹے منصور [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کے لیے بھیجا اور [illegible] اپنے بھائی [illegible] کے مقام سے [illegible] پایا تو اس نے [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] وہاں پہنچا [illegible] اس نے قتل کر دیا اور [illegible] منصور [illegible] فوجوں کے ساتھ [illegible] اور [illegible] جنگ کی اور انہیں خوب قتل کیا اور ۱۳ جمادی الاول [illegible] جنگ میں [illegible] قتل [illegible] اور اس کے سر کو سلطان کے [illegible] میں بھجوا دیا

گیا تو اس نے اسے تازی میں لٹکا دیا پھر وہ رمضان میں معقل سے جنگ کرنے کے لئے صحرائے درعہ میں گیا کیونکہ انہوں نے آبادی کو نقصان پہنچایا تھا اور راستوں کو برباد کر دیا تھا اور وہ بارہ ہزار سواروں کے ساتھ ان کی طرف گیا اور جبل درن کو آڑ بنا کر بلاد سکورہ سے گزرا اور انہیں صحرا میں چراگاہیں تلاش کرتے ہوئے پکڑ لیا پس اس نے ان میں خوب خونریزی کی اور قیدی بنائے اور ان کے بے شمار سروں کو مراکش کے قلعہ سرا اور فاس کی برجیوں پر لٹکا دیا اور شوال کے آخر میں جنگ سے مراکش واپس آ گیا اور اس کے قدیم عامل محمد بن علی بن محلی کو جو موحدین کے قلعے سے وہاں مقرر تھا برطرف کر دیا کیونکہ جب اولاد علی کا سردار طلحہ ان کے پاس آیا تھا تو اسے والی سے متعلق شک پیدا ہو گیا تھا جن دنوں وہ ابو محرم [illegible] میں برطرف ہو گیا اور اس کے بعد ماہ صفر میں اس کے قید خانے میں فوت ہو گیا اور المزوار حاتم بن عمر نے اس کی خواہش کی اور سلطان نے مراکش اور اس کے مضافات پر محمد بن عطو الجانتی کو امیر مقرر کیا جو ان کی حکومت کے پروردہ معاہد مددگاروں میں سے تھا اور اس کے ساتھ اپنے بیٹے ابو عامر کو بھی چھوڑا اور اس کے دارالخلافہ کی طرف کوچ کر گیا اور نصف ربیع الاول میں وہاں اترا اور وہیں اس کی بیوی بنت موسیٰ بن رحو بن عبداللہ بن عبدالحق غرناطہ سے ابن الاحمر کے ارباب حکومت اور وزراء کے ایک وفد میں آ کر ملی پس اس نے وہاں اس سے شادی کی اور اس نے اس سے قبل اس کے باپ کو اس کے رشتے کا پیغام بھیجا تھا اور اس کے ساتھ ابن الاحمر کے ایلچی اس سے وادی آش سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کرتے ہوئے آئے تو اس نے ان کی حاجت کو پورا کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

وادی آش کے سلطان کی اطاعت میں داخل ہونے اور پھر اس کے ابن الاحمر کی اطاعت میں واپس جانے کے حالات

ابوالحسن بن اشقیلولہ سلطان ابن الاحمر کی حکومت کا مددگار اور اس کے کاموں کا معین تھا اور اسے اس وجہ سے حکومت میں بڑا مقام حاصل تھا اور جب وہ فوت ہوا تو اس نے دو بیٹے ابو محمد عبداللہ اور ابو اسحاق ابراہیم اپنے پیچھے چھوڑے تو ابن الاحمر نے ابو محمد کو مالقہ پر اور ابو اسحاق کو قمارش اور وادی آش پر امیر مقرر کیا اور جب سلطان ابن الاحمر فوت ہو گیا تو ان دونوں اور اس کے درمیان ناراضگی اور حسد پیدا ہو گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے یہ بات قطع تعلق تک پہنچ گئی۔

اور ابو محمد سلطان ابو یوسف کی اطاعت میں شامل ہو گیا پھر وہ فوت ہو گیا اور ابن الاحمر نے قلعہ قمارش پر قبضہ کر لیا اور رئیس ابو اسحاق نے اپنے بیٹے ابوالحسن کو وادی آش اور اس کے قلعوں پر امیر مقرر کیا اور اس نے اور ابن الاحمر کے درمیان

مسلسل جنگ جاری رہی اور ابوالحسن نے طاغیہ کی مدد کی اور اس کے بھائی ابو محمد اور ابن الدلیل نے اس کے ساتھ غرناطہ پر حملہ کیا اور ان دونوں اور ابن الاحمر کے درمیان طویل جنگ ہوئی پھر مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان مصالحت ہو گئی اور ابو محمد بن اشقیلولہ کو ابن الاحمر کی زیادتی سے اپنی جان کا خوف پیدا ہو گیا تو وہ حاکم مغرب کی اطاعت میں چلا گیا اور ۶۸۲ھ میں وادی آش میں اس کی دعوت کو قائم کیا پس ابن الاحمر اس سے متعرض نہ ہوا یہاں تک کہ اس کے اور سلطان ابو یعقوب کے بیٹے کے درمیان تعلق پیدا ہو گیا اور اس قرابت کا معاملہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے اپنے ایلچیوں کو سلطان کی طرف بھیجا کہ وہ اس سے وادی آش سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کریں تو وہ اس کے لئے اس سے دستبردار ہو گیا اور اس نے ابوالحسن بن اشقیلولہ کے پاس بھی اسی کام کے لئے ایلچی بھیجا تو اس نے اسے چھوڑ دیا اور ۶۸۷ھ میں اس کی طرف کوچ کر گیا اور سلا میں اس سے ملاقات کی تو اس نے اسے کتامہ کی جاگیر کے طور پر قصر کبیر اور اس کے مضافات دیے پھر وہ ان کی حکومت کے آخر تک قابض رہے اور ابن الاحمر نے وادی آش اور اس کے قلعوں پر غلبہ پا لیا اور اندلس میں اس کے قرابت داروں میں سے کوئی اس سے جھگڑا کرنے والا باقی نہ رہا۔

فصل

امیر ابو عامر کے بغاوت کرنے اور مراکش کی طرف جانے اور پھر اطاعت کی طرف واپس آنے کے حالات

جب سلطان فاس میں اترا اور وہاں قیام کیا تو اس کے بیٹے ابو عامر نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور مراکش چلا گیا اور آخر شوال ۶۹۷ھ میں اپنی دعوت دینا شروع کر دی اور اس کے والی محمد بن عطو نے تاقعت میں اس کی مدد کی اور سلطان اس کے پیچھے مراکش کی طرف گیا تو وہ اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور انہیں شکست ہوئی اور سلطان نے مراکش میں کئی روز تک ان کا محاصرہ کئے رکھا پھر ابو عامر بیت المال کی طرف گیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کا صفایا کر دیا اور الشرف بن ابی البرکات کو قتل کر دیا اور جبال مصامدہ میں چلا گیا اور سلطان عرفہ کے روز شہر کی طرف چلا گیا اور معاف کیا اور ٹھہرا اور امیر ابو مالک کے بیٹے مسعود نے سوس سے حاحہ پر حملہ کیا اور اس کی اطراف پر قبضہ کر لیا پھر اس نے اس کی طرف مراکش سے فوج بھیجی تو انہوں نے بنی دادعوں کے مرکز پر حملہ کر دیا اور ان کے چالیس سے زیادہ سردار قتل ہو گئے اور ان مقتولین میں ان کا شیخ حیون بن ابراہیم بھی تھا۔ پھر اس کے بیٹے ابو عامر کا اپنے باپ کی ناراضگی اور اس کی مخالفت سے دل تنگ ہو گیا تو وہ ۶۹۸ھ کے آغاز میں اپنے وزیر ابن عطو کے ساتھ تلمسان چلا گیا پس عثمان بن یغمراسن نے انہیں پناہ دی اور ان کے لئے مکان تیار

[illegible] تلمسان سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

فصل

عثمان بن یغمراسن کے ساتھ از سر نو فتنہ کے پیدا ہونے اور سلطان کے شہر تلمسان کے ساتھ جنگ اور مقابلہ کرنے کے حالات

[illegible]

اور اسے اپنی حکومت کے بارے میں اس سے خوف پیدا ہو گیا اور اس نے اسے بجایہ کی طرف آنے سے روکنے کے لیے طاقتور ہونا ضروری سمجھا انہیں خدشہ ہوا کہ ابو اسحاق ان سے مخالفت پر مجبور نہ ہو جائیں گے تو انہوں نے اسے روکنے کے لیے یغمراسن سے خط و کتابت کی اور اس نے انہیں اس کا جواب دیا اور اس نے ان کے لیے اپنے عزم و حوصلہ بیان کیا اور پھر وہ ان کے خلاف تیار ہو گئے پھر ابن الامیر اور طلحہ کے درمیان حالات خراب رہے اور اسے یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ دوستی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تو اس نے اس کے بیٹے یوسف بن یعقوب کے واسطے سے دوستی کی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور انہوں نے اس کی مدد کے بارے میں یغمراسن کی پوچھ گچھ کی طلب کی تو اس نے ۶۸۰ھ میں اس سے جنگ کی اور [illegible] میں اسے شکست دی اور اس نے تلمسان میں اس سے جنگ کی اور اس کے سوا ان میں سے جس کو بھی پایا تو تیز حملہ سے خراب تک رسائی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پھر وہ اپنے جہاد کے کام کی طرف واپس آ گیا۔

یغمراسن بن زیان کی وفات: ۶۸۱ھ میں ابو یحییٰ یغمراسن بن زیان فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے عثمان کو ولی عہد قرار دیا اور اسے وصیت کی تھی کہ وہ بنی مرین سے جنگ نہ کرے اور ان پر غالب آنے کا خیال ترک کر دے اور مشرق میں ان کے مقبوضہ علاقے اور جب وہ اس کی طرف آئیں گے تو وہ ان کے مقابلہ میں موحدین کی پناہ لے گا ان کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے ہمسایہ ہونے کے قریب آ جانے اور موحدین کے علاقوں کے ان کے سلطان کے ساتھ ملنے سے ان کی قوت بڑھ جائے گی کیونکہ ان کا خیال تھا اس نے اپنی وصیت میں اسے کہا کہ یہ بات مجھے دکھائی دیتی ہے کہ تم افریقیہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اس کے ... تو بنو مرین کو چھوڑ دینا اور لوگ اس بات کو جانتے ہیں کہ تمہیں ان کے مقابلے سے پیچھے ہٹ جانے میں نقصان نہیں ہوگا اس بارے میں مجھے کوئی شک نہیں اور تم صلح کر لینا اور کوئی موقع ہے اور اپنے بیٹے افریقیہ پر غالب آنے کے لیے ... اگر تو نے یہ کام کر لیا تو مجھے ... اس کی وصیت ہے ان کا خیال ہے کہ اس کے بعد یہ بات نے عثمان اور اس کے بیٹوں کو افریقیہ کی حکومت کو طلب کرنے اور موحدین سے جنگ کرنے اور موحدین کے ... کے لیے ... دیا تھا اور جب یغمراسن فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا عثمان بنی مرین سے مصالحت کرنے لگا تو اس نے اپنے بھائی محمد کو سلطان یعقوب بن عبدالحق کے پاس بھیجا ۶۸۰ھ میں وہ دریا پار کر کے اس کے پاس اندلس گیا اور اس کو ملا آخر ۶۸۰ھ میں اسے ارکش میں ملا تو اس نے اس سے مصالحت کی اور وہ اس سے تحفے لے کر اپنے بھائی اور اس کی قوم کی طرف لوٹ آیا۔

یعقوب بن عبدالحق کی وفات: اور اس کے بعد ۶۸۵ھ میں یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے یوسف بن یعقوب نے حکومت سنبھالی اور بہت سے خوارج نے اس پر حملہ کیا تو اس نے ان کے لئے تیاری کی اور ان کا قلع قمع کیا پھر اس کے بیٹے نے سلطان کے وزیر یحییٰ بن عطار کی مدد سے اس کے خلاف بغاوت کر دی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے پھر وہ اپنے باپ کی اطاعت میں واپس آ گیا اور وہ اس سے راضی ہو گیا اور اپنے بیٹے ... نے ... دیا ... تو ... حکم اسے ... جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ تلمسان کا حاکم عثمان نے ابن عطو کا مطالبہ کیا جس نے اس کے بیٹے کے ساتھ اس کے خلاف بغاوت کی تھی تو عثمان نے اس کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا اور سلطان کو غصہ آ گیا اور اس نے ان سے جنگ کرنے کا عزم کیا اور ۶۸۶ھ میں مراکش سے روانہ ہوا اور وہاں اپنے بیٹے امیر ابو عبدالرحمٰن کو قید کر دیا پھر اسی سال کے آخر ۶۸۹ھ میں فاس سے آگے بڑھا اور ... مغرب کے ساتھ ان سے جنگ کرنے کو گیا اور تلمسان میں اترا یہاں تک کہ اس

[illegible] اور انہوں نے اس [illegible] سے [illegible] تو ان میں آباد [illegible]

[illegible] کے میدان میں [illegible]

[illegible] اور مقرب [illegible]

[illegible] بغاوت کے وقت

جنگ کرتے رہے۔

فصل

طاغیہ کے بغاوت کرنے اور سلطان کے
اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے جانے
کے حالات

جب سلطان [illegible] سے جنگ کر کے واپس لوٹ [illegible] اطلاع ملی کہ طاغیہ نے بغاوت کر دی ہے [illegible]

دی ہے اور سرحدوں سے آگے گزر گیا ہے اور سرحدوں پر حملہ کر دیا ہے تو اس نے [illegible]

[illegible] اور [illegible] سے جنگ کرنے [illegible] طاغیہ کے [illegible]

[illegible] ۷۰۹ھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور سلطان نے اپنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طاغیہ نے [illegible]

کر لی جائے۔

فصل

ابن الاحمر کے بغاوت کرنے اور طریف کے معاملے میں اس کے طاغیہ کی مدد کرنے کے

حالات

جب سلطان ۶۹۱ھ کے آخر میں اپنی جنگ سے واپس آیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس نے دشمن کو بہت دبایا اور زخمی کیا اور اس کے علاقہ میں خوب خونریزی کی تو طاغیہ کو اس کے معاملے نے پریشان کیا اور اس کا دباؤ اس پر سخت ہو گیا تو اس نے اس کے سوا کوئی اور راز دار تلاش کیا اور ابن الاحمر اس کے شر سے خوف زدہ ہو گیا اور اس نے دیکھا کہ دین کے حالات کا انجام اندلس میں غلبہ کی صورت میں ہو گا اور وہ اس کے امر پر غالب آ گیا ہے پس اس نے طاغیہ سے گفتگو اور مشورہ کے لئے الگ ہو گئے اور انہوں نے بیان کیا کہ اس کا ان کی طرف آنے میں کامیاب ہونا آبنائے جبرالطر کی مسافت کے قریب ہونے سے ہے اور اس کے دونوں کناروں پر مسلمانوں کی سرحدوں کا انتظام ان کے قبضوں اور جہازوں کے تصرف میں ہے اور جب چاہیں بحری بیڑوں کے ذریعے بھی ان کا انتظام کر سکتے ہیں اور ان سرحدوں کی اصل طریف ہے اور جب وہ اس پر قابو پا لیں گے تو وہ آبنائے جبرالطر میں ان کے لئے رکاوٹ بن جائے گی اور ان کا بحری بیڑا اپنی بندرگاہ پر حاکم مغرب کے بحری بیڑے اور اس کی کمک میں تھا جو اس سمندر کی موجوں میں گھسے ہوئے تھے۔ پس طاغیہ نے طریف سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا اور اسے خیال تھا کہ ابن الاحمر اس بارے میں اس کی مدد کرے گا اور اس نے جنگ کے ایام میں اس کے ساتھ فوج کی خوراک کے لئے مدد اور غلہ دینے کی شرط کی اور انہوں نے اس معاملے میں ان سے تعاون کیا اور طاغیہ نے عیسائی فوجوں کو سامنے میں اتارا اور اس سے بزور جنگ کی اور آلات نصب کئے اور مدد و غلہ کو روک لیا اور اس کے بحری بیڑے آبنائے جبرالطر میں اتر پڑے اور سلطان اور ان کے مسلمان بھائیوں کی مدد میں حائل ہو گئے اور ابن الاحمر نے مالقہ میں اس کے قریب پڑاؤ کیا اور اسے ہتھیاروں کو جوانوں اور غلہ کی مدد دی۔

قلعہ اصطبونہ سے جنگ: اور قلعہ اصطبونہ سے جنگ کرنے کے لئے فوج بھیجی اور محاصرہ لمبا کرنے کے بعد اس پر غلبہ پا لیا اور مسلسل چار ماہ تک محاصرہ جاری رہا یہاں تک کہ اہل طریف کو تکلیف پہنچی اور محاصرہ سے تنگ آ گئے تو انہوں نے شہر سے دست بردار ہونے اور صلح کے بارے میں طاغیہ سے خط و کتابت کی پس اس نے ان سے صلح کر لی اور انہیں ۶۹۱ھ میں دست بردار کر دیا اور ان سے اپنا عہد پورا کیا اور جب انہوں نے معاہدہ کر لیا تو ابن الاحمر نے اس سے طاغیہ کے دست بردار ہونے پر

[illegible] حالانکہ وہ اس سے پہلے اس کے لیے اس سے [illegible] جھگڑوں سے [illegible] ہو چکا تھا [illegible] ان دونوں کے درمیان [illegible] ابن الاحمر [illegible] کے خلاف [illegible] کی طرف [illegible] بن یوسف اور [illegible] سلطان [illegible] العزفی [illegible] طریف کے معاملے میں [illegible] کرنے کے لیے [illegible] ان کے [illegible] ابن الاحمر [illegible] سلطان نے ان [illegible] اور ان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف [illegible] سلطان [illegible]

واللہ اعلم

فصل

ابن الاحمر کے سلطان کے پاس آجانے اور طنجہ میں ان دونوں کے ملاقات کرنے کے حالات

جب [illegible] اپنی [illegible] کی تھی اور [illegible] کے [illegible] ابن الاحمر کی طرف [illegible] ابن الاحمر کو [illegible] اور طریف کے [illegible] کے مقابلے میں کامیاب کرنے کے [illegible] سلطان کے پاس [illegible] میں [illegible] سلطان [illegible] حضرت [illegible] سلطان کے دونوں [illegible] سلطان [illegible] اور ان کے [illegible] کے لیے آیا [illegible] ان کے پاس آیا اور ان کی [illegible] ملاقات کی۔

اور ابن الاحمر نے طریف کے معاملے [illegible] سلطان نے [illegible]

[illegible]

فصل

ریف کی جہات میں وزیر وطاسی کے قلعہ تازوطا کو روندنے اور سلطان کے اس سے دستبردار ہونے کے حالات

[illegible]

[illegible]

الحسین یعقوب بن عبدالحق کے فوت ہو جانے کے بعد اس کا امیر مقرر کیا تھا اور اس نے بھی عمر بن یحییٰ بن الوزیر اور اس کا بھائی عامر ان کے رئیس تھے جنہوں نے اس کے باپ کی وفات کے بعد سلطان کے حکم کو قبول کیا اور انہیں تازہ طاقت میں بغاوت کرنے اور خود مختار بننے کا خیال آ گیا۔

عمر کا منصور پر حملہ: پس عمر نے سلطان کے بھتیجے منصور پر تسول ۷۱۳ھ میں غلبہ پا لیا اور اس کے دیوان اور حشم داروں کو جو کچھ ملا لیا اور اسے وہاں سے نکال دیا اور اس کے قتل کی طمع کی اس کا جو مال تھا اس پر قبضہ کر کے اس کا صفایا کر دیا اور خود مختار بن بیٹھا اور قلعہ تازوطا پر جو ان کے مددگاروں اور اپنی قوم کے مردوں سے بھرپور تھا اور منصور سلطان کے پاس پہنچ گیا اور جو کچھ اسے پہنچی تھی اس کی مصیبت سے نجات پا کر چند دنوں میں فوت ہو گیا اور سلطان نے اپنے مشہور وزیر عمر بن الاسود بن عرباش کو فوجوں کے ساتھ اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اس کا محاصرہ کر لیا پھر سلطان بھی اس کے پیچھے گیا اور اس سے جا ملا اور اس نے بھی ان کے میدان میں اپنا پڑاؤ کر لیا اور عمر کا بھائی عامر اس معاملے کے انجام کے خوف سے اپنی قوم کے ساتھ سلطان کے پاس چلا آیا اور عمر کا محاصرہ سخت ہو گیا۔ اور تنگی سے ناامید ہو گیا اور اسے اپنے محصور ہونے کا یقین ہو گیا اور اس نے اپنے بھائی عامر سے مراسلت کی اور اس نے سلطان سے قلعے میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس نے پہنچ کر دیکھا اور تحصن کی طرف بلا لیا تو عامر جب قلعے میں گیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے بھائی عمر کے لئے انصاف برتنا ہے اور وہ سلطان کے شر سے ڈر گیا اور اسے خوف زدہ ہو کر اس نے اپنے بھتیجے کا بدلہ لے لیا تو وہ قلعے میں قید ہو گیا پھر عامر ملا اور اس نے ان کی اولاد کا قتل کیا اور انہوں نے اپنے بڑے بڑے لوگوں کو سلطان کی خدمت کا وہ ٹھہرا دیا اور عامر نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سلطان کے پاس اپنی وجاہت کے باعث اس کے پاس اس کی سفارش کرے [illegible] اور ان کا ایک نام [illegible] کے لئے بڑی چیز [illegible] اس کے سامنے لے گیا اور وہ رات کو سلطان چلا گیا تو سلطان نے کچھ وقت کے بعد اس کے بیٹے کو پکڑ لیا اور اس کے گروہ میں جو لوگ بڑی جنگ سے [illegible] تھے ان کو انہوں نے چھوڑ دیا اور وہ ان کے سلطان کے پاس ہونے سے [illegible] کیونکہ ان کے ساتھ عامر نے قریب کیا تھا کہ ان کے اچھے قرابت داروں اور اولاد میں سے جو لوگ قلعے میں تھے وہ سلطان کے حکم [illegible] اور سلطان نے قلعہ تازوطا پر قبضہ کر لیا اور وہاں اپنے آدمی [illegible] ۷۱۴ھ کے جمادی الاول [illegible] اپنے دارالخلافہ کی طرف واپس آ گیا۔

فصل

سلطان کے بیٹے ابو عامر کے بلاد الریف اور جبال غمارہ کی طرف آنے کے حالات

ابن الاحمر کے سلطان کے پاس جانے اور اس کے ساتھ راضی ہو جانے اور اس کے ساتھ چند معاملات کرنے اور اپنے وزیر کو طریف سے جنگ کرنے پر آمادہ کرنے اور قلعہ تازوطات وزیر کی بازیابی کو واپس کرنے کے بعد ابو عامر مسعود سے بلاد الریف کی طرف آ گیا کیونکہ اس کو اپنے احوال کی تشخیص کے لئے اس کا خیال تھا اور امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کے لڑکے تلمسان چلے آئے کیونکہ سلطان کے دل میں ان کے متعلق بغض کے باعث کینہ تھا پس وہ کئی روز تک وہاں ٹھہرے رہے پھر انہوں نے سلطان سے میل ملاپ کی درخواست کی اور اسے راضی کرنا چاہا تو وہ راضی ہو گیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قوم اور حکومت میں اپنا مقام پر واپس چلے جائیں اور امیر ابو عامر کو بھی اطلاع پہنچ گئی جب کہ وہ ریف میں اپنے پڑاؤ میں تھا پس اس نے راستے میں ان کے قتل کرنے کی ٹھان لی۔ اس کا خیال تھا کہ اس طرح وہ اپنے باپ کو راضی کرے گا۔

اور اس نے ۶۸۵ھ میں حوبہ کی وادی تلغ میں انہیں روکا اور قتل کر دیا اور سلطان کو بھی اس کی اطلاع مل گئی تو وہ پریشان ہو گیا اور اپنے بیٹے کو دھمکی دی اس کے قتل پر اور ناحق خون ریزی کا الزام دیا اور اسے دور کر دیا پس وہ ناراض ہو کر چلا گیا اور بلاد الریف میں پہنچ گیا پھر جبل غمارہ کی طرف چلا گیا اور ہمیشہ ہی ان کے درمیان دھتکارا ہوا پھرتا رہا اور اس کے باپ کی فوجوں نے عمر بن وزیر کی نگرانی اور پھر برکسن بن الوباۃ کی نگرانی کے لئے تا موت میں اس سے جنگ کی اور اس نے کئی بار ان پر حملہ کیا اور آخری حملہ ۶۹۱ھ میں برکسن پر کیا اور ان کی حکومت کے مؤرخ ابن الحکیم نے بیان کیا ہے کہ جبل غمارہ سے اس کا خروج ۶۹۲ھ میں ہوا اور اس کے بعد اس نے امیر ابو یحییٰ کی اولاد کو ۶۹۵ھ میں قتل کیا اس نے ان کی بغاوت کی جگہ پر ان سے جنگ کی اور انہیں قتل کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور مسلسل اس کی یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ جبال غمارہ میں بنی سعید میں ۶۹۸ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے اعضا فاس میں لائے گئے اور باب الفتوح میں اس کی قوم کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور اس نے دو لڑکے پیچھے چھوڑے جنہیں ان کا دادا سلطان لے گیا جو اس کے بعد خلیفہ ہوئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

تلمسان کے بڑے محاصرے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

عثمان بن یغمراسن نے ۶۹۰ھ میں سلطان کے چلے جانے اور طاغیہ اور ابن الاحمر کے اس کے خلاف بغاوت کرنے کے بعد اپنی توجہ ان دونوں کی حکومت کی طرف پھیر لی اور ۶۹۱ھ میں اپنی حکومت کے عہدہ داروں کو ہدیہ دے کر طاغیہ کے پاس بھیجا اور طاغیہ نے اسے اپنی قوم کے بڑے ایلچی [illegible] کے ساتھ بھیجا پھر اس کے خواص میں سے الحاج مسعود اس کے پاس واپس آیا اور اس کی اس سے مضبوط دوستی ہو گئی جس سے خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے بچاؤ کے لئے ایسا کیا اور سلطان نے اسے اپنے پر تیاری سمجھا اور اپنے دل میں اس کے لئے کینہ رکھا یہاں تک کہ وہ اندلس کے معاملے سے فارغ ہو گیا۔

طاغیہ شانجہ کی وفات: اور طاغیہ شانجہ اپنی حکومت کے گیارہویں سال ۶۹۳ھ میں فوت ہو گیا اور ۶۹۱ھ میں سلطان اندلس کے حالات کے مشاہدے کے لئے طنجہ کی طرف کوچ کر گیا تو سلطان ابن الاحمر اس کے پاس گیا اور طنجہ میں اس سے ملاقات کی اور معاہدات کو اس سے مستحکم کیا اور جب اسے اندلس کے حالات کے پرسکون ہونے کا یقین ہو گیا اور ابن الاحمر ان تمام سرحدوں سے دستبردار ہو گیا جن پر مغرب کا قبضہ تھا اور اس نے تلمسان سے جنگ کی ٹھان لی اور اس سے قبل ثابت بن مندیل مغراوی ابن یغمراسن کے خلاف فریادی بن کر اور اپنی قوم سے تنگ آتے ہوئے اس کے پاس گیا تو اس نے اسے قبول کیا اور اسے پناہ دی اور لوگوں کو ۶۹۳ھ میں قحط نے آ لیا اور ایک سال وہ تکلیف برداشت کرتے رہے اور کمزور ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحم کیا اور بافراغت نعمتیں دیں اور لوگ اپنی پہلی خوشحالی کی طرف واپس آ گئے اور ۶۹۴ھ میں امیر مغراوہ ثابت بن مندیل عثمان بن یغمراسن سے ڈرتے ہوئے اس کے پاس گیا تو اس نے اپنی قوم کے بڑے آدمی موسیٰ بن ابی حمو کو ثابت بن مندیل کے بارے میں سفارشی بنا کر تلمسان کی طرف بھیجا تو عثمان نے اسے نہایت بری طرح واپس کیا اور نہایت برا جواب دیا جس نے اس کے بارے میں اس کو دوبارہ پیغام بھیجا۔ مگر وہ اصرار میں بڑھ گئے تو اس نے ان کے ملک سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا اور اس کے لئے تیاری کی اور ۶۹۵ھ میں تیار ہو کر چلا اور تاوریرت تک پہنچ گیا جو بنی مرین اور بنی عبد الواد کی حد فاصل ہے اس کی ایک جانب سلطان ابو یعقوب کے قبضہ میں تھی اور دوسری جانب عثمان بن یغمراسن کے قبضہ میں سلطان نے ابن یغمراسن کے عاملوں کو وہاں سے نکال دیا اور اس جگہ میں جو قلعہ وہاں موجود ہے اس کی حد بندی کی اور فوراً اس کی [illegible] کر کے لوگوں کو وہاں سے جاتا اور اسی سن کے ماہ رمضان میں اس کی تعمیر مکمل کی اور اسے اپنے ملک کی سرحد بنایا اور بنی عسکر کو اس کی حفاظت اور اس کے شگافوں کو بند کرنے کے لئے اتارا اور ان پر اپنے بھائی ابو یحییٰ بن

[illegible]

تلمسان سے جنگ [illegible] ۷۹۳ھ [illegible]

فصل

تلمسان کے بڑے محاصرے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات

جب سلطان نے تلمسان پر چڑھائی کرنے اور اس کا طویل محاصرہ کرنے کا عزم کر لیا تا کہ اس پر فتح پانے اور اسے سیدھا کرنے اور اسے یقین ہو گیا کہ اسے اس کام سے کوئی روکنے والا نہیں تو وہ اپنی فوج کو مکمل طور پر اکٹھا کرنے کے بعد رجب ۶۹۸ھ میں فاس سے اٹھا اور اس نے اپنی قوم میں اعلان کیا اور اپنی فوجوں کو بلایا اور انہیں خوب عطیات دیے اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور پوری تیاری کے ساتھ کوچ کر گیا اور وسط شعبان کو تلمسان کے میدان میں اترا اور وہاں پڑاؤ کر لیا اور اس کی چھاؤنی اس کے گرد میں متحرک ہو گئی اور اس نے عثمان بن یغمراسن اور اس کی قوم کے محافظوں کو روک دیا اور اس کی تمام آبادی کے اردگرد فصیلوں کی باڑ بندی کی اور اس کے پیچھے ایک بہت گہری خندق کھودی اور اس کے دروازوں اور شگافوں پر پہرے دار مقرر کر دیے اور اپنی فوجوں کو اس کے محاصرہ کے لئے بھیجا تو وہ اس میں گھس گئے تو انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور اس نے وسط شعبان میں ان کے مشائخ کو بھیجا۔

محاصرۂ وہران: پھر اس نے وہران کے محاصرہ اور بیابانوں کی تلاش اور شہروں سے جنگ کرنے کے لئے اپنی فوجوں کو بھیجا جنہوں نے جمادی الآخر ۶۹۹ھ میں ندرومہ اور اس کے بعد شعبان میں ہنین اور رمضان میں تاوریرت، قصبات اور تاعزروکت کو قابو کر لیا اور اسی مہینے میں وہران فتح ہوا اور اس کی فوجیں ہر جہت میں چلی گئیں یہاں تک کہ بجایہ پہنچ گئیں جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور زواوہ کے لوگوں کے دلوں میں رعب بیٹھ گیا اور اس نے مغراوہ اور توجین کے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ان میں اس کی فوجوں نے گشت کی اور اس کے دستوں نے انہیں مغلوب کر لیا اور ملیانہ، مستغانم، شرشال، البطحاء، وانشریس، المریہ اور تافرکینت جیسے شہروں میں داخل ہو گئیں۔

زیری باغی کی اطاعت: اور برشک میں بغاوت کرنے والے زیری نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اطاعت کنندوں سے دوستی کی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور ان کے پیچھے موحدین نے افریقہ سے طرف بجایہ اور طرف تونس کو اس سے خوف زدہ کیا تو انہوں نے اس سے تعلقات پیدا کرنے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے تحائف وغیرہ دے کر اس سے ملاقات کی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور اس نے دیار مصر کے ترکی بادشاہ سے گفتگو کی اور اسے تحائف اور بات چیت کی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور حجاز کے شرفاء مکہ اس کے پاس گئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور وہ اس دوران میں جنگ سے کنارہ کشی کر کے محاصرہ کو لمبا کرنے اور تنگ کرنے کی نیت کئے ہوئے تھا ہاں چند یوم اس نے جنگ بھی کی اور ابھی اسے انہیں غلہ دینے والوں پر شدید عذاب نازل کرنے اور پوشیدہ طور پر انہیں خوراک پہنچانے والوں کی گھات

لگانے پر چار پانچ دن خرچ کر دیتے تھے کیونکہ ان کے گرد فصیلوں نے تمام راستوں کو بند کر کے حصار بنا لیا تھا ان کی طرف خبر بھی نہیں جا سکتی تھی اور نہ ہی وہاں پر اس کے قیام کی مدت میں جو قریباً آٹھ سال تھی یہاں تک کہ وہ ایک سو دن کے بعد فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور اس نے چھاؤنی کے خیمہ کی جگہ پر اپنی رہائش کے لئے ایک محل کی حد بندی کی اور وہاں نماز کے لئے ایک مسجد بنائی اور اس کے گرد فصیل بنائی اور لوگوں کو مکان تعمیر کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے وسیع مکانات اور کشادہ منازل اور شاندار عمارات تعمیر کئے اور باغات بنائے اور پانی جاری کئے پھر اس نے ۷۰۲ھ میں اس کے گردا گرد فصیل بنانے کا حکم دیا اور اسے شہر بنا دیا اور وہ سب سے بڑا وسیع اور آباد اور گرم بازار اور بہت عمارات اور مضبوط شہروں میں سے بن گیا اور اس نے حمام اور شفاخانے بنانے کا حکم دیا اور ایک جامع مسجد بنائی اور اس کے لئے بلند اذان گاہ تعمیر کی اور وہ شہروں کی مساجد میں سب سے بڑی اور بڑی مسجد تھی جس کا نام اس نے منصورہ رکھا اور اس کی آبادی بڑھ گئی اور بازار رواں ہو گئے اور آفاق سے تاجر وہاں سامان لے کر آنے لگے اور وہ مغرب کا ایک بے مثال شہر تھا اور آل یغمراسن نے اس کی وفات اور اس کی قوم کے چلے جانے کے بعد اسے برباد کر دیا تھا حالانکہ اس سے آٹھ سال تک وہ ہوا اور پانی کے لئے ترستے رہے تھے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اللہ کی مرضی نے انہیں آ لیا اس کی شان ہے جو مملکت کے جھگڑے میں جھگڑنے والوں کو آگاہ کرتا ہے۔

فصل

بلادِ مغراوہ کے فتح ہونے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات

جب سلطان نے تلمسان میں پڑاؤ کیا اور بنی عبدالواد کے اوطان پر متغلب ہو گیا اور ان کے شہروں کو فتح کر لیا تو وہ مغراوہ اور بنی توجین کے شہروں کی طرف بڑھا اور عزیمت میں [illegible] سلطان کے دار الخلافہ فاس میں ۶۹۸ھ میں اس کے پاس گیا اور اپنی چوکی کا قرب سے رشتہ کیا تو اس نے اسے ان کا سردار بنا دیا اور اطاعت ان کی حکومت میں اپنے آبائی کے طریق پر [illegible] ۶۹۹ھ میں [illegible] پہنچ گیا۔

اور جب سلطان نے بنو عبدالواد کے ملک پر قبضہ کر لیا تو اس نے اپنی فوجوں کو بلاد مغراوہ کی طرف بھیجا اور بنی ورتاجن کے عطاف قبیلہ سے علی بن محمد کو ان کا سالار مقرر کیا تو انہوں نے متیجہ اور تنس پر قبضہ کر لیا اور مغراوہ کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھگا دیا اور سلطان کے رشتہ دار راشد بن محمد بن ثابت بن منديل نے ملیانہ میں پناہ لی تو انہوں نے ملیانہ میں اس سے جنگ کی پھر انہوں نے ۶۹۹ھ میں اسے امان دے کر اتارا اور اسے سلطان کے پاس بھیجا تو وہ اسے تپاک اور عزت سے ملا اور اسے اس کے دیگر رشتہ داروں سے ملا دیا پھر انہوں نے تنس مازونہ اور شلف کے شہروں کو فتح کیا اور ان کے بلاد

میں سے بنو ملک کے باقی زیری بن حماد نے اطاعت اختیار کر لی اور اس نے ان پر اور ان کے تمام بلاد پر عمر بن ویغرن بن منديل کو امیر مقرر کیا جس اس بات سے راشد بن محمد ناراض ہو گیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو اس کا حق دار سمجھتا تھا اور یہ کہ اس کی بہن سلطان کی پرانی لونڈی تھی اور عمر بن ویغرن نے اپنی قوم کی امارت کے بارے میں حسد کیا اور جبال متیجہ میں چلا گیا اور سلطان کے جو دل اور فوج وہاں تھی اس پر حملہ کر دیا اور اس کی قوم کے مریض دل لوگ اس کے پاس آ گئے اور اس کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

اہل مازونہ کی بغاوت: اور جب اس نے اہل مازونہ سے سازش کی تو انہوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور ربیع الاول ۷۰۷ھ میں انہوں نے اسے اپنی امارت پر قبضہ کروا دیا پھر عمر بن ویغرن نے اس کی ازمور کی چھاؤنی میں شب خون مارا اور اسے قتل کر دیا اور سلطان تک خبر پہنچی تو اس نے بنی مرین کی فوجیں بھیجیں اور علی بن حسین بن ابی الطلاق کو اپنی قوم بنی عسکر پر اور علی بن محمد الخیری کو اپنی قوم بنی ورتاجن پر سالار مقرر کیا اور ان دونوں کو آپس میں مشورہ کا حکم دیا اور ان دونوں کے ساتھ اپنی حکومت کے پروردہ حسن الخراسانی اور ابو بکر بن ابراہیم بن عبد القوی کو شامل کیا جو بنی توجین کے شریف الاصل لوگوں میں سے تھا اور مغراوہ پر محمد بن عمر بن منديل کو سالار مقرر کیا اور اسے بھی ان کے ساتھ شامل کیا اور انہوں نے راشد کی طرف مارچ کیا اور جب اس نے فوجوں کو دیکھا تو وہ اپنے مغراوہ مددگاروں کے ساتھ بنی ابوسعید کے پہاڑ میں چلا گیا اور اس نے اپنے چچا زاد علی بن ثابت کے بیٹوں علی اور حمو کو مازونہ میں اتارا اور انہیں شہر کو کنٹرول کرنے کا حکم دیا اور وہ پہاڑ پر سے ان کی نگرانی کرنے لگا اور سلطان کی فوجوں نے بلاد مغراوہ میں آ کر اس کے میدانوں پر قبضہ کر لیا اور مازونہ میں قیام کیا اور اس کے میدانوں میں اپنی چھاؤنی میں متحرک ہو گئے اور اس کی ناکہ بندی کر دی اور علی اور اس کی قوم نے بنی مرین کے پڑاؤ پر اچانک حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے ۷۰۷ھ میں ان پر شب خون مارا اور پڑاؤ منتشر ہو گیا اور علی نے محمد بن الخیری کو گرفتار کر لیا پھر وہ اس کے سامنے ڈٹ گئے اور پڑاؤ پھر اپنے محاصرے کی جگہ پر آ گیا اور ان کی حالت خراب ہو گئی تو حمو بن یحییٰ سلطان کے حکم کے مطابق ان کے پاس گیا تو انہوں نے اسے اس کے پاس بھیج دیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا پھر علی دوسری بار بغیر کسی عہد کے اترا تو انہوں نے اسے گرفتار کر لیا پھر علی دوسری بار بغیر کسی عہد کے اترا تو انہوں نے اسے وہیں سلطان کے پاس بھیج دیا تو وہ راشد کو مانوس کرنے کے لئے جو اپنے پہاڑ میں بغاوت کئے ہوئے تھا اس کے ساتھ نہایت عزت و احترام سے پیش آیا اور ۷۰۸ھ میں بنو وقت وہاں کے باشندوں پر حملہ کر دیا تو ان میں سے ایک عالم مر گیا اور ان کے سر کے سلطان کے دار الخلافہ میں لائے گئے اور انہیں منصورہ کی خندقوں میں انہیں خوفزدہ کرنے اور جنگ بند کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے پھینک دیا گیا اور جب سلطان نے اپنے بھائی ابو یحییٰ کو بلاد مشرق پر امیر مقرر کیا اور اسے سرحدوں پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا۔

راشد کی جنگ: تو راشد نے بنی سعید کے اپنے قلعے سے جنگ کی اور ایک شب راشد نے ان کے پڑاؤ پر شب خون مارا تو وہ پراگندہ ہو گئے اور اس نے بنی مرین کی ایک جماعت کو قتل کر دیا جس سے سلطان کو دکھ ہوا تو اس نے اپنے چچا زاد کے بیٹوں علی اور حمو کو اور ان کی قوم کے جو لوگ ان کے ساتھ قید تھے انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیا اور انہیں کھالوں پر چڑھا دیا گیا اور انہیں تیر مارے گئے اور اس کے بعد راشد اپنے قلعے سے اتر آیا اور متیجہ چلا گیا اور منیف بن ثابت اور مغراوہ کے اوباش لوگ

اس کے پاس جمع ہو گئے اور دوسرے لوگ اپنے امیر محمد بن عمر بن منديل کے پاس چلے گئے جسے سلطان نے ان کا امیر مقرر کیا تھا پھر راشد اور منیف سے شلف اور مطلکش نے خوارج نے ظلم کھلا جنگ کی اور امیر ابو یحییٰ دوبارہ اپنی فوجوں کے ساتھ ان کی طرف گیا اور ان کے پہاڑوں میں ان کے ساتھ جنگ کی اور انہوں نے مصالحت کی خواہش کی تو سلطان نے ان سے مصالحت کرلی اور منیف بن ثابت اپنے بیٹوں اور خاندان کے ساتھ اندلس چلا گیا اور وہ آخری ایام تک وہیں رہے اور راشد بلاد موحدین میں چلا گیا اور محمد بن عمر بن منديل ۶۸۶ھ میں سلطان کے پاس گیا تو اس نے اس کی بہت عزت کی اور بلاد مغراوہ درست ہو گئے اور سلطان ان کا خود مختار حاکم بن گیا اور اس نے ان کی طرف عمال کو بھیجا اور مسلسل اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ وہ ۶۸۱ھ میں فوت ہو گیا۔

فصل

بلاد توجین کے فتح ہونے اور اس سے ملے جلے واقعات کے حالات

جب یوسف بن یعقوب نے تلمسان سے جنگ کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور بنی عبدالواد پر غالب ہو گیا اور بلاد توجین پر قبضہ کرنے کے لئے جو حالات تھے جب یغمراسن نے انہیں ان کے وطن پر مغلوب کر لیا تھا اور جبل وانشریس پر قبضہ کر لیا تھا اور ۶۸۰ھ میں بنی عبدالواد کی حکومت اور عمال اور ان کے لیے پر متصرف ہو گیا تھا اور سلطان نے اسے بلاد کی تعمیر کا حکم دیا جسے محمد بن عبدالقوی نے برباد کر دیا تھا تو اس نے اسے تعمیر کیا اور مشرق کی جہت میں دور تک چلا گیا پھر اپنے بھائی کے وانشریس کی طرف پلٹا اور ۶۸۶ھ میں بلاد بنی توجین پر حملہ کر دیا اور بنو عبدالقوی صحرا میں اپنے معاقل میں بھاگ گئے اور وہ جبل وانشریس میں داخل ہو گیا اور وہاں کے قلعوں کو مسمار کر دیا اور المنصورہ کی طرف واپس آ گیا پھر ۶۸۸ھ میں تافرکینت کے باشندوں نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور انہوں نے بعد ازاں ان کی امارت کو توڑ دیا۔ پھر المدیہ کے باشندوں نے سلطان کی اطاعت کی جسے اس نے قبول کر لیا اور اس کے قصبے کے بنانے کا اشارہ کیا اور اس کے بعد بنو عبدالقوی نے غور و فکر کیا تو سلطان کی اطاعت میں شامل ہو گئے اور ۶۹۹ھ میں اس کے شہر منصورہ میں اس کے پاس گئے جس نے تلمسان کا محاصرہ کیا ہوا تھا تو اس نے ان کی اطاعت کو قبول کر لیا اور ان کی مرتبت کا لحاظ کیا اور انہیں ان کے بلاد کی طرف واپس کر دیا اور انہیں جاگیریں دیں اور علی بن الناصر بن عبدالقوی کو ان کا امیر مقرر کیا اور ۷۰۰ھ میں اسے المدیہ کے قصبے کی تعمیر کا اشارہ کیا جو ۷۰۱ھ میں مکمل ہو گیا اور اسی دوران میں علی بن الناصر فوت ہو گیا تو اس نے محمد بن عطیہ الاصم کو ان کا امیر مقرر کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس وہ اطاعت پر قائم رہا پھر اس نے ۷۰۶ھ میں بغاوت کر دی اور اپنی قوم کو مخالفت پر آمادہ کیا اور وہ وطن سے نکل گئے یہاں تک کہ یوسف بن یعقوب فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

تونس اور بجایہ کے افریقی ملوک کی زناتہ سے خط وکتابت کرنے کے حالات وواقعات

ملوک افریقہ بنی ابی حفص کے اہل مغرب، بنو زناتہ بنی مرین اور بنی عبدالواد کے ساتھ مشہور پرانے تعلقات تھے اور یغمراسن اور اس کے بیٹے ان کی معروف اطاعت و بیعت کرتے تھے اور امیر ابوزکریا بن عبدالواحد کے تلمسان پر متغلب ہونے اور وہاں پر اس کے یغمراسن کو امیر مقرر کرنے سے وہ اپنے منبر پر ان کی دعوت دیتے تھے اور لگاتار ان کا یہی حال رہا اور اسی طرح ان کے بنی مرین کے ساتھ بھی تعلقات اور دوستی تھی کیونکہ بنو مرین اپنی امارت کے آغاز سے ہی امیر ابوزکریا سے تمسک کرتے تھے اور جن بلاد پر جیسے مکناسہ، قصر اور مراکش پر وہ متغلب ہوئے تھے ان کی بیعت بھی اسے بھیجتے تھے اور المستنصر اور یعقوب بن عبدالحق کے عہد سے لے کر اس کی ان سے پکی دوستی تھی اور وہ حاکم مراکش کے خلاف جنگ میں مدد نہیں مال و تحائف دیتے تھے اور ہم نے اس سفارت کا ذکر کیا ہے جو ۶۶۵ھ میں دونوں کے درمیان ہوئی تھی اور یعقوب نے عامر بن ادریس، عبداللہ بن کندوز اور محمد الکنانی کا وفد بھیجا تھا اور اس کے بعد المستنصر نے ۶۷۲ھ میں موحدین کے سردار یحییٰ بن صالح الہنتاتی کو موحدین کے مشائخ کے وفد میں اس کے پاس تحفے تحائف دے کر بھیجا تھا پھر ۶۸۴ھ میں الواثق نے اپنے بیٹے قاضی ابوالعباس احمد الغماری کو تحفے تحائف دے کر بھیجا اور مسلسل ان کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ آل ابی حفص کی حکومت پراگندہ ہو گئی اور امیر ابوزکریا یحییٰ بن امیر ابی اسحاق بن یحییٰ بن عبدالواحد اپنے تلمسان کے ٹھکانے سے ابوزکریا عثمان بن یغمراسن کے ٹھکانے میں چلا گیا اور بجایہ کے قریب ہو کر ۶۸۳ھ میں اس پر قابض ہو گیا اور اس کے ساتھ قسنطینہ اور بونہ کو بھی شامل کر لیا اور ان دونوں کو اپنی حکومت کی عملداری بنا لیا اور انہیں اپنی حکومت کا حصہ بنا لیا اور عثمان بن یغمراسن اس کے اپنے ملک سے نکلنے پر ناراض ہوا کیونکہ اسے اس کے چچا ابو حفص حاکم تونس کی دعوت سے وابستہ رہنا لازم تھا، نیز اسے یہ بات گراں گزری اور اس نے اسے ناپسند کیا اور مسلسل یہی حالت قائم رہی۔

سلطان یوسف بن یعقوب کا تلمسان کی ناکہ بندی کرنا: اور جب سلطان یوسف بن یعقوب تلمسان کی ناکہ بندی کے لئے آیا اور اس نے اس کے میدان میں اپنی حکومت کی بنیادیں استوار کیں اور اپنی فوجوں کو شہروں اور جہات کو فتح کرنے کے لئے بھیجا اور موحدین نے بھی اپنے اوطان کے بارے میں اس سے خوف محسوس کیا اور امیر ابوزکریا تونس کی جہات میں اس کے دارالخلافہ اور اس کی عملداری کا حامی تھا اور وہ شیخ محمد تھے سلطان ابو یعقوب سے ملے ہوئے کر اس سے رابطہ کیا پھر اس کے تعاقب میں ان جہات میں فوجیں آ گئیں کیونکہ موحدین کی فوج نے ۶۹۵ھ میں جبل اوراس کی جانب حملہ کیا تھا انہوں نے اس کی فوج کو شکست دے دی اور اس پر حملہ کیا اور اس کی فوجوں کو قتل کیا اور لگاتار ان میں قتل عام ہوتا رہا اور سالوں تک

ان کی فوج نے ان کے قتل میں جرأت کے ساتھ پیش قدمی کی اور امیر ابو زکریا بجایہ واپس آ گیا اور بجایہ ہی میں محصور ہو گیا اور [illegible] ساتویں صدی کے شروع میں فوت ہو گیا۔ وہ اس کے ساتھ تھا اس کے وزراء امیر زادہ اور [illegible] عثمان بن سباع بن یحییٰ بن دریدی بن مسعود البلط کے تنزل کرنے پر تنگی ہو گئی تھی وہ [illegible] کے آخر میں سلطان کے پاس گیا اور اسے بجایہ کی حکومت کا لالچ دیا اور اس پر حملہ کرنے کے لئے اس سے مدد مانگی پس اس نے اپنے بھائی امیر ابو یحییٰ کو جو ان دنوں مغراوہ [illegible] اور ثعالبہ سے برسر پیکار تھا [illegible] بجایہ کی عملداری پر حملہ کرے اور عثمان بن سباع اور اس کی قوم اس کے آگے آگے راستہ تلاش کرتے چلے یہاں تک کہ امیر ابو یحییٰ اپنی فوجوں کے ساتھ [illegible] گزر گیا اور بجایہ کے مضافات میں ابو عنان سعدون [illegible] میں جا اترا۔ تب [illegible] اور اس نے [illegible] پر چھاپے مارے اور لوٹ مار [illegible] واپس آ گیا پھر اس کی فوجوں نے بجایہ کے میدان کو پامال کیا اور وہاں پر امیر خالد بن یحییٰ موجود تھا اور اس نے ایک دن ان سے سخت حملہ کیا جس میں سلطان ابو البقاء کے مددگاروں نے [illegible] اور اپنے سلطان کے [illegible] کو تباہ کر دیا اور اس نے سلطان کے پاس [illegible] بچ گئے تھے ان کے متعلق حکم دیا تو اس نے [illegible] اور وہ بہت سی [illegible] تھے وہ شہروں پر قبضہ کر کے اپنا حکمران بنا کر واپس آ گیا اور موحدین کے مقامات سے [illegible] کیا اور اس نے قاصد بھیجا [illegible] کا [illegible] محمد بن [illegible] تھا [illegible] جو [illegible] یحییٰ کی اولاد میں سے تھا اس نے اپنی حکومت سے شیخ [illegible] روابط کے اسباب کو منظم کرنے والا اور مخالف کے تعلقات کو ختم کرنے والا تھا سلطان کے پاس بھیجا کہ وہ [illegible] کے ہاتھ [illegible] امیر ابو البقاء خالد نے اس سے بیعت کی اور اس نے [illegible] اپنی حکومت کے متعلق [illegible] کو بھیجا اور سلطان نے ان کی آمد و رفت پر ان سے [illegible] سلوک کیا [illegible] اور اس کے ساتھ شیخ الموحدین اور سلطان کا صاحب ابو عبداللہ بن یرزیکن [illegible] موحدین کے وفد میں شامل تھا اور صاحب بجایہ نے اپنے حاجب [illegible] اور اپنی حکومت کے شیخ الموحدین [illegible] عثمان کو بھیجا اور یہ سب [illegible] جمادی الاولیٰ کو سلطان کے پاس گئے تو سلطان نے ان کی بیعت [illegible] قبول کی اور انہیں [illegible] پہنچایا اور انہیں اپنی حکومت کا [illegible] اور [illegible] کرنے کے بعد [illegible] سے ہو گئے پھر اس نے انہیں مغرب کی طرف بھیجا تاکہ وہ [illegible] اور مراکش میں بادشاہ کے حالات کا پتہ لگائیں اور اپنے مطلب کے [illegible] اور اس نے [illegible] مغرب [illegible] تعظیم و تکریم کی جب انہوں نے اس بارہ میں [illegible] الاول کے آخر میں اس کے [illegible] کی طرف واپس آ گئے اور [illegible] بیٹا [illegible] اپنے وفد کی [illegible] کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے اپنے ملک کو لوٹ گئے [illegible] ملوک نے [illegible] سلطان سے خط و کتابت کی جس [illegible] ابو عبداللہ [illegible] ابن سعید [illegible] سلطان نے اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] اس کے [illegible] مدد کا مطالبہ کرنے گئے تھے جب انہوں نے اپنا [illegible] میں واپس لوٹ تو [illegible] ابو عبداللہ [illegible] نے پہنچائی اور اس نے [illegible] منصور بن [illegible] سلطان [illegible] ابن عثمان کے ساتھ امیر [illegible] بجایہ کے ساتھ جنگ

جزیرے کے مطالبہ کے لیے خط و کتابت کرنے کو بھیجا تھا تو انہوں نے اسے معذرت کے ساتھ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے ساتھ عبداللہ بن سلیمان کو بھیجا تو سلطان نے انہیں خوش آمدید کہا اور اپنے عامل وہران کو اشارہ کیا کہ وہ جزیرہ جانے کے ارادے کی حد بندی کرے پس اس نے اس بارے میں اس کے طریق کو اختیار کیا اور سب نہایت اچھی طرح واپس ہوئے اور سلطان کو ان کے جزیرے کی ضرورت نہ رہی کیونکہ بلاد ساحل سے جنگ کا وقت گزر چکا تھا اس لیے کہ اس نے ان کی نااہلی کے دنوں میں اس پر قبضہ کر لیا تھا اور امیر ابو زیان بن عثمان حاکم تلمسان کو بھی خبر پہنچ گئی جس نے ۲ ذیقعدہ کے آخر میں اپنے باپ عثمان بن عمراسن کی وفات کے وقت محاصرہ کے ایام میں بیعت کی تھی اور موحدین نے اس کے دشمن سلطان یوسف بن یعقوب کی دوستی میں جو کچھ کیا اور اپنے جنگی بیڑوں کے ساتھ جو اس کی مدد کی اس کی خبر بھی اسے پہنچ گئی تو اس بات نے انہیں غصہ دلایا اور عمراسن کے عہد سے ان کے مابین جو دوستی تھی انہوں نے اسے بند کر دیا اور ابھی تک انہوں نے اپنی دعوت کو نہیں دہرایا اور اس رجوع کے بعد سلطان فوت ہو گیا۔ والبقاء للہ وحدہ۔

فصل

مشرق اقصیٰ کے ملوک کی خط و کتابت' تحائف اور سلطان کے پاس امرائے ترک کی آمد کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات

جب سلطان نے مغرب اوسط کے مقبوضات اور مضافات پر قبضہ کیا اور اطراف کے ملوک اور مضافات اور جنگلات کے اعراب نے اسے مبارکباد دی اور راستے درست ہو گئے اور مسافر آفاق تک جانے لگے اور اہل مغرب نے اپنے فرض کی ادائیگی کے لیے عزم بالجزم کیا اور سلطان سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حجاج کے قافلے کو مکہ کی طرف سفر کرنے کی اجازت دے اور ان کا عہد بھی راستوں کی خرابی اور حکومتوں کے اجاڑنے کے باعث ان جیسا ہی تھا۔ اسی اثنا میں سلطان سوچ بچار کر رہا تھا کہ اس کے دل میں حرم نبوی اور روضہ نبوی ﷺ کا شوق پیدا ہوا تو اس نے ایک خوبصورت خوش نما مصحف لکھنے کا حکم دیا اور اسے بحرین کا کاتب احمد بن الحسن نے لکھا اور اس کے گرد جلد بنائی اور ایک شاندار پردے پر کام کیا اور اس میں موتی اور یاقوت کے خوبصورت نگینے جڑے ہوئے سونے کے بہت سے چھلے جاتے اور ان میں چھلے کے درمیان پھر جاتے جو دوسرے پتھروں سے متفاوت شکل اور خوبصورتی میں بڑھ کر تھے اور بہت سے نقش کرنے والے بڑی تن دہی سے اور اسے حرم شریف کے لیے وقف کر دیا اور ۷۰۳ھ میں اسے حاجیوں کے ساتھ بھیجا اور اس قافلے کے بارے میں فرمان ہوا اور ان کے ساتھ زادِ راہ کے پانچ سو سے زیادہ جانباز محافظوں کو بھیجا اور اہل مغرب کے سردار محمد بن رغوش کو ان کا قاضی بنایا اور

دیار مصر کے امراء سے گفتگو کی اور اسے اپنی مملکت کے مغرب کے حاجیوں کے بارے میں وصیت کی اور اسے اپنے ملک کی عمدہ چیزیں تحفہ دیں جن میں خالص عربی گھوڑے [illegible] جنہیں [illegible] کہا جاتا ہے یہ بات مجھے اس شخص نے بتائی جسے میں ملا تھا جو مغرب کی عمدہ [illegible] مستعمل چیزوں کی خوبیاں بیان کرتا تھا اور انہیں اہل مغرب کے حاجیوں کے ساتھ لے گیا تھا انہوں نے ان کے بعد [illegible]ھ میں حج کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور سلطان نے ان کی راہنمائی کے لئے ابو زید غفاری کو مقرر کیا اور وہ [illegible] ربیع الاوّل میں تلمسان سے روانہ ہوئے اور اس کے بعد وہ ربیع الآخر میں روانہ ہوئے اور ان حاجیوں کے ہمراہ مختلف سردار تھے اور [illegible] بن ابی [illegible] ترکی سلطنت سے علیحدہ ہو کر ان کے ساتھ سلطان شریف کے پاس گیا کیونکہ اس نے اس کے دو بھائیوں [illegible] کو ان کے باپ ابی [illegible] حاکم [illegible] کی وفات کے بعد [illegible]ھ میں گرفتار کر لیا تھا جس سلطان نے اس کی عمدہ تکریم کی اور اسے مغرب کی طرف بھیج دیا کیونکہ وہ ان کی اطاعت میں [illegible] حکومت کے نشانوں اور کمالات میں ممتاز تھے اور اس نے عمال کو اشارہ کیا کہ وہ بھی اس کی طرح اس کی عزت کریں اور [illegible] تھے [illegible] سلطان [illegible] واپس آ گیا اور وہاں سے وہ مشرق گیا اور مغرب کے سرداروں میں اس کے ساتھ ابو [illegible] نے حج کے لئے مصاحبت کی اور شعبان [illegible]ھ میں [illegible] حاجیوں کے قافلے کا راستہ [illegible] حفاظت کی [illegible] سلطان کے [illegible] بیعت [illegible] مصر نے ان کے بھائیوں [illegible] کو [illegible] کر دیا تھا اور جب سلطان نے انہیں [illegible] اس وقت سے ان کی [illegible] تھی [illegible] مستنصر بن ابی حفص کے [illegible] کے واقعات پہلے بیان ہو چکے ہیں اور انہوں نے حاجیوں [illegible] کے خلاف [illegible] ایک کپڑا دیا جس سے اسے بہت محبت تھی کیونکہ اس نے [illegible] کے لئے اپنے بیٹے کے [illegible] انہیں [illegible] کے لئے [illegible] ان کے درمیان رکھا تھا۔

سلطان کے تحائف کا حاکم مصر الناصر محمد بن قلاوون الصالحی کے پاس پہنچنا: اور جب سلطان کے تحائف اس دور کے حاکم مصر ناصر محمد بن قلاوون الصالحی کے پاس پہنچے تو اس کے ہاں ان کی خوب پذیرائی ہوئی اور وہ ان کا بدلہ [illegible] تو اس نے اپنے ملک کے عمدہ [illegible] اور عجیب و غریب جنس اور شکل کے جانور جیسے ہاتھی اور زرافے بھیجے اور انہیں امرائے حکومت کے [illegible] ابن [illegible] کے [illegible]ھ [illegible] اس کے بعد ربیع الاوّل [illegible]ھ میں تونس پہنچا اور وہاں سے جمادی الآخر میں جدید شہر منصورہ میں سلطان کے دارالخلافہ میں پہنچ گیا اور سلطان اس کی آمد سے خوش ہوا اور لوگوں کو اس کی ملاقات کے لئے بھیجا اور اس نے امیر [illegible] اور اس کے ساتھیوں کی ملاقات کے لئے [illegible] کی اور انہیں [illegible] آمد پر [illegible] ان کی تکریم اور مہمان نوازی کی اور انہیں [illegible] کے مطابق [illegible] کے لئے مغرب کی طرف بھیجا اور اسی دوران میں سلطان کی وفات ہوئی اور اس کے بعد سلطان نے ایک سال تک ان کی تکریم کی اور انہیں بہت [illegible] دیئے اور عطیات سے ان کے [illegible] اور وہ [illegible]ھ میں مغرب سے روانہ ہوئے۔

صحرا میں لوٹ مار: اور جب ربیع الاوّل [illegible]ھ میں [illegible] میں پہنچے تو اعراب نے [illegible] صحرا میں لوٹ مار کی اور مصر کی طرف چلے گئے پھر اس کے بعد انہوں نے مغرب کی طرف دوبارہ سفر کیا اور [illegible] کی طرف [illegible] کیا اور اس کے بعد

کبھی کبھی لوگ مغرب اپنی حکومت کے آدمیوں کو ان کے پاس بھیجتے رہے اور انہیں تنگ کرتے رہے اور وہ بھی بدلہ دیتے رہے لیکن اس میں گفتگو سے زیادہ کوئی اضافہ نہ کرتے اور ان کے عہد کے لوگ اس بارے میں الزام لگاتے تھے کہ جن لوگوں نے انہیں حاکم تلمسان ابو حمو کی سازش سے لوٹا تھا وہ حسین کے اعراب تھے کیونکہ حاکم تلمسان حاکم مغرب سے حسد رکھتا تھا کیونکہ ان کے درمیان پرانی دشمنی اور بغض پائے جاتے تھے۔

ملک الناصر کا عتاب نامہ: ہمارے شیخ محمد بن ابراہیم نایجی نے مجھے بتایا کہ میں اس وقت سلطان کے حضور حاضر تھا کہ اس کے ملک کا ایک حاجی ملک الناصر کا ایک خط لے کر پہنچا جس میں ان امراء کے بارے میں اور جو تکلیف انہیں اس کے ملک میں راستے میں پہنچی تھی اس پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ملک کے قاصد بلبان کے قتل کے دو پیالے اور پانچ تیر انداز ترک غلام جو [illegible] پیچ شان و زرکار [illegible] سے جو عربی اور عجب کی بنی ہوئی تھیں۔ یہ تیر اندازی کرتے۔ تحفتہً اس کے پاس بھیجے تھے سلطان نے ان تحائف کی نسبت سے جو انہوں نے مغرب کے بادشاہ کو بھیجے تھے کہ کہا پھر اس نے قاضی محمد بن صید کو بلایا اور وہ اس کی طرف سے خط لکھا کرتا تھا تو اس نے اسے کہا کہ اس وقت ملک الناصر کو وہ کچھ لکھو جو میں تجھے بتاتا ہوں اور کوئی حرف کم نہ چھوڑ بس یہ بتاؤ سوائے اس کے کہ اعراب کیا تقاضا کرتا ہو اور اسے کہو کہ

> ”آپ نے حاجیوں کے بارے میں اور جو انہیں راستے میں جو تکلیف پہنچی ہے اس کے متعلق عتاب کیا ہے تو وہ ہمارے پاس موجود ہیں اور انہیں جو تکلیف پہنچی ہے اس کے قول سے موجود ہیں مجھے اور میں نے انہیں [illegible] کے خوف [illegible] اور جو ہمارا اعراب ان میں گھس بیٹھ پیدا کر سکتے ہیں ان سے آگاہ کیا ہے تو ان کا [illegible] ہم مغرب کے بادشاہ نے [illegible] سے ہیں جب ہم ان لوگوں سے کیسے خوف کر سکتے ہیں جو اپنے [illegible] ہیں اور ان کا تابع ہے کہ اس کا حکم ہو جو [illegible] اعراب میں واقع ہوا ہے اور کیا آپ کو واپس کیا جاتا ہے اب رہی بات بلبان کے قتل کی تو [illegible] لوگ جن کو ہم صرف [illegible] جانتے ہیں اور اسے قتل ہی خیال کرتے ہیں سب سے تیر انداز غلام جو ہم نے ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بھیجا ہے اور انہیں تمہاری طرف بھیج دیا ہے تو ان کے خرچ کے لئے [illegible] والسلام“

ہمارے شیخ نے مجھے بتایا کہ اس وقت لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کا لوٹنا اس کے حکم سے تھا اور یہ خط اس کے دل کی بات پر دلیل ہے اور تیر انداز باتوں کو جانتے ہیں جو ان کے دلوں میں بوجھ اور جو دور تھا ظاہر کرتے ہیں۔

فصل

ابن الاحمر کے بغاوت کرنے اور رئیس سعید کے سبتہ پر قبضہ کرنے اور غمارہ میں عثمان بن العلا کے خروج کرنے کے حالات

جب سلطان نے سلطان ابن الاحمر کے ساتھ جو فقیہ کے نام سے مشہور ہے اس کے ۷۷۷ھ میں تحفے بھجوانے پر اس نے ساتھ صلح اور دوستی کا پختہ معاہدہ کر لیا تھا کیونکہ وہ پہلے ہی جھک چکے تھے اور اپنے گھر سے لئے گئے تھے تو ابن الاحمر نے اس کی اس دوستی سے تمسک کیا یہاں تک کہ وہ ماہ شعبان ۷۹۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اندلس کی امارت کو اس کے بیٹے محمد نے سنبھالا جو مخلوع کے نام سے مشہور تھا اور اس کے کاتب ابو عبداللہ ابن الحکیم نے جو رندہ کے مشائخ میں سے تھا اس پر قابو پا لیا اس نے اسے اپنے باپ کے دور حکومت میں اپنی نیابت کے لئے منتخب کیا تھا لیکن اس نے اس کے امور سے قوت حاصل کی اور اس پر غالب آ گیا اور یہ سلطان مخلوع کا نائب تھا اور اسے ابن الحکیم کہا جاتا تھا لیکن اس نے اس پر قابو پا لیا اور اس حد تک خودمختار بن گیا کہ ان دونوں کو اس کے بعض موالی نے ۷۹۵ھ میں قتل کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور جب اس نے اپنے باپ کے بعد امارت پر قبضہ کیا تو شروع شروع میں اس نے سلطان سے دوستی پختہ کرنے اور اس کے ساتھ حسن جوار کی کرنے میں جلدی کی تو اس نے اس کی شکر گزاری کے طور پر اپنے باپ کے وزیر عزیز العراقی اور اس کے وزیر کاتب ابو عبداللہ ابن الحکیم کو اس کے پاس بھیجا پس وہ دونوں سلطان کے پڑاؤ میں پہنچے جہاں وہ تلمسان کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اور وہ انہیں تپاک سے ملا اور اس نے ان کے لئے محبت و دوستی کے احکام کی تجدید کی اور وہ اپنے بھیجنے والے کے پاس نہایت اچھی طرح واپس آ گئے۔

سلطان کا اندلس کے پیادوں اور تیر اندازوں سے مدد لینا اور سلطان نے اس سے اندلس کے پیادوں اور تیر اندازوں کی مدد دی جو قلعوں سے جنگ کرنے اور پڑاؤ کو آباد رکھنے کے عادی ہیں تو وہ اس کی مدد کو دوڑے اور انہوں نے اپنی فوج کا ایک حصہ سلطان کی طرف بھیج دیا جو ۷۹۲ھ میں پہنچ گیا اور انہوں نے دشمن کے قتل کرنے اور ان پر شدید ترین اثر حاصل تھا پھر محمد بن الاحمر المخلوع کو سلطان کی دوستی میں منافقانہ مقاصد سے کچھ بات معلوم ہوئی تو اس نے عمر بن شیخ کو موسیٰ کے پاس بھیجا اور اس نے اس کے ساتھ معاہدہ صلح کر لیا اور ان دونوں کے درمیان یہ معاہدہ ۷۹۵ھ میں ہو گیا اور اس کی خبر سلطان کو پہنچی تو سلطان اس سے ناراض ہوا اور ۷۹۶ھ میں ان کو تلمسان سے واپس کر دیا اور سلطان کو اس کی خبر ان کے آنے سے ایک دن پہلے مل گئی حالانکہ انہوں نے دشمنوں میں بڑی شجاعت اور خونریزی کا مظاہرہ کیا تھا اور

اس نے ان سے غم کو پوشیدہ رکھا۔

ابن الاحمر کا سلطان کی مدافعت کے لئے تیاری کرنا: اور ابن الاحمر اور اس کے مددگاروں نے سلطان کی مزاحمت کرنے اور اس پر حملہ کرنے کے لئے گھات لگانے کی تیاری کی اور اس نے اپنے وزیر اور رئیس ابوسعید فرج بن اسماعیل بن محمد بن نصر حاکم مالقہ کو اشارہ کیا جو قرابت کے لحاظ سے اس کا مددگار تھا کیونکہ وہ اس کی بہن کا رشتہ دار تھا اور غربیہ کی سرحد میں اس کی وجہ سے طاقت ور تھا پس اس نے اُسے سلطان کی اطاعت چھوڑنے اور ابن العزفی سے گرفتار کرنے اور ابن الاحمر کی حکومت کی طرف رجوع کرنے کے بارے میں اہل سبتہ سے سازش کرنے کا اشارہ کیا؛ اور ابراہیم فقیہ ابو القاسم العزفی کے زمانے میں یحییٰ الرندی سے کہ اہل سبتہ کی امارت اس کے بیٹے ابو حاتم کے پاس تھی اور ابو طالب تعظیم میں اس کا مددگار تھا مگر اس نے ریاست کی طرف میلان رکھنے اور ابو حاتم کے اپنے بڑے بھائی کے حق کو قبول کرنے کے باوجود کنارہ کشی کو ترجیح دیتے اور اس کے امداد کے پاس گئے بغیر اس کی بات قبول کرنے کی وجہ سے اس کے خلاف سرکشی اختیار کر لی پس ایک عرصہ تک دونوں کا معاملہ درست رہا اور شروع شروع میں ان دونوں کی ریاست میں سلطان کی دعوت سے وابستگی کا اظہار کرتا اور اس کی اطاعت کرتا اور بادشاہ کے محلات میں رہائش سے کنارہ کشی کرتا اور حتی المقدور سلطان کی عزت سے بچتا تھا پس انہوں نے قصبہ میں اشراف کے گھرانوں کے آقا کو عبداللہ بن مکلتی کو اتارا اور شہر کے دفاع اور اس کے محافظوں کا کنٹرول اسے سپرد کیا پس وہ اس وجہ سے سالوں تک مقتدر رہا پھر یحییٰ بن ابی طالب نے اسے ملنے سے اعراض کر دیا اور دوسرے کی وجہ سے رشتہ داروں میں اس کے احکام کو روک دیا پھر اس نے اس کے باپ کو اس کے خلاف برانگیختہ کیا اور اس سے محافظوں کو عطیات دینے کے لئے ٹیکس کا حساب مانگا اور اس کے مقام اور اس پر اعتماد کے باعث اس کے پیچھے جو بدظنی اور شک پایا جاتا تھا وہ اس سے غافل رہے اور اس کے باوجود وہ پہلے کی طرح سلطان کی دعوت اور اس کی دعوت اور اس کے اوقات میں اس کے پاس جانے کے پابند رہے اور جب سلطان سے ابن العزفی کی دوستی بگڑ گئی اور اس نے سبتہ سے سازش کا معاہدہ کر لیا تو اس نے حاکم قصبہ کے پوشیدہ امر کی طرف راہ پا لیا۔

رئیس ابوسعید کی سازش: پس رئیس ابوسعید نے جو مالقہ کی سرحد کا حاکم اور سبتہ میں اس کا پڑوسی تھا اس سے سازش کی اور اس سے بنی العزفی کے ساتھ خیانت کرنے کا وعدہ کیا اور یہ کہ وہ بحری بیڑوں کے ساتھ ان کی مصاحبت کرے گا پس رئیس ابوسعید بحری بیڑوں کے بنانے اور لوگوں کو سرحدوں کے بلاد کرنے کے لئے جمع کرنے میں مشغول ہو گیا اور یہ کہ ساتھ کے رشتہ داروں میں بھی اور اس نے انہیں سامان اور پیادوں اور تیر اندازوں سے اور فوج سے بھر دیا اور لوگوں سے اپنے ارادے کو پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ اس کے بحری بیڑوں نے شوال ۷۰۵ھ میں سبتہ کو چھوڑ دیا اور حاکم قصبہ کے مقررہ وقت کے مطابق اس کے میدان میں لنگر انداز ہو گیا پس اس نے انہیں اپنے قلعے میں داخل کر دیا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کی فصیلوں پر اپنے جھنڈے لہرا دیئے اور اس نے اپنی فوجوں کو بحری بیڑے سے شہر میں بھیجا تو وہ ہر طرف سے آ گئیں اور وہ سوار ہو کر بنی العزفی کے گھروں میں گیا اور داخل ہوا اور ان کے والد اور ان کے خواص کو گرفتار کر لیا اور سلطان کو غرناطہ میں خبر پہنچ گئی اور وزیر ابو عبداللہ بن الحکیم پہنچ گیا اور اس نے لوگوں میں امان کا اعلان کر دیا اور عدل و انصاف کیا اور ابن العزفی کو کشتی میں سوار کر کے مالقہ بھجوا دیا پھر وہ غرناطہ گئے اور ابن الاحمر کے پاس آئے تو اس نے ان کی آمد کو بڑی بات قرار دیا اور لوگوں کو

ان کی پیشوائی کے لئے بھیجا اور وہ ان کے لئے بڑے بڑے تحفے لے گئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی بیعت دے دی اور یحییٰ چچا یحییٰ کا فرض پورا کر دیا اور انہیں محلات میں اتارا گیا اور انہیں بہترین وظائف دیئے گئے اور وہ انہی میں ٹھہر گئے اور اس کے بعد مغرب کی طرف چلے گئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

رئیس ابوسعید کی خودمختاری ابوسعید سبتہ کی امارت میں خودمختار ہو گیا اور اس نے اس کی اطراف کو درست کیا اور اس کی سرحدوں کو بند کیا اور اپنے بیٹے تمیم اور عاصم کو طنجہ کی امارت پر اس کے اکناف میں قائم کیا اور عثمان بن ابی العلاء بن عبداللہ بن عبدالحق جو مرینی حکومت کے شریف الاصل لوگوں میں سے تھا اس کی بیعت میں اللہ کے ساتھ جنگ کرنے والوں کا امیر بن کر اور اس کی محبت کے تحت ان کی پارٹی کا قائد بن کر موجود رہا پس اس نے اسے مغرب کا بادشاہ بنانے کے بارے میں گٹھ جوڑ سازش کی اور اس بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ یہ گفتگو تو وہ متذبذب ہو گئے اور یہ تمام باتیں سلطان کو پہنچ گئیں جب کہ وہ تلمسان کے محاصرہ میں اپنے پڑاؤ میں تھا تو وہ غضبناک ہو گیا اور مرینی نے اس سے مدد مانگی تو اس نے اپنے بیٹے امیر ابو سالم کو اس کے خلاف جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور وہ اس کے پاس لشکر میں آیا [illegible] سے اسے فوجیں جمع کرنے کا حکم دیا اور وہ جلدی سے وہاں گیا اور اس کی فوجوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور مدت تک وہ اس کا محاصرہ کئے رہے پھر عثمان بن ابی العلاء نے ان پر شب خون مارا تو اس کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ وہاں سے شکست کھا کر بھاگ گیا اور سلطان اس سے ناراض ہو گیا اور عثمان بن ابی العلاء سبتہ کے نواح اور [illegible] میں چلا گیا اور وہاں پر غالب ہو گیا اور سبتہ نے آخر میں سبتہ پر اس کے غلبے کے ایک سال بعد سلطان کے حکم کو قائم کر دیا اور اپنے بیٹے کے بعد کا اعلان کر دیا اور القصر ابن عبدالکریم نے فتح کیا اور سلطان نے تلمسان کے معاملے میں اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا اس لئے کہ اس کی [illegible] میں قصر کی امارت [illegible] تو وہ حرکت اور انتشار کے کنارے پر تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

بنی عبدالواد میں سے بنی کمی کے بغاوت کرنے اور ارض سوس میں ان کے خروج کرنے کے

حالات

بنی عبدالواد کا یہ قبیلہ بنی علی کے بطون میں سے ہے جو ابن القاسم کی قوم میں سے ہیں اور یہ اپنی ریاست میں [illegible] کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جب زیان بن ثابت بن محمد کی اولاد کو جو [illegible] کی اولاد میں سے ہیں بااختیار امیر بنایا گیا تو [illegible] جو امارت ان کی اس کے دور میں ان کے بارے میں اس سے حسد کیا اور اس کی ہلاکت کے بارے میں

اس سے صلح کر لی اور [illegible] تو اس کی [illegible] خیال کیا اور اس کی [illegible] مگر اس کی قوم کے [illegible] اس
کے خلاف ہو گئے اور اس سے جنگ کی ٹھان لی اور [illegible] کے ہاتھوں مارا گیا اور [illegible] کی امارت [illegible] بن محمد بن
[illegible] نے سنبھال لی پھر [illegible] ان میں ایک دوسرے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] بن محمد کے [illegible] کی اور
[illegible] خودمختار [illegible] گیا مگر اس کے دن تھوڑے تھے اور [illegible] اللہ کے درمیان اتحاد
پیدا ہو گیا [illegible] اور [illegible] کے بیٹوں کو نکال دیا اور انہوں نے عبید اللہ کے تمام
قبائل کو اپنے پیچھے چلا لیا [illegible] نے اپنے باپ [illegible] کو قتل کر دیا [illegible] اور اسے اپنے [illegible] میں
داخل ہونے سے روک دیا۔

[illegible] کا قتل اس نے ایک دعوت میں [illegible] اپنے باپ کے بیٹوں کو [illegible] اور جب وہ انہوں سے ایک [illegible] [illegible] تو انہوں نے اس [illegible] کے پاس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور بہت دور چلے گئے اور امیر [illegible] [illegible] ہو گئے [illegible] کے مشتاق ہو گئے اور مغرب کو واپس ہوئے اور اپنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کے بھائی [illegible] [illegible] اس نے [illegible] اس کے بھائی [illegible] اور [illegible] [illegible] میں [illegible] گئے اور ان کو بھی [illegible] [illegible] کے مدد گاروں میں شامل ہو گئے تھے۔

عبداللہ بن [illegible] کی وفات [illegible] اور جب [illegible] بن [illegible] نے اپنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اس کی فوجوں نے دوسری [illegible] [illegible] [illegible] کی ایک جماعت [illegible] [illegible] [illegible] اور اس نے

دارالخلافہ اور امام المہدی کی تارودانت کو تباہ و برباد کر دیا جہاں پر عبدالمومن کے سوس پر مقرر کردہ بقیہ امراء میں سے عبدالرحمن بن ابی الحسن بن یدر موجود تھا اور ان کا تذکرہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور اس کے اور معقل عربوں اور ذوی حسان کے جوانوں کے درمیان جب سے موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہوا تھا جنگ جاری تھی جس میں پانسہ پلٹتا رہتا تھا اور ان جنگوں میں سے ایک جنگ میں ۶۶۹ھ میں اس کا چچا علی بن یدر ہلاک ہو گیا اور کچھ وقت کے بعد اس کی امارت اس عبدالرحمن کو مل گئی اور وہ مسلسل اس سے برسر پیکار رہا یہاں تک کہ یعیش بن یعقوب نے سوس پر قبضہ کر لیا اور اس کے دارالخلافہ تارودانت کو تباہ و برباد کر دیا پھر اس کے بعد ۶۸۶ھ میں عبدالرحمن نے اپنے وطن اپنے تارودانت کے لوگوں کے معاملے میں غور و فکر کیا اور ان کا خیال ہے کہ وہ اس کے ملک میں پہلے عربوں کے عہد سے قیام پذیر ہیں اور وہ ہمیشہ سے اس کے سپرد ہیں اور انہیں اس کی امارت وراثت میں ملتی آ رہی ہے۔

ابن خلدون سے اولاد عبدالرحمن کے ایک بڑے شیخ کی ملاقات: اور میں نے سلطان ابی عنان اور اس کے بعد فوت ہونے کے بعد اولاد عبدالرحمن کے ایک بڑے شیخ سے ملاقات کی تو اس نے مجھے ان کی قسم کی بات بتائی کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں واللہ اعلم اور وہ لوگ بعض صحرائے سوس میں جنگجو تھے یہ سب یہاں تک کہ سلطان فوت ہو گیا اور اس کے بعد انہوں نے ابو یحییٰ مرین کے خلاف کی اطاعت اختیار کر لی اور جو جرم وہ پہلے کر چکے تھے انہیں معاف کر دیا اور انہیں دوبارہ دوستی کے مقام پر کھڑا کر دیا اور وہ اس دور میں ان کے خیر خواہ اور مخلص دوست ہیں جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

ابوالملیانی کی تلبیس سے مصامدہ کے مشائخ کی وفات کے حالات

مغراوہ کے حالات میں ہم نے ابوالملیانی کی شان اور اس کی ابتداء اور ملیانہ میں اس کے بغاوت کرنے اور اسے وہاں سے نکالنے پھر وہاں سے اپنے لشکر کو ہٹانے اور سلطان بنی مرین یعقوب بن عبدالحق کے پاس پہنچ جانے کے حالات بیان کر چکے ہیں اور اس نے اسے جس قسم کی عزت پائی اس کا بھی ذکر کر چکے ہیں اور اس نے اسے مراکش کے رہنے کے طور پر اقامت کا شہر جاگیر میں دیا تو وہ وہیں تنگ گیا اور جو کچھ اس نے موحدین کے اعتبار اور قریبی اغراض میں تو ہین کی اس سے سلطان اور لوگ اس سے ناراض ہو گئے اور جب اس نے یہ کام کیا تو مصامدہ نے اس پر حملہ کے لئے گھات لگائی اور جب یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا تو یوسف بن یعقوب نے اسے مصامدہ کے ٹیکس پر عامل مقرر کیا مگر اس نے اس کے جمع کرنے کی سختی پائی اور ان کے مشائخ نے سلطان کے پاس اس کی چغلی کی کہ اس نے اپنے لئے مال کو روک رکھا ہے اور انہوں

نے اس کا کام کیا اور اس کے بارے میں چغلی کی تصدیق کی تو سلطان نے اسے قید کر دیا اور اسے دور بھجوا دیا اور ۶۹۶ھ میں وہ فوت ہو گیا اور سلطان نے اس کے بھتیجے کو منتخب کرایا اور اسے اپنی خط و کتابت پر مقرر کیا اور اس نے اس کے مددگاروں کے ساتھ اس کے دروازے پر قیام کیا اور سلطان مصامدہ کے مشائخ میں سے ہنتاتہ کے سردار علی بن محمد اور کرمت کے سردار عبدالکریم بن عیسیٰ پر ناراض ہوا اور اپنے بیٹے امیر علی کو مراکش میں ان کے قید کرنے کا اشارہ کیا تو اس نے ان دونوں کو بیٹوں اور خواص سمیت قید کر دیا اور اس بات کو احمد بن الملیانی نے محسوس کیا اور بدلہ لینے میں جلدی کی اور حکومت کے خط پر سلطانی علامت ہوتی تھی جو ایک کاتب سے مخصوص نہ تھی بلکہ ان میں سے ہر کوئی جب اپنے خط کو مکمل کر لیتا تو وہ اس پر وہ علامت لگا لیتا کیونکہ وہ سب کے سب معتمد امین تھے اور سلطان کے ہاں اہل مجلس کے رازداروں کی طرح تھے۔

احمد بن الملیانی کا امیر مراکش کو خط لکھنا: پس احمد نے الملیانی نے سلطان کے بیٹے امیر مراکش کو ۶۹۷ھ میں اس کے باپ کے قلم کے بارے میں ایک خط لکھا جس میں اس نے اسے مصامدہ کے مشائخ کے قتل کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ انہیں آنکھ جھپکنے کی بھی مہلت نہ دے اور اس نے اس پر وہ علامت لگائی جس سے کام نافذ ہوتے تھے اور خط پر مہر لگا دی اور اسے ڈاک کے ساتھ بھیج دیا اور خود نکل کر تلمسان چلا گیا اور لوگوں نے اس کے معاملے میں تعجب کیا اور جب سلطان کے بیٹے کو مراکش میں خط ملا تو وہ مصامدہ کے شیوخ کو ان کے مقتل میں لے گیا اور اس نے علی بن محمد اور اس کے بیٹوں اور عبدالکریم بن عیسیٰ اور اس کے بیٹوں عیسیٰ علی منصور اور بھتیجے عبدالعزیز کو قتل کر دیا اور امیر نے اپنے وزیر کو اپنے باپ کے پاس خبر دے کر بھیجا تو اس نے اسے ناراض ہو کر اسی وقت قتل کر دیا اور ایلچی کو اپنے بیٹے کے قید کرنے کے لئے بھیجا اور اس نے ابن الملیانی کو طلب کیا تو وہ گم ہو گیا اور تلمسان چلا گیا اور آل زیان کے ہاں اترا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پھر وہ اس کے بعد اسی سال سلطان کے اندلس سے چلے جانے پر اندلس چلا گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور اس دن سے سلطان نے اپنی علامت کے بارے میں اسی پر اکتفا کیا جسے وہ اپنے بیٹوں اور دوستوں میں سے چنتا اور اس کی بات پر وثوق کرتا اور اس نے اس دور میں اس کام کے لئے عبداللہ بن ابی مدین کو اپنا خاص آدمی مقرر کیا جو اس کے امور مملکت کو سرانجام دیتا تھا یہی اس کے بعد یہ اس دور تک مختص ہو گیا۔

سلطان یعقوب کا بچپن: سلطان یعقوب اپنے بچپن میں اپنی لذات کو ترجیح دیتا تھا اور انہیں اپنے باپ یعقوب بن عبدالحق سے اس کے دینی مقام اور وقار کی وجہ سے چھپاتا تھا وہ شراب نوشی کرتا تھا اور ہم مشرب شراب نوشوں کے ساتھ بیٹھ کر اسے پیتا تھا اور اس کے منصب پر یہودیوں میں سے خلیفہ بن وقاصہ امراء کے دستور کے مطابق اس کے گھر میں اس کی آمدنی و مصارف کا ذمہ دار تھا اور وہ کئی قسم کی خدمات کی وجہ سے اس کے قریب تھا جس اس امیر نے اسے شراب کو تیار کرنے اور اس کی نگرانی کرنے پر مقرر کر دیا اور آئے اس وجہ سے اس کے ساتھ خلوت کا موقع بھی ملتا تھا جو قسمت نے اس کے لئے مقرر کر دیا تھا یہاں تک کہ یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے یوسف نے اس کی حکومت کا بار اٹھایا اور یہ وہ شراب نوشی کی بادہ نوشی میں بھی مسلسل اس کی علو ہمتیں حاصل رہیں اور اس وجہ سے ابن وقاصہ اس کی خلوت میں منفرد ہو گیا نیز اس کے کلی آمدنی و مصارف ہونے کی وجہ سے اس کی ریاست کی شکست بڑھ گئی اور حکومت میں اس کی شان بلند ہو گئی اور خواص اس سے احکام حاصل کرتے تھے اسے ان کے درمیان وجاہت حاصل ہو گئی اور حکومت کی بڑائی سے اس کی قدر بڑھ گئی۔

ابن خلدون کے شیخ کا بیان: اور مجھے میرے شیخ الابلی نے بتایا کہ اس خلیفہ کا ایک بھائی ابراہیم نامی تھا اور ایک عم زاد خلیفہ کے نام سے موسوم تھا جسے لوگوں نے صغیر کا لقب دیا تھا کیونکہ وہ اس نام سے چھوٹے مقام کا عامل تھا اور بنی اسحق میں اس کی رشتہ داری تھی جن کا سردار موسیٰ تھا جو آمدنی و مصارف کی ذمہ داری میں اس کا نائب تھا۔ پس سلطان اپنی بیماری اور علیل کے شدت سے ہوش میں نہ آیا یہاں تک کہ اس نے انہیں اس حال میں پایا جس میں انہوں نے وزراء و شرفاء و علماء و ایک پارٹی کو دھوکے سے قتل کرنے کا پروگرام بنایا تو اس بات نے اسے پریشان کر دیا اور وہ ان کی نگرانی کرنے لگا اور اس نے اس کے مخلص دوست عبداللہ بن ابی مدین تب پہنچے کو راستہ معلوم کرایا جس اس نے جس کے ہاں ان کا بندوبست کرنے کے لئے راہ نکالی اور اسے ان پر حملہ کرنے کی راہ بتائی تو اس نے ان پر ایک ہی زبردست حملہ کیا اور وہ تمیزان اور جو عکسان کے کامرہ میں اس کے پاؤں میں قید ہو گئے اور اس نے آزمائش میں ڈالنے کے بعد خلیفہ کبیر اور اس کے بھائی ابراہیم اور موسیٰ بن یسبتی اور اس کے بھائیوں کو قتل کر دیا اور ان کا مثلہ کیا اور ان کے قوابی و اقارب اور رشتہ داروں پر بھی مصیبت آئی اور ان میں سے کوئی باقی نہ بچا اور اس نے ان میں سے خفیہ طور پر ان کی قرابت کے لئے وقت رکھا یہاں تک کہ اس نے جن لوگوں کو بعد میں قتل کیا ہم ان کا ذکر کریں گے اور ان کے بقیہ لوگوں کی آزمائش کی اور حکومت ان کی گندگی سے پاک ہو گئی اور اسی سے ان کی ریاست کی بربادی اور دوری ہوئی۔ والامور بید اللہ سبحانہ۔

فصل

سلطان ابو یعقوب کی وفات کے حالات

سلطان کے مددگاروں اور خواص میں ابوالفضل بافی کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام حارث نامی تھا اور وہ سلطان کے پاس اس وقت آیا جب وہ خود محل کا عامل تھا اور وہ پے در پے کا دیالو اونچی تھا اور سلطان آزاد غلاموں کو اچھے دل سے مانتا تھا اور تمام لوگ ان سے پردہ نشین کرواتا تھا اور جب اس کے غلام عز کا واقعہ ہوا اور اس پر ایک جرم کے ساتھ سازش کرنے کا اتہام لگایا گیا اور فتنہ کی بنا پر قتل کر دیا گیا تو سلطان کو بچے بہت سے تو اس نے بارے میں جو اس کے گھر میں رہتے تھے شک پیدا ہو گیا اور اس نے تمام آزاد کردہ غلاموں کو قید کر دیا جن میں ان کا خبر وار عز الفلیج بھی شامل تھا اور اس نے بقیہ غلاموں کو چھپا دیا تو وہ ڈر گئے اور اس خبیث شخص کے شیطانی نفس نے اسے سلطان پر اچانک حملہ کرنے کی سجھائی تو یہ اس کے پاس گیا اور وہ اپنے محل کے ایک کمرے میں تھا اس نے آنے کی اطلاع دی تو اس نے اسے آنے کی اجازت دے دی اس نے اسے دیکھا کہ وہ دھکا کر اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہے تو اس نے اس پر حملہ کر کے تیز دھار تلوار سے اس کی آنتیں کاٹ دیں اور بھاگتا ہوا باہر نکل گیا اور ایک مددگار نے اس کا تعاقب کیا تو اس نے اسے شام کے وقت شمالی جانب پا کر پکڑ لیا اور اسے

محل میں لایا گیا تو غلاموں اور خواص نے اسے قتل کر دیا اور سلطان کی میت وہاں سے آگے [illegible] پھر وہ ۷ ذوالقعدہ ۷۰۶ھ بروز بدھ فوت ہو گیا اور وہیں دفن کیا گیا پھر جب محاصرہ ختم ہوا تو اس کی میت کو ان کے قبرستان شالہ میں لا کر اس کے اسلاف کے ساتھ دفن کر دیا گیا والبقاء للہ وحدہ

فصل

سلطان ابو ثابت کی حکومت کے حالات

جب امیر ابو عامر بن سلطان ابو یعقوب جو اس کا ولی عہد تھا [illegible] ۶۹۸ھ میں جلاوطنی کی حالت میں مر گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اس نے اپنے دو بیٹے عامر اور سلیمان ان کے دادا سلطان کی کفالت میں پیچھے چھوڑے اور وہ ان کی تربیت اور اس کے مرحوم بیٹے کی وجہ سے ان دونوں سے محبت رکھتا تھا اور ان دونوں سے اس کی آنکھ ٹھنڈی تھی اور اس کے دل میں ان کی محبت پائی جاتی تھی پس وہ ان دونوں پر مہربان ہوا اور انہیں اپنے دل میں جگہ دی اور امیر ابو ثابت عامر نے اپنی قوم کو اقدام و جرأت اور شجاعت میں [illegible] کیا اور بنی ورتاجن میں اسے ماموں کا رشتہ تھا جن سلطان کی وفات کے وقت انہوں نے خود سے تحریک کی اور [illegible] اور اس کی بیعت کر لی [illegible] کا چچا امیر ابو یحییٰ بن یعقوب بھی اتفاقاً وہاں آ گیا تو انہوں نے اسے اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور امراء اس کے پاس آئے ہوئے تو وہ اس سے امارت کا زیادہ حق دار تھا پس اس نے فرمانبرداری اختیار کر لی اور امر کو پوشیدہ رکھا اور سلطان کی وفات کے وقت خواص اور وزراء جلدی سے نئے شہر میں آئے اور اس کے بیٹے امیر ابو سالم کی بیعت کر لی اور قریب تھا کہ بنی مرین کا اقتدار پارہ پارہ ہو جاتا لیکن اسی وقت امیر ابو ثابت نے عثمان بن یغمراسن کے بیٹوں امیر ابو زیان اور ابو حمو کو تلمسان کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے ان سے الگ ہو جانے کا معاہدہ کیا پھر اس نے انہیں لکھا کہ اگر وہ آئے تو اس سے مدد دے اور اگر یہ بات نہ ہو سکے تو وہ چاہتا ہے کہ وہ دونوں [illegible] تو اس نے اسے قریب سمجھا اور [illegible] کی بیعت [illegible] تو امیر ابو ثابت کی طرف مائل ہو گئے اور ابو سالم کی بیعت کے لئے صرف اہل [illegible] اور [illegible] کچھ لوگ رہ گئے اور نئے شہر میں اس کا [illegible] اور انہوں نے اسے جنگ کا [illegible] کر کے نکلا اور [illegible] گیا اور جنگ کرنے سے بزدلی دکھائی اور ان سے [illegible] کرنے کا وعدہ کیا اور پلٹ کر اپنے گھر [illegible] تو وہ اس سے وہاں ہو گئے اور چپکے چپکے کھسک کر امیر ابو ثابت کے پاس آ گئے اور وہ ان پر جھانکنے والے پہاڑ کی ایک [illegible] تھا اور جب ابو سالم شہر میں [illegible] تو ایک [illegible] اس کے پاس جمع ہو گئے اور [illegible] اس کے [illegible] قتل [illegible]

جدید شہر پر حملہ: پھر اس نے [illegible] کے [illegible] جدید شہر اور اس کے محلات کی [illegible] اس کے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور پہاڑ کے چوٹی تک [illegible] کیا اور [illegible] بن عمر بن [illegible] اس کے مقابلہ میں [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اس کے سامنے [illegible] سے قتل ہو گیا اور [illegible] سے [illegible] ہوا تھا اور سلطان نے اسے اس کی [illegible] سے قتل [illegible] بلاد مغرب کی طرف بھگا دیا اور اس کے [illegible] میں سے [illegible] اور علی اور ان کے بھتیجے [illegible] بن [illegible] سے اس کی [illegible] کی اور امیر ابو [illegible] نے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] ان کا تعاقب کیا اور [illegible] گرفتار کر لیا۔

ابوعامر اور جمال الدین کے قتل کا حکم: اور ابو عامر اور جمال الدین نے [illegible] سے [illegible] کے بارے میں سلطان کا حکم آ گیا [illegible] کے [illegible] کا حکم دیا کہ [illegible] میں ان کے [illegible] اس کا [illegible] تھا اور [illegible] کے [illegible] اور اس کی اطاعت پر [illegible] اور [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اس کے [illegible] پر حملہ کر [illegible] اور [illegible] ابو [illegible] بن [illegible] کے [illegible] کا حکم دیا تو اس نے [illegible] اسے قید کر دیا پھر اس نے اسے قتل کر دیا اور اس نے [illegible] کا حکم دیا [illegible] اور اس رات [illegible] جانے کا حکم [illegible] کہ اس نے [illegible] کر دیا اور اس نے [illegible] رات گزاری اور [illegible] داخل ہوا اور اس نے [illegible] کے لئے اس نے [illegible] کیا اور جب امیر [illegible] کی زیادہ ہو گئی تو وہ اس کے مقام سے تنگ ہو گیا اور اس نے اس کے بارے میں الزام لگایا اور عبدالحق بن عثمان بن محمد بن ابی العلاء بن محمد بن عبدالحق اور اس کے پاس [illegible] تھے جیسے ابراہیم بن عیسیٰ [illegible] اور [illegible] اور [illegible] خواص سے [illegible] ہوا [illegible] کے قتل کا حکم دیا اور اس نے [illegible] حکومت [illegible] کا [illegible] سلطان اور [illegible] حکومت کے بارے میں [illegible] اور اس کی حکومت کے لئے [illegible] تھا اور امیر [illegible] بیعت کے [illegible] اور [illegible] کی طرف گیا تو سلطان نے اس کا تعاقب کیا اور اس کے ساتھ [illegible] کی طرف بھاگ گیا کہ ان کے [illegible] سلطان کی تعزیت کرے پھر [illegible] سے جنگ کرنے کے لئے گیا تو سلطان ان سے پیچھے رہ گیا اور اس نے عبدالحق بن عثمان کے ساتھ [illegible] گرفتار کرنے کے لئے [illegible] تو اس نے [illegible] سلطان [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] میں [illegible] اس کا [illegible] اور ان [illegible] اور اس [illegible] بن [illegible] کا اس کے [illegible] اور اس [illegible] ہوئے [illegible] الزام [illegible] گئے۔

یعیش بن یعقوب اور اس کے بیٹے کا فرار: اور سلطان کا بھائی یعیش بن یعقوب [illegible] کا بیٹا عثمان [illegible] تلمسان کے [illegible] سے مشہور تھا [illegible] امیر [illegible] بن [illegible] عبداللہ بن عبدالحق [illegible] سب کے سب عثمان بن ابی العلاء کے پاس [illegible] میں اس کی جگہ پہنچ گئے اور [illegible] سے [illegible] اور سلطان اپنی قوم کی [illegible] میں خود مختار ہو گیا اور [illegible] کرنے [illegible] سے [illegible] ہو گیا اور جب اس کی حکومت مکمل ہو گئی [illegible] کا معاملہ مرتب [illegible] کیا تو اس نے [illegible] عثمان بن [illegible] ان کے [illegible] ان کے پاس سے چلا جائے کہ [illegible] کیا اور [illegible] تمام [illegible] نے ان کے لئے

وسط پر قابض ہو گیا تو بلاد مغرب اوسط میں ان کے مقامات اور نیز توجین اور مغراوہ کے مقامات میں سے اس کی اطاعت میں آ گئے تھے اور عثمان بن ابی العلاء بن عبداللہ بن عبدالحق نے سبتہ میں جو خلل مچایا تھا اور سلطان کی وفات پر اس نے جو اپنی طرف دعوت دی تھی اور بلاد غمارہ کی طرف جا کر قصر کتامہ پر اس نے جو قبضہ کر لیا تھا اس کی وجہ سے اس نے اسے مغرب کے دارالخلافہ میں بلا لیا تھا جب اس نے مغرب کی طرف سفر کرنے کا عزم کر لیا اور سفر کے دوران جدید شہر سے بنو عبدالواد کی امارت وزیر ابراہیم بن عبدالجلیل کو سپرد کی کیونکہ ان دنوں وہ آبادی سے بھرپور اور بے کار لوگوں اور آلات سے بھرا ہوا تھا اس نے ان کا اچھا انتظام کیا اور ان کے نئے معاملات اور مراتب مقرر کیے کیونکہ منتقل ہو گئے تھے اور اسے خالی چھوڑ دیا گیا تھا جو عثمان بن یغمراسن نے بنی مرین کے مغرب کی طرف منتقل کرنے کے وقت برباد کر دیا تھا اور انہوں نے اس سے نئے قلعوں کے وقت مقرر کیے تھے جب انہوں نے اس کے نشانات کو ختم کیا اور برباد کر دیا اور سلطان نے اپنے قرابت داروں میں سے حسن بن عامر بن عبداللہ کو ان فوجوں کے ساتھ آگے بھیجا اور اسے ابوالعلاء کے ساتھ جنگ کرنے پر سالار مقرر کیا اور وہ جدید شہر میں الوعیر سے روانہ ہو کر ملے تھے جب ابوسرور کی سرحد پر تھے اور جب اس نے تمام سرحدوں سے بنی عثمان بن یغمراسن کے لئے دست بردار ہو گئے تو وہ ۷۰۶ ذوالحجہ میں کوچ کر گیا اور وہ فاس کے شروع میں فاس میں داخل ہو گیا۔

ابوثابت کا مغرب جانا: اور جب ابوثابت ان کے تلمسان کی جراحات سے الگ ہو کر مغرب کو آیا تو اس نے اپنے قرابت داروں میں سے حسن بن عامر بن عبداللہ کو ان بنی واسطان کی فوجوں کے ساتھ اپنے آگے بھیجا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے اسے ابوالعلاء کے ساتھ جنگ کرنے پر سالار مقرر کیا اور یاد رہے مراکش اور اس کے نواح پر اپنے وزراء میں سے یوسف بن محمد بن ابی عیاد بن عبدالحق کو مقرر کیا اور اس نے اسے حکم دیا کہ وہ ان کے احوال کی نگرانی کرتے رہے تو وہ والی بن گیا اور اتر پھر اسے بغاوت کو چھپا لیا تو اس نے مراکش کے والی کو قتل کر دیا اور آل خطاب اور اطراف عیاض کی اور وہاں تمیم کو پکڑ کر جمادی الاولیٰ ۷۰۷ھ میں ذبح کر کے قتل کر دیا اور اپنی دعوت دی اور سلطان کو اپنی آمد کے بجائے جب یہ اطلاع ملی تو اس نے اس کی طرف اپنے وزیر یوسف بن عیسیٰ حسنی کو اور یعقوب بن اصناک کو پانچ ہزار فوج کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور خود بھی ان کے پیچھے ان دستوں کے ساتھ گیا اور یوسف بن ابی عیاد بھی نکلا اور پیچھے سے آگے چلے گئے جب وہ وزیر کے اور اس کی فوجوں کے آنے کی اطلاع ملی تو وزیر نے اس کا تعاقب کیا تو وہ اغمات کی طرف بھاگ گیا پھر جبال ہسکورہ کی طرف بھاگ گیا اور اغمات سے وزیر بن سعید اس کی فصیل سے مزید اس کے پاس چلا آیا اور وزیر یوسف مراکش چلا گیا پھر اس کے پیچھے نکل کر اس سے مل گیا اور ان کے درمیان جنگ ہوئی جس میں ان کے بہت سے آدمی مارے گئے اور وہ شکست کھا کر بھاگ گیا اور سلطان ابوثابت شعبان ۷ رجب کو مراکش میں داخل ہوا اور اس نے ان سازشیوں کے پیچھے پڑ کر ان کے قتل کا حکم دیا جنہوں نے بغاوت کے دوران اس کے ساتھ تھے انہیں قتل کر دیا گیا۔

یوسف بن ابی عیاد کا جبال ہسکورہ میں جانا: اور جب یوسف بن ابی عیاد جبال ہسکورہ میں گیا اور مخلوف بن رحو کے ہاں اترا اور اس سے پناہ کا عہد لیا تو اس نے سلطان کے خلاف اسے چھوڑ دیا اور اسے گرفتار کر کے اس کے آدمی ساتھیوں کے ساتھ مراکش لے آیا جنہوں نے اس معاملے میں جو بغاوت اٹھائی تھی پس سلطان نے انہیں کوڑوں کے ساتھ

عذاب دینے کے بعد ایک ہی شکل میں قتل کر دیا اور یوسف کے سر کو فاس بھجوا دیا جسے اس کی فصیل پر نصب کر دیا گیا اور ان کے سوا جن لوگوں نے بغاوت کے بارے میں اس سے سازش کی تھی ان میں خوب قتل عام کیا گیا اور ان میں سے کئی لوگ مراکش کے دو اوقات میں قتل کئے گئے اور ابن وردان اس کا وزیر تھا۔ جب ابن عطا بجیلی ناراض ہو گیا تو اس نے اسے اور اس کے بنی ودلین اور بنی ورتاجن کے دوستوں کو قید کر دیا اور ان میں سے حسن بن ودلین قتل ہو گیا پھر اس نے انہیں معاف کر دیا اور نصف شعبان کو سکسیوی سے جنگ کرنے اور مراکش کی جہت پر قبضہ کرنے کے لئے نکلا تو سکسیوی نے اس کی اطاعت کر لی اور اس کو تحفے بھیجے تو اس نے اس کی اطاعت و خدمت کو قبول کیا۔

یعقوب بن آصناگ کا زکنہ کا تعاقب کرنا۔ پھر اس نے اپنے سالار یعقوب بن آصناگ کو زکنہ کے تعاقب میں بھیجا یہاں تک کہ وہ بلاد سوس میں داخل ہو گیا اور وہ اس کے آگے اوزال کی طرف بھاگ گئے اور ان کے اثر و رسوخ کا خاتمہ ہو گیا اور وہ سلطان کے پڑاؤ میں واپس آ گیا اور سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ مراکش کی طرف پلٹ آیا اور رمضان میں وہاں اترا پھر بنی ورزگن کی ایک جماعت کو قتل کرنے کے بعد فاس کی طرف لوٹ آیا اور بلاد صنہاجہ میں اپنا راستہ بنایا اور بلاد تامسنا میں گیا اور اسے قبائل کی قیادت سونپ دی اور [illegible] کے شیخ کی طرف [illegible] آیا تو [illegible] ساتھ [illegible] اور ان کے ساتھ شیوخ کو گرفتار کر لیا اور انہیں ملک سے جن میں شعر [illegible] کے متعلق اس کے پاس چغلی کی گئی تھی اس نے انہیں قتل کر دیا اور رمضان کے آخر میں رباط الفتح میں داخل ہو گیا اور اس نے وہاں اعراب کی ایک قوم کو قتل کر دیا جو اس سے جنگ کرنے کو تیار ہوئی تھی پھر نصف شوال کو وہ آزمور اور ابیط کے درمیانی باشندوں سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گیا اور اس نے قوم کو پیچھے کو اکھاڑ دیا اور ان میں خوب خونریزی کی اور قیدی بنائے اور فاس کی طرف لوٹ آیا اور نصف ذوالقعدہ کو وہاں اترا یہاں تک کہ اسے عبدالحق بن عثمان کی شکست اور بجایہ سے ولی کی فوجوں کے ساتھ جنگ کرنے اور ان کے دارالحکومت [illegible] سے عبدالواحد عبدالوادی کے وفات پانے کی خبر ملی اور یہ کہ جہات تلمسان میں عثمان بن ابو العلاء کو [illegible] اختیار کر گیا ہے اور اس نے اس کے ساتھ جنگ کرنے کی ٹھان لی۔

فصل

بلاد الهبط میں عثمان بن ابو العلاء کی مزاحمت کے لئے سلطان کے جنگ کرنے اور غلبے کے بعد طنجہ میں اس کے وفات پا جانے کے حالات

جب شیخ سبتہ میں رئیس ابو سعید فرج بن اسماعیل بن یوسف بن نصر نے سبتہ پر قبضہ کیا تو اس نے وہاں پہنچ کر قصر [illegible] القلعہ [illegible] شیخ [illegible] یوسف بن یعقوب کی [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کے حق میں امارت [illegible] سے دعوت [illegible] عثمان بن ابو العلاء [illegible] بن عبداللہ بن عبدالحق [illegible] نے شریف [illegible] کے [illegible] اس کی حکومت کے لئے ترغیب دی گئی تھی اور [illegible] اس نے اپنے ہاتھ [illegible] سبتہ کے [illegible] کے حکومت میں [illegible] کر کے مغرب کے [illegible] کرے کیونکہ سلطان نے اپنی [illegible] تھا کہ اس نے اسے [illegible] اور اس کی حکومت درست ہو گئی اور عثمان نے [illegible] مغرب کی حکومت کے بارے میں [illegible] کیا اور [illegible] نے اسے [illegible] کر کے [illegible] اور [illegible] نے اس کے [illegible] عبداللہ [illegible] اور [illegible] اس نے اپنی [illegible] اور ان میں سے [illegible] نے اسے قبول کیا اور [illegible] کے [illegible] عثمان [illegible] اور انہوں نے [illegible] کی دعوت دی۔

اصیلا اور العرائش پر قبضہ: پھر اس نے اصیلا اور العرائش پر حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا اور [illegible] سلطان ابو یعقوب کو [illegible] اس نے اس [illegible] کی [illegible] سے اسے [illegible] اور اس نے اپنے بیٹے [illegible] کو فوجوں کے ساتھ بھیجا اور اس نے کئی روز تک [illegible] جنگ کی پھر وہاں سے چلا گیا اور اس کے بعد اس نے اس کے بھائی [illegible] بن یعقوب کو بھیجا اور اسے طنجہ میں [illegible] اور فوجوں کو اس کے پاس اکٹھا کیا اور [illegible] اور عثمان بن ابو العلاء نے اس پر حملہ کیا تو وہ طنجہ سے القصر تک پیچھے ہٹ گیا پھر اس نے اس کا تعاقب کیا [illegible] کے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] تک [illegible] پھر [illegible] شکست کھا گئے اور [illegible] قصر [illegible] کے پاس [illegible] پھر [illegible] داخل ہو گئے پھر سلطان فوت ہو گیا اور [illegible] بن یعقوب ابو ثابت کے خوف سے بھاگ گیا اور عثمان بن ابو العلاء نے [illegible] پر [illegible] کچھ وقت کے لئے ان جہات میں اس کی حکومت قائم ہو گئی اور جب سلطان ابو ثابت مغرب میں آیا تو اسے مراکش میں یوسف بن ابی عیاد کی بغاوت نے مشغول رکھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے چچا [illegible] بن عبدالحق کی [illegible] اپنے [illegible] ابو [illegible] بن [illegible]

عبدالحق کو عثمان بن ابی العلاء کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا گیا۔ وہ اس کی طرف گیا اور [illegible] عثمان اس کے ساتھ جنگ کرنے کو آیا اور اس نے اسے شکست دی اور اس کے ساتھ جو روی سپاہی تھے وہ مارے گئے اور اس جنگ میں عبداللہ [illegible] بھی ہلاک ہو گیا جو سلطان کے تربیت یافتہ غلاموں میں سے وزارت کے بڑے لوگوں میں سے تھا پھر عثمان قصر کتامہ کی طرف گیا اور وہاں اتر کر اس کی جہات پر قابض ہو گیا اور اس کے بعد سلطان مراکش کی جنگ سے واپس آیا اور اس نے بنی مرین اور عرب کے افراد کو [illegible] کر دیا جنہیں اس نے بلاد غمارہ پر حملہ کرنے کا عزم کیا ہے کہ وہ وہاں سے ابن ابی العلاء کی اس دعوت کے [illegible] سے جو اس نے اس کے مغرب کے مقبوضات کے بارے میں جھگڑا کر لی تھی [illegible] پاؤں [illegible] ابن الاحمر نے [illegible] اندلس کے لئے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے مارا مارا [illegible] مقیم تھے بغاوت اور خروج [illegible] کے لئے آیا تھا [illegible] عبدالحق [illegible] سے اٹھا اور جب وہ قصر [illegible] پہنچا تو وہاں اس سے تین دن قبل [illegible] یہاں تک کہ اس کی موت آ گئی۔

عثمان بن ابی العلاء کا فرار اور عثمان بن ابی العلاء واپس آ کے بھاگ آیا اور سلطان بھی اس کے تعاقب میں گیا اور لشکر نے اس سے جنگ کی [illegible] قصر سے نکل بھاگا [illegible] قتل کیا [illegible] سے [illegible] ابو العلاء کی اطاعت سے تمسک کرنے اور اس کی مدد کرنے کی وجہ سے خوب قتل کیا اور [illegible] بنی عبداللہ پر حملہ کر دیا اور راستے لوٹ لیے پھر [illegible] کی طرف چلا گیا اور آخر میں [illegible] ابن ابی العلاء [illegible] کے ساتھ مسجد میں [illegible] کیا اور سلطان نے اپنی فوج کے پڑاؤ کے لئے اور مسجد کی [illegible] بندی کرنے کے لئے [illegible] کو حکم دیا اور [illegible] کے بڑے فقیہ ابو یحییٰ بن ابی الصبر کو اس کے پاس [illegible] کرنے کے لئے بھیجا [illegible] سلطان [illegible] سال [illegible] کے بعد اس کے [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]۔

فصل

سلطان ابو الربیع کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات

جب سلطان ابو ثابت فوت ہو گیا تو اس کا بھائی علی بن سلطان ابی عامر [illegible] مشہور تھا [illegible] حکومت کے قیام کے سبب [illegible] ابو الربیع کی طرف چلے گئے اور انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور [illegible] فوت ہو گیا اور [illegible] سلطان ابی عامر [illegible] کا تعاقب کیا [illegible] سلطان [illegible] بے مثال ترقی ہو گئی۔

ابو یحییٰ بن ابو الصبر [illegible] عثمان بن ابی العلاء [illegible] سلطان [illegible] حکومت [illegible] سلطان [illegible]

ابو شعیب ابن مخلوف: [illegible]

شعیب بن مخلوف بھی خاص بنو مرین کے اختیار کرنے کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا اور جب بنو مرین نے مغرب پر حملہ کیا اور اس کے میدان میں شکست دی اور اس کے خزانوں پر غالب ہو گئے تو بنو مرین کے نیکوکاروں اور بدکاروں نے ان کی صحبت اختیار کی اور بنو عبدالحق کے پندرہ دوستوں کے ساتھ ابو شعیب کے پاس آ گئے اور وہاں کا امام الصلوٰۃ بن گیا اور یعقوب بن عبدالحق اس کے ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والا تھا جس کی وجہ سے اس کے ساتھ تعلق ہو گیا اور حکومت میں اس کی قدر بڑھ گئی اور لوگوں کے درمیان اس کے بیٹوں اقارب اور دوستوں کی عزت بڑھ گئی اور اس شعیب کے بیٹوں عبداللہ ابو القاسم اور محمد نے جو والد کے نام سے مشہور ہے اور ان کے بعد ان کے بھائیوں نے قصر [illegible] میں اس عزت کے ماحول میں پرورش پائی اور سلطان یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا تو یوسف بن عبدالحق نے انہیں اپنی خدمت کے لئے چن لیا اور انہیں اپنے خاص مقامات پر مقرر کیا پھر اس نے انہیں اپنی خدمت کے لئے مرتبہ میں ترقی دی اور امید بندھی ان کو اپنے خواص میں شامل کر لیا یہاں تک کہ ان کا باپ ابو مدین شعیب فوت ہو گیا اور ان میں سے سلطان کے ہاں عبداللہ مقدم تھا اور اس وقت وزارت [illegible] اور محبت کا تعلق بھی ہو گیا اور یہ اس کی مجلس میں اپنے لیے کی وجہ سے یہ مرتبہ حاصل کیا اور اس نے اپنی طرف سے صادر ہونے والے پیغامات اور احکام پر اپنی علامت لگانے کے لئے مخصوص کر لیا اور اسے خراج کا حساب لینے اور ان کے ہاتھوں وصول کئے [illegible] آمدنی [illegible] کے نظم قائم کرنے کے لئے مقرر کیا اور اسے علامت کی بات چیت اور [illegible] کے درجہ تک پہنچانے کے لئے منتخب کیا اور فیصلے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] نے اسے [illegible] کے [illegible] اور اس کی [illegible] پر عنایات [illegible] اور وہ بڑا وسیع [illegible] تھا اور اس کے ساتھ اس نے اس کے بھائی محمد کو [illegible] میں [illegible] جمع کرنے پر حاکم مقرر کیا اور [illegible] نے ابو [illegible] کو [illegible] مبارک [illegible] کے ساتھ آیا اور [illegible] کے اموال [illegible] کے طور پر اس کے پاس آتے تھے اور [illegible] پر [illegible] ہوتی تھی یہاں تک کہ سلطان ابو یوسف فوت ہو گیا کہتے ہیں کہ اس نے السیاق کی [illegible] کے [illegible] اس کے خون میں بھی خیانت کی تھی۔

اور جب سلطان ابو ثابت حکمران بنا تو اس نے اس کے رتبہ کو بحال کیا اور اس کا [illegible] اس کے ساتھ تھا اور اس کی عزت بڑھ گئی اس کے بعد اس کا بھائی ابو الربیع حکمران بنا اور اس نے اس بارے میں اپنے سلف کے طریق کو اختیار کیا اور جب [illegible] کے بیٹوں نے مصیبت ڈالی تو اس نے حکم کے صادر کرنے کے مقام کی وجہ سے ان کی مصیبت ان کے ساتھ [illegible] اور ان کا خیال [illegible] اس میں دخل کرتا تھا اور ان میں سے منصف صرف باقی [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب سلطان ابو الربیع کو حکومت ملی تو اس نے منصف کا [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] یہاں تک کہ وہ سلطان کے ساتھ رہتے تھے اور اس کا انتہائی مقصد عبداللہ بن ابی مدین کے بارے میں [illegible] کرتا تھا اور وہ سلطان ابو الربیع سے [illegible] اپنے رشتہ داروں کی [illegible] اس کی [illegible] ہے۔ [illegible] اور منصف کو [illegible] لوگوں کی باتوں سے معلوم ہو گئیں [illegible] اس نے سلطان سے [illegible] عبداللہ بن ابی مدین سلطان پر [illegible] کے بارے میں [illegible] ہے اور [illegible] اور وہ حکومت کی تاک میں ہے اور وہ اپنے خلاف فیصلے کی سازش کے [illegible] کیونکہ وہ آل یعقوب کے [illegible] میں سے اس کا [illegible] تھا پس سلطان نے اس کے [illegible] کے لئے

جعفری کی اولاد سے اس کی بیٹی کی دوستی کی بنا کو بیان اس کے خاتمہ کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ اسے رومی سالار ابو یحییٰ بن العزفی کے قبضہ میں لے گیا اور وہاں پہنچنے سے سالار نے آتے ہی ... انہوں نے اسے گھوڑوں سے قتل کروا دیا اور اس نے اسے حکومت میں جو مقام و مرتبہ حاصل تھا اس پر حسرت و افسوس کے باعث اس کی جان نکل گئی اور اس نے سلطان کو یہودی کے فریب سے آگاہ کیا اور یہودی کے فریب کا علم ہو گیا اور اس نے اسی وقت خلیفہ بن رقاصہ اور اس کے یہودی ساتھیوں اور ان کے جو خدمت میں لگے ہوئے تھے ختم کر دیا اور ان پر ایسا عذاب کیا کہ وہ دوسروں کے لئے عبرت بن گئے۔

فصل

اندلسیوں کے خلاف اہل سبتہ کے بغاوت کرنے اور سلطان کی دوبارہ اطاعت اختیار کرنے کے حالات

عثمان بن ابی العلاء نے بغاوت اور سبتہ میں اپنے دعوے کے بعد جب سلطان ابو یعقوب تلمسان کی جنگ سے واپس آیا اور وہاں سے اپنے ساتھی العزفی کے ساتھ تلمسان کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اسے اہل سبتہ کے متعلق اطلاع ملی اور ان کے دل اندلسیوں کی دوستی اور ان کی بدسلوکی سے خراب ہو گئے اور ان کے شہر کے ایک مدعی نے بھی اس کے پاس اس قسم کی سازش کی تو اس نے اپنے پروردہ تاشفین بن یعقوب وطاسی کو جو اس کے وزیر کا بھائی تھا بنی مرین کی بہت بڑی فوج اور عرب طبقات کے سپاہیوں کے ساتھ بھیجا اور اسے سبتہ کی طرف جانے اور اس سے جنگ کرنے کا اشارہ کیا پس وہ جلدی سے وہاں کی طرف گیا اور اس کے میدان میں اترا اور جب اس شہر کے لوگوں نے اس کو دیکھا تو انہوں نے ان کے شعار سے ایک دوسرے کو پکارا اور ابن الاحمر کے ... اور ... پر حملہ کر دیا اور وہاں سے ان کے محافظوں اور فوجیوں کو نکال دیا اور ان کی فوج اس میں گھس گئی اور تاشفین بن یعقوب ... اور اس نے سلطان کی اطاعت ... بڑی خوشی ہوئی اور اس نے ... سے ... یحییٰ بن علیہ اور امیر ابو الحسن بن کاتب اور سالار جنگ عمر بن رحو بن عبداللہ بن عبدالحق کو گرفتار کر لیا ... انہوں نے اپنے ... ابو الحجاج بن ابو العلاء ... جہاد کی طرف جانے کے وقت سالار مقرر کیا تھا اور اس نے سلطان کو فتح کا خط لکھا اور اس نے اہل سبتہ کے مشائخ کے سرداروں اور اہل شوریٰ کو اس کے پاس بھیجا اور ابن الاحمر کو اطلاع ملی تو وہ خوف زدہ ہو گیا اور جب سلطان اور مغرب کی فوجیں بندرگاہ تک پہنچیں تو ... ان کی زیادتی سے ... اور ... دونوں ... نے ... جنگ کی اور

اسے محاصرے کی شدت کا اندازہ تھا نیز یہ کہ [illegible] صلح کر [illegible] ہوں۔ پھر جب آیا اس کے بعد اس نے جبل الفتح سے جنگ کی اور اس پر متغلب ہو گیا اور ان کا لیڈر جو [illegible] ہیں [illegible] سے مشہور تھا شکست کھا گیا [illegible] سالار قوم [illegible] نے عبداللہ بن ابی العلاء نے شکست دی اور اسے اس وقت [illegible] جب وہ جبل پر قبضہ کرنے کے بعد بلاد کے درمیان گھومتا پھرتا تھا جس اس نے نصاریٰ کو شکست دی اور ابن [illegible] کو قتل کیا اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کو [illegible] اور سلطان ابو الحجاج نے اپنے ایلچیوں کو صلح میں رغبت کرتے ہوئے اور دوستی کے لئے گفتگو کرتے ہوئے بھیجا اور وہ سلطان کو جہاد کی ترغیب دیتا رہتا تھا اور [illegible] اور اس کے قلعوں سے دست بردار ہو گیا تو سلطان نے اس کی بات کو قبول کیا اور اس کی رغبت کے مطابق اس سے صلح کر لی اور اس کی بہن کا رشتہ طلب کیا تو اس نے اس کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا اور اس نے [illegible] بن عیسیٰ ابن یحییٰ کے ساتھ کئی گھوڑے اور اموال جہادی مدد کے لئے بھیجے اور سلطان کی وفات تک ان کی دوستی قائم رہی۔

فصل

وزیر اور مشائخ کی مدد سے عبدالحق بن عثمان کے بیعت کرنے اور سلطان کے ان پر غالب آنے اور پھر اس کے وفات پانے کے حالات

اس مصالحت اور خط و کتابت کے دوران ابن الاحمر کے ایلچی سلطان کے دروازے پر آتے رہے اور ان کے سربراہ داروں کی اولاد میں سے ایک آدمی ایک وقت اس کے پاس پہنچ گیا جس [illegible] اعلانیہ [illegible] کا ارتکاب کیا اور شراب نوشی پر مداومت کرنے سے بے پروا ہو گیا اور سلطان نے ۷۱۱ھ میں [illegible] کے قاضی ابو غالب المغیلی کو معزول کر دیا اور [illegible] ابو الحسن کو [illegible] ابو یحییٰ کا لقب [illegible] تھا اور وہ [illegible] کی تبدیلی کے طریق پر چلتا [illegible] الشفاء [illegible] اتفاق کرتا تھا اور [illegible] کے درمیان جو معارف [illegible] ہیں [illegible] کیا کرتا تھا۔

ایک روز اس نے اس ایلچی کو [illegible] بلایا اور [illegible] بھی حاضر تھے پس انہوں نے [illegible] پھر اس نے اس کے بارے میں [illegible] اور اس پر حد قائم کی اور اس قوم نے اسے [illegible] غصے سے بھڑک اٹھا اور جب وزیر [illegible] بن یعقوب [illegible] اپنی جماعت کے ساتھ سلطان کے گھر سے [illegible] جا رہا تھا تو وہ اس کے [illegible] ہو گیا اور اس کی پشت سے [illegible] چھپتے ہوئے تھے [illegible] ایلچیوں کے ساتھ اس قسم کے سلوک کرنے والے پر عیب [illegible] ہے [illegible] پھر [illegible] اور [illegible] غصہ آ گیا اور [illegible] اپنے [illegible] لوگوں اور [illegible] کو [illegible] جماعت

بے حال میں محمود نے ان کو حاضر کرنے کے لئے بھیجا لیکن وہ اس کام کے لئے گئے اور قاضی نے جامع مسجد میں چند ولی اور مسلمانوں کو جمع کیا اور ان میں عوام بر فروختہ ہو گئے اور لوگوں کا معاملہ خراب ہو گیا اور سلطان کو خبر پہنچی تو اس نے وزیر کے محافظوں میں فوج بھیج کر اس کی تلافی کی اور ان کو قتل کیا اور ان کے پچھلوں کے لئے اچھی عبرت بنا دیا۔

وزیر کا حسن بن علی سے سازش کرنا: اس وزیر نے اس بات کو اپنے دل میں چھپائے رکھا اور اس نے حسن بن علی بن ابی الاسحاق جو کہ ... سے ... کا سردار تھا اور ... کے ساتھ سازش کی جو ... کا منتظر رہتا تھا اور انہیں وزیر کے ساتھ خصوصی تعلق تھا اور انہوں نے اسے اپنے لئے منتخب کر لیا تھا اور ان سے انہوں نے سرداروں اور ... کے شیر عبد الحق بن عثمان بن محمد بن عبد الحق کی بیعت کرنے اور سلطان کی اطاعت کو ختم کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اس کی بیعت کر لی اور مشورہ سے ان کا کام مکمل ہو گیا اور ... وہ اپنے لوجہد شہر کے باہر نکلا اور انہوں نے اعلانیہ بغاوت کی اور ... کام کیا اور سرداروں کی آنکھوں کے سامنے سلطان ابو الحسن کی بیعت کی اور تازی کے ... چڑھ کر گیا اور سلطان ان کے تعاقب میں گیا اور ان نے ... کیا اور ... کو ... اور ... تازی کی ... آگئے۔

... کے ... بن عثمان بن ... کی بیعت ... کی ... اور ان سے ... کرے اور ... سلطان نے حکومت کے آغاز میں ان سے جو معاہدہ صلح کیا تھا اس کی وجہ سے ... کی ... کہ قوم کی راہ واضح ہو جائے اور سلطان نے ... کہ یوسف بن یعقوب کی اور ... بن ... مرین کی فوج کے ساتھ بھیجا اور ... کے ساتھ ... جب تازی سے منتشر ہو گئے اور مدد کے لئے تلمسان چلے گئے اور سلطان نے ... کرنے کے بعد ... اس کی ... کے ... ان کے ... کا قصد ... تھا اور وہ تازی سے منتشر ہو گئے تو وہ اس کی مدد سے ... ہو گئے اور عبد الحق بن عثمان اور ... اندلس چلے گئے اور ... اقامت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ ... ابی العلاء کے ... نے ... قتل کر دیا اور حسن بن علی ... حاصل کرنے کے بعد سلطان کی مجلس میں اپنی جگہ پر ... گیا اور جب سلطان تازی میں آیا تو اس نے ... کا تسلط ختم کر دیا اور ... کا نشان مٹا دیا اور ... کے مددگاروں اور اس کے رشتہ داروں کو ... کی اور ... قید کر دیا گیا اس دوران میں وہ بیمار ہو گیا اور ... کے ... کا آخر ... ہے۔ ... چند ... کے بعد ... کی ... میں فوت ہو گیا اور سلطان ... کی بیعت ... ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان ابو سعید کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات

جب سلطان ابو الربیع تازی میں فوت ہو گیا تو اس کے چچا عثمان بن سلطان ابی یعقوب نے جو اپنی ماں کی نسبت کی وجہ سے مشہور تھا حکومت کی طرف دیکھنا شروع کیا اور منصب کی قیمت دریافت کی اور اس بارے میں پیش قدمی کی اور جھگڑا کیا اور معاملات گزرنے کے بعد وزراء اور مشائخ محل میں حاضر ہوئے اور عثمان بن سلطان ابی یعقوب ان سے کرسی کی قیمت دریافت کرتا ہوا آیا تو انہوں نے اسے ڈانٹا اور سلطان ابو سعید کو بلا کر اسی رات اس کی بیعت کر لی اور فاس جدید میں اس کی بیعت کے لئے خط بھیجے اور اس نے اپنے بڑے بیٹے امیر ابو الحسن کو فاس کی طرف بھیجا تو وہ ماہ رجب ۷۱۰ھ میں اس میں داخل ہو گیا اور محل کے اندر جا کر اس کے اموال اور ذخیروں سے مطلع ہوا اور دوسرے دن رات کو تازی کے باہر بنی مرین اور دیگر زناتہ عربوں قبائل موحدین مددگاروں قلاعوں پروردہ لوگوں فقہاء صلحاء نقباء عرفاء خواص اور مخلوق نے سلطان کی بیعت کی پھر اس نے امارت سنبھالی اور حکومت اس کے لئے منظم ہو گئی اور اس نے عطیات و انعامات تقسیم کئے اور رجسٹروں کو تلاش کیا اور ناانصافیوں کو دور کیا اور ٹیکسوں کو ساقط کیا اور قیدیوں کو رہا کیا اور اہل فاس سے جو تاوانی ٹیکس اٹھا دیا اور ماہ رجب کو اپنے دار الخلافہ کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں میں اترا اور تمام علاقوں اور مغرب سے اس کے پاس مبارک باد دینے والے وفود آئے پھر اس کے بعد رعایا کے احوال کا جائزہ لینے اور ان میں غور و فکر کرنے کے لئے رباط الفتح کی طرف چلا گیا اور جہاد کا اہتمام کیا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بحری بیڑے بنائے اور جب وہ اس کے بعد عید الاضحیٰ کی قربانی کی عبادت کر چکا تو اپنے دار الخلافہ کی طرف واپس آ گیا پھر اس نے ۷۱۱ھ میں اپنے بھائی امیر ابو البقاء یعیش کو اندلس کی سرحدوں الجزیرہ رندہ اور اس کے اردگرد کے قلعوں پر امیر مقرر کیا پھر اس نے ۷۱۴ھ میں قلعوں سے مراکش پر حملہ کیا کیونکہ وہاں کے حالات خراب تھے اور عدی بن ہنو الہسکوری نے بغاوت کر دی تھی اور اس کی بیعت توڑ دی تھی اس نے اس کے ساتھ جنگ کی اور ایک مدت تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور بزور قوت اس کے قصر میں داخل ہو گیا اور زبردستی سے اپنے دار الخلافہ میں لا کر اسے زمین دوز قید خانے میں بند کر دیا پھر تلمسان سے جنگ کرنے کے لئے واپس آیا۔

فصل

سلطان ابوسعید کے تلمسان پر پہلے حملے کے حالات

جب عبدالحق بن عثمان نے سلطان ابوالربیع کے خلاف خروج کیا اور تازی کے سردار حسن بن علی بن ابی الطلاق کی مدد سے تازی پر متغلب ہو گیا اور اس نے اپنی بیعت لی اور بنی عبدالواد کے سلطان ابوحمو موسیٰ بن عثمان کے پاس جاتے تھے تو اس باعث سے بنی مرین کو چھوڑ کر دیا اور ان کے پیچھے جا لگے تھے اور جب حکومت کے بڑی سلطان ابوثابت کے پاس چلے گئے اور وہ ان کی طرف بڑھا تو اس سے بنی مرین کے لیے جزیہ اٹھے اور سلطان ابوسعید نے امارت سنبھالی اور ان کے دلوں میں ان کی عداوت نے جگہ لی ہوئی تھی اور جب سلطان کی امارت مستحکم ہو گئی اور اس نے مراکش کی جانب پر قبضہ کر لیا اور بلاد اندلس سے معاہدہ کر لیا اور مغرب کے کام سے فارغ ہو گیا تو اس نے تلمسان سے جنگ کرنے کا عزم کیا اور ۷۱۴ھ میں جلدی سے اس کی طرف گیا اور جب وادی ملویہ پہنچا تو اس نے اپنے دونوں بیٹوں ابوالحسن اور ابوعلی کو دونوں بازوؤں کے مقدمہ میں آگے بھیجا اور خود ان دونوں کے ساتھ میں چلا اور اسی ترتیب کے ساتھ بلاد بنی عبدالواد میں داخل ہو گیا اور اس نے ان کو لوٹا اور ان کی فصلوں کو برباد کر دیا اور وجدہ سے مقابلہ کیا اور اس سے شدید جنگ کی اور اسے بزور قوت فتح کر کے جلدی سے تلمسان کی طرف گیا اور اس کے میدان میں ملعب میں اترا اور موسیٰ بن عثمان اس کی فصیلوں کے پیچھے قلعہ بند ہو گیا اور اس کے بیرونی زوال رہ گیا اور بقیہ مضافات پر غالب آ گیا پس اس نے انگور خراب تباہ کیا اور اس کی جہت کو برباد کیا اور بنی یزناسن کے جبال پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد ندرومہ کو فتح کیا اور ان میں تخریب کی اور وجدہ تک پہنچ گیا اور اس کے پڑاؤ میں اس کے ساتھ اس کا بھائی یعیش بن یعقوب بھی تھا جس کے متعلق اسے کچھ شک ہو گیا تو وہ تلمسان کی طرف بھاگ گیا اور ابوحمو کے پاس اترا اور سلطان اسی ترتیب کے ساتھ دارالملک کی طرف واپس آ گیا اور وہاں قیام کیا اور اس نے اپنے بیٹے امیر ابوعلی کو تازی کی طرف بھیجا اور اپنے باپ کے خلاف اس کے خروج کے حالات ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

امیر ابو علی کے بغاوت کرنے اور اس کے باپ کے درمیان ہونے والے واقعات

سلطان ابوسعید کے دو لڑکے تھے۔ ان میں سے بڑا لڑکا اس کی حبشی لونڈی سے تھا جس کا نام علی تھا اور چھوٹا عیسائی قیدیوں کی ایک لونڈی سے تھا جس کا نام عمر تھا اور اس بھائی سے اسے اس کی پیدائش سے ہی بڑا پیار اور تعلق تھا اور وہ اس پر بڑا مہربان اور اس کا بہت دلدادہ تھا اور جب اس نے مغرب کی حکومت پر قبضہ کیا تو اس نے اسے بھی اپنی ولی عہدی کے لئے تربیت دی حالانکہ اس وقت وہ جوان تھا اور ابھی اس کی مسیں بھی نہیں بھیگی تھیں اور اس نے اس کے لئے امارت کے القاب وضع کئے اور اہم شخصیات خواص اور فوجیوں کو اس کے ساتھ مقرر کر دیا اور اسے اپنے خطوط میں علامت لگانے کا حکم دیا اور اس کی وزارت پر ابراہیم بن عیسیٰ الیرنیانی کو مقرر کیا جو ان کی حکومت کا پروردہ اور اس کے بڑے تربیت یافتہ لوگوں میں سے تھا اور جب اس کے بھائی نے دیکھا کہ اس کے باپ کا میلان اس کی طرف ہے اور وہ اس کے ساتھ بہت حسن سلوک کرنے والا تھا تو وہ اس کے پاس آ گیا اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور اپنے آپ کو اپنے باپ کی اطاعت میں اس کا نوکر بنا دیا اور امیر ابو علی کی بیعت ہو گئی اور قوانین کے لوگ اس کے پاس آئے اور اس نے ہر طرف سے گفتگو کی اور شہروں نے اسے تحائف بھیجے اور اس کے نام سے خط بھیجے اور خطبہ میں نام لکھے گئے اور عطیات مقرر کئے اور قریب تھا کہ وہ خود مرتدم ہے۔

سلطان ابو سعید کی تلمسان سے جنگ سے واپسی: اور جب ابو سعید ۷۱۴ھ میں تلمسان کی جنگ سے واپس آیا تو تازی میں ٹھہر گیا اور اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو فاس کی طرف بھیجا اور جب امیر ابو علی فاس میں پہنچ گیا تو اس کے دل میں اپنے باپ کے خلاف بغاوت کرنے اور اسے امارت سے اتارنے کا خیال آیا اور سلطان کے ساتھ قریب رہنے والوں نے اسے بھڑکایا یہاں تک کہ اس نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور اس نے سرکشی کی اور بغاوت پر اتر آیا اور اپنے ہی بھائی کی اور اپنی دعوت دی تو لوگوں نے اس کی اطاعت کر لی کیونکہ سلطان نے اس سے معاہدہ کیا تھا اور اب اس نے سلطان کے ساتھ جنگ کرنے کے ارادے سے چل پڑا اور شہر کے میدان میں پڑاؤ کیا جس وقت کہ اپنی فوج کے ساتھ ایک آدمی لوٹ آئے اور دوسرے پیچھے کرتے ہوئے تھے بعض امیر بھاگ کر اپنے وزیر کے بارے میں کوئی بات معلوم ہوئی تو قسمت کی بنا پر اس کے دل میں اسے گرفتار کرنے کا خیال آیا کیونکہ اس نے طاعت کی تھی اس کے اور سلطان کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ چل رہا ہے جس پر اس نے اس کام کے لئے عمر بن یخلف الفرداوی کو بھیجا اور وزیر بھی اس کی فریب کارانہ چال کو سمجھ گیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور سلطان ابو سعید کی طرف بھاگ آیا تو اس نے اسے قبول کیا اور اس سے راضی ہو گیا اور وہ اپنے بیٹے سے ملاقات کرنے کے

نے کوچ کر دیا اور جب وہ تازی کے درمیان اترے تب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو سلطان نے میدان کارزار میں مطلبی فتح پائی اور اس کی فوج شکست کھا گئی اور وہ تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد [illegible] نے زخمی کر دیا تھا بھاگ گیا اور زخمی اور شکست خوردہ ہو کر تازی پہنچ گیا اور اس کا بھائی امیر ابوالحسن اس کی مصیبت کے بعد اپنے باپ کے حق کی ادائیگی کے لیے اپنے بھائی ابو علی کے مددگاروں سے نکل کر اس کے پاس چلا گیا تو سلطان فتح اور غنیمت اور اچھے انجام سے خوش ہوا اور امیر ابو علی نے اپنی فوجوں کے ساتھ تازی میں پڑاؤ کیا اور خواص نے سلطان اور اس کے بیٹے کے درمیان [illegible] صلح کی کوشش کی تو سلطان [illegible] امارت سے کچھ حصہ دے اور وہ تازی اور اس کی جہات پر اکتفا کرے پس سلطان اور ان دونوں کے درمیان صلح ہو گئی اور عہدوں اور [illegible] اور اہل [illegible] کے مشائخ کے سردار حاضر ہوئے اور [illegible] معاہدہ ہو گیا۔

امیر ابو علی کی فاس کی طرف واپسی پھر امیر ابو علی [illegible] کی طرف بادشاہوں کی طرح واپس آ گیا اور مغرب کے [illegible] کی بیعت اور ان کے وفود اس کے پاس آئے اور اس کی امارت منظم ہو گئی پھر اس کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور اس کا مرض شدید ہو گیا اور وفات کے قریب پہنچ گیا اور لوگوں کو اپنے متعلق خدشہ ہوا کہ اس کی وفات کے [illegible] ہو جائے گا اور وہ ہر طرف سے تازی میں سلطان کے پاس آنے لگے حتیٰ کہ امیر ابو علی سے اس کے وزیر ابو محمد بن [illegible] اور اس کے کاتب [illegible] اور [illegible] کے خواص [illegible] کے پاس چلے گئے اور [illegible] امر کے لئے آمادہ کیا پس وہ تازی سے اٹھا اور تمام [illegible] اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس نے [illegible] کیا اور اس کے [illegible] کے لئے قسم کھائی اور اپنی بادشاہت کے [illegible] اور اپنے بیٹے امیر ابوالحسن کو اس کے بھائی ابو علی کی جگہ ولی عہد بنایا اور اسے امارت [illegible] اور ابو علی اپنی حکومت کی ایک مدت تک [illegible] کے ساتھ الگ ہو گیا جس کا [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] ہو گئی اور اسے اپنی حکومت کا استقلال معلوم ہوا تو اس نے اپنے باپ کی طرف صلح کا پیغام بھیجا اور مال اور [illegible] وفا کرنے کا [illegible] کیا تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور دونوں کے درمیان صلح ہو گئی اور امیر ابو علی اپنے خواص اور قرابت داروں کے ساتھ نکلا اور [illegible] میں [illegible] اور سلطان نے ان کے ساتھ جو شرط کی تھی اسے پورا کیا [illegible] طرف کوچ کر گیا اور سلطان نے شہر میں [illegible] اور اس کے محل میں اترا اور اپنے ملک کے حالات کو درست کیا اور اپنے بیٹے ابوالحسن کو [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اور اپنے [illegible] ولایت کے [illegible] اور [illegible] مغرب کے [illegible] آئی [illegible] اپنی حالت میں واپس آ گئے۔

امیر ابو علی کی سجلماسہ میں آمد اور امیر ابو علی سجلماسہ [illegible] آیا اور وہاں بادشاہوں کی طرح [illegible] عربوں نے اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تھی [illegible] اور [illegible] قلات [illegible] کیا اور [illegible] سے جنگ کر کے انہیں فتح کیا اور ان پر غالب ہو گیا اور [illegible] کے [illegible] تک کی زبان تک کہ وہ [illegible] کی اطاعت [illegible] ہو گئے [illegible] عبدالرحمن بن [illegible] نے [illegible] کے بیٹے [illegible] اس پر غالب آ گیا اور [illegible]

پر بادشاہ بنایا اور اس نے بلاد قبلہ میں بنی مرین کے لئے حکومت و سلطنت قائم کی اور ۷۲۲ھ میں سلطان کا باغی ہو گیا اور وہ [illegible] پر متغلب ہو گیا اور مراکش کو حاصل کرنے کے لئے بڑھا پس سلطان نے اس کے بھائی امیر ابو الحسن کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اسے جنگ کے لئے بھیجا اور خود اس کے پیچھے گیا اور مراکش میں مشغول ہو گیا اور اس نے اس کی اطراف کی درستگی کی اور اس کی سرحدوں کو مضبوط کیا اور اپنی حکومت کے پروردہ ابو زکریا یحییٰ بن عثمان کو وہاں کا امیر مقرر کیا اور اپنی فوجوں کے ساتھ الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا پھر ۷۲۵ھ میں امیر ابو علی سجلماسہ سے اپنی فوجوں کے ساتھ اٹھا اور جلدی سے مراکش کی طرف گیا پس جب اس کے کمانڈروں کے بارے میں اس کے امر کی تکمیل ہوئی اس کی فوجوں میں اختلاف پیدا ہو گیا پس اس نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور بات ختم ہو گئی اور مراکش اور اس کے نواح پر قبضہ کر لیا۔

اور سلطان تک جب اطلاع پہنچی کہ وہ قلعہ کو فتح کرنے اور اس کی سرحدوں کو درست کرنے کے بعد اپنے دار الخلافہ سے فوجوں کے ساتھ نکلا اور اس نے خوب عطیات دیئے اور اپنے بیٹے امیر ابو الحسن ولی عہد کو اپنے آگے بھیجا جس کا علم اس کی فوجوں میں چلتا تھا اور خود اس کے پیچھے آیا اور وہ ترتیب کے ساتھ چلا اور جب وہ [illegible] کے [illegible] میں پہنچا تو ابو علی اور اس کی فوجوں کے خوب خون سے [illegible] ہو گئے پس انہوں نے ان پر حملہ کیا اور وہ شب بھر [illegible] رہے اور اس نے ان کے [illegible] خوب خونریزی [illegible] شکست ہوئی اور ان کی فوج کی شکست کا آخری اور [illegible] ان کے پیچھے بھی گئی اور وہ یہاں [illegible] میں داخل ہو گیا اور اس کی تلواریں اس کی گردن پر چل گئیں اور انہیں [illegible] کی [illegible] سے [illegible] پہنچی یہاں تک کہ امیر ابو علی اپنے گھوڑے سے اتر کر پیدل ہو گیا اور بہت تھوڑے [illegible] اور [illegible] کے قتل [illegible] کے بعد وہ اس پہاڑ کی [illegible] سے نکل گیا اور [illegible] چلا گیا اور سلطان نے مراکش کے [illegible] کو درست کیا اور موسیٰ بن علی کو وہاں کا امیر مقرر کیا پس اس کی [illegible] وقت [illegible] اس کی امارت کا [illegible] اور الحضرۃ کی طرف لوٹ گیا پس امیر ابو علی نے عاجزانہ طور پر درگزر کرنے اور دوبارہ صلح کرنے کی درخواست کی [illegible] کیونکہ وہ اس کی محبت [illegible] تھا اور اس بارے میں اس سے عجیب و غریب باتیں نقل کی جاتی ہیں اور وہ الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور امیر ابو علی [illegible] کے [illegible] میں [illegible] تھا اور یہاں تک کہ سلطان فوت ہو گیا اور اس کا بھائی سلطان ابو الحسن اس پر غالب ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

مندیل الکتانی کی مصیبت اور اس کے قتل کے حالات

اس کا باپ محمد بن احمد الکتانی [illegible] کی حکومت میں ممتاز لوگوں میں سے تھا اور جب [illegible] عبد الرحمن کا [illegible] چلا

ہوا اور ان کی بیعت پر پیش ہوئی تو وہ مراکش [illegible] کی طرف آ گیا اور [illegible] کی اطاعت [illegible] بنا لیا اور یعقوب بن عبدالحق سے اسے ملا دیا اور مغرب کے تمام بادشاہوں میں سے جو لوگ اس کے رقیب تھے ان کے ساتھ اس کے مصائب میں شامل ہو گیا اور [illegible] چھوڑ کر [illegible] کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم نے [illegible] مختصر تعارف میں اس کا ذکر کیا ہے اور سلطان یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے یوسف بن یعقوب کے پاس [illegible] کے [illegible] نافرمانی [illegible] انہوں نے اسے [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] اور اس نے سے دور [illegible] اور اس کی [illegible] کی حالت میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] ابو یعقوب کے دور [illegible] میں شامل [illegible] کے مقام سے [illegible] وہ سلطان کے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] دولت [illegible] سے ان کے [illegible] اور اس کی [illegible] کے باعث [illegible] کا حکمران تھا جس میں اس کی حیثیت مطلق تھی اور اس کے دولت اور [illegible] سے [illegible] تھا۔

اور جب [illegible] اور [illegible] ہوئے تو ان پر سلطان غالب ہوا اور اس نے ان سے [illegible] باپ پر [illegible] اور [illegible] [illegible] ان کی [illegible] [illegible] علی بن محمد [illegible] [illegible] سلطان ابو یعقوب فوت ہو گیا اور [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] ان کے بھائی ابو [illegible] کے پاس [illegible] اور [illegible] نے اس کی بہت تکریم کی اور وہ اپنے مغرب کی طرف لوٹ گیا اور سلطان یوسف بن یعقوب کا [illegible] تلمسان میں [illegible] اس کے بھائی ابو [illegible] بن یعقوب [illegible] کی مصاحبت [illegible] اور ان کے درمیان [illegible] سلطان [illegible]

ابو سعید کا مغرب کا حکمران بننا: جب اس نے مغرب کی امارت [illegible] اس کے پاس [illegible] اس نے اسے [illegible] لیا اور اسے [illegible] اس کی [illegible] اور اسے اپنی علامت [illegible] اور اپنے [illegible] بیٹوں کی تعلیم کے لئے چن لیا اور وہ اس مقام پر بلند ہو گیا اور اپنے خزانے سے [illegible] اور [illegible] کی بہت اطاعت کرتا تھا اپنی امارت کے آغاز سے ہی اپنے باپ کا مخلص رہا تھا اور جب اس نے خود سری کی اور اپنے باپ کو [illegible] اس کے پاس چلا گیا پھر جب اسے اس کی امارت کے انتقال کا [illegible] ہوا [illegible] اور [illegible] نے اسے اپنے [illegible] کہ اس پر [illegible] جب [illegible] اس نے اس کی خدمت میں [illegible] کہ جب وہ اس کے باپ کی [illegible] دیا اور [illegible] سے [illegible] اس نے اس [illegible] اور اس کے ہلاک کرنے کے بارے میں بھی وہ فیصلہ کیا جس پر خاندان نے وہ فیصلہ [illegible] رکھنے والے کا [illegible] اس نے بلانے کا حکم دیا اور [illegible] سلطان پر [illegible] اور [illegible] کہا کہ [illegible] بہت [illegible] دیا کرتا تھا اور اس نے اس [illegible] کلمات اور [illegible] یاد رکھا اور [illegible] نے اپنے بیٹے ابو الحسن [illegible] [illegible] کی اجازت دی تو اس نے اسے قید کر لیا اور اس نے اموال کا [illegible] اور اس کی [illegible]

[illegible] سے نصیحت رکھا پھر قید خانے میں اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا اور بعض کہتے ہیں کہ [illegible] کر کے مار دیا اور وہ پیچھے رہنے والوں کے لئے عبرت بن کر رہ گیا واللہ خیر الوارثین۔

فصل

سبتہ میں العزفی کے بغاوت کرنے اور جنگ کرنے پر سلطان کی وفات کے بعد سبتہ کے اس کی اطاعت میں آنے کے حالات

جب رئیس ابو سعید نے بنو العزفی پر غلبہ پایا اور [illegible] گیا تو یہ وہاں پر غرناطہ کی حکومت میں رہے جو بنی الاحمر کا تیسرا بادشاہ تھا یہاں تک کہ سلطان ابوالربیع نے ۷۰۹ھ میں سبتہ پر قبضہ کر لیا تو انہوں نے اس سے مغرب کی طرف جانے کے لئے بات چیت کی پس یہ فاس جا کر وہاں مقیم ہو گئے اور ابو طالب کے بیٹے یحییٰ اور محمد اور عبدالرحمٰن ان کے سرداروں اور بڑے لوگوں میں سے تھے اور وہ اہل علم کی مجلس میں جاتے تھے کیونکہ وہ علم کے حصول کے حامی تھے اور سلطان ابو سعید نے اپنے باپ کے بیٹوں کی امارت میں [illegible] اور یحییٰ بن ابو طالب اس کے ساتھ رہتا تھا جب اس نے اس سے رابطہ کیا اور وہ اس کا مصاحب بن گیا [illegible] جب اس نے [illegible] اور ان کے ساتھیوں [illegible] اور ان کے مقاصد کو پورا کیا اور یحییٰ کو سبتہ پر امیر مقرر کیا اور انہیں ان کی امارت [illegible] میں اس کی طرف کوچ کر گئے اور انہوں نے سلطان ابو سعید کی دعوت کو قائم کیا اور اس کی اطاعت سے [illegible] ہو گئے پھر امیر ابو علی نے اپنے باپ کی حکومت پر غلبہ [illegible] سرکشی اختیار کی تو اس نے سبتہ پر قبضہ کر لیا [illegible] العزفی کو امیر مقرر کیا اور یحییٰ بن ابو طالب [illegible] فاس آ گئے اور سلطان کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور اس دوران میں ابو طالب فاس میں فوت ہو گیا یہاں تک کہ امیر ابو علی نے اپنے باپ کے خلاف خروج کیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں تو یحییٰ بن ابو طالب اور اس کا بھائی امیر ابو علی کے مددگاروں سے الگ ہو کر سلطان کے پاس چلے گئے پس جب وہ جدید شہر میں مشغول ہو گیا اور سلطان نے اس سے جنگ کی تو اس وقت سلطان نے یحییٰ بن ابو طالب کو سبتہ کا امیر مقرر کیا اور اسے وہاں بھیجا تا کہ وہ وہاں جا کر اس کی دعوت کو قائم کرے اور اس نے اس کے بیٹے محمد کو [illegible] اور اس نے سلطان کی اطاعت اور دعوت کو وہاں قائم کیا [illegible] اور اس کا بیٹا ابو حاتم

اس کے ساتھ مغرب سے واپس آنے کے بعد ۷۲۸ھ میں وہیں فوت ہو گیا پھر اس نے سلطان کی اطاعت چھوڑ دی اور امراء کی جماعت کو قید کر دیا اور اپنے اسلاف کے حال کی طرف واپس آ گیا کہ جس کی شورش سے کام لے۔

اندلس سے عبدالحق بن عثمان کی آمد: اور اس نے اندلس سے عبدالحق بن عثمان کو طلب کیا تو وہ اس کے پاس آ گیا اور اس نے اسے جنگ پر امیر مقرر کیا تاکہ انتشار پیدا کرے اور اپنی جنگ سے سلطان کے عزائم کو کمزور کرے اور سلطان نے بنی مرین کی فوجیں ان کی طرف بھیجیں اور اس کے ساتھ جنگ کرنے پر وزیر ابراہیم بن عیسیٰ کو مقرر کیا پس اس نے اس پر جو حائل تھی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور ان سے اپنے بیٹے کی تلاش میں مشغولیت کا بہانہ کیا پس سلطان نے اسے اپنے وزیر ابراہیم کے پاس بھیجا تاکہ اسے اپنی اطاعت دے اور وہ اسے چھوڑ دے اور اسے خفیہ جاسوسوں کے ذریعے اطلاع ملی کہ اس کا بیٹا ... کے ... وزیر کے خیمے میں ہے جہاں اسے گرفتار کرنے کا موقع مل سکتا ہے پس اس نے اس پر شب خون مارا۔

عبدالحق کا وزیر کے خیمے پر حملہ: اور عبدالحق بن عثمان نے بیٹے تو اس دور کے تمام سرداروں کے ساتھ وزیر کے خیمے پر حملہ کیا اور اسے اس کے باپ کے پاس لے آیا اور فوج پر گھبراہٹ طاری ہو گئی کہ انہیں کوئی خبر نہ ملی یہاں تک کہ وزیر نے ابن العزفی کو تلاش کیا اور انہوں نے اس بارے میں اپنے قائد ابراہیم بن عیسیٰ الوزیر پر اتحاد کی مدد کرنے کا الزام لگایا پس ان کے مشائخ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کی اطاعت کی آزمائش کرتے اور سلطان کی خیر خواہی دیکھنے کے لئے اسے سلطان کے پاس لے گئے تو اس نے ان کا شکریہ ادا کیا اور اپنے وزیر کو اس کی خیر خواہی آزمانے کے لئے رہا کر دیا اور اس کے بعد یحییٰ بن العزفی سلطان کی رضا اور دوستی کی جستجو میں لگ گیا اور سلطان ۷۲۹ھ میں اس کی اطاعت کی آزمائش کے لئے متوجہ ہوا اور اسے سبتہ پر امیر مقرر کیا اور اس نے اپنے آپ پر سلطان کے لئے ٹیکس پیش کرنے کی شرط لگائی اور ہر سال اسے بحری تحائف دیتا اور مسلسل یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ یحییٰ العزفی ۷۳۲ھ میں فوت ہو گیا۔

محمد کی امارت: اور اس کے بعد اس کے بیٹے محمد نے اپنے چچا محمد بن علی ملقب ابی القاسم کی نگرانی کے لئے امارت سنبھالی جو ان کے قرابت داروں کا شیخ تھا نیز وہ سبتہ میں بحری بیڑوں کا قائد تھا اور اس نے قائد یحییٰ الرنداحی کے اندلس جانے کے بعد سبتہ کی نگرانی سے محمد الحمیری اور سبتہ کے نیکوں نے اختلاف کیا اور سلطان نے موقع پا کر ۷۲۸ھ میں اس پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اور انہوں نے اپنی اطاعت دینے میں جلدی کی اور محمد بن یحییٰ مقابلے سے عاجز آ گیا اور محمد بن یحییٰ نے اسے اپنی طرف سے گمان کیا اور ضعیف کے چھپے ہوئے ... کے ساتھ امارت سے معزول ہو گیا اور اس کے پاس جمع ہو گئے اور سرداروں نے انہیں اس بات سے روکا اور انہیں اطاعت پر آمادہ کیا اور العزفی کے بیٹے کو سلطان کے پاس لے گئے تو انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور سلطان سبتہ میں اترا اور اس کی جہات کو درست کیا اور اس کے قلعوں کو مرمت کیا اور اس کی خرابیوں کی اصلاح کی اور اپنے خاص آدمیوں اور اپنی مجلس کے خواص کو اس کے مضافات پر عامل مقرر کیا پس اس نے اپنے حاجب عامر بن فتح اللہ السدراتی کو اس کے محافظوں کا امیر مقرر کیا اور ابوالقاسم بن ابی مدین کو اس کے ٹیکس اکٹھا کرنے اور اس کی عمارتوں کی دیکھ بھال کرنے اور اس میں اخراجات کے لئے مال نکالنے پر مقرر کیا اور مشائخ کے سرداروں

کو بڑے بڑے انعامات دیے اور ان کی جاگیروں اور وظائف کو بڑھایا اور سبتہ میں افراگ نامی شہر بنانے کا اشارہ دیا پس وہ ۷۲۹ھ میں اس کی تعمیر میں مشغول ہو گئے اور وہ اسے پورا اپنے دارالخلافہ کی طرف لوٹ آئے۔

فصل

کتابت اور علامت کے لئے عبدالمہیمن کے آنے کے حالات

بنو عبدالمہیمن سبتہ کے اشراف گھرانوں میں سے تھے اور ان کا نسب حضرموت سے ملتا ہے۔ ان کا جد اعلیٰ صاحب عظمت و جلال اور اہل علم تھے اور ابو طالب اور ابو حاتم کے زمانے میں ابو محمد سبتہ کا قاضی مقرر ہوا۔ ان کے ساتھ قرابت داری بھی تھی اور اس کا بیٹا عبدالمہیمن عظمت و جلالت کی گود میں پروان چڑھا اور اس نے عربی زبان کا علم استاد ... سے سیکھا اور اس میں مہارت حاصل کی اور جب ۷۰۵ھ میں رئیس ابو سعید کی مصیبت ان پر نازل ہوئی اور انہیں غرناطہ لایا گیا تو ان میں قاضی محمد بن عبدالمہیمن اور اس کا بیٹا بھی لائے گئے اور عبدالمہیمن نے غرناطہ کے مشائخ سے علم حاصل کیا اور عربی زبان اور حدیث کے بارے میں اس کے علم و بصر میں اضافہ ہو گیا اور سلطان محمد بن مخلوع کے حضور میں کاتب بن گیا اور اس کے وزیر محمد بن عبدالحکیم الرندی نے جو اس کی حکومت پر غالب تھا اسے بنی الحکیم کے مخصوص دوستوں کے ساتھ قریب کر لیا پھر ابن عبدالحکیم کی مصیبت کے بعد سبتہ واپس آ گیا اور اس کے قائد یحییٰ بن مسلمہ کا مدت تک کاتب رہا اور جب ۷۰۹ھ میں بنو مرین نے سبتہ کو واپس لیا تو اس نے کتابت پر اکتفا کیا اور اپنے اسلاف کے طریق کے مطابق حصول علم و مروت اختیار کرنے کے طریق پر گامزن رہا۔

سلطان ابو سعید کا مغرب پر قبضہ اور جب سلطان ابو سعید مغرب پر قابض ہو گیا اور ولی عہدی میں با اختیار ہو گیا اور اس کا بیٹا ابو علی بھی جو ہمت اور اہل علم کا عاشق اور ان کے طریق کو اختیار کرنے والا تھا، حکومت پر غالب ہو گیا اور اس کی حکومت موحدین کے زمانے سے ان بدعات کی وجہ سے جو ان کے آغاز میں پائی جاتی تھیں مراسلت کے کام سے خالی تھی اور امیر ابو علی کو بلاغت اور زبان میں کچھ بصیرت حاصل تھی جس کی وجہ سے اس نے اس کام کو سمجھ لیا۔ ان کی حکومت اٹھنے کا مجموعہ سے خالی تھی اور یہ ان کے خط میں پائے جاتے ہیں جس میں انہوں نے عبارت حاصل کی ہے اور اس نے دیکھا کہ اس فن میں نگاہیں عبدالمہیمن کے مرتبہ ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہیں پس وہ اس کا مددگار ہو گیا اور وہ اپنے باپ کے ملک کے ... کے وقت میں کثرت سے آیا کرتا تھا پس امیر ابو علی نے اسے مزید نوازشات سے نوازا اور اس کے مقام کو بلند کیا اور اس سے کتابت کرنے کو کہا اور وہ اس کی بات نہ مانتا تھا مگر جب اس نے بتدریج التزام کرایا تو ۷۱۴ھ میں اپنے عامل سبتہ کو اشارہ کیا کہ وہ اسے ان کے دروازے پر واپس بھیج دے پس اس نے اپنی کتابت اور علامت اسے سپرد کر دی یہاں تک کہ جب ابو علی نے

اپنے باپ کے خلاف بغاوت کی تو عبدالحق بن عثمان ابن ابی العلاء کے پاس چلا گیا اور جب ابوعلی نے جدید شہر کا محاصرہ کیا تو اس نے صلح کر لی اور سلطان پر جو شرطیں لگائی گئیں ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ عبدالحق اس کے ساتھ رہے گا اور سلطان نے اس شرط کو پورا کیا اور جب ابوعلی [illegible] چلا گیا اور اس نے قسم کھائی کہ اگر اس نے اسے پا لیا تو وہ ضرور اسے قتل کرے گا تو عبدالحق [illegible] کے لئے اپنا معاملہ سلطان کے پاس لے گیا اور اس کی پناہ چاہی [illegible] آپ اس کے ساتھ [illegible] لایا تو اس کی [illegible] اس کا اکرام کیا اور اس سے [illegible] شیخ کی تقرری سے [illegible] کی خدمت میں داخل آنے کا حکم دیا اور اسے اپنے [illegible] اور اسی حالت میں رہا اور حکومت کے [illegible] خواص [illegible] الغزاۃ نے اسے اپنے لئے چن لیا اور [illegible] کا اس سے تعلق [illegible] اور جب [illegible] کی طرف ہو تو سلطان نے اپنی ملاقات ابوالقاسم بن ابی مدین کو [illegible] وزیر [illegible] تھا اور [illegible] کے [illegible] اور ان کی اصلاح کرنے اور ان کے لئے میں عبدالحق کی طرف رجوع کیا کرتا تھا یہاں تک کہ سلطان [illegible] کی اس بات کا پتہ چلا تو اس نے اسے [illegible] کر لیا اور [illegible] کے بعد [illegible] حکومت [illegible] ملاقات [illegible] اور سلطان کی مجلس میں اس کے قدم [illegible] اور اس کا مرتبہ بلند ہو گیا اور وہ سلطان اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابوالحسن کے زمانے میں اسی حالت پر قائم رہا یہاں تک کہ [illegible] میں طاعون جارف سے وہ بھی فوت ہو گیا۔

فصل

غرناطہ کے خلاف اہل اندلس کے فریادرس

اور بطرہ کے وفات پانے کا حالات

طاغیہ بطرہ بن اذفونش نے اپنے باپ [illegible] کی وفات [illegible] کے بعد جب [illegible] نے طریف پر غلبہ پایا تھا اہل اندلس پر حملے کئے اور سلطان یوسف بن الحجاج [illegible] اس کے بعد [illegible] مشغول ہو گیا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] کے حالات میں [illegible] مشہور [illegible] فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا محمد [illegible] اور اس نے [illegible] سے [illegible] کو [illegible] کے [illegible] نے [illegible] سے [illegible] مسلمانوں کا خوف [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی اور [illegible] کو پیچھے سے [illegible] کے اور [illegible] نے [illegible] آیا [illegible] کے [illegible] اور ان میں [illegible] بھی تھا [illegible] کے [illegible] کی وجہ سے [illegible] مسلمانوں نے اس کے [illegible] نے [illegible] ایک راستہ بنایا تھا جس [illegible] تھے اور مسلمان بھی [illegible] دیکھ کے [illegible] سے ان کے راستے [illegible] یہاں تک [illegible] آ گئے

چلے گئے اور انہوں نے زبیتہ میں ایک دوسرے کو قتل کر دیا۔

ابن الاحمر کا عثمان بن ابی العلاء کو سالار مقرر کرنا: اور ابن الاحمر نے غرناطہ کے لیے عثمان بن ابی العلاء کو اس کی فوج کا سالار مقرر کیا تھا جس نے المریہ کے باشندوں کی مدد کے لئے بھیجا تھا جن سے نصاریٰ کی ایک فوج نے جسے طاغیہ نے مرشانہ کا محاصرہ کرنے کے لئے بھیجا تھا ان سے جنگ کی تو عثمان نے انہیں شکست دی اور قتل کر دیا اور اس کے دوران دو [illegible] انگیز طاغیہ کے چچا زاد کے قریب اترا اور ان کی فوجوں نے ساتھ اور اعظم شہر پر قیام کیا اور وہاں سے [illegible] بن عبداللہ اور عثمان بن ابی العلاء [illegible] کے ساتھ دونوں شہروں کی مدد کے لئے گئے۔ پس عثمان نے اسطبونہ کی فوج پر حملہ کر دیا اور ان کا قائد [illegible] ہوئی جن [illegible] سواروں کے ساتھ قتل ہو گیا پھر عثمان [illegible] کی مدد کے لئے گیا جو [illegible] میں داخل ہو چکا تھا جسے نصاریٰ کی فوج نے وہاں ان کا محاصرہ کر لیا اور انہوں نے ان کی [illegible] بھیج دی اور [illegible] باہر [illegible] اپنے [illegible] پر عثمان کے اپنی قوم کے ساتھ حملہ کرنے کی خبر پہنچی تو اس نے [illegible] فوجوں کو اس کی طرف بڑھایا اور عثمان نے ان کا سامنا کیا اور [illegible] قتل کر دیا اور ان کے [illegible] اور طاغیہ [illegible] ملاقات کے ارادے سے [illegible] کر گیا تو اہل [illegible] اس کے پڑاؤ میں آ گئے اور [illegible] نے اس کی [illegible] اور [illegible] اور مسلمانوں کو وہاں پر فتح حاصل ہوئی [illegible] عثمان [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہو گئے پھر [illegible] کے بعد طاغیہ ۷۲۰ھ میں فوت ہو گیا اور [illegible] شیر خوار تھا اور اس نے اپنے بعد اپنے بیٹے الفونسو کو حکمران بنایا جو بچہ تھا اور انہوں نے بطرہ بن شانجہ اور [illegible] کے زیر [illegible] ہونے تک [illegible] نے بچا ان کی نگرانی پر مقرر کیا پس انہوں نے اس کی کفالت کی اور اس طرح ان کے حالات درست ہو گئے اور سلطان ابو سعید شاہ مغرب اپنے بیٹے کے معاملے اور اس کے خروج میں مشغول ہو گیا پس ابن الاحمر نے اندلس میں صلح کے موقع کو غنیمت جانا اور ۷۲۴ھ میں شہر [illegible] پر حملہ کر دیا اور [illegible] نے [illegible] فوجوں اور توپوں سے حملہ کر کے اس کا محاصرہ کر لیا اور [illegible] نے اپنا [illegible] سلطان کے پاس بھیجا اور ان کی عورت [illegible] میں [illegible] جو مقام حاصل تھا اس پر ان سے معذرت کی اور [illegible] قوم [illegible] میں [illegible] ہے جس سے [illegible] کا قصد ہے اور اس نے اس پر [illegible] کی کر [illegible] سے جہاد کے [illegible] سب [illegible] دیا اور [illegible] مسلمانوں کی حفاظت کے لئے [illegible] عثمان بن ابی العلاء کے [illegible] قوم [illegible] اور [illegible] کی وجہ سے ان کے [illegible] ہو گئی اور [illegible] گئے اور [illegible] نے [illegible] کا محاصرہ کر لیا اور [illegible] اللہ تعالیٰ نے ان کی [illegible] کر دیا اور [illegible] سے [illegible] عثمان بن ابی العلاء [illegible] کے لئے [illegible] ایک [illegible] تھی اور وہ اپنے [illegible] طاغیہ [illegible] کی طرف [illegible] اور وہ [illegible] کے قریب [illegible] سے زیادہ تھے اور انہوں نے [illegible] سے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ ان کے [illegible] ان کے ساتھ [illegible] انہوں نے بطرہ [illegible] کو قتل کر دیا اور [illegible] کے پانی کے راستے [illegible] انہوں نے اس میں [illegible] مقابلہ کیا اور ان کی اکثریت ہلاک ہو گئی اور ان کے اموال لوٹ لیے گئے اور اللہ نے اپنے دین کو عزت دی اور اس کے دشمن کو ہلاک کیا اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے شہر کی فصیل پر بطرہ کا سر نصب کر دیا گیا اور [illegible] تک وہاں موجود ہے۔

فصل

موحدین کے رشتہ کرنے اور اس کے پیچھے تلمسان پر حملہ کرنے کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان کے

[illegible] ۷۱۹ھ میں [illegible] قتل [illegible] بجایہ کی طرف [illegible] کے میدان میں [illegible]

[illegible] تلمسان [illegible]

بجایہ [illegible] فتح کرنے کے لیے قلعہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور اپنے باپ [illegible] کا امیر مقرر کیا اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان ابو یحییٰ نے میدان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زناتہ کا تونس پر قبضہ۔ [illegible] سلطان

[illegible] یحییٰ بن موسیٰ کے ہاتھ میں تھی اور [illegible]

سلطان ابو یحییٰ نے آل یغمراسن کے خلاف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان ابو سعید [illegible] سلطان ابو یحییٰ اپنی فوجوں سمیت ان کے ساتھ تلمسان سے جنگ کرنے [illegible] سلطان [illegible] تلمسان پر حملہ کر دیا [illegible] سلطان ابو یحییٰ کے [illegible] سلطان نے اپنے بیٹے ابو [illegible] سلطان ابو یحییٰ [illegible]

فصل

سلطان ابو سعید عفی اللہ عنہ کی وفات اور سلطان ابو الحسن کی ولایت اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

جب [illegible] سلطان ابو الحسن [illegible] سلطان ابو یحییٰ [illegible]

عبد امیر ابوالحسن نے سے لے کر المنصورۃ کی طرف چلا گیا اور اسے اس کے بستر پر لوگوں کے کندھوں اور گھوڑوں پر سوار کرا کے لایا گیا یہاں تک کہ وہ [illegible] میں آ گیا پھر اس نے رات تو اسی طرح اسے اس کے گھر میں داخل کیا اور موت نے آ لیا [illegible] کی میں آ گیا اور وہ فوت ہو گیا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت ہو تو انہوں نے اسے گھر میں اس کی جگہ پر رکھا اور صالحین کو اس کی نماز کے لئے بلایا اور اسے [illegible] الجامع کے صحن میں دفن کر دیا۔

اور جب سلطان ابوسعید فوت ہو گیا تو سلطان کے خواص اور ارباب حکومت اس کے ولی عہد امیر ابوالحسن کے پاس جمع ہوئے اور انہوں نے اسے اپنا امیر بنا لیا اور اس کی اطاعت و بیعت کی اور اس نے سب سے پہلے اپنے باپ کے اٹھانے کا حکم دیا اور اس نے فاس کے میدان میں [illegible] مقام پر خیمے لگائے اور جب سلطان فارغ ہو گیا تو وہ تیار ہو کر اپنے پڑاؤ کی طرف نکلا اور لوگ اپنے طبقات کے مطابق بیعت کرنے کے لئے اس کے پاس آئے اور اس نے اپنے خیمے میں لوگوں سے بیعت لی [illegible] کے سرداروں [illegible] کو حکم [illegible] جب کہ سلطان یوسف بن یعقوب کے عہد سے ان کے طریق قدیم ہو چکی تھی [illegible] سلطان ابو علی [illegible] کے پاس گیا اور اس نے پڑاؤ میں اپنی جگہ پر اس کے ساتھ شب بسری کی اور اس نے دشمن سے اپنے باپ کے دشمن سے انتقام لینے کا عزم کیا اور اپنے بھائی ابو علی کا حال معلوم کیا [illegible] باپ سلطان نے اس کے متعلق وصیت کی تھی کیونکہ اس کے دل میں اس کی محبت تھی اور چونکہ [illegible] اس کی رضا کو ترجیح دیتا تھا [illegible] اس کے احوال کی نگرانی کے لئے سجلماسہ پر چڑھائی کرنے کا عزم کر لیا۔

فصل

سلطان ابوالحسن کے سجلماسہ پر چڑھائی کرنے اور اپنے بھائی کے ساتھ صلح اور اتفاق کرنے کے بعد وہاں سے تلمسان کی طرف واپس جانے کے حالات

جب سلطان ابوسعید فوت ہو گیا اور سلطان ابوالحسن کی بیعت مکمل ہو گئی تو وہ اپنے بھائی ابو علی کے متعلق اپنے باپ کی وصیت کو پورا کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ اس پر [illegible] اسے [illegible] مکلف [illegible] تلمسان کی طرف جانے سے قبل اس کے [illegible]

وہ اس کو دیکھنے کا ارادہ کیا اور وہ وزنتان میں تھا۔ پھر وہاں سے تلمسان جانے کے ارادے سے کوچ کر گیا اور راستے میں اسے اپنے بھائی امیر علی کے وفود ملے جنہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کے حکومت عطا کرنے پر مبارک باد دی اور یہ کہ اس کا بھائی اس بارے میں اس سے جھگڑے سے الگ رہے گا اور اللہ نے اس کے باپ کی وراثت سے جو کچھ دیا ہے اس پر قانع رہے گا نیز اس نے اپنے بھائی سے اس بات پر معاہدہ کرنے کا مطالبہ کیا تو سلطان ابوالحسن نے اس کے مطالبے کا جواب دیا اور اسے اسی طرح سجلماسہ اور اس کے گردونواح کے علاقے پر امیر مقرر کر دیا جیسے وہ اپنے باپ کے زمانے میں تھا اور قبیلے کے سردار اور بنی عرب اور زناتہ بھی موجود تھے اور وہ موحدین کے فریادی کو جواب دینے کے لئے تلمسان لوٹ آیا اور اس نے اس کی طرف آنے میں جلدی کی اور جب وہ تلمسان پہنچا تو اس نے ایک طرف ہو کر مشرق کی جانب آگے چلا گیا کیونکہ اس نے مولانا سلطان ابویحییٰ کے ساتھ تلمسان میں اکٹھے اترنے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ انہوں نے امیر ابوزکریا کے ایلچی سے شرط کی تھی جو ان کے پاس گیا تھا پس وہ شعبان ۷۳۲ھ میں تاسالت میں اترا اور وہاں ٹھہرا اور اس نے مغرب کی بندرگاہ کے بحری بیڑوں کو اشارہ کیا اور انہیں سواحل تلمسان کی طرف بھیجا اور اپنی فوج سے سلطان ابویحییٰ کی مدد کے لئے فوج تیار کی اور انہیں سواحل وہران سے بحری بیڑوں پر سوار کرا دیا اور اپنی حکومت کے پروردہ محمد بلوی کو ان کا سالار مقرر کیا اور وہ بجایہ میں اترے اور وہاں انہوں نے سلطان ابویحییٰ سے ملاقات کی اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور اس کے ساتھ انہوں نے بنی عبدالواد کی سرحدی مکانات پر حملہ کیا جہاں بجایہ کے محاصرے کے لئے دستے جمع تھے اور وہاں ان دنوں ان کے جرنیلوں میں سے ابن ہزرع بھی موجود تھا اور اس کے پہنچنے سے پہلے ہی فوج وہاں موجود تھی وہ بھاگ گئی اور مغرب اوسط کی انتہائی قریبی عملداری میں چلی گئی اور مولانا سلطان ابویحییٰ نے وہاں سے موحدین کے مراکز کو برباد کیا اور دیگر قلعوں کو منہدم کر دیا جنہیں انہوں نے اس کی آبادی کو برباد کر دیا اور تیکلات اور اس کے گردونواح کو لوٹ لیا اور وہ ناپید ہو گیا، جو تھا کیونکہ جب سے سلطان ابوحمو نے اس کی حد بندی کی تھی اس نے بجایہ کی عملداری سے لے کر بلاد افریقیہ کے علاقے کو اشارہ کیا تھا کہ وہ تیکلات اور دیگر قلعوں کی چھاؤنی کو یہاں تک کہ اس کے بیٹے سلطان ابوتاشفین نے بھی اس بارے میں اپنے باپ کے طریق کو اختیار کیا اور یہ شان ان کا یہی طریق رہا یہاں تک کہ ان پر مصیبت نازل ہوئی تو لوگوں نے ان سے تمام مقامات کو لوٹ لیا اور انہوں نے زمین میں اس کی حد بندی کو تباہ کر کے اسے چٹیل میدان بنا دیا اور اس دوران میں سلطان ابوالحسن ان کے احوال کو دیکھتا رہا اور تلمسان سے جنگ کرنے کے لئے سلطان ابویحییٰ کی آمد کا منتظر رہا یہاں تک کہ اسے اپنے بھائی کی بغاوت کی خبر ملی جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے پس وہ وہیں سے پلٹ آیا اور مولانا سلطان ابویحییٰ کو بھی اطلاع مل گئی تو وہ بھی اپنے دارالخلافہ کی طرف لوٹ گیا اور بلوی کو بھی اپنے ساتھ لے گیا اور اسے بہت انعام دیا اور اس کی فوج کو بھی انعامات دیئے اور اسی وقت وہ اپنے بھیجنے والے سلطان کی طرف پلٹ گئے اور سلطان ابوتاشفین بھی موحدین سے جنگ کرنے سے رک گیا۔

فصل

امیر ابوعلی کے بغاوت کرنے اور سلطان ابوالحسن کے اس پر حملہ کر کے اس پر فتح پانے کے حالات

جب سلطان ابوالحسن تلمسان کی جنگ میں مصروف ہو گیا اور سلطان ابو یحییٰ کے [illegible] تک چلا گیا تو ابو تاشفین نے امیر ابوعلی کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے اور سلطان ابوالحسن کے خلاف متفق ہونے کے بارے میں سازش کی تحریک کی کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا دفاع کرے گا یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان معاہدے طے پا گئے اور امیر ابوعلی نے اپنے بھائی سلطان ابوالحسن کے خلاف بغاوت کر دی اور اس نے سجلماسہ سے درعہ پر حملہ کر دیا اور وہاں پر سلطان کے عامل کو قتل کر دیا اور اپنے رشتہ داروں میں سے کسی آدمی کو وہاں عامل مقرر کیا اور بلاد مراکش کی طرف فوج روانہ کی اور سلطان کو اپنے پڑاؤ تاسالت میں اس کی خبر پہنچ گئی پس اس کے معاملے نے اسے پراگندہ خاطر کر دیا اور اس نے اس سے انتقام لینے کی ٹھان لی اور اپنے پڑاؤ المنصورہ کی طرف واپس آ گیا اور اپنی عملداری کی حفاظت [illegible] کر لیا اور اپنے بیٹے تاشفین کو اس کا افسر مقرر کیا اور اس کی ذمہ داری لگائی کہ وہ اس کے وزیر مندیل بن حمامہ بن تیربیعین کی نگرانی کرے اور وہ جلدی سے سجلماسہ کی طرف گیا اور وہاں اترا اور اس کی فوجوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کی ناکہ بندی کر دی اور اس نے آلات کے کام کے کاریگروں کو اس کے چوک کی تعمیر کے لئے اکٹھا کیا اور صبح و شام حملہ کرتا اور جنگ کرتا تھا اور ابو تاشفین اپنی فوجوں اور اپنی قوم کے ساتھ مغرب کی سرحد کو روندنے کے لئے گیا اور اس کے نواح میں فوجیں بھیجیں تا کہ وہ سلطان کے ساتھ اس کے محاصرہ کے اہتمام میں کشمکش کریں اور جب وہ تاوریرت پہنچا تو ابن سلطان اپنے وزراء اور فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور انہوں نے بھی منظم ہو کر اس پر حملہ کیا تو ان کے میدان کارزار میں کھلبلی مچ گئی اور وہ شکست کھا گیا اور کسی کو کچھ نہ ملا اور اپنی جائے پناہ کی طرف واپس آ گیا اور اپنی فوج کے ساتھ امیر ابوعلی کی مدد کو بڑھا اور اپنے حصے کی فوج پر امیر مقرر کیا اور انہیں اس کی طرف بھیجا پس وہ لوٹ آئے اور ٹولیوں کی صورت میں شہر کی طرف گئے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور سلطان نے ان کا طویل محاصرہ کیا اور ان کو کئی قسم کی جنگوں اور مصائب سے دوچار کیا یہاں تک کہ ان پر غالب ہو گیا اور بزور قوت شہر میں داخل ہو گیا اور امیر ابوعلی کو اس کے محل کے دروازے پر گرفتار کر لیا اور اسے سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے مہلت دی اور قید کر دیا اور وہ اس کی حکومت پر قابض ہو گیا اور اس نے سجلماسہ پر امیر مقرر کیا اور اپنے پڑاؤ المنصورہ واپس آ گیا اور ۷۳۴ھ میں وہاں اترا اور اپنے بھائی کو محل کے ایک کمرے میں قید کر دیا

یہاں تک کہ انہوں نے [illegible] قتل کر دیا اور ان کے [illegible] جبل الفتح [illegible] کے قبضے [illegible] کے بعد [illegible] قبضہ [illegible] کر دیا گیا۔

فصل

جبل فتح سے جنگ کرنے اور امیر ابو مالک اور مسلمانوں کے اسے مخصوص کر لینے کے حالات

جب سلطان ابو الولید اسماعیل [illegible] جو اندلس کی حکومت پر متمکن تھا اپنے عزیز [illegible] کے ہاتھوں [illegible] تو اس کے بعد اس کے بیٹے محمد نے جو ایک چھوٹا بچہ تھا [illegible] حکومت کے [illegible] قبضہ [illegible] سلطان [illegible] جبل الفتح [illegible] مسلمانوں [illegible] اس کے معاملے [illegible] اس کے بیٹے [illegible] اس کے بعد [illegible] حکومت [illegible] کر دیا۔

طاغیہ کا الجزیرہ کے قلعوں پر قبضہ [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] ان کے [illegible] قتل بھی [illegible] مسلمانوں کے مقابلے [illegible] ان کے [illegible] جبل الفتح [illegible] ان کی حفاظت [illegible] سلطان [illegible] جہاد کے [illegible]

یعقوب کے طریق کو اختیار کئے ہوئے تھا۔

جبل سے جنگ :- اور اس نے اپنے بیٹے امیر ابو مالک کو بنی مرین کی پانچ ہزار فوج پر سالار مقرر کیا اور اسے سلطان محمد بن ابن الاحمر کے ساتھ جبل سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا پس وہ الجزیرہ میں اترا اور اس کی مدد کو پے بہ پے بحری بیڑے آئے اور ابن الاحمر نے اندلس میں فوج جمع کرنے والوں کو بھیجا اور لوگ ہر جانب سے اس کے پاس آ گئے اور جبل کے میدان میں ان کی تمام پہاڑی متحرک ہو گئی اور انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کرنے میں بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے ۷۳۳ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور مسلمان اس میں بزور قوت داخل ہو گئے اور نصرانی کے پاس جو کچھ تھا اللہ نے انہیں غنیمت میں دیا اور اس کی فتح کے تیسرے دن طاغیہ نے کافر قوموں کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور مسلمانوں نے اسے اس غلہ سے جو وہ الجزیرہ سے اپنے گھوڑوں پر لاد کر لائے تھے بھر دیا اور امیر ابو مالک اور ابن الاحمر بھی غلہ اٹھانے میں شامل تھے حتیٰ کہ امیر نے بھی اسے اٹھایا اور امیر ابو مالک الجزیرہ چلا گیا اور اس نے اپنے باپ کے وزیر یحییٰ بن طلحہ بن محلی کو جبل میں چھوڑا تھوڑے ہی عرصہ بعد طاغیہ نے آ کر اس پر پڑاؤ کر لیا اور ابو مالک اپنی فوجوں کے ساتھ اس کے بالمقابل اتر پڑا اور اس نے حاکم اندلس امیر ابو عبداللہ کو پیغام بھیجا تو وہ نصرانی کے ماتحت پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کی فوج کے ساتھ پہنچا اور پہاڑ کے گرد طاغیہ کی فوج کے بالمقابل اتر پڑا اور وہ انہی تنگ جگہوں پر محصور ہو گیا اور وہ بھی ان کے محاصرہ میں آ گئے اور تنگیوں اور مصیبتوں کی وجہ سے وہ سخت غصے میں تھے کہ سلطان ابن الاحمر نے طاغیہ سے جنگ کرنے میں جلدی کی اور مسلمانوں کی رضامندی اور ان کے اختلاف کو دور کرنے کے لئے خدا کی خاطر اپنی جان کی بازی لگاتے ہوئے لوگوں سے آگے آگے جلدی سے اس کے خیمے کی طرف بڑھے پس طاغیہ پیادہ ہو کر برہنہ سر اور اس کی آمد کا اعزاز کرتے ہوا آ کے ملا اور جس نے جو اس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ان پہاڑ سے چلا جائے اس نے اسے قبول کیا اور اپنے خزانہ سے اسے تحفہ بھی دیے وہ وہاں سے کوچ کر گیا اور امیر ابو مالک سرحد کی اطراف کو درست کرنے اور اس کے شگافوں کو بند کرنے میں لگ گیا اور اس نے محافظوں کو وہاں اتارا اور غلہ جات وہاں لے گیا اور اس فتح نے سلطان ابو الحسن کی حکومت کو آخری ایام تک فخر کا ہار پہنا دیا پھر اس کے بعد وہ مسلمان سے جنگ کرنے کے لئے واپس آ گیا۔

فصل

تلمسان کے محاصرہ کرنے اور سلطان ابوالحسن کے اس پر متغلب ہونے اور ابوتاشفین کی وفات سے بنی عبدالواد کی حکومت کے ختم ہونے کے حالات

جب سلطان اپنے بھائی پر متغلب ہو گیا اور اس نے اس کی بغاوت اور کش مکش کی بیماری کا قلع قمع کر دیا اور مغرب کی سرحدوں کو بند کر دیا اور اللہ نے اس پر یہ عظیم احسان فرمایا کہ اس کی فوجوں نے افریقہ پر فتح پائی اور اس نے ان کے ہاتھوں سے جبل الفتح کو واپس لیا جا سکا اور وہ بیس سال تک طاغیہ کے قبضے میں رہا تھا تو وہ اپنے دشمن کے لئے فارغ ہو گیا اور اس نے تلمسان جانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور امیر سلطان ابو یحییٰ زکریا کی مبارک باد دینے اور سرحدوں میں ابوتاشفین کو روکنے کے لئے اس کے پاس آیا اور سلطان نے ابوتاشفین کے پاس سفارتیں بھیجیں کہ وہ موحدین کی حدود عملداریوں سے الگ ہو جائے اور ان سے تدلس کے بارے میں بات چیت کرے اور اپنی ابتدائی عملداری کی مختصر سرحد پر واپس چلا جائے خواہ اس سال تک واپس جائے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ بادشاہوں کے ہاں سلطان کی کیا عزت ہے اور وہ اس کی صحیح قدر کریں مگر ابوتاشفین نے اس بات سے برا منایا اور ایلچیوں سے سخت کلامی کی اور اس کی مجلس میں بعض احمقوں نے جواب میں ان سے بے ہودہ گوئی کی اور ان کے بھیجنے والے کو برا بھلا کہا پس وہ اس کے پاس لوٹ گئے جس سے اسے غصہ آ گیا اور اس نے ان کے مقابلہ کی ٹھان لی اور جدید شہر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا اور اس نے اپنے وزراء کو فاس اور مراکش کی جانب قبائل اور فوجوں کو جمع کرنے کے لئے بھیجا پھر اس نے جلدی کی اور اپنی فوجوں سے ملا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور اپنے دستوں کو تیار کیا اور اپنے لاؤ کے پڑاؤ سے ۷۳۵ھ کے وسط میں تمام اقوام مغرب اور افواج کے ساتھ چلا اور وجدہ سے گزرا پس اس نے اس کے محاصرہ کے لئے فوجوں کو بھیج دیا۔

ندرومہ سے جنگ: پھر وہ ندرومہ سے گزرا اور دن کا کچھ حصہ اس سے جنگ کی اور اس میں داخل ہو گیا اور اس کے محافظوں کو قتل کر دیا اور ۷۳۵ھ میں وہران پر قبضہ کر لیا ۔۔ پس اس نے اس کی فصیلوں کے برباد کرنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے انہیں پیوند زمین کر دیا اور اس کے نواح و جہات کی فوجوں کی مدد آ گئی اور اس نے اپنے لشکر کو بھیج دیا اور مغراوہ

اور تاؤ تمین کے قبائل اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پھر اس نے اپنی فوجوں کو جہات کی طرف روانہ کیا اور وہ وہران اور تنس پر حملہ آور ہوا اور اسی طرح [illegible] شہر ملیانہ تنس اور الجزائر پر غالب آ گیا اور اس کی عملداری کی شرقی جہت کا حاکم یحییٰ بن موسیٰ اس کے پاس آیا جو موحدین کی عملداری کی سرحد تھی اور وہ موسیٰ بن علی کی مصیبت کے بعد بجایہ کا محاصرہ کرنے والا قائد تھا وہ اسے عزت و اکرام کے ساتھ ملا اور اس کے قدم کو بلند کیا اور اسے اپنے وزراء اور ہم نشینوں کے زمرہ میں منسلک کر دیا اور اس نے [illegible] کی [illegible] کے لئے یحییٰ بن سلیمان کو مقرر کیا جو بنی عسکر بن محمد کا سردار اور بنی مرین کا شیخ اور سلطان کی مجلس شوریٰ کا مشیر اور سلطان کا مخصوص دوست تھا جس کے ساتھ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا تھا پس وہ فوجوں اور شرقی جانب کے رضاکاروں اور قبائل کے ساتھ چلا اور اس نے شہروں کو فتح کیا یہاں تک کہ المدیہ تک گیا اور اس نے شہروں کو سلطان کی اطاعت میں منسلک کر دیا اور اس کے جو باشندے [illegible] میں [illegible] گئے حتیٰ کہ وہ اس کے پاس پہنچ گئے اور اس کی فوجوں سے [illegible] میں [illegible] ہو گئے اور سلطان نے [illegible] اور [illegible] کی عملداری پر بنی توجین سے ایک آدمی کو امیر مقرر کیا اور [illegible] پر سعد بن [illegible] کو امیر مقرر کیا اور [illegible] کو اس [illegible] پر مقرر کیا اور وہ اس کے بیٹے سے پہلے اپنے بھائی [illegible] کی [illegible] سے حکومت کا مستحق تھا ابو تاشفین [illegible] مغرب میں اس کے پاس چلا آیا [illegible] اسی طرح سلطان نے [illegible] مغرب اوسط کے [illegible] پر [illegible] مقرر کئے اور سلطان نے تلمسان کے مغرب کی جانب اپنی رہائش کے لئے [illegible] شہر [illegible] اپنی فوجوں کو [illegible] اور اس کا نام [illegible] رکھا اور اس نے البلد الجدید [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے پیچھے منجنیق اور آلات نصب کئے جن سے ان کے [illegible] اور [illegible] تھے اور [illegible] اپنے بارے میں [illegible] رکھتے تھے یہاں تک کہ اس نے [illegible] کے قریب [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] سے جانبازوں [illegible] سے مارتا تھا اور اس نے ان کی فصیلوں کو [illegible] اور انہیں توڑنے کے لئے منجنیق اور آلات نصب کئے اور انہیں ان سے [illegible] اور [illegible] تنگ ہو گئی اور ان پر [illegible] کا محاصرہ تنگ ہو گیا۔

اور سلطان ہر روز صبح کو ان کی [illegible] کے لئے [illegible] جہت میں جانبازوں [illegible] کے [illegible] ہوتا تھا [illegible] کے لئے [illegible] اپنے خواص سے [illegible] کے [illegible] نے اس [illegible] بھاگنے والے [illegible] کے ساتھ [illegible] اس کے پیچھے اپنی فوجوں کو [illegible] کر دو اور جب سلطان اپنے [illegible] میں ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اپنے [illegible] کھول دیئے اور انہوں نے اپنی [illegible] ان کے [illegible] چھوڑ دیا اور اسے [illegible] کر [illegible] یہاں تک کہ وہ [illegible] کی [illegible] چلا گیا اور قریب تھا کہ وہ [illegible] گھوڑے سے اتر پڑے اور ہر جانب سے [illegible] آواز [illegible] اور [illegible] فوجوں نے اپنے [illegible] انہوں نے ان کو [illegible] اور [illegible] سے [illegible] گئے [illegible] ان سے مقابلہ اور ایک [illegible] اور [illegible] سے مارے گئے [illegible] زیادہ [illegible] وہاں [illegible] کے قاتلانہ [illegible] سے [illegible] بنی توجین میں سے [illegible] کا سردار [illegible] محمد بن سلامہ بن علی وغیرہ [illegible] مارے گئے اور [illegible] ان سے [illegible] گئے اور عبد الرحمن [illegible] کے غالب [illegible] اور [illegible] تک [illegible]

پوری رات پھر سلطان پیچھے سے ۲۷ رمضان المبارک ۷۳۷ھ کو اس میں داخل ہو گیا اور ابو تاشفین اپنے محل کے صحن میں کھڑا ہو گیا اور وہاں جنگ کی۔

ابو تاشفین کے دو بیٹوں کا قتل: یہاں تک کہ اس کے دو بیٹے عثمان اور مسعود اور اس کا وزیر موسیٰ بن علی قتل ہو گئے اور اس کا دوست عبدالحق بن عثمان بن عبدالحق کے شہزادوں میں سے تھا جو مرین کے۔ وہ مددگاروں میں سے ان کے پاس آ گیا جیسا کہ ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اس کے حالات و مفصل بیان کیا ہے پس وہ اور اس کا بیٹا اور اس کا بھتیجا ہلاک ہو گئے اور سلطان ابو تاشفین کے زخم سے بہت خون بہہ گیا جس سے وہ کمزور ہو گیا پس اس نے اسے گرفتار کر لیا اور ایک سوار اسے چھپا کر سلطان کے پاس لے گیا تو امیر ابو عبدالرحمن اسے ان جنگوں میں ملا اور اس نے اپنی جان کو جنگ کے گھمسان میں داخل کیا تو اس نے اسے روکا اور اس نے اس کی مدافعت سے آنکھ بند کر لی تھی پس اس نے اسی وقت اس کے متعلق حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سر کاٹ لیا گیا اور سلطان اس کے اس فعل سے ناراض ہوا کیونکہ وہ اس کو زجر و توبیخ کرنے اور اسے ٹوکنے کا خواہش مند تھا اور وہ پچھلوں کے لئے عبرت کا نشان بن گیا اور سلطان اپنی تمام فوجوں کے ساتھ شہر میں داخل ہو گیا اور لوگوں نے باب کشوطہ میں بھیڑ سے ایک طرف ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا تھا ان میں سے بہت سے لوگ مارے گئے اور شہر میں لوٹ پڑ گئی اور شہر کے بہت سے باشندوں کے اموال اور مستورات کو تکلیف پہنچی اور سلطان اپنے خواص اور مددگاروں کی جماعت کے ساتھ جامع مسجد میں گیا اور اس نے شہر کے مفتیوں ابو زید اور ابو موسیٰ کو جو امام کے بیٹے تھے اہل علم اور علم کا حق ادا کرنے کے لئے بلایا پس وہ دونوں ملاقات کے بعد اس کے پاس آئے اور لوگوں کو لوٹ مار سے جو تکلیف پہنچی تھی اس کے متعلق اسے بتایا۔ نیز اسے نصیحت کی پس اس نے اپنی فوجوں کو رعیت سے روکا اور ان کے ہاتھوں کو فساد سے روکا اور جدید شہر میں اپنے پڑاؤ میں واپس آ گیا اور مکمل فتح حاصل ہو گئی اور اس روز مغرب میں چھا گئیں تھیں؛ بادشاہ سلطان ابو یحییٰ اور عہد زمانہ کا ایلچی ملا تو سلطان نے اسے اس کے بھیجنے والے کے پاس جلد خبر دے کر بھیجا اور وہ اس کے بعد تیونس سے بھی آگے چلا گیا اور وہ یہ فتح سے تیرہویں رات تونس میں داخل ہوا پس سلطان ابو یحییٰ کو اپنے دشمن کے مرنے اور اس سے انتقام لینے کی بہت خوشی ہوئی اور اس نے اپنی مصالحت میں اضافہ کیا اور سلطان ابو الحسن نے اپنے دشمن بنی عبدالواد کا قتل موقوف کر دیا اور جس نے ان کے سلطان کے قتل سے اپنے دل کو ٹھنڈا کیا اور انہیں معاف کر دیا اور رجسٹر میں ان کے نام لکھے اور ان کے عطیات مقرر کئے اور اس نے ان کے جھنڈوں اور مرکز کو پیچھے چلایا اور بنی مرین میں سے بنی راشد اور بنی عبدالواد اور توجین اور بقیہ زناتہ کو جمع کیا اور انہیں بلاد مغرب میں اتارا اور اس نے ان میں سے ہر فریق کے ذریعے اپنے مفتوحہ سرحد کو بند کیا اور وہ اس کے جھنڈے کے جماعت در جماعت ہو کر چلے اور اس نے ان میں سے کچھ لوگوں کو بلاد قیادہ اور سوس کی جانب اتارا اور ان میں سے کچھ اس کی مکمل وادی اندلس میں محافظ اور پہرے دار بن کر چلے گئے اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور دین کی حکومت کا بازو وسیع ہو گیا اور وہ دو مرتبہ اپنا ملک ہونے کے بعد زناتہ کا ملک بن گیا اور وہ مغرب کا سلطان ہونے کے بعد دونوں کناروں کا سلطان بن گیا۔

فصل

متیجہ میں امیر عبدالرحمن کی معصیت اور سلطان کے اسے گرفتار کرنے اور بالآخر اس کے ہلاک ہونے کے حالات

قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ سلطان ابو سعید نے موحدین سے یہ شرط طے کی تھی کہ وہ اس کی فوجوں کے ساتھ تلمسان سے جنگ کریں گے اور سلطان ابوالحسن سلطان ابو یحییٰ کے اقتدار میں اسی حالت میں ٹھہرا رہا۔ جب اس نے دوسری بار اپنی فوجوں کے ساتھ تلمسان سے جنگ کی تو اس نے اس سے یہ مطالبہ کیا اور ابو محمد بن تافراکین اس کے پاس آتا تھا جب کہ وہ تلمسان کے محاصرہ میں اپنے بیٹے کو بھی اپنا حق ادا کر رہا تھا اور ان کے دشمن کا انجام معلوم کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ تلمسان پر غالب ہو گیا تو اس کے سفیر ابو محمد بن تافراکین نے اسے خفیہ طور پر بتایا کہ اس کا سلطان اس کی ملاقات کرنے اور اپنے دشمن پر فتح پانے کی مبارک باد دینے کے لئے اس کے پاس آ رہا ہے اور سلطان ابوالحسن چونکہ فخر کا دلدادہ تھا اس لئے وہ اس کی طرف دیکھنے لگا اور اس نے ۷۳۷ھ میں تلمسان سے کوچ کیا اور سلطان ابو یحییٰ کی آمد کے انتظار میں متیجہ میں پڑاؤ کر لیا اور سلطان نے اس میں کمی کوتاہی کی کیونکہ اس کی حکومت کے متصرف محمد بن عبد الحکیم نے اسے اس کے انجام سے ڈرایا تھا اور اس نے اس کو کہا تھا کہ بادشاہوں کی ملاقات اسی وقت درست ہوتی ہے جب ان میں سے ایک دوسرے پر غالب ہو۔ پس سلطان نے اس بات کو ناپسند کیا اور سستی کرنے لگا اور اس وعدے کے انتظار میں جو محمد بن تافراکین نے اسے بتایا تھا سلطان ابوالحسن کا قیام طویل ہو گیا اور وہ کئی دن تک اس کی ملاقات سے معذرت کرتا رہا اور اپنے خیمے میں بیمار ہو گیا اور چغل خوروں نے اس کی وفات کے متعلق گفتگو کی اور اس کے دونوں بیٹے امیر ابو عبدالرحمن اور ابو مالک جو اپنے دادا ابو سعید کے زمانے سے ہی اس کی ولی عہدی کے بارے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تھے اور سلطان نے اپنی حکومت کے آغاز سے ہی ان دونوں کو امارت کے القاب دیئے تھے اور انہیں وزراء اور کاتب بنا دیئے اور علامت لگانے اور دستخط کرنے اور عطیات دینے اور سواروں سے الحاق کرنے اور لشکروں کو تیار کرنے کا کام سپرد کیا تھا اور اس بارے میں دونوں کا ایک طریق تھا اور اس نے ان کے لئے اوامر سلطانی کی تنفیذ کے لئے الگ بیٹھنے کی جگہ مخصوص کی تھی اور اس طرح اس کی سلطنت میں ان کے مددگار تھے اور جب سلطان کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تو ان دونوں امیروں کے درمیان جنگ کے آلات کا چلنا پھرنا شروع ہو گیا اور جھگڑنے والوں نے ان کے لئے دو پارٹیاں بنا لیں اور ان میں سے ہر ایک نے ان کو تقسیم کیا اور پارٹیاں بن گئے اور امیر عبدالرحمن نے اپنے وزراء کے اکسانے پر قبل اس کے کہ سلطان کا حال اسے معلوم ہو امارت پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اور

سلطان کے خواص کو بھی یہ بات معلوم ہو گئی پس انہوں نے اسے اس کی اطلاع دی اور معاملے کے بگڑنے سے قبل اسے لوگوں کے پاس جانے پر اکسایا پس وہ اس کے خیمے میں گیا اور وزراء نے بھی اس کے متعلق سن لیا تو انہوں نے اس کی مجلس میں اور اس کے ہاتھ چومنے میں اژدحام کیا اور اس نے ان کے بدگمان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور وزراء نے بھی اس بات کو سن لیا پس اس نے انہیں قید خانے میں ڈال دیا اور دونوں امیروں سے ناراض ہوا اور لوگ ان دونوں کے پڑاؤ سے کوچ کر گئے اور اس نے ان دونوں کو اپنے پڑاؤ میں لوٹا دیا پھر وہ اپنے خیمے کی طرف لوٹا تو دونوں امیروں کو شک پڑ گیا اور انہوں نے خاموشی اختیار کر لی اور ان دونوں کے فتنہ کی آگ بجھ گئی اور مفسدین کی کوشش ناکام ہو گئی اور لوگ ان دونوں سے الگ ہو گئے پس امیر عبدالرحمٰن کے ڈر میں اضافہ ہو گیا اور وہ اپنے خیموں سے سوار ہوا اور رات کو چلا گیا اور صبح کو اولاد علی جو اولاد حمزہ میں رہنے والے زغبہ کے امراء ہیں ان کے اترنے کی جگہ پہنچ گیا پس ان کے امیر موسیٰ بن ابو الفضل نے اسے پکڑ لیا اور اسے اس کے باپ کی طرف واپس کر دیا اور اس نے اسے وہران میں قید کر دیا اور اپنے خواص میں سے اس کی حفاظت پر جاسوس مقرر کئے یہاں تک کہ بعد میں اس نے اسے ۷۹۱ھ میں قتل کر دیا اور اپنے خواص میں سے اس کی حفاظت پر جاسوس مقرر کئے یہاں تک کہ بعد میں اس نے اسے ۷۹۱ھ میں قتل کر دیا اس نے وہران پر حملہ کر دیا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور سلطان نے اپنے حاجب عثمان بن محمد کو بھیجا تو اس نے اسے مار دیا اور اس کا وزیر یحییٰ بن عمر وطاسی مفسدین سے جا ملا اور انہوں نے اسے پناہ دے دی اور جس روز ابو عبدالرحمٰن اپنے بھائی ابو مالک سے الگ ہوا سلطان اس کی صبح کو اس سے راضی ہو گیا اور اسے اپنی مملکت کی سرحد اندلس پر امیر مقرر کیا اور اسے وہاں بھیج دیا اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا۔

فصل

ابن حیدور کے خروج کرنے اور ابو عبدالرحمٰن سے تلبیس کرنے کے حالات

جب سلطان نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو گرفتار کیا اور اسے قید خانے میں ڈال دیا تو اس کی مستورات اور خواص منتشر ہو گئے اور جہات میں مضطرب اور پریشان ہو گئے اور اس کے شیعہ سے ایک آدمی ظاہر ہو گیا جو ابن حیدور کے نام سے مشہور تھا اور اس کی شکل اس سے ملتی جلتی تھی وہ زغبہ کے بنی عامر سے جا ملا جو ان دنوں اطاعت سے منحرف اور حکومت کے باغی تھے کیونکہ سلطان اور اس کے باپ نے امیر سوید عریف بن یحییٰ کو جب سے وہ ابو تاشفین کو چھوڑ کر ان کے پاس آیا تھا منتخب کر لیا تھا پس انہوں نے منافقانہ طریقوں کو اپنایا اور منافقت کا لباس پہنا اور جنگلوں میں چلے گئے اور ان دنوں ان کی امارت صغیر بن عامر اور اس کے بھائیوں کے پاس تھی اور سلطان نے ونزمار کو جو اس کے دوست عریف کا بیٹا تھا ان کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور وہ ان دونوں بدوؤں کا سردار تھا پس اس نے ان کے لئے تیاری کی اور ان کی تلاش میں سرگرم ہوا اور وہ اس کے

آگئے تھے اور بھاگ گئے اور اس نے کئی بار ان پر حملے کئے تو انہیں اس جابر کے پاس لے گیا اور اس نے ان کے سامنے اپنا نسب سلطان ابو الحسن کے ساتھ بیان کیا اور یہ کہ وہ اس سے الگ ہو جانے والا اس کا بیٹا عبدالرحمن ہے پس انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور انہوں نے اس کے ساتھ الریف کے نواح پر حملہ کر دیا اور اس کا قائد مجاہد ان کے مقابلہ میں نکلا تو انہوں نے اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور وہاں کے آگے شکست کھا گیا۔ پھر جابر نے ان کے لئے تیاری کی اور انہوں نے ان کے نواح کی [illegible] کر دی اور ان کی بیعت پریشان ہو گئی اور انہوں نے اس جابر کے عہد کو توڑ دیا تو وہ منداد کے بنی یاتن کے پاس چلا گیا اور ان کی جگہ [illegible] کے پاس اترا تو اس نے اس کی سرداری لے لی اور ان کے بیٹوں نے بنی عبدالصمد میں سے اپنی قوم کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا اور لوگوں میں اس کی خبر مشہور ہو گئی کوئی اس کی تصدیق کرتا اور کوئی اس کی تکذیب کرتا تھا یہاں تک کہ وہ واضح ہو گئی اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اس نے [illegible] میں تہمت لگائی ہے پس انہوں نے اس سے عہد کو توڑ دیا اور وہ ریاح کے [illegible] کے پاس چلا گیا اور ان کے سردار یعقوب بن علی کے پاس اترا اور اس کے سامنے بھی اسی طرح اپنا نسب بیان کیا تو اس نے اس کے حسب نسب کی تکذیب کرنے پر [illegible] اور سلطان نے سلطان ابو یحییٰ حاکم افریقیہ کو اس کے حال کے متعلق اشارہ کیا تو اس نے یعقوب کی طرف پیغام بھیجا اور اس نے اسے [illegible] سلطان کی طرف [illegible] بھیج دیا [illegible] پاس پہنچا تو سلطان نے اس کو [illegible] کر دیا اور ان کی [illegible] کا قلع قمع ہو گیا اور وہ مغرب میں حکومت کے وظیفے پر مقیم رہا یہاں تک کہ ۷۵۸ھ میں فوت ہو گیا۔

سلطان کا عزم جہاد جب سلطان اپنے دشمن کے معاملے اور اس سے تعلق رکھنے والے احوال سے فارغ ہو گیا تو اس نے جہاد کا عزم کر لیا کیونکہ وہ اس کا بہت دلدادہ تھا اور [illegible] جب سے یعقوب بن عبدالحق کے عہد سے [illegible] جہاد سے غافل ہو گیا تھا [illegible] مسلمانوں پر غالب آ گئے تھے اور انہوں نے ان کے بہت سے قلعوں [illegible] اور ان میں سے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا اور جبل کو چھین لیا اور انہوں نے سلطان ابو الولید سے اس کے [illegible] میں اس سے جنگ کی اور اس پر [illegible] تو اس نے قبول کیا اور وہ [illegible] کے مسلمانوں کو [illegible] کے لئے گئے [illegible] جب سلطان ابو الحسن اپنے دشمن کے معاملے سے فارغ ہو گیا اور اس کا ہاتھ دوسرے ہاتھوں سے [illegible] ہو گیا اور اس کی حکومت کا دائرہ وسیع ہو گیا تو اس نے دل میں [illegible] اور اس نے اپنے بیٹے امیر ابو مالک کو جو کہ اس کی سرحدوں کا امیر تھا ۷۳۳ھ میں دار الحرب کی طرف جانے کا اشارہ کیا اور اپنے [illegible] سے اس کے پاس فوج بھیجی اور [illegible] اس کے پاس [illegible] فوج [illegible] بڑی جماعت اس کے لشکر میں [illegible] گیا۔

امیر ابو مالک کا طاغیہ کے علاقے میں دور تک چلے جانا اور وہ طاغیہ کے علاقے میں دور تک چلا گیا اور اسے روند دیا اور [illegible] کے ساتھ ان کے علاقے [illegible] پر چڑھائی کی [illegible] اطلاع [illegible] کہ نصاریٰ نے اس کے لئے تیاری کی ہے اور وہ اس کے [illegible] میں [illegible] تھا اور سرداروں نے اسے ان کے علاقے [illegible] سے پیچھے جانے کا مشورہ دیا جو دار الاسلام اور دار الحرب کے درمیان حد فاصل [illegible] مسلمانوں کے شہروں میں [illegible] اس نے شب کے پچھلے پہر [illegible] کو [illegible] کر لیا اور وہ ایک [illegible] قدم [illegible] میں عبادت [illegible] تھا [illegible] نے ان کے

سوار ہونے یا واپس کے بارے میں ان سے گفتگو کرنے سے قبل ہی ان کے لشکروں میں ان پر حملہ کر دیا اور امیر ابو مالک اپنے گھوڑے پر ٹھیک طور پر بیٹھنے سے قبل ہی زمین پر گر پڑا تو انہوں نے اسے زمین پر قتل کر دیا اور اس کی قوم کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور چھاؤنی میں ان کے اور مسلمانوں کے جو اموال تھے انہوں نے انہیں جمع کر لیا اور اپنے وطن کے قلعوں میں چلے گئے اور سلطان کو اپنے بیٹے کی ہلاکت کی اطلاع ملی تو وہ دردمند ہوا اور اس نے اس کے لئے رحم کی دعا کی اور راہ خدا میں اس کے مارے جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر کی امید کی اور خود جہاد کے لئے فوجوں کے بھیجنے اور بحری بیڑوں کے تیار کرنے میں مشغول ہو گیا۔

بحری بیڑوں کی تیاری کے لئے وزراء کی روانگی: جب سلطان کو اپنے بیٹے کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو اس نے اپنے وزراء کو بحری بیڑوں کی تیاری کے لئے سواحل کی طرف بھیجا اور عطیات کا دروازہ کھول دیا اور فوجوں سے علاقوں کی کمزوریوں کو دور کیا اور اہل مغرب کو جمع کیا اور اموال جہاد میں حصہ لینے کے لئے سبتہ کی طرف کوچ کر گیا اور نصرانی قوموں نے یہ بات سن لی تو وہ بھی اس کی مدافعت کے لئے تیار ہو گئے اور طاغیہ نے سلطان کو عبور کرنے سے روکنے کے لئے اپنا بحری بیڑا آبنائے جبرالٹر کی طرف بھیجا اور سلطان نے کنارے کی بندرگاہوں سے مسلمانوں کے بحری بیڑوں کو برانگیختہ کیا اور سوسہ تک کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنے بحری بیڑے سمیت اس کے پاس پہنچیں تو انہوں نے زید بن فرعون کو جو ان کی حکومت کا پروردہ تھا بجایہ کے بحری بیڑے کا سالار مقرر کیا اور افریقہ کے سواحل کے بحری بیڑوں کے ساتھ سبتہ آیا جن میں طرابلس، قابس، جربہ، تونس، بونہ اور بجایہ کے بحری بیڑے شامل تھے سبتہ کی بندرگاہ پر سو سے زیادہ مشرق و مغرب کے بحری بیڑے آ گئے اور سلطان نے محمد بن علی کو ان کا سالار مقرر کیا جو سبتہ کی فتح کے دن سے اس کا حاکم تھا اور اس نے اسے آبنائے جبرالٹر میں نصاریٰ کے بحری بیڑوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا اور ان کی تعداد اور تیاری مکمل ہو گئی تب انہوں نے زرہیں پہن لیں اور اچھی طرح ایک دوسرے کی مدد کی اور نصاریٰ کے بحری بیڑے کی طرف بڑھے اور تکبیر و تہلیل سے پھر انہوں نے بحری بیڑوں کو ایک دوسرے کے قریب کیا اور انہیں میدان کارزار کے ساتھ ملا دیا اور ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ فتح کی ہوا چلنے لگی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمن پر کامیابی عطا فرمائی اور انہوں نے اپنے بحری بیڑوں میں ان سے میل ملاپ کیا اور انہیں تلواروں اور نیزوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ان کے اعضاء کو سمندر میں پھینک دیا اور ان کے سالار ملجوم کو بھی قتل کر دیا اور ان کے بحری بیڑوں کو غنیمت بنا کر سبتہ کی بندرگاہ کی طرف لے آئے اور لوگ ان کو دیکھنے کے لئے باہر نکلے اور ان کے بہت سے سرداروں کو شہر کی اطراف میں گھمایا گیا اور قیدیوں کی بیڑیاں دارالانشاء میں ترتیب سے رکھی گئیں اور بڑی فتح حاصل ہوئی اور سلطان مبارک باد کے لئے بیٹھا اور شعراء نے اس کے سامنے قصیدے پڑھے اور وہ دن بڑی عزت والا دن تھا اور احسان کرنا اللہ کا کام ہے۔

فصل

جنگ طریف اور مسلمانوں کی آزمائش کے حالات

جب مسلمانوں نے نصاریٰ کے بحری بیڑے پر فتح پائی اور سمندر میں مقابلے کے بارے میں ان کی قوت کو توڑ دیا تو سلطان [illegible] کی راہ اور [illegible] کی فوجوں کو بھیجنے میں مشغول ہو گیا اور ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بحری جہازوں کی ایک زنجیر بن گئی اور جب فوجوں کی روانگی مکمل ہو گئی تو وہ خود [illegible] اپنے خواص اور اہل دیوان کے ساتھ روانہ ہوا اور طریف کے میدان میں اترا اور وہاں اس نے قلعے کا محاصرہ کیا اور وہیں کی فوج ان کے گرد میں حرکت کرنے لگی اور طاغیہ نے اس سے جنگ کا ارادہ کیا اور سلطان ابو الحجاج بن سلطان ابو الولید نے اندلس کی فوج جمع کی اور زناتہ کے غازیوں اور سرحدوں کے قلعوں اور صحرائی مجاہدوں سے تیاری کی تھی کے ساتھ اس سے ملاقات کی پس انہوں نے اس کے پڑاؤ کے بالمقابل پڑاؤ کر لیا اور طریف کو ایک مستقل طریقے سے گھیر لیا اور اس پر کئی قسم کی منجنیقیں مسلط کیں اور وہاں پر آلات نصب کئے اور طاغیہ نے ایک اور بحری بیڑہ تیار کیا جس سے اس نے آبنائے جبرالٹر کو روک لیا تا کہ پڑاؤ کی ضروریات کی چیزیں نہ ملیں اور طریف کے محاصرہ میں ان کو تنگی محسوس ہو گئی اور ان کے [illegible] ختم ہو گئے اور انہوں نے [illegible] کی کامیابی کے آثار [illegible] اور چھاؤنی کے حالات مختلف ہو گئے۔

طاغیہ کا نصرانی قوموں کو جمع کرنا اور طاغیہ نے نصرانی قوموں کو جمع کیا اور اشبیلیہ اور غرب اندلس کے حاکم پرتگال نے بھی اس کی مدد کی پس وہ اپنی قوم کے ساتھ اس کے پاس آیا اور وہ اپنے لشکروں [illegible] ان کی طرف روانہ ہوا اور جب اس کی چھاؤنی قریب آ گئی تو اس نے طریف کی طرف نصاریٰ کی ایک فوج بھیجی جسے اس نے وہاں بھیجا تھا کیونکہ وہ چوکیداروں کی غفلت کے وقت اس میں رات کو داخل ہو گئے اور رات کے آخری حصے میں انہیں ان کے متعلق علم ہو گیا تو انہوں نے [illegible] ان پر حملہ کر دیا [illegible] اور ان میں سے کافی تعداد کو قتل کر دیا اور انہوں نے سلطان کی [illegible] کے خوف سے اس سے یہ بات چھپائی کہ ان کے سوا کوئی آدمی شہر میں داخل نہیں ہوا اور دوسرے دن طاغیہ اپنی فوجوں کے ساتھ روانہ ہوا اور سلطان نے مسلمانوں کے دستوں کو صف بستہ کیا اور انہوں نے حملہ کیا اور جب جنگ [illegible] تو شہر [illegible] لشکر نکل آیا اور چھاؤنی کی طرف چلا گیا اور سلطان کے خیمے کی طرف گیا اور جو تیر انداز اس کی حفاظت پر مقرر تھے انہوں نے شکست کھائی [illegible] انہوں نے [illegible] کو قتل کر دیا [illegible] عورتوں نے [illegible] آپ سے بچایا تو انہوں نے عورتوں کو قتل کر دیا اور وہ سلطان کی بیویوں [illegible] عائشہ بنت [illegible] یعقوب اور فاطمہ بنت سلطان ابو یحییٰ شاہ افریقہ اور دیگر لونڈیوں کی طرف گئے اور انہیں قتل کر دیا اور انہیں لوٹ لیا اور دیگر خیموں کو بھی لوٹ لیا اور

پڑاؤ کو آگ سے جلا دیا اور مسلمانوں کو اپنے بیٹوں کے پیچھے جو فوج موجود تھی اس نے متعلق یہ خیال کیا تو ان کے میدان میں مقابلہ ہو گی اور وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے [illegible]۔ پس ابن سلطان نے اپنی قوم اور بنو عبد الواد کے ایک گروہ کے ساتھ ان سے جنگ کا پختہ ارادہ کیا یہاں تک کہ وہ ان کی صفوں میں جا ملا انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے گرفتار کر لیا اور سلطان مسلمانوں کے ایک گروہ کی طرف مائل ہوا اور بہت سے غازی شہید ہو گئے اور طاغیہ سلطان کے خیمہ میں گھس گیا اور اس نے عورتوں اور بچوں کو قتل و ذبح کیا اور اپنے بلاد کی طرف پلٹ آیا اور ابن الاحمر غرناطہ چلا گیا اور سلطان الجزیرہ کی طرف چلا گیا پھر جبل کی طرف گیا پھر کشتی پر سوار ہو کر رات کو سبتہ چلا گیا اور اللہ نے مسلمانوں کی آزمائش کی اور ان کے ثواب میں اضافہ کیا۔

طریف سے طاغیہ کی واپسی: جب طاغیہ طریف سے واپس آیا تو اس نے اندلس میں مسلمانوں پر جرأت کی اور ان کے ملکوں کی خواہش کی اور [illegible] قلعہ بنی سعید سے جو غرناطہ کی سرحد تھا اور وہاں سے ایک دن کی مسافت پر ہے جنگ کی اور [illegible] کے لئے [illegible] یہاں تک کہ انہیں بھوک کی مشقت برداشت کرنی پڑی تو انہوں نے ۷۴۲ھ میں اس کے حکم پر تسلیم کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے طاغیہ پر [illegible] اور وہ اپنے [illegible] چلا گیا اور سلطان ابو الحسن جب سبتہ گیا تو اس نے دوبارہ جہاد کرنے کے لئے اندلس کی طرف واپس جانے کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا اور شہروں میں لوگوں کو جمع کرنے کے لئے آدمی بھیجے اور اس نے اپنے بیٹوں کو بحری بیڑوں کی تیاری کے لئے سواحل کی طرف بھیجا یہاں تک کہ بحری بیڑے کی خاص تعداد مکمل ہو گئی پھر وہ سبتہ سے [illegible] کے لئے [illegible] گیا اور اس نے اپنے وزیر عسکر بن [illegible] کے ساتھ اپنی فوجوں کو [illegible] کی طرف آگے بھیجا اور وزیر کے قرابت داروں [illegible] سے [illegible] حضرت [illegible] جانے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ کچھ فوجیں مدد کے لئے الجزیرہ بھیجی اور طاغیہ کو اس کی اطلاع مل گئی تو اس نے اپنے بحری بیڑے سے [illegible] اور ان کی مدافعت کے لئے اسے آبنائے جبل الطارق میں لے گیا اور بحری بیڑوں کی جنگ ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی آزمائش کی اور ان میں سے بہت سے لوگ شہید ہو گئے اور طاغیہ کا بحری بیڑہ آبنائے جبل الطارق پر غالب آ گیا اور مسلمانوں کی بجائے انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

اشبیلیہ سے طاغیہ کی آمد: اور طاغیہ تمام فوجوں کے ساتھ اشبیلیہ سے آیا اور انہیں جزیرہ خضراء میں [illegible] مسلمانوں نے بحری بیڑوں کی مدد [illegible] اور [illegible] طاغیہ کے ساتھ [illegible] طریف کے ساتھ [illegible] کی شکست [illegible] کرنے کی خواہش کی اور اس نے [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے پر اتفاق کیا اور اس کا طویل محاصرہ کیا اور چھاؤنی والوں نے طویل قیام کے لئے لکڑی کے گھر بنا لئے اور سلطان ابو الحجاج اندلسی فوجوں کے ساتھ آیا اور طاغیہ کو روکنے کے لئے جبل الفتح کے بالمقابل [illegible] اور سلطان ابو الحسن نے سبتہ میں اپنی جگہ پر [illegible] تاکہ اسے رات کو [illegible] اور بحری بیڑوں کے [illegible] کی مدد بھیجی مگر اس بات نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا اور ان کا محاصرہ سخت ہو گیا اور انہیں تکلیف نے آ لیا اور سلطان ابو الحجاج طاغیہ کی اجازت سے صلح کے بارے میں اس سے گفتگو کرنے کے لئے گیا طاغیہ نے اس سے [illegible] کرنے [illegible] اسے یہ اجازت دی تھی اور اس نے ایک بحری بیڑے [illegible]

میں اس کی نگرانی پر لگا دیا تھا مسلمانوں نے بڑی بے جگری کے ساتھ ان سے جنگ کی اور بھوک کے پھندے کے بعد ساحل کی طرف نکل آئے اور الجزیرہ اور وہاں جو سلطان کی فوجیں تھیں ان کے حالات خراب ہو گئے اور انہوں نے شہر سے دست بردار ہونے کی شرط پر طاغیہ سے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور وہ شہر سے نکل گئے تو اس نے ان سے اپنا عہد پورا کیا اور جو کچھ ان سے معاہدہ کیا تھا انہیں اس کا معاوضہ دے دیا اور انہیں طنجہ میں اتار دیا اور ان کو وہ کچھ دیا جس کا لوگوں میں چرچا ہوا اور اپنے وزیر عسکر بن تاحضریت کو محاصرہ جاری رکھنے کے معاملہ میں کوتاہی کرنے پر گرفتار کر لیا اور سلطان اس یقین پر اپنے دارالخلافہ فاس واپس آ گیا کہ اللہ کا امر غالب ہو گا اور وہ دین کو سر بلند کرنے اور دوبارہ غلبہ دینے کے وعدے کو پورا کرے گا۔

عثمان بن ابی العلاء: آل عبد الحق کے قرابت داروں میں سے عثمان بن ابی العلاء اندلس میں رہتا تھا اور یہ بربری مجاہد غازیوں کا لیڈر تھا اور اسے اندلس میں سرحدوں کی حفاظت کرنے، دشمن کی مدافعت کرنے، دار الحرب سے جنگ کرنے اور حاکم اندلس کے ساتھ جہاد میں حصہ لینے کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل تھا جیسا کہ ہم اس کے حالات کو تفصیل سے بیان کریں گے اور جب سلطان ابوسعید نے اہل اندلس سے مدد مانگی تو ان میں سے جو مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے اس نے معذرت کی اور ان پر شرط عائد کی کہ وہ جہاد کو ترک نہ کریں اور اسے اپنی قیادت دے دیں مگر انہوں نے اس کی حاجت کو پورا کیا اور جب عثمان بن ابی العلاء وفات پا گیا تو اس کے بعد جہاد کے مراسم کو اس کے بیٹوں نے سنبھالا اور وہ ریاست میں اپنے بڑے بھائی ابو ثابت کی طرف رجوع کرتے تھے اور غلاموں اور لے پالک لوگوں سے ان کی پارٹی مضبوط ہو گئی جس نے سلطان کے ہاتھ پر قبضہ کر لیا اور اکثر حالات میں وہ اس سے بے قابو ہو گئے اور اس نے ان سے بدلہ لیا اور ابو ثابت نے اسے سلطان ابوالحسن کے پاس جانے پر آمادہ کر لیا اور ابوالعلاء کے بیٹے اس کے وہاں ہونے سے پریشان ہو گئے اور انہوں نے اپنے بارے میں اس پر تہمت لگائی اور باوجود ناپسندیدگی کے اس نے انہیں جبل کے ساتھ جنگ کرنے پر مجبور کیا اور جب مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور ابن الاحمر نے طاغیہ کی محبت سے اس کی جو موافقت کی ہوئی جیسا کہ ہم اسے بیان کر چکے ہیں۔

اور اس نے اپنے دار الحکومت کی طرف واپس جانے کا عزم کر لیا اور انہوں نے راستے میں اس پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اور اس بارے میں انہوں نے اس کے غلام زیان بن ابی طریف سے سازش کی کیونکہ اس نے اپنی اصلاح کی تیزی سے ان کو درد مند کیا تھا اور ان کی عادات کے بارے میں ان پر تنگی وارد کی تھی انہوں نے اس سے وعدہ کر لیا اور کینہ توزی پر متفق ہو گئے اور جب انہوں نے ابوالعلاء کا میلان اس کی طرف پایا تو اسے قبول کرنے کو دوڑے اور محمد بن الاحمر نے انہیں چوکنا کر دیا اور اس نے منتظروں کو اسے راستے میں روکنے کے لئے بھیجا اور انہیں وراثت کی اور وہ اس کے گزرنے سے پہلے ہی اپنے کام کے لئے دوڑ گئے اور انہوں نے اسے قصر الحلو سے وہیں ہی پکڑ لیا اور اسے عتاب کیا تو وہ رضا مندی طلب کرنے لگا اور انہوں نے اس سے سخت گفتگو کی اور انہوں نے اس کے غلام زہیر کو جو عطیات کے دفتر کا انچارج تھا اس پر زیادتی کرتے ہوئے اسے قتل کر دیا۔

سلطان کا قتل: اور سلطان نے ان پر شدت سے ہاتھ اٹھایا تو انہوں نے اسے تیر اور نیزے سے مار مار کر قتل کر دیا اور پڑاؤ کی طرف واپس آ گئے اور جن غلاموں کے ساتھ انہوں نے سازش کی تھی انہیں بلایا اور وہ اس کے بھائی ابوالحجاج بن یوسف بن

ابوالعلاء کے بیٹے آئے تو انہوں نے اس کی بیعت کی اور اس کی خدمت پر قائم رہے۔ [illegible] اور اس نے اسی وقت اپنے قائد ابن عزون کو بھیجا تو اس نے اس کی خاطر ان کے دارالخلافہ پر قبضہ کر لیا اور ان کا کام مکمل ہو گیا اور ان کے باپ کے غلام رضوان نے اسے روکا اور وہ اس سے بے قابو ہو گیا اور اس کے دل میں ابوالعلاء کے بیٹوں کے متعلق کہ انہوں نے اس کے بھائی کو قتل کیا ہے کینہ پیدا ہو گیا یہاں تک کہ جب سلطان ابوالحسن جریدہ کی طرف گیا اور اس نے اپنی عملداری کی سرحدوں پر فتح حاصل کی اور اپنے بیٹے ابو مالک کو سالار مقرر کیا تو اس نے انہیں خفیہ طور پر ابوالعلاء کے بیٹوں کے بارے میں جو خط لکھا تھا کیونکہ ان کے باپ سلطان ابوسعید نے ان پر مہربانی کی تھی۔

ابوالعلاء کے بیٹوں کی گرفتاری: پس ابو مالک نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان سب کو [illegible] قید خانے میں بند کر دیا۔ پھر انہیں کشتیوں میں افریقہ کی بندرگاہ کی طرف واپس بھیج دیا [illegible] سلطان ابو یحییٰ کے پاس اترے اور سلطان ابوالحسن نے ان کے متعلق اسے پیغام بھیجا جس نے انہیں قید کر دیا تھا۔ اس نے اپنے دروازے کے [illegible] ترغیب کے [illegible] ان کے [illegible] کی طرف [illegible] تو اس نے توقف کیا اور ان سے عہد شکنی کرنے سے انکار کیا اور اس کے وزیر [illegible] سلطان کا مقصد [illegible] کے متعلق [illegible] کہ اسے اس بات کا علم ہے [illegible] اس نے اس کی بات کو قبول کیا اور دونوں کو ان کے ساتھ اس کی طرف بھیج دیا [illegible] سلطان کا [illegible] ان کے پیچھے پیچھے گیا اور جب سلطان ابوالحسن [illegible] میں [illegible] آیا تو وہ اس کے پاس گئے تو اس نے ان کے [illegible] انہیں [illegible] اور انہیں [illegible] اور ان کے لئے [illegible] انہیں [illegible] خلعتیں اور [illegible] جب وہ [illegible] کے حالات [illegible] کے بارے میں [illegible] شکایت کی کہ [illegible] بغاوت کرنے اور بادشاہ پر حملہ کرنے کے بارے میں سازش کر رہے ہیں۔ پس اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور مکناسہ میں انہیں قید میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس کے اپنے بیٹے ابو عنان کے ساتھ جو حالات ہوئے تھے ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ واللہ اعلم۔

فصل

مشرق کی طرف سلطان کے تحائف بھیجنے اور حرمین اور قدس کی جانب اپنے تحریر کردہ مصحف بھیجنے کے حالات

ملوک مشرق کی دوستی اور تحفہ جات کے بارے میں سلطان ابوالحسن کا ایک خاص مسلک تھا جسے اس نے اپنے اسلاف سے حاصل کیا تھا اور اس کی دیانت داری نے اسے مزید مضبوط کر دیا تھا اور جب اس نے تلمسان کے بارے میں جو فیصلہ کیا سو کیا اور مغرب اوسط پر متغلب ہو گیا اور نواح کے باشندے اس کے رعب کے ماتحت ہو گئے اور اس کی حکومت کا سایہ دراز ہو گیا تو اس نے اسی وقت حاکم مصر و شام محمد بن قلاوون الملک الناصر سے گفتگو کی اور راستے سے حج اور حجیوں کے راستے سے رکاوٹوں کے اٹھا دینے کے بارے میں لکھا اور اس نے فارس بن میمون بن وردار کو یہ پیغام دے کر بھیجا تو وہ صلح کی بیعت کے اتمام اور خط کے جواب کے ساتھ واپس آیا۔

حرم شریف میں اپنا تحریر کردہ قرآن مجید رکھنا: اور سلطان نے پختہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے ہاتھ کا تحریر کردہ ایک قرآن حرم شریف کے لئے وقف کرے تاکہ اسے اللہ کی قربت حاصل ہو چنانچہ اس نے اسے نقل کروایا اور کاتبوں کو اسے سنہرا کرنے اور منقش کرنے اور قاریوں کو اس کے ضبط و تہذیب کے لئے جمع کیا یہاں تک کہ اس کا کام مکمل ہو گیا اور اس نے اس کے لئے آبنوس کی لکڑی اور ہاتھی دانت اور صندل کا ایک نہایت عمدہ شاندار برتن بنوایا اور سونے کے پتروں اور جواہرات و یاقوت کی لڑیوں سے اسے آراستہ کیا اور اس کے لئے چمڑے کا ایک مضبوط برتن بنایا جس کی کھال پر سونے کی تاروں سے کڑھائی کی گئی تھی اور اس کے اوپر ریشم و دیباج کا غلاف تھا اور روئی کا غلاف بھی تھے اور اس نے اپنے خزانے سے اموال نکالے جنہیں اس نے مشرق میں جاگیریں خریدنے کے لئے مخصوص کیا تاکہ وہ قراء کے لئے وقف ہوں اور اس نے حاکم مصر و شام الملک الناصر محمد بن قلاوون کے پاس اپنی مجلس کے خواص اور اپنی حکومت کے بڑے بڑے آدمیوں مثلاً عریف بن یحییٰ امیر زغبہ اور ہر مخلص دوست سے سابق اور مقدم عطیہ بن مہلہل بن یحییٰ جو بڑا بااصول تھا کو بھیجا اور اس نے اپنے کاتب ابوالفضل بن محمد بن ابی مدین اور دروازے کے داروغے عریف اور اپنی حکومت کے دوست مولیٰ قاسم بن کوردار کو بھیجا اور اس نے حاکم مصر کے پاس تحائف لے جانے والے افراد کے لئے جسے منتخب کیا جس کا عرصہ تک لوگوں میں چرچا رہا اور گھر کے منتظمین میں سے ایک منتظم نے بتایا کہ اس میں پانچ سو بہترین گھوڑے جو سونے اور چاندی کی زینوں سے آراستہ تھے موجود تھے اور ان کی لگامیں بھی خالص سونے کی تھیں اور ریشم مغرب اور گھریلو استعمال کی چیزوں اور ہتھیاروں کے پانچ سو

سنہری بوجھے تھے اور پختہ بناوٹ کے اونی کپڑے لباس، ٹوپیاں، گھڑیاں اور نشان دار اور غیر نشان دار چادریں اور بحرین ریشم کے رنگ دار اور بے رنگ، سادہ اور منقش کپڑے اور بلاد صحرائی سے لائے ہوئے رنگ دار چمڑے جو لمط کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مغرب کا روئی سامان اور گھریلو استعمال کی اشیاء اور مشرق میں جن کی بناوٹ کو اچھا سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ ان میں موتی اور یاقوت کے پتھروں کا ایک پائدان بھی تھا۔

اور اس کے باپ کی محبوبہ لونڈیوں میں سے ایک لونڈی نے اس کی رکاب میں حج کو جانے کا ارادہ کیا تو اس نے اُسے اجازت دے دی اور اس کی اعانت و عزت و تکریم کی اور اس کے متعلق اپنے خاص سلطان مصر کو وصیت کی اور وہ تلمسان سے روانہ ہو گئے اور انہوں نے الملک الناصر کو پیغام اور ہدیہ پہنچایا جسے اس نے قبول کیا اور مصر میں ان کی آمد کا روز جمعہ کا دن تھا جس کے متعلق لوگوں میں مدتوں چرچا رہا اور راستے میں ان کی تعظیم و تکریم کی گئی یہاں تک کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جہاں پر ان کے صاحب نے انہیں قرآن کریم رکھنے کا حکم دیا تھا وہاں پر انہوں نے اسے رکھ دیا اور اس نے اپنے مغرب کے عجیب و غریب اشکال و بناوٹ کے تحفوں سے سلطان کو بھی تحائف اور اسکندریہ کے شاندار کپڑے جن میں سونے سے کام کیا گیا تھا بھیجے اور انہیں ان کے پیچھے دار الملک کی طرف بھیج دیا اور اس نے ان کی عمدہ تکریم کی اور عطیات دیے اور اس عہد کے لوگوں میں اس ہدیہ کے متعلق چرچا ہوتا رہا۔ پھر سلطان نے پہلے نسخے کے مطابق قرآن کریم کا ایک اور نسخہ لکھا اور اسے مدینہ کی قرأت پر لکھا اور اسے اپنی حکومت کے اس دور کے چند لوگوں کے ہاتھ بھیجا اور الملک الناصر اور اس کے درمیان مسلسل دوستی رہی یہاں تک کہ وہ ۷۴۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابو الفداء اسماعیل نے امارت سنبھالی تو سلطان نے اس سے تعزیت کی اور اسے تحائف دیے اور اس سے اس کے باپ کی تعزیت کی اور اپنے کاتب اور دفتر خراج کے انچارج ابو الفضل بن عبد اللہ بن ابی مدین کو اس کے پاس بھیجا اور اس نے اپنے قاصد ہونے کے فرض کو ادا کیا اور سلطان کی بڑائی بیان کرنے اور راستے میں گروہ رحانیوں پر اس کے خرچ کرنے اور اپنے ہاتھ سے ترکی حکومت کے آدمیوں کو تحائف دینے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا اس سے بچنے میں وہ عجیب شان کا حامل تھا۔

اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے پھر اس نے افریقہ پر قبضہ کرنے کے بعد قرآن کریم کا ایک اور نسخہ لکھنا شروع کیا تاکہ اسے بیت المقدس کے لئے وقف کرے مگر وہ اسے پورا نہ کر سکا اور اس کے لکھنے کی فراغت سے قبل ہی فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

مغرب کے پڑوسی سوڈانیوں میں سے شاہ عالی کی خدمت میں سلطان کے تحفہ بھیجنے کے حالات

سلطان ابوالحسن کے فخر کا ایک خاص طریق تھا جس سے وہ بڑے بڑے بادشاہوں سے مقابلہ کرتا تھا اور ہمسروں اور امصار کو تحائف دینے اور دور دراز کے نواح اور اطرافِ سرحدوں میں ایلچی بھیجنے میں ان کے طریق کا پابند تھا اور اس کے عہد میں مالی کا بادشاہ سوڈانیوں کے بادشاہوں میں سے سب سے بڑا تھا اور مغرب میں آپ کے ملک کا پڑوسی تھا اور اس کے قبلہ کی جانب کے مقبوضات کی سرحدوں سے ایک سو مرحلہ پر جنگل میں رہتا تھا اور اس نے مغرب اوسط کے مقبوضات پر غلبہ پالیا اور لوگوں نے ابو تاشفین کی شان اور اس کے محاصرہ کرنے اور قتل کرنے نیز سلطان کو غلبہ اور قوت کا جو شان اور دبدبہ حاصل ہوا تھا کے بارے میں باتیں کیں اور اس بارے میں آفاق میں خبریں پھیل گئیں اور مالی کا سلطان منسا موسیٰ جس کا ان کے حالات ہم قبل ازیں ذکر کر چکے ہیں اس کے ساتھ مذاکرات کرنے کی طرف مائل ہوا جبکہ اس نے اپنی مملکت کے باشندوں میں سے فرانصیں کو اپنے مقبوضات کے پڑوس میں رہنے والے صنہاجی ملثمین کے ایک ترجمان کے ساتھ اس کے پاس بھیجا اور انہوں نے سلطان کے پاس جا کر اسے فتح اور غلبہ کی مبارک باد دی تو اس نے انہیں خوش آمدید کہا اور نہایت اچھی طرح رخصت کیا اور اپنے فخر و طریق کی طرف مائل ہوا اور اس نے اپنے گھر کے ذخیرے سے مغرب کا عجیب و غریب حاصل اور عمدہ استعمال کی چیزیں اور بیش قیمتی سامان تحفہ میں دیا اور اپنی حکومت کے کچھ آدمیوں کو جن میں کاتب الدیوان ابو طالب بن محمد بن ابی مدین اور اس کا غلام عنبر الخصی بھی شامل تھے مقرر کیا اور انہیں وہ سامان دے کر مالی کے بادشاہ منسا سلیمان کے پاس اپنے وفد کی واپسی سے قبل اس کے باپ کی فوتیدگی کے وقت بھیجا اور صحراء کے عرب اعراب کو اشارہ کیا کہ وہ آمد و رفت کے وقت ان کے ساتھ آئیں جائیں پس معقل میں سے جابر اللہ کی اولاد کا امیر علی بن غانم تیار ہوا اور سلطان کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے ان کے ساتھ ہمراہ ہوا اور طویل سفر اور بڑی تکلیف کے بعد یہ قافلہ جنگل میں مالی کے ملک تک دور تک چلا گیا تو اس نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی عزت افزائی کی اور یہ لوگ مالی کے بڑے بڑے آدمیوں کے وفد میں جو اپنے سلطان کی تعظیم کرتے اور اس کے حق و اطاعت کو ادا کرتے تھے اپنے بھیجنے والے کی طرف واپس آ گئے اور انہوں نے اپنے بھیجنے والے کی مرضی اور حکم کے مطابق سلطان کا حق ادا کیا اور اس کا پیغام پہنچایا اور سلطان کو بادشاہوں پر ان کے تواضع کرنے کی وجہ سے بہت عزت حاصل ہوئی۔۔

فصل

حاکم تونس کے ساتھ سلطان کے رشتہ داری کرنے کے حالات

جب سلطان ابو یحییٰ کی بیٹی خاتون ابوالحسن کی بیوی بنو مرین کے ساتھ طریف میں ان کے دشمنوں میں فوت ہو گئی تو اس کے دل میں اس کا غم باقی رہ گیا کیونکہ وہ اس کی سلطنت کی عزت کرنے اور نگرانی کرنے اور معاملات میں کامیاب ہونے اور ترقی کے اصولوں اور محبت میں لذت جس سے فائدہ اٹھانے کی بہت مدد دیتی تھی اسے خیال آیا کہ وہ اس کی بہن کو اس کے عوض میں حاصل کرے اور اس کی منگنی کے بارے میں اس نے اپنے ولی عریف بن یحییٰ امیر زغبہ اور اپنی حکومت کی فوجوں اور مجلس کے کاتب ابوالفضل بن عبداللہ بن ابی مدین اور اپنی مجلس کے فقیہ العزفی ابو عبداللہ محمد بن سلیمان سطی اور اپنے غلام عنبر الخصی کو بھیجا اور وہ ۷۴۶ھ میں پہنچے اور ان کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا گیا اور اس نے ان کی مدد توجہ کر لی۔

حاجب ابو عبداللہ کی سلطان سے سازش: جب ابو عبداللہ بن تافراکین نے ان کی آمد کی غرض کے بارے میں اپنے سلطان سے سازش کی اور اس نے اپنی قوم کو اطراف کے ملوک والوں نے تحفے دیے اور اس قسم کی حکمت کی خاطر اس بات کے ماننے سے انکار کر دیا اور اس کا حاجب ابن تافراکین ان کے سامنے اس کام کی بہت کم کرتا رہا اور اس منگنی کے رد کرنے کے بارے میں اس نے سلطان ابوالحسن کے حق کی عظمت بیان کرتا رہا کیونکہ ان دونوں کے درمیان رشتہ اور دوستی کے علاوہ عہد و پیمان ہو گئے تھے یہاں تک کہ اس نے اس کی بات مان لی اور اس کی خواہش پوری کر دی اور اس نے بیٹی کو ان کے سپرد کر دیا پس ان دونوں کے درمیان رشتہ داری ہو گئی اور حاجب دلہن کے سامان کی تیاری میں لگ گیا اور اسے احتیاط و حکمت سے سرانجام دیا اور مستحکم کیا اور انہیں قائم رکھا ہو گیا یہاں تک کہ اس نے پوری تیاری کر لی اور ربیع الاول ۷۴۷ھ میں وہ تونس سے چلے گئے اور سلطان ابو یحییٰ نے اپنے بیٹے الفضل کو جو بونہ کا حاکم اور اس دلہن کا حقیقی بھائی تھا ساتھ کر دیا کہ وہ بہن کو سلطان ابوالحسن کے پاس اس کے حق کے قیام کے لیے لے جائے اور اس نے اپنے دروازے سے بنو مرین کے مشائخ کو بھیجا جن کا لیڈر عبدالواحد بن محمد ابن کماز تھا اور وہ اس کی رکاب میں اس کے پاس آئے اور جب سلطان کے پاس پہنچے اور راستے میں ہی تھے کہ سلطان ابو یحییٰ کی وفات کی خبر ملی اور جب وہ سلطان ابوالحسن کے پاس پہنچے تو اس نے ان سے تعزیت کی اور ان کی بہت عزت کی اور اس دلہن کے بھائی فضل سے

ساتھ جو عہد کیا تھا کہ وہ اس کے باپ کی ولایت کے حصول میں مدد دے گا اسے بہت اچھی طرح پورا کیا جس سے وہ [illegible] ان کے ساتھ مطمئن ہو گئی یہاں تک کہ وہ سلطان کے مددگاروں میں شامل ہو کر اس کے جھنڈوں تلے افریقہ چلا گیا۔ ان شاء اللہ۔

فصل

افریقہ پر سلطان کے چڑھائی کرنے اور اس پر غالب آنے کے حالات

اگر سلطان ابو یحییٰ کی وفات اور رشتہ کو پیش نہ ہوتا تو سلطان ابو الحسن کی آنکھ افریقہ کی حکومت کی طرف اٹھی ہوئی تھی اور وہ اس کے لئے اوقات مقرر کرتے تھے اور جب اس نے رشتہ کے بارے میں اسے پیغام بھیجا اور تلمسان میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ موحدین نے اس کی منگنی کو رد کر دیا ہے تو وہ منصورہ تلمسان سے اٹھا اور جلدی سے [illegible] کی طرف گیا اور عطیات کا حکم کھولا اور فوج کی کمزوریوں کا جائزہ لیا اور اس نے مغرب اقصیٰ پر اپنے پوتے منصور بن امیر ابو مالک کو مقرر کیا اور حسن بن سلیمان بن یرزیکن کو [illegible] کے مضبوط کرنے میں لگا دیا اور اسے فوج پر امیر مقرر کیا اور افریقہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری پوشیدہ رکھ کر تلمسان کی طرف کوچ کر گیا اور جب اسے [illegible] کی بیعت کی خبر پہنچی تو اس کا ارادہ پختہ ہو گیا اور جب وہ جزائر پہنچا سلطان ابو یحییٰ فوت ہو گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے اپنے بیٹے عمر کی امارت کے قیام اور حاجب ابو محمد بن تافراکین کے رمضان میں جانے کا کام کیا تو اس بات سے سلطان کے عزائم بیدار ہو گئے اور ابن تافراکین نے آ کے موحدین کی حکومت میں رغبت دلائی اور اس کے پیچھے یہ خبر آ گئی کہ عمر نے اپنے بھائی احمد کو جو ولی عہد تھا قتل کر دیا ہے جو اس کے باپ کی طرف سے اس کی حکومت کا ولی عہد تھا اور سلطان نے [illegible] مددگار رہے تھے اور اس پر غالب تھا اور اس کے حاجب ابو القاسم بن عتو نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کے پاس سفیر بنا کر بھیجے تو سلطان ناراض ہو گیا اس لئے کہ عمر نے اپنے باپ کے عہد کو ضائع کیا اور اپنے بھائی کے خون کو رائگاں کیا تھا اور اس کے بارے میں نافرمانی کا طریق اختیار کیا تھا اور اس بات کو توڑ دیا تھا جو اس نے [illegible] سے اس پر قائم کی تھی۔

افریقہ پر چڑھائی: پس اس نے افریقہ پر چڑھائی کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور [illegible] بھی تیار ہو کر چلنے کے لئے اس کے پاس آ گیا تو اس نے عطیات کا دروازہ کھول دیا اور لوگوں میں افریقہ کی طرف جانے کا اعلان کر دیا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور مولانا امیر ابو یحییٰ کا چچا زاد الحاج ابو عبداللہ بجایہ کا حاکم تھا [illegible] اپنے دادا کی وفات کے

جو سلطان ابوالحسن کے پاس اپنے باپ کی سفارت لے کر اور [illegible] سے اپنی عملداری پر قائم رہنے کا مطالبہ کرتے ہوئے آیا اور جب وہ [illegible] یہاں مغرب اور [illegible] سے یقین ہو گیا کہ وہ خود افریقہ پر چڑھائی کرنے لگا ہے تو اس نے اس سے اپنے علاقے کی طرف واپس جانے کا مطالبہ کیا تو اس نے اس کے مطالبہ کو پورا کر دیا اور وہ بجایہ کی طرف چلا گیا۔

اور جب سلطان نے ۷۴۷ھ میں عید الاضحیٰ کی رسم ادا کی تو اس نے اپنے بیٹے امیر ابو عنان کو مغرب اوسط کا امیر مقرر کیا اور اسے علم دیا اور اسے اپنے قائم مقام کے طور پر [illegible] اور اسے لشکر جمع کرنے کا کام بھی اسے سپرد کیا اور خود افریقہ جانے کے ارادے سے کوچ کر گیا اور [illegible] حمزہ کا امیر [illegible] اپنے مددگاروں کے ساتھ پیچھے آیا اور جب وہ [illegible] میں اترا تو وہاں اسے قسنطینہ اور بونہ [illegible] جس کی چڑھائی اس کا امیر [illegible] اور اس کے بھائی عبدالمطلب کی امارت کا وفد [illegible] احمد بن علی اور امیر [illegible] زکریا بن سلطان جو امیر ابو العباس ولی عہد کے قتل کے بعد تونس سے اس کے پاس آ گیا تھا اور وہیں تونس میں فوت ہو گیا تھا [illegible] احمد بن [illegible] مرزوق [illegible] یہ دونوں ولی عہد کی وفات کے بعد اسی غرض سے ان کے پاس وہاں چلے آئے تھے [illegible] اپنے ملک کے سرداروں اور لوگوں کی بیعت کے ساتھ اسے وہاں ملے اور اس کی بیعت کی اور اس کی امامت کا حق ادا کیا اور امیر [illegible] محمد بن ثابت ان کے ساتھ شامل تھا اس نے اپنی بیعت ان کے ساتھ [illegible] کی تو اس نے ان کے وفد کی عزت کی اور انہیں ان کے اعمال پر مقرر کر دیا اور انہیں ان کی عملداریوں کی طرف بھیج دیا اور اس نے احمد [illegible] کو [illegible] کے ساتھیوں اور اپنے مددگاروں میں شامل کرنے کے لئے بھیج دیا اور جلدی جلدی چلنے لگا اور جب وہ بجایہ کے مضافات میں بنی حسن میں اترا تو وہاں ان کا امیر [illegible] منصور بن فضل بن مزنی اپنے اہل وطن کے ایک وفد کے ساتھ آیا [illegible] اور یعقوب بن علی بن احمد [illegible] اور قسنطینہ کے مضافات کا سوار امیر [illegible] انہیں [illegible] اکرام کے ساتھ [illegible] اور انہیں اپنے [illegible] میں شامل کر لیا اور اس نے اپنے باپ کے پروردہ [illegible] عسکر [illegible] آگے بھیجا اور جب اس نے بجایہ کے میدان میں پڑاؤ کیا تو امیر عبداللہ اور اہل شہر نے سلطان کے خوف اور ہیبت سے اس کی بات نہ مانی اور اس کے [illegible] اور ان کے [illegible] سلطان کی مجلس میں گئے اور اس کا حاجب فارح [illegible] سے پہلے اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اسے اس کے [illegible] سرداروں کی ملاقات کرنے باہر نکلنے کے لئے واپس بھیجا اور وہ چلا گیا اور جب اس نے شہر کو قریب [illegible] تو امیر ابو عبداللہ نے جلدی کی اور اسے شہر کے میدان میں ملا اور اپنے پیچھے رہنے کے بارے میں عذر کیا تو اس نے اس کا عذر قبول کیا اور اپنے بیٹے کی طرح اس سے حسن سلوک کیا اور [illegible] عملداری [illegible] میں [illegible] اور تلمسان [illegible] اس کا وظیفہ مقرر کیا اور اسے اپنے بیٹے ابو عنان حاکم مغرب کے ساتھ کر دیا اور اسے اس کے متعلق وصیت کی اور وہ بجایہ میں داخل ہوا تو اس نے ان سب [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کا [illegible] معاف کر دیا اور اس کی [illegible] سرحدوں کے احوال پر غور [illegible] کیا اور [illegible] ان کے [illegible] قائدوں میں سے محمد بن [illegible] اس کا امیر مقرر کیا اور اس کے ساتھ بنی مرین کے [illegible] اور اپنے [illegible] سے [illegible] کو [illegible] اور خود [illegible] کے لئے تیار ہو کر [illegible] اور قسنطینہ میں اترا۔

ابو زید کی بیعت: اور قسنطینہ کے امیر ابو زید جو سلطان ابو یحییٰ کا پوتا تھا اس نے اور اس کے دونوں بھائیوں

ابوالعباس محمد اور ابو یحییٰ زکریا اور ان کے بھتیجے جنہوں نے اس کی بیعت کی اس کی خاطر اپنی عملداری سے دست بردار ہو گئے اور سلطان نے تلمسان کی عملداری میں سے انہیں ندرومہ دے دیا اور موسیٰ ابوزید کو اس کا امیر مقرر کیا اور اس کے ٹیکس کے جمع کرنے میں اسے اپنے بھائیوں کے لئے مقدم بنایا اور شہر تک خالص ہو گیا اور محمد بن عباس کو ان کا امیر مقرر کیا اور عباس بن عمر نے اپنی قوم بنی عسکر کے ساتھ اس کے پاس آیا اور اس نے ان کی جاگیروں کو واگزار کیا اور وہیں پر اس کے پاس دواودہ کے عرب کے سردار اور صحرا کے امیر محمد بن عمر نے اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے اس سے ملاقات کی اور وہیں اس نے اسے سلطان ابو یحییٰ کے اور اہل بجایہ کے سر تھے عرب میں سے ان کے سر مقدم تھے۔ سے قابس کی جانب کوچ کر جانے کی اطلاع دی اور اس نے سلطان کو مشورہ دیا کہ وہ اس کے اس کی طرف جانے سے پہلے اسے روکنے کے لئے فوج بھیجے تو اس نے اس کے ساتھ۔ پس قائد حمو بن یحییٰ عسکری کو بنی مرین کی فوج کے ساتھ بھیجا اور وہ سلطان ابو حفص کے تعاقب میں کوچ کر گئے اور سلطان ابوالحسن نے قسنطینہ میں قیام کیا اور اس کی فوجوں نے شیخ ابو محمد کی اطاعت کی اور اس نے یوسف بن عمر کو خلعت اور سواری دے کر اسے اپنی عملداری کی طرف بھیجا پھر اس نے مولیٰ الفضل بن مولانا سلطان ابو یحییٰ کو اس کی عملداری بونہ کا امیر مقرر کیا اور اس کے قبضے سے خدمات اور منصب سے چھڑا کر بھیج دیا پھر وہ ان کے پیچھے کوچ کر گئے ابو محمد بن یحییٰ اور ابو الخیل کے بیٹے جو اطاعت کرنے والوں کے ساتھ آئے تھے اور وہ اس کی جانب سے امیر ابو حفص کے ساتھ جا ملے اور انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور وہ اور اس کا غلام ظافر السنان معرکے میں سے اس کی حکومت کا سردار تھا ان کے گھمسان میں اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور انہیں گرفتار کر لیا گیا اور دونوں کو ابو حمو کے پاس لایا گیا تو اس نے رات تک انہیں قید رکھا پھر دونوں کو قتل کر دیا اور ان کے سروں کو سلطان کے پاس بھیج دیا۔

ابوالقاسم بن عتو کی گرفتاری: اور تبسہ جماعت تونس کے بنی اور حمید بن عن کے امیر ابو حفص کے ساتھی اور شیخ الموحدین ابوالقاسم بن عتو اور صخر بن کے بیٹے مکین بن محمد اس جماعت کے لوگوں کے ساتھ گرفتار کر لیا اور انہیں پابجولاں سلطان کے پاس بھیج دیا اور سلطان نے اپنی فوجوں کو تونس کی طرف بھیجا اور بنی عسکر میں سے اپنی بیٹی کے رشتہ دار یحییٰ بن سلیمان کو ان کا سالار مقرر کیا اور ابن تافراکین کو اس کے ساتھ بھیجا اور وہ تونس میں اتر کر ان پر قابض ہو گئے اور ان کی وہاں سے اپنی عملداری میں چلا گیا کیونکہ سلطان نے اسے وہاں کا امیر مقرر کیا تھا اور اس نے اسے اور اس کی قوم کو سوار اپنا اور طلحہ کے رہنے کے عہدے پر بھیجا تھا اور سلطان باجہ میں اترا اور وہاں اسے امیر ابو حفص کے سر کے ساتھ اور قابس کی فتح حاصل ہوئی پھر وہ تونس کی طرف کوچ کر گیا اور ۸ جمادی الآخرہ ۷۴۸ھ کو بدھ کے روز وہاں اترا اور تونس کے وفد اور اس کے شیوخ شوریٰ اور ابن تافراکین نے اس سے ملاقات کی اور انہوں نے اطاعت اختیار کی اور خوشی خوشی واپس آ گئے پھر ہفتے کے روز اس کی فوج نے اس میں داخل ہونے کی تیاری کی اور اس نے اپنے پڑاؤ کے مقام سے شہر کے دروازے تک اپنی فوج کی دو قطاریں بنائیں جن کا درمیانی فاصلہ چار میل سے زیادہ تھا اور بنو مرین اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے جھنڈوں تلے اپنے مراکز کی طرف گئے اور سلطان اپنے خیمے سے سوار ہوا اور اس کے دائیں ہاتھ اس کا دوست عریف بن یحییٰ امیر زغبہ اور اس کے ساتھ ابو محمد عبداللہ بن تافراکین سوار ہوئے اور اس کے بائیں ہاتھ مولانا سلطان ابو یحییٰ کا بھائی ابو عبداللہ محمد اور اس کے ساتھ اس کے بھائی خالد کا بیٹا امیر ابو عبداللہ سوار ہوئے یہ دونوں جب سے ان کے بھائی امیر ابو فارس نے خروج کیا تھا

قسنطینہ میں اپنے بیٹوں سمیت قید تھے لیکن سلطان ابوالحسن نے ان کو رہا کر دیا اور وہ اس کے ساتھ تونس گئے اور وہ اس جماعت کی زینت تھے جنہیں بنی مرین کے شرفاء اور کبراء میں شمار کیا جاتا تھا اور اس کے لڑکے پٹ گئے اور تعصب سے ہار گئے اور جماعتیں منحرف ہوئیں اور اس سے موافقت کرتی تھیں یہاں تک کہ وہ شہر تک پہنچ گیا اور دونوں میں لڑائیوں سے مورچے مارے گئے اور ہماری سمجھ کے مطابق اس جیسا ان کبھی نہیں دیکھا گیا۔

سلطان کا محل میں داخل ہونا: اور سلطان محل میں داخل ہوا اور ابو محمد بن تافراکین کو اپنی پوشاک بطور خلعت دی اور اپنے گھوڑے کی لگام دونوں سمیت اس کے قریب کیا اور لوگوں نے اس کے سامنے سیر ہو کر کھیلا اور منتشر ہو گئے اور سلطان ابو محمد بن تافراکین کے ساتھ محل کے کمروں اور خلفاء کے مساکن میں داخل ہوا اور ان کا چکر لگایا اور وہاں سے متصلہ باغات میں چلا گیا جنہیں راس الطابیہ کہا جاتا تھا پس اس نے ان کے باغات کا چکر لگایا اور وہاں سے اپنے پڑاؤ میں آ گیا اور یحییٰ بن سلیمان کو ایک فوج کے ساتھ قصبہ تونس میں اس کی حفاظت کے لئے اتارا اور امیر ابو حفص کی جماعت اور تونس کے قیدی پکڑے لائے ان کے پاس پہنچے تو اس نے ابو القاسم بن عتو اور محمد بن موسیٰ کو ان سے جنگ کرنے کے بارے میں قبائل کے اختلافی تیاری کے متعلق خاموش کرنے کے بعد انہیں جیل میں ڈال دیا اور دوسرے دن شیخ کو قید وہ ان کی طرف روانہ ہوا اور اس کے نواح میں چکر لگایا اور اوائلین کے آثار اور قدیم شہر کے نشانات اور مضبوط اور عجیب عمارتیں دیکھیں۔ کئے بعد کھنڈرات پر کھڑا ہوا اور علماء اور صالحین کی قبروں کی زیارت کی پھر سبتہ کی طرف چلا گیا اور ساحل سمندر پر کھڑا ہوا اور ان لوگوں کے آثار پر غور کرنے لگا جو گزشتہ زمانہ میں بڑی قوت و طاقت کے مالک تھے اور اس نے ان کے احوال سے عبرت حاصل کی اور دارالصنعت میں آیا اور گنگل اور بحری جہاز کے پڑاؤ سے گزرا اور تونس واپس لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں وہاں اترا اور اس نے بیگڑ ہوں کو افریقہ کی سرحدوں پر اتارا اور حمزہ بن عمر کو شہر اور مضافات باغ میں دیئے اور موحدین کی جاگیریں عربوں کو دیں اور جہات پر عمال مقرر کئے اور محل میں قیام کیا اور حکومتوں اور مضبوط سلطنتوں پر غلبہ پانے کے بارے میں بڑی فتح حاصل ہوئی اور اس کے مقبوضات مسرتہ اور سوس الاقصیٰ کے درمیان تک سمندر کے جزائر کے کنارے تک متصل ہو گئے۔

والملک للہ یوتیہ من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین۔

اور شعراء فتح کی مبارکباد دینے کے لئے اس کے پاس تونس گئے اور ان میں فقیہ ابو القاسم الرحوی جو تونس ادیبوں میں سے فائق ہے سب سے آگے تھا اس نے اس کی خدمت میں مندرجہ ذیل اشعار پیش کئے۔

> "بے شک تو بادشاہ ہے جو مشرق و مغرب تجھے جواب دیتے ہیں اور مکہ اور یثرب ملاقات سے خوش ہوتے ہیں اور مصر عراق اور اس کے شام نے تجھے آواز دی کہ جلدی آ۔ دین کی قرابت تمہارے پاس واسطہ ہوتی ہے جس نے تجھے اشارہ کیا ہے اور قریب کیا۔ بلکہ ساری زمین کے بادشاہ اور ان کا پرچم جس تیرے نام کا خطبہ دیتا ہوا ہمارے سرور دوجہاں کی سنت نے اطاعت کے لئے عمل کی اور وہ اطاعت جو اطاعت الٰہی تک پہنچاتی ہے اور جو عمل نے محبت و رغبت سے تیرا اشتیاق کیا اور تو امیدوں کے ناقہ سے قریب دور دور تھا ہے اور وہ شہر میں تجھے لوگوں نے لبیک کہا اور تو ناصر کے افق پر دیکھ رہا تھا اور ذات الحیل سے تیرے پاس وفد آئے اور تیرے ساتھیوں نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہوں نے نجابت کی سرکشی کی وجہ سے دن کی بہت سی مشکلات اور

ہو گئیں یا جب [illegible] کی طرف [illegible] تو تو نے [illegible] اور ان میں سے [illegible] اطاعت [illegible] جلدی [illegible] اطاعت اختیار کر لی [illegible] خوف [illegible] حاصل ہو گیا [illegible] کے لئے ایک [illegible] سے [illegible] طرح [illegible] اور اس کی [illegible] سے [illegible] ہو گئے اور [illegible] پناہ [illegible] تو سب کی پناہ گاہ اور [illegible] جواب دیا اور زندگی [illegible] اگرچہ [illegible] باپ ہے اور [illegible] طرف منسوب ہوتا ہے اور تو نے ان کے [illegible] اور قربانی [illegible] کیا اور [illegible] دیکھا [illegible] اور پڑھا جاتا ہے اور اگر لوگوں [illegible] سے [illegible] ہے تو [illegible] پیدا [illegible] کرتا ہے اور [illegible] تیری [illegible] اخلاق [illegible] اور [illegible] اختیار کرتے [illegible] ہے اور [illegible] حاصل کی ہے [illegible] جاتے ہیں [illegible] طرح [illegible] قوم کے [illegible] جاتے ہیں [illegible] کرتے ہیں [illegible] کے دل [illegible] ہیں اور [illegible] ان کے مقابلے [illegible] ہیں وہ ایسے لوگ ہیں کہ بادشاہ ان کی [illegible] آتے ہیں [illegible] والے ہیں [illegible] سلطنت کے مالک ہیں اور ان [illegible] ان کی [illegible] ان کے [illegible] ہو گئے ہیں [illegible] مرتبے والے ہو گئے ہیں [illegible] ان کا ایک [illegible] اور [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] ظلم [illegible] ایک [illegible] چلے گئے ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] تو ہم سے اطاعت [illegible] حق [illegible] اللہ [illegible] چلے [illegible] اللہ کے [illegible] حق کے [illegible] طرف سے ایک [illegible] حفاظت کرتا ہے اور اللہ کے [illegible] تمہارے [illegible] ہیں اور انہیں [illegible] مرتبے [illegible] ملے ہیں اور [illegible] آ گئی ہے [illegible] ہیں اور ان کے پاس ایک [illegible] ہو گئے ہیں اور تو نے [illegible] جاتا ہے اور [illegible] اللہ [illegible] جاتی ہے اور [illegible]

تیری تمنا کی ہے اور ہر زمین تیرے ذکر سے سرسبز ہو جاتی ہے اور تو ہی ایک منزل ہے جس کا تو مالک ہے اور وہاں محبت کرنے والا مقیم ہوتا ہے تو نصف زمین پر راحت کے ذریعے ہے اور نصف کو حاصل کر کے مالک ہوا ہے جیسے دولت اور کمائی کی سب زمین آگئی ہے اور ایک فوج پانی اور کشتیوں پر سوار ہوتی ہے اور دوسری فوج تیز رفتار [illegible] گھوڑوں پر سوار ہوتی ہے اور ایک فوج عدل و انصاف اور عقل کی ہے اور خدا کی قسم یہ سب سے سچی ہے اور غالب فوج ہے جو دلائل اور غور سے مدد لیتی ہے جو دو سواروں سے سواری [illegible] حاصل کرتی ہے اور ہر تیز رفتار [illegible] تیرے ہتھیار سے ہے اور ہر [illegible] اور لڑائی کرنے والی ہے اور تیرے ملک کا تب بھی جس کی کمائی اور دولت موجود ہے اور [illegible] کو لکھتے ہوئے اسے [illegible] گرد و غبار اور بہادروں کے پاس سے شیر کی طرح گزرتا ہے اور شہ سوار نیزہ باز تلواروں کے گلوں کی طرح ہوتے ہیں اور گلے میں کاتب بھی جن کی نیزہ زنی عربوں کی جنگوں کا ماہر [illegible] نہیں کرتا اور وہ کئی قسم کے عجیب ساحرانہ کلام سے بات کرتا ہے اور [illegible] تیری ہی طرف ہر زبان پر ہوتا ہے اور [illegible] وہ [illegible] جن کا [illegible] ہے اور احتمال کی [illegible] ہے اور علم تقویٰ کی چادر کو کھینچتا ہے اور اس پر [illegible] ذکر [illegible] اور اسے علم [illegible] رنگ حاصل ہے جو کئی رنگوں کا حامل ہے اور دنیا [illegible] سے تمہارے [illegible] نہیں نکلے [illegible] لوگ تمہارے پاس اور اس کی سب سے دنیا میں [illegible] اچھا ہوتا ہے اور [illegible] بلند شان کر دو ہے کہ جب کسی کمائی میں گزرتا ہے تو حق کی طرف رخ کرتا ہے۔

اور مجھے دنیا کے ہر مقیم اور مسافر پر جو آتا جاتا ہے فضیلت حاصل ہے اور اے عادل رضامند اور متقی بادشاہ آپ کے بلند مناقب بڑے دور تک پہنچ گئے ہیں تو نے ہم میں احسان کا وہ طریقہ اختیار کیا جس سے تو [illegible] جیسے کہ تو کوئی [illegible] ہے اور تو نے عبادات کو [illegible] ہوتے ہوئے انہیں بلند کر دیا ہے اور تقویٰ تیرے قریب ہوتا ہے اور تو نے [illegible] ہوتے ہوئے علم کی قدر کو بلند کیا ہے جس علم اور اہل علم کو تیری ضرورت ہے [illegible] تیری [illegible] فرض ہے اور کون [illegible] یہ بات [illegible] کر سکتا ہے اور عجیب ہے کہ تو کیسے [illegible] ہے جو اور [illegible] عطا کرتا ہے اور [illegible] جاتا ہے اور سمندر کو تیرے ہاتھوں سے کیا نسبت ہے اور تیرے ہاتھ ہمیشہ اس زمین میں [illegible] جس سے لوگوں کا کھانا پینا [illegible] اور تو ہمیشہ اپنی [illegible] کی خبروں پر [illegible] ہے [illegible] رہے اور [illegible] رہے تو نے اس کے ساتھ اپنی اچھی خواہشات کو پایا ہے [illegible] کوئی اچھا کام [illegible] ہے اور تو متحمل ہوتا ہے۔

فصل

قیروان میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ عربوں کے جنگ کرنے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات

بنی سلیم یہ صوبہ افریقیہ میں معز کے زمانہ سے رہتے تھے اور انہیں [illegible] حاصل تھا اور وہاں کے [illegible] سے پہلے ان سے بھی پہلے بنی [illegible] دوسرے شہروں میں چلے گئے تھے اور جب سے مشرقی عرب کا خاتمہ ہوا اور حکومتیں کمزور ہوئیں اور سلطنتوں پر حملے ہونے لگے بنو سلیم ضلالت اور بغاوت کی طرف چلے گئے اور اپنی عداوت ظاہر کی [illegible] ہے اس وجہ سے [illegible] ہو گئے یہاں تک کہ منصور نے اپنے بیٹے مہدی کو وصیت کی کہ وہاں میں سے کسی کی مدد سے جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے۔

پھر جب عباسی حکومت ختم ہوئی اور پھر موحدین خود مختار ہو گئے تو بنو سلیم افریقیہ کے بلاد میں طاقت ور ہو گئے اور انہوں نے ان میں کے موحدین پر حملے کئے اور انہیں تکلیف پہنچائی اور جب اسلامی حکومت کا سلسلہ [illegible] میں ختم ہو گئی اور انہوں نے [illegible] کے [illegible] ہو گئے اور انہوں نے [illegible] سے [illegible] اور وہاں [illegible] کو [illegible] بنی مرین نے [illegible] مغرب کے [illegible] اور [illegible] کے پیچھے [illegible] چلے گئے وہاں کی آبادی کو تباہ کر دیا اور اس کے علاقوں میں گھومتا رہا۔

ابن ثامنیر کی بغاوت جس کا ابن [illegible] نے موحدین کے خلاف بغاوت کی اور طرابلس اور قابس کی شرقی حدود میں [illegible] ان کے ساتھ قتل کیا اور بنی سلیم [illegible] کی [illegible] بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے تو انہوں نے ان کے ساتھ [illegible] انصار [illegible] شروع کر دیے اور سب [illegible] دیے گئے اور جب ابن [illegible] اور قراقش [illegible] فوت ہو گئے اور آل ابی حفص افریقیہ میں خود مختار ہو گئے [illegible] اور امیر ابو زکریا یحییٰ بن ابی محمد بن عبدالواحد ابی حفص پر [illegible] ہو گئے تو اس نے ان کے خلاف ان [illegible] سے مدد مانگی اور اس نے ان کے [illegible] کو [illegible] کیا اور انہیں افریقیہ میں [illegible] دیں اور [illegible] ان کی طرف [illegible] بنی ہلال کو [illegible] سے [illegible] گیا اور انہیں قیروان میں اتارا اور وہاں انہیں حکومت میں ایک مقام اور عزت حاصل تھا اور جب بنی ابی حفص کی سلطنت میں انتشار ہوا اور کعوب نے صحرائی ریاست مخصوص کر لی اور ان کے شہروں میں فساد کر دیا اور وہاں میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی اور ان دونوں نے ایک دوسرے سے نقصان اٹھایا اور [illegible] امیر ابو یحییٰ اور امیر کے بھائی حمزہ بن عمر کے درمیان جھگڑا اور جنگ ہو رہی تھی جس میں [illegible] تھا تو اس نے [illegible] جنگ میں [illegible] افریقہ سے [illegible] کے اور اس کی سرحدوں پر قبضہ کرنے کی لالچ [illegible] ہیں

کے خلاف مدد دی اور اس کے لئے اپنی فوج بھی ساتھ بھیجی تھی اور بنی ابی حفص کے شہروں کو ان سے علیحدہ کرنے کے لئے مقرر کرتا تھا پھر آخر میں سلطان ابو یحییٰ نے اسے مغلوب کر لیا اور حمزہ نا امیدی کے بعد سلطان کی اطاعت پا کر ان سے دور ہو کر اور اس نے بہت وفود لے کر سلطان ابوالحسن کی طرف گیا اور اس کی غرض ان کے دشمن کو ہلاک کرنا تھی تا کہ اسے اطاعت کی طرف لے آئے پس اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اس کے غلبے کی تعریف کی اور ان سے اپنی قوم کے صدقات کا عہد کیا تو انہوں نے اس کو مجبور کرنے سے صدقات دیے اور جب حکومت کی ... بازی سے قتل ہو کر مر گیا اور اس کے بیٹوں نے امارت سنبھالی تو انہوں نے امور کے عواقب کو سمجھا اور بنی ابی حفص کی حکومت کے غلبے کو پا لیا اور تب انہوں نے اپنے اسلاف کے طرز کے سوا کوئی بات نہ کی اور ان کی تمام تر کوشش ان کی حکومت کے غلبے کو ختم کرنے اور اس پر غلبہ پانے کی تھی اور انہوں نے ان سے جنگ کی اور اسے مغلوب کر لیا اور سلطان کی حکومت میں اس پر حملہ کیا اور ۷۵۰ھ میں ان کے گھر کے ... میں ان سے جنگ کی اور جب ... سلطان ابو ... بیٹے باپ کی وفات کے بعد ان پر ظلم کیا تو ... کے وفد کے ساتھ ... آیا اور ... پر قبضہ کر لیا پھر اس کے بھائی ابو ... نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

ابوالہول بن حمزہ کا قتل: اور جب وہ تونس میں داخل ہوا تو ان کے بھائی ابوالہول بن حمزہ کو گرفتار کر لیا اور قصبہ میں اپنے محل کے دروازے پر ... کر کے قتل کر دیا اور ان کے بیٹے بھاگ کر سلطان ابوالحسن کے پاس آئے اور انہوں نے اسے افریقیہ کی حکومت کے متعلق ترغیب دلائی اور اس سے اس کے بارے میں مطالبہ کیا اور جب سلطان نے وطن پر قبضہ کیا تو اس نے عربوں کا حال دیکھا اور ان کے غلبے کے عادی ہونے اور صحرا پر ان کی ... ان کی تباہی سے متعلق تھی اور جب اس نے حکومت پر ان کے غلبے اور ان کے ... میں اس نے انہیں جاگیریں دیکھیں تو اسے ناپسند کیا اور سعید بن ... نے جو امصار انہیں جاگیر میں ملے تھے ان کے بدلے میں انہیں خراج ... دے اور ان کو ... اور صحرائی رعیت نے اس کے پاس شکایت کی اور ظلم کے عادی ہونے سے جو وہ ان کے ساتھ بے انصافی اور ظلم کرتے تھے اس کی بھی شکایت کی تو اس نے انہیں ان سے روک دیا اور ... کو بھی ... کیا اور وہ انہیں ان سے روک ... پس وہ پریشان ہو گئے اور ان کے ارادے خراب ہو گئے اور حکومت کا رعب ان پر ... تو وہ اس کی خرابی کرنے لگے اور ان کے ... نے کئی ... کی اور انہوں نے ... کے قبیلے اور افریقہ کی سرحدوں اور ان کے ... پر حملہ کر دیا اور ان کے اور سلطان اور حکومت کے درمیان ماحول خراب ہو گیا اور ... کے بعد ... مشائخ کا ایک وفد ... میں ان کے پاس آیا جس میں خالد بن حمزہ اور اس کا بھائی احمد اور خلیفہ بن عبداللہ بن مسکین اور ... خلیفہ بن ... بن ... سے بھی شامل تھے اور سلطان نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی عزت کی پھر امیر عبدالرحمٰن بن سلطان ابو یحییٰ نے قرار پا کر ان کے ... کا ارادہ کیا تو ان کے قریب کر دیا اور ان کے ساتھ ... ۷۴۸ھ میں ... ہوئے اور ان کا مقصد ... اپنے باپ کی وفات کے بعد ۷۴۹ھ میں ... کا ... وہیں آ گیا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں جس نے بیت المقدس میں اپنی دعوت دی اور زناتہ کے عرب نے اس کی پاسداری کی اور سنہ ... قاضی عبدالقدیر ... نے اس کی دعوت دی اور سلطان کی فوج حاضری میں ۷۴۸ھ کو ... کرنے کے ... کے ساتھ ... جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ... پر قبضہ کے ... اور جب اسے سلطان

کی واپسی کا علم ہوا تو وہاں سے بھاگ گیا اور تلمسان میں عبدالواحد بن اللحیانی سے چمٹ گیا یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن اپنی فوجوں کے ساتھ اس کے قریب آ گیا تو اس نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے پاس گیا اور اس نے اسے عزت کے مقام پر اتارا اور یہ اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا یہاں تک کہ اس نے تونس پر قبضہ کر لیا اور اس وفد کی آمد کے بارے میں اس کے پاس شکایت کی گئی کہ انہوں نے اس کے مخالف گروہوں کے ساتھ سازش کی ہے اور اس سے اپنے ساتھ جانے کا مطالبہ کیا ہے تا کہ وہ اسے افریقہ کی امارت دے دیں اور اس نے سلطان کے پاس اس امر سے برأت کا اظہار کیا پس انہیں محل میں حاضر کیا گیا اور حاجب ہلال بن محمد بن مسعود نے انہیں زجر و توبیخ کی اور اس کے حکم سے انہیں جیل میں ڈال دیا گیا اور سلطان نے عطیات کا دفتر کھول دیا اور عید الفطر کی عبادت کی اور اس کے بعد شہر کے گوشے میں ایک مقام پر پڑاؤ کر لیا اور لشکروں اور فوجوں میں اطلاع بھیجی تو وہ اس کے پاس آ گئے۔

اولاد ابواللیل اور اولاد القوس کے وفد کی گرفتاری: اور اولاد ابواللیل اور اولاد قوس کو اپنے وفد کے قید ہونے اور ان کی خاطر سلطان کے پڑاؤ کرنے کی خبر ملی تو زمین باوجود اپنی وسعت کے ان پر تنگ ہو گئی اور انہوں نے سوچ بچار کیا اور انہوں نے اولاد مہلہل بن قاسم بن احمد کی طرف جو ان کے ہمسر تھے پیغام بھیجا جو اپنے سلطان ابو حفص کی وفات کے بعد صحرا میں چلے گئے تھے اور سلطان کے مطالبے سے فرار کرتے ہوئے افریقہ سے الگ ہو گئے تھے کیونکہ وہ ان کے دشمن کے مددگار تھے پس ابواللیل بن حمزہ اپنی جان پر کھیل کر انہیں سلطان کے خلاف خروج کرنے پر متفق کرنے کے لئے ان کے پاس گیا تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس کے ساتھ چل پڑے اور بلاد جرید میں توزر مقام پر بنی کعب اور حکیم کے سب قبائل آ گئے اور انہوں نے آپس کے تمام خون معاف کئے اور ایک دوسرے کو ملامت کی اور موت پر بیعت کی اور انہوں نے ملک کے شرفاء میں سے امیر مقرر کرنے کے لئے آدمی تلاش کیا اور انہیں جنگ کے بدوؤں نے اپنی رعیت کی اولاد میں سے ایک آدمی کے متعلق بتایا جو اس وقت سے جب سے خلفائے بنی عبدالمؤمن میں سے بنی مرین نے مراکش پر قبضہ کیا تھا ان کا شکار تھا اور اس کے حالات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کا باپ عثمان بن ادریس بن ابی دبوس اپنے باپ کی وفات کے وقت اندلس چلا گیا اور وہاں برشلونہ میں بنی ذیاب کے شیخ مرغم بن صابر کے ساتھ رہنے لگا اور جب وہ اس کے بندھن سے آزاد ہوا تو برشلونہ سے روگردانی کرنے کے بعد ان دونوں کے درمیان معاہدہ ہوا تو وہ اس کے ساتھ وطن ذیاب کو چلا گیا اور ابن ابی نے ان دونوں کو اس مال کے معاوضہ میں جو ان دونوں نے اپنے ذمہ لیا تھا گروی بنایا۔ ... سے مدد دی اور طرابلس کے نواح اور جبال برنس میں اترا اور وہاں اپنی دعوت دی اور ذیاب کے تمام عرب اس کی دعوت کے ذمہ دار بن گئے اور اس نے طرابلس سے جنگ کی مگر اسے سر نہ کر سکا۔ پھر احمد بن ابواللیل نے جو افریقہ میں کعوب کا سردار تھا اس کی بیعت کی اور وہ اسے تونس لے آیا مگر افریقہ میں حفصی دعوت کے رسوخ اور بنی عبدالمؤمن کی امارت کے خاتمہ کی وجہ سے اس کا کام نہ بن سکا پس اس نے معاملے کو مہمل کیا اور یہ خاموش رہا اور بے کاری سے فوت ہو گیا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالسلام بھی فوت ہو گیا اور اس نے تین بیٹے چھوڑے جن میں سب سے چھوٹا احمد تھا اور وہ ماہر کاریگر تھا اور مغربی صورتوں کے بعد وہ تونس چلے گئے اور انہوں نے خیال کیا کہ ان کے باپ کا معاملہ بھلا دیا گیا ہے۔

سلطان ابو یحییٰ کا انہیں گرفتار کرنا: پس سلطان ابو یحییٰ نے انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا پھر انہیں [illegible] میں

[illegible] کی طرف چلا گیا اور احمد زریبی کی طرف لوٹ آئے تو ابو [illegible] کا کام [illegible] کے [illegible] نے [illegible] اور دیہات [illegible] اور ان کے حلیفوں اور [illegible] کے خواص تمام جمع ہو گئے تو انہوں نے اسے بلایا اور قریب سے ان کے پاس آئے تو انہوں نے [illegible] اسے مقرر کر لیا اور ان کے [illegible] تھے [illegible] اور [illegible] سے بیعت کی اور ان کے لئے [illegible] سلطان کی [illegible] اور اپنے [illegible] ساتھ ان کے [illegible] جمع ہو گئے اور سلطان سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گئے اور جب [illegible] نے [illegible] کی [illegible] تو ان سے جنگ کرنے کے لئے تونس کے میدان سے کوچ کیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور قیروان کے درمیان [illegible] کے میدان میں ان سے ملاقات ہوئی اور ان کے آگے بھاگ اٹھے اور انہوں نے شکست کھا کر بڑی بے ترتیبی کے ساتھ اس سے جنگ کی اور اس نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے قیروان کا محاصرہ کر لیا اور انہوں نے دیکھا کہ اس سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں اور انہوں نے ایک دوسرے کو جنگ پر [illegible] اور موت قبول کرنے پر اتفاق کیا اور سلطان کی فوج میں [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کے ساتھ [illegible] غالب آ گئے اور انہوں نے [illegible] سے جنگ کرنے کا [illegible] کیا [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ ان کے پاس آ جائیں اور انہوں نے سلطان کے [illegible] ظاہر کر دیا اور [illegible] میدان [illegible] سلطان ان کے پاس آ گئے اور [illegible] قیروان کی طرف چلا گیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] میں داخل ہو [illegible] سے بچنے [illegible] اور انہوں نے [illegible] کی طرف [illegible] اور سلطان کے خیمے میں داخل ہو گئے اور اس کے [illegible] اور بہت سی مستورات پر قبضہ کر لیا اور قیروان کا محاصرہ کر لیا اور ان کے [illegible] ایک [illegible] اور ان کے [illegible] کی اطراف میں [illegible] کرنے لگے اور [illegible] سے جنگ کو [illegible] اور [illegible] میں [illegible] تک پہنچ گئی [illegible] سلطان کے [illegible] تعصب کی [illegible] ہو گئے۔

ابن تافراکین کا ان کے پاس چلا جانا ابو محمد [illegible] میں سے ابن تافراکین قیروان [illegible] کے [illegible] کیا تو انہوں نے [illegible] سلطان احمد [illegible] پر مقرر کر دیا اور [illegible] کی طرف جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور وہ جلدی سے ان کی طرف گیا اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اس کے پاس آئے اور انہوں نے [illegible] محاصرہ کر لیا اور [illegible] سے جنگ کی اور اس کے [illegible] کے لئے [illegible] اور ان کا سلطان احمد بھی ان کے پیچھے پیچھے [illegible] کوئی کام [illegible] سب میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ایک دوسرے سے مختلف [illegible] کے پاس بھیج گئے اور [illegible] اس کے پاس آئے اور قیروان سے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] نے [illegible] اس کے پاس آئے اور [illegible] ان سے [illegible] کیا اور سلطان سے [illegible] پھر انہوں نے اس کے [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] کی طرف جانے کے [illegible] تو انہوں نے اس کے ساتھ [illegible] کیا اور اس نے اپنے [illegible] ان کی [illegible] کر [illegible] کا ارادہ [illegible] اور [illegible] کر کے ان کے ساتھ [illegible] کیا اور [illegible] ابن تافراکین [illegible] کے ساتھ [illegible] ہوئے اپنے مقام پر پہنچ گئی اور [illegible] تک [illegible] اور [illegible] کیا اور [illegible] پاس [illegible] سلطان ابن [illegible] پر [illegible] ہو گیا۔ [illegible] ان کی [illegible] پر [illegible]

[illegible] بھاگ گئے۔

تونس کی فصیلوں کی درستی جب سلطان [illegible] اور جمادی الاول [illegible] میں تونس [illegible] اور اس کی فصیلوں کو درست کیا [illegible] اور اس کی مضبوطی کے لئے ایک جماعت قائم کی [illegible] کے بعد بھی قائم [illegible] اپنے [illegible] کے پیچھے [illegible] اور اس نے [illegible] کی حکومت [illegible] سمجھا اور اس [illegible] سلطان [illegible] اور انہوں نے اس سلطان کا [illegible] اور اس کو [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] کے بارے میں [illegible] اور [illegible] انہوں نے سلطان [illegible] اور [illegible] کے لئے سلطان کے [illegible] اور [illegible] ابو الفضل [illegible] ہم بیان کریں گے [illegible]

فصل

مغربی سرحدوں کے بغاوت کرنے اور موحدین کی دعوت کی طرف ان کے رجوع کرنے کے حالات

[illegible] سلطان ابو الحسن [illegible] اپنے باپ کی [illegible] سلطان [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] سلطان ابو [illegible] کی حکومت [illegible] جب سلطان نے [illegible] کی سرحدوں پر قبضہ کیا [illegible] کی طرف [illegible] اور اس کا [illegible] اور [illegible] کی حکومت [illegible] اور [illegible]

میں باقی کے علاوہ تھے پس جب انہیں مصیبت کی خبر پہنچی تو وہ [illegible] بغاوت کی طرف بڑھنے لگے اور اس وقت بنی افواج کی فوجوں میں مغرب سے جو مرین قسطنطینیہ میں آئی تھیں اور سلطان نے تیونس میں سے بھیجا تھا بھی ان میں شامل تھا جسے اس نے اہل مغرب کی فوج پر افسر مقرر کیا تھا اور اسے قسطنطینیہ بھیجنے کا اشارہ دیا تھا اور ان میں مغرب کے عمال بھی تھے جو مال کے [illegible] اور [illegible] لے آئے تھے اور اسی طرح ان میں [illegible] بھی تھا نیز طاغیہ بن [illegible] نے [illegible] سلطان کے ساتھ اس وقت بھیجا تھا جب اس نے اسے مصالحت کے بعد قید سے رہا کیا تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible] کے وقت سے ان کے ہاں قیدی تھا اور اسے تونس کا حاکم مقرر کیا تھا اور جب سلطان اور طاغیہ کے درمیان فساد رونما ہوا اور ان کے باہم تعلقات خراب ہو گئے اور اسے سلطان کے طریقہ پر قابض ہونے کی اطلاع ملی تو اس نے اس کے بیٹے کو [illegible] کے ساتھ [illegible] کے لئے بھیجا اور اسی طرح ان میں مالی کے جنود کا بھی ایک وفد تھا جو مغرب میں سوڈان کے بادشاہوں میں سے ان کے بادشاہ منسا سلیمان نے سلطان کی طرف [illegible] بھیجا تھا اور [illegible] یوسف بن عرفی بھی ان کے ساتھ تھا جو [illegible] کے لئے آیا تھا اور یہ قسطنطینیہ میں [illegible] تو وہ ان کی [illegible] سلطان کے [illegible] پہنچا اور [illegible] قسطنطینیہ میں آئے اور سلطان کے بیٹے کے [illegible] ہو گئے۔

عوام کی بغاوت: اور جب مصیبت کی خبر پہنچی تو [illegible] کی جماعت کی طرف کھسکنے لگے اور ان کے ہاتھوں میں [illegible] اور بغاوت کے اسباب تھے [illegible] انہوں نے [illegible] جماعت پر [illegible] کی اور ان کے [illegible] موسیٰ فضل ابن مولانا سلطان ابو یحییٰ کے ساتھ [illegible] اور اس نے اپنی [illegible] کے بارے میں [illegible] تو انہوں نے [illegible] اور [illegible] جان کا خوف پیدا ہوا اور [illegible] مغرب بنی [illegible] کی طرف چلا گیا اور [illegible] سلطان اور اس کے [illegible] کے قلعہ میں [illegible] اور [illegible] جب موسیٰ فضل کے [illegible] کے قریب [illegible] تو انہوں نے ان [illegible] کیا اور [illegible] یہاں تک کہ انہوں نے [illegible] کے [illegible] میں چلے گئے اور وہاں [illegible] اور انہوں نے [illegible] ابن عرفی نے انہیں [illegible] سلطان کے [illegible] سے اس [illegible] قوت حاصل [illegible] ان کی [illegible] ہوئی اور ان کے [illegible] کے مطابق [illegible] یہاں تک کہ [illegible] سلطان [illegible] قسطنطینیہ کے [illegible] اطلاع ملی تو انہوں نے بغاوت میں ان کا ساتھ دیا اور سلطان کے [illegible] میں داخل ہو کر [illegible] لوٹ [illegible] اور [illegible] مغرب چلے گئے اور انہوں نے [illegible] فضل [illegible] کی ترغیب دی تو وہ ان کے پاس آیا اور اس نے قسطنطینیہ اور [illegible] اپنی حکومت کے

آدمیوں میں سے ان کو جو اس کام میں کفایت کرتے تھے امیر مقرر کیا اور اس سال کے [illegible] اپنے
خلاف کی حکومت کو لوٹایا اور ان سرحدوں میں ان کی امارت منظم ہو گئی یہاں تک کہ [illegible] کے بعد ان کے سلطان
کے ساتھ جو حالات ہوئے انہیں ہم بیان کریں گے۔

فصل

مغرب اوسط و اقصیٰ میں اولاد سلطان کے بغاوت کرنے اور پھر مغرب کی حکومت میں ابو عنان کے مختار ہونے کے حالات

جب امیر ابو عنان بن سلطان [illegible] تلمسان اور مغرب اوسط کا حاکم تھا قیروان کی مصیبت کی خبر پہنچی اور اس کے باپ کی وفات [illegible] کے پاس پہنچیں اور لوگوں نے قیروان میں سلطان کی وفات کی جھوٹی خبر اڑا دی تو امیر ابو عنان [illegible] اپنے باپ کی [illegible] کرنے کے لئے [illegible] اپنے باپ [illegible] اپنے باپ کی [illegible] عثمان بن یحییٰ [illegible] ان میں تھے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اسے حکومت میں ایک مقام حاصل تھا [illegible] مغرب کی طرف واپس جانے کی اجازت دی [illegible] آ گیا اور تلمسان [illegible] اور [illegible] باتوں [illegible] کے بارے میں [illegible] اور امیر ابو عنان اپنے باپ کی اطاعت کی طرف [illegible] اس نے اس کے مطلع کرنے کے لئے [illegible] سلطان [illegible] اس نے [illegible] امیر ابو عنان کے کان میں [illegible] ڈال دیں [illegible] کی امارت اسے [illegible] اور اس کے بعد سلطان کی [illegible] کی خبر [illegible] حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے [illegible] سلطان کی وفات [illegible] اس کی صحت کے بارے میں جو جھوٹی خبر [illegible] اس کے [illegible] کے بارے میں جو خبر پہنچی [illegible] کے بارے میں اس نے اپنے [illegible]

ہے کہ اس نے عطیات کا دفتر کھول دیا ہے اور بنی مرین کے اپنے جد سے غیر حاضر ہونے اور ان کی فوجوں سے اس کے ماحول کے خالی ہونے کی وجہ سے ان میں گھس گیا ہے اور اس نے سلطان کو قیروان کے گڑھے سے بچانے کے لئے فوجوں کو تیار کیا اور حسن بن سلیمان بن یرزیکن جو قصبہ فاس کا عامل اور فوج کا پولیس افسر تھا اس نے اس کا حال معلوم کر کے اس سے سلطان کے پاس جانے کی اجازت طلب کی تو اس نے خوشی سے اجازت دے دی اور معاہدہ اور مراکش کے فوجوں کے عمال کو اس کے ساتھ کر دیا تا کہ انہیں ان کے ٹیکسوں کے ساتھ سلطان کے حضور پیش کرے پس وہ امیر ابو حمان کے پاس اس وقت پہنچا جب اس نے حملہ کرنے اور اپنی دعوت دینے کا عزم کر لیا تھا پس اس نے ان کے اموال پر قبضہ کر لیا اور سلطان کی جگہ منصورہ میں جو مال اور ذخیرہ تھا اسے نکال لیا اور عطا کیا اپنی دعوت دی اور ربیع الاول ۷۵۹ھ میں سلطان کے محل میں اس کی جگہ پر بیعت کے لئے بیٹھا پس سرداروں نے اس کی بیعت کی اور ان کی بیعت کی تحریر کو گواہوں کے سامنے پڑھا پھر عوام نے اس کی بیعت کی اور مجلس برخواست ہوئی اور اس نے اپنی سلطنت کو مضبوط کیا اور اس کی حکومت کی بنیادیں استوار ہو گئیں اور وہ فوج اور آلات کے ساتھ تیار ہو کر چلا اور قبہ المطلب میں اترا اور لوگوں نے میدان کو بھر دیا اور منتظر ہو گئے۔

حسن بن یرزیکن کی وزارت - وہاں اس نے اپنی وزارت پر حسن بن یرزیکن کو مقرر کیا پھر فارس بن میمون بن ودرار کو مقرر کیا اور وزارت میں اس کا مددگار اور ساتھی بنایا اور ان کی عداوتوں پر ترجیح دی اور اپنے کاتب ابو عبداللہ محمد بن محمد بن ابی عمرو کو اپنی دوات اور مہر کی حفاظت کے لئے مختص کر لیا اور اس کے معاملات کو اہم قرار دیا پھر اس نے فوجیوں کے وظیفے خوارون کے دفتر میں لکھا اور اس کے باپ کی جماعت سے جو آ ملے اور جو اس کے پاس آتے تھے انہیں مرتب کیا اور انہیں خلعتیں دیں اور ان کے عطیات انہیں دیے اور ان کی کمزوریاں دور کیں اس دوران میں کہ وہ مغرب کی طرف جانا چاہتا تھا اسے اطلاع ملی کہ بنی مرین کا حریف جو سلطان کا مددگار تھا اس کا گھر دولت کا حریف عریف بن یحییٰ اپنے عہد میں زغبہ کا امیر تھا اور دیگر زناتہ کے دشمنوں سے متحد ہو کر دولت سے جنگ کا عزم کئے ہوئے ہے اور اس کے باپ کے خلاف بغاوت میں غالب آ جانا چاہتا ہے اور یہ کہ اس نے بنی عبدالواد اور عرب اور مغرب اوسط کی فوجوں کے ساتھ تلمسان جانے کا قصد کیا ہے پس اس نے اپنے وزیر حسن بن سلیمان کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اسے آلات دیا اور اسے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور مرین کے سرداروں میں سے جو لوگ موجود تھے انہیں اس کے ساتھ بھیجا اور وہ اپنی فوج کے ساتھ کوچ کر گیا۔

تسالہ میں جنگ: اور تسالہ میں اترا اور وہ ان سے جنگ کی تو ان کی فوج بھاگ گئی اور انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا دیے اور وزیر نے ان کی فوج کا تعاقب کیا اور ان کے اموال اور خیام کو لوٹا اور فتح و غنائم کے ساتھ اپنے سلطان کی طرف لوٹ آیا اور امیر ابو حمان مغرب کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے تلمسان پر عثمان بن جرار کو امیر مقرر کیا اور اسے قصر قدیم میں اتارا یہاں تک کہ ابو حمان بن عبدالرحمن کے ساتھ وہ حال ہوا جسے ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے

وزیر حسن بن سلیمان کے متعلق چغلی اور جب وہ وادی زیتون میں پہنچا تو وزیر حسن بن سلیمان کے متعلق چغلی کی گئی کہ وہ سلطان کا قرب حاصل کرنے اور اس کی اطاعت ترک کرنے کے لئے جزائر میں اس سے اس پر حملہ کر کے قتل کرنا چاہتا ہے اور اس بارے میں اس نے مغرب کی طرف کے حاکم منصور سے سازش کی ہے کیونکہ وہ اپنے دادا کی اطاعت کا

اظہار کرتا ہے لیکن امیر ابوعثمان کو اس کے متعلق شک پڑ گیا اور اس کے قاتلوں نے اس بارے میں اس کے خط سے مدد حاصل کی لیکن جب اس نے اسے پڑھا تو اسے گرفتار کر لیا۔ اور شام کو اس کا گلا گھونٹ کر مار دیا اور جلدی سے مغرب کی طرف گیا اور جب تازی منصور بن ابی مالک کو اطلاع ملی تو وہ اس سے جنگ کرنے کے لئے چلا اور وہ فوجوں نے تازی کی جانب ابوالفراف کی وادی کا تعاقب کیا اور منصور نے میدان کارزار میں مکمل شکست کی اور اس کی فوج کو شکست ہوئی اور وہ تازی چلا گیا اور جدید شہر میں پناہ لے لی اور امیر ابوعثمان اس کے پیچھے گیا اور لوگ اپنے طبقات کے مطابق اس کی طرف امڈ پڑے اور اس کی اطاعت اختیار کی اور اس نے رجب ۱۳ھ میں جدید شہر میں اپنی فوج کو اتارا اور وہاں کی ناکہ بندی کر دی اور لوگوں کو اس کے محاصرہ کے لئے آلات بنانے کے لئے اکٹھا کر دیا۔

ابوالربیع اور ابوالعلاء کی رہائی: اور اس نے جدید شہر میں آتے ہی اس کے والی کو اشارہ کیا کہ قصبہ میں ابوالربیع اور ابوالعلاء سے جو اس کی قید میں تھے رہا کرے اور وہ اس کے باپ کے پاس چلے آئے اور جدید شہر کے محاصرہ میں اس کے ساتھ رہے اور اس کا ان کے ساتھ طویل محاصرہ رہا یہاں تک کہ اہل جدید کو سختی ہو گئی اور ان کے حالات میں انتشار پیدا ہو گیا اور ان میں سے طاقتور لوگ اس کے پاس آ گئے اور عثمان بن ادریس بن ابی العلاء اپنے مددگاروں کے ساتھ اس کی اطاعت میں اس کے پاس آ گیا تاکہ ان کے لئے حکومت چھوڑ دے لیکن انہوں نے ان سے اور اہل شہر سے بغاوت کر لی اور انہوں نے بھی اس پر حملہ کیا اور امیر ابوعثمان نے ان پر بزور قوت قابو پا لیا اور منصور بن ابی مالک نے اس کے حکم کو تسلیم کیا تو اس نے اسے قید کر دیا اور پھر اسے اس کے قید خانے میں قتل کر دیا اور اقتدار نے اور مغرب کے تمام مضافات پر قابض ہو گیا اور شہروں کے وفود اسے بیعت کی مبارک باد دینے آئے اور اہل سبتہ نے سلطان کی اطاعت اور اپنے حاکم عبداللہ بن علی بن سعید کی قربانی سے قرب حاصل کیا اور انہوں نے اس پر حملہ کیا اور ابو محمد کو امیر مقرر کیا اور اپنے عامل کو اس کے پاس لے گئے اور ان کے لیڈر ابوالعباس احمد بن محمد بن رافع نے جو ان میں سے ابو شریف کے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا بغاوت میں حصہ لیا اور وہ اس کے پاس آئے تھے اور مغرب کی حکومت امیر ابو عثمان کے لئے مرتب و منظم ہو گئی اور بنی مرین کی حکومت کے لئے اس کے پاس آ گئی اور اس نے سلطان کے حق کو پورا کرنے کے لئے تلمسان میں ان کے مقابلے پر توجہ کی اور اس نے اطاعت سے انحراف کر کے حملہ کر کے اپنے باپ کا بازو توڑ دیا اور وہ غلبے کی امید میں تلمسان میں ٹھہر گیا اس حال میں کہ اطراف نے بغاوت کر لی تھی اور خوارج نت نیا روپ اختیار کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مایوس ہونے کے بعد مغرب کی طرف لوٹ گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

نواح کی بغاوت اور بنی عبدالواد کے تلمسان میں اور مغراوہ کے شلف میں اور توجین کے المریہ میں بغاوت کرنے کے حالات

جب قیروان میں سلطان پر مصیبت پڑی اور اس کی حکومت منتشر ہوگئی اور ان کی سلطنت کی بنیادیں ہل گئیں تو تمام قوم اپنے معاملے کے بند کرنے اور اپنی جماعت کے حالات پر غور کرنے کے لئے اکٹھی ہوئی اور وہ سب کے سب سلطان سے باغی گروپ کے پاس آ گئے تھے اور ان کے آنے سے اسے مکمل شکست ہوگئی تھی اور وہ جب محمد بن تافراکین کے ساتھ تونس چلے گئے تاکہ وہاں سے اپنی اپنی عملداریوں کو چلے جائیں اور ان کے شرفاء کی ایک جماعت سلطان کے مددگاروں میں شامل تھی جس میں عثمان اور اس کے بھائی زعیم یوسف اور ابراہیم شامل تھے جو بنی عبدالواد کے سلطان عبدالرحمن بن یحییٰ بن یغمراسن بن زیان کے بیٹے تھے جو تلمسان کی فتح کے موقع پر سلطان کی حکومت میں چلا آیا تھا اور اس سے خصوصی ذخیرہ دینے پر بادشاہ کرنے کے لئے وہ ادھر تھا پھر جب تافراکین نے اپنی حکومت میں اسے اپنے لئے مخصوص کرلیا تو وہ واپس آ گئے اور انہیں کے قصد سے قیروان چلے گئے۔

اور ان میں علی بن راشد بن محمد بن منذیل بھی تھا جس کے باپ کے حالات کو ہم بیان کر چکے ہیں اور اس نے سلطان کی حکومت کی قید میں یتیم ہونے کی حالت میں پرورش پائی اور پیدائش کے وقت سے اس کی حکومت کی آسائش نے اس کی کفالت کی یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کچھ جانتا ہی نہ تھا پس بنو عبدالواد تونس میں جمع ہوئے اور انہوں نے عثمان بن عبدالرحمن کو اپنا امیر مقرر کیا کیونکہ وہ اپنے بھائیوں میں سے بڑا تھا اور انہوں نے قدیم بیگاوہ کے شرق میں جو شہر کے سامنے ہے اس کی بیعت کی اور انہوں نے ڈھال کے پیچھے ایک ڈھال اس کے لئے زمین پر رکھی اور وہ اس پر بیٹھا پھر بیعت کے لئے اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے جھک کر اس پر ازدحام کرنے لگے پھر ان کے بعد مغراوہ نے علی بن راشد کے پاس جا کر اس کی بیعت کرلی اور خوشی کا اظہار کیا۔

بنو عبدالواد اور مغراوہ کا معاہدہ: اور بنو عبدالواد اور مغراوہ نے دوستی اتحاد اور خونوں کے باطل کرنے پر معاہدہ کرلیا اور مغرب اوسط میں اپنے مضافات میں چلے گئے اور علی بن راشد شلف کے مضافات میں اپنی قوم کے پاس ان کی عملداری میں آگیا اور وہ اس کے استعمار پر متفق ہوگئے اور انہوں نے اس کو فتح کرلیا اور وہاں سے سلطان کے مددگاروں اور اس کی فوج کو نکال دیا اور قاضی کو مازونہ میں صبح کاذب کے وقت قتل کر دیا جو وہاں سلطان کی دعوت کے لئے قائم رہا تھا پھر اسے بغاوت

کی ہوئی تھی تو اس نے اپنی دعوت دی اور علی بن راشد اور اس کی قوم نے اسے قتل کر دیا اور بنی عبد الواد میں سے عبد الرحمن اور اس کی قوم بھاگ کر دارالسلطنت تلمسان میں چلے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ امیر ابو عنان کی واپسی کے بعد عثمان بن جرار نے وہاں بغاوت کر دی ہے اور اپنی دعوت دی ہے تو لوگ اس سے تنفر کے ساتھ پیش آئے کیونکہ اس نے از راہ ظلم اس منصب پر قبضہ کیا تھا جو اس کے باپ دادا کا تھا اور وہ کئی روز تک اس امید پر ٹھہرے رہے کہ شاید اس کی قوم اس کے پاس آجائے گی۔

بنو عبد الواد اور ان کے سلطان کی چڑھائی: پھر بنو عبد الواد اور ان کے سلطان نے اس پر چڑھائی کی اور اس کے ساتھ بے جگری سے جنگ کی اور بہت سے مختلف لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا اور شہر کے دروازے شکستہ کر دیئے اور سلطان کی طرف چلے گئے اور اسے محل میں داخل کر دیا اور وہ جمادی الاولیٰ ۷۵۹ھ میں وہاں اترا اور لوگ ایک ایک دو دو کر کے اس کی مجلس کی طرف آنے لگے اور انہوں نے اس کی عام بیعت کی پھر اس نے ابن جرار کو قید کر دیا پھر اس نے اس کی ہلاکت کی ترغیب دی تو اسے مطمورہ میں داخل کر دیا گیا۔ کہ جیسے [illegible] کرتے ہیں۔

ابن جرار کی موت: تو وہ اسے زمین دوز قید خانے کی طرف لے گیا اور اسے اس میں بند کر دیا پھر اس کی طرف پانی چھوڑ دیا تو وہ اس کی پست زمین میں غرق ہو کر فوت ہو گیا اور سلطان ابو سعید عثمان نے اپنے بھائی ابو ثابت زعیم کو اپنی سلطنت میں حصہ دار بنایا اور اسے اپنی حکومت میں شریک کیا اور اسے اپنی سلطنت میں اپنا نائب بنایا اور جنگ، مضافات اور صحرا کے معاملات اس کے سپرد کیے اور ان کے رشتہ دار یحییٰ بن داؤد بن مکن کو جو محمد بن [illegible] کی اولاد میں سے تھا وزیر بنایا اور ان کی حکومت منظم ہو گئی اور انہوں نے اپنے مشائخ کو امیر ابو عنان حاکم مغرب اور سلطان بنی مرین کے پاس بھیجا اور اس سے معاہدہ صلح کیا اور انہوں نے اس پر شرط عائد کی کہ وہ ان کی جانب کو سلطان سے بچائے رکھے۔

وہران پر حملہ: اور انہوں نے اپنے علاقے کی سرحد وہران پر چڑھائی کی اور وہاں پر سلطان کے مددگاروں اور اس کی فوجوں سے جنگ کی اور ان دنوں وہاں کا عامل عبداللہ بن اجانا تھا جو سلطان ابو الحسن کا پروردہ تھا یہاں تک کہ انہوں نے اس پر غلبہ پا لیا اور انہوں نے وہران کے محاصرہ کے بعد اسے وہاں سے اتار دیا اور الجزائر کے باشندے سلطان کی اطاعت سے وابستہ ہو گئے اور اس کی پناہ لے لی اور اس نے اپنے آزاد کردہ [illegible] بن یحییٰ [illegible] کو جو اس کے باپ کا پروردہ تھا وہاں کا امیر مقرر کر دیا اور اس نے اسے قیروان کی مصیبت کے بعد تونس کی طرف بھیجا اور لمدیہ میں علی بن یوسف بن زیان بن محمد بن عبد القوی اپنی دعوت دینے لگا اور اپنے اسلاف کی سلطنت طلب کرنے لگا۔

اور جبل وانشریس میں ان کی حکومت کا پایہ عمر بن عثمان کی بنیاد اور ان کی قوم بنی تیغرین کی ریاست کی وجہ سے اس سے مرتد ہو گیا اور لمدیہ کے مضافات میں رہنے والے بنی توجین میں سے اولاد عزیز اس کے پاس جمع ہو گئی پھر انہوں نے اس کے معاملہ کو سنبھال لیا اور اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس کے اور عمر بن عثمان بن [illegible] کے درمیان جنگ ہوتی رہتی تھی جس میں پانسہ پلٹتا رہتا تھا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور بنی توجین کی حکومت خالصتہً عمر بن عثمان کے بیٹوں کے لئے ہو گئی اور وہ سلطان کی اطاعت اور اس کی دعوت سے وابستہ تھے اور اس دوران میں وہ تونس میں مقیم تھا یہاں تک کہ اس نے

حکومت کا ارادہ کر لیا اور بالآخر اس میں فتح یاب ہوا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

بجایہ اور قسطنطینہ کے امرا موحدین کو مغربی سرحدوں کے واپس ملنے کے حالات

جب امیر ابو عنان نے اپنے باپ کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور تلمسان میں اس کی بیعت ہو گئی اور وہ حاکم بجایہ امیر ابو عبداللہ محمد بن امیر ابی زکریا کا اس وقت سے دوست تھا جب سے سلطان نے اسے بجایہ سے اپنے [illegible] اس کی طرف بھیجا تھا اور اسے تلمسان میں اتارا تھا اس کی ملاقات کے لئے آیا تو [illegible] اور اس نے امارت [illegible] چھوڑی اور اس نے اسے اس کے عوض امارت [illegible] اور بجایہ پر [illegible] مقرر کر دیا اور [illegible] سے مدد لی اور اسے مکناسہ بھیج دیا [illegible] سلطان کی [illegible] اس کی طرف آنے سے روک دیا اور اس کے [illegible] اور ابو عنان نے اپنے [illegible] تو امیر [illegible] آیا اور اس میں داخل ہو گیا اور بجایہ کے [illegible] اس کے چچا امیر ابو [illegible] اس کے پاس آ گئے اور [illegible] اپنے باپ کی [illegible] مل گئے اور جب امیر ابو عنان مغرب کی طرف گیا تو [illegible] مددگاروں میں امیر ابو زید عبد الرحمن بن امیر ابو عبداللہ حاکم قسطنطینہ بھی تھا اور اس کے بھائی بھی اس کے ساتھ تھے [illegible] ان دونوں میں سے [illegible] کے لئے [illegible] اور انہیں اپنے ساتھ ملا لیا اور جب امیر ابو [illegible] نے اپنے بھتیجے منصور [illegible] مغرب پر قابض ہو گیا تو اس نے [illegible] کو ان کے [illegible] اپنے باپ کے بیٹے [illegible] قتل [illegible] ابو [illegible] کے بجائے [illegible] سلطان ابو العباس کو [illegible] کے ذریعہ [illegible] کو منظم کیا [illegible] حکومت [illegible] کے مقام میں [illegible] ان کے باپ کا ساتھی [illegible] آیا اور [illegible] ابو عبداللہ [illegible] چلا گیا پھر قسطنطینہ آیا جہاں سلطان [illegible] امیر ابو العباس [illegible] اس کے باشندوں نے اس کے مقابلہ [illegible] ان کی محبت [illegible] حکومت [illegible] اپنے [illegible] کر دیا۔

بجایہ کا قسطنطینہ سے باہر آنا [illegible] قسطنطینہ [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے [illegible] انہوں نے [illegible] کے [illegible] بیٹا [illegible] قسطنطینہ اور اس کے [illegible] نے پہلے کی طرح [illegible] قائم [illegible]

مغرب سے ان کی امارت کے مراکز کی طرف آئے جہاں ان کی حکومت قائم تھی اور ان کے جھنڈے اس کی طرف میں لہرا رہے تھے پس وہ وہاں اس طرح اترے جیسے شیر اپنی کچھاروں میں اور ستارے اپنے آفاق میں اترتے ہیں اور امیر ابو عبداللہ محمد اپنے دوستوں اور مددگاروں کے ساتھ بجایہ شہر کے محاصرے کے لئے تیار ہوا اور اس نے اپنے چچا کو شہر میں روک دیا اور کئی روز تک اس کی ناکہ بندی کیے رکھی پھر وہاں سے چلا گیا پھر اس کے محاصرے کی جگہ پر واپس آ گیا اور شہر میں سے اس کے ایک مددگار نے اس سے سازش کی اور اس نے مختلف و کوبی میں مال اس کے پاس بھیج دیا تو انہوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ رمضان ۷۶۴ھ کی ایک رات کو باب الکاؤش کے دروازے کھول دیں گے اور وہ شہر میں داخل ہو گیا اور اس کے ڈھولوں کی آواز سے فضا گونج اٹھی اور لوگ اپنی آرام گاہوں سے گھبرا کر اٹھے اور امیر اور اس کی قوم شہر میں داخل ہو گئی اور امیر قصبہ پہاڑ کی گھاٹیوں اور اس کے ان پوشیدہ جہات کی طرف پا پیادہ بھاگ گیا جو قصبہ میں تھے تب وہ وہاں روپوش ہو گیا یہاں تک کہ چاشت کے وقت اس کا پتہ چل گیا اور اسے اس کے بھتیجے کے پاس لایا گیا تو اس نے اس پر مہربانی کی اور اسے اس کے مقام امارت بونہ کی کشتی پر سوار کرا دیا اور بجایہ کی حکومت خاص امیر ابو عبداللہ کے لئے ہو گئی اور وہ اپنے دادا کے تخت پر بیٹھا اور انہوں نے امیر ابو اسحاق کو فتح کی تجدید دوستی کی مراسلات اور اس کے باپ کی جہات کی مدافعت کے لئے کام کرتے رہنے میں لکھا۔

فصل

الناصر بن سلطان اور اس کے دوست عریف بن یحییٰ کے تونس سے مغرب اوسط پر حملہ کرنے کے حالات

جب سلطان کو مغرب کی طرف سے بغاوت کرنے والوں کی قوم کے شرور اور دوسرے لوگوں کے اس کے مضافات پر متغلب ہونے کی اطلاع ملی اور امیر زاب وطن مغرب میں تھا اپنے بچوں ثعالبی اور وفد کے ساتھ اس کے پاس پہنچا تو اس نے تونس پر چڑھائی کرنے کے اپنے بیٹے الناصر کو مغرب اوسط کی طرف اپنی حکومت کے واجبی حقوق لینے اور ان کے مقامات سے خوارج کے آثار کو مٹانے کے لئے بھیجا۔ کہ بارے میں غور و فکر کیا کہ وہ یعقوب بن علی کے ساتھ تھا اور اس نے اپنے دوست عریف بن یحییٰ امیر زغبہ کو بھی ساتھ لیا تا کہ مغرب پر غالب آنے کے لئے اس سے مدد مانگے اور اس نے اس کے آگے ایک ہراول دستہ بھیجا اور الناصر بسکرہ کی طرف گیا اور ان کے عرب اور زناتہ اور اہل واطن کی فوجیں مددگار اس کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ تلمسان سے زغبہ اور بنی عامر اپنی قوم بنی عبدالواد وغیرہ کے ساتھ مزاحمت کے لئے ان کی طرف گیا۔

وادی ورک میں جنگ: اور وادی ورک میں دونوں فوجوں نے جنگ کی اور الناصر کی فوج تتر بتر ہو گئی اور گھبرا گئی اور وہ اسلئے پاؤں بسکرہ کی طرف گیا اور امیر ابو عنان سے ملا اور اس نے اسے شاندار مقام دیا اور الناصر بسکرہ کی طرف لوٹ آیا اور اپنے مددگاروں اولاد مہلہل کے ساتھ اولاد ابو اللیل اور ان کے سلطان مولی فضل کو تونس سے روکنے کے لئے گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور انہیں بھی اس کے متعلق معلوم ہو گیا تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور یہ اس کے آگے بھاگ اٹھے یہاں تک کہ الناصر دوبارہ بسکرہ آیا اور اسے اپنا ٹھکانہ بنا لیا یہاں تک کہ اپنے باپ کی وفات کے وقت اس کے پاس تونس چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان ابوالحسن کے مغرب کی طرف جانے اور مولی فضل کے تونس پر متغلب ہونے اور اس کی طرف دعوت دینے والے واقعات کے حالات

جب مولی فضل بن مولانا سلطان ابو یحییٰ نے بجایہ کی مصیبت سے نجات پائی اور اس کے بھتیجے نے اس پر احسان کیا تو وہ اپنے مقام امارت بونہ میں چلا گیا جہاں اس سے اولاد ابو اللیل کے مشائخ ملے جنہیں حمزہ بن عمر نے اس کے پاس بھیجا تھا کہ وہ اسے افریقیہ کی حکومت کے لئے برانگیختہ کریں اور اسے اس میں رغبت دلائیں تو اس نے ان کے داعی کی بات کو قبول کیا اور وہ اپنے بھائی ابی العمر کی عبادت کی ادائیگی کے بعد تیزی سے ان کی طرف گیا اور ان کے خیموں میں اترا اور انہوں نے اپنے گھوڑوں اور سواریوں کو افریقیہ کے مضافات میں دوڑایا اور تونس کی طرف گئے اور اس سے جنگ کی اور کئی روز تک اس کی ناکہ بندی کئے رکھی پھر اولاد مہلہل میں سے سلطان کے مددگاروں اور اس کے بیٹے الناصر نے مغرب اوسط سے پلٹ کر واپس ہونے پر ان کو تونس سے روکنے کی ذمہ داری لے لی تھی انہوں نے انہیں بھگا دیا پھر اس کے الناصر کی جگہ پر واپس آ گئے پھر وہاں سے چلے گئے اور خالد بن حمزہ اولاد مہلہل اور اس کی قوم کے ساتھ سلطان ابو الحسن کے مددگاروں کی طرف آ گیا پس وہ مخالفت پر مصر ہو گئے اور عمر بن حمزہ اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے مشرق کی طرف گیا اور اس کا بھائی ابو اللیل مولی فضل کے ساتھ صحرا کی طرف بھاگ گیا یہاں تک کہ الجریدہ کے باشندے اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے جس کا تذکرہ۔

ہم کریں گے ان شاء اللہ

سلطان کی تونس کو روانگی: اور جب سلطان قیروان سے تونس گیا تو احمد بن مکی مبارک باد دیتے ہوئے اس کے پاس آیا اور سرحدی اطراف کی بغاوت اور رعیت کے فساد سے جو اسے واسطہ پڑا تھا اور تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے اور ان کی اطاعت کو باقی رکھنے کے لئے جب اہل قصر سے اس کی حکومت خالی رہی تو سلطان نے اس کے معاملے کا جو تدارک کیا اس کے بارے میں مذاکرات کرتا ہوا اس کے پاس آیا تو اس نے اسے قابس، جربہ اور طرابلس کا امیر بنا دیا اور اس کے گرد و نواح کا علاقہ عبدالواحد بن سلطان زکریا بن احمد اللحیانی کو دے دیا اور اسے احمد بن مکی کے ساتھ اس کی عملداری میں بھیجا تو وہ وہاں پہنچ کر آمد کے چند روز بعد طاعون بارق سے جو پیش آیا فوت ہو گیا اور اس نے شیخ الموحدین ابوالقاسم بن عتو کو جسے اس نے اس کے سب متعلقین محمد بن جو فراکین کے فرار کے بعد پیش قدمی میں دوست بنا لیا تھا، وجہ یہ کہ اس کے دل میں کینہ پوشیدہ تھا توزر، نفطہ اور قسطیلیہ اور جزیرہ کا امیر مقرر کر دیا جس نے توزر کو مستقر بنایا اور بلاد الجرید کو دوستی اور محبت پر متفق کیا۔

مولی الفضل کی تونس سے جنگ: اور جب مولی ابوالعباس الفضل نے تونس سے دوبارہ جنگ کی اور ابوالفضل کو بھگایا اور تونس کو فتح کر لیا تو وہ ان دنوں میں جریدی طرف حکومت کے بارے میں حیلہ کرتے ہوئے گیا اور ابوالقاسم بن عتو سے گفتگو کی جس میں اسے اس کا عہد اور اس نے سلطان کا عہد اور حقوق یاد کروائے تو اس نے اسے دھوکہ دیا اور اس پر سلطان کی مدد جاری ہوئی اور سلطان سے اسے جو محبت پہنچی تھی اس پر غور کیا تو اس کا پوشیدہ کینہ حرکت میں آگیا اور وہ منحرف ہو گیا اور اس نے لوگوں کو مولی الفضل بن مولانا سلطان ابو یحییٰ کی اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا تو انہوں نے اس بات کے قبول کرنے میں جلدی کی اور توزر، قفصہ، نفطہ اور الحامہ کے لوگوں نے اس کی بیعت کر لی پھر اس نے ابن مکی کو اس کی اطاعت کی طرف دعوت دی تو اس نے بھی اس کی اطاعت کر لی اور قابس اور جربہ کے باشندوں نے بھی اسی طرح اس کی بیعت کر لی اور سلطان کو مولی الفضل کے اعمال جرید پر غالب ہونے کی اطلاع ملی اور یہ کہ وہ تونس پر حملہ کرنے والا ہے تو وہ فکر مند ہو گیا اور اسے اپنی حکومت کے متعلق خوف پیدا ہو گیا اور اس کے دوست احباب اسے مشورہ دیتے تھے کہ وہ مغرب کی طرف کوچ کر جائے کیونکہ اس کی حکومت کی واپسی سے ان کی مشکل راہیں آسان ہو جائیں گی تو اس نے ان کی بات مان لی۔

سلطان کی تونس سے روانگی: اور اس نے بحری بیڑوں کو شوال سے بھرا اور مسافروں کی کمزوریوں کو دور کیا اور جب وہ عید الفطر کی عبادات ادا کر چکا تو وہ موسم سرما کی شدت میں سمندر پر سوار ہو گیا اور اپنے بیٹے ابوالفضل کو اس اعتماد پر تونس کا امیر مقرر کیا کہ اس کے اور ابوالمعز کے درمیان رشتہ داری کا تعلق پایا جاتا ہے اور وہ اس کے مقام کی وجہ سے عوام کی اذیت اور بغاوت سے بچ رہیں گے اور وہ تونس کی بندرگاہ سے چلا اور بجایہ کی بندرگاہ میں داخل ہوا اور انہیں پانی کی ضرورت محسوس ہوئی تو حاکم بجایہ نے انہیں آنے سے روکا اور اس نے اپنے بقیہ مواصل کو بھی انہیں روکنے کا اشارہ کیا پس وہ ساحل کی طرف بڑھے اور جنہوں نے ان کو پانی سے روکا ان سے جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے ان کو مغلوب کر لیا اور پانی پیا اور چلے گئے اس دوران ہوا انہیں تیزی سے لے گئی اور ہر جگہ سے ان کے پاس موجیں آگئیں اور کشتیوں کے ٹوٹ جانے کے بعد سمندر نے انہیں ساحل پر پھینک دیا اور اس کے بہت سے دوست اور عوام الناس غرق ہو گئے

اور موج نے سلطان کو اس کے بعض بحری بیڑوں کے ساتھ بلاد زواوہ کے ساحل کے قریب الجزائر میں پھینک دیا پس وہ رات وہاں ٹھہرے اور صبح کو ان بحری بیڑوں کو جو اس آندھی سے بچ گئے تھے ان پر حملہ کر دیا اور جب انہوں نے اسے دیکھا تو اس کے قریب ہو گئے اور پہاڑ وہاں پر تھے پس بیڑوں نے ان پر تیر برسائے اور ایک دم اس کے پاس آ گئے اور جلد ہی اس کے گرد بربری اس کے پاس پہنچیں اس کے حشم مددگاروں نے اسے ڈھونڈا اور اسے الجزائر کی طرف لے گئے پس وہ وہاں اترا اور اس کے خلاف کو درست کیا اور بحری بیڑوں کی جماعت اور اس کے دوستوں میں جو اس کے پاس آیا اس نے انہیں خلعت دیے۔

ابن عمر کا بسکرہ سے اس کے پاس جانا: اور اس کا بیٹا ابو عمر بسکرہ سے اس کے پاس گیا اور اسے بلاد الجرید میں یہ اطلاع ملی کہ مولیٰ فضل نے تونس سے کوچ کر لیا ہے پس وہ تیزی سے تونس گیا اور وہاں اپنے بیٹے اور اپنے باقی ماندہ دوستوں کے ساتھ داخل ہوا انہوں نے اس پر غلبہ پا لیا اور اہل شہر نے ان سے رابطہ کیا اور انہوں نے منیٰ کے روز قصبہ کو گھیر لیا اور انہوں نے قصبہ کے امیر ابن السلطان ابو الفضل کو امان پر اتار لیا تو وہ ابو الفضل بن حمزہ کے گھر کی طرف گیا اور اس نے اس کے باپ کو خط بھیجا اور اس کے ساتھ آدمی بھیجے پس وہ اپنے باپ کے پاس الجزائر چلا گیا اور بنی عبد الواد میں سے علی بن یوسف نے ان سے مدیہ میں بغاوت کی جو کہ سلطان کے پاس جانے میں جلدی کی اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور اس کی خاطر دعوت چھوڑ دی اور اس نے خیال کیا کہ یہ تصرف اس کی اطاعت کا خاتمہ کرنے والا ہے تو اس نے اس کی بات قبول کر لی اور اسے اس کی عملداری پر قائم رکھا اور اس کے سوید نے عرفا اور حصین عرب دوست اور ان کے ہوا خواہ جو اس کے مطیع دوست ونزمار بن عریف کے پاس جمع ہو گئے تھے اس کے پاس گئے اور اسی طرح امیر مغراوہ علی بن راشد بھی اس کے پاس گیا اور اسے بنی عبد الواد نے بھیجا اور اس پر شرط عائد کی کہ جب اس کا کام مکمل ہو جائے تو وہ اپنے وطن اور عملداری پر قائم رہے تو اس نے عہد شکنی کے خوف سے اس شرط کے قبول کرنے سے انکار کیا اور غضب ناک ہو کر چلا گیا اور حاکم تلمسان ابو سعید عثمان نے امیر ابو ثابت کو کمک کا پیغام بھیجا تو اس نے بنی مرین کی فوج اس کی طرف بھیج دی اور اس پر یحییٰ بن موسیٰ بن تاشفین بن معطی کو جو بنو عسکر سے تھا سالار مقرر کیا اور زغبہ، بنو عامر، بنی مرین اور مغراوہ کی فوج کے ساتھ سلطان ابو الحسن سے جنگ کرنے کے لئے گیا اور سلطان الجزائر سے نکلا اور اس نے متیجہ میں پڑاؤ کیا اور ونزمار نے بقیہ عربوں کو ان کے قبیلوں میں اکٹھا کیا اور وہ وہاں سے ملا اور وہ شلف کی طرف کوچ کر گئے اور جب شدیو میں دونوں فوجوں کی جنگ ہوئی تو مغراوہ نے بے جگری سے حملہ کیا اور اس کے بیٹے الناصر نے پامردی دکھائی اور جو ائی میں اسے نیزہ لگا اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلطان کے میدان کارزار میں کمزوری پیدا ہو گئی اور اس کا پڑاؤ اور خیمے لوٹ لئے گئے اور وہ اپنے قیام کے لٹ جانے کے بعد اپنے دوست ونزمار بن عریف اور اس کی قوم کے ساتھ بھاگ گیا پس وہ جبل وانشریس کی طرف چلے گئے پھر بنی راشد میں گئے اور لوگ ان کے تعاقب سے لوٹ آئے اور الجزائر کی طرف پلٹ گئے اور اس پر متغلب ہو گئے اور وہاں جو سلطان کے دوست تھے انہوں نے ان کو وہاں سے نکال دیا اور مغرب اوسط سے اس کی دعوت کے نشانات کو مٹا دیا۔ والامر بید اللہ یحکم ما یشاء۔

فصل

تجلماسہ پر سلطان کے غلبہ پانے پھر وہاں سے اپنے بیٹے کے آگے مراکش کی طرف بھاگنے اور اس پر قبضہ کرنے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

جب شدیونہ سے سلطان کی فوج تتر بتر ہو گئی اور اس کی فوجوں میں کمی ہو گئی اور اس کا بیٹا اس سے منحرف ہو گیا تو وہ اپنے دوست ونزمار کے ساتھ صحرا کی طرف نکل گیا اور اپنی قوم سوید کے خیموں اور جبل ونشریس کے سامنے ان کے اوطان میں چلا گیا اور اس نے اپنی قوم کے موطن اور اپنے دارالخلافہ مغرب کی طرف جانے کا ارادہ کیا اور اس کے ساتھ اس کا دوست ونزمار بھی اپنی قوم کے مسافروں کے ساتھ کوچ کر گیا اور وہ بنی راشد کی طرف گئے پھر انہوں نے دور دراز کے راستے اختیار کئے اور جنگلات کو طے کرتے صحرا میں تجلماسہ آئے اور جب انہوں نے تجلماسہ پہنچا تو اس کے باشندوں نے سلطان کو دیکھا تو وہ پروانوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے اور دوشیزائیں اپنے پردوں کے پیچھے سے اس کی طرف سلام کرتی ہوئی اور اس کی حکومت کو ترجیح دیتی ہوئی اس کے پاس آ گئیں اور تجلماسہ کا عامل اپنی نجات گاہ کی طرف بھاگ گیا اور جب امیر ابو عنان کو تجلماسہ جانے کی اطلاع ملی تو وہ اپنی فوج کے ساتھ اس کی کمزوریوں کے دور کرنے اور انہیں بے شمار عطیات دینے کے بعد اس کی طرف کوچ کر گیا اور بنی مرین کو سلطان سے اندیشہ تھا اور وہ جنگوں میں ان کے مدد ترک کرنے اور خود مدد میں فرار اختیار کرنے کے نتیجے کے باعث ان کے شر سے ڈرتا تھا اور جب وہ خطروں میں ان کے ساتھ دور جا رہا تھا اور ان کے ساتھ ہلاکتوں کی تکالیف برداشت کر رہا تھا تو اس وجہ سے وہ اس کی مخالفت پر متفق تھے اور جھگڑے میں اس کے بیٹے کی خیر خواہی میں مخلص تھے جو نہی سلطان وہاں ٹھہرا اسے اطلاع ملی کہ وہ بے شمار فوجوں کے ساتھ اس کے پاس پہنچ رہے ہیں اور اس کے دفاع کے لئے تجلماسہ آ رہے ہیں اور اسے اپنی حالت سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان سے دفاع کی طاقت نہیں رکھتا اور اس کا دوست ونزمار بھی اپنی قوم سوید کے ساتھ اسے چھوڑ کر بھاگ گیا اور اس کے حالات میں سے یہ ہے کہ عریف بن یحییٰ امیر ابو عنان کے پاس آیا اور اس نے اسے ان کے شرف و دوستی کی وجہ سے قابل عزت مقام دیا یہاں تک کہ اسے اطلاع ملی کہ ونزمار سلطان کا خیر خواہ اور اس کا مددگار ہے اور اپنے چچا محبوب کے حقوق کی حمایت جس سے وہ کسی وجہ سے

جو مراکش تھا اس کے ساتھ مغرب کو جا رہا ہے اور اس نے اسے دھمکی دی کہ اگر تو نے سلطان کو نہ چھوڑا تو میں تجھ پر اور تیرے دیہوں پر حملہ کر دوں گا اور وہ امیر ابو عنان کے مددگاروں میں اس کے ساتھ تھا اور اس نے اسے حکم دیا کہ وہ اسے [illegible] بیت الوداع [illegible] تو وتزمار نے اپنے باپ کی رضامندی کو ترجیح دی اور اسے معلوم ہو گیا کہ وہ مغرب کے وطن میں سلطان کی کفالت کرنے کی [illegible] ہو اسے چھوڑ گیا اور جبل [illegible] میں اپنا [illegible] ختم کر دیا اور وہ امیر ابو عنان کے پاس جانے تک وہیں رہا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور جب سلطان نے جبل ہنتاتہ کو چھوڑ دیا تو امیر ابو عنان اس میں داخل ہو گیا اور اس نے اس کے اطراف کا استحکام کیا اور اس کے قلعوں کو بند کیا اور بنی ونکاسن کے سردار سیاتی بن عمر بن عبد المومن کو اس کا امیر مقرر کیا اور اسے اطلاع دی کہ سلطان مراکش جانے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس نے وہاں جانے کا [illegible] کیا اور اس کی قوم کے [illegible] پلٹ آئی تو وہ انہیں لے کر فاس واپس آ گیا یہاں تک کہ سلطان کے ساتھ اس کے وہ واقعات ہوئے جن کو ہم بیان کریں گے۔

فصل

مراکش پر سلطان کے غالب آنے پر امیر ابو عنان سے آگے شکست کھانے اور جبل ہنتاتہ میں وفات پانے کے حالات

جب سلطان نے دیکھا کہ امیر ابو عنان اور بنی مرین کی فوج اس کے آگے جبل ہنتاتہ سے ہٹ گئی تو اس نے مراکش کا قصد کیا اور ہنتاتہ اور مصامدہ کی جمعیت اور جتھوں کو [illegible] اس کی طرف گیا اور جب اس کے قریب گیا تو ہر طرف سے اہل جہات نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور وہ ہر طرف سے دوڑے اور مراکش کا گورنر امیر ابو عنان سے ملا اور [illegible] آ گیا اور محمد بن ابی مدین [illegible] کے جمع شدہ مال کے ساتھ سلطان کے پاس آ گیا تو اس نے اسے منتخب کر لیا اور اسے کاتب بنا لیا اور اسے اپنی علامت سپرد کر دی اور اس نے اموال کو جمع کیا اور عطیات تقسیم کئے اور خیمے نصب کئے اور جب قبائل اور مصامدہ اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے اور مراکش میں اس کی حکومت [illegible] ہو گئی جس کے ساتھ اس نے اپنی سلطنت پر قابض ہونے کی آرزو کی [illegible] اپنی حکومت کو چھیننے والے کے ہاتھ سے واپس لے اور امیر ابو عنان [illegible] فاس کی طرف واپس آ گیا تو اس نے اسے میدان میں پڑاؤ کیا اور عطیات دیئے اور [illegible] کو دور کرنے میں [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کے کاتب یحییٰ بن [illegible] شعیب بن محمد بن ابی مدین کو گرفتار کر لیا اور اس پر الزام لگایا کہ وہ اس کے [illegible] سے مراکش جانے کا [illegible] اس پر حملہ کرنے کے لئے بنی مرین [illegible] اور [illegible] ابو المجد [illegible] کے [illegible] سلطان کے پاس گیا تھا اس کی وجہ سے اس کا [illegible] اور اس کے کاتب [illegible] ابو محمد [illegible] بن [illegible] نے اس کے متعلق [illegible]

کر کے اسے دوسرا ڈال دیا کیونکہ ان دونوں کے درمیان سمجھوتہ پایا جاتا تھا پس انہوں نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے قید کر دیا پھر اس کی [illegible] تحریک کر دی اور وہ اسی آزمائش میں ہلاک ہو گیا اور امیر ابو عنان اور بنی مرین کی فوجیں مراکش کی طرف کوچ کر آئیں۔

امیر ابو عنان اور سلطان کی جنگ اور سلطان ان کے مقابلہ اور مدافعت کے لئے باہر نکلا اور دونوں [illegible] وادی ام الربیع میں پہنچ گئے اور ہر ایک اپنے ساتھی کے وادی سے گزرنے کا انتظار کرنے لگا پھر سلطان ابو الحسن نے اسے پار کیا اور [illegible] میں [illegible] گئے اور [illegible] کے مقابلہ پر فریقین کی جنگ ہوئی اور سلطان کے میدان میں [illegible] اور اس کی فوج [illegible] کھا گئی اور بنی مرین کے [illegible] اور [illegible] سے اسے چھوڑ کر بھاگ گئے اور اس نے [illegible] کے [illegible] زمین میں گر پڑا [illegible] اور [illegible] اور ابو دینار [illegible] بن علی [illegible] امیر [illegible] اس کا بھائی [illegible] نے [illegible] سلطان کے ساتھ [illegible] ہجرت کی تھی اور [illegible] اس نے اس کا [illegible] کی [illegible] اس کے [illegible] امیر ابو عنان کے پاس آ گیا تھا اس نے [illegible] تاکہ وہ [illegible] جاتا رہے۔

سلطان کی جبل ہنتاتہ کی طرف روانگی اور سلطان جبل ہنتاتہ کی طرف روانہ ہو گیا اور اس نے ہنتاتہ کا سردار عبدالعزیز بن محمد بن علی [illegible] تھا اس [illegible] اس نے اسے پناہ دی اور اس کی [illegible] کے [illegible] کے جو لوگ اس کے ساتھ شامل تھے وہ اس سے [illegible] اور انہوں نے اس کے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] ان [illegible] اور امیر ابو عنان اس کے پیچھے پیچھے آیا اور مراکش میں [illegible] اور اس نے اپنی فوجوں [illegible] اور ان کا محاصرہ کر لیا اور ان سے جنگ کرنے [illegible] کو [illegible] اور سلطان نے اپنے بیٹے سے [illegible] اپنے حاجب محمد بن ابی عمرو [illegible] کے [illegible] اور اس نے امیر ابو عنان کی طرف سے [illegible] طرح معذرت کی اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کا مطالبہ کیا [illegible] راضی ہو گیا اور اس نے اس کو [illegible] اور [illegible] مال اور [illegible] اس نے [illegible] اور اس [illegible] اور [illegible] ہو گیا اور [illegible] اس کی [illegible] اور [illegible] اور اس نے [illegible] کے لئے [illegible] اپنی [illegible] کے [illegible] انتقال کیا اور [illegible] بعد [illegible] الثانی [illegible] اور اس کے دوستوں نے اس کے بیٹے کو اطلاع دی [illegible] کے میدان [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور اس کی [illegible] اور [illegible] اور اس نے دوستوں [illegible] سے راضی ہو گیا اور [illegible] صورت میں [illegible] اور [illegible] تک اس نے شاہ [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] کہا جو [illegible] کے راستے میں ہے اور اس نے ابو دینار [illegible] بن علی [illegible] کا استقبال کیا اور [illegible] اور اسے [illegible] اور [illegible] سواریاں [illegible] کی طرف واپس آیا اور [illegible] تلمسان میں

سلطان ابوعنان سے ملاقات کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ نیز تھا کیونکہ اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کی طرف آنے کا قصد کیا تھا اور اس نے امیر ابوبکر بن عبدالعزیز بن محمد کا خط دکھایا جس نے سلطان کو یہ دعوت دی اور اس کی حالت میں موت کو قبول کیا تھا تو اس نے اسے اس کی قوم پر امیر مقرر کر دیا اور اپنی حکومت اور مجلس میں اعلیٰ مقام دیا اور اس کی بہت تکریم کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل

سلطان ابوعنان کے تلمسان کی طرف جانے اور انکاد میں بنی عبدالواد پر حملہ کرنے اور ان کے سلطان سعید کے وفات پانے کے حالات

جب سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا اور اس کے سوگ کا کام ختم ہو گیا تو سلطان ابوعنان فاس کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے اپنے باپ کے اعضاء کو لے جا کر شالہ میں اپنے مقبرہ میں اپنے اسلاف کے ساتھ دفن کر دیا اور جلدی سے فاس کی طرف آیا اور وہ بلا شبہ امیر تھا اور حکومت جھگڑا کرنے والے سے خالی تھی پس وہ مکان میں اترا اور اس نے بنی عبدالواد کے ہاتھوں سے اس ملک کو واپس لینے کے لئے بنی عبدالواد سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا جسے چھڑانے کے لئے وہ مہیا رکھتے تھے اور جب عید قربان کی نماز ہو گئی تو اس نے عطیات دینے کا اعلان کیا اور گروہوں کو دور کیا اور عید ختم کر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا اور فوجوں پر سوار ہوا اور تلمسان پہنچنے کے ارادے سے کوچ کر گیا اور ابوسعید اور اس کے بھائی کو خبر ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم اور اپنے مددگاروں اور زناتہ اور عربوں کے گروہوں کو جمع کیا اور اس سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گئے اور سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ وادی ملویہ میں تھا اور کئی روز تک فوجوں اور عربوں کو دیتے کے لئے ٹھہرا رہا پھر تیزی کے ساتھ کوچ کر گیا یہاں تک کہ انکاد کے میدان میں اترا اور دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے آ گئیں اور چاشت کے وقت بنوعبدالواد سب سے آگے تھے اور وہ نیز تھکے ہوئے عربوں کے ہاں چلے گئے اور سلطان پوری تیاری کے ساتھ لڑائی کے لئے بڑھا اور جنگ سخت تاریک ہو گئی اور جب وہ اس کی تیغ سے نکل کر ان کی طرف آیا اور ان کی صفوں تک جا پہنچا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور ہاتھ بلند کر دیے اور سلطان کی فوج نے ان کا تعاقب کیا اور ان کے پڑاؤ پر قابض ہو گئے اور اسے لوٹ لیا اور قتل و قید سے ان کی تیغ نے روکی اور انہیں قیدی بنا کر جھگڑا [illegible] اور رات نے انہیں ڈھانپ لیا اور وہ ان کے تعاقب میں بھاگے جا رہے تھے اور اس نے [illegible] کے سلطان ابوسعید کو گرفتار کر لیا پس اسے سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے اس کے قید کرنے کا حکم دیا اور دوسرے دن ان کے مددگاروں کے ہاتھوں کو کھینچ کر ان کے خیموں پر کھول دیا اور جب انہیں سامنے لائے تو وہ ان کے اعوان کو اس

بدلے میں لوٹ لیا کہ انہوں نے اس میدان کی وسعت میں محلہ میں لوٹنے کا لالچ کیا تھا پھر وہ تیاری کر کے تلمسان چلا گیا اور اسی سال کے ربیع الاول میں وہاں اترا اور اس کی حکومت میں اس کا قدم استوار ہو گیا اور اس نے ابو سعید کو بلا کر زجر و توبیخ کی اور حسرت پیدا کرنے کے لئے اسے اس کے مقامات دکھائے اور اس نے فقہاء اور ارباب فتویٰ کو بلایا تو انہوں نے اس سے جنگ کرنے اور اسے قتل کرنے کا فتویٰ دے دیا پس اس نے اس کے بارے میں حکم الٰہی کو نافذ کیا اور اسے اس کے قید خانے میں قید سے نویں دن قتل کر دیا گیا اور اسے دوسروں کے لئے عبرت بنا دیا اور اس کا بھائی زعیم ابو ثابت مشرق کی جانب چلا گیا اور اس کے حالات کو ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فصل

ابو ثابت کے حال اور وادی شلف میں بنی مرین کے اس پر حملہ کرنے اور بجایہ میں موحدین کے اس کو گرفتار کرنے کے حالات

جب سلطان نے اتفاق میں بنی عبدالواد پر حملہ کیا اور ان کے سلطان ابو سعید کو گرفتار کر لیا تو اس کا بھائی ابو ثابت ایک جماعت کے ساتھ بچ گیا اور تلمسان سے گزرا تو اس نے ان کی مستورات اور باقی ماندہ سامان کو اٹھا لیا اور مشرق کی طرف بھاگ گیا اور بلاد مغراوہ میں شلف مقام پر اترا اور وہیں پڑاؤ کر لیا اور زناتہ کے اوباش لوگ اس کے پاس آئے اور اس کے دل میں جنگ کرنے کا خیال آیا اور اس نے صبر و ثبات وعدہ کیا اور سلطان نے اپنے وزیر فارس بن میمون بن ودرار کو بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ بھیجا اس نے جلدی سے ان کے پاس گیا اور تلمسان سے اس کے پیچھے کوچ کر گیا اور جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے تو دونوں نے بڑی بے جگری سے جنگ کی اور قراع سے وہ باہم گھس گئے۔

پھر بنو مرین نے بے جگری سے حملہ کیا اور نہر عبور کر کے ان کے پاس پہنچ گئے تو وہ منتشر ہو گئے اور انہوں نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں قتل کر دیا اور ان کے پڑاؤ کو لوٹ لیا اور ان کے اموال اور چوپایوں اور عورتوں کو ہانک کر لے گئے اور ان کے پیچھے چلے گئے اور وزیر نے سلطان کو فتح کا خط لکھا اور ابو ثابت رات کو الجزائر سے گزرا اور مشرق کی جانب چلا گیا پس قبائل زواوہ نے اس کو روکا اور بعض لوگوں نے اسے اتار کر پیدل چلایا اور ان کے سلطان کو لوٹ لیا اور وہ ننگے پاؤں ننگے بدن گزرے اور وزیر الجزائر میں اترا اور اس پر قبضہ کر لیا اور ان سے سلطان کی بیعت کا تقاضا کیا تو انہوں نے بیعت کر لی اور وزیر لمدیہ میں اترا اور اس نے امیر ابو یحییٰ کے پوتے مولیٰ ابی عبداللہ امیر بجایہ اور اس کے دوست وزیر اور مخلص دوست یعقوب بن علی کو ابو ثابت کو گرفتار کرنے کے متعلق اشارہ کیا تو انہوں نے ان کے متعلق اپنی آنکھیں تیز کر دیں اور ان کی

تلمسان میں بیٹھے اور بعض ملازموں کو ابو ثابت اور اس کے بھتیجے ابی زیان بن ابی سعید اور ان کے وزیر یحییٰ بن داؤد کے متعلق اطلاع ملی تو انہوں نے ان کو امیر بجایہ کے پاس بھیج دیا تو اس نے انہیں قید کر دیا اور خود بلدیہ میں سلطان کی ملاقات کو چلا گیا اور انہیں اپنے ہراول کے ساتھ بھیجا اور آپ ان کے پیچھے آیا اور سلطان نے اس سے اعزاز و اکرام سے ملنے کے بعد اپنے لشکر کے پڑاؤ میں اس کی خوب مہمان نوازی کی اور اس کی ملاقات کے لئے سوار ہوا اور وہ سلطان کی خاطر اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور سلطان بھی اس کے بدلے میں اتر پڑا اور اس نے ابو ثابت کو قید میں ڈال دیا اور بلدیہ میں اس کے مقام کی وجہ سے زواودہ کے وفد اس کے پاس آئے تو اس نے ان کے وفد کا اعزاز کیا اور انہیں خلعتوں، سواریوں اور سونے کے قیمتی عطیات دیئے اور وہ اچھی طرح واپس گئے اور راستے اپنے اسی مقام پر اعراب کے ماں ابن حرقی اور ان کے وفد کی بیعت موصول ہوئی تو اس نے ان کو اکرام کیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور سلطان مغرب اوسط کے کام سے فارغ ہو گیا اور عمال کو اس کے نواح میں بھیجا اور اس کی اطراف کو استوار کیا اور وہ افریقہ کی حکومت کی طرف مائل ہوا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

بجایہ پر سلطان ابو عنان کے قبضہ کرنے اور وہاں کے حکمران کے مغرب کی طرف جانے کے حالات

جب بجایہ کا حکمران سلطان ابو عبداللہ محمد بن امیر ابو زکریا یحییٰ اسی سال کے شعبان میں بلدیہ میں سلطان کے پاس پہنچا تو سلطان اس کے پاس آیا اور اسے عزت و احترام کے ساتھ جگہ دی تو امیر نے اس سے علیحدگی میں گفتگو کی اور اس کی سرداری سے باشندوں سے تنگی اور ان کے قبضہ کرنے کا شکوہ کیا اور بجایہ والوں کی شوخی کی۔ اور اسے جو تکلیف پہنچی تھی اس کی اس کے پاس شکایت کی اور سلطان اس قسم کی باتوں کو دیکھ رہا تھا اس نے اسے دست بردار ہونے کا مشورہ دیا یعنی بجایہ کو وہ اس کے بدلے میں اپنے ملک سے اسے وہ اپنے مکناسہ کا علاقہ دے دے گا تو اس نے فوراً اس مشورہ کو قبول کر لیا اور اس نے اپنے حاجب محمد بن ابی عمرو کے ساتھ اس سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ لوگوں کی موجودگی میں اس کی شہادت دے تو اس نے ایسے ہی کیا اور اس کے بھیدیوں نے اس بات پر اسے ملامت کی اور ان میں سے بعض اس کے پڑاؤ سے بھاگ گئے اور افریقہ چلے گئے اور ان میں بعض محمد بن الحکیم کے پاس چلے گئے اور سلطان نے اسے حکم دیا کہ وہ خود شہر کے حاکم کو دیا ہے اور سلطان کے عامل کو قبضہ دینے کا خط لکھا تو اس نے ایسے ہی کیا اور سلطان نے عمر بن علی وطاسی کو

وہاں کا محاصرہ کیا جو وزیر نے ان کو دیا تھا۔ یہ تھا کہ [illegible] وہاں بغاوت کرنے کے حالات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور جب سلطان نے مغرب اوسط سے اپنی حاجت پوری کر لی اور بجایہ پر قابض ہو گیا تو عبدالعزیز [illegible] نے کچھ نقصان پہنچ آ گیا اور مصر کے دروازے میں داخل ہو گیا اور اس نے ابو ثابت اور [illegible] کے وزیر یحییٰ بن [illegible] وقتوں [illegible] اس مجلس میں دو قطاروں کے درمیان ان دونوں کے ساتھ [illegible] کرتے تھے یہاں تک کہ حاضرین کے لئے عبرت بن گئے اور [illegible] ان دونوں کو ان کے قتل میں [illegible] نیزوں سے [illegible] قتل کر دیا گیا اور سلطان نے بجایہ کے عمل [illegible] والی ابو عبداللہ کی بہت [illegible] کی اور اس کی عزت افزائی کے لئے اپنی مجلس میں اس کے [illegible] بٹھایا یہاں تک کہ [illegible] اور اہل بجایہ نے [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی جسے ہم بیان کرنے والے ہیں۔

فصل

اہل بجایہ کے بغاوت کرنے اور حاجب کے فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کے حالات

یہ [illegible] اولاد میں سے جو قسطنطنیہ اور بجایہ کے بادشاہ تھے ان کے اور بنی موحدین کی حکومت کے آغاز میں وادی بجایہ میں رہنے والوں نے کوئی [illegible] کے [illegible] میں [illegible] تھے اور موحدین نے [illegible] کے ساتھ [illegible] تنگ دامانی کی وجہ سے [illegible] کی وجہ سے انہیں حکومت میں اقتدار حاصل تھی اور جب امیر ابو عبداللہ نے اپنی حکومت کے آغاز میں ان میں کئی آدمیوں کو مارا اور ان کے اکابر شیوخ کو قتل کر دیا اور ان کا حاکم [illegible] محمد بن عبدالمالک کا غلام تھا جس کے باپ امیر ابو زکریا کے عہد سے اس کا عہدہ تھا اور وہ امیر ابو عبداللہ سے بے خوف تھا [illegible] اور سلطان ابو عنان نے [illegible] سے [illegible] ناراض [illegible] اور اس نے اس بات کو [illegible] میں پوشیدہ رکھا [illegible] کامل [illegible] کیا اور اس کے امیر نے اسے محمد بن علی [illegible] کے ساتھ [illegible] ساز و سامان اور [illegible] کر بھیجا [illegible] جب وہ یہاں پہنچا تو [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کی وجہ سے اپنے انجام کے بارے میں [illegible] کیا [illegible] پر حملہ کرنے کا [illegible] کے [illegible] موحدین کی حکومت کو ختم کرنے کے لئے [illegible] بات [illegible] اور [illegible] محمد بن علی کی [illegible] کو [illegible] کیا اور ان کے [illegible] سے منصور بن الحاج [illegible] امراء [illegible] کے مطابق [illegible] جب ان کے [illegible] سے اپنے [illegible] اور [illegible] لشکر کی طرف [illegible] تو انہوں نے اندر داخل ہو کر [illegible] بغاوت [illegible]

والے نے قسطنطینہ کے حکمران مولیٰ ابی زید کی اطاعت کو ظاہر کیا اور بجایہ کو چھوڑ کر اس کے پاس گئے اور اسے دعوت دی تو اس نے انہیں جواب دینے میں سستی سے کام لیا اور مولیٰ ابن العطار کو ان کا محاذ سنبھالنے کے لئے بھیجا۔

ابو عبداللہ کی گرفتاری:۔ اور سلطان کو خبر ملی تو اس نے مولیٰ ابو عبداللہ پر تہمت لگائی کہ اس نے اپنے حاجب سے سازش کی ہے پس اس نے اسے اس کے گھر میں قید کر دیا اور بجایہ کے سرداروں کو جو وفد اس کے دروازے پر تھا اسے بھی قید کر دیا اور اہل بجایہ کے مشائخ کی آرزو معلوم ہو گئی اور ان کے آدمیوں اہل الرنے اور اہل مقرہ نے حملے کے بارے میں حاجب اور بجی کافروں کے متعلق بدظنی کی اور قائد بلال مولیٰ ابن سید الناس نے ان سے سازش کی اور انہوں نے قسطنطینہ کے حکمران کی جانب سے نائب کے پہنچنے کے روز قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا پس انہوں نے اطلاع حاجب کی برائی کی اور اسے مسجد میں مشورہ کے لئے بلایا اور وہ ان کے ساتھ میں چوکنا ہو گیا اور شیخ التحویلی احمد بن ابو بکر کے گھر میں گھس گیا پس وہ اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اس کے غلام محمد بن سید الناس نے قتل کرنے سے تیز دھار اور نیزوں سے ڈھال کر دیا اور اس کے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور اس کا سر کاٹ کر سلطان کے پاس بھیج دیا۔

منصور کا فرار:۔ اور منصور بن الحاج اور اس کی قوم صنہاجہ شہر سے بھاگ گئے اور بندرگاہ پر سلطان کے قوام [illegible] سے احمد بن سید القرموی اپنے کسی کام کے لئے تونس سے کشتی پر آیا ہوا تھا اور اس دن وہ بجایہ کی بندرگاہ پر آیا تو انہوں نے اسے دعا دی اور اس کے پاس جمع ہو گئے اور سلطان کی دعوت و اطاعت کی آواز دی اور احمد القرموی نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ بنی مرین کے مشائخ میں سے عثمان بن عمر بن عبدالمومن اور ثناوی کو تونس کے قائد کے پاس بھیجیں پس انہوں نے اسے بلایا تو وہ ایک فوج کے ساتھ ان کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے ان کے حالات سلطان کو بھیجے اور انتظار کرنے لگے اور جب سلطان نے اپنے حاجب محمد بن ابی عمرو کے متعلق اطلاع شائع کی کہ وہ بجایہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو تونس کے تمسان نے میدان میں پڑاؤ کر لیا اور سلطان نے اپنی فوج اور بجایہ سے پانچ ہزار دینار کے لئے جمع کیا اور ان کی تنخواہیں [illegible] دیا اور انہیں خوب عطیات دیئے پس وہ عبدالحق کی عبادات کی راہ لگی کے بعد تھا اور تیزی سے بجایہ کی طرف گیا اور جب وہ بنی حسن میں اترا تو انہوں نے صنہاجہ کو اس کے لئے اکٹھا کیا پھر انہوں نے جنگ سے [illegible] اور قسطنطینہ چلے گئے اور وہاں سے گزر کر تونس چلے گئے اور حاجب ان کے تعاقب کے پڑاؤ میں اترا اور مشائخ اور وفد اس نے [illegible] اس نے قائد بلال کو گرفتار کر لیا اور اسے [illegible] سلطان کے پاس بھیج دیا اور تیزی کے ساتھ شہر [illegible] محرم ۷۸۶ھ میں اس کے قصبہ میں اترا اور لوگوں کو تسلی دی اور مشائخ کو خلعت دیئے اور محمد بن سید الناس کو طلب کر لیا اور اپنے معاملے میں ان سے مدد مانگی اور اس نے اوباشوں کی ایک پارٹی اور ان سے [illegible] زیادہ [illegible] کو جن پر بغاوت کا الزام تھا گرفتار کر لیا اور انہیں قید کر دیا اور انہیں کشتیوں پر سوار کر کے مغرب بھیج دیا پس لوگ پرسکون ہو گئے اور [illegible] سے وفود آنے لگے اور اس نے انہیں خوب عطیات دیئے اور ان سے اطاعت کا مطالبہ کیا اور اعراب کے عاملوں سے حسن سلوک کیا اور اس کے کاموں کو تیزی اور اپنے [illegible] سے درست کیا پھر جمادی الاولیٰ کو تمسان کی طرف کوچ کر گیا اور اس کے ساتھ عرب اور وفود تھے ان کو تیزی سے لے گیا۔

ابن خلدون کی عزت افزائی اور ان دنوں میں بھی ان میں شامل تھا اس نے مجھے خلعت دیا اور سواری بھی دی اور میرے وظیفہ کو زیادہ کیا اور میرے لیے خیمے لگوائے اور میں اس کے ساتھ رہا میں گیا اور وہ جمادی الاولیٰ کے آخر میں تلمسان میں آیا اور سلطان وفد کے لیے بیٹھا اور جو گھوڑے اور تحائف لائے گئے تھے ان کے سامنے ایک ایک کر کے پیش کیے گئے اور وہ بھی کا دن تھا پھر سلطان نے وفد کو قیمتی انعامات دیے اور یوسف بن علی بن غانم اور یعقوب بن علی و حرب بن حسن طلب اور مکی کے لیے خلعت دیا اور انہیں قوم کی عزت دل کی اور اس نے مجھے افریقیہ اور قسنطینہ سے جنگ کرنے کے بارے میں حکم دیا اور حاجب بن ابی عمرو جو اس کا بادشاہ تھا کہ ان کے ساتھ واپس آ گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور وہ ماہ شعبان ۷۵۳ھ کو اپنے مواطن کی طرف واپس لوٹ آئے اور سلطان سے قیمتی انعامات حاصل کیے اور سواریاں حاصل کرنے کے بعد اس نے اپنی قوم کے ساتھ اپنے شہر میں بادشاہی رہنے کے تیار ہو گئے

فصل

حاجب بن ابی عمرو کے واقعات اور سلطان کے اسے بجایہ کی سرحد پر امیر مقرر کرنے اور قسنطینہ سے جنگ کرنے پر سالار مقرر کرنے اور اس کے لیے اس کے تیار ہونے کے حالات

ابن ابی عمرو سلف صالحین کے رشتہ سے تھے جو افریقیہ میں بنی تمیم کے عرب قبائل میں سے تھے اور اس کا والد علی سلطان ابوالحسن کے بارے سے تونس کی قضا پر متعین تھا اور وہ احکام کا جاننے والا تھا اور اس نے اس کو اپنے بیٹے کا کمرہ دیا اور اسے ظلم اور بوجھ سے روکنے اور اپنی وزارت کے لیے مقرر کیا اور اس نے قوت حاصل کر لی اور وہ اپنی اور منصب کی حالت ہی میں فوت ہو گیا اور اس نے اس کے بعد اس کے بیٹے محمد کو اس کے باپ کی طرح اور مقرر کیا اور اس نے اپنے بھائی سے قوت حاصل کی اور اس کا بیٹا محمد پرورش پا کر اس کی جگہ پر رہا اور وہاں سے شہرت حاصل کی۔

اور جب ان کے امور پیچیدہ ہو گئے اور ان کی حالت کمزور ہو گئی تو محمد بن احمد بن علی رزق و معاش کی تلاش میں نکلا

اور اسے مصائب نے تدلس شہر کی طرف پھینک دیا اور وہ طلب علم و کتابت سے منسوب تھا پس اسے حاجب ابن ابی عمرو کی ریاست کے زمانے میں تدلس کی بندرگاہ پر شاہد مقرر کیا گیا اور وہ حسن بن محمد اسحٰق کے ساتھ محبت رکھتا تھا جو نسب اشرف کی طرف منسوب تھا اور یہ دونوں اپنے سفر کے پیچھے کی مجلسوں کے رفیق تھے پس اس نے اس کے لئے شہرت میں موافقت کے لئے کوشش کی اور دونوں نے مدد کی اور ابن عمرو سے رابطہ کر لیا تو اس نے ان کے طریقوں کی تعریف کی اور جب تدلس کا زعیم شریف عبدالوہاب موحدین کی اطاعت کی طرف آ گیا یہ ان دنوں کی بات ہے جب ابو حمو کے حالات محمد بن یوسف کے خروج اور حکومت کے کمزور ہونے کے باعث خراب ہو گئے تھے اور یہ ابن ابی عمرو کے معاملے اور اس کے مددگاروں میں داخل ہو گیا۔ پس اس نے اس محمد بن ابی عمرو اور اس کے ساتھی کو تدلس کی طرف بھیجا اور اس نے حسن الشریف کو قضا اور محمد بن ابی عمرو کی کچہری کی شہادت پر ملازم رکھا اور جب حکومت کی کمزوری دور ہو گئی اور ابو حمو کی حالت مضبوط ہو گئی اور تدلس پر غالب ہو گیا اور تدلس کی اطاعت حاصل کرنے اور اس کے باشندوں کو وفد میں سلطان کے پاس بھیجنے کی وجہ سے امام کی طرف سے معتمد القلم بن گیا اور ان دنوں تلمسان میں ٹھہرا اور ان دونوں کو باری باری عبدالواد اور سلطان ابوالحسن کے زمانے میں قضا کا کام سپرد کیا گیا اور ان کی قضاء کے زمانے میں شہر کے مشائخ کی ایک جماعت نے ابن ابی عمرو کا مقابلہ کیا اور انہوں نے سلطان ابوالحسن کے پاس اس کی چغلی کی اور قرب پایا تو اس نے اپنے علم کی بناء پر ان کی شکایت دور کر دی اور اسے اپنے بیٹے فارس کی تعلیم و تربیت کے لئے مخصوص کر لیا تو اس نے اس بارے میں اپنی پوری قوت صرف کی اور اس کے اپنے بیٹے محمد سے جو حاجب تھا سلطان ابوعنان کے ساتھ تعلقات اور دوستی کی گرم جوشی پائی اور اس نے اسے اپنی محبت عطا کی۔

محمد بن ابی عمرو کا رتبہ: اور جب اسے حکومت مل گئی تو اس نے اسے محمد بن ابی عمرو کا رتبہ بلند کر دیا اور اسے ایک عہدے سے دوسرے عہدے تک ترقی دی جاتی گئی کہ جب وہ اسے بقیہ مراتب تک ترقی دے چکا تو اس نے علامت، قیادت، حجابت، سفارت، فوج اور حساب کا دفتر، گھر کے اخراجات کی ذمہ داری لی اور اپنی حکومت کے بقیہ القاب اور اپنے گھر کے خصوصی کام اس کے سپرد کر دیئے تو چہرے اس کی طرف پھر گئے اور امیدیں اس پر مرکوز ہو گئیں کے شریف الاصل اس کے دروازے پر کھڑے ہونے لگے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے عمال اس کی طرف تحفے کے اموال بھیجنے لگے اور سلطان پر وہ حکم اس کا غلبہ ہو گیا اور اللہ نے جو رتبہ اسے عطا فرمایا تھا اس پر حکومت کے آدمی اس کے زیادہ حسد کرنے لگے اور جب وہ بجایہ گیا تو لوگوں کے لئے سلطان کا چہرہ بدل گیا اور دشمنی کے منہ سے اس کے مکان کو خراب کرنے لگے اور سلطان نے چغلیوں کے سننے کی طرف کان لگایا اور جب وہ بجایہ سے واپس آیا تو سلطان بدل چکا تھا اور اسے ناراض ہو کر ملا اور اس نے مجھے انہیں بھی کہا اور اس نے اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے سلطان کے پاس جانے میں جلدی کی تو اس نے اس سے اعراض کیا جس کا اسے گمان بھی نہ تھا اور وہ اس سے بات کرنے کی رغبت میں لوٹ گیا اس نے اس کی حاجت پوری نہ کی۔

جنگ قسطنطینہ: اور اس نے اسے قسنطینہ کی جنگ پر مقرر کیا اور اسے مال اور فوج میں مستقل بنایا اور وہ شعبان ۷۵۷ھ میں کوچ کر گیا اور اس کے آخر میں بجایہ آیا اور موحدین نے تاشفین بن سلطان ابوالحسن کو جو موسیٰ فضل کے عہد سے ان کے پاس قید تھا اسے بنی مرین کے اتحاد کو ختم کرنے کے لئے مقرر کیا اور اس کے لئے آلات اور خیمے جمع کئے اور اس کی ذمہ داری میمون بن علی نے لی جو اس کے بھائی یعقوب سے حسد رکھتا تھا اور یعقوب نے بھی اس کے حالات کو لے لیا تو وہ اس وقت بلاد زاب

سے جلدی جلدی کیا اور اس نے ان کی فوج کو پریشان کر دیا اور وہ الٹے پاؤں واپس کر دیا اور دشمن کو شہر میں بند کر دیا اور جب موسم سرما ختم ہو گیا اور اس نے عید الاضحیٰ کے مناسک ادا کر لئے تو شہر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا اور فوجوں کو بلایا اور ان کی کمزوریاں دور کیا اور ان کے عطیات تقسیم کئے اور قسنطینہ سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گیا اور زواوہ اپنے [illegible] کے ساتھ اس کے پاس آ گئے اور قسنطینہ کے حکمران مولیٰ ابو زید نے تو یہ کے قبائل اور میمون بن علی بن احمد اور اس کے ذواودہ مددگاروں کو جو اس کی دعوت پر قائم تھے جمع کیا اور اپنے حاجب نبیل کو ان کا سالار مقرر کیا اور اسے ابن ابی عمرو اور اس کی فوجوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا لیکن حاجب نے جمادی الاول ۷۵۵ھ میں اس پر حملہ کیا اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور قسنطینہ سے جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے ۱۲ شعبان کو سلطان ابو اسحاق کو جو امارت کے لئے مقرر تھا شکست دے کر اس سے اپنی جان چھڑائی جس روز وہ اس کے پاس پہنچ گئے اور اس نے اسے اس کے بھائی سلطان کے پاس اسے بھیج دیا اور مولیٰ ابو زید نے اپنے بیٹے کو سلطان ابو عنان کے پاس بھیجا تو اس نے اس کی آمد کو قبول کیا اور اس کی مراجعت کا شکریہ ادا کیا اور حاجب ابن ابی عمرو بجایہ کی طرف چلا گیا اور وہاں قیام پذیر رہا یہاں تک کہ محرم ۷۵۶ھ میں فوت ہو گیا اور اہل شہر نے [illegible] اور سلطان اس کی وفات سے دکھی ہوا اور سلطان نے اس کے موالی و اولاد کے عزم کے لئے اپنے [illegible] اور ان کے [illegible] کو تلمسان میں ان کے باپ کے مقبرہ میں لے جائے گئے تو اس نے اس کے بیٹے ابو زیان [illegible] فوجوں کے ساتھ وہاں قبضہ کرنے کے لئے بھیجا اور اپنے وزیر عبداللہ بن علی بن سعید کو بجایہ کا امیر مقرر کیا [illegible] ربیع الاول ۷۵۶ھ کو اس کی طرف گیا اور وہاں مقیم ہو گیا اور اس نے حاجب کے ان اطوار کی بہت [illegible] کی بہت تعریف کرتے تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور اس نے قسنطینہ کے محاصرہ کے لئے فوجوں کو بھیجا یہاں تک کہ اس نے اسے فتح کر لیا جس کا ذکر ہم ابھی کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

ابوالفضل بن سلطان ابوالحسن کے جبل سکسیوی میں بغاوت کرنے اور درعہ کے گورنر کے اس کے ساتھ فریب کرنے اور اس کے فوت ہونے کے حالات

سلطان ابوالحسن کے باپ کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ابوالفضل محمد اور ابو سالم ابراہیم بھی اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور اس نے ان کی نگہداشت کے متعلق غور و فکر کیا اور اس بات کا انجام بھی دیکھ لیا تو اس نے ان دونوں کو اندلس کی طرف واپس بھیج دیا اور یہ دونوں وہیں رہے ابوالحجاج بن سلطان ابوالولید بن رئیس ابی سعید کی حکومت میں رہے پھر وہ بچ نکلے یہ پیچھے ہو گیا اور جب اس نے تلمسان اور مغرب اوسط پر قبضہ کیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی امارت مضبوط ہو گئی ہے اور وہ سلطنت کے باعث طاقتور ہو گیا ہے تو اس نے تدبیر کی اور ابوالحجاج کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ ان دونوں کو اس کے پاس واپس بھیج دے کیونکہ اس کے پاس ان کا آنا زیادہ بہتر ہے کہ کہیں مغرب کے دلوں میں ان دونوں میں تفریق نہ کر دیں اور ابوالحجاج کو ان دونوں پر اس کے غدر کے بارے میں خوف پیدا ہوا تو اس نے انہیں سپرد کرنے سے انکار کر دیا اور اس نے ایلچیوں کو جواب دیا کہ وہ سلطان کی پناہ میں ہیں اور وہ عہد شکنی نہیں کرے گا؟ سلطان کو اس کی بات نے برافروختہ کر دیا اور اس نے اپنے حاجب محمد بن ابی عمرو کو [illegible] کیا کہ وہ اسے اس بارے میں [illegible] ایک ذات [illegible] کا ذکر کیا اور مجھے [illegible] مطلع کیا [illegible] ان کے ساتھ رہتا تھا [illegible] کی خصوصی اور [illegible] سے بہت متعجب ہوا اور جب ابوالحجاج نے اسے بلایا تو اس نے ان دونوں میں سے بڑے بھائی کے ساتھ طاغیہ سے مل جانے کی سازش کی اور ان دونوں کے درمیان جب سے ان کا باپ جبل فتح میں [illegible] فوت ہوا [illegible] اور تعلقات پائے جاتے تھے پس ابوالفضل اس کے پاس گیا اور اس نے ایک بحری بیڑے کے ساتھ سواحل مغرب کی بندرگاہوں کی طرف بھیجا اور اسے سوس کے ساحل میں اتارا اور وہ سکسیوی میں عبداللہ سے ملا اور اپنی دعوت دی اور سلطان کو یہ خبر اس وقت پہنچی جب اس کا حاجب [illegible] ابوالفتح کی خبر لے کر آیا [illegible] اس نے اپنے [illegible] مغرب کی طرف بھیجا اور اپنے وزیر [illegible] سکسیوی کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور [illegible] کی طرف بڑھا حتیٰ

[illegible] میں [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کیا اور [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کی تیاری کے لئے [illegible] اور [illegible] ابو الفضل [illegible] کی طرف [illegible]

فارس کا سوس پر قبضہ کرنا اور [illegible] فارس [illegible] کی طرف [illegible] ابو الفضل [illegible] ابو الفضل [illegible] ابو الفضل [illegible] ابو الفضل [illegible]

اور [illegible]

فصل

جبل الفتح میں عیسیٰ بن حسین کی بغاوت اور اس کی وفات کے حالات

یہ عیسیٰ بن [illegible] [illegible] کے [illegible] اور اپنے زمانے میں [illegible] نے

ابوالربیع کی حکومت کے تذکرے کے وقت اس کے باپ حسن کے حالات بیان کئے ہیں اور سلطان ابوالحسن نے اسے اپنی اندلس کی سرداری کی سرحدات پر افسر مقرر کیا اور جب جبل الفتح کی تعمیر مکمل ہو گئی تو اس نے اسے جبل فتح میں اتارا اور اسے سرحدوں کے پہرے داروں کی نگرانی اور ان کی جماعتوں پر عطیات تقسیم کرنے کا کام سپرد کیا لیکن اس کی حکومت کا زمانہ دراز ہو گیا اور اس کے پاؤں جم گئے اور سلطان ابوالحسن کو جب کوئی دشواری پیش آتی تو وہ اسے مشورے کے لئے بلاتا اور اس نے اسے اپنے سفر افریقہ کے وقت بلایا اور اس نے اسے اس سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ جب سرحدی پہرے داروں کی جماعتوں کو بڑھا دیا اور سمندر کے کنارے پر مرتب کیا جائے تو قبائل بنی مرین کی تعداد پوری نہیں ہوتی کیونکہ افریقہ پر عربوں کے متغلب ہونے کی وجہ سے افریقہ کو اس سے کبھی زیادہ وقعت و عظمت تو تفریق کی ضرورت ہے چونکہ سلطان کو افریقہ پر قبضہ کرنے کی شدید خواہش تھی اس لئے اس نے اس کے مشورہ پر کوئی توجہ نہ دی اور اسے اندلس کی سرحدوں میں اس کے مقام پر واپس بھیج دیا۔

فاس اور تلمسان کی جنگ:۔ اور جب قیروان کی مصیبت کا واقعہ پیش آیا اور تلمسان کے باشندوں نے بغاوت کر دی تو اس نے [illegible] کے قلع قمع کے لئے سمندر کا گھیراؤ کر لیا اور [illegible] میں اترا پھر وہاں سے [illegible] چلا آیا نیز اپنی قوم کے لشکر کو جمع کیا اور سلطان ابوعنان نے اپنے بھتیجے [illegible] کی مخالفت [illegible] کر دی تھی اس نے اپنے [illegible] جو جدید شہر کے ساحل میں تھا اس پر اور اس کے لشکر پر چڑھائی کر دی اور سلطان ابوعنان نے اپنے پروردہ سعید بن موسیٰ العجیسی کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اسے [illegible] لشکری سرحد پرداری ساحل میں اتارا اور دونوں کئی روز تک ایک دوسرے کے مقابل کھڑے رہے یہاں تک کہ سلطان ابوعنان جدید شہر پر متغلب ہو گیا پھر اس نے عیسیٰ بن حسن کو اطاعت کی طرف رجوع کرنے کا پیغام بھیجا اور افریقہ کے سلطان ابوالحسن کے [illegible] نے اس کے پاس پہنچنے میں دیر کی تو اس نے اس سے گفتگو کی تو اس نے اس پر شرائط عائد کیں جسے اس نے قبول کیا اور وہ چل کر اس کے پاس گیا تو سلطان نے اس سے ملاقات کی اور اس کی آمد سے خوشی سے لبریز ہو گیا اور اسے بلند مرتبہ عطا کیا اور اپنی مجلس میں شوریٰ کا کام سپرد کیا اور مسلسل اس کی یہی حالت رہی اور جب ابن عمرو نے حملہ کیا اور سلطان سے دوستی کرنے اور اس سے راز و راز گفتگو کرنے میں منفرد ہو گیا اور اس نے اسے دوستانہ مجالس سے روک دیا تو اس بات نے اسے بیزار و خفا کر دیا لیکن اس نے اس بات کو ظاہر نہ کیا اور سلطان سے حج کرنے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس نے اپنا فرض ادا کیا اور لوٹ کر پھر سلطان کے پاس اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔

ابن ابی عمرو سے ملاقات:۔ اور ابن ابی عمرو سے بجایہ میں ملاقات کی اور اس سے اصرار کیا کہ وہ سلطان سے اس کی پوزیشن کو درست کرا دے تو اس نے اس کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ ایسا کرے گا اور جب یہ سلطان کے پاس آیا تو اس نے اسے شوریٰ میں خود مختار اور خواص اور اہل مجلس سے بگڑا ہوا پایا تو اس نے اس سے جہاد کے نشان کو قائم کرنے کے لئے اپنے سرحدی مقام پر بھیج جانے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی تو یہ اپنے ساتھ سمندر پار کر کے جبل الفتح کو چلا گیا اور جبل میں حکومتی عطیات کا رجسٹر [illegible] کے پاس تھا اور اس کا بیٹا ابو یحییٰ اس کے مقام پر متمکن تھا پس جب عیسیٰ جبل پہنچا تو سلطان نے اسے اپنی حکومت کے پروردہ مسعود بن کندوز کے بعد پہرے داروں کے

عطیات لائق کر دیئے اور قاضی نے ان کے [illegible] کے لئے آدمی بھیجے تو حسن نے اس بات سے [illegible] پایا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا: تین روز قید خانے میں ڈالے رکھا اور [illegible] پایا اور اسی رات [illegible] سوار ہو کر [illegible] کی طرف روانہ ہو گیا اور اس نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کر لی اور سلطان ابو عثمان کے بھائی علی [illegible] مغرب [illegible] اس نے [illegible] کی توجہ کرنے کا اشارہ [illegible] قبول کیا کہ [illegible] ابن الاحمر کی [illegible] نے [illegible] احمد بن الخطیب کو ان سے [illegible] کی پاسداری کے لئے بھیجا [illegible] اور جب حسن نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کی تو [illegible] میں رہنے والے قبائل [illegible] کے [illegible] اور اس کے بارے میں [illegible] اور [illegible] کے خلاف خروج کرنے [illegible] مشورے کے [illegible] میں سے سلطان [illegible] نے [illegible] اور حسن نے اپنی [illegible] سلطان کے پاس اختیار پایا اور اس نے [illegible] اور جب حسن نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کی تو [illegible] سلطان نے [illegible] کی مخالفت [illegible] اختیار کر لی [illegible] حسن [illegible] کا معاملہ مشتبہ ہو گیا [illegible] اور جب احمد بن الخطیب [illegible] حسن کی [illegible] سلطان نے [illegible] پایا [illegible] نے [illegible] تباہ ہے۔

غمارہ کا حسن پر حملہ: یہاں اس وقت غمارہ کو اپنی جانوں کے متعلق خوف پیدا ہو گیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس نے [illegible] کی پناہ لی تو انہوں نے اس [illegible] اس کے بیٹے [illegible] ابن الخطیب کے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] قلعہ [illegible] دیا تو انہوں نے [illegible] سلطان [illegible] حاضر کیا اور سلطان نے اس کے [illegible] کی اور [illegible] اور معذرت کرنے لگا مگر [illegible] نے ان کی معذرت کو قبول نہ کیا اور [illegible] سخت کر دیا اور [illegible] کی قربانی [illegible] اور جب [illegible] تو اس نے [illegible] ان دونوں کو قتل [illegible] اور ان کے بیٹے [illegible] مختلف اطراف سے [illegible] کیا گیا اور اس کے قتل [illegible] دوسرے [illegible] کے لئے عبرت بن گئے [illegible] بیان [illegible] اس [illegible] ہوا کے ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

قسنطینہ اور تونس کی فتح کے لئے سلطان کی روانگی کے حالات

جب صاحب بجایہ محمد بن ابی عمرو فوت ہو گیا اور سلطان نے اپنے وزیر عبداللہ بن علی بن سعید کو بجایہ کی سرحدوں اور اس کے نواح اور افریقہ کے علاقوں پر امیر مقرر کیا اور اسے ان علاقوں کی طرف بھیجا جو بجایہ اور قسنطینہ میں اس کے ہاتھوں کو کشادہ کر رہا تو قسنطینہ کے مضافاتی جبال پر سلطان نے قبضہ کر لیا کیونکہ زواوہ ان پر مسلط تھے اور اس وطن کے عام باشندے سدویکش کے قبائل سے تھے۔

اور سلطان نے موسیٰ بن ابراہیم بن عیسیٰ یرنیانی کو گورنر مقرر کیا اور اسے بجایہ کی آخری عملداری تادریت میں اتارا اور اس نے قسنطینہ کی ناکہ بندی کر دی پھر وہ موسیٰ امیر ابو زید کے ساتھ مصالحت کر کے وہاں سے کوچ کر گیا اور اس نے موسیٰ بن ابراہیم کو میلہ میں اتارا پس وہ وہاں ٹھہر گیا اور جب اس نے وزیر عبداللہ بن علی کو افریقہ کی امارت دی تو سلطان نے اسے قسنطینہ سے جنگ کرنے کا اشارہ دیا پس وہ فوجوں کے ساتھ وہاں اترا اور اس نے اس کی ناکہ بندی کر دی اور وہاں منجنیق نصب کر دی اور اس کے باشندوں کا محاصرہ سخت کر دیا اور اگر فوج کو سلطان کی وفات کی جھوٹی خبر نہ پہنچتی تو قریب تھا کہ وہ ہاتھ ڈال دیتے پس وہ وہاں سے بھاگ گئے اور موسیٰ ابو زید بونہ چلا گیا اور جب اس کا بھائی مولانا امیر ابو العباس افریقہ سے اس کے پاس پہنچا تو اس نے شہر کو اس کے سپرد کر دیا باوجود عربوں کے ساتھ تونس میں ان کی حکومت کا جو حال تھا اور جب سے انہوں نے موحدین سے تونس سے جنگ کی تھی وہ انہیں [illegible] پہنچا اور انہوں نے وفد بھیجا کہ بیان ہو چکا ہے پس جب [illegible] بار وہ قائد ابن حمزہ کے ساتھ قسنطینہ کی جانب لوٹا تو اس نے تونس کے محاصرہ کے لئے جانے اور مولانا ابو العباس کو قسنطینہ میں ٹھہرانے کے بارے میں موسیٰ ابو زید سے سازش کی تو اس نے اس کی بات مان لی اور اس کے ساتھ گیا۔

مولانا ابو العباس کا قسنطینہ میں اپنی حکومت دینا اور مولانا ابو العباس نے قسنطینہ جا کر وہاں اپنی حکومت دی اور قسنطینہ کو قابو کر لیا اور اسے اپنی جنگ اور دلیری پر بڑا ناز تھا اور ابو سعید اور سدویکش کی اولاد میں سے بنی مزنی کے بعض شرفین نے اس سے موسیٰ بن ابراہیم پر میلہ کے پڑاؤ میں شب خون مارنے کی سازش کی اور انہوں نے اس پر شب خون مارا اور اس کے پڑاؤ کو لوٹ لیا اور اس کے لڑکوں کو قتل کر دیا اور وہ تادریت کی طرف چلا گیا پھر بجایہ گیا اور بادشاہ مجبوراً سلطان سے ملا اور جو کچھ موسیٰ بن ابراہیم کے ساتھ ہوا تھا اس پر سلطان اپنے وزیر عبداللہ بن علی سے ناراض ہوا کہ اس نے اس کی امداد نہ کی

میں کوتاہی سے کام لیا ہے جس پر اس نے شعیب بن [illegible] کو بھیجا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور قید کر کے اسے سلطان کی طرف واپس بھیج دیا اور اس نے اس کی جگہ بجایہ پر اپنی حکومت کے پروردہ یحییٰ بن میمون بن مصمود کو امیر مقرر کیا اور اسی دوران میں [illegible] کے صاحب نے ابو عبداللہ بن تافراکین جو آپ کے چچا ابراہیم پر حملہ آور تھا سے خط و کتابت کی کہ وہ ان کی خاطر اپنی قوم سے دست بردار ہو جائے اور ان کے پاس آنے کے لئے تیار ہو تو انہوں نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اسے ولی عہد کے مقام پر رکھا اور اسے بونہ کا والی مقرر کیا اور جب ۷۴۷ھ [illegible] میں سلطان [illegible] بن ابراہیم کی خبر ملی تو اس نے افریقہ جانے کا عزم کر لیا اور بجایہ شہر کے میدان میں اس نے پڑاؤ کر لیا اور [illegible] کی طرف فوج کشی کرنے کے لئے پیغام بھیجا اور ابن مزنی کو عربی تیاری کا اشارہ دیا اور جب اسے خبر پہنچی کہ اس وقت سے [illegible] ربیع الاول ۷۴۷ھ تک [illegible] و بخشش اور ملاقات کے لئے بھیجا [illegible] اس سے کوچ کر گیا اور اس نے اپنے ہراول میں اپنے وزیر [illegible] بن [illegible] کو فوج کے ساتھ بھیجا اور خود پوری تیاری کے ساتھ اس کے ساقہ میں چلا یہاں تک کہ باجہ میں اترا اور لشکروں کو دور کرنے کے لئے بیٹھ رہا

قسطنطینہ سے بھاگ گیا اور [illegible] قسطنطینہ [illegible] سلطان اس کے پیچھے پیچھے آیا اور جب اس کے شہر کے قریب ہوئے اور زناتہ اس کی فوجوں سے لڑنے لگے تو اہل شہر خوفزدہ ہو گئے اور اطاعت اختیار کر لی اور دوڑ دوڑ کر آتے ہوئے اپنے سلطان سے الگ ہو کر سلطان کی طرف چلے گئے اور [illegible] اپنی قوم کے ساتھ قبیلہ کی طرف چلا گیا اور اس کا بھائی مولیٰ فضل بھی پہنچ گیا اور امان طلب کی تو سلطان نے انہیں امان دی اور وہ چلے گئے اور اس نے [illegible] پر چڑھائی میں [illegible] پھر اس نے سلطان کو بحری بیڑے میں [illegible] کی طرف بھیجا تو اس نے اسے وہاں قید کر دیا جس کے حالات کو ہم بھی بیان کریں گے اور اس نے مسعود بن ابراہیم [illegible] بن مزنی نے [illegible] قسطنطینہ پر [illegible] کیا اور اس نے [illegible] قسطنطینہ کے میدان میں اپنے پڑاؤ [illegible] حاکم تھا [illegible] بن یملول اور [illegible] علی بن الخلف کی بیعت پہنچی اور [illegible] کی اطاعت کی تجدید کے لئے آیا اور [illegible] جو کعوب کے امراء تھے اور بنی ابی اللیل کے امراء اس کے پاس [illegible] تونس کی حکومت کے لئے ترغیب دیتے ہوئے آئے پس اس نے ان کے ساتھ فوجیں بھیجیں اور یحییٰ بن [illegible] کو ان کا سالار مقرر کیا اور اس نے ان کی مدد کے لئے بحری بیڑا [illegible] میں بھیجا اور [illegible] بن یوسف [illegible] کو امیر مقرر کیا اور وہ تونس کی طرف گئے اور اس نے [illegible] جب [illegible] تو اس کے سلطان ابو اسحاق بن [illegible] کو [illegible] کے ساتھ نکال دیا اور اس کے ساتھ فوجیں بھیجیں اور جب اس نے سلطان کی فوجوں کی آمد کو محسوس کیا [illegible] اور بحری بیڑا [illegible] تونس [illegible] پہنچ گیا [illegible] ان سے ایک [illegible] جنگ کی اور [illegible] وہاں قید ہو گیا اور سلطان کے [illegible] رمضان ۷۴۸ھ کو تونس میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہاں اس کی دعوت کو قائم کیا اور یحییٰ بن [illegible] قصبہ میں اترا [illegible] اس نے احکام کو نافذ کیا اور انہوں نے سلطان کو فتح کے بارے میں لکھا اس کے بعد سلطان نے اس کے اموال میں غور و فکر کیا اور عربوں نے [illegible] بھاگ گئے وہ فرار [illegible] تھے پس وہ [illegible] پڑ گئے اور اس نے ان سے حفاظت طلب کی اور انہوں نے مخالفت کی [illegible] تو اس نے [illegible] کر ان سے [illegible] اور ان کا امیر یعقوب بن علی تھا [illegible] ان کے ساتھ نکلا [illegible] آئے اور [illegible] پہنچے اور وہ ان کے پیچھے گیا اور

الزاب کا گورنر یوسف بن مزنی ایک راستے سے اس کے آگے آگے گیا اور بسکرہ میں اترا پھر طولقہ کی طرف کوچ کر گیا اور ابن مزنی کے مشورے سے عبدالرحمن بن احمد نے اس کے ہراول دستے پر گرفت کی اور یعقوب بن علی کے قلعوں کو برباد کر دیا اور وہ اس کے آگے صحرا کی طرف بھاگ گئے اور وہ انہیں چھوڑ کر واپس آ گیا اور ابن مزنی الزاب کا ٹیکس اس کے پاس لے گیا حالانکہ اس سے قبل اس کے نام پر دے چکا تھا اور بربادی کے جانوروں اور چارے تک رات تک بستیوں کو واپس کر دیے تھے اور سلطان نے اسے اس کے کارنامے کا صلہ دیا اور اسے اور اس کے عیال و اولاد کو خلعتیں اور قیمتی انعامات دیے اور قسنطینہ کی طرف واپس آ گیا۔

تونس کی طرف جانے کا عزم اور اس نے تونس جانے کا عزم کر لیا اور افرابات اور دور تک چلا جانے اور افریقہ میں داخل ہونے کے خطرات مول لینے کے بارے میں فوج کا دل تنگ پڑ گیا تو ان کے جرنیلوں نے سلطان سے شیخوں کے بارے میں چغلی کی اور انہوں نے وزیر فارس بن میمون سے ساز باز کی تو اس نے اس بات میں ان کے ساتھ اتفاق کیا اور مشائخ اور نے اپنے ماتحت قبائل کو مغرب جانے کا حکم دیا تاکہ وہ تنگ ہو جائیں اور اس نے سلطان کو اطلاع دی کہ انہوں نے تونس میں اس کے قتل کا مشورہ کیا ہے اور اس نے یحییٰ بن ابی عثمان بن ابی العلاء کو امیر مقرر کیا تو اس نے اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور ان کے سامنے اسے ظاہر نہ کیا اور اس کے ساتھ تھوڑی سی فوج رہ گئی اور اسے ان کی چغلی کا علم ہو گیا تو وہ قسنطینہ سے مشرق کی طرف دوران سفر کرنے کے بعد مغرب کی طرف واپس لوٹا اور تیزی کے ساتھ فاس کی طرف گیا اور اسی سال کے ماہ ذوالحجہ کو وہاں اترا اور اس نے اپنی آمد کے روز ہی اپنے وزیر فارس بن میمون کو گرفتار کر لیا اور اس پر الزام لگایا کہ اس نے بنی مرین کے ساتھ اس کے بارے میں سازش کی ہے کہ اسے ایام التشریق کے چوتھے روز نیزوں سے قتل کر دیا جائے اور اس نے بنی مرین کے مشائخ کو بھی گرفتار کر لیا اور انہیں قتل کر دیا اور ان میں سے بعض کو قید خانے میں ڈال دیا اور اس کے قسنطینہ سے مغرب کی طرف واپس آ جانے کی خبر جہات میں پہنچی تو ابو محمد بن تافراکین بجایہ سے تونس کی طرف آیا اور جب وہ اس کے قریب آیا تو اس کے مددگاروں نے سلطان کی اس فوج پر جو وہاں موجود تھی حملہ کر دیا اور وہ کشتیوں کی طرف چلے گئے اور وہاں سے مغرب کی طرف آ گئے اور یحییٰ بن رحو جراولاد کی فوجوں کے ساتھ ان کے پیچھے تا ... اپنا ٹیکس حاصل کرنے کے لئے الجزیرہ کی جانب آیا ہوا تھا اور وہ سب کے سب سلطان کے دروازے پر پہنچ گئے اور اس نے اپنی روانگی کو آئندہ سال تک مؤخر کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

سلیمان بن داؤد کی وزارت اور فوجوں کے ساتھ افریقہ پر اس کے حملہ کرنے کے حالات

جب سلطان افریقہ کی ناتمام فتح کے بعد واپس آیا تو اس کے دل میں اس کے بارے میں کچھ خلجان باقی تھا اور اسے قسطنطینہ کے اضطرابات کے بارے میں یعقوب بن علی اور اس کے ساتھ ذوی الف زواودہ تھے ان سے خوف پیدا ہوا کیونکہ ان کے معاملات نے اسے پریشان کر دیا تو اس نے سلیمان بن داؤد کو اندلس کی سرحدوں سے اس کے مقام پر بلایا اور اسے اپنی وزارت پر مقرر کیا اور فوجوں کے ساتھ اسے پریشان کر دیا تو اس نے سلیمان بن داؤد کو اندلس کی سرحدات سے اس کے مقام سے بلایا اور اسے اپنی وزارت پر مقرر کیا اور فوجوں کے ساتھ اسے افریقہ بھیجا پس وہ ربیع الاول ۷۵۸ھ میں افریقہ کی طرف کوچ کر گیا اور جب یعقوب بن علی نے اپنی مخالفت کا اظہار کیا تو سلطان نے اس کی جگہ اس کے بھائی میمون کو کھڑا کر دیا جو اس سے جھگڑا کرتا تھا اور زواودہ میں سے اولاد محمد پر اسے مقدم کیا اور اسے صحرا اور مضافات کی امارت دی اور اس کی قوم کے بہت سے آدمی اس کے بھائی یعقوب سے الگ ہو کر اس کے پاس آ گئے اور سباع بن یحییٰ کی اولاد میں سے بہت سے گروہ سلطان کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور ان دونوں کا سردار عثمان بن یوسف بن سلیمان تھا جب وہ سب کے سب وزیر کے پاس اکٹھے ہو گئے تو وہ اپنے حمول سمیت اس کے پڑاؤ میں آ گئے اور سلطان اس کے پیچھے گیا اور تلمسان میں اترا اور وہاں ٹھہر کر ان کے احوال کی نگرانی کرنے لگا اور وزیر سلیمان قسنطینہ کے وطن میں اترا اور تیزی کے ساتھ الزاب کے عامل یوسف بن مزنی کے پاس آیا تاکہ اس کی حمایت حاصل کرے نیز یہ کہ وہ اسے زواودہ کے حالات کے بارے میں مشورہ دے کیونکہ وہ انہیں خوب جانتا تھا پس وہ لشکر سے اس کے پاس گیا اور انہوں نے جبل اوراس سے جنگ کی اور اس کے ٹیکس اور تاوان کو حاصل کیا اور ذوی الف زواودہ کو وطن میں فساد پھیلانے سے بھگا دیا اور اس سے ان کی غرض پوری ہو گئی اور وزیر اور سلطان کی فوجیں افریقہ کے پیچھے وطن میں پھیلیں جو ریاح کی چراگاہوں کے آخر میں واقع ہے اور مغرب کی طرف واپس لوٹا اور تلمسان میں سلطان کے ساتھ ملاقات کی اور اس کے ساتھ عرب کے وفد بھی پہنچے جنہوں نے خدمت میں جو کی بہادری دکھائی تھی پس سلطان نے ان سے حسن سلوک کیا اور انہیں خلعت اور سواریاں دیں اور الزاب میں ان کا عطیہ مقرر کیا اور انہیں لکھ کر بھی دیا اور وہ اپنے وطن کی طرف واپس لوٹ آئے اور ان کے بعد احمد بن یوسف بن مزنی آیا تھا اس کے باپ نے سلطان کے ہدیہ کے ساتھ بھیجا جو گھوڑوں، غلاموں اور رزق پر مشتمل تھا تو سلطان نے اسے قبول کیا اور اسے خوش آمدید کہا اور اسے اپنے ساتھ فاس لے گیا تاکہ اسے اپنا شرف دکھائے اور اس کے اعزاز میں حد درجہ خوشی کا اظہار کرے اور وہ ذوالقعدہ ۷۵۸ھ کو اپنے دارالخلافہ میں اترا

فصل

سلطان ابو عنان کے وفات پانے اور وزیر حسن بن عمر کے بے قابو ہو جانے سے سعید کو امارت پر مقرر کرنے کے حالات

جب سلطان بیمار ہوا تھا تو [illegible] ۷۵۹ھ [illegible] دوبارہ [illegible] صحت کے لئے [illegible] اور جب اس نے [illegible] افاقہ کی لذت پا لی تو اسے مرض نے آ لیا اور سب [illegible] مایوس ہو گئے۔ [illegible] وہ اپنے محل میں داخل ہوا اور [illegible] اس کے [illegible] نکلتے تھے اور اس کا بیٹا ابو زیان اس کا ولی عہد تھا اور اس کا وزیر یحییٰ بن موسیٰ [illegible] اس کی حکومت کا [illegible] اور وزراء کے [illegible] میں سے تھا سلطان نے اپنی وزارت پر مقرر کیا تھا۔ اسے اس کے بارے میں وصیت کی گئی تھی [illegible] جلد بازی سے کام لیا اور بنی مرین کے رؤساء سے اس نے اس امر پر اکٹھے ہونے اور وزیر حسن بن عمر [illegible] کرنے کی سازش کی اور اس بارے میں عمر بن میمون نے بھی اس سے [illegible] کی کیونکہ ان دونوں اور وزیر کے درمیان عداوت تھی پس حسن بن عمر کو اپنی جان کے متعلق خوف پیدا ہوا اور اس نے اس بارے میں [illegible] سے اپنے دل کی بات پر گفتگو کی [illegible] ان کا [illegible] بہت [illegible] تھا کیونکہ انہیں [illegible] پس انہوں نے اس [illegible] امارت منتقل کرنے پر اتفاق کر لیا پھر ان کے پاس [illegible] کہ سلطان [illegible] قریب المرگ ہے اور [illegible] اپنی وفات سے پہلے ان پر حملہ کرنے والا ہے پس انہوں نے اس پر حملہ کرنے اور اس کے [illegible] بھائی سعید کی بیعت کرنے پر اتفاق کر لیا اور انہوں نے [illegible] سلطان [illegible] بیعت کے لئے بیٹھ گئے اور انہوں نے اس کے وزیر حسن بن [illegible] کو [illegible] پر اکسایا تو وہ ان کے پاس گیا اور اس کی عورتوں کے درمیان سے نکالے [illegible] اختیار [illegible] اس کے بھائی کے پاس سے آیا [illegible] بیعت کی [illegible] ایک [illegible] میں لے گیا اور اس میں اس کی جان تلف کر دی۔

حسن بن عمر کی خود مختاری [illegible] حسن بن عمر [illegible] اور اس دوران میں سلطان اپنے بستر پر [illegible] لوگوں نے [illegible] جمعرات کو [illegible] انتظار [illegible] اور بات [illegible] وزیر [illegible] کے متعلق [illegible] تھا [illegible] اپنے [illegible] کے باعث اس کی [illegible] حسن بن عمر [illegible] پر

کیا گیا تھا روک دیا اور اس پر اس کا دروازہ بند کر دیا اور خود امر دنی کا مالک بن گیا اور عبدالرحمن بن سلطان ابی عنان اپنے بھائی کی بیعت کے روز جبل ہنتاتہ میں گیا اور وہ اس سے مجروح ہوا تھا اور انہوں نے اسے اس کے عمزاد مسعود بن ماسی کے مقام وزارت کی وجہ سے ترجیح دی تھی پس انہوں نے اسے اس کے پاس بھیجا اور اس نے اس سے مخالفت کی اور اسے امان پر اتارا اور اسے اس کے بھائیوں کے پاس لایا تو حسن نے اسے فاس کے ایک قصبہ میں قید کر دیا اور سلطان کے چھوٹے بیٹوں کو جو سرحدوں کے امراء تھے اکسایا تو معتصم سجلماسہ سے آیا اور المعتمد مراکش میں قلعہ بند ہو گیا جہاں وہ عامر بن محمد الہنتاتی کی کفالت میں تھا جسے سلطان نے اس کے متعلق وصیت کی تھی اور اسے اس کا نگران مقرر کیا تھا پس اس نے اسے پہنچنے سے روک دیا اور مراکش سے اس کے ساتھ جبل ہنتاتہ میں اپنے پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وزیر نے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے فوجیں بھیجیں اور وہ وہیں پر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ اس کے چچا سلطان ابو سالم نے مغرب کی حکومت پر قابض ہوتے وقت اسے برطرف کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فصل

مراکش کی طرف فوجیں بھیجنے اور وزیر سلیمان بن داؤد کے عامر بن محمد سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہونے کے حالات

قبائل مصامدہ میں سے عامر بن محمد بن علی ہنتاتہ کا شیخ تھا اور سلطان یعقوب نے اس کے باپ محمد بن علی کو ان کے ٹیکس اکٹھا کرنے پر عامل مقرر کیا تھا اور سلطان ابو سعید نے اس کے چچا موسیٰ بن علی کو عامل مقرر کیا تھا اور وہاں عامر نے حکومت کی کفالت میں پرورش پائی تھی اور یہ سلطان کے مددگاروں میں افریقہ گیا اور سلطان نے تونس میں اسے پولیس کے احکام سپرد کئے اور جب وہ سمندر پر سوار ہو کر مغرب کی طرف گیا تو اس نے اپنی بیویوں اور چہیتی لونڈیوں کو کشتیوں میں سوار کرایا اور انہیں عامر بن محمد کی نگرانی میں دے دیا اور سمندر پار کر کے اندلس گیا اور انہیں سلطان ابوالحسن اور اس کی فوج کے غرق ہو جانے کی اطلاع ملی پس اس نے انہیں لمدیہ میں اس کی جگہ ٹھہرایا اور سلطان ابوعنان کی دعوت دی پس اس کے والی نے اس کے باپ کی بیعت کو پورا کرتے ہوئے جواب نہ دیا اور جب سلطان ابوعنان نے ان کے لئے اسے بلایا اور اس کی خوب پذیرائی کی پھر اس نے اسے موضع میں مصامدہ کے ٹیکس پر افسر مقرر کر دیا اور اس کے لئے اسے تلمسان سے بھیجا یہاں تک کہ وہ اس دوستی سے طاقتور ہو گیا اور اس نے اس میں اچھی طرح کفایت کی یہاں تک کہ سلطان ابوعنان کہا کرتا تھا کہ کاش مجھے میری مشرقی سلطنت میں کوئی ایسا آدمی ملتا جو مجھے اس طرح کفایت کرتا جس طرح عامر بن محمد نے مجھے مغرب

کی جانب کفایت کی ہے اور میں آرام کرتا اور سلطان کے ہاں اُسے جو مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے وزراء نے اس سے حسد کیا اور آخر الامر حسن بن عمر سلطان کی وزارت میں اکیلا رہ گیا اور اس کا حسد شدت اختیار کر گیا اور عداوت اور چغل خوری تک پہنچ گیا۔

وفات سے قبل سلطان کا چھوٹے بیٹوں کو والی بنانا: اور سلطان نے اپنی وفات سے قبل اپنے چھوٹے بیٹوں کو اپنے ملک کی عملداریوں کا والی مقرر کیا پس اس نے اپنے بیٹے محمد المعتمد کو مراکش کا والی مقرر کیا اور اس کا وزیر بنایا اور اُسے عامر کی نگرانی میں دے دیا اور اُسے اس کے متعلق وصیت کی اور جب سلطان فوت ہو گیا تو حسن بن عمر خود مختار امیر بن گیا اور اس نے سعید کو بادشاہی کے لئے مقرر کیا اور اس نے جہات سے بیٹوں کی آمد کی خواہش کی پس اس نے مراکش سے معتمد کے بارے میں پیغام بھیجا تو عامر نے ان کے پاس جانے کے متعلق اس کی بات کو قبول نہ کیا اور جبل ہنتانہ میں اُسے اس کے قلعے میں لے گیا اور حسن بن عمر کو اس کی اطلاع پہنچی تو اس نے اس کی طرف فوجیں بھیجیں اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور اس کے ساتھ جنگ کرنے پر وزیر سلیمان بن داؤد کو مقرر کیا جو امارت کے قیام میں اس کا حصہ دار تھا اور اس نے اسے قریب ۷۵۹ھ میں بھیجا پس وہ تیزی کے ساتھ مراکش گیا اور اس پر قابض ہو گیا اور عامر پر تنگی وارد کر دی اور اس سے طویل مقابلہ کیا اور اس کے قلعے میں داخل ہونا چاہتا تھا کہ اسے بنی مرین کے افتراق اور ملک کے شرفاء میں سے منصور بن سلیمان کے حکومت کے خلاف خروج کرنے کی اطلاع ملی نیز یہ کہ وہ جدید شہر سے جنگ کرنے والا ہے پس فوج اس کے ارد گرد سے منتشر ہو گئی اور وہ ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے منصور بن سلیمان کے پاس آ گئے اور وزیر سلیمان بن داؤد بھی ان کے ساتھ مل گیا اور عامر سے محاصرہ ہٹ گیا یہاں تک کہ سلطان ابو سالم نے شعبان ۷۶۰ھ میں مغرب کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس نے عامر اور اپنے بھتیجے معتمد کو جبل سے ان کے مقام سے بلایا پس اس نے اس پر دلیری کی تو اس نے اُسے اس سے چھڑا لیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

تلمسان کے نواح میں ابو حمو کے غالب آنے اور اس کی مزاحمت کے لئے فوجیں تیار کرنے اور پھر اس پر متغلب ہو جانے کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات

عبدالرحمن بن یحییٰ بن یغمراسن کے چار بیٹے تھے جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور یوسف ان کا بڑا تھا جو [illegible] اور بھائی کے ساتھیوں کو اکٹھا کرنے والا اور دین میں [illegible] تھا اور جب ان کا بھائی عثمان تلمسان میں خلیفہ ہوا تو اس نے اسے متیجہ کا گورنر مقرر کیا اور اس کا بیٹا یوسف خوش خوئی، آسودگی اور اہل شر سے کنارہ کشی کرنے میں ان کے طریق کو قبول کرنے والا تھا اور جب سلطان ابو عثمان ۷۵۳ھ میں ان پر غالب ہوا تو ابو ثابت مشرق کی جانب بھاگ گیا اور قبائل زواوہ نے انہیں لوٹ لیا اور انہیں گھوڑوں سے اتار کر پیدل چھوڑ دیا تو وہ اپنے قدموں پر دوڑنے لگے اور ابو ثابت اور ابو زیان جو ان کے بھائی ابو سعید کا بیٹا تھا اور موسیٰ جو ان کے بھائی یوسف کا بیٹا تھا اور ان کا وزیر یحییٰ بن داؤد اپنی قوم سے الگ ہو کر ایک جانب ہو گئے اور ان کے فریق کو چھوڑ کر دوسرے فریق پر چلے گئے اور اس نے ابو ثابت اور یحییٰ بن داؤد اور محمد بن عثمان کو گرفتار کر لیا اور موسیٰ تونس کی طرف چلا گیا اور جب محمد بن تافراکین اور اس کے سلطان کے پاس اترا جہاں اس کی خوب پذیرائی ہوئی اور اس نے انہیں اس کی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ پناہ دی جو ان کے پاس بچ گئی تھی اور انہوں نے ان کے بڑے بڑے وظائف مقرر کر دیے اور سلطان ابو عثمان نے ان کے بارے میں ابن تافراکین کو پیغام بھیجا تو اس نے ان کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا اور علانیہ انہیں سلطان کے خلاف پناہ دی۔

سلطان کی فوجوں کا تونس پر قبضہ: اور جب سلطان کی فوجوں نے تونس پر قبضہ کیا تو وہاں کا سلطان ابو اسحاق ابراہیم ابن مولانا سلطان ابو یحییٰ بھاگ گیا تو یہ موسیٰ بن یوسف اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور جب سلطان مغرب کی طرف واپس آیا تو موسیٰ ابو اسحاق ابراہیم ابن مولانا سلطان ابو یحییٰ اور اس کے بھتیجے ولی ابو زید حاکم قسنطینہ نے یعقوب بن علی

اور اس کی زناتہ اور وہ قوم کے ساتھ قطیعہ سے جنگ کرنے اور اسے واپس لینے کا قصد کیا اور ان کے مددگاروں میں یہ موسیٰ بن یوسف بھی اپنی زناتہ قوم کے ان لوگوں کے ساتھ جو اس کے پاس موجود تھے چلا اور جب سے ابوحمو نے سلطان ابوالحسن کو مغلوب کیا تھا اس وقت سے زغبہ کے بنو عامر سلطان ابوالحسن کے باغی تھے اور ان کی امارت صغیر بن عامر بن ابراہیم کے پاس تھی جو اپنی قوم کے ساتھ افریقہ چلا گیا تھا اور یعقوب بن علی کے ہاں اترے اور اپنی سواریوں اور خیموں کے ساتھ ان کے پڑوس میں رہنے لگے پس جب وہ قسطنطنیہ کو فتح نہ کر سکے تو وہاں سے ہٹ گئے تو صغیر نے اپنی قوم کے ساتھ صحرائے مغرب میں اپنے وطن کی طرف جانے کا عزم کر لیا اور انہوں نے اس موسیٰ بن یوسف کو بھی دے دیا تا کہ وہ [illegible] کے لئے بادشاہ کر اسے امیر مقرر کر لیں اور اس کے ساتھ تلمسان پر چڑھائی کریں پس [illegible] نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور وقت کے مطابق اور بادشاہوں [illegible] کے مقصد پر اس کی اطاعت کی اور اسے آلات اور خیمے دیئے اور [illegible] بنی عامر کے ساتھ کوچ کر گیا اور اس نے صول بن یعقوب بن علی اور زیان بن عثمان بن سباع جو دواودہ کے امراء تھے اور [illegible] کے ساتھ سعید کے گھروں میں جو زاب کا ایک شہر ہے کوچ کیا اور بڑی تیزی کے ساتھ مغرب کی طرف گئے تا کہ اس کے وطن میں فساد کریں اور ان کے [illegible] کے سرداروں نے ان کے لئے سلطان اور حکومت کے مددگاروں کو اکٹھا کیا اور تلمسان کی جانب جنگ ہوئی جس میں [illegible] کو شکست ہوئی اور ان کا بڑا سردار عثمان [illegible] ہلاک ہو گیا اور ان دنوں میں سلطان بھی فوت ہو گیا اور جب عرب میں سلطان کی وفات کی خبر پہنچی تو وہ تیزی کے ساتھ تلمسان آئے اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا۔

حسن بن عمر کا تلمسان کے لئے فوج تیار کرنا: اور حسن بن عمر نے تلمسان کے لئے فوج تیار کی اور اس پر اور اس پوری قوم موجود تھے ان پر سعید بن موسیٰ العجیسی کو سالار مقرر کیا جو سلطان کا پروردہ تھا اور اس نے اسے تلمسان کی طرف بھیجا اور ان کے مددگاروں میں احمد بن موسیٰ [illegible] بنی سلیم [illegible] کی طرف جاتا ہوا چلا اور اس سے قبل اس نے اس سے حسن سلوک کیا تھا اور اسے خلعت اور سواری دی تھی اور سعید بن موسیٰ فوجوں کے ساتھ تلمسان کی طرف گیا اور صفر [illegible] میں وہاں اترا اور بنی عامر کی فوجوں اور ان کے سلطان ابوحمو موسیٰ بن یوسف نے اس پر چڑھائی کی اور مضافات میں ان پر غالب آ گئے اور انہیں شہر میں روک دیا پھر اس سے کئی روز تک جنگ کی اور ربیع الاول کی چند راتیں گزرنے کے بعد تلمسان میں ان پر غالب آ گئے اور جو فوج وہاں موجود تھی اس کی بیخ کنی کر دی اور ان کے گھروں اور غنیمت سے ان کے ہاتھ بھر گئے اور سعید بن موسیٰ ابن سلطان کے ساتھ جو صغیر بن عامر کے خیمہ میں چلا گیا تو اس نے [illegible] اور اس کی قوم نے ان لوگوں کو جو اس کے پیچھے آئے پناہ دی اور اس نے بنی عامر کے جو لوگوں کو بھیجا جو اس کے ساتھ آئے اس کا راستہ بتاتے جاتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو اپنی حکومت کے دارالخلافہ [illegible] تک پہنچایا اور ابوحمو نے تلمسان کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس نے مدینہ کو مستقر بنا لیا جو اس سے قبل [illegible] نے بھی پایہ تخت سلطان بنایا تھا اور اس نے [illegible] اس کے پاس بھیج دیا اور اس نے اس کی طرف واپس اپنا [illegible] سواری کے لئے ایک [illegible] اور [illegible] نے اس گھوڑے کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا اور [illegible] اپنے مصارف میں خرچ کر لیا۔

فصل

وزیر مسعود بن ماسی کے تلمسان پر حملہ کرنے اور اس پر متغلب ہونے پھر اس کے بغاوت کرنے اور سلیمان بن منصور کے امیر مقرر کرنے کے حالات

جب وزیر حسن بن عمر کو تلمسان اور اس پر ابوحمو کے قبضہ کرنے کی خبر پہنچی تو اس نے بنی مرین کے مشائخ کو جمع کیا اور انہیں تلمسان کی طرف جانے کا حکم دیا تو انہوں نے خود جانے سے انکار کر دیا اور فوجوں کی تیاری کا مشورہ دیا اور انہوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ سب کے سب جائیں گے پس اس نے عطیات کا رجسٹر کھولا اور اموال تقسیم کئے اور تنخواہیں اور انعامات دیے اور کمزوریوں کو دور کیا اور جدید شہر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا پھر اس نے ان پر مسعود بن رحو بن ماسی کو سالار مقرر کیا اور اس کے ساتھ مال لدوا دیا اور اسے آلہ دیا اور وہ جھنڈوں اور فوجوں کے ساتھ چلا اور اس کے مددگاروں میں منصور بن سلیمان بن منصور بن ابی مالک بن یعقوب بن عبدالحق بھی شامل تھا اور لوگ یہ چہ میگوئیاں کر رہے تھے کہ سلطان ابوعنان کی وفات کے بعد اس تک پہنچنے والا ہے اور یہ بات زبان زد عوام ہوگئی جسے داستان سراؤں اور ساتھیوں نے بیان کیا جس کی وجہ سے منصور کو اپنی جان کے متعلق خوف پیدا ہو گیا۔ پس وہ وزیر حسن کے پاس آیا اور اس کے پاس اس کی شکایت کی تو اس نے اسے اس وسوسے کے بارے میں سوچنے کے متعلق اپنی ذات پائی جو سیاست سے خالی تھی پس وہ رک گیا اور میں بھی اس جنگ میں حاضر تھا اور مجھے اس کی عاجزی اور انکساری پر رحم آیا اور وزیر مسعود تیاری کے ساتھ کوچ کر گیا اور ابوحمو تلمسان کو چھوڑ گیا اور ربیع الثانی میں مسعود اس میں داخل ہو گیا اور اس پر قابض ہو گیا اور ابوحمو صحرا کی طرف چلا گیا اور زغبہ اور معقل کی عرب فوجوں نے اس پر اتفاق کر لیا پھر بنی مرین مغرب کی طرف چلے گئے اور اپنی سواریوں اور خیموں کے ساتھ انگاد میں اترے۔

مسعود بن رحو کا فوج بھیجنا اور مسعود بن رحو نے اپنے ساتھیوں کی فوج ان کی طرف بھیجی جس میں اس نے بنی مرین کے امراء اور مشائخ کو اکٹھا کر دیا اور ان پر عامر کو سالار مقرر کیا جو اس کے چچا محمد بن ماسی کا بیٹا تھا اور اس نے ان کو بھیجا اور وہ وجدہ کے میدان میں ان کی طرف بڑھے اور عربوں نے بڑی بے جگری سے حملہ کیا تو وہ منتشر ہو گئے اور ان کی چھاؤنی لوٹ لی گئی اور ان کے مشائخ بھی لٹ گئے اور اپنے گھوڑوں سے اتر کر پیدل ہو گئے اور وجدہ کی طرف برہنہ حالت میں آئے

اور تلمسان میں بنو مرین کا قبضہ ہو گیا [illegible] کے زوال میں وزیر [illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] کی وجہ سے [illegible] باقی رہ گئی تھی اور وہ خلافت کی [illegible] میں تھے [illegible] جب خبر پہنچی اور وہ اپنے [illegible] کے لئے [illegible] اور ان میں سے بعض لوگ الگ ہو کر شہر کے میدان میں [illegible] اور انہوں نے [illegible] بن [illegible] سلطان ابی یعقوب کی بیعت پر اتفاق کر لیا پس انہوں نے ان کی بیعت کر لی اور وزیر [illegible] پہنچے [illegible] منصور بن سلیمان نے بیعت پر مجبور کیا تھا اور ان کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کی فوج کے [illegible] دوسرے [illegible] بیعت لی اور لوگ بہ کثرت سے ان کے پاس آنے اور بنی مرین کے سردار ان کے پیچھے [illegible] ہر جانب سے ان کی طرف دوڑ پڑے اور [illegible] زبان [illegible] کیا اور [illegible] منصور بن سلیمان کے لئے [illegible] اور بنی مرین نے ان کی بیعت کو [illegible] کیا اور وہ تلمسان سے ان کے ساتھ مغرب جانے کے لئے کوچ کر گیا اور راستے میں [illegible] نے روکا تو انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور [illegible] ان کے ہاتھ [illegible] اور وہ [illegible] کے ساتھ مغرب کی طرف گئے [illegible] اور [illegible] حسن بن [illegible] شہر کے میدان میں [illegible] اور سلطان نے [illegible] اور اپنے بیٹے [illegible] اور جب بات پہنچی [illegible] کر سلطان منصور بن سلیمان [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کیا اور سلطان [illegible] کی طرف [illegible] منصور بن سلیمان نے تیاری کے ساتھ کوچ کیا [illegible] نے جنگ شروع کر دی اور [illegible] ان کے [illegible] انہوں نے [illegible] کے لئے [illegible] لئے لوگوں کو اکٹھا کیا [illegible] بیعت کے لئے شہروں کے وفد مغرب میں ان کے پاس آنے اور ان کے ساتھ بنی مرین کے وہ [illegible] جو [illegible] وزیر بن سلیمان بن داؤد کے ساتھ عامر کے [illegible] تھے تو انہوں نے اسے وزیر بنا لیا اور سلطان ابو عنان کے [illegible] کی وجہ سے [illegible] اپنے [illegible] کیا [illegible] منصور بن سلیمان نے [illegible] قسنطینہ کے [illegible] وہاں موجود تھے [illegible] اس وقت سے وہاں قید تھے جب سلطان ابو عنان نے ان کے علاقوں پر قبضہ کیا تھا اور وہ اپنے [illegible] چلے گئے اور [illegible] بنی مرین کی ایک [illegible] سے الگ ہو کر وزیر حسن بن عمر کے پاس چلی گئی اور وہ [illegible] اپنے شہروں میں چلے گئے اور انہوں نے [illegible] ان کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] اور سلطان ابو سالم نے مغرب میں اپنے اسلاف کی حکومت کے [illegible] آنے اور اس پر قبضہ پانے کے حالات ہم بیان کر چکے ہیں ان شاء اللہ

فصل

مولیٰ ابو سالم کے جبال غمارہ میں آنے اور مغرب کی حکومت پر اس کے قابض ہونے اور منصور بن سلیمان کے قتل ہونے کے حالات

سلطان ابو سالم اپنے باپ کے مرنے اور اندلس میں ٹھہرنے اور دونوں میں امارت کی طلب میں ابو الفضل کے خروج کرنے کے بعد سلطان ابو عنان کے اس پر فتح پانے اور اس کے مرنے کے بعد جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے پرسکون ہو گیا تھا پھر جب سلطان اندلس ابو الحجاج ۷۵۵ھ میں عید الفطر کے روز عید گاہ میں فوت ہوا جسے اسود موسوس نے نیزہ مارا تھا اور اس کے بھائی محمد کی طرف ان کے قتل کی بعض لونڈیوں کو منسوب کرتا تھا اور انہوں نے اس کے بیٹے محمد کو امارت کے لئے مقرر کیا اور اس کے غلام رضوان نے اسے روکا تو اس نے اس پر زیادتی کی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں سلطان ابو عنان کو قوت حاصل تھی اور وہ اندلس کی حکومت کی امید رکھتا تھا اور جب اسے ۷۵۹ھ میں بیماری کا حملہ ہوا تو اس نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس کی طرف اپنے سفیر خطیب ابو عبداللہ بن مرزوق العزفی کو بھیجیں تو اس نے اس بات سے بچاؤ اختیار کیا اور معذرت کی تو انہوں نے اسے واپس کر دیا تو سلطان نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

وزیر اور مشائخ کا قتل: اور جب وہ قسطنطینہ اور افریقہ کو فتح کر کے فاس پہنچا تو اس نے اپنے وزیر اور مشائخ کو گرفتار کر لیا اور انہیں ناکردہ گناہ سے متہم کر کے قتل کر دیا کہ انہوں نے سلطان اور اس کے مذہب کو حمدی سے مبارک باد نہیں دی اور ان کے درمیان فتنہ تاریک ہو گئی اور اس نے ان پر حملہ کرنے کا عزم کر لیا اور وہ سب کے سب طاغیہ بطرہ بن اذفونش حاکم قشتالہ کے پاس اس کے باپ الہنشہ کی وفات کے وقت سے جمع ہو گئے تھے جو ۷۵۰ھ میں جبل الفتح میں ہوئی تھی پھر ابو الحجاج کی وفات کے بعد رضوان نے حکومت سے سرکشی اختیار کر لی اور وہ اس کا قصد کئے ہوئے تھا اور بظاہر وہ مسلمانوں کو ان کے دشمن کے ساتھ مصالحت کی حالت پر رکھتی تھی اور سلطان ابو عنان اس بات کو ان کے خلاف سمجھتا تھا اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بحری بیڑوں سے ان کو مدد دے اور وہ اسے ان کے پاس جانے سے روکیں اور طاغیہ بطرہ اور قمص برشلونہ کے درمیان جنگ برپا تھی جس میں ان کے ہم مذہب ہلاک ہو گئے تھے پس سلطان نے اپنے ارادے کو قمص برشلونہ کی طرف پھیر دیا اور وہ اسے ابن اذفونش کے خلاف جوڑ توڑ کرنے کے لئے اس سے گفتگو کی۔

آبنائے جبل الطارق میں بحری بیڑوں کا اجتماع: اور مسلمانوں کے بحری بیڑے اور قمص کے نصاریٰ کے بحری بیڑے

آ جائے جبل الطارق میں اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اس کے لئے جگہ اور وقت مقرر کیا اور سلطان نے انہیں بہت سے تحفے دیئے جن میں مغرب کا متاع اور گھریلو سامان اور عمدہ قسم کی سواریاں مرکب اور اصیل گھوڑے شامل تھے لیکن یہ چیزیں کہاں پہنچیں اور وہ ان کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔

اور جب سلطان ابو عنان فوت ہو گیا تو اس کے بھائی مولیٰ ابو سالم نے اپنے بھائی کی حکومت کی آرزو کی اور اس بارے میں اہل اندلس کی مدد کی خواہش کی کیونکہ ان کے اور اس کے بھائی کے درمیان تعلق پایا جاتا تھا اور اسے اہل مغرب کے مددگاروں نے بلایا اور ان میں سے ایک اس کے پاس غرناطہ میں اس کے مقام پر پہنچا اور اس نے رضوان سے آنے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا تو وہ برافروختہ ہو گیا اور اپنی جان پر کھیل کر قشتالہ کے بادشاہ کے پاس چلا گیا کہ وہ اسے مغرب کی طرف جانے کے لئے بحری بیڑہ دے تو اس نے اس پر شرط عائد کی جسے اس نے قبول کر لیا اور اس نے اسے بحری بیڑے میں مراکش کی طرف بھیجا تو عامر نے قبول کرنے سے روکا کیونکہ اس میں سلیمان بن داؤد کے داماد نے کا کام ہوتا تھا اور اس پر تنگی وارد ہوئی تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس وہ الٹے پاؤں واپس آ گیا اور جب صفیحہ اور بلاد غمارہ کے سامنے آیا تو اس نے اپنے آپ کو ان کے سامنے ڈال دیا اور ان کے علاقے کے چھوٹے جزیروں میں اترا اور ان کے قبائل اس کے پاس جمع ہو گئے اور ہر جانب سے اس کی طرف امڈ پڑے اور موت پر اس کی بیعت کی اور اس نے سبتہ اور طنجہ پر قبضہ کر لیا جہاں ان دنوں حاکم قسنطینہ سلطان ابو العباس بن ابی حفص موجود تھا جو سبتہ سے اپنی قید سے نکل کر وہاں چلا گیا تھا جیسا کہ ہم اسے بیان کر چکے ہیں پھر مولیٰ ابو سالم نے اسے اپنی محبت دوستی اور اپنے امر میں تصرف کرنے کے لئے چن لیا یہاں تک کہ اس نے اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس نے طنجہ میں حسن بن یوسف الورتاجنی اور سپاہیوں کے رجسٹر کے کاتب ابو الحسن علی بن محمد بن مسعود اور شریف ابو القاسم التلمسانی کو پایا اور منصور بن سلیمان کو ان کے متعلق شبہ تھا اور اس نے ان پر حسن بن عمر کے ساتھ سازش کرنے کی تہمت لگائی جو جدید شہر میں اس کے مکان میں کی گئی تھی پس اس نے ان کو اپنے پڑاؤ سے اندلس کی طرف بھیج دیا اور یہ امیر ابو سالم کا طنجہ پر قبضہ کرنے کے وقت۔ لیکن جب وہ اس کی حکومت میں پہنچ گئے اور اس نے حسن بن یوسف کو وزیر بنایا اور اپنی علامت کے لئے ابو الحسن علی بن مسعود کو کاتب بنایا اور شریف کو ہم نشینی اور ہم رکابی کے لئے مخصوص کیا پھر اس کی سرحدوں کے باشندوں نے اس کی دعوت سنبھال لیا اور جبل الفتح کا حاکم بھی اس کی طرف اپنی موجود فوج کے ساتھ چلا گیا اور مولیٰ ابو سالم کا معاملہ بڑا مستحکم ہو گیا۔

منصور بن سلیمان کا دفاع کے لئے فوج تیار کرنا: اور جدید شہر کے باشی منصور بن سلیمان کے پاس خبر پہنچی تو اس نے اس کے دفاع کے لئے فوج تیار کی اور اس پر اپنے دونوں بھائیوں عیسیٰ اور طلحہ کو سالار مقرر کیا اور انہیں قصر کتامہ میں اتارا اور انہوں نے اس سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور اس نے جبل میں پناہ لے لی اور حسن بن عمر نے دیواروں کے پیچھے سے اس پر حملہ کرنے میں جلدی کی تو اس نے اپنی اطاعت کی ترغیب دی اور اس سے وعدہ لیا کہ وہ اس کے دارالخلافہ پر اسے قبضہ دلائے گا اور اس نے مولیٰ ابو سالم کے ایک مددگار مسعود بن رحو بن ماسی جو منصور کا وزیر تھا کے ساتھ سلطان کے پاس جانے کے بارے میں سازش کی اور اس نے منصور اور اس کے بیٹے علی پر تہمت لگائی تھی پس وہ الگ ہو گیا اور لوگ منصور کے ارد گرد سے چھٹ گئے اور اس کے بنی مرین کے مددگاروں نے بھی چھوڑ دیا اور وہ ساحل مغرب میں بادس چلا گیا اور

تمام اہل فوج ان کے ساتھ میں چلے اور ان کے دستے پوری طرح تیار تھے نیز وہ سلطان ابو سالم کے پاس پہنچے اور اسے سپہ دار الخلافہ کی طرف سے جانے کے لئے تیار کر لیا پس وہ تیزی سے چلا اور حسن بن عمر نے اپنی خلافت سے نزول بیچ میں اس نے سلطان سعید کو اس کی امارت سے معزول کر دیا اور اسے اس کے باپ کے پیچھے بٹھا دیا اور وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس کی بیعت کر لی۔

جدید شہر میں سلطان کا داخلہ اور سلطان جدید شہر میں ۱۵ شعبان ۷۶۰ھ کو آیا اور مغرب کی حکومت پر قابض ہو گیا اور فوج کے وفود مختلف جہتوں سے اس کے پاس آنے لگے اور اس نے حسن بن عمر کو مراکش کا امیر مقرر کیا اور اس کے مقام سے بے چین ہونے کی وجہ سے اسے فوجوں کے ساتھ مراکش بھیج دیا اور مسعود بن رحو بن ماسای اور [illegible] کو وزارت [illegible] بنایا اور اپنے باپ کے خطیب فقیہ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن مرزوق کو اپنے خواص میں چن لیا اور اس کتاب کے مؤلف کو اپنی مہر اور اپنی [illegible] تحریرات پر [illegible] اور اس سے پہلے میں نے کدیۃ العرائس میں منصور بن سلیمان [illegible] اور امراء نے سلطان کے پاس [illegible] اس کی طرف [illegible] میری طرف آیا [illegible] کے مقام پر [illegible] اور مجھے اپنی کتابت کے لئے [illegible] اور مغرب میں اس کی امارت مستقر ہو گئی اور سلطان کے مددگار [illegible] اور منصور بن سلیمان اور اس کے بیٹے علی کو گرفتار کر [illegible] ان کے [illegible] اس نے انہیں بلا کر [illegible] اور انہیں اسی سال کے [illegible] میں [illegible] جا کر نیزے [illegible] قتل کر دیا گیا اور اس نے اپنے باپ کی اولاد میں سے [illegible] اور قرابت داروں کو اکٹھا کیا اور انہیں اندلس کی سرحد [illegible] بھجوا دیا اور انہیں پہرے داروں کی نگرانی میں [illegible] اس کا بھتیجا محمد بن ابو عبد الرحمن [illegible] چلا گیا جب وہ [illegible] سے مل گیا اور اس [illegible] سلطان کی خلافت کے [illegible] مشرق کی طرف بھیج [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور اس کی حکومت [illegible] اور سلطان [illegible] سلطان ابو [illegible] کی عزت افزائی کے لئے [illegible]۔

فصل

غرناطہ کے حکمران ابن الاحمر کے معزول ہونے اور رضوان کے قتل ہونے اور اس کے سلطان کے پاس آنے کے حالات

[illegible]

قصیدہ

[illegible]

اور انھوں نے عاجزی سے اقرار کیا۔ کہ ہاتھ پھیلائے تو اقوام نے انھیں کہا اللہ نے قبضہ کر دیا ہے اور اس نے تیری بیعت کے ذریعے انھیں نعمتیں عطا کیں اور انھیں خوش قسمتی حاصل ہوئی اور مرتبے بڑھ گئے دانت پیسنے لگے حالانکہ جو تکلیف اسے پہنچی تھی اس میں کمی نہ ہوئی تھی اور وہ نے صلح کے ساتھ شہروں اور اس کے باشندوں کو امن دیا ہے نہ کوئی قسم زیادتی کرتا اور نہ ذلالت کرتا ہے اور تیرے باپ سے [illegible] نے قسم کے ساتھ کہا تھا کہ اس کی اولاد میں ایک نیک آدمی ہوگا وہ تو اس کے لوازمات خلافت کا حق رکھتا تھا لیکن ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اور تو نے خلافت کے دشمنوں کو وہاں سے نکال دیا حتی کہ زمانہ تک ٹھہر سکے جہاں چاند ظاہر نہیں ہوتا تھا اور اس نے تیرا حق واپس کر دیا جب اس نے یہ فیصلہ کیا کہ تو [illegible] اولاد سے [illegible] اور [illegible] لے لے اور وہ طوق سے عاری کر کے حکومت کو تیرے پاس لے آیا حالانکہ وہ امامت کے دل کو کھو چکے تھے اور مجبور ہو گئے تھے اور اس نے تو زمانہ گزرنے کے بعد تیری عزت رفعت اور اجر میں اضافہ کر دیا اور پچھلا زمانہ [illegible] تو سونے کی چٹان [illegible] ہوتی جب پیاسا آتی ہیں تو تجھے [illegible] جاتی ہے اور جب [illegible] نہیں ہوتی تو تجھ سے امید کی جاتی ہے اور جب زمانہ تجھ سے تنگی کرتا ہے تو امر دونوں [illegible] اور [illegible] تیرے ہاتھ میں ہوتی ہے اور یہ امر تیرے پاس آیا۔ تھا تو پراگندہ تھا اور تیرے اعتراف سے وہ ملا ہوا تھا اور وہ منتشر تھا اور تجھ سے اس امر کی امید رکھتا تھا جس کا تو اہل ہے اور تو فخر کرتا ہے [illegible] تیرے پاس آیا ہے [illegible] بچے بیعت لے کیونکہ جو شخص نے اس کی کروٹ کو عرب دیا ہے اور تیرے جیسا شخص جبر و قوت سے اس کی کاٹ کرتا ہے اور بہت مال حریص کو پکارتا ہے اس کے پاس آتا ہے اور وہ آ جاتی ہے اے امام زمان کی بات لے اور جو کچھ تو کرے گا اس کے حق میں فرض اور اجر لے گا اور [illegible] کے بعد [illegible] اس کا اہل ہے جو تو حق کے ساتھ کھڑا ہو [illegible] سے کوئی امید نہیں کی جاتی اور کوئی جانے کہ تیرے مالک کا مال بہت ہے [illegible] تیری فوج بہت ہے اور لشکر ہے تو تم سے [illegible] پہلے بغاوت کرنے والے کو روکا جاتا ہے اور تم سے عذر ہے [illegible] زندہ ہوتی ہے اور جس چیز کو اللہ نے [illegible] اور تیرے ذریعے اسلام اسے قبول کرتا ہے [illegible] اس کے وطن کی طرف بھیج اور اسے اپنی نعمتیں دے جن کا کوئی شمار نہیں ہے اور لوگوں کے دلوں کو جلدی سے [illegible] کیونکہ تیرے قلعے اور دیار نے انھیں توڑ دیا ہے اور وہ تیرے لشکر کو دیکھ رہے ہیں اور تیرا اسباب تھا ان سے جو چاہتا ہے اس کے بعد کوئی خسارہ نہیں تیرا مقصد امان ہے جس کی کفالت تجھے وساطت نہیں کوئی سوائے اس کے کہ ات جلد ہی ان میں رکاوٹ پیش آ جاتی ہے۔ اور اگر ایک مستعار وقت ہے جسے واپس کیا جائے گا تحسین [illegible] ہوتا ہے اور جو شخص فنا ہونے والی چیز کو ہمیشہ رہنے والی چیز کے بدلے فروخت کرے تو اس کی تجارت کامیاب اور اس کی تجارت نفع بخش ہے۔ دوسرے جلد ہی ان کے مالک جو باقی چھوڑے گا اس کے سوا کوئی نہ آئے گا اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے ہیں اور سرخ اور زرد رنگ کے گھوڑے ہیں جن کے [illegible] ہیں اور ان کے تیز سم اور دمیں لمبی ہوتی ہیں اور عرب کے معزز لوگوں نے قرض لیا جن کے عمامے [illegible] اور عادات کریم [illegible] تھے ہیں اور ان پر لوہے کی زرہیں ہیں جن کی اطراف میں [illegible] ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ ہیں اگر وہ کسی مصیبت سے دور کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں تو کوئی [illegible] حالت مشکل نہیں رہتا جب ان سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتے ہیں اور جھگڑا کیا جائے تو حملہ کرتے ہیں فوراً عطا کریں تو دے ہوئے آئے

ہیں اور وہ فخر و مباہات کریں تو پیچ کر دکھاتے ہیں اور اگر وہ دوڑیں تو معزز جانوروں کے ساتھ ملتے ہیں جن کی کھوپڑیوں پر مخلوق سے سبقت کرنا فرض ہوتا ہے اور اگر ان کی مدح کی جائے تو وہ راحت محسوس کر کے جھومتے ہیں گویا ہاتھ میں ہیں جن کی تمہیدوں میں شراب چھلکی ہے اور ان کے بیچ بیچ میں تیز ہوا میں شعر بیان مسکراتے ہیں اور درخت کی شاخوں کے درمیان پھول مسکراتے ہیں اسے پھیرتے تو میری سوچ کم ہو گئی ہے اور میری طبیعت وہ سو گئی ہے نہ میرا یقین اور سوچ بھی نہیں ہے اور اگر تیری مہربانی نہ ہوتی جس سے تو نے مجھے پالا اور زندہ کیا ہے تو میرا کوئی نام و نشان نہ ہوتا تو نے مجھ سے بھولی ہوئی چیزوں کو موجود کر دیا ہے اور تو نے ایسے مردے کو زندہ کیا ہے جس کے اعضاء کو قبر نے سمیٹ لیا تھا تو نے اپنے فضل سے آزاد کیا جس کی عظمت کے باعث میں اس کا اہل تھا یعنی لطف اور اعزاز کا صدر حاصل ہو گیا اور تو نے بڑی بڑی قسمیں میرے گلے میں ڈال دیں جن کے متعلق میری تعریف اور شکر کم ہے اور تو احسانات کی تکمیل کا ضامن ہے یہاں تک کہ عزت جاہ اور وقار واپس آجائے وہ ذات جس نے اپنی رحمت سے تیرا مقام بلند کیا ہے تجھے جزا دے جس کے ذریعے تو آبدیدگی کو چھڑاتا ہے اور جس کو تقویٰ پایا جاتا ہے اور جب ہم دوسروں سے تیری ثنا کرتے ہیں تو رحمت اسلام کے قطرے یہاں نثار ہو جاتے ہیں جب ہم تو اپنی استطاعت کے مطابق تعریف کرتے ہیں اور جو کوشش کرتا ہے اسے معذرت کا حق بھی ہوتا ہے۔

پھر مجلس برخواست ہو گئی اور ابن الاحمر اپنے ٹھکانوں کی طرف چلا گیا اور اس کے لئے محلات میں فرش بچھائے گئے اور ضیری زینتوں کے ساتھ گھوڑے اس کے قریب ہوئے اور اس نے اس کی طرف قیمتی چادریں بھیجیں اور اس کے لئے اس کے مصوری سواری اور بہت یافتہ دوستوں کے لئے وظائف مقرر کئے اور اس نے سواروں اور پیادوں میں اس کی شاہانہ رسم کی نگرانی کی اور اس نے سلطان کے ادب کی وجہ سے اس کے ملک کے القاب کو ترک کے سوا شائع نہیں کیا اور اس کے مددگاروں میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ وہ قرطبیہ میں اندلس چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

حسن بن عمرو کے تادلہ میں خروج کرنے اور سلطان کے اس پر متغلب ہونے اور وفات پانے کے حالات

جب وزیر حسن بن عمرو مراکش گیا اور وہاں ٹھہرا تو اس کی سلطنت اور ریاست وہاں جڑ پکڑ گئی جس سے سلطان کی مجلس کے لوگ حسد کرتے تھے اور انہوں نے کوشش کی کہ سلطان اس سے بگڑ جائے یہاں تک کہ دونوں کے درمیان فضا تاریک ہو گئی

اور وزیر کو اس [illegible] دونوں کے [illegible] اپنے [illegible] سلطان کے قلعے سے [illegible] ہوگیا اور [illegible] میں [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور سلطان نے [illegible] کے لیے بھیجا اور اپنے [illegible] ابن [illegible] کو [illegible] اس کی طرف [illegible] اور [illegible] ابن [illegible] چلا گیا [illegible] کے [illegible] علی اور [illegible] کے ساتھ [illegible] ان کا [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] نے اس [illegible] اور ان کی فوج [illegible] ہوئی اور اس نے [illegible] ابن [illegible] کیا اور اس کے سب [illegible] سلطان [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] سلطان کے [illegible] اور سلطان نے اس [illegible] فوج کو [illegible] اور اپنی فوج [illegible] کے لیے [illegible] میں اپنی [illegible] سلطان نے [illegible] ابن [illegible] کو [illegible] سلطان کی [illegible] سے قریب ہوا تو اس نے [illegible] کے [illegible] اور سلطان [illegible] اپنے [illegible] کی طرف چلا گیا اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible] اس [illegible] اور [illegible] کیا کرتے تھے۔

مجلس میں ابن خلدون کی موجودگی اور [illegible] کے ساتھ میں بھی اس مجلس میں موجود تھا [illegible] ایک ایسا [illegible] میں [illegible] کے پاس [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] اور اس [illegible] کے [illegible] اور اس [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے پاس [illegible] اور [illegible] کے لیے [illegible] لیا۔

فصل

[illegible] اور اس کے بعد [illegible]

میں [illegible] وزراء کے حالات

جب سلطان ابو الحسن نے [illegible] سلطان [illegible] کی [illegible] میں [illegible] اس کا [illegible] کی [illegible] اور اس [illegible] کی [illegible] اور اس دوران میں سلطان ابو الحسن کی وفات ہوگئی [illegible] سلطان [illegible] اس [illegible] سے [illegible]

فوت ہو گیا اور اہل بلاد میں اختلاف و انتشار پیدا ہو گیا اور ان کے لوگ امارت کے بارے میں ایک دوسرے پر حملے کرنے لگے اور قتل کرنے لگے اور فتنہ میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ ان میں فساد اٹھ کھڑا ہوا اور ان کا معاملہ اس کے لئے مرتب ہو گیا اور اس نے اپنے ملک کی اطراف پر غور کیا اور اسے ہدیہ کے بارے میں بتایا گیا کہ اسے ولات میں ذخیرہ کیا گیا ہے تو اس نے حکم دیا کہ اسے مغرب کی حکومت میں بھجوایا جائے اور اس عظیم الشان عجیب و غریب شکل کے زرافے کا اضافہ کیا جائے جو حیوانات سے مختلف صورت رکھتا ہو اور وہ اس ہدیہ کے ساتھ اپنے علاقے سے روانہ ہوئے اور صفر ۷۶۲ھ میں فاس پہنچے اور جس کا روز ان کی آمد کا دن تھا اور سلطان ان کے لئے شہری برج میں سامنے کی نشست پر بیٹھا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ وہ صحرا کی طرف چلے جائیں پس وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے چلے گئے یہاں تک کہ ان سے فضا تنگ ہو گئی اور عجیب و غریب شکل کے زرافے کو دیکھنے کے لئے اس قدر بھیڑ ہو گئی کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار ہو گئے اور شعراء نے مبارک باد اور مدح کے اشعار پڑھے اور وفد سلطان کے سامنے حاضر ہوا اور انہوں نے نہایت محبت و اخلاص کے ساتھ پیغام رسانی کی اور اہل بلاد کے اختلاف اور امارت کے حصول کے لئے ان کے ایک دوسرے پر حملے کرنے کے باعث ہدیہ میں تاخیر ہونے پر معذرت کی اور اپنے سلطان کی عظمت بیان کی اور ترجمان ان کی طرف ترجمانی کرتا جاتا تھا اور وہ معروف دستور کے مطابق اپنی کلام کی تائید اور ان کی تصدیق کرتے جاتے تھے نیز انہوں نے طالب قمر کے طریق کے مطابق اپنے سروں پر [illegible] کر سلطان کو سلام کیا پھر سلطان سوار ہو گیا اور یہ مجمع منتشر ہو گیا اور اس کی شہرت پھیل گئی اور یہ وفد سلطان کی حکومت اور اس کے جود و عطیے کے تحت ٹھہرا رہا اور سلطان ان کی واپسی سے قبل فوت ہو گیا اور اس کے بعد جس آدمی نے امارت سنبھالی اس نے ان پر حسن سلوک کیا اور یہ مراکش کی طرف لوٹ آئے اور وہاں سے غزوی حسان کے پاس آ گئے جو سوس کے معقل عربوں میں سے ہیں اور ان کے بلاد کے ساتھ متصل ہیں اور وہاں سے یہ اپنے سلطان کے پاس چلے آئے۔

فصل

سلطان کے تلمسان کی طرف آنے اور اس پر قبضہ ہونے اور ابوتاشفین کے پوتے ابو زیان کو اس پر قبضہ کرنے کے لیے ترجیح دینے اور اس کے ساتھ امرائے موحدین کے ان کے بلاد کی طرف جانے کے حالات

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب ۷۵۹ھ میں سلطان مغرب کا خود مختار بادشاہ بن گیا تو [illegible] عبد القوی [illegible] رہا اور [illegible] بنی عبد الواد کے اسلاف [illegible] کے مددگاروں میں سے تھا جب سلطان ابو الحسن نے تلمسان پر غلبہ پایا تو [illegible] منتخب کر لیا تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کے بعد سلطان ابو عنان نے اسے [illegible] قتل کر دیا اور جب ابو الفضل بن سلطان ابو الحسن نے اپنے بھائی سلطان ابو عنان کے خلاف اندلس کی طرف خروج کیا تو اس نے اس کے ساتھ [illegible] کیا اور سلطان ابو سالم کے [illegible] تو وہ اس کے حملے سے خوفزدہ ہو گیا کیونکہ اس نے دیکھ کر اپنے بھائی ابو الفضل کی وجہ سے [illegible] کیونکہ ان دونوں کے درمیان حقیقی قرابت پائی جاتی تھی [illegible] اس نے بنی مرین کے ساتھ [illegible] ابو تاشفین [illegible] اور اپنے [illegible] تلمسان [illegible] ہو گئے کہ تلمسان پہنچ گیا اور [illegible] ۷۶۰ھ میں سلطان ابو حمو سے پہلے چلا گیا اور اس نے [illegible] اور اس کے [illegible] کیا اسے اپنا وزیر بنا لیا اور [illegible] کے مقام [illegible] اور [illegible] کے تمام [illegible] اس نے خوب [illegible] سے خدمت کی [illegible] اس کی حکومت کی [illegible] اور حکومت میں اس کے مقام کی [illegible] سلطان مغرب کے [illegible] بلا لیا [illegible] کے ساتھ اتفاق کرتے [illegible] تلمسان میں ٹھہرے اور سب کے سب بنی عبد الواد کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

سلطان ابو سالم کا عبد اللہ بن مسلم کے بارے میں پیغام بھیجنا اور سلطان ابو سالم نے ابو حمو کی جانب [illegible] کے پاس عبد اللہ بن مسلم کے بارے میں پیغام بھیجا تو اسے اس کی طرف سے [illegible] اس کے اہل وطن اس کے [illegible]

معقل کی دوستی کا وثیقہ کیا تو وہ ان کے کام میں لگ گیا تو سلطان نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا اور اس نے شہر کے میدان میں پڑاؤ ڈال لیا اور عطیات کا رجسٹر کھول دیا اور لوگوں میں تلمسان کی طرف جنگ کے لئے جانے کا اعلان کر دیا اور کمزوریاں دور کر دیں اور اپنے وزراء کو فوج اکٹھی کرنے کے لئے مراکش کی طرف بھیجا تو سب جہات کی فوجیں آ گئیں اور وہ جمادی الاولیٰ ۷۸۴ھ میں فاس سے روانہ ہوا اور ابوحمو نے اپنی حکومت کے لوگوں اور اپنی حکومت کے مددگاروں اور بنی عامر اور معقل کے قوم عربوں وغیرہ سے تلاوت کے لئے جمع کیا ان کا امیر زیر بن جو سلطان کی طرف مائل تھا اور وہ تلمسان سے بھاگ گئے اور صحرا کی طرف چلے گئے اور سلطان ۳ رجب کو تلمسان گیا اور ابوحمو اس کے مددگار مغرب کی طرف چلے گئے اور ونزمار بن عریف کے شہر کرسیف میں اترے اور اسے جلد ہی برباد کر دیا اور ونزمار اور اس کی قوم کے بنی مرین کے مرتد و حتی رکھے ہوئے ذخائر کی وجہ سے جو وہاں موجود تھا اسے لوٹ کر لے گئے اور بطحا کی طرف بھی بڑھے اور اس کے نواح میں فساد برپا کیا اور اپنا کاروں کی طرف واپس لوٹ آئے اور سلطان کو ان کی اطلاع ملی تو اس نے مغرب کے حملے کا تدارک کیا اور تلمسان پر ابوتاشفین کے اس بیٹے کو والی مقرر کیا جس نے ابن کی گود میں ان کی قوم کے تخت پر پرورش پائی تھی اور وہ ابو زیان محمد بن عثمان تھا اور جوانی میں وہ مشہور ہو چکا تھا اور اس نے اسے تلمسان کے مشرقی علاقے کا اور مشرق کے تمام قبائل اس کے پاس بھیج دیے اور وہ اس کے گھر اور محمد بن محمد بن ابو عمرو کو اس کا وزیر بنایا اور ابوہ کے وزراء کے بیٹوں میں سے سعید بن موسیٰ بن علی بھی تھا اور اس نے اسے تدبیر دار الامر کے لئے پیچھے چھوڑا اور اسے آگے بڑھایا اس وقت مولانا سلطان ابو العباس کے سامنے اس کی ماتحتی اور سخت تعلقات سے اس کی محبت کو بیان کیا گیا تھی وہ اس کی خاطر اپنی قسنطینہ کی امارت سے دستبردار ہو گیا اور اس طرح اس نے حاکم بجایہ مولیٰ ابو عبداللہ کو بچے قلب بجایہ کو دوبارہ لینے کے لئے بھجوایا تو اس نے ان دونوں کو امیر مقرر کیا اور خلعت دیے اور انہیں فوجوں کو ساتھ بھیجا اور اس نے قسنطینہ سے مولیٰ منصور بن ابی علی کی طرف لکھا کہ وہ مولانا سلطان ابو العباس کے شہر سے دستبردار نہ ہو جائے وہ اس پر قابض رہا اور اس نے ان امراء کو روانہ کیا اور وہ مغرب کی سرحدوں کو بند کرے اور دشمن کی تیاری کے کام کے لئے اپنے ... تھا فاس کی طرف واپس آ گیا اور اسی سال کے شعبان میں فاس آ گیا اور ابھی اس نے قدم جمائے بھی نہ تھے کہ ابو زیان تلمسان سے بھاگنے کے بعد اس کے پیچھے پیچھے واپس آ گیا اور ... چلا گیا اور ابوحمو اس پر غضب ناک ہو گیا اور اس کی فوج منتشر ہو گئی تھی وہ سلطان کے پاس چلا گیا اور ابوحمو تلمسان کا خود مختار بادشاہ بن گیا اور اس نے مصالحت کے بارے میں سلطان کو پیغام بھیجا تو اس نے اس کی مرضی کے مطابق مصالحت کر لی۔

فصل

سلطان ابو سالم کے وفات پانے اور مغرب کی حکومت پر عمر بن عبد اللہ کے قابض ہونے اور اس کے یکے بعد دیگرے ملوک کو مقرر کرنے اور وفات پانے کے حالات

سلطان پر خطیب ابو عبد اللہ بن مرزوق کو غلبہ حاصل تھا اور ہم اس کے حالات میں سے یہ بات بھی بیان کر چکے ہیں کہ اس کے اسلاف شیخ ابی مدین کے زمانے سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے تھے اور اس کا دادا وہیں کی قبر کی خدمت کا نگران تھا۔ اس نے [illegible] اور اس کی ولادت بھی اسی جگہ ہوئی [illegible] مستقل نگران رہا اور [illegible] حکومت میں مشہور و معروف تھا اور جب وہ فوت ہوا تو [illegible] اس نے اسے قصر قدیم میں دفن کیا تاکہ اس کی قبر سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کے پڑوس میں رہے اور اس کا بیٹا احمد ابو محمد مشرق کی طرف چلا گیا اور وفات تک حرمین کے پڑوس میں رہا اور اس کے بیٹے محمد نے مشرق میں [illegible] اور مصر کے درمیان پرورش پائی [illegible] کر وہ مغرب کی طرف واپس آیا اور اس نے لوگوں سے [illegible] لیا اور جب سلطان ابو الحسن نے [illegible] کی تو اسے اپنی خدمت میں [illegible] اور اس نے اسے منبر پر [illegible] نہایت [illegible] اس کے لیے [illegible] معلوم ہوا [illegible] اس نے اسے اپنے لیے منتخب کیا اور اسے اپنا مقرب بنا لیا [illegible] اسے خطیب بنایا جہاں وہ مغرب کی مساجد میں نماز پڑھاتا اور [illegible] بادشاہوں کے پاس چلا گیا اور جب [illegible] ان کی مصیبت کا وقت ہوا تو وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور اپنے اسلاف کے [illegible] احوال نے [illegible] کے [illegible] پہلو تہی کی [illegible] اور جب سلطان الجزائر کی طرف [illegible] تلمسان [illegible] نے اس سے [illegible] سلطان ابو الحسن کے [illegible] خدمت [illegible] اس کام کے لیے گیا اور [illegible] عبد اللہ نے اسے ملازمت دی [illegible] انہوں نے اسے اپنے [illegible] سے [illegible] کر دیا اور [illegible] کے پیچھے بھیجا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور [illegible] نے اسے [illegible] قید خانے میں ڈال دیا پھر انہوں نے [illegible] سے [illegible] اندلس کی طرف [illegible] بھیج دیا تو اس نے [illegible] سے رابطہ کیا [illegible] اسے اپنی خطابت [illegible] کیونکہ اس کے متعلق مشہور ہو چکا

تھا کہ وہ بادشاہوں کے لئے ان کے خیال کے مطابق بہا خطیب تھا اور [illegible] کے ساتھ ان دونوں کے قربت کے تعلق میں باتوں [illegible] اور ابوالحسن کے ہاں اس کا حصہ دار بن گیا۔ جب سلطان نے ان کے مقام [illegible] تعلقات اور [illegible] کا تھا جو ان کے باپ کے ہاں حاصل تھے [illegible] جب مغرب کی حکومت ان کے [illegible] ہو گئی تو ان نے اپنی دوستی کے لئے چن لیا اور اسے اپنی محبت و [illegible] عطا کی اور وہ ان کا [illegible] اور ان کی خلوت کا راز دار اور ان کی نوازش پر غالب تھا جس چہرے ان کی طرف [illegible] اور بہت سے اشراف اور وزراء اس کے [illegible] میں سے تھے اور ان کے دروازے پر [illegible] آتے تھے اور [illegible] کی باگ [illegible] کے ہاتھ میں آ گئی اور [illegible] سے انجام کے خوف سے اکثر اوقات [illegible] رہتا تھا اور [illegible] تکلیف میں [illegible] تھا [illegible] سلطان نے [illegible] بات کی تہمت لگاتا تھا اور وہ [illegible] تھے کہ وہ [illegible] انہوں نے [illegible] کی وجہ سے حکومت سے ناراض ہو گئے اور [illegible] سلطان کے پاس [illegible] حکومت کی ناک میں [illegible] نے اپنا لپیٹ میں لے لیا۔

وزیر عبداللہ بن علی کی ولایت: [illegible] سلطان کے [illegible] کرنے کے وقت [illegible] اور ان کی حکومت کے [illegible] ان میں سے ابن مرزوق [illegible] اور اس نے [illegible] سلطان کو اسے [illegible] اور ان کی [illegible] سلطان [illegible] حکومت نے [illegible] کے ساتھ [illegible] ۷۶۲ھ میں سلطان [illegible] نے ہاں [illegible] ان کی [illegible] ان سے [illegible] حکومت کی ناک [illegible] سلطان [illegible] ابن مرزوق [illegible] کے حق میں [illegible] حکومت کے متعلق [illegible] کر دی۔

عمر اور غرسیہ کی سازش: [illegible] ۲۲ ذوالقعدہ ۷۶۲ھ کی رات [illegible] البیضاء [illegible] سلطان [illegible] انہوں نے اسے [illegible] اور [illegible] کے قریب [illegible]

کی طرف سے گئے اور اسے اس پر مجبور کیا اور بنا کنون اور تیز تراتد لوں کے شیخ محمد بن تدرتہ کو اس کی بیعت پر مجبور کیا اور انہوں نے اطاعت عظیمہ کی اختیار کر لی اور زعول بجائے اور مال کے خزانے میں گئے اور کی تدند سے اور اصحاب کے بعض عصیات مقرر کئے اور جدید شہر کے باشندوں نے خروج پر حملہ کر دیا اور جو عطیات ان کے پاس پہنچے تھے انہوں نے لوٹ لئے اور حمار کی خزانوں میں جو سامان وسامان تھا اسے لوٹ لیا اور جو کچھ ان خزانوں سے [illegible] تھا اس پر دوڑنے کے لئے خزانوں کو آگ لگا دی اور سلطان نے قصبہ میں اپنی جگہ پر [illegible] کی تھی وہ سوار ہوا اور اس [illegible] اور قبائل [illegible] تھے وہ اس کے پاس آ گئے اور وہ جدید شہر کو لیا اور اس کے [illegible] تلاش میں چکر لگایا اور اس کے محاصرہ کے لئے لوہے اور اس میں [illegible] لگایا اور لوگوں میں اعلان کروا دیا کہ وہ اس کے پاس آ جائیں اور وہ [illegible] کے قبول کے وقت اپنے خیمے سے آیا اور لوگ اس کے دیکھتے دیکھتے اس سے الگ ہو کر [illegible] فوج جدید شہر کی طرف جانے لگے یہاں تک کہ وہ خود بھی اپنے مخصوص [illegible] اور خواص کے ساتھ اس کی طرف گیا اور خود بھی [illegible] اور سواروں کی جماعت میں اپنے وزراء مسعود بن [illegible] اور سلیمان بن داؤد [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے افسر [illegible] بن [illegible] کے ساتھ سوار ہو کر گیا اور اس نے اپنی مرزوق [illegible] کی اجازت دی اور [illegible] چلا گیا [illegible] اس نے [illegible] تو وہ اس سے الگ ہو گئے اور وزراء [illegible] نے [illegible] کی طرف واپس [illegible] گیا [illegible] عمر بن عبداللہ اور اس کے [illegible] اور عمر [illegible] کو گرفتار کر لیا اور دونوں کو الگ الگ قید کر دیا اور اس نے علی بن مہدی [illegible] کو سلطان کی تلاش میں بھجوایا تو اسے پتہ چلا کہ وہ وادی [illegible] میں لوگوں کے [illegible] ایک جگہ پر [illegible] ہوا ہے اور اس نے اپنے وجود کو چھپانے کے لئے [illegible] لباس [illegible] اور [illegible] جاسوسوں سے چھپا ہوا ہے تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے ایک خچر پر سوار کرایا اور عمر بن عبداللہ کو اس کی خبر [illegible] نے شعیب بن میمون [illegible] اور [illegible] اللہ بن عامر [illegible] اللہ سے ملنے سے گھبرا گیا اور اس نے دونوں کو اس کے قتل کرنے کا اور اس کے سر کے بھیجنے کا حکم دیا تو انہوں نے [illegible] کے سامنے [illegible] خندق [illegible] میں [illegible] اور ایک عیسائی [illegible] کو حکم دیا کہ وہ اس کو ذبح کرے [illegible] اور وہ اس کے [illegible] تو [illegible] نے [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] مشائخ کے سامنے رکھ دیا اور [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کے خلاف [illegible] پر مقرر کیا۔

فصل

ابن انطول کے نصاریٰ کی فوج کے سالار پر حملہ کرنے پھر یحییٰ بن رحو اور بنی مرین کے اطاعت سے خروج کرنے کے حالات

جب عمر بن عبداللہ نے وزیر کو گرفتار کر لیا تو سلیمان بن داؤد کو قیادت نصاریٰ کے سالار غرسیہ کے گھر بھیجا تھا اور ابن ماسی کا قید خانہ اس کے گھر میں تھا اس نے اس کی منت داری کی وجہ سے اس کی اہانت کرنا چھوڑ دی تھی اس لئے کہ اس میں وہ اپنے بیٹوں بھائیوں اور قریب رشتہ داروں سے مدد کے ساتھ تھا اور غرسیہ بن انطول سلیمان بن داؤد کا دوست تھا جب اس نے ابن ماسی کی گرفتاری کی اطلاع کو سنا تو اس کو چھوڑا اور اپنے پاس آیا اور وہ اسے ہمیشہ شراب پلایا کرتا تھا اور وہ شہر کے وقت اس کے پاس آیا اور ان دونوں نے عمر کی قید کے بارے میں اسے قید کرنے والے سلیمان بن داؤد کے وزارت میں قائم رہ جانے کے متعلق گفتگو کی کیونکہ وہ عمر اور امارت میں راسخ القدم ہونے میں اس سے بڑھ کر تھا اور عمر کو اس بات کی اطلاع ملی تو اسے شک ہو گیا اور وہ پارٹی سے الگ تھا جس نے اندلس جانے کے قریب سلطان کے آقا ابراہیم [illegible] کی امارت پر اس کی بیعت کی پھر [illegible] بالاختیار ہو گئی تو اس نے بنی مرین کے شیخ اور ان کے شیخ یحییٰ بن رحو کی پناہ لے لی جس نے اس کے پاس شکایت کی تو اس نے اس کی شکایت کا ازالہ کر دیا اور اس سے وعدہ لیا کہ وہ ابن انطول اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ دے یا قتل کر دے گا اور ابن انطول اور سلیمان بن داؤد نصاریٰ نے بھی ان کے بارے میں [illegible] معاہدہ کر لیا اور وہ قتل کی طرف گئے۔

ابن انطول کی سازش:۔ ابن انطول نے نصاریٰ کی ایک پارٹی سے مدد مانگنے کے لئے سازش کی اور جب بنو مرین جب دستور سلطان کی مجلس میں آئے تو عمر بن عبداللہ تھا اور ابن انطول بھی ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور عمر نے قید خانے کی طرف منتقل کرنے کے بارے میں پوچھا تو اس نے انکار کیا اور اس نے اس کی اہانت کرنے سے گریز کیا اور اسی طرح اس نے اس سے ابن ماسی کے متعلق پوچھا پھر [illegible] گرفتار کرنے کا حکم دیا تو وہ لوگوں کے ہمراہ قوم کے ساتھ چلا گیا اور اس نے مدافعت کے لئے اپنی چھری [illegible] اور بنو مرین نے حملہ کر کے اسی وقت اسے قتل کر دیا اور ان کے داخل ہونے کے وقت جو نصاریٰ کے سپاہی گھر میں موجود تھے انہیں قتل کر دیا اور وہ اپنے پڑاؤ کی طرف بھاگ گئے اور جو [illegible] پڑاؤ میں [illegible] سے مشہور تھا اور عوام نے شہر میں یہ جھوٹی خبر مشہور کر دی کہ ابن انطول نے وزیر سے خیانت کی ہے [illegible] شہر کے کوچوں میں جہاں بھی کوئی عیسائی سپاہی ملے لوگوں نے انہیں قتل کر دیا اور وہ [illegible] کی طرف بڑھے تا کہ وہاں جو سپاہی موجود ہیں انہیں قتل

کریں اور بنی مرین عوام کی تکلیف سے اپنی فوج کو بچانے کے لئے سوار ہوئے اور اس دوران ان کے بہت سے اموال، برتن اور سامان لوٹ لئے گئے اور نصاریٰ نے بہت سے لوگوں کو مجروح کرتے ہوئے قتل کر دیا جو ملاح میں شراب نوشی کر رہے تھے اور عمر نے گھر کو اپنے لئے مختص کر لیا اور سلیمان بن ونصار کو رات تک قید کر دیا اور قید خانے میں ایک آدمی کو اسے قتل کرنے کے لئے بھیجا اور سلیمان بن داؤد کو ایک گھر سے دار الامارۃ میں منتقل کر دیا اور وہاں اسے قید کر دیا اور اس کے امر پر مستولی ہو گیا اور مشورہ کے لئے یحییٰ بن رحو کی طرف رجوع کیا اور بنو مرین اس کے پاس جمع ہو گئے اور وہ امراء اور حکومت پر غالب آ گیا اور وہ سلطان ابو سالم کے خواص کا دشمن اور ان کے قتل کرنے کا حریص تھا اور عمر ان کی زندگی کا خواہاں تھا کیونکہ وہ ان کے بارے میں پُر امید تھا پس وہ اس پر غضبناک ہو گئے اور اس کے متعلق سازش کی اور اس نے عامر بن محمد سے جوڑی کرنے اور مغرب کی حکومت کو تقسیم کرنے کے بارے میں گفتگو کی اور اسے ابو الفضل بن سلطان ابو سالم کو اس کے پاس بھجوایا جسے اس نے اس محاصرہ کے بند جس سے رہائی کے لئے دوست بنایا تھا جس کا ارادہ بنی مرین کے مشائخ نے کیا تھا اور یہ ابو الفضل قصبہ میں زیر نگرانی تھا پس اس نے اس کے مکان کو تلاش کیا اور مشائخ نے اس بارے میں عمر پر سخت عتاب کیا مگر وہ نہ مانا اور ان سے عہد شکنی کر دی اور جدید شہر میں قلعہ بند ہو گیا اور انہیں اس میں آنے سے روک دیا تو وہ باب الفتوح میں اپنے سردار یحییٰ بن رحو کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے عبد الحلیم بن سلطان ابی علی کو بلایا اور ہم ان کے ساتھ اس کے حالات کو بیان کریں گے اور اس نے عمر بن عبد اللہ بن ماسای کو اس کے قید خانے سے رہا کر کے مراکش کی طرف بھیج دیا اور اس نے اس سے معاہدہ کیا مگر انہوں نے اس کا محاصرہ کیا تو وہاں پر چڑھائی کرنے لگا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

تلمسان سے عبد الحلیم بن سلطان کے پہنچنے اور جدید شہر کے محاصرہ کرنے کے حالات

جب سلطان ابو الحسن نے اپنے بھائی سلطان ابو علی کو قتل کر دیا اور اس کے ذمہ جو حق تھا اس نے ادا کر دیا تو اس نے اس حق پر عمل کیا جو اس کے بیٹوں اور بیویوں کے بارے میں اس پر واجب تھا پس اس نے ان کی کفالت کی اور انہیں اپنی کفالت سے شاد کام کیا اور انہیں اپنے تمام کاموں میں اپنے بیٹوں کے برابر ٹھہرایا اور اپنی بھتیجی تاعزیت کو ان میں سے علی کے ساتھ بیاہ دیا جس کی کنیت ابو سلوی تھی اور قیروان کی مصیبت کے زمانے میں اس سے الگ ہو کر عربوں کے پاس چلا گیا اور ان کے ساتھ قیروان اور تونس میں سلطان کے پاس آیا پھر افریقہ سے واپس پلٹا اور تلمسان چلا گیا اور اس کے سلطان ابو سعید عثمان بن عبد الرحمٰن کے پاس اترا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی پھر وہ اندلس جانے کے لئے مصروف ہو گیا اور اس کے جانے سے پہلے سلطان ابو عنان نے اس کے متعلق حکم بھیجا تو انہوں نے اسے واپس اس کے پاس بھیج دیا تو اس نے اسے قید کر

دیکھا اس نے سلطان ابوالحسن کے ساتھ جو [illegible] کیا تھا اور اس کے قتل کے [illegible] تھی [illegible] قتل کر دیا اور جب سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا اور اس سے [illegible] بیٹے سلطان ابوعنان کے پاس چلے گئے اور اس نے ان کے بھائی [illegible] قید کروا دیا اور ان کے [illegible] امیر ابوعلی کے بیٹوں عبدالحکیم عبدالمؤمن منصور ناصر اور ان کے بھتیجے [illegible] پھر ابوعنان نے اپنے بھائی کی طرح ان کے بھتیجوں کا مطالبہ کیا [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اسی وجہ سے ان دونوں میں ناراضگی پائی جاتی تھی۔

ابوسالم کا عثمان کے بیٹوں کو قید کرنا: اور جب ابوسالم نے [illegible] قید کر دیا تو جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] سلطان ابوسالم [illegible] محمد بن ابی الفضل [illegible] مغرب کی طرف [illegible] عبدالحکیم [illegible]

کی ایک جماعت اسے ملی اور وہ ماہ محرم ۷۶۲ھ کے پہلے ہفتے کے روز جدید شہر میں اترے اور کدیۃ العرائس میں ان کا پڑاؤ تھا اور انہوں نے سات روز تک صبح و شام ان سے جنگ کی اور ان کے وفود اور لشکر پے در پے ان کے پاس آنے لگے پھر آ گئے عمر بن عبداللہ سلطان ابو عمر کے ساتھ اول شب مسلمانوں اور نصاریٰ کی تیر اندازوں اور غازیوں کی فوج کے ساتھ نکلا اور بڑی تیاری کے ساتھ اس کے پاس آئے اس نے انہیں ساقہ میں سلطان کے سپرد کر دیا اور ان سے جنگ کی جب وہ اس کے قریب ہوئے تو بھی اس نے حملہ کیا تو ان کے تیر اندازوں اور خیلوں میں مضبوطی سے ٹھہرا رہے یہاں تک کہ انہیں زخم لگے پھر اس نے ان کی جانب جانے کا ارادہ کیا اور رقاب میں گیا اور فوج منتشر ہو گئی اور سلطان ساقہ کے ساتھ بڑھا تو وہ جہات میں فرار ہو گئے اور بنو مرین اپنے مواطن میں منتشر ہو گئے اور یحییٰ بن رحو تخت الخلافہ مبارک بن ابراہیم کے ساتھ مراکش چلا گیا اور عبدالحلیم اور اس کے بھائی سجلماسہ اور ہرواتی چلے گئے۔ کے بعد تازی آ گئے اور عمر بن عبداللہ نے محمد بن ابی عبدالرحمٰن کی آمد کا بڑے صبر سے انتظار کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

فصل

امیر محمد بن امیر عبدالرحمٰن کے آنے اور عمر بن عبداللہ کی کفالت میں جدید شہر میں اس کی بیعت ہونے کے حالات

جب بنو مرین نے عبدالحلیم کی امداد کی اور اس کے پاس جمع ہو گئے تو عمر نے ابو عمر کی جو بیعت کی تھی اس پر انہوں نے برا منایا کیونکہ اس میں عقل و تمیز نہ تھی جو شرعاً اور عادۃً شرط خلافت ہے اور انہوں نے اس پر عیب لگایا اور اس نے اپنی نگاہ میں اپنے قرب کو ہم کیا اور تمام خاندان کی عزت کا قصد کیا تو سلطان ابو الحسن کے پوتے محمد بن امیر ابی عبدالرحمٰن پر اس کی نظر پڑی جو سلطان ابو سالم کی حکومت کے آغاز میں رندہ سے طاغیہ کے پاس چلا گیا تھا اور وہ اسے اس کے پاس بہترین ٹھکانہ ملا تھا پس اس نے اپنے غلام شعیب الخصی کو اس کے پاس بھیجا پھر اس کے پیچھے عثمان بن بادگان پھر ان دونوں کے پیچھے [illegible] اس کے [illegible] بھیجا ان میں سے ہر ایک نے اسے آنے پر اکسایا اور اس نے عثمان بن ادریس کے [illegible] کی جو طاغیہ کی پناہ میں تھا جیسا کہ ہم پہلے ذکر بیان کر چکے ہیں کر دیا اس نے تھوڑی مدت [illegible] اس کی پناہ میں تھی [illegible] اس نے [illegible] ادریس طاغیہ کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے [illegible] اور [illegible] مسلمانوں کی سرحدوں میں اپنے لئے ٹھکانہ تلاش کر رہا تھا کیونکہ اس کے اور [illegible] کے تعلقات خراب ہو چکے تھے اور اس نے اس کی حکومت کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیا تھا پس اس نے بنو عمر پر شرط عائد کی کہ وہ اس کی قلمرو [illegible] سے دست بردار ہو جائے تو اس نے اس کی شرط کو قبول کیا اور اسے بنی مرین کے سرداروں [illegible] تو انہوں نے [illegible]

قتیبا کی محاصرہ کے ختم کرنے کے بعد [illegible] سے دست برداری کا فیصلہ کیا تو ابن الاحمر طاغیہ کے پاس گیا اور اس سے اس محمد کو اس کے ملک کی طرف بھیجنے کا مطالبہ کیا اور یہ کہ اس کے قبیلے [illegible] نے اس کام کے لئے بلایا ہے تو اس نے اس پر شرط عائد کرنے کے بعد اسے بھیج دیا اور اس کی آمد کے متعلق [illegible] ۲۲ ربیع [illegible] میں اشبیلیہ سے روانہ ہوا اور سبتہ میں اترا جہاں عمر بن عبداللہ کے قرابت داروں میں سے سعید بن عثمان اس کی آمد کا منتظر تھا پس جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے محمد کو اس کی بیعت کے بارے میں [illegible] کر دیا اور اسے اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حرم میں [illegible] اور سلطان ابو زیان محمد کو بیعت [illegible] اس کی ملاقات [illegible] نے لوٹ جانے کی تیاری کی تو وہ اپنے خیمہ میں [illegible] اور [illegible] سے المنصورہ کی طرف گیا اور ۱۵ صفر [illegible] اترا اور وہاں اس کو [illegible] حرکت کرنے لگا اور [illegible] وزیر [illegible] سے ملا اور اس کی بیعت کی اور اس نے اپنا خیمہ [illegible] اپنے [illegible] میں [illegible] اور سلطان [illegible] اور پھر چوتھے بیٹے [illegible] محل میں داخل ہوا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنے ملک میں مشغول ہو گیا اور عمر اس [illegible] تھا وہ امور ملکی کو اس کے [illegible] کرتا اور اس [illegible] مجرم [illegible] کرنے والوں نے ابن علی کے لڑکوں پر زیادتی کی جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

سلطان عبدالحلیم اور اس کے بھائیوں کے مکناسہ کی جنگ کے بعد سجلماسہ کی طرف جانے کے حالات

جب عبدالحلیم نے سنا کہ محمد بن ابی عبدالرحمن [illegible] سے [illegible] آ رہا ہے تو اس وقت وہ تازی میں [illegible] پر تھا اس نے اپنے بھائی عبدالمومن اور اپنے بھتیجے عبدالرحمن کو اسے روکنے کے لئے بھیجا تو وہ مکناسہ پہنچے اور اس کے مقابلے [illegible] لڑائی اور جب وہ [illegible] میں داخل ہوا تو انہوں نے [illegible] شکست [illegible] کی اور [illegible] وزیر عمر نے فوجوں کے ساتھ ان کی طرف بڑھنے [illegible] اور وہ [illegible] منصور [illegible] کے ساتھ نکلا اور [illegible] شب [illegible] نے کئی کام کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے ساتھ مکناسہ کی طرف گیا تو عبدالمومن اور اس کا بھتیجا عبدالرحمن دونوں اپنی فوجوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو اس نے [illegible] دونوں سے دفاعی جنگ کی پھر [illegible] ان کی طرف [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] منتشر ہو کر اپنے بھائی سلطان عبدالحلیم کے پاس تازی آ گئے اور [illegible] کے میدان میں اترا اور سلطان کے پاس [illegible] فتح [illegible] اور [illegible] کے پاس [illegible] خوشخبری کی اطلاع بھیجی [illegible] سلطان کو اپنی حکومت کے متعلق [illegible] اور [illegible] سے وہ اپنی حکومت میں مشغول ہو گیا اور جب عبدالمومن [illegible] تھا

کر اپنے بھائی عبدالحلیم کے پاس تازی پہنچ تو اس کے پڑاؤ نے بغاوت کر دی اور اس سے الگ ہو کر تازی آ گئے اور وہ اس کے بھائی اور ان کے ساتھ جو منتخل عرب تھے اپنے وزیر اسمٰعیل بن محمد کے ساتھ سیدھے چلے گئے اور سجلماسہ پہنچ گئے اور وہاں کے باشندے ان کی بیعت میں داخل ہو چکے تھے اور ان کی اطاعت کر چکے تھے پس یہ وہاں غالب آ گئے اور انہوں نے ملک و سلطنت کی علامت کو دوبارہ اختیار کیا یہاں تک کہ ان کا خروج ہوا جسے ہم بیان کریں گے۔

فصل

عامر بن محمد اور مسعود بن ماسی کے مراکش سے آنے اور ابن ماسی کی وزارت کے واقعات اور عامر کے مراکش میں خود مختار بن جانے کے حالات

جب سلطان ابو سالم مغرب کا خود مختار بادشاہ بن گیا تو اس نے قبائل کے بیٹوں میں سے مصامدہ کے علاقوں اور مراکش کی حکومت پر محمد بن ابی العلاء بن ابی طلحہ کو مقرر کیا اور وہ وہاں کا واقف تھا اور ذوی عامر میں سے کسی نے مخالفت کی تو اس بات نے اسے بہت برافروختہ کر دیا اور بعض اوقات اس نے سلطان کے پاس بار بار عامر کی چغلی کی مگر اس نے اس کی بات نہ مانی اور جب عامر کو سلطان ابو سالم کی وفات اور عمر کی امارت کے قیام کی خبر ملی اور ان دونوں کے درمیان دوستانہ تعلقات پائے جاتے تھے تو محمد بن ابی العلاء نے شب خون مار کر اسے پکڑ لیا اور اسے آزمائش میں ڈالا اور اسے قتل کر دیا اور مراکش کی امارت کو اپنے لئے مختص کر لیا اور وزیر عمر نے ابو الفضل بن سلطان ابی سالم کو اس کے پاس بھیجا کہ اس نے بنی مرین کا جو محاصرہ کیا ہے اس کا خیال رکھے اور عامر ان پر حملہ کرے اور انہیں ختم کر دے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ پھر اس نے مسعود بن ماسی کو بھیجا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور جب بنو مرین نے جدید شہر کا گھیراؤ کر لیا تو عامر کے پاس جو فوج تھی اس نے اس کی اور ابو الفضل بن سلطان ابو سالم کو مراکش کی طرف بھیجا اور وہ دونوں ام ربیع میں اترے اور جب جدید شہر سے ان کی فوج منتشر ہو گئی تو وہ بھی منصور کے پاس چلا گیا جو اس کا مہربان دوست تھا تو عمر بن عبداللہ کے عہد کی پاسداری کی وجہ سے اس کے لئے اجنبی بن گیا اور مسعود نے اس کی مصاحبت کی اور اس نے اسے جبل کی طرف بھیجا اور اس نے فوج کو دیکھا تو وہ واپس ہو کر چلا گیا اور جبل ہی میں سلطان عبدالحلیم سے جا ملا اور بنی مرین کے ساتھ ایک جنگ میں ہلاک ہو گیا۔

عبدالحلیم کا تازی سے بھی گیا اور جب عبدالمومن الگ ہو گیا اور عبدالحلیم تازی سے بھاگ گیا اور وہ سجلماسہ چلے گئے اور عمر بن عبداللہ کی حکومت منظم ہو گئی اور وہ جھگڑا کرنے والوں کے کام اور ان کے تنگ کرنے سے فارغ ہو گیا تو اس نے مسعود بن ماسای اور اس کے بھائیوں اور اقارب سے اپنے معاملے میں مدد مانگنے کی طرف رجوع کیا کیونکہ ان دونوں کے درمیان رشتہ داری تھی پس اس نے بنی مرین کی رضامندی کے لئے اسے وزارت کے لئے طلب کیا کیونکہ انہوں نے اس سے بدانتظامی کی تکلیف پائی تھی اور ان سب امور سے چشم پوشی کرتے ہوئے وہ اس کی طرف مائل تھے اور وہ عامر بن محمد کی سلطان کے پاس جانے کا ارادہ لئے ہوئے تھا پس وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا اور حکومت کی طرف سے اس کی خوب پذیرائی ہوئی اور سلطان نے وزیر عمر کے مشورہ سے مسعود بن رحو کو اپنی وزارت پر مقرر کیا پس وہ اس سے ملاقات کرتا رہا اور عمر نے اس کی طرف میلان رکھتے ہوئے اور اس کے مقام پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس کی پارٹی سے مدد طلب کرتے ہوئے اسے وزارت دی تھی اور اس نے عامر بن محمد سے مغرب کی ہر چیز کی تقسیم کا حلفیہ معاہدہ کیا اور عامر بن محمد کی خواہش تھی کہ اس کے لئے مراکش کی امارت ہو اور الفضل بن سلطان ابو سالم کی اور عامر نے سلطان ابو علی کی دختر سے رشتہ داری کی جس کا خاوند سلطان ابو عثمان فوت ہو چکا تھا اور انہوں نے اس کے اولیاء کو اس کے نکاح پر آمادہ کیا اور وہ دونوں کی عادت و تربیت کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ۷۶۳ھ میں اپنی مراکش کی عملداری کی طرف واپس آ گیا اور عمر نے عبدالحلیم اور اس کے بھائیوں کو سجلماسہ سے ہٹانے کی طرف توجہ کی اور پھر ایسا ہی کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

وزیر عمر بن عبداللہ کے سجلماسہ پر حملہ کرنے کے حالات

جب عبدالحلیم اور اس کے بھائی سجلماسہ میں اترے تو تمام معقل عرب اپنے خیموں سمیت ان کے پاس آ گئے اور انہوں نے شہر کا محاصرہ طلب کیا اور انہوں نے اسے آپس میں تقسیم کر لیا اور انہوں نے اطاعت پر اپنی ضمانت کو پختہ کیا اور اس نے ان کو تمام حصوں پر سے جاگیر میں دے دیے اور وہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور یحییٰ بن رحو اور وہاں جو بنی مرین کے مستحق تھے انہوں نے اسے مغرب کی طرف جانے پر آمادہ کیا تو اس نے اس کی بیعت کر لی اور وزیر عمر نے بھی اپنے معاملے میں سوچا اور وہ ڈر گیا کہ کہیں وہ اسے مجبور کر دیں گے پس اس نے اس کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا اور لوگوں میں عطیے اور سفر کا اعلان کر دیا اور وہ اس کے پاس آ گئے اور اس نے ان میں عطیات تقسیم کئے اور فوجوں کا معائنہ کیا اور کمزوریاں دور کیں اور وہ فاس کے میدان سے شعبان ۷۶۳ھ میں کوچ کر گیا اور اس کے ساتھ اس کے مددگار مسعود بن ماسای نے بھی کوچ کیا اور سلطان عبدالحلیم ان کے مقابلہ میں نکلا اور جب تامزدوت میں اس کے ورے کے قریب دونوں فوجیں آمنے سامنے

ہو گئیں جو مغرب کے قبیلوں سے صحرا تک پہنچا ہے تو انہوں نے جنگ کا ارادہ کیا پھر کچھ دن تک ٹھہرے رہے پھر عرب کے بڑے ان کے درمیان صلح کرانے اور عبدالحلیم کو اپنے باپ کی وراثت سجلماسہ سے الگ کرنے کے لئے دوڑنے لگے پس ان دونوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا اور دونوں الگ الگ ہو گئے اور ہر کوئی اپنی علمداری میں واپس آ گیا اور عمر اور وزیر مسعود اسی سال کے رمضان میں جدید شہر میں داخل ہوئے اور ان دونوں کے بادشاہوں نے ان کا بہت اکرام و عزت کیا اور وزیر محمد بن مسیح سلطان عبدالحلیم سے الگ ہو کر وزیر عمر اور ان کے بادشاہ کے پاس آ گیا تو انہوں نے اسے قبول کیا اور اسے نائب وزیر بنا کر اس کی عزت افزائی کی اور ہر کوئی اپنی جگہ پر ٹھہر گیا اور ان کے درمیان مصالحت رہی یہاں تک کہ عبدالمومن نے اپنے بھائی عبدالحلیم کو معزول کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

عربوں کے عبدالمومن کی بیعت کرنے اور عبدالحلیم کے مشرق کی طرف جانے کے حالات

جب عبدالحلیم وزیر عمر کے ساتھ مصالحت کرنے کے بعد سجلماسہ کی طرف واپس آیا اور وہاں ٹھہرا تو ذوی منصور کے معقل عرب دو فریق تھے احلاف اور اولاد حسین اور سجلماسہ احلاف کا وطن تھا اور ان کے آغاز امر

اور دولت مرین کے وقت سے وہ ان کی جماعتوں میں شامل تھا جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں اولاد حسین وزیر عمر کی مدد کر رہے تھے اور جب سے سلطان عبدالحلیم کا زیادہ میلان احلاف کی جانب تھا اس بات نے اولاد حسین کو احلاف پر حسد دلایا اور اس وجہ سے ان میں بغض پیدا ہو گیا اور دونوں ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور سلطان عبدالحلیم نے اپنے بھائی عبدالمومن کو اس اختلاف کے ختم کرنے کے لئے بھیجا جو دونوں کے درمیان پایا جاتا تھا پس جب وہ اولاد حسین کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بیعت کے لئے اور اپنی امارت قائم کرنے کی دعوت دی تو اس نے انکار کیا پس انہوں نے اسے اس بات پر مجبور کیا اور اس کی بیعت کر لی اور وہ صفر ۶۳ھ میں سجلماسہ کی طرف بڑھے اور عبدالحلیم اپنے احلاف مددگاروں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا اور کچھ دیر دونوں ٹھہرے رہے اور پھر سواریوں کا باہم مقابلہ ہوا اور احلاف منتشر ہو گئے اور شکست کھا گئے اور اسی دن بنی مرین کے مشائخ کا سردار یحییٰ بن رحو جنگ میں ہلاک ہو گیا اور وہ سجلماسہ پر غالب ہو گئے اور عبدالمومن سجلماسہ میں آیا اور اس کا بھائی عبدالحلیم اس کے لئے امارت سے دست بردار ہو گیا اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے مشرق کی طرف چلا گیا پس اس نے قوم سے الوداع کہا اور اس نے جو چاہا زاد راہ دیا اور وہ حج کے لئے چلا گیا اور سوزان کے شہر ولی تک صحرا کو طے کیا اور وہاں سے حج کی سواریوں کے ساتھ مصر چلا گیا اور وہاں کے امیر کے پاس آیا جو اس کے سلطان پر غالب تھا اور اس کا نام یلبغا الخاصکی تھا اور اس کی ملاقات ان تک پہنچی اور وہ حج کے مقام

[illegible]

فصل

ابن ہانی کے فوجوں کے ساتھ سجلماسہ پر
حملہ کرنے اور اس پر قابض ہونے اور
عبدالمومن کے مراکش جانے کے حالات

[illegible]

فصل

عامر کے بغاوت کرنے اور اس کے بعد

وزیر بن ماسی کے بغاوت کرنے کے حالات

جب یہاں معاہدہ ہوا اور مراکش کی غربی جانب اور اس کے قرب وجوار کے مقامات پر وہ صاحب اختیار ہو گیا اور انہیں اپنے لئے مخصوص کر لیا تو اس نے اپنے کام کے لئے ابو الفضل بن سلطان ابی سالم کو مقرر کیا اور اس نے اس کا بار اٹھایا اور اس کے مقابلے کو کافی ہو گیا اور مغربی جانب آ کر حکومت کی طرف چلا گیا اور بنی مرین میں سے جو لوگ حکومت سے نفرت کرتے تھے انہوں نے اپنے چہرے اس کی طرف پھیر دیے اور اس کی پناہ لے لی تو اس نے انہیں حکومت سے ہٹا دیا اور ان میں سے کچھ سردار اس کے پاس آ گئے اور انہوں نے اسے عبدالمومن کے آنے کا اشارہ کیا اور یہ کہ وہ ابو الفضل سے نسب اور قیام امراء اور بنی مرین کے اس کی طرف میلان کے لحاظ سے نمائندگی کے لئے نہایت اچھا ہے تو اس نے اسے بلایا اور اس نے عمر کو بتایا کہ اس سے وہ اپنے معاہدہ اور عبدالمومن کے ساتھ فریب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے اس ساری بات کو عمر کی طرف منسوب کر دیا تو وہ اس سے پریشان ہو گیا اور آخر کار مسعود بن موسیٰ بن ابراہیم جو عبدالحلیم کا وزیر تھا اس کے پاس آ گیا اور اس نے اپنے شہر وزیر میں پر وہ قبضہ کر لیا اور اس کی طرف فوج بھیجی اور اپنی حکومت کے باشندوں سے پوشیدہ ہو گیا اور اسے وزیر مسعود بن ماسی کے ان بیٹوں کے متعلق پتہ چلا جو عمر کی اس سے دوستی اور خیر خواہی کا اظہار کیا تھا تو اس نے ناصر بن وار کو گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا تو مسعود بگڑ گیا اور اسے بنی مرین کے ان ساتھیوں نے جو اسے خروج کرنے اور عمر کے ساتھ عداوت کے بارے میں جھگڑا کرنے کے لئے ڈھونڈتے پھرتے تھے اکسایا اور اسے اس پر فتح کا وعدہ دیا جس ان کا پڑاؤ فاس کے بیرون مقامات میں وادی کے درمیان سیر کا قصد کر کے متحرک ہو گیا اور عامر جب فاس کے قریب زمین پر پہنچ گئی اور اس کے ساتھیوں نے اس کے پڑاؤ میں خیمے لگائے اور جب ان کی فوج مکمل ہو گئی اور اس نے خروج کا عزم کر لیا تو وہ مخالفت کی باتیں کرتا ہوا باہر نکل گیا اور اس نے وادی سبو میں ان لوگوں کے ساتھ جو بنی مرین میں سے اس سے خروج کے لئے تیار کر رہے تھے پڑاؤ کر لیا پھر وہ مکناسہ کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے عبدالرحمن بن علی بن یغلوسن کو بیعت کے لئے تازا آنے کے لئے لکھا مگر وہ تلمسان سے ان کے پلٹ جانے کے بعد وہاں سے چلا گیا تھا اور عبدالمومن سے پیچھے رہ گیا۔

عامر کا ان کی طرف فوج بھیجنا اور عامر نے ان کی طرف فوج بھیجی تو انہوں نے اسے شکست دی پھر وہ بنی ونکاسن کے پاس چلا گیا تو اس نے اس کی طرف ابن ماسی اور اس کے اصحاب کو بھیجا تو وہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور عامر نے اپنے سلطان محمد بن ابی عبدالرحمن کو نکالا اور کدیۃ العرائس میں پڑاؤ کیا اور عطیات دیے اور لشکر وہاں دو

گئیں اور عمر وادی تازا کی طرف کوچ کر گیا تو مسعود اور اس کی قوم نے اس پر شب خون مارا تو وہ اور اس کی فوج اپنے مراکز پر لوٹ رہے تھے کہ ان کو شکست ہو گئی اور وہ ان کے آگے سے بھاگ اٹھے تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا اور ان کی فوج تتر بتر ہو گئی اور لوگوں نے سلطان اور اس کے وزیر عمر کے ساتھ جو بدعہدی کی تھی اور اس کی اطاعت سے [illegible] کا جو عہد کیا تھا وہ ان کے دلوں میں پکا نہ تھا تب وہ خوفزدہ ہو گئے اور مسعود بن ماسی [illegible] چلا گیا اور وہ امیر عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن کے پاس [illegible] چلا آیا اور [illegible] سلطان [illegible] اپنی اپنی جگہوں پر لوٹ آئے اور بنی مرین کے مشائخ جو باغی کے [illegible] ہوئے اور اس کی طرف چلے آئے اور اس نے انہیں معاف کر دیا اور ان کی دوستی پائی اور ابو عمر بن [illegible] نے عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن کی دعوت کے ساتھ [illegible] اور اپنی فوج میں قائم کیا اور موسیٰ بن سید الناس نے اس کی دعوت پر اس کی بیعت کی اور اس کی قوم وزیر عمر کے پاس چلی گئی اور انہوں نے اس سے ابو عمر بن [illegible] کا محاصرہ کیا تب وہ اٹھا اور اس نے بلاد پر غالب آ گیا اور ان کے قلعے [illegible] اور وادی [illegible] اور انہوں نے اپنے سلطان عبدالرحمٰن کو [illegible] اور اس سے بدعہدی کی اور [illegible] کی اطاعت کی طرف واپس آ گئے اور وہ سلطان ابو حمو کے پاس [illegible] مسعود [illegible] چلا گیا اور [illegible] کے امیر [illegible] نے [illegible] اور اس نے تلمسان سے امیر عبدالرحمٰن کی طرف پیغام بھیجا [illegible] اس کا تعاقب کرے [illegible] مغرب میں [illegible] سے فائدہ اٹھانے کا خیال کیا [illegible] ابو حمو نے اس کی بات [illegible] کے پاس چلا گیا تو انہوں نے [illegible] امیر مقرر کر لیا [illegible] اور وزیر نے [illegible] کے ساتھ ان پر حملہ [illegible] اور وہاں سے جنگ کرنے کے لیے [illegible] ہوئے تو اس نے ان کی فوج کو منتشر کر دیا [illegible] کی طرف [illegible] ولی العہد [illegible] سے ان کی [illegible] جہاد کے لئے [illegible] عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن اور اس کا وزیر [illegible] اور تلمسان کے [illegible] اور فساد سے خالی نہ تھی اور وزیر واپس آ گیا اور مراکش پر فوج کشی کی جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

فصل

وزیر عمر اور اس کے سلطان کے مراکش پر حملہ کرنے کے حالات

جب وزیر مسعود اور عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن کے معاملے سے فارغ ہو گیا تو اس نے مراکش کی جانب توجہ کی اور [illegible] بن محمد نے وہاں بغاوت کر دی اور [illegible] نے اس کی طرف جانے کی نیت کر لی تھی اس نے [illegible] ابو عامر سے

جنگ کرنے کے لئے سفر کرنے کا اعلان کر دیا اور لشکر اور دیوان درست کئے اور جب وہ پیچھے ان کی طرف کوچ کر گیا اور عامر اور اس کا سلطان ابوالفضل جبل کی طرف چلے گئے اور وہاں پناہ لے لی اور اس نے عبدالمومن کو قید خانے سے رہا کر دیا اور اس کے لئے آلہ نصب کیا اور اسے ابوالفضل کے تخت کے سامنے تخت پر بٹھایا جس سے وہ وہم میں ڈالنا چاہتا تھا کہ اس نے اس کی بیعت کر لی ہے اور یہ کہ اس نے اس کی امارت کو پختہ کر دیا ہے اس طرح وہ دونوں امیر بیچ سے بٹنا چاہتا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ ان کا میلان اس کی طرف ہے اور وہ اس کے انجام سے خوف زدہ ہو گیا پس اس نے اس سے نرمی کے ساتھ بات کی اور خطاب میں نرم رویہ اختیار کیا اور رسول بن علی السکسی نے ان کے درمیان صلح کی بات چلائی تو جو چیز تھا اس کے لئے عہد ضمانت دی گیا اور فاس کی طرف واپس آ گیا اور عامر نے عبدالمومن کو اس کے قید خانے میں واپس لے آیا اور حالات پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو گئے یہاں تک کہ انہیں اطلاع ملی کہ وزیر نے اپنے سلطان کو قتل کر دیا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان محمد بن عبدالرحمن کے وفات پانے اور عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کی بیعت ہونے کے حالات

اس سلطان کا اس وزیر عمر کے قابو پانے کا واقعہ بھی عجیب ہے یہ ہوا تھا کہ وہ بچوں کی طرح اس کی نگرانی میں رہتا تھا اور اس نے اس پر جاسوس اور نگران مقرر کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ اس کی بیویاں اور اس کے محل کے آدمی بھی اس کے جاسوس تھے اور سلطان کو گھیرا ہوا تھا شراب نوشی، لہو و لعب اور اپنی محبوب بیویوں کے ساتھ خلوت کرنے سے یہاں تک کہ ایک روز اسے وزیر کے قتل کرنے کی سوجھی اور اس نے علی بن الوزیر کو اس بات کا حکم دے دیا جس کی بات کی چغلی ہو گئی اور ایک بیوی نے جو اس پر جاسوس مقرر تھی وزیر کو اس کی اطلاع دی اور اسے اپنی جان کا خوف لاحق ہوا اور قابو پانے اور حکومت پر تسلط کرنے میں یہاں تک کہ وہ سلطان کی خوبیوں اور نیکیوں کا بدلہ اس سے لینے کا ارادہ کیا ہوا تھا پس وہ اپنے خواص کے ساتھ اس کے پاس آیا تو وہ اپنے شراب نوشی دوستوں کے ساتھ شراب پی رہا تھا تو انہوں نے ان کو اس کے پاس سے بھگا دیا اور اسے زور سے دبوچ لیا یہاں تک کہ وہ مر گیا اور انہوں نے اسے خزانہ کے باغ کے کنوئیں میں پھینک دیا اور اس نے خواص کو بتایا کہ اس کی عقل مدہوش ہو گئی تھی وہ اپنی سواری سے گر پڑا ہے اور وہ اس کنوئیں میں شراب سے مخمور پڑا تھا اور یہ محرم ۷۶۸ھ کے آغاز کا واقعہ ہے جب اس کی خلافت پر پانچ سال گزر چکے تھے اور اس نے اسی وقت عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کو بلایا جو قصبہ کے ایک گھر میں وزیر کے نگرانوں کی حراست میں قید تھا۔ سلطان محمد اس کے

حکومت کے نزدیک ہونے کی وجہ سے غیرت کھا کر اس کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

عبدالعزیز کی محل میں آمد: جب وہ محل میں آیا اور بادشاہ کے تخت پر بیٹھا اور بنی مرین اور خواص وعوام کے لیے دروازے کھول دیے گئے اور انہوں نے اس کی بیعت کرنے کے بعد اس کا ہاتھ چومنے میں ازدحام کیا اور اس کا کام مکمل ہو گیا اور وزیر نے اسی وقت مراکش کی طرف افواج بھیجنے میں جلدی کی اور بیعت کا اعلان کر دیا اور قومی سپاہیوں کا وظیفہ خزانوں کا دروازہ کھول دیا اور خدمت کو پورا کیا اور اپنے سلطان کے ساتھ ماہ شعبان میں فاس سے کوچ کر گیا اور تیزی کے ساتھ مراکش کی طرف گیا اور بنی مرین محمد کے ساتھ جنگی جماعت تھی ان کے پہاڑ میں جنگ کی اور اس کے ساتھ امیر ابوالفضل بن سلطان ابی سالم اور عبدالمومن بن سلطان ابوعلی بھی تھے اس نے اسی طرح قید سے رہا کیا اور اسے اپنے لشکر کے مقابل بٹھایا اور اس کے لیے آلہ بنایا اور وہ اس کی پہلی حالت کے بارے میں مصنوعی باتیں کرنے لگا۔ پس اس کے اور عمر کے درمیان صلح کی کوشش ہوئی اور صلح ہو گئی اور وہ اپنے سلطان کے ساتھ ماہ شوال میں فاس کی طرف چلا گیا اور ان کے بعد اس کے واقعات بھی جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

وزیر عمر بن عبداللہ کے قتل ہونے اور سلطان عبدالعزیز کے خود مختار امیر ہونے کے حالات

سلطان عبدالعزیز جب بڑا ہو گیا بہت قابو تھا تو اس نے اپنے معاملے میں دخل اندازی کرنے سے روکا اور لوگوں کو بھی منع کیا کہ وہ اپنے معاملات کے لیے اس کے پاس نہ جائیں اور ان کی ماں کی محبت اور خوف کے باعث اس کے بارے میں خوف زدہ رہتی تھی اور جب عمر نے اپنی امارت سنبھالی اور اسی پر قابو پایا تو وہ سلطان ابوعنان کی دختر کے عقد کے بارے میں ان کی طرف مائل ہوا اور اس کی شادی کا عزم ظاہر کیا اور سلطان نے اس شخص کی بات کی کہ وہ اسے عمر کے ہاتھ سے قتل کرنے والا ہے اور اس کے ساتھ یہ بات بھی کہ عمر نے سلطان کو [illegible] اور اپنے قبیلے کی طرف چلا جانے [illegible] اس نے عبدالعزیز [illegible] اور اسے قتل کرنے کا عزم کیا اور اپنے محل کے کمرے میں خادموں کی ایک پارٹی کو چھپا دیا اور انہیں اس پر حملہ کرنے کے لیے تیار کیا پس [illegible] اسی سال [illegible] اپنے محل میں مشورے کے لیے بلایا تو جب وہ اس کے پاس داخل ہوا اور خصی غلاموں نے اس کے پیچھے سے محل کا دروازہ بند کر دیا پھر سلطان نے اس سے تلخ کلامی کی اور اسے [illegible] اور عمر کے کمروں سے نکل کر جوان اس کے قریب ہو گئے اور انہوں نے اسے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس نے اپنے خواص کو

آواز دی جہاں سے اس نے ان لوگوں کو آواز سنائی تو انہوں نے دروازے پر حملہ کر دیا اور اس کی بندش کو توڑ دیا اور انہوں نے اس کو کونوں میں لت پت دیکھا تو پیٹھ پھیر گئے اور محل سے باہر نکل گئے اور خوف زدہ ہو گئے اور سلطان اپنی تخت گاہ کی طرف آیا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنے خواص کو بلایا اور بنی مرین میں سے عمر بن مسعود بن مندیل بن حمامہ اور خواص میں سے شعیب بن میمون بن وردار اور مشرق میں سے یحییٰ بن میمون بن مصمود کو بھی بلایا اور ۱۵ ذوالقعدہ ۷۶۸ھ کے روز اس کی بیعت مکمل ہو گئی اور اس نے علی بن عمر بن عمر کو اس کے بھائی اور چچا اور ان کے قرابت داروں اور ان کی جماعت کو گرفتار کر لیا اور قید کر دیا یہاں تک کہ چند راتوں بعد انہیں قتل کر دیا اور ان کی بیخ کنی کر دی اور یہ آفت رفع ہو گئی اور بھاگنے والوں کو اپنی امان دی اور ان سے خوش ہو گیا پھر اس نے کچھ دنوں بعد سلیمان بن داؤد اور محمد السبیع کو گرفتار کر لیا جنہیں عمر سے بہت دوستی تھی پس اس نے دونوں کو شک کی وجہ سے قید کر دیا اور ان دونوں کے متعلق بات کی چغلی کے بارے میں اس کے پاس شکایت کی گئی تو اس نے ان کو قید خانے میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ دونوں مر گئے اور اس نے ان دونوں کے ساتھ علال بن محمد اور شریف ابو القاسم کو ان کے ساتھ محبت رکھنے کے شک کی وجہ سے قید کر دیا پھر اس نے ان دونوں کو ابن الخطیب کی سفارش پر ان دونوں پر احسان کیا اور انہیں دور بھجوا دیا پھر اس نے اپنے اقتدار کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی اور خواص اور وزراء اور ان کو اپنی حکومت میں اپنی بات سے بچنے کی پھر بعض امور کرنے سے روک دیا اور وزیر کے اقتدار کے چھ دن بعد شعیب بن میمون قتل ہو گیا پھر یحییٰ بن میمون بھی قتل ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

ابو الفضل بن مولیٰ ابی سالم کے بغاوت کرنے پھر سلطان کے اس پر حملہ کرنے اور وفات پانے کے حالات

جب سلطان عبدالعزیز نے عمر بن عبداللہ کو جو اس پر متغلب تھا قتل کر دیا تو ابو الفضل بن سلطان ابی سالم کو بھی عامر بن محمد کے متعلق اسی قسم کی بات سوجھی کیونکہ وہ بھی اس پر متغلب تھا اور اس کام پر اس کے خواص نے اسے اکسایا پس عامر ڈر گیا اور اپنے گھر میں چھپ کر بیٹھ گیا اور اس نے اس سے جبل میں اپنی پناہ گاہ کی طرف جانے کی اجازت طلب کی

کہ وہاں اس کے [illegible] اور وہ اپنے مددگاروں کے ساتھ تادلا آ گیا اور ابوالفضل نے یہ [illegible] اور اس کی قوم نے [illegible] عبدالمومن سے [illegible] کرنے پر [illegible] اور عامر کی اطاعت سے [illegible] کچھ دنوں بعد ایک شب ابوالفضل شراب سے مدہوش تھا اور [illegible] اطاعت [illegible] عبدالمومن کو [illegible] مراکش میں [illegible] قید خانے میں [illegible] کے پاس لے آیا اور عامر [illegible] دونوں [illegible] سلطان [illegible] لے کر آیا [illegible] ابوالفضل [illegible] سلطان نے مراکش پر حملہ کرنے [illegible] عطیات کا اعلان [illegible] اور ۷۶۹ھ میں فاس سے روانہ ہو گیا اور عبدالمومن کی وفات کے بعد ابوالفضل [illegible] اور اس نے [illegible] کو وزیر بنایا اور [illegible] اور مبارک بن ابراہیم بن عطیہ [illegible] کو اپنا مشیر بنایا تھا اس نے [illegible] بھیجا [illegible] قتل کر دیا [illegible] اطلاع ملی [illegible] سلطان عبدالعزیز [illegible] کی طرف آ رہا ہے [illegible] سلطان [illegible] مراکش سے [illegible]

ابوالفضل کی فوجوں کو شکست۔ اور ابوالفضل کی فوج [illegible] اس نے مددگاروں کو [illegible] عامر بن محمد کے پاس چلا گیا اور ابوالفضل اس کے پیچھے [illegible] سلطان کے مددگاروں نے [illegible] اور سلطان نے اپنے وزیر [illegible] سلطان نے [illegible] ۷۷۰ھ میں [illegible] اور سلطان نے عامر [illegible] اطاعت کرنے کا پیغام بھیجا تو اس نے انکار کیا اور [illegible] کا [illegible] ذکر کر رہے ہیں۔

فصل

وزیر یحییٰ بن میمون بن مصمود کی مصیبت اور اس کے قتل کے حالات

یحییٰ بن میمون ان کی حکومت کے سرداروں میں سے تھا اور اس نے سلطان ابوالحسن کی حکومت میں پرورش پائی اور اس کا بیٹا علال اس کے باپ کے ساتھ عداوت رکھنے کی وجہ سے اس کا دشمن تھا اور جب سلطان ابو عنان اپنے باپ کی حکومت پر بیٹھا تو اس نے بقیہ ایام میں اس یحییٰ کو قید کیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عمر اس کی وفات کے روز مر گیا تھا اور اس نے اس یحییٰ کو حاجب کا نائب مقرر کیا اور یہ ہمیشہ وہیں رہا یہاں تک کہ محمد بن نے اسے اس وقت گرفتار کر لیا جب انہوں نے حاجب کو اس کے ہاتھ سے چھڑایا اور یہ تونس آ گیا اور مدت تک وہاں قید رہا پھر انہوں نے اسے عمر کے زمانے میں مغرب کی طرف بھیج دیا تو اس نے اسے بخش لیا اور جب سلطان عبدالعزیز نے اسے اپنی وزارت پر مقرر کیا تو یہ بڑا غیرت مند بڑا دانا سخت عداوت والا اور تیز دھار والا تھا اور اس کے بیٹے علال نے جب کہ سلطان نے اسے قید سے آزاد کر دیا تو باقی اس کی حفاظت سے اسے ہٹا دیا اور اس نے اسے اپنے سامنے متصرف بنا دیا تھا اس نے سلطان کے سامنے یحییٰ کی خود سری کو پیش کیا اور اسے اس کے حال سے ڈرایا اور اسے یہ بات پہنچائی کہ وہ حکومت کو ابن عبدالحق کے اقربا کے ایک آدمی کی طرف منتقل کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ اس نے اس بارے میں نصاریٰ کی فوج کے سالار سے ساز باز کی ہے اور جب یہ تکلیف یحییٰ تک پہنچی تو وہ سلطان کی مجلس سے رک گیا اور لوگ اس کی ملاقات کو گئے اور نصاریٰ کے سالار اس کے دروازے پر بیٹھ گئے تو اسے ان کے معاملے میں شک پڑ گیا اور اسے ان کے بیٹھنے سے معاملے کے متعلق یقین ہو گیا پس سلطان نے اپنے خواص میں سے ایک آدمی کو بھیجا جس نے اسے گرفتار کر لیا اور اس نے اسے قید خانے میں ڈال دیا پھر دوسرے روز اسے مقتل میں لے جایا گیا اور نیزہ مار کر قتل کر دیا اور تہمت لگانے والوں نے اس کے اقربا اور فوج کے سالاروں کو قتل کر دیا اور وہ سب قتل ہو گئے اور دوسروں کے لئے عبرت بن گئے۔

فصل

سلطان کے عامر بن محمد کی طرف جانے اور اور اس کے جبل میں اس سے جنگ کرنے اور اس پر فتح پانے کے حالات

جب سلطان ابوالفضل کے معاملے سے فارغ ہوا تو اس نے اپنی حکومت کے [illegible] علی بن محمد بن اجانا کو مراکش کا امیر مقرر کیا اور اسے عامر کو تنگ کرنے اور اس کی ناکہ بندی کرنے اور اسے اطاعت پر مجبور کرنے کا اشارہ کیا اور فاس کی طرف لوٹ آیا اور تلمسان کی طرف جانے کا عزم کر لیا اور اسی اثناء میں کہ وہ جنگ کے لئے فوجوں کو تیار کر رہا تھا، اسے اطلاع ملی کہ علی بن اجانا نے عامر پر حملہ کر دیا ہے اور اس کا کئی روز تک محاصرہ کئے رکھا اور یہ کہ عامر بھی اس کی طرف گیا ہے جس اس نے اس کے بڑے لوگوں کو منتشر کر دیا اور علی بن اجانا اور بہت سی فوج کو گرفتار کر کے قید کر لیا ہے پس سلطان اپنی سواریوں میں پریشان ہو گیا اور اس نے تمام بنی مرین اور اہل مغرب کے ساتھ اس کی جانب جانے کی ٹھان لی پس اس نے فوجوں کے بارے میں پیغام بھیجا اور عطیات تقسیم کئے اور شہر کے باہر پڑاؤ کر لیا یہاں تک کہ مقصد پورا ہو گیا اور اس نے ابوبکر بن غازی بن یحییٰ بن کاس کو اپنی وزارت پر مقرر کیا کیونکہ ان میں امارت و ریاست کی نشانیاں پائی جاتی تھیں اور اس کا مقام بلند ہو گیا اور وہ خوشحالی میں کوچ کر گیا اور مراکش میں اترا پھر وہاں سے جنگ کے لئے گیا اور اس سے جنگ کی اور عامر بن محمد نے ابو ثابت بن یعقوب کی اولاد سے آل عبدالحق کے شہزادوں میں سے تاشفین کو مقرر کیا تھا اور علی بن عمر وطاسی بنی ورتاجن کے شیوخ میں سے بنی مرین کا سردار اور اپنے زمانے میں ان میں صاحب شوریٰ تھا اس سے جا ملا جس سے اس کی طاقت مضبوط ہو گئی اور سلطان کی جنگ کے خوف سے اور اس کی بدسلوکی یا عامر کے پاس جو کچھ تھا اس کی رغبت کے باعث بہت سے سپاہی سلطان کو چھوڑ کر اس کے پاس آ گئے تو اس نے ان کو منظم کیا اور [illegible] نے [illegible] سے اس کے ہاتھ کو روک دیا اور وہ ایک قطعہ کو بھی نہ پھلا اور وہاں کے میدان اور اس کے کنارے میں سلطان کا قیام طویل ہو گیا اور اس نے جنگ کے لئے پہاڑ میں [illegible] اور صبح و شام اس سے جنگ کی اور آہستہ آہستہ اس کے قلعوں پر غالب ہو گیا یہاں تک کہ اس کا لشکر اور پہاڑ کی چوٹی سے چمٹ گیا اور ابوبکر بن غازی کی [illegible] ایک مشہور بات تھی اور عامر کے ساتھی جب [illegible] اس کی مدد سے [illegible] ہو گئے اور اس کے اور علی بن عمر کے درمیان حالات خراب ہو گئے تو اس نے امان طلب کرنے کے بارے میں سلطان سے ساز باز کی اور اپنے لئے عہد لیا پھر اس کی طرف چلا گیا اور عامر کے بھائی فارس بن عبدالعزیز نے اس کے ساتھ سلطان کی دعوت قائم کرنے اور اس کے چچا کی مخالفت کرنے کے بارے میں سازش کی کیونکہ اس میں [illegible] کے [illegible] کرنے اور اپنے بیٹے ابوبکر کو اس پر

نصیحت دینے کی بات باقی ہوتی تھی پس جب سلطان کو اس کی اطلاع پہنچی تو اس نے اس سے امان اور عہد کا پروانہ طلب کیا جو اس نے اسے بھیجا تھا پس اس نے اس کے بچا پر حملہ کر دیا اور جبل سے قبائل کو بلایا تو انہوں نے اسے جواب دیا اور اس نے سلطان کو ان کی طرف بڑھنے پر آمادہ پایا جس نے فوجوں سے مارچ کیا اور جبل کی پناہ گاہوں پر قبضہ کر لیا۔

عامر کا گھیراؤ: اور جب عامر کو یقین ہو گیا کہ اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو اس نے اپنے بیٹے کو اشارہ دیا کہ وہ سلطان کے پاس استحقاق کی صلح سازی کرتا ہوا جائے پس اس نے اپنے آپ کو اس کے آگے ڈال دیا اور اس نے اسے امان دے دی اور اسے اپنے مددگاروں میں شامل کر لیا اور عامر لوگوں سے الگ ہو گیا اور سوس جانے کے لئے سیدھا چلا گیا تو برف نے اسے واپس کر دیا اور سلطان کی دوڑ سے وہ ادھر ادھر دوڑ رہا تھا یہاں تک کہ جبل میں بہت برف گری اور راستے بند کر دیئے گئے پس عامر اس میں گھس گیا اور اس میں اس کی ایک تیزی قوت ہوگئی اور اس کی سواری بھی مر گئی اور اس نے عاجل موت کو دیکھا اور پوشیدہ طور پر اس کے پیچھے غار کی طرف لوٹ آیا اور راستوں کے ساتھ اس میں چلا گیا اور اس نے ان کے بیٹے نکال کر بھیج دیئے اور وہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر سے صحرائے سوس کی طرف لے جاتے تھے اور وہ برف میں کھڑے ہو کر انکار کرتے ہوئے ٹھہر گئے اور وہ بھی ٹھہر گیا اور سلطان اس کی تلاش کے پیچھے پڑ گیا تو گھڑ سواروں نے جنہیں اس کا پتہ تھا اس کے متعلق انہیں بتایا تو وہ سلطان کے پاس لایا گیا اور اس نے اسے اپنے سامنے بٹھا لیا اور جب اس سے بات کی تو اس نے معذرت کی اور اطاعت کرنی چاہی اور درگزر میں رغبت کی اور گناہ کا اعتراف کیا پس اسے ایک خیمے کی طرف لایا گیا جو اس کے لئے سلطان کے خیمے کے سامنے بنایا گیا تھا اور وہاں اسے قید کر دیا گیا اور اس نے اس دن محمد الکلالی کو بھی پکڑا اور قید کر دیا اور عامر کے پہاڑ اور دیار پر بھی قابو پا کر آزاد ہو گئے اور اس قدر اموال جمع ہوئے اور ذخیرے لئے گئے جو کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ ان میں سے کسی کے دل میں ان کا خیال گزرا اور سلطان جبل اور اس کے پہاڑوں پر سلطان ابوحمو کے معرکہ کے ان سے ایک سال بعد غالب آ گیا۔

بجایہ پر فارس کی امارت: اور اس نے بجایہ پر فارس بن عبدالعزیز بن محمد بن علی کو امیر مقرر کیا اور فوج کی طرف کوچ کر گیا اور آخر رمضان میں وہاں اترا اور جمعہ کے روز اس میں داخل ہوا اور لوگ اس روز باہر نکلے اور وہ مراد اس کے سلطان عاشقین کو دو دستوں پر مامور کر دیا گیا اور انہیں پوشیدہ کپڑے دیئے گئے اور ان کی آنکھیں کی گئی اور یہ منظر دیکھنے والوں کے لئے عبرت کا باعث تھا اور جب اس نے عید الفطر کی عبادت ادا کر لی تو عامر کو بلایا اور اسے اس کے گناہوں پر ڈانٹ ڈپٹ کی اور اس کے ہاتھ کا تحریر کردہ خط لایا گیا جس میں اس نے ابوحمو کو خطاب کرتے ہوئے سلطان کے خلاف اس سے مدد طلب کی تھی پس وہ اس کے متعلق کوئی عذر نہ لا سکا اور سلطان کے حکم سے اسے آزمائش میں ڈالا گیا اور اسے مسلسل کوڑے مارے گئے یہاں تک کہ اس کا گوشت بھربھرا ہو گیا اور اسے ڈنڈے مارے گئے یہاں تک کہ اس کے اعضاء ٹوٹ پھوٹ گئے اور وہ بادشاہ کے محافظوں کے سامنے مر گیا اور اس نے اپنی کوتاہی کا بدلہ پا لیا اس سے بھی یہی سلوک کیا گیا اور اس کے سلطان ناشقین کو اس کے قتل میں ملا دیا گیا اور تیزی سے مار مار کر قتل کر دیا گیا اور مبارک بن ابراہیم کو قید کرنے کے بعد اس کے قید خانے سے لایا گیا اور اسے بھی ان کے ساتھ ملا دیا گیا اور وہ موت کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور سلطان کے لئے جھگڑا کرنے والوں سے اتفاقاً ہو گئی اور وہ تلمسان سے جنگ کرنے کے لئے فارغ ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

جزیرہ خضراء کی واپسی کے حالات

قبل ازیں بیان ہو چکا ہے کہ [illegible] میں جزیرہ [illegible] کے بعد اس نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بیٹے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے پاس چلے گئے [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی۔

[illegible] جزیرہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل

سلطان کے تلمسان کی طرف جانے اور اس پر اور اس کے بقیہ بلاد پر غالب آنے اور ابوحمو کے وہاں سے بھاگ جانے کے حالات

[illegible]

ابوحمو کی مغرب کی طرف روانگی: اور ابوحمو ۷۷۲ھ کے حدود میں مغرب کی طرف گیا اور اس نے ریاح اور زغبہ کی سرحد میں قیام کیا جس کی وجہ سے اس کے اور عامر بن محمد بن زکراز کے درمیان اس کے دائی کے باعث جس پر وہ تمام مغرب کو گھیرتا رہتا تھا عداوت کی آگ بھڑک اٹھی اور جب سلطان عبدالعزیز بااختیار ہو گیا اور اس کا ساتھی عبداللہ بن مسلم فوت ہو گیا اور ابوحمو اور سلطان عبدالعزیز کے درمیان پیغام آنے جانے لگے اور اس نے آپ پر شرط لگائی کہ وہ اس کے وطن مغرب میں عرب المعقل کو قبول نہ کرے کیونکہ اس طرح اس کو اس پر قابو حاصل ہو جائے گا اور ابوحمو نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا جو مصیبت میں اپنے اہل وطن زغبہ کے خلاف اس کے مددگار تھے اور اس بارے میں جھگڑا بڑھ گیا اور اس نے سلطان کو ناراض کر دیا اور ۷۷۲ھ میں اس کی طرف جانے کا قصد کیا اور اس نے عامر کے خلاف جو عداوت پیدا کی تھی اس میں بھی کمی کی اور اس دوران میں عامر بن محمد بن زکراز نے ابوحمو کی طرف جانے پر آمادہ کیا اور اسے تلمسان کی حکومت میں رغبت دلاتا رہا اور جب سلطان نے مراکش کی روانگی کا عمل کر دیا اور عامر نے معاملے سے فراغت پائی اور تازی کی طرف واپس آ گیا تو وہاں اسے امیر ابوبکر بن غازی [illegible] اور [illegible] تلاش کرتے وہاں اس کے ساتھ ابوحمو کے خلاف تحریض کرتا رہا کیونکہ اس سے اسے تکلیف پہنچی تھی اور اس نے اس کے بھائی محمد بن زکراز [illegible] بات کے متعلق [illegible] کیا تھا کیونکہ [illegible] سمجھتا تھا کہ [illegible] مغرب کی دوستی حاصل [illegible] اس کے [illegible] اس کی [illegible] سلطان کو [illegible] اور سلطان نے اپنے دوست وزیر ابوبکر اور عمر بن محمد بن زکراز کو اس بارے میں حکم دیا [illegible] اس بارے میں اس کے مشاورتی بن گئے۔

سلطان کی تلمسان کو روانگی: اور اس نے تلمسان کی طرف روانگی کا اعلان کیا اور فوج اکٹھی کرنے والوں کو مراکش کی طرف بھیجا اور لوگ ۷۷۲ھ کے اول میں جب مراتب اس کے پاس آئے تو اس نے انہیں عطیات دیے اور لشکروں کو دور کیا اور جب وہ عید الاضحی کی نماز ادا کر چکا تو وہ جبل سے اترا اور تلمسان کی طرف کوچ کرتے ہوئے نکلا اور اس کی روانگی کی خبر ابوحمو کو پہنچی تو مشرق کی طرف کوچ کرتا تھا اور عرب المعقل کے بنی عامر اور زغبہ کو اس نے جمع کیا اور اس کی فوجیں تلمسان کے میدان میں آ گئیں اور وہاں سے وہ [illegible] قریب ہو گیا اور وہ پہنچا جہاں سے عرب اور معقل کی پوزیشن پر انکار کرتے ہوئے اس نے بنی مرین سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا اور جس کے ساتھ معقل کے عرب میں سے اختلاف اور عبیداللہ اپنے دوست [illegible] سے سلطان عبدالعزیز کے پاس پہنچ گئے اور اس نے ان کے ساتھ اپنے پیروکاروں کو بھیجا جو اس کے [illegible] کرتے اور صحرا کے راستے پر چلے [illegible] تو وہ [illegible] اور اس کے مددگار [illegible] بھاگ گئے اور وہ [illegible] قتل ہو گئے پھر وہ وہاں سے کوچ کر گئے [illegible] اور بلاد [illegible] کی طرف بھاگ گئے پھر وطن ریاح میں پہنچ گئے اور [illegible] کے پاس اترے۔

سلطان عبدالعزیز کی تازا میں آمد: اور سلطان عبدالعزیز تازا میں اترا اور اس نے اپنے وزیر ابوبکر بن غازی کو اپنے آگے بھیجا اور اس نے تلمسان میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور سلطان اس کے پیچھے پیچھے کوچ کر گیا اور ۷۷۲ھ کو عاشورہ کے روز تلمسان میں گیا اور جمعہ کے روز اس میں داخل ہوا اور اس پر قابض ہو گیا اور اس نے اپنے وزیر ابوبکر بن

[illegible] ان کے تعاقب میں [illegible]
اور اپنے دوست [illegible] تلمسان سے [illegible] گئے۔

ابن خلدون کا ابو حمو کے پاس جانا اور میں ابو حمو کے پاس [illegible] جب وہ تلمسان سے [illegible] اندلس جانے کے لئے [illegible] کی طرف [illegible] اور ایک [illegible] اندلس کے [illegible] تلمسان میں داخل ہونے سے [illegible] تو ان نے مجھے [illegible] اور مجھے خط دیا [illegible] جب وزیر [illegible] کے تعاقب میں روانہ ہوا تو ان نے مجھے [illegible] کی طرف جانے [illegible] اطاعت [illegible] اطاعت [illegible] اس کام کے لئے تیار [illegible] میں نے [illegible] اور [illegible] سلطان کی اطاعت پر [illegible] اطاعت [illegible] ابو زیان [illegible] میں سے [illegible] وہاں [illegible] میں نے [illegible] کے پاس بھیجا [illegible] میں ان کے [illegible] ان کے [illegible] کے مال [illegible] اور وزیر [illegible] کے ساتھ [illegible] اپنی جان بچا کر [illegible] چلا گیا اور ان کے بیٹے [illegible] ان کے پاس چلے گئے۔

اندلس میں وزیر کا قیام اور وزیر کی [illegible] کے پاس [illegible] مغرب کی طرف [illegible] تلمسان [illegible] کے ساتھ سلطان کے پاس آیا [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] تلمسان [illegible] کی طرف [illegible] اس نے [illegible] کے پاس [illegible] اس کے [illegible]

مضافات پر قبضہ کر لیا [illegible]

[illegible]

فصل

مغرب اوسط کے اضطراب اور ابی زیان کے تیطرا کی طرف واپس آنے اور عربوں کے ابی حمو کو تلمسان لانے اور سلطان کے ان سب پر حکومت پر غالب کرنے اور ملک کے اس کے لئے منتظم ہو جانے کے حالات

[illegible]

[illegible]

وزیر نے فوجوں کے ساتھ ان پر حملہ کیا تو وہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور اس نے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ صحرا میں چلے گئے۔

محمد بن علی کا شب خون: اس دوران میں محمد بن علی بن راشد نے وزیر کے پڑاؤ پر جو سلطان نے [illegible] کی جگہ پر تھا شب خون مارا اور اس نے اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور وہ شکست کھا کر بھاگ گیا اور جب یہ خبر پہنچی تو وہ سلطان سے مخالف [illegible] کے متعلق مشہور ہو گیا تھا کہ وہ خوارج کی قسم سے [illegible] کی طرف بڑھے اور قریب ہو گئے تو انہوں نے باقی [illegible] کے پاس اور یحییٰ بن علی بن سباع کے قبائل میں [illegible] سے تھے [illegible] دولت کے پاس آ گیا۔

اندلس کے مضافات میں جنگ: [illegible] کی طرف بڑھے [illegible] انہوں نے وہاں پر سلطان کی فوجوں سے جنگ کی اور [illegible] جب ۷۶۹ھ کا سال آیا تو سلطان نے [illegible] بن منصور [illegible] اور اس کے [illegible] کے بعد [illegible] ان کے [illegible] سے بھی [illegible] کیا اور ان [illegible] کو قتل کرنے اور [illegible] کے ساتھ بھیجنے کا عزم کر لیا اور اس نے [illegible] کے سامنے میں [illegible] کر دی [illegible] اور اس نے اپنی حکومت سے [illegible] کرنے کے لئے بھیجا اور اس نے [illegible] کی طرف بھیجا اور اس نے [illegible] میں قید کر دیا اور اس نے [illegible] کو اپنے [illegible] کیا۔

سلطان کا ابن خلدون سے مذاکرات کرنا: [illegible] نے اپنے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] کرنے پر [illegible] اور جب ۷۷۰ھ میں [illegible] سے [illegible] بن احمد نے [illegible] کا قصد کیا اور اس سے قبل جنگ کی اور [illegible] سے ان کو [illegible] اور ان پر رعب چھا گیا اور انہوں نے اپنے [illegible] کے پاس اپنی اطاعت اور [illegible] کے ساتھ بھیجا تو اس نے ان کی مرضی کے مطابق ان سے معاہدہ کر لیا اور [illegible] میں ابو زیان کے پاس اس کی جگہ پر چلا گیا [illegible] اور اپنے [illegible] کے ساتھ تعلق کے [illegible] اپنے [illegible] کیا [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] اس کی فوج منتشر ہو گئی اور اس نے [illegible] وزیر کے پاس [illegible] سے اسے قید کر دیا اور اس کے متعلق [illegible] اور اس کے [illegible] پر [illegible] کی طرف [illegible] ان کو ان کے قلعہ میں بند کر دیا [illegible] کے پاس آ گئے اور اس نے ان کو [illegible] جانب سے [illegible] اور ان کا طویل محاصرہ کیا [illegible] نے ان سے بار بار جنگ کی۔

سلطان عبدالعزیز کے ساتھ سازش: اور [illegible] نے [illegible] میں [illegible] سے مذاکرات کئے اور مجھے [illegible] کہ میں [illegible] سے تمام [illegible] کی طرف سے جاؤں جن سے ان کے قبائل اور [illegible] کرنے والوں [illegible] اور میں نے صحرا کی جانب سے [illegible] کے مضافات کے قریب [illegible] جنگ کی [illegible] پہنچی اور ان پر رعب [illegible] کر دیا [illegible] سے بھاگ گئے [illegible] مقامات [illegible] اور انہوں نے اطاعت [illegible]

ضمانت طلب کی اور ان پر ٹیکس اور تاوان لگائے تو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے انہیں ادا کیا اور اس دوران میں ابوحمو سلطان سے لڑنے کو علیحدہ کرنے کا موقع تلاش کرتا ہوا تلمسان کی طرف بڑھا اور اس کا دوست تو ندی عامر توغیہ میں۔ سے بنی عامر کا امیر خالد اطاعت میں نفاق رکھتا تھا کیونکہ ابوحمو نے اس پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر عبداللہ بن عسکر بن معروف سے دوستی رکھتا ہے تو اس بات نے اسے بیزار و خفا کر دیا۔

سلطان عبدالعزیز کے ساتھ سازش اور اس نے سلطان عبدالعزیز کے ساتھ سازش کی کہ وہ اس مال کے عوض میں جو اس نے اس کے پاس بھیجا ہے ابوحمو کو چھوڑ کر اس کے پاس آ جائے گا پس اس نے اسے چھوڑ دیا اور سلطان نے ذوالقعدہ ۷۷۲ ہجریہ میں بنی مرین اور معقل میں سے اولاد حسین کی فوج اس کے ساتھ بھیجی اور ابوبکر بن غازی کے قرابت دار محمد بن عثمان کو ان کا سالار مقرر کیا اور وہ ان سے جنگ کرنے کے درپے ہوئے تو اس نے ان کی فوج کو منتشر کر دیا اور انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا لیے اور ابوحمو کے پڑاؤ اور عربوں کے خیموں کو گھیر لیا پس اس نے جو کچھ ان میں تھا لوٹ لیا اور جو حریم اس کے اصحاب اولاد اور بیویوں پر قابض ہو گئے اور وہ انہیں سلطان کے پاس لے گئے اور اس نے انہیں تازا کی طرف واپس بھجوا دیا اور اس نے انہیں اپنے محلات میں اتارا اور اس نے اپنے غلام عطیہ بن موسیٰ عامل شلف کو پکڑ لیا اور اس پر احسان کیا اور اسے اس کے پیچھے بھیج دیا اور اس نے ان کے ساتھ بلاد قبلہ میں سے تیکورارین تک راہبر بھیجے پس وہ وہاں اترا اور یہ صحرا کی جانب سے چند راتوں پیچھے کا واقعہ ہے اور سلطان کا قبضہ اپنے ملک میں استوار ہو گیا اور وہ قریب وسط پر قابض ہو گیا اور اس نے باغیوں اور خوارج کو وہاں سے نکال دیا اور اس نے تمام عربوں کو اپنی اطاعت کی طرف مائل کیا تو انہوں نے رغبت و خوف سے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور مشرق کی جانب سے وزیر ابوبکر بن غازی عربوں کے تمام قبیلوں کے مشائخ کے ساتھ اس کے پاس آیا تو اس نے ان سے حسن سلوک کیا اور ان کی آمد کا اعزاز کیا اور وزیر کی ملاقات کے لئے سوار ہو کر گیا اور مشائخ سے اطاعت اور ابوحمو کو تیکورارین سے نکالنے پر پختہ عہد کرنے کے لئے ضمانت طلب کی اور ان کا خوب اعزاز و اکرام کیا اور وہ تیکورارین کی طرف روانگی کے اسباب کو تیار کرتے ہوئے اپنے سرمائی مقامات کی طرف لوٹ گئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

ابن الخطیب کے اپنے سلطان حاکم اندلس ابن الاحمر کو چھوڑ کر تلمسان میں سلطان کے پاس آنے کے حالات

[illegible]

سلطان ابوالحجاج کی وفات: جب سلطان ابوالحجاج ۷۵۵ھ میں فوت ہو گیا اس پر ایک مجنون نے عید الفطر کے دن مسجد میں نماز کے لئے سجدہ کرتے ہوئے خنجر سے حملہ کر دیا اور اسے [illegible] اس نے اسی وقت وفات پائی اور [illegible] بعد [illegible] مسلمانوں کی تلواریں اس قاتل پر پڑیں اور انہوں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس کے بیٹے محمد کی اسی وقت بیعت ہو گئی [illegible] اس کے غلام رضوان نے [illegible] اور ان کے تقرر [illegible] اور ان کے ملوک کے [illegible] میں [illegible] تھا اور اس نے حکومت کو [illegible] خصوصی [illegible] ابن الخطیب اس کی وزارت میں [illegible] جیسا کہ وہ اس کے باپ کے ہاں وزیر تھا اور اس نے دوسرے شخص کو اپنی طرف سے کتابت کرنے پر مقرر کیا [illegible] ابن الخطیب کا [illegible] اور وہ دونوں اختیارات میں شریک ہو گئے اور حکومت [illegible] طریق پر چلتی رہی پھر انہوں نے ابن الخطیب کو سلطان ابو عنان کے پاس سفیر بنا کر بھیجا [illegible] دشمن [illegible] کے خلاف [illegible] جیسا کہ [illegible] کا ان کے ساتھ [illegible] تھا پس جب وہ سلطان کے پاس آیا اور اس کے سامنے بیٹھا [illegible] وزراء [illegible] کے ساتھ تھا آگے آیا اور اس نے [illegible] شعر [illegible] اپنے [illegible] نے اسے اجازت دی اور اس نے [illegible] یہ اشعار پڑھے۔

> "[illegible] آپ نے [illegible] جو [illegible] اور اس
> [illegible] قدرت [illegible] ہاتھ سے [illegible] دور کرنے کی [illegible] طاقت نہیں رکھتے [illegible]
> [illegible] ہمارے لئے [illegible] ہے اور اگر [illegible] تو [illegible] کے تمام
> [illegible] آباد ہو گئے اور [illegible] کے ساتھ [illegible] گیا ہے [illegible]
> [illegible] اور [illegible] جانوں سے [illegible] تو انہوں نے [illegible] کی طرف [illegible]
> [illegible] ہیں۔"

پس سلطان ان اشعار سے [illegible] اور اسے بیٹھنے کی اجازت دی اور اس نے بیٹھنے سے قبل [illegible] کہا تو ان کے تمام مطالبات کو لے کر غرناطہ کی طرف واپس [illegible] جائے گا پھر اس نے [illegible] ان کے [illegible] اور جو کچھ انہوں نے مانگا تھا [illegible] دے کر واپس کر دیا۔

قاضی ابوالقاسم شریف کا بیان: [illegible] قاضی ابوالقاسم شریف بھی اس کے ساتھ تھے ان کا بیان ہے کہ [illegible] کے متعلق [illegible] کہ اس نے سلطان کو سلام کرنے سے قبل اپنی سفارت مکمل [illegible] اس شعر [illegible] [illegible] حکومت اندلس [illegible] غرناطہ [illegible] نے جنگ کی [illegible] سلطان کا [illegible] تھا اور اس کے [illegible] بیعت [illegible] اس کے ساتھ شامل [illegible] اور سلطان نے [illegible] کی طرف جانے کا وقت مقرر کیا اور [illegible] پر [illegible] اس نے [illegible] کی بیعت [illegible] حکومت [illegible] اور سلطان محمد نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف [illegible] اور اس نے مغرب میں سلطان ابو سالم کے [illegible] سلطان [illegible] اور اس کے بھائی ابو عنان کے زمانے میں اس کا [illegible] کے ہاں [illegible] میں تھا۔

ابن الخطیب کی اسیری اور حکومت کے ذمہ داروں نے اس وقت ابن الخطیب کو قید کر دیا اور اسے قید خانے میں لے گئے اور جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ ابن الخطیب کی موجودگی سے دربار اندلس کے ساتھ ہی نہایت اچھے دوستانہ تعلقات تھے اور وہ سلطان ابو سالم کی خدمت میں حاضر تھا جب اس نے وزیر آنے کے اثر [illegible] سلطان کی [illegible] اسے خوبصورت کر کے دکھایا کہ وہ اس سے اپنی مطلب کو وہ دور کرتے تھے۔ اور ان کے شخصوں کو جو وہاں تھا بعد میں جب [illegible] مغرب کی حکومت کی خواہش کریں کے وہ کے ذمہ دار ہے تو ان نے اس کی بات قبول کر لی اور اس نے اہل اندلس سے مظفر کی کروائی کے پاس آنے کے لئے ان کے راستے میں سہولت پیدا کر لی اور اس نے اپنے اہم شخصوں میں سے شریف ابوالقاسم تلمسانی کو بھیجا اور اس نے سمجھا ابن الخطیب کی رہائی اور اسے قید خانے سے آزاد کرنے کا پیغام بھیجا تو اس نے اسے آزاد کر دیا اور وہ وہاں آ کر تک شریف ابوالقاسم کے ساتھ آیا اور وہ سلطان کے سامنے اس دوران میں چلا اور وہ مغرب میں سامنے نہ پہنچ سکے جب وہ وہاں اس کی آمد پر خوش ہوا اور ایسے ہی نئے کے۔ پھر اس کی ملاقات کو پالا اور اسے بہت کری کے سے تھا اور جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ابن الخطیب نے اپنا قصیدہ [illegible] یہ کہ سلطان سے مدد مانگتے ہیں اس نے اس [illegible] کیا اور وہ جو وہاں تھا اور اسے مکان دیا اور یہ بیان ہو چکا ہے پھر اس نے اس کی تعظیم و تکریم کی اور اسے خوشحال کر دیا اور اس کے ہمراہ آنے والوں سے [illegible] دیا گیا۔ جب آ گیا اور بیٹے وہ چھ مہینے کے بعد [illegible] سے ابن الخطیب کی زندگی خوشحال ہو گئی اور اس نے سلطان سے مراکش کی جانب کی طرف جانے اور وہاں حکومت کے آثار سے مطلع ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور حال بالکل درست تھے پس تو انہوں نے بہت خوب کر لئے۔ سلطان ابوالحسن کی قبر پر کھڑا ہوا اور اس کے تو قبر میں اپنا قصیدہ لکھا جس میں اس کا مرثیہ کہتا ہے اور قبر طلبی اس کی جو کچھ وہاں کو پہنچا تب تک مطلع [illegible]

[illegible] اس کا حصہ [illegible] ہوئی ہے تو اس کے حالات اس کی شخصیت کے تمام مقام ہو گئے ہیں جب سامنے کو جب وہ بات میں آ گئے ہیں اس کی کتاب تو ہے اور دین کے آ کر ہیں تو

سلطان ابو سالم کی سفارش جس سلطان ابو سالم نے اس بارے میں والی اندلس کو سفارش کی تو انہوں نے اس کی سفارش قبول کی اور وہ اور سفر سے پہلے کہا کہ سلطان سے ملاقات کر لو اور سلطان محمد مخلوع ۲۳ برس کا تھا اپنے ملک اندلس کی طرف واپس آ گیا جیسا کہ اس کے حالات میں بیان ہو چکا ہے اور وہ جب اس کے ساتھ دو وزیر بیچھے رہ گئے تھے اس نے ان کے متعلق پیغام بھیجا اور اس وقت کے حکمران سلطان ابو بکر بن بن نے ابن الخطیب کو عمارت سے ابو عمر عثمان بن یحییٰ کی گرفتاری کے لئے بھیجا اور سلطان اس کی آمد پر خوش ہوا اور اسے وہاں دونوں کا معاملہ پوچھا کہ وہ اپنے گھر شخصوں کے ساتھ تھے اور عثمان بن یحییٰ مرکزیوں کا شیخ اور دن کا انتہائی ہو چکا تھا جب اس نے حاکم غرناطہ میں سے رہائی طلب کی تو وہ اپنے باپ کے سواروں کے ساتھ ہوئے کے پاس چلا گیا اور پہنچا وہاں سے کنارے کی طرف گیا اور عثمان دارالحرب میں تقسیم کیا اور اس نے خوب بہت میں سلطان کی مصاحبت کی اور اس کی خوب خدمت گزاری کی اور وطالفیہ کے باشندے یہ جنے سے وہیں ہونے کے بعد اس سے منحرف ہو گئے اور اسے چھوڑ کر ہی کے ملک کی سرحدوں پر آ گئے اور انہوں نے قریبی علاقے سے اس بارے میں گفتگو کی وہ وہاں ان سرحدوں میں سے جنہوں نے ان کی اطاعت کی ہے کیا

ایک معبد پر قبضہ کر لیا جہاں سے وہ حج کا انتظار کر رہے۔

ابن خلدون کے ساتھ سلطان قلوط کی گفتگو : اس دوران میں سلطان محمد نے مجھ سے گفتگو کی اور میرے اور عمر بن عبداللہ کے درمیان ایک پیغام رسانی جاری تھی جس نے عمر بن عبداللہ کی جانب سے سلطان کے ساتھ دوستی کی ابتدا کے امید سے [illegible] وہ کوشش کر رہے کیونکہ انہوں نے [illegible] کا ارادہ [illegible] تو انہوں نے مجھے مخصوص [illegible] اور سلطان قلوط اس پر [illegible] بن [illegible] کے ساتھ [illegible] اور اس نے [illegible] کا ارادہ کیا تھا انہوں نے [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] کے سواروں کے پاؤں رکھنے کی [illegible] سلطان نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] سلطان [illegible] خلوت میں [illegible] اور [illegible] قید کیا تھا اور [illegible] کی خواہشات پر غلبہ حاصل تھا اور جب ابن الخطیب سلطان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور سلطان [illegible] کے حضور [illegible] کے ہوئے [illegible] پر [illegible] اور [illegible] سلطان سے [illegible] اور درخواست کرتے [illegible] اس کی حکومت کے [illegible] کی [illegible] تو [illegible] سے انتقام [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کیا۔

بھائیوں اور [illegible] کو بیٹا [illegible] ابن الخطیب نے [illegible] سلطان کی [illegible] اور اس نے حکومت کا [illegible] کے [illegible] اور [illegible] نے اس [illegible] شراب [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] ابن الخطیب [illegible] اس کی طرف [illegible] اور اس سے امید [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور سلطان نے [illegible] کو اس سے قتل [illegible] کرنے [illegible] اور سلطان ان کے قتل [illegible] اور [illegible] ابن الخطیب [illegible] تو اس نے اس [illegible] پاس [illegible] اور ان [illegible] کے بادشاہ سلطان [illegible] سلطان ابو الحسن نے [illegible] اور عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن بن سلطان ابو علی [illegible] انہوں نے [illegible] میں [illegible] اور جب وہ [illegible] میں [illegible] اور [illegible] سے [illegible] وزیر عمر بن عبداللہ [illegible] کا [illegible] تھا اس کا [illegible] طرح [illegible] مجبور [illegible] چلے [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] تو اس نے ان [illegible]۔

شیخ الغزاۃ علی بن بدرالدین کی وفات : اور شیخ الغزاۃ علی بن بدرالدین کی وفات ہوئی تو عبدالرحمٰن [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] کے بعد [illegible] حکومت میں [illegible] تھا تو سلطان [illegible] سے [illegible] اور ان سے اپنے [illegible] کرنے لگا اور [illegible] کے [illegible] کرتے اور ابن الخطیب [illegible] سلطان نے [illegible] یفلوسن [illegible] کو گرفتار کرنے [illegible] اس نے [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] ابن الخطیب [illegible] ہو گئی [illegible] اس بارے میں [illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] کی طرف

مائل ہے اور انہیں نے اسے اس کے متعلق برافروختہ کر دیا ہے پس اس نے اندلس سے مغرب جانے کا ارادہ کر لیا اور سلطان ابن سے قریبی سرحدات کی دیکھ بھال کے لئے اجازت طلب کی اور اپنے سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ ان کی طرف روانہ ہو گیا اور اس کے ساتھ اس کا وہ بیٹا بھی تھا جو سلطان کا دوست تھا اور وہ اپنے ارادے کے مطابق چلا گیا اور جب وہ جبل الفتح کے سامنے اس بندرگاہ پر آیا جو کنارے کی طرف جانے کی گزرگاہ ہے تو وہ اس کی طرف مائل ہو گیا پس سواروں کا لیڈر اسے ملنے کے لئے گیا اور سلطان عبدالعزیز نے اسے اس بات کا اشارہ کیا ہوا تھا اور اسی وقت اس کی طرف بحری بیڑے کو بھیجا تو وہ سبتہ کی طرف چلا گیا جہاں اس کی بہت پذیرائی ہوئی پھر وہ سلطان کے پاس جانے کے لئے چلا اور ۷۷۳ھ میں تلمسان میں اس کے پاس آیا پس حکومت اس کی آمد کی خوشی میں جھوم اٹھی اور سلطان نے اپنے خواص کو اس کی ملاقات کے لئے بھیجا اور اسے اپنی مجلس میں ایک قابل رشک جگہ دی اور اپنی حکومت میں ایک باعزت مقام عطا کیا

ابو یحییٰ بن مدین کو اس کے اہل وعیال کی تلاش میں روانہ کر دیا اور اسی وقت اپنے کاتب ابو یحییٰ بن مدین کو اس کے اہل وعیال کی تلاش کے لئے سفیر بنا کر اندلس کی طرف روانہ کیا اور وہ انہیں نہایت عزت کے ساتھ لایا اور پرسکون حالات میں سے گزرا گیا پھر حاسدوں نے اس کی شان میں شور وغل کیا اور اس کے سلطان کو اس کی لغزشوں کی جستجو کے لئے اکسایا اور انہوں نے اس کی طبیعت کی کمزوریوں اور پارسائی کی قلت کو جمع کیا اور جو دلوں میں پوشیدہ کئے ہوئے تھا کو ظاہر کر دیا اور اس کے دشمنوں کی زبان پر وہ باتیں چل گئیں جو زندقت (بے دینی) کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ انہوں نے انہیں شمار کیا اور اس کی طرف منسوب کیا اور ان باتوں کو اندلس کے قاضی حسن بن حسن کے پاس فیصلے کے لئے لے جایا گیا تو اس نے ان کی طرف توجہ کی اور اس پر زندقت کا فیصلہ دیا اور حاکم اندلس نے بھی اس کے بارے میں اپنی رائے پر نظر ثانی کی اور قاضی ابوالحسن نے سلطان عبدالعزیز کو اس زندقت ریکارڈ کے مطابق اسے سزا دینے اور اس کے بارے میں حکم الٰہی نافذ کرنے کا پیغام بھیجا تو وہ بھی مایوس ہو گیا اور اپنی پناہ اور اپنے عہد کے توڑنے پر برا منایا اور انہیں کہا کہ تم نے اس وقت اس سے کیوں انتقام نہ لیا جب وہ تمہارے پاس تھا اور تم اس کے حال سے واقف تھے اور اب رہی میری بات تو جب تک وہ میری پناہ میں ہے کوئی آدمی اس تک نہیں پہنچ سکتا پھر اس نے اسے اور اس کے بیٹوں اور اس کے ساتھ آنے والے اندلسی سواروں کو بہت سے وظائف اور جاگیریں دیں۔

سلطان عبدالعزیز کی وفات اور جب سلطان عبدالعزیز ۷۷۴ھ میں فوت ہوا اور بنو مرین مغرب کی طرف لوٹ آئے اور انہوں نے تلمسان کو چھوڑ دیا تو وہ حکومت کے منتظم وزیر ابوبکر بن غازی کی رکاب میں چلا اور فاس میں ٹھہرا اور اس نے بہت سی جاگیریں خریدیں اور مکانات کی تعمیر اور باغات کے لگانے میں احتیاط وحکمت کے ساتھ منہمک ہو گیا اور حکومت کے منتظم نے ان علامات کی نگرانی کی جن کے لئے سلطان مرحوم نے اس کے لئے حکم دیا تھا اور مسلسل اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ وہ واقعات ہوئے جنہیں ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان عبدالعزیز کے فوت ہونے اور اس کے بیٹے سعید کی بیعت ہونے اور ابوبکر بن غازی کے اس پر قابو پانے اور بنی مرین کے مغرب کی طرف واپس جانے کے حالات

سلطان عبدالعزیز کو بچپن سے [illegible] میں مبتلا تھا۔ یہی وجہ ہے سلطان ابوسالم نے بیٹوں کے ساتھ رندہ بھیج دیا تھا اور جب وہ جوان ہوا تو اپنی بیماری سے صحت یاب ہو گیا اور اس کا جسم تندرست ہو گیا پھر تلمسان میں [illegible] بیماری نے آ لیا اور اس کی لاغری میں اضافہ ہو گیا اور جب فتح مکمل ہو گئی اور اس کی سلطنت مضبوط ہو گئی تو اس کی تکلیف بڑھ گئی اور اس نے بڑے صبر سے مرض کو برداشت کیا اور لوگوں کے خوف سے اسے لوگوں سے چھپائے رکھا اور تلمسان سے باہر اس کا پڑاؤ مغرب جانے کے لئے متحرک ہو گیا اور وہ [illegible] کو اپنے اہل و عیال کے درمیان آدھی رات کو فوت ہو گیا اور [illegible] نے وزیر کو بتایا تو وہ اس کے بیٹے محمد سعید کو لے کر پردے سے نکلے ہوئے لوگوں کے پاس آیا اور اس نے لوگوں سے اس کی خلافت کے ساتھ بیعت لی اور ان کے متعلق بات کی اور اس نے بچے کو ان کے سامنے ڈال دیا تو وہ روتے ہوئے اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس سے عہد کرنے لگے اور بیعت کے لئے اس کی طرف جلدی کرنے لگے اور انہوں نے اسے [illegible] پھر وزیر نے سلطان کے جسم کو اس کی لکڑیوں پر نکالا [illegible] اور اس نے لوگوں کو جانے کی اجازت دی تو وہ فوج در فوج اپنے شہروں کی طرف گئے پھر وہ [illegible] کے لئے سوار ہوئے اور تیزی کے ساتھ مغرب کی طرف گئے اور [illegible] پھر تیزی سے [illegible] کی طرف گئے اور [illegible] اپنے باپ کے محل میں [illegible] بیعت کے لئے بٹھایا اور حسب دستور شہروں کے وفود اس کی بیعت کے ساتھ آئے اور وزیر ابوبکر بن غازی نے اس پر قابو پا لیا اور اسے اس کے محل میں چھپا دیا اور اسے اپنی سلطنت کے کاموں میں دخل دینے سے روک دیا اور ملک میں تصرف کرنے میں منفرد ہو گیا اور اس نے جہات میں عامل مقرر کئے اور قبیلے کی [illegible] پر [illegible] اور مغرب کی حکومت کی اصلاح میں مشغول ہو گیا یہاں تک کہ وہ حالات ہوئے جن کا ہم ذکر کریں گے۔

فصل

تلمسان اور مغرب اوسط پر ابوحمو کے قابض ہونے کے حالات

سلطان عبدالعزیز کی وفات کے بعد جب بنو مرین تلمسان سے روانہ ہوئے اور ان کا لشکر آگے [illegible] اٹھے ہوئے اور انہوں نے ابو [illegible] سلطان کی وفات کے بعد جب بنو مرین تلمسان سے روانہ ہوئے اور ان کا لشکر آگے تو حمایت [illegible] اٹھے ہوئے اور انہوں نے ابراہیم بن سلطان ابوتاشفین کو جس نے اپنے باپ کی وفات کے وقت سے [illegible] ان کی حکومت کی کفالت میں پرورش پائی تھی تلمسان کا امیر بنا لیا جنہوں نے ان کے [illegible] کی اور اسے محل کے عبداللہ کے [illegible] بن منصور کے ساتھ بھیجا اور مغرب میں [illegible] تھے انہیں ان دونوں کے ساتھ [illegible] خدمت کے وقت [illegible] بھیجا [illegible] امیر مقرر کیا اور وہ اپنے شہروں کو واپس چلے گئے اور ابوحمو [illegible] سلطان عبدالعزیز [illegible] جمع کیا تھا اور اس نے اپنے امراء اور مددگاروں میں شامل کر لیا تھا اور جب سلطان کی وفات ہو گئی تو [illegible] سے نکل کر شہر [illegible] پہنچ گیا اور جب بنو مرین ان کے پاس سے نکل کر شہر سے باہر چلے گئے تو [illegible] اپنے آقا ابوحمو کی دعوت کا [illegible] کر کے [illegible] کے باشندوں میں سے ایک [illegible] لوگوں کے [illegible] کے پاس آئی اور انہوں نے خواص [illegible] بیعت [illegible] اور ابراہیم بن ابی تاشفین نے [illegible] بن منصور [illegible] عبداللہ کے ساتھ ان سے [illegible] سلوک کیا تو انہوں نے ان کا [illegible] اور [illegible] مغرب کی طرف [illegible] آ گیا اور [illegible] عبداللہ [illegible] سے ابوحمو نے مدد [illegible] انہوں نے [illegible] تک [illegible] اپنے [illegible] اپنے بیٹے ابوتاشفین [illegible] کے پاس [illegible] تو وہ اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] تلمسان آیا [illegible] سے ان [illegible] الاول [illegible] میں آیا اور [illegible] کا [illegible] اور [illegible] اپنے امراء [illegible] کو گرفتار کر لیا جنہوں نے [illegible] کیا تھا اور ان کے متعلق [illegible] نے انہیں قتل کر دیا اور [illegible] حکومت اور سلطنت [illegible] مرین کے مددگاروں نے [illegible] پناہ لی [illegible] کے بعد وہاں ان پر غلبہ پا لیا [illegible] مغرب اوسط کے مضافات اور شہروں میں بنو مرین کی دعوت کا [illegible] اور جیسا کہ ہم نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے ابوحمو کا امیر بن گیا [illegible]

اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا اس نے جلدی کی جب امیر عبدالرحمن نے خروج کیا تو [illegible] اپنا ارادہ بدل لیا اور اس کام نے اسے اس بات سے غافل کر دیا۔

فصل

امیر عبدالرحمن بن ابی یفلوسن کے مغرب کی طرف جانے اور بطویہ کے اس کے پاس آنے اور اس کے کام کے ذمہ دار بننے کے حالات

[illegible] جمادی [illegible] میں اپنے [illegible] کی طرف [illegible] گیا اور بطویہ نے اس کے لئے اس سے [illegible] کی اطاعت [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کرنے سے [illegible] بھاگ کر اس کے پاس آ گیا تھا [illegible] کے تحت [illegible] اور اس کی حکومت کا [illegible] بن گیا اور اس کے باپ کا صاحب محمد بن غریب بھی اس کے پاس پہنچ گیا اور [illegible] نے اسے [illegible] پایا اور اسے اپنی وزارت پر مقرر کیا اور اسے اپنے ملک کی [illegible] اور وہاں پر غالب آ گیا اور [illegible] پر قابض ہو گیا اور [illegible] تک پھیلی ہوئی تھی یہاں تک کہ اس [illegible] آفت آئی [illegible] اپنے بادشاہوں کے [illegible] کرتا تھا اور سلطان ابوالحسن کے [illegible] سلطان ابوعلی کے بیٹوں پر غیرت کھاتے تھے اور اپنے معاملے کے بارے میں ان سے خائف تھے۔

امیر عبدالرحمن کا اندلس پہنچنا: اور جب امیر عبدالرحمن اندلس پہنچا تو ابن الخطیب نے اسے پسند کیا اور اپنے مقصود کے لئے چن لیا اور حکومت میں اس کے مقام و مرتبہ کو بلند کر دیا اور سلطان کو اس بات کی ترغیب دی کہ وہ اپنے [illegible] زناتہ کے [illegible] مقرر کرے اور اس نے قوت حاصل کرنے کا [illegible] جب سلطان عبدالعزیز [illegible] امیر [illegible] اور ابن الخطیب اس کے سلطان کے پاس [illegible] کے لئے [illegible] اس نے اس کے ساتھ عبدالرحمن بن ابی یفلوسن [illegible] قید کرنے [illegible] کرنے والا تھا قید کرنے [illegible] اور [illegible] ابن الخطیب نے اپنے لشکر کو [illegible] اور سلطان کو ان دونوں کے خلاف [illegible] یہاں تک کہ ابن الاحمر نے ان دونوں پر حملہ کر دیا اور اس نے سلطان عبدالعزیز [illegible] میں مغرب کا حاکم تھا [illegible] ایام میں ان دونوں کو قید کر دیا [illegible] سلطان نے اسے [illegible] اپنے [illegible] میں جلدی کی اور ابن الاحمر نے اپنے [illegible] کے متعلق [illegible] تو اس نے [illegible] اس کے پاس بھیج دیا اور وہ سلطان کے مددگاروں میں شامل ہو گیا۔

سلطان اور ابن الاحمر کے درمیان عداوت: پھر سلطان اور ابن الاحمر کے درمیان پختہ عداوت ہو گئی اور سلطان نے اندلس کی حکومت میں دلچسپی لی اور ... اسے اس امر پر اکسایا اور جب اس نے تلمسان سے مغرب کی طرف اس کی واپسی پر اس بات کا وعدہ کیا اور یہ بات ابن الاحمر کی طرف منسوب کی گئی تو اس نے سلطان کی طرف یہ شکایت بھیجی جس نے تحقیق بھی نہ کی تھی کیا جس میں اس نے اندلس کا جدید تحائف اور گھوڑے اور سامان اور خوبصورت گھوڑے اور عجم کی قیدی اور لونڈیاں بھی بھیجیں اور اس نے اپنے ایلچیوں کو بھی تحائف دے کر بھیجا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے وزیر ابن الخطیب کو اس کے سپرد کر دے لیکن سلطان نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور اس سے ناواقف بن گیا اور جب وہ فوت ہو گیا تو وزیر ابن غازی خود مختار امیر بن گیا اور ابن الخطیب اس کے پاس آ گیا اور ابن الاحمر نے جس طرح سلطان کے ساتھ اس کے بارے میں بات کی تھی اسی طرح اس سے بھی بات کی لیکن اس نے انکار کر دیا اور اس نے اس سے برا منایا اور اس کا بہت برا جواب دیا اور اس کے ایلچی اس کے پاس واپس آ گئے اور وہ اس کی حکومت سے خوفزدہ ہو گیا پس ابن الاحمر نے اسی وقت عبدالرحمن بن ابی یفلوسن کو رہا کر دیا اور اسے اپنی فوج کے ساتھ سوار کرایا اور وہ ساحل غبیرہ پر آ گیا اور اس کے ساتھ وزیر مسعود بن ماسای بھی تھا۔

جبل الفتح پر حملہ: اور اس نے جبل الفتح پر حملہ کیا اور اپنی فوجوں کے ساتھ اس سے جنگ کی اور عبدالرحمن ... بطویہ میں آ گیا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر مسعود بن ماسای تھا اور بطویہ قبائل اس کے پاس آ گئے اور انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور اس کی حفاظت کی اور جب اس کی خبر وزیر ابوبکر بن غازی کو پہنچی تو اس نے اپنے عمزاد محمد بن عثمان کو سبتہ پر امیر مقرر کیا اور اس کی سرحدوں کو بند کرنے کے لیے بھیجا کیونکہ اسے ان کے متعلق ابن الاحمر کا خوف تھا اور وہ فاس سے آیا اور فوجوں کے ساتھ تیار ہوا اور اس نے بطویہ میں عبدالرحمن سے مقابلہ کیا اور کئی روز تک اس سے جنگ کی پھر تازا کی طرف لوٹ آیا پھر ... امیر عبدالرحمن نے تازا میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور وزیر فاس آ کر شہر کی نشست پر بیٹھ گیا اور وہ اپنے دشمن کو روکنے کے لیے تازا کی طرف واپسی کا ارادہ کرتے ہوئے تھا کہ اسے سلطان ابو العباس احمد بن ابی سالم کی بیعت ہونے کی خبر ملی جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

سلطان ابوالعباس احمد بن ابی سالم کی بیعت ہونے اور حکومت میں اس کے خود مختار اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

جب محمد بن عثمان سبتہ کی بندرگاہ پر اپنے مقاصد کو پورا کر کے اور ابن الاحمر کی تجاویز سے متعلق خوش ہو کر اس کی ملاقات کے لئے آیا تو اس وقت ابن الاحمر نے جبل الفتح کا محاصرہ کیا ہوا تھا [illegible] اور ان کے محمد بن عثمان کے درمیان پہلے ہی سے [illegible] مراسلت ہوتی تو اس نے اسے معاہدہ [illegible] اس کے عمال نے اس کے [illegible] کی تھی اسے برقرار [illegible] اسی طرح ابن الاحمر نے [illegible] سے متعلق جو [illegible] کیا [illegible] سلطان ابی سالم کی بیعت [illegible] سلطان [illegible] کی [illegible] کا [illegible] اور [illegible] کی بیعت [illegible] بیعت میں [illegible] سلطان [illegible] نے اپنے باپ کے [illegible] پورا کرنے کے [illegible] میں اسے [illegible] اور [illegible] جب [illegible] عبدالرحمن بن [illegible] ابن الخطیب [illegible] کے پاس [illegible] محمد بن عثمان [illegible] کتاب [illegible] سے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اس کے [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] کے [illegible] سلطان ابو [illegible] کے ساتھ تعلق [illegible] محمد بن عثمان [illegible] کے درمیان [illegible] حکومت [illegible] کی امید کی۔

محمد بن عثمان کی سبتہ کو روانگی [illegible] سبتہ [illegible] اس [illegible] کا قصد کیا اور

ابو العباس احمد بن سلطان ابو سالم کو اس کی جگہ سے بیٹوں کے ساتھ بلایا تو اس نے اس کی بیعت کی اور لوگوں کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا اور اس نے زین مرین سے بیعت کی تحریر طلب کی تو انہوں نے وہ تحریر دی اور اس نے اہل جبل سے گفتگو کی تو انہوں نے بیعت کر لی اور ابن عمران سے علیحدہ ہو گیا اور محمد بن عثمان نے اسے جبل الفتح سے دست بردار ہونے کا پیغام بھیجا اور انہوں نے اس کے باشندوں سے اس کی اطاعت کی طرف رجوع کرنے کی بات کی تو وہ ماقبہ سے اس کی طرف گیا اور اس میں داخل ہو کر اس پر قابض ہو گیا اور اس نے ماوراء مغرب کے علاقے سے بنی مرین کی حکومت کا تختہ الٹا دیا اور اس نے سلطان ابو العباس کو تقویت دی اور اندلس کے غازیوں کی فوج سے مدد دی اور وہاں کے امر کی اطاعت کے لئے اس کے پاس مال لے کر گیا اور محمد بن عثمان نے فاس سے چلنے اور اپنے عم زاد وزیر کو دوبارہ کرتے وقت اس سے سلطان کے بارے میں گفتگو کی کہ وہ لوگوں کے لئے ایسا امام بنائے جس کی طرف لوٹ کر وہ رجوع کریں اور وہ تھا معاملہ اس پر چھوڑ دیں اور اس نے اس بارے میں اس سے مشورہ لیا اور وہ کسی قسم کے فیصلے پر ثابت نہ ہوئے پس جب وہ اس سواری پر سوار ہوا اور یہ معاملہ پیش ہوا تو وزیر نے اسے خلاف واقعہ بات سوچی کہ اس نے مشورے کے بغیر ہی یہ کام کیا ہے اور اس کی اجازت سے گویا یہ [illegible] ہے کہ ان دونوں کے درمیان کیا گفتگو ہوئی اور وزیر اس کی تکذیب کرنے لگا اور لوگوں کے سامنے اس تہمت سے براءت کا اظہار کرنے لگا جو اس نے اس پر لگائی تھی اور اس نے اس امر کی نگرانی کے بارے میں اس سے موافقت کی اور اس نے ابو العباس کو بیٹوں کے ساتھ اس کی جگہ پر نگرانی کے تحت واپس کر دیا اور محمد اور محمد بن عثمان نے اس بات سے انکار کیا اور لوگوں کو اس پر متفق ہونے سے روکا۔

قیدی بیٹوں کو اندلس بھیجنا اور اسی دوران میں کہ وزیر اس بات کا قصد کر رہا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ محمد بن عثمان نے تمام قیدی بیٹوں کو اندلس روانہ کر دیا ہے اور وہ اسی امر کی اطاعت کر رہا تھا تو اس نے غم کے باعث سر جھکا لیا اور اپنے عم زاد اور اس کے سلطان سے اعراض کر لیا اور اس نے [illegible] کہ اپنے دشمن سے فارغ ہو کر ان کی طرف جائے جس اس نے امیر عبدالرحمن سے مقابلہ کیا اور اس کی نظر بندی کر دی اور محمد بن عثمان نے مغرب کی حکومت کے بارے میں [illegible] نے قابو پا لیا اور اسے سلطان ابن الاحمر اور اس کی فوج کی اس حفاظت سے نکلے [illegible] یوسف بن سلیمان بن عثمان بن ابی العلاء نے [illegible] کے ساتھ جس سے وہ مانوس تھا اور [illegible] اندلس [illegible] گیا اور ابن الاحمر نے اپنے ایلچیوں کو امیر عبدالرحمن کی طرف اپنے عم زاد سلطان ابو العباس احمد کے ساتھ جنگ آزمائی کرنے اور اس کے اسلاف کے منصب فاس کے بارے میں اس کی مدد کرنے اور اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا [illegible] دونوں کے اکٹھا ہونے کے لئے اور ان دونوں کے درمیان اتفاق اور تعلق پیدا کرنے کے لئے بھیجا اور یہ کہ وہ عبدالرحمن کو اپنے اسلاف کے ملک کے لئے چن لے تو وہ دونوں روانہ ہو گئے اور سلطان محمد بن عثمان اور اس کا سلطان تازی کی طرف گئے اور انہوں نے اس کی طرف جانے میں وزیر کی مخالفت کی اور وہ عمر بن عبدالحلیم کے پاس پہنچ گئے اور وزیر کو تازہ کے محاصرے میں اپنی جگہ پر خبر پہنچی تو اس کا چارہ منتشر ہو گیا اور فاس کی طرف لوٹ آیا اور کدیۃ العرائس میں اترا اور سلطان ابو العباس [illegible] پہنچ گیا جس وزیر اپنی فوجوں کے ساتھ ان کے پاس آیا اور وہ بھی پہاڑ کی چوٹی سے پورے ارادے کے ساتھ اس کی طرف چڑھ آئے اس کے میدان میں لڑائی چھڑ گئی اور اس کے پیچھے سے فوج کا ساتھ شکست کھا گیا اور شکست کھا کر الٹے پاؤں واپس آ

کیا اور بلد کو لوٹ لیا گیا اور جدید شہر میں آ گئے اور ان سے وزیر حسن نے عربوں کو بلایا کہ ان کے لئے زناتہ میں قوم کے باہر پڑاؤ کریں اور اپنی فوجوں کے ساتھ ان کے قصبوں کی طرف نکلے۔

امیر عبدالرحمٰن کا محاصرہ: جب امیر عبدالرحمٰن نے اپنے ساتھی احلاف عربوں کے ساتھ تازا سے اس پر حملہ کیا اور انہیں صحرا کی طرف دھکیل دیا اور انہیں عرب اور زناتہ فوجوں کے ساتھ سلطان ابوالعباس احمد کے قریب ہو گیا اور انہوں نے اپنے اسلاف کے مددگاروں بنو عریف کو ان کی قبر پر بہ قصر یوسف کی پیغام بھیجا اس تعرض سے بلندی اس نے طویل مدت کی جس وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے اسے اپنے پوشیدہ امراء بتا دیا تو اس نے انہیں اتفاق و اتحاد کا مشورہ دیا جس اور ان کی تجویز پر متفق ہو گئے اور دونوں نے اتفاق کرنے اور اپنے دشمن کے خلاف ان سے جنگ کرنے پر حلف اٹھایا اور جدید شہر کے ساتھ اس کے جنگ کرنے کے وقت موجود تھا کیونکہ اسے اس پر قدرت حاصل ہے اور وہ ذوالقعدہ ۷۸۴ھ میں اپنی فوجوں کے ساتھ کدیۃ العرائس کی طرف چلا گیا اور وزیر اپنی فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا جس نے ان کا محاصرہ کر لیا اور دونوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی پھر دونوں فوجیں اپنے اپنے ساتھ اور دونوں کے ساتھ ان کی طرف بڑھیں تو اس کے میدان میں کھلبلی مچ گئی اور اس کی فوجیں شکست کھا گئیں اور اس کا گھیراؤ ہو گیا اور وہ وزیر کے قتل ہونے کے بعد جدید شہر کی طرف چلا گیا اور سلطان ابوالعباس نے کدیۃ العرائس میں اپنا پڑاؤ کیا اور امیر عبدالرحمٰن اس کے مقابلہ میں اترا اور انہوں نے محاصرہ کرنے کے لئے جدید شہر پر چڑھائی کی اور باب الفتوح اور قباب کی جنگ کی اور انہیں سلطان ابن الاحمر کے تیر انداز جوانوں کی مدد پہنچی اور انہوں نے ابن الخطیب کی خاص کی جگہوں کے متعلق غلط خط کیا جب انہوں نے ان کو ... اور ان میں فساد کیا اور جب ۷۸۶ھ کا آغاز ہوا تو محمد بن عثمان نے اپنے عمزاد ابوبکر کے ساتھ جدید شہر سے دست بردار ہونے اور سلطان کی بیعت کرنے کے لئے بات کی کیونکہ اس وقت وہ چھوٹا تھا اور وہ اس کے خواص سے باہر ہو گیا تھا اور ماں نے سے علیحدہ کر دیا تھا تو اس نے اس کی بات قبول کی اور امیر عبدالرحمٰن نے ان پر مراکش کے مضافات سے دست برداری کی شرط عائد کی اور ... کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اس بات کے ساتھ اس کی طرف گیا اور ... میں داخل ہونے کو پوشیدہ رکھا اور وزیر ابوبکر سلطان ابوالعباس احمد کی طرف گیا اور اس کی بیعت کی اور اس سے امان طلب کی اور وزارت سے کے لئے اس کا عہدہ بحال کر دیا تو اس نے اسے امان دے دی۔

سلطان ابوالعباس کا جدید شہر میں داخلہ: اور سلطان ابوالعباس احمد جدید شہر میں ... محرم کو داخل ہوا اور امیر عبدالرحمٰن اسی دن مراکش کی طرف گیا اور اس پر قابض ہو گیا اور قتل کی ... علی بن ذکریا اور وزیر ابن ماسای اس کے ساتھ کوچ کر گئے پھر اس سے الگ ہو گئے اور ابن ماسای اس کی وجہ سے جو سلطان ابوالعباس نے اس سے لیا تھا اس کی طرف آ گیا اور متعدد ... کر کے اندلس چلا گیا اور وہاں ابن الاحمر کی حکومت میں مقیم ہو گیا اور سلطان ابوالعباس اور اس کا وزیر محمد بن عثمان مغرب کی حکومت میں یکا و تنہا ہو گئے اور اس نے اس کے کام اس کے سپرد کر دیے اور وہ اس کی حکومت پر غالب آ گیا اور شوریٰ کا معاملہ سلیمان بن داؤد کے سپرد کر دیا جو جدید شہر سے ابوبکر بن غازی کے مددگاروں میں سے اس کے پاس آ گیا تھا اور اس سے قبل اس نے اسے اس کے قید خانے سے آزاد کر دیا تھا اور اسے منتخب کر لیا تھا اور اپنا کام اس کے سپرد کر دیا تھا تو اس نے زیادہ مشاورت کر کے چھوڑ دیا اور وہ سلطان ابوالعباس کے پاس جدید شہر میں اس کے محاصرے کی جگہ پر چلا گیا لیکن جب اس

کی حکومت منظم ہوگئی تو اس نے وزیر محمد بن عثمان کو اپنی حکومت کی لگام تھما دی اور شوریٰ کا معاملہ اور مشائخ کی ریاست اس کے پاس آ گئی اور اس کے اور ابن الاحمر کے درمیان محبت منظم ہوگئی اور انہوں نے اس کی حکومت کے فائدہ مندیوں کے مقام کی وجہ سے اپنے تغلق و اہتمام کا کام اس کے سپرد کر دیا اور جب امیر عبدالرحمن مراکش کی طرف گیا تو انہوں نے اس سے عہد شکنی کی اور اس سے غدر کیا کہ پہلا معاہدہ ان کے اسلاف کی حکومت اور مراکش کے بارے میں ہے اور اس نے انہیں معاہدہ پر مجبور کیا اور انہوں نے اس پر حملہ کرنے کی ٹھان لی پھر انہوں نے کوتاہی کی اور ۷۷۶ھ میں ان کے درمیان صلح ہوگئی اور ازمور علاقہ سرحد بن گیا اور انہوں نے اس کی سرحد پر حسان مکی کو امیر مقرر کیا اور وہ اپنی وفات تک وہیں رہا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

ابن الخطیب کے قتل کے حالات

اور جب سلطان ابوالعباس نے اپنے دارالملک جدید شہر پر ۷۷۶ھ میں قبضہ کیا اور اس کا خود مختار حکمران بن گیا اور وزیر محمد بن عثمان اس پر حاوی تھا اور سلیمان بن داؤد اس کا مددگار تھا اور اسکے اور سلطان ابن الاحمر کے درمیان جب طنجہ میں اس کی بیعت ہوئی یہ شرط ہوئی تھی کہ وہ ابن الخطیب کو مصیبت میں ڈالے گا اور اسے اس کے سپرد کر دے گا کیونکہ اس کے بارے میں اس کے پاس شکایت کی گئی تھی کہ وہ سلطان عبدالعزیز کو اندلس کی حکومت کے لئے برانگیختہ کرتا ہے۔

سلطان ابوالعباس کا وزیر ابوبکر کو شکست دینا: جب سلطان ابوالعباس طنجہ سے روانہ ہوا اور جدید شہر کے میدان میں وزیر ابوبکر سے جنگ کی تو سلطان نے اسے شکست دی اور وہ محاصرہ کی پناہ میں آ گیا اور وہ اپنی جان کے خوف سے ابن الخطیب کو بھی اپنے ساتھ جدید شہر میں لے گیا پس جب اس نے شہر پر قبضہ کیا تو کئی روز تک ٹھہرا رہا پھر سلیمان بن داؤد نے اُسے اس کے گرفتار کرنے پر اکسایا تو انہوں نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے قید خانے میں ڈال دیا اور انہوں نے سلطان ابن الاحمر کو اطلاع بھجوائی اور سلیمان بن داؤد ابن الخطیب سے بہت عداوت رکھتا تھا کیونکہ سلطان نے ابن الاحمر کے ساتھ اندلس کے غازی مشائخ کے بارے میں موافقت کی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی حکومت واپس لوٹا دی اور جب اس کی سلطنت منظم ہو گئی تو سلیمان عمر بن عبداللہ کا سفیر بن کر اور سلطان سے اپنے عہد کا تقاضا کرتا ہوا آیا پس ابن الخطیب نے اُسے اس بات سے روک دیا کیونکہ یہ ریاست صرف آل عبدالحق کے شاہی شرفاء کے لئے تھی اس لئے کہ وہ غزاۃ کے سردار تھے پس وہ مایوس ہو کر واپس آ گیا اور اس وجہ سے ابن الخطیب سے ملے رک گیا پھر وہ جبل الفتح میں اپنے مقام امارت اندلس کے قریب چلا گیا اور اس کے اور ابن الخطیب کے درمیان مراسلت ہوتی رہتی تھی اور دونوں ایک دوسرے کو ایسی باتیں لکھتے تھے جو اسے برافروختہ کر دیتی تھیں کیونکہ ان دونوں کے سینوں میں کینہ پوشیدہ تھا۔

سلطان کو ابن الخطیب کی گرفتاری کی اطلاع ملنا: اور جب سلطان کو ابن الخطیب کی گرفتاری کی اطلاع ملی تو اس

نے اپنے کاتب ابو عبداللہ بن زمرک کو ابن الخطیب کے بعد وزیر بنا لیا تھا تو وہ سلطان ابو العباس کے پاس آیا اور اس نے ابن الخطیب کو قید [illegible] اور اس شوریٰ کی مجلس میں بلایا اور اس کے سامنے کچھ باتیں پیش کیں جو اس کے کلام میں پائی ہوئی تھیں جن میں بے دینی [illegible] اور [illegible] عذاب دیا گیا پھر اسے اس کے قید خانے کی طرف بھیج دیا اور انہوں نے اس کے بارے میں [illegible] کے مطابق اسے قتل کرنے کا مشورہ دیا اور بعض فقہاء نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا اور سلیمان بن داؤد نے اپنے مددگاروں میں سے بعض [illegible] کے ساتھ اس کے قتل کے بارے میں ساز باز کی [illegible] وہ رات کو قید خانے میں گئے اور ان کے ساتھ کچھ [illegible] بھی تھے جو دشمنوں کے گروہ میں سلطان ابن الاحمر کے [illegible] کے ساتھ آئے تھے اور انہوں نے اسے اس کے قید خانے میں گلا گھونٹ کر قتل کر دیا اور دوسرے دن انہوں نے اس کے جسم کو نکال کر باب المحروق کے قبرستان میں دفن کر دیا پھر دوسرے دن [illegible] کے پاس پہنچے [illegible] اور اس پر آگ جلائی گئی جس سے اس کے بال جل گئے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور دوبارہ اسے اس کی قبر کی طرف لایا گیا اور اس میں [illegible] اور لوگ سلیمان [illegible] واقعہ پر تعجب ہوئے اور انہوں نے اسے اس کی کمینگی سمجھا اور اس بارے میں [illegible] اور اس کی قوم اور [illegible] بہت عیب چینی ہوئی [illegible] اشعار کہے ان میں سے یہ اشعار بھی ہیں

> "ہم دور ہو گئے ہیں [illegible] نصیحت لائے ہیں اور [illegible] ہم ہڈیاں تھے [illegible] ہم کھانا کھلاتے تھے [illegible] کتنے ہی [illegible] کہہ دو [illegible] موت پر خوش ہو [illegible] جو فوت نہیں ہوگا۔"

فصل

سلیمان بن داؤد کے اندلس جانے اور ٹھہرنے اور وہاں پر وفات پانے کے حالات

جب سلیمان بن داؤد [illegible] نے [illegible] اور اس پر [illegible]

اندلس میں قیام کرنے کے لئے بھاگ جانے کا ارادہ کر رہا تھا اور جب سلطان ابن الاحمر اپنی مہم سے لوٹا اور [۷۷۳ھ] میں سلطان ابی سالم کے پاس جانے کے بعد فاس میں ٹھہرا اور سلیمان بن داؤد نے اس کے ذمہ دار بننے کی امید پر اس سے معاہدہ کیا تو اس نے اس بارے میں اس سے وعدہ کیا کہ وہ اسے اپنی قوم کے مجاہدین زعماء پر مقدم رکھے گا اور جب وہ اپنے ملک کی طرف واپس آیا تو سلیمان بن داؤد [۷۶۱ھ] میں عمر بن عبداللہ کی طرف سے سفیر بن کر غرناطہ میں اس کے پاس گیا اور یہ کہ وہ سلطان سے اس کا معاہدہ پورا کروائے گا مگر ابن الخطیب بیچ میں حائل ہو گیا اور اس بارے میں سلطان سے جھگڑا کیا کہ غازیوں کی سرداری قبیلے کے شرفاء جو بنی عبدالحق سے ہیں کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ اندلس میں ان کی پارٹی کا ایک مقام ہے پس اس وقت سلیمان کی امید ناکام ہو گئی اور وہ اس کی وجہ سے ابن الخطیب سے غصے ہو کر اور اپنے بھیجنے والے کی طرف واپس آ گیا پھر سلطان عبدالعزیز کے زمانے میں اس پر مصیبت آئی اور وہ اپنی موت کے بعد ہی اس سے نجات پا سکا اور اسے ابوبکر بن غازی نے جس نے اس کے بعد امارت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا تھا گرفتار کر دیا کہ اس کی جگہ لینے کا سبب بن گیا اس سے دور رہے جب ابن غازی کا آخری ... سلیمان سے جھگڑا ہوا تو سلطان ابوالعباس بن ابی سالم کے پاس اس کے مکان میں جو جدید شہر کے نزدیک تھا چلا گیا اور یہی اس کی موت کا ایک سبب تھی۔

سلطان کی وزارت تھامنے میں آمد: اور جب [۷۶۱ھ] آیا تو جب سلطان ابوسالم اپنے والد کے ملک میں آیا اور اس کی حکومت مستحکم ہو گئی تو اس نے سلیمان کا مقام بلند کیا اور اسے شوریٰ میں جگہ دی اور اس کے وزیر محمد بن عثمان نے اس سے دوستی کی اور اس نے اپنے لئے بھی یہی چاہا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور وہ اس کے مشورے کی طرف رجوع کرتا تھا اور اس دوران میں وہ اندلس جانے کی کوشش کرتا رہا اور وزیر محمد بن عثمان کے ابن الاحمر سے تعلق پیدا کرنے کے باعث اس کا بڑا کام سلطان ابن الاحمر کا تقرب حاصل کرنا تھا جس پر کام حکومت کے آغاز میں ہی حق ہو گیا اور اس کے بعد اس کی مرضی کے مطابق کام ہوتے رہے یہاں تک کہ اس نے اپنے سلطان کے مقاصد کے بارے میں [۷۶۸ھ] میں وزارت بن عریف کی حیثیت میں اس کی طرف سفیر بن کر جانا چاہا جس طرح سلطان ابن الاحمر نے اس کی وزارت کے زمانے میں اسے بھیجا تھا اور وہ ان لوگوں سے ملا کرتا تھا اور وزارت پر چھا جانے کے بعد اس کے آغاز میں ہی وزارت آیا اور سلطان نے اس کے بڑے جزے کے قائدین کے ساتھ اپنا حصہ طلب کیا ... جب چاہا اپنے ساتھی کے ساتھ اس کی طرف جا سکتا اور وہ ... کے لئے موزوں ... سلطان کا تحریری حکم ... اسے بیٹھا رہا ... دوبارہ سلیمان تو اس نے ابن الاحمر کے پاس قیام کرنے کا ارادہ کر لیا اور ... یہاں تک کہ [۷۶۹ھ] میں فوت ہو گیا۔

فصل

وزیر ابوبکر بن غازی اور اس کے مایرقہ کی طرف جلاوطن کیے جانے پھر واپس آنے اور اس کے بعد بغاوت کرنے کے حالات

جب وزیر ابوبکر بن غازی کا محاصرہ سخت ہو گیا اور اس کے اور اس کے سلطان کے اموال ختم ہو گئے اور اس نے خیال کیا کہ اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو وزیر محمد بن عثمان نے اس کے محاصرہ کی جگہ سے اس کے ساتھ امان اور عزت کی شرط پر شہر سے دستبردار ہونے کے متعلق سازباز کی تو اس نے اسے قبول کر لیا اور وہ سلطان ابو العباس بن ابی سالم کے پاس چلا گیا تو اس نے اسے تحریری امان دے دی اور وہ اپنے گھر کی طرف فاس آ گیا اور اس نے اس کے مقرر کردہ امیر ابو تیمور اور بیٹے وزیر محمد بن عثمان نے قبول کیا اور اس کی بہت حفاظت کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے اسے سلطان ابن الاحمر کے پاس بھیجا اور وہ اس کے ہاں اس کے بیٹوں میں شامل تھا اور سلطان ابو العباس اپنے دارالخلافے میں آیا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور مقبوضات میں اس کے اوامر نافذ ہونے اور ابوبکر بن غازی اپنے گھر میں اپنے حال پر ٹھہرا رہا اور خواص صبح سویرے اس کے پاس آتے اور دل اس کے امید دلانے پر پیچ و تاب کھاتا تھا۔ حتیٰ کہ ارباب حکومت اس سے تنگ پڑ گئے اور بار بار اس کے متعلق چغلیاں ہونے لگیں اور سلطان نے اسے جزائر غساسہ کی طرف واپس بھیج دیا اور وہ وہاں سے کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوتے ہوئے آخر میں مایرقہ چلا گیا اور ایک مدت تک وہاں ٹھہرا رہا اور وزیر محمد بن عثمان کے پاس اس کی باتیں پہنچتی رہیں پھر اس نے اس پر مہربانی کی اور اس نے اسے مغرب کی طرف آنے اور غساسہ میں قیام کرنے کی اجازت دے دی پس وہ [illegible] کے آغاز میں وہاں آیا اور اس کی امارت کو تسلیم کر لیا اور اس سے حملہ کرنے کی رائے معلوم ہوئی اور وہ اپنے عمزاد کے ساتھ جو پوشیدہ حسد رکھتا تھا وہ ظاہر ہو گیا پس اس نے ابن الاحمر سے سمندر کے پار سے بات چیت کی اور تحائف و ہدایا کے ساتھ اس سے ملاقات کی تو اس نے اپنے عمزاد محمد بن عثمان کو لکھا اور اسے آمادہ کیا کہ وہ اس کی مشکلوں کو دور کرنے کے لئے اسے اس کی جگہ کی طرف لوٹا دے تو اس نے انکار کر دیا۔

ونزمار کی سازش: ونزمار بن عریف نے اسی طرح اس سے ایک سازش کی تو اس نے رکنے میں اصرار کیا اور اس نے اپنے سلطان ابوبکر سے عہد شکنی کرنے پر آمادہ کیا تو وہ اس سے بگڑ گیا اور عرب فوجوں کے ساتھ اس کی طرف جانے کی نیت کر لی پس وہ [illegible] سے چلا اور جب ابن غازی کو بھی اطلاع مل گئی تو اس نے عربوں سے کمک طلب کی اور انہیں بلایا پس معقل کے اعراب اس کے پاس پہنچ گئے اور اس نے اپنے اعوان و انصار میں تقسیم کیا اور وہ فاس سے نکلا اور اس نے اپنے آپ کو ان کے درمیان ڈال دیا اور اس نے بعض مسافروں کی طرف جانے کا قصد کیا تو انہوں نے اسے سلطان ابوالحسن کے ایک بیٹے سے مقابلہ کرنے کی وجہ سے امیر مقرر کر لیا اور سلطان نے اس کی طرف کیا اور تازہ میں اترا اور عرب قبائل [illegible] کی فوجوں کے آگے بھاگ گئے اور ابن غازی نے ان کے ساتھ اپنی جان بچائی پھر ونزمار بن عریف نے اتفاق کے بارے میں سلطان کی بات قبول کرنے کے متعلق سازش کی تو اس نے اسے قبول کر لیا اور اس نے اسے بادشاہ کے تخت تک پہنچا دیا اور سلطان نے اسے حفاظت کے ساتھ [illegible] کی طرف بھیج دیا جہاں اسے قید کر دیا گیا اور وہ [illegible] سے [illegible] اس نے اپنی قوم [illegible] سلطان کے پاس اطاعت کرتے ہوئے بھیجا تو اس نے اس کی بات مان لی اور صلح کر لی اور [illegible] سے بچا لیا اور [illegible] قوم میں [illegible] کرنے کے لیے [illegible] کے بعد اپنے [illegible] کی طرف [illegible] انہوں نے ان [illegible] سے اس کے لیے [illegible] جمع کیا [illegible] اور جب وہ اپنے [illegible] میں آیا۔

ابوبکر بن غازی کا قتل: تو اس نے ابوبکر بن غازی کے قتل کے متعلق اپنا حکم نافذ کیا پس اسے اس کے قید خانے میں نیزے سے مار کر ہلاک کر دیا گیا اور سلطان کی امارت منظم ہو گئی اور اس نے امیر عبدالرحمن بن ابی یفلوسن [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا اور دونوں نے ایک دوسرے [illegible] مغرب [illegible] تھا اور اس نے [illegible] کیا اور [illegible] حائل تھا۔

فصل

حاکم مراکش امیر عبدالرحمٰن فاس سلطان ابوالعباس کے درمیان مصالحت کے خاتمے اور عبدالرحمٰن کے ازمور پر قابض ہونے اور اس کے عامل حسون بن علی کے قتل ہونے کے حالات

[illegible]

سلطان کا جدید شہر کو فتح کرنا [illegible]

سوار ہو کر اس کے پاس گیا اور اس سے دوستی کرنا چاہی اور اسے مراکش لے آیا اور کئی روز تک اس کے ساتھ ٹھہرا پھر اسے شک پڑ گیا اور ازمور چھوڑ دیا ان دنوں وہاں کا عامل حسون بن علی الصبیحی تھا پس اس نے اسے مراکش کی عملداری پر حملہ کرنے پر اکسایا اور سب کے سب صبیحی کی عملداری کی طرف چلے گئے اور امیر عبدالرحمٰن نے اپنی حکومت کے بڑے آدمی اور اپنے عم زادہ عبدالکریم بن عیسیٰ بن منصور بن ابی مالک عبدالواحد بن یعقوب بن عبدالحق کو ان کی مصالحت کے لئے بھیجا پس وہ فوج کے ساتھ نکلا اور امیر عبدالرحمٰن کا غلام منصور بھی اس کے ساتھ تھا پس انہوں نے عمر بن علی سے جنگ کی اور اسے شکست دی اور اس کا علاقہ لے لیا اور وہ ازمور کی طرف گیا پھر وہ اور حسون بن علی سلطان کے پاس فاس گئے اور اس اثناء میں دونوں سلطانوں کے درمیان مراسلت ہوئی اور دونوں کے درمیان صلح طے پا گئی پس علی بن عمر فاس میں ٹھہرا اور حسون بن علی اپنی عملداری ازمور میں واپس آ گیا پھر دوبارہ دونوں سلطانوں کے درمیان حالات بگڑ گئے اور محمد بن یعقوب بن حسان الصبیحی کی اولاد میں سے دو بھائی امیر عبدالرحمٰن کے پاس تھے اور وہ علی اور احمد تھے جو فساد اور بغاوت کے مرتکب ہوتے تھے اور ان دونوں میں سے بڑے پر علی بن یعقوب بن علی بن حسان نے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے بھائی موسیٰ نے سلطان سے مدد مانگی تو اس نے اسے مدد دی اور اسے اجازت دی کہ وہ اس سے اپنے بھائی کا بدلہ لے پس تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ پس اس کام کے لئے علی کا بھائی محمد نکلا اور موسیٰ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے بنی ونکاسن کے سردار اور امیر عبدالرحمٰن کے داماد موسیٰ بن یعقوب بن موسیٰ بن سید الناس سے پناہ طلب کی اور کئی روز تک اس کی پناہ میں رہا پھر ازمور کی طرف بھاگ گیا پس فتنہ کی آگ بھڑک اٹھی۔

امیر عبدالرحمٰن کا ازمور پر حملہ: اور امیر عبدالرحمٰن نے ازمور پر حملہ کیا اور حسان بن علی اس کا دفاع نہ کر سکا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اسے قتل کر دیا اور ازمور کو لوٹ لیا اور سلطان کو جو نہی اطلاع پہنچی تو وہ اپنی فوجوں کے ساتھ اٹھا اور سلا تک پہنچ گیا اور امیر عبدالرحمٰن مراکش کی طرف لوٹ آیا اور سلطان اس کے تعاقب میں گیا اور مراکش کے [illegible] میں اترا اور قریباً تین ماہ تک وہاں ٹھہرا اور ان کے درمیان جنگ جاری رہی پھر اس نے دونوں سلطانوں کے درمیان مصالحت کی کوشش کی تو انہوں نے پہلے عملداریوں کی حدود پر صلح کی اور حاکم فاس اپنی عملداری اور ملک کی طرف واپس آ گیا اور حسن بن یحییٰ بن حسون صباحی کو ازمور کی سرحد کا عامل بنا کر بھیجا پس وہ وہاں ٹھہرا اور اس کی اصل صباحی تھی جو وطن ازمور کے باشندے ہیں اور اس نے بنی مرین کی حکومت کے آغاز میں سبقت حاصل کی تھی اور اس کا باپ یحییٰ سلطان ابوالحسن کی حکومت میں ازمور وغیرہ میں ٹیکس کا عامل تھا جو تونس میں تھا جب کہ سلطان وہاں پہنچا تھا اس کی خدمت میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے کو چھوڑا جو اسی قسم کے کاموں میں عامل مقرر ہوتا تھا اور ان میں سے یہ حسن اندلس کی طرف آ گیا اور اس کا لباس پہن لیا اور اس کے مناصب عالی حکومت میں رتبے دیئے گئے اور جب فتنہ و فساد شروع ہو گئے۔ سلطان ابوالعباس کی طنجہ میں بیعت ہوئی تو اس کی خدمت میں پہنچ گیا اور ان دنوں وہ قصر کبیر میں مقیم تھا اور اس کی دعوت میں داخل ہو گیا اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور فتح میں اس کے ساتھ حاضر ہوا اور اس نے اسے السیف کی [illegible] میں عامل مقرر کیا یہاں تک کہ اس نے اسے ازمور کی یہ ولایت دی پس اس نے اس کا انتظام کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

صبیحیوں کے حالات: ان کی اولیت کے حالات یہ ہیں کہ ان کا دادا حسان سوید کے قبائل میں سے قبیلہ صبیح کے ساتھ تعلق

رکھا تھا اور جب بنی عبدالواد کا عبیداللہ بن کندوز الکمی تونس سے آیا تھا تو یہ اس کے ساتھ آیا تھا اور سلطان عبدالحق کے پاس جا کر اسے ملا جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور سلطان اس کے اونٹوں کا چرواہا تھا پس جب عبداللہ بن کندوز مراکش کی جانب گیا اور سلطان یعقوب نے اس کے مقامات میں اسے جاگیر دی اور وہ اونٹوں پر سلطان کی بار برداری کرتا تھا وہ مغرب کی جماعت میں متفرق تھے پس اس نے ان کو اکٹھا کیا اور انہیں عبداللہ بن کندوز کی نگرانی میں دے دیا پھر اس نے ان کے لئے جو اسباب تیار کئے اور ان دونوں کے عہد میں ناصر الرحمٰن کا نسب تھا اور وہ ان اونٹوں کے بارے میں سلطان سے ملا کرتا تھا اور اس کے سامنے بھی مہمات کو بیان کیا کرتا تھا پھر خوش قسمتی سے سرفرازی حاصل ہو گئی یہاں تک کہ وہ بلند اور بڑا ہو گیا اور انہوں نے حکومت کے قدیم سایہ پر رونق پائی اور ریاست میں اثر اندازی کی اور شاہی میں منفرد ہو گئے اور بعض اوقات ان کی حکومت ان میں حوادث اور اس کے رنگ ان میں منقسم رہی یہاں تک کہ وہ دوسری ریاستوں میں بھی دخل اندازی کرنے لگے اور علی یعقوب اور طلحہ وغیرہ حسان کے بیٹے تھے اور اس حسان سے اس کے بیٹوں میں قبائل متفرق ہوئے اور وہ اس دور تک حکومت میں دخل اندازی میں مقام تھا ان کے اسلاف کو شاہی حکومت اور سلطان کی سواریوں اور ساز و سامان کی نگرانی حاصل تھی جس پر بار برداری کی بنا تھی اور انہیں حکومت میں تعداد کثرت اور شرافت حاصل تھی۔

فصل

حاکم فاس اور حاکم مراکش کے درمیان تعلقات کا بگاڑ اور حاکم فاس کا جا کر اس کا محاصرہ کرنا اور پھر دونوں کا دوبارہ صلح کرنا

صلح کے استقرار کے بعد جب سلطان فاس کی طرف لوٹا تو امیر عبدالرحمٰن نے مطالبہ کیا کہ وہ صحیحہ اور دکالہ کی عملداری کو اس کے مقامات میں شامل کرے اور سلطان نے حسن بن یحییٰ کو جو ازمور اور اس عملداری کا عامل تھا لکھا کہ وہ اس کے پاس آنے اور اس کے راستوں کو مسدود کر دے اور حسن بن یحییٰ حکومت پر احسان کرنے والا تھا پس جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے اس سے مخالفت کرنے کے بارے میں مراکش کی اور یہ کہ وہ اس عملداری پر قبضہ کرے پس اس سے امیر عبدالرحمٰن کا اپنے سامنے میں قوت بڑھ گئی اور وہ حاکم فاس کو بہلانے لگا کہ دونوں حکومتوں کے درمیان حد ہونی چاہیے اور حاکم فاس اس سے مسلسل انکار کرتا تھا پس امیر عبدالرحمٰن مراکش سے اٹھا اور حسن بن یحییٰ اس کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے اپنے غلام منصور کو فوجوں کے ساتھ تادلا کی طرف بھیجا اور اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے اعیان قاضی اور اہل سے مطالبہ کیا اور سلطان کو بھی خبر پہنچی تو وہ فاس سے اپنی فوجوں کے ساتھ اٹھا اور سلا پہنچ گیا

منصور انفاء سے بھاگ گیا اور اسے چھوڑ گیا اور اپنے آقا عبدالرحمٰن کے پاس چلا گیا پس وہ وزموسے مراکش بھاگ گیا اور سلطان اس کے پیچھے پیچھے تھا یہاں تک کہ وہ وادی کے پل تک پہنچ گیا جو تیر مارنے کے انتہائی فاصلہ پر ہے اور اس نے پانچ ماہ تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور حاکم اندلس سلطان ابن الاحمر کو خبر پہنچی تو اس نے اپنے دوست وزیر ابوالقاسم الحکیم الرندی کو دونوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے بھیجا پس اس نے اس شرط پر ان میں صلح کی کہ سلطان اس سے بنی مرین کے امیر عبدالرحمٰن وغیرہ کی اولاد کو ضمانت کے طور پر مانگے جو اسے چھوڑ گئے تھے اور محمد بن یعقوب اصغی کی راستے میں عبدالرحمٰن کے غلام سے لاتے ہوئے مجبور کر کے سلطان کے پاس لایا گیا تھا اور اسی طرح آنے والوں میں بنی ونکاسن کا سردار یعقوب بن موسیٰ بن سید الناس اور ابوبکر بن محمد بن حسن بن علی بن ابی الطلاق اور محمد بن مسعود الادریسی اور رزمان بن عمر بن علی الطاسی اور دیگر مشاہیر شامل تھے جو سلامی سلطان کے پاس آئے تو اس نے ان کی عزت کی اور فاس واپس جانے کے لئے کوچ کر گیا۔

فصل

شیخ الھساکرہ علی بن زکریا کے امیر عبدالرحمٰن کے خلاف بغاوت کرنے اور اس کے غلام منصور پر حملہ کرنے اور امیر عبدالرحمٰن کے قتل ہونے کے حالات

جب سلطان فاس سے واپس آیا اور امیر عبدالرحمٰن کی حکومت میں انتشار کا آغاز ہوا اور لوگوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں تو اس نے فوجوں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا اور شہر کو مضبوط کرنے اور قصبہ کے اردگرد فصیلیں بنانے اور خندقیں کھودنے میں لگ گیا اور اس سے اس کی حکومت کا شیرازہ منتشر ہو گیا اور علی بن زکریا ھسکورہ کا شیخ اور مصامدہ کا سردار تھا اور جب سے امیر مراکش آیا تھا اس کی بیعت میں شامل تھا اس نے حاکم فاس کے ساتھ اپنے معاملے کا تدارک کر لیا اور اپنی اطاعت کا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا پھر اس نے امیر عبدالرحمٰن کے خلاف بغاوت کر دی اور سلطان کی دعوت میں شامل ہو گیا اور امیر عبدالرحمٰن نے اس کی طرف اپنے غلام منصور کو جنگ کرنے کے لئے بھیجا پس اس نے اس کے راستے میں اپنے خواص میں سے ایک آدمی کو گھات لگانے کے لئے کھڑا کر دیا جس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو فاس بھیج دیا۔

سلطان کا مراکش پر حملہ: جب سلطان نے اپنی فوجوں کے ساتھ مراکش پر حملہ کیا اور امیر عبدالرحمن نے قصبہ میں پناہ لے لی اور اس نے قصبے کے دروازے [illegible] شہر سے [illegible] کر دیا تھا اور وہاں [illegible] تھیں جب سلطان نے شہر پر قبضہ کر لیا اور اس نے قصبہ کی ہر جہت میں جانا [illegible] مقرر کر دیے اور منجنیق نصب کیا اور شہر کی جہت سے [illegible] اس [illegible] اور [illegible] اس کا محاصرہ کئے رہا اور [illegible] اس سے جنگ کرتا رہا اور [illegible] ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اس سے جنگ کرنے کے لئے مورچے بنائے تھے لیکن اس نے بغاوت کرنے کا ارادہ کیا اور سلطان سے غداری کرنے اور اس پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور سلطان کے پاس اس بات کی چغلی کی گئی تو اس نے اسے گرفتار کر کے قید کر دیا اور سلطان نے اپنے مضافات میں [illegible] کا محاصرہ [illegible] ہر جہت سے فوجیں آنے لگیں اور [illegible] اندر سے کئی [illegible] فوجی [illegible] جب امیر عبدالرحمن کے ساتھ جنگ اور محاصرہ سخت ہو گیا اور قوت ختم ہو گئی اور اس کے ساتھیوں [illegible] ہو گئے اور انہیں اپنی جانوں کی فکر پڑ گئی اور اس کا وزیر محمد بن عمر [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] اس کے بیٹے [illegible] اسے چھوڑ [illegible] جیسا کہ [illegible] بیان ہو چکا ہے۔

وزیر محمد بن عمر کا سلطان ابوالحسن کے پاس چلا جانا: جب سلطان کے پاس [illegible] سے [illegible] ہو گئے تو [illegible] امیر عبدالرحمن [illegible] اور [illegible] سے آ گئے اور [illegible] قصبہ میں [illegible] اور اس [illegible] دونوں بیٹوں کو [illegible] قبول کرنے پر آمادہ [illegible] [illegible] اور [illegible] سلطان فوج کے ساتھ قصبہ کی طرف [illegible] اور اس میں [illegible] فوج کے ساتھ داخل ہو گئے اور امیر عبدالرحمن اور اس کے دونوں بیٹے [illegible] میدان [illegible] دروازوں کے درمیان [illegible] انہوں نے ان کے ساتھ مقابلہ کیا [illegible] اس کے دونوں بیٹے مارے گئے [illegible] اور [illegible] انہوں نے ان کے ساتھ مقابلہ [illegible] اس کے دونوں بیٹے [illegible] ان کو [illegible] اور [illegible] ان کے ہاتھوں سے [illegible] اور ان کی جاہ [illegible] قرآن [illegible] اور [illegible] کی [illegible] علم نہیں کرتا۔

یہ واقعہ مراکش پر [illegible] سلطان فوج کی طرف [illegible] گیا اور اس نے [illegible] تمام مقامات پر قبضہ کر لیا اور [illegible] پر [illegible] اور [illegible] واپس اپنے [illegible] کر دیا۔

فصل

سلطان کی غیر حاضری میں ابوعلی کے بیٹوں اور ابوتاشفین بن ابی حمو حاکم تلمسان کی خواہش پر عربوں کے مغرب پر حملہ کرنے اور ابوحمو کے ان کے پیچھے آنے کے حالات

معقل عربوں میں سے اولاد حسین سلطان کے مراکش روانہ ہونے سے قبل اس کے مخالف تھے اور ان کا شیخ یوسف بن علی بن غانم تھا اس کے اور حکومت کے نگران وزیر محمد بن عثمان کے درمیان منافرت ہو گئی پس وہ ڈر گیا اور اس نے صحرا کی طرف قدم بڑھائے پس وہاں اس کی جماعت اور عربوں میں سے جو لوگ ان کو اس نے بھڑکا دیا اور وہ باغی ہو کر صحرا میں قیام پذیر ہو گیا پھر جب سلطان نے مراکش میں امیر عبدالرحمن کا محاصرہ کر لیا اور اس کی ناکہ بندی کر دی تو اس نے اپنے چچا منصور کے بیٹے ابوالحسن کو یوسف بن علی اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تاکہ ان سے مغرب پر حملہ کروائے اور سلطان کو اس کے محاصرہ سے روکیں پس وہ اس کام کے لئے چلا اور جب یوسف کے پاس آیا تو وہ اسے اس مقصد کے لئے سلطان ابوحمو سے ملاقات کے لئے تلمسان لے گیا اس لئے کہ اس کے اور امیر عبدالرحمن کے درمیان اس بارے میں معاہدہ ہو چکا تھا پس ابوحمو نے اپنے بیٹے ابوتاشفین کو ان کے ساتھ کچھ فوج دے کر بھیجا اور عرب قوموں میں ان کے پیچھے چلا اور ابوتاشفین اور ابن الخطیب مغرب تازی کی طرف گئے اور ماحوزان سرحد میں داخل ہو گئے اور اس میں قتل کیا اور سلطان نے اپنے مراکش کے سفر کے موقع پر اپنے دارالخلافہ فاس پر یحییٰ بن مہدی الیلیانی کو ایک دستے کے ساتھ قائم مقام بنایا اور اس نے سوید کے شیخ اور حکومت کے دوست عربوں سے مدد مانگی اس نے معقل عربوں کے درمیان معاہدہ کروایا اور یحییٰ نے ان میں سے احلاف سے دوستی کرنا چاہی اور وہ اس کے حلیف تھے اور وہ علی بن مہدی کے ساتھ مل گئے اور وہ مکناسہ کے نواح میں تھے اور انہوں نے ان کو ان کے مقصد سے روک دیا اور وہ اس ملک میں داخل نہ ہو سکے پس وہ کئی روز تک ٹھہرے رہے اور ابوحمو ایک فوج کے ساتھ تازی شہر کو گیا اور سات روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور بادشاہ کے محل اور اس کی مسجد کو جو قصر تازروت کے نام سے مشہور ہے برباد کر دیا اور ابھی وہ اسی حالت میں تھے کہ مراکش کی فتح اور امیر عبدالرحمن کے قتل کی خبر پہنچی تو وہ ہر طرف سے بھاگ گئے اور ابوحمو

حسین بن ابو العباس اور ابو تاشفین اور عرب الاحلاف ان کے تعاقب میں نکلے اور ابو حمو تلمسان کی طرف لوٹتے ہوئے تازی سے بھاگ گیا اور بعد ہی کے دنوں میں قصر وترمار کے پاس سے گزرا جسے المرابطہ کہتے ہیں تو اس نے اسے برباد کر دیا اور سلطان فاس پہنچ گیا اور اسے مکمل فتح اور غلبہ حاصل ہو گیا یہاں تک کہ وہ حالات ہوئے جنہیں ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

سلطان کے تلمسان پر حملہ کرنے اسے فتح کرنے اور اسے برباد کرنے کے حالات

عریف اور ابو حمو نے مغرب میں جو کچھ کیا جب اس کی خبر سلطان کو پہنچی تو اس بات نے اسے اس کے کام سے غافل نہیں کیا اور اس نے ابو حمو کے فعل پر برا منایا کہ اس نے جو صلح کا عہد توڑ دیا ہے بلکہ جب وہ اپنے دارالخلافہ فاس میں اترا تو چند روز آرام کیا پھر اس نے تلمسان پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا اور حسب دستور اپنی فوجوں کے ساتھ نکلا اور تاوریرت پہنچ گیا اور ابو حمو کو بھی اطلاع پہنچ گئی تو وہ مضطرب ہو گیا اور اس نے محاصرے کا عزم کر لیا اور اہل شہر کو اس بات پر متفق کر لیا اور وہ اس کے لئے تیار ہو گئے پھر وہ ایک شب اپنے بیٹوں، اموال اور خواص کے ساتھ نکل گیا اور صفصف میں خیمہ زن ہو گیا اور اہل شہر میں سے کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور بیٹوں کے ساتھ اس سے متحرک ہو کر اور فوجوں کے حملے کے سبب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس کے پاس چلے آئے مگر اس بات نے اسے اس کے ارادے سے متردد کر دیا اور وہ بطحاء کی طرف چلا گیا پھر اس نے بلاد مغراوہ کا قصد کیا اور شلف کے قریب بنی بو سعید میں اترا اور اپنے چھوٹے بچوں اور اہل کو تاجموت کے قلعے میں اتارا اور سلطان نے تلمسان آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور کئی روز تک اس میں قیام کیا پھر اس نے اپنے دوست وترمار کے لگائے ہوئے اس کی فصیلیں اور بادشاہ کے محلات برباد کر دیے اور یہ سب کچھ اس نے ابو حمو کے فعل کے بدلے میں کیا کیونکہ اس نے قصر تازروت اور قلعہ مراوہ کو برباد کر دیا تھا پھر وہ ابو حمو کے تعاقب میں تلمسان سے نکلا اور ایک دن کی مسافت پر اترا اور وہاں اسے اپنے چچا کے بیٹے سلطان موسیٰ بن ابی عنان کے اندلس سے مغرب کی طرف جانے کی اطلاع ملی اور یہ کہ اس نے دارالخلافہ لینے کا قصد کر لیا ہے وہ تیزی سے پلٹا اور تیزی کے ساتھ مغرب کی طرف گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور ابو حمو تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور وہاں اپنے ملک میں ٹھہر گیا۔ جیسا کہ ہم نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے۔

فصل

سلطان موسیٰ بن سلطان ابوعنان کے اندلس سے مغرب کی طرف جانے اور بادشاہت پر قابض ہونے اور اپنے عمزاد سلطان ابوالعباس پر فتح پانے اور اس سے اندلس کی طرف بھگانے کے حالات

قبل ازیں بیان ہو چکا ہے کہ سلطان محمد بن الاحمر مخلوع کو حکم مغرب سلطان ابوالعباس بن ابی سالم کی حکومت میں حسن باقی داخل تھی کیونکہ اس کے مشورہ سے محمد بن عثمان نے اس کی بیعت کی تھی جبکہ وہ طنجہ میں قید تھا پھر اس وجہ سے اس نے اس کی وزارت سے اس کی امارت تک اسے مدد دی تھی اور جب شہر پر قابض ہو گیا تو جیسا کہ ہم اس کے حالات کے آغاز میں پہلے بیان کر چکے ہیں پھر سے ابن الاحمر کو ان القرابت پر غلبہ حاصل تھا جو طنجہ میں سلطان ابوالعباس کے ساتھ ہم سلطان ابوالحسن کی اولاد میں سے ابوعثمان ابو سالم فضل ابو عامر اور ابو عبدالرحمٰن وغیرہ کے بیٹوں میں سے تھے قید تھے اور انہوں نے اپنے قید خانے میں باہم یہ عہد کیا تھا کہ ان میں سے جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے بادشاہت دی تو وہ انہیں قید سے نکالے گا اور اعزاز سے لے جائے گا جب سلطان ابوالعباس کی بیعت ہوئی تو اس نے ان سے یہ عہد پورا کیا اور انہیں اندلس بھجوا دیا تو وہ سلطان ابن الاحمر کے پاس آئے اور ان کی خوب پذیرائی ہوئی اس نے انہیں الحمراء کے شاہی مکانات میں اتارا اور سواریاں ان کے قریب کیں اور انہیں عطیے دیئے اور ان کے وظائف اور روزینے مقرر کر دیئے اور وہ وہاں بہت آسودگی کے ساتھ رہے اور انہوں نے مغرب کی بادشاہت پر قبضہ کر لیا اور اس کے منتظم وزیر محمد بن عثمان نے اس کا اندازہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے تمام امور میں اس کے مقصد کے مطابق چلتا تھا اور مغرب میں جو چاہتا تھا فیصلہ کرتا تھا یہاں تک کہ [illegible] اور مغرب کے باشندوں نے سمندر کے پار سے ابن الاحمر کی طرف رخ کر لیا اور مغرب اندلس کی ایک عملداری کی طرح ہو گیا۔

سلطان کا تلمسان پر حملہ: اور جب سلطان نے تلمسان پر حملہ کیا تو انہوں نے اس سے مذاکرات کئے [illegible] مغرب کے بارے میں وصیت کی اور محمد بن عثمان نے اپنے [illegible] ابوالحسن کو چھوڑ [illegible] کے

[illegible] میں سے اس کے [illegible] ان نے اسے [illegible] اور اسے [illegible] اور آپ اس طرح میں اسے [illegible] میں اپنا نائب مقرر کیا جب وہ تلمسان پہنچا [illegible] تو انہوں نے [illegible] کا محاصرہ کی [illegible] اولاد میں سے ایک شیطان کے بارے [illegible] میں [illegible] سلطان ابن الاحمر [illegible] جس کا نام عبدالواحد بن محمد [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] خلافت کی [illegible] میں رہتا تھا [illegible] الامیر [illegible] بیعت [illegible] کی تجدید [illegible] مخالفت کے [illegible] ہاتھ [illegible] اس میں [illegible] سلطان [illegible] اور اسے [illegible] اس نے ان سے [illegible] خلافت اپنے سلطان سے [illegible] ہیں اور [illegible] طاقت [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] کی باتیں کر کے [illegible] اشارہ کیا کہ [illegible] سے [illegible] اس موقع کو غنیمت جانا اور اس کے پاس [illegible] سلطان ابو عنان [illegible] اور [illegible] کا وزیر بنایا [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] اور اس نے [illegible] اسے امیر عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن کا [illegible] وقت [illegible] مغرب کی طرف [illegible] اور [illegible] کے ساتھ رہا [illegible] کا محاصرہ [illegible] اور سلطان ابوالعباس نے اس پر قبضہ کر لیا۔

عبدالرحمٰن کی مراکش کو روانگی: امیر عبدالرحمٰن مراکش کی طرف [illegible] اندلس کی طرف جانے کی [illegible] فوجیں [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کرتے ہوئے اندلس چلا گیا تو [illegible] آ [illegible] کی اور [illegible] اپنے ساتھ ملا لیا اور اسے اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور وہ [illegible] حالت میں رہا [illegible] اس نے اسے [illegible] سلطان ابوالعباس کے ساتھ مغرب کی طرف بھیجا اور ان دونوں کے ساتھ فوج بھی بھیجی [illegible] چلا گیا اور [illegible] کے درمیان [illegible] تھی انہوں نے سلطان موسیٰ [illegible] کیا اور اسے [illegible] کیا اور اس کے [illegible] نے [illegible] میں [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] کی اطاعت میں داخل [illegible] وہاں [illegible] اور [illegible] اور عوام نے [illegible] اتفاق کر لیا اور [illegible] محمد بن [illegible] کے پاس گیا تو انہوں نے اس کی اطاعت [illegible] اور سلطان [illegible] آ گیا اور اسی وقت [illegible] ہر جانب سے [illegible] اطاعت میں آ گئے اور تلمسان کے [illegible] سلطان ابوالعباس [illegible] سلطان موسیٰ [illegible] انہوں نے بنی منصور [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ تیار کیا اور انہیں [illegible] انتظار کرنے کے لئے [illegible] اور [illegible] کی خبر پہنچی اور وہ وہاں ٹھہر گئے۔

سلطان کی فاس کو واپسی اور سلطان ابو العباس تیزی کے ساتھ فاس پہنچا اور انہیں تاریت میں اس کی فتح کی خبر ملی تو وہ [illegible] آیا اور [illegible] مغرب سے سجلماسہ جانے [illegible] مغرب پہنچنے کے بارے میں اپنی [illegible] میں [illegible] اس نے اپنا لازم منتشر ہو گیا اور تازا میں اترا اور چار ماہ تک وہاں رہا اور الزین کی طرف آیا اور اس دوران میں اس کے اہل حکومت اس کے خلاف بغاوت کرنے میں مشغول ہو گئے اور اس کے [illegible] کی طرف کھسکنے لگے جو فاس کا حاکم تھا اور جب اس نے ان کی میں سختی کی تو انہوں نے اس کے متعلق بھونڈی افواہ اڑائی اور فاس کی طرف آنے لگے اور وہاں انہوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] جانے کے بعد تازا کی طرف واپس آ گیا اور اس کے ایام اور خزائن میں [illegible] ایک [illegible] رات کی صبح کو تازا گیا اور اس میں داخل ہو گیا اور امان [illegible] سلطان ابو الحسن کا غلام [illegible] تھا اور محمد بن عثمان حکومت نے دوست [illegible] کے امراء نے مغرب کے پاس چلا گیا اور جب سلطان ابو العباس تازا کی طرف آیا تو اس نے اپنے [illegible] کے درمیان تھا اور سلطان ابن الاحمر نے [illegible] مصیبت کی [illegible] اس کی طرف [illegible] سلطان موسیٰ نے اسے [illegible] جماعت کے ساتھ اس طرف [illegible] میں جلدی کی اور [illegible] یحییٰ بن سلیمان اور محمد بن سلیمان [illegible] اعراب تھے اور ان کے ساتھ [illegible] بھی تھا [illegible] ان کے باہم [illegible] سب [illegible] گیا [illegible] اس نے اسے وزیر [illegible] بھائی [illegible] ہوئے اندلس کی طرف [illegible] اور اس کے بیٹے [illegible] ساتھ [illegible] کر دیا اور [illegible] سے مستحکم [illegible] سلطان ابن الاحمر نے اسے اپنے ملک کے [illegible] کھول دیئے اور [illegible] اور اس کے [illegible] تو وہ [illegible] میں رہا یہاں تک کہ اس کا [illegible] حال [illegible] جس کا ہم ذکر کریں گے۔

فصل

وزیر محمد بن عثمان کی مصیبت اور اس کا قتل

اس وزیر کا نام محمد بن عثمان [illegible] ہے [illegible] جب [illegible] کی حکومت مغرب میں مستحکم ہو گئی تو [illegible] ان میں سے اس کی وزارت پر مقرر [illegible] تھے اور [illegible] ان کے [illegible] عبداللہ کے درمیان حسد پیدا ہو گیا تھا [illegible] سلطان ابو سعید اور اس کے بیٹے ابو الحسن کی حکومت [illegible] سلطان ابو الحسن نے اپنے وزیر یحییٰ [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] وزیر بنایا اور وہ [illegible] تک [illegible]

وزارت کا ذمہ دار بنا اور ابن غازی بھی جنگ طریف میں ان کے ساتھ شامل ہوا اور شہید ہو گیا اور اس کے بیٹے ابوبکر نے حکومت کے زیر سایہ حسن کفالت اور فراخی رزق سے فیض یاب ہوتے ہوئے پرورش پائی اور اس کی ماں ام ولد تھی اور اس کے عمزاد محمد بن عثمان نے اس وزیر کو اس کا جانشین بنایا اور ابوبکر نے اس کی گود میں پرورش پائی اور وہ اپنے باپ اور سلف کی اولیت کی وجہ سے بلند مرتبت تھا اور جب یہ جوان ہوا تو حالات نے اسے بلند کر دیا اور وہ اپنے انتخاب اور نمائندگی کے سبب بادشاہوں کے مشوروں میں گھوما یہاں تک کہ سلطان عبدالعزیز نے اسے اپنا وزیر بنا لیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس نے اس کی وزارت کو بہت اچھی طرح سنبھالا اور یہ محمد بن عثمان اس کا نائب بن گیا۔

اور سلطان عبدالعزیز فوت ہو گیا تو ابوبکر نے اس کے بیٹے سعید کو بادشاہ مقرر کر دیا وہ بچہ تھا اور ابھی اس کے دانت بھی نہیں ٹوٹے تھے اور اس کی حکومت کے ٹوٹنے اور اس کے جدید شہر کے محاصرہ کرنے اور سلطان ابوالعباس کے اس پر غالب آنے کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں محمد بن عثمان نے سلطان ابوالعباس کی وزارت کو اس پر غالب آ کر سنبھالا اور اس نے اپنی حکومت کے امور کو اس کے سپرد کر دیا اور خود اپنی لذات میں مشغول ہو گیا پس محمد بن عثمان نے سلطان ابوالعباس کی حکومت کے ان امور کو سنبھالا جنہوں نے اسے حقیقت میں زائل کر دیا تھا حتیٰ کہ سلطان موسیٰ کا ان کے دارالخلافہ پر قبضہ ہو گیا جو پہلے بیان ہو چکا ہے اور وہ مع سلطان ابوالعباس کی نظر اس سے الگ ہو گئے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور وہ تازا کی طرف لوٹ آیا پس سلطان ابوالعباس اس میں داخل ہو گیا ... .

اور محمد بن عثمان اس کی حکومت کو چھوڑ کر حکومت کے دوست ونزمار بن عریف کے پاس چلا گیا جو تازا میں مقیم تھا اور اس کی چھاؤنی تو ونزمار اس سے ترش روئی کے ساتھ پیش آیا اور اس سے اعراض کیا پس وہ تیزی سے معقل عربوں کے المعبات قبائل کی طرف چلا گیا جو وہاں تازا کے سامنے اپنے ساتھیوں کی امان میں رہتے تھے جو اس کے اور ان کے شیخ احمد بن محمد کے درمیان تھی پس وہ ان کے ہاں پناہ لینے آیا تو اس نے اسے محفوظ کر دیا اور سلطان کو اس کی اطلاع پہنچی تو اس نے الحزوار عبدالواحد بن محمد بن محمد بن قاسم بن ورزوق بن جوریطف اور موالی میں سے حسن عولی کے ساتھ ان کی طرف فوج بھیجی تو عرب اس سے الگ ہو گئے اور انہوں نے اسے ان کے سپرد کر دیا پس وہ اسے لے آئے اور انہوں نے اس کے فاس میں داخل ہونے کے روز اسے رسوا کیا اور کئی روز تک قید رکھا اور چند اموال کے بارے میں اسے آزمائش میں ڈالا پھر اس کے قید خانے میں اسے ذبح کر کے قتل کر دیا گیا۔

فصل

غمارہ میں حسن بن الناصر کے بغاوت کرنے اور وزیر ابن ماسی کے فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کے حالات

جب سلطان موسیٰ مغرب کا با اختیار بادشاہ بن گیا اور مسعود بن ماسی نے اس پر حاوی ہو کر اس کی وزارت سنبھال لی اور ان کے سلطان ابو العباس کو اندلس کی طرف جلاوطن کرنے اور اس کے وزیر محمد بن عثمان کو قتل کرنے اور وزیر محمد بن عثمان کے مددگاروں کو گرفتار کرنے اور دولت بنی مرین کے وزراء کے منتشر ہو جانے کے بعد جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا جانا ٹھیک ہے اور ان میں سے اس کا بھتیجا عباس بن مقداد اندلس چلا گیا اور ابن ماسی سے حسن بن الناصر بن سلطان ابو علی کو وہاں پایا اور وہ حکومت کی جگہ میں وہاں اندلس میں اس کے محاذ میں چلا گیا اور اس نے اس کی رائے دی کہ مغرب کی طرف واپس جا کر وہاں امارت طلب کی جائے تو وادی سے اس نے اسے کشتی سے نکالا اور صحراؤں اور مصمودیوں کو پھلانگتا ہوا جبل غمارہ تک پہنچ گیا اور وہ ان میں سے اہل الصفیحہ کے پاس اترا تو انہوں نے اس کی آمد و رفت پر تعظیم و تکریم کی اور اس کی دعوت کے قیام کا اعلان کیا اور اس نے عباس بن مقداد کو وزیر بنایا اور مسعود بن ماسی کو خبر پہنچی تو اس نے اپنے بھائی مہدی بن ماسی کے ساتھ فوج بھیجی جس نے اس نے کئی روز تک جبل الصفیحہ میں اس کا محاصرہ کر لیا اور ان کے سامنے ڈٹ گیا پھر وزیر مسعود بن ماسی نے دارالحکومت سے فوجوں کو تیار کیا اور اس کے محاصرے کے لئے گیا پھر راستے سے ہی واپس آ گیا کیونکہ اسے اس کے بعد سلطان کی وفات کی خبر پہنچ گئی تھی۔

فصل

سلطان موسیٰ کے وفات پانے اور منتصر بن سلطان ابوالعباس کی بیعت ہونے کے حالات

سلطان موسیٰ جب مغرب کا بااختیار بادشاہ بن گیا تو اس نے ابن ماسای کے اپنے اوپر حاوی ہونے کو برا سمجھا اور اس کے امراؤں سے اس پر قتل کرنے کے بارے میں سازش کی اور گو وہ اس بارے میں اپنے کاتب اور دوست سے جو اس کے باپ کا کاتب کا بیٹا تھا اپنے دوست محمد بن ابی عمر سے گفتگو کیا کرتا تھا اور سلطان موسیٰ کے کچھ شراب نوش ساتھی تھے جن کو وہ اپنے بہت سے امور سے آگاہ رکھتا تھا اور ان میں عباس بن عمر بن عثمان الوسنافی بھی تھا اور وزیر مسعود بن ماسای نے ابو عمر کو اپنی دولت کا قائم مقام بنایا اور اس نے اس کی گود میں پرورش پائی تھی اور اس کے پاس بری باتیں لے جاتا تھا اور سلطان کی مجلس میں اس کے متعلق جو گفتگو ہوتی تھی وہ اسے اس کے پاس پہنچاتا تھا جس کی وجہ سے وزیر کو نفرت ہو گئی جس کی وجہ سے اس نے سلطان سے دور رہنا چاہا اور قلعہ کے منتظم حسن کی مدافعت کے لئے جلدی سے نکلا اور [illegible] نے اپنے بھائی یعیش بن ماسای کو جانشین بنایا پس جب وہ قصر کتامہ پہنچا تو اسے سلطان موسیٰ کی وفات کی خبر ملی اور اس کی وفات جمادی الآخر میں ہوئی اسے ایک مرض لاحق ہو گیا تھا اور وہ اپنی خلافت کے تین سال اور ایک دن رات بعد فوت ہو گیا اور لوگ وزیر کے بھائی یعیش پر تہمت لگاتے تھے کہ اس نے اسے زہر دے دیا ہے اور یعیش نے جلدی سے اپنے عم زاد کو بادشاہ مقرر کر دیا اور وہ منتصر ابن سلطان ابی العباس تھا اور لوگ سے وزیر مسعود کے واپس پلٹ آیا اور السبیع نے طبقہ وزراء میں سے محمد بن موسیٰ کو قتل کر دیا اور اس کا اور اس کی قوم کا ذکر بیان ہو چکا ہے اور اس نے سلطان موسیٰ کے زمانے میں اسے قید کیا اور اس کی وفات کے بعد اسے قتل کر دیا اور حکومت اپنی آزادی پر قائم رہی۔

فصل

اندلس سے واثق محمد بن ابی الفضل بن سلطان ابی الحسن کی روانگی اور اس کی بیعت کے حالات

وزیر مسعود بن ماسی جب سلطان موسیٰ سے وحشت محسوس کرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹے یحییٰ اور عبدالواحد الفودودی کو سلطان ابن الاحمر کے پاس بھیجا کہ وہ اس سے سلطان ابوالعباس کو اس کے ملک کی طرف واپس کرنے کے بارے میں دریافت کرے پس ابن الاحمر نے اسے قید سے نکالا اور اسے جبل الفتح میں لے آیا تا وہ اسے کنارے کی طرف روانہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا پس جب سلطان موسیٰ فوت ہو گیا تو وزیر مسعود کو اپنے متعلق سازش کی اور یہ کہ وہ واثق محمد بن ابی الفضل بن سلطان ابوالحسن کو ابن الاحمر سے جو اس کے پاس مقیم تھا اس کے پاس بھیجے اور اس نے اسے خودرائی اور رکاوٹ کے لحاظ سے زیادہ قابل سمجھا پس ابن الاحمر نے اس کی یہ حاجت پوری کر دی اور سلطان احمد کو اس کی جگہ اندلس بھیج دیا اور واثق کو لایا پس وہ جبل الفتح میں اس کے پاس آیا اور اسی دوران میں اس کے پاس اہل حکومت کی ایک جماعت پہنچ گئی اور انہوں نے وزیر مسعود کے خلاف بغاوت کر دی اور سبتہ پہنچ گئے اور سلطان ابن الاحمر کے پاس چلے گئے اور وہ یعیش بن علی بن فارس سعید بن یحییٰ بن عمر الونکاسی اور احمد بن محمد الصبیحی تھے پس اس نے واثق کو ان کی طرف بھیجا اور وہ اس کے ساتھ اس شرط پر کہ وہ وزیر کی خدمت میں رہیں گے مغرب کو واپس آ گئے حتیٰ کہ وہ جبل زرہون پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں کے پہاڑ کی پناہ لے لی اور چونکہ ان کی طرح ابن ماسی کے خلاف تھے وہ بھی ان کے پاس پہنچ گئے اور طلحہ بن زبیر الورتاجنی سعید بن حیاتی بن عمر الونکاسی بنی ابی الطلاق۔ محمد تونسی اور سلطان کے متعلقین سے فارح بن مہدی کی مانند ان کے مددگار بن گئے اور اس کی اصل بنی زیان ملوک تلمسان کے موالی ہیں۔

احمد بن محمد الصبیحی کی آمد: اور جب احمد بن محمد الصبیحی واثق کے ساتھ آیا تو وہ اس کے اصحاب پر احسان کرنے لگا اور خودرائی کا اظہار کرنے لگا کیونکہ خدمت گار سپاہیوں کا ایک دستہ اس کے پاس تھا پس اہل حکومت اس سے تنگ ہو گئے اور سلطان واثق کے لئے اس سے الگ ہو گئے۔ پس اس نے بھی ان کے لئے اس سے برأت کا اظہار کیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے اسے سلطان کے خیمہ کے پاس قتل کر دیا اور اس کی قبائل بنی مرین کے سردار یعیش بن علی بن فارس الیابانی نے بدلا ادا کیا اور وہ پچھلوں کے لئے عبرت بن گیا اور اس پر آسمان رویا شدن بن اور رزوقی بن یوفریعت جو بنی علی بن زیان کے موالی میں سے تھا جو اعیان حکومت میں سے تھی و تاکس کے شیخ اور فوج کے پیشوا تھے اس نے سلطان موسیٰ کے زمانے میں

حکومت کے خلاف بغاوت کر دی اور سلطان ابو موسیٰ کے زمانے سے مخالف عناصر ان میں سے ہوا اور حسین کے قبائل میں سے ابو الحسن کے قبائل میں چلا گیا اور ان کے شیخ یوسف بن علی بن غانم کے ہاں اس نے پناہ لی جب سے آج تک وہ دونوں ان کے ساتھیوں کے درمیان وطن میں ان کے پڑوس میں رہتے تھے اور وہ اس بات میں کہ یوسف بن علی بھی ان کے ساتھ تھا نہیں تھا۔ پھر یوسف سلطان ابو الحسن کے پاس رہا اور اس کی حکومت کے زمانوں میں سے تھا۔ پھر دونوں وزیر سے ڈر گئے اور عربوں کے ساتھ چلے گئے جب سلطان واثق آیا تو یہ دونوں اس کے پاس آئے تو انہیں عزت کے مرتبے ملے اور ان کا حکومت میں حصہ ہو گیا۔

وزیر مسعود بن ماسی کی فوجوں کے ساتھ روانگی: اور وزیر مسعود بن ماسی فوجوں کے ساتھ روانہ ہوا اور قبائل مغیلہ میں ان کے قبائل میں پہنچ گیا اور جب ان سے جنگ کی اور وہ شکست کھا گئے تھے ان کے ساتھ سلطان ابو زیان اور ان سے مہربانی چاہی اور [illegible] کی طرف ایک فوج بھیجی جس نے ان کا محاصرہ کر لیا ان میں وہاں عبدالحق بن الحسن بن یوسف الورتاجنی اور [illegible] نے ان سے [illegible] اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے [illegible] اور ان کے ابواب کے درمیان اور [illegible] کے مقابلے میں [illegible] ہو گئے جب سلطان ابو زیان کے پاس اندلس پہنچے اور اس نے واثق کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو پکڑ لیا جن میں ابو عبداللہ [illegible] شامل تھے اس نے ان کو قتل کر دیا اور [illegible] کو پکڑ کر قید کر دیا اور [illegible] سے [illegible] کیا اور ان کے دوسرے لوگوں کو بھی جماعت نے عذاب دیا پھر اس نے سلطان موسیٰ کے [illegible] کی ایک جماعت کو پکڑا جو اس کے پکڑنے اور قتل کرنے کے بارے میں اس سے سازش کرتے تھے پس اس نے ان کو قید کر دیا اور بعض کو قتل کر دیا اور [illegible] کو بھی پکڑا جو واثق کی مدد کے لئے آئے تھے وہاں [illegible] سلطان [illegible] میں سے تھے اور ان کو قید خانے میں ڈال دیا پھر اس نے سلطان موسیٰ بن ابی الفضل بن ابی الحسن کے کاتب [illegible] سلطان کی خدمت سے اندلس واپس آتے ہوئے گرفتار کر لیا اور قید کر دیا اور اس سے بہت سا مال طلب کیا پھر اسے چھوڑ دیا پھر اس نے [illegible] اور [illegible] موسیٰ بن یوسف [illegible] کے ساتھ بغاوت کرنے والے حسن بن [illegible] کے پاس بھیجا [illegible] کو ملک اور بیعت کے لئے بلانے [illegible] اور [illegible] قید کر دیا پھر اسے اندلس جانے کی اجازت دے دی اور معاملات کی حالت پر قائم رہا۔

فصل

وزیر ابن ماسی اور سلطان ابن الاحمر کے درمیان جنگ اور سلطان ابو العباس کے اپنے طرف کی حکومت کی جستجو میں سبتہ کی طرف آنے اور اس پر قبضہ کرنے کے حالات

جب وزیر ابن ماسی کو واثق کے بارے میں اطلاع ملی اور اس نے دیکھا کہ اس نے حکومت کو سنبھال لیا ہے اور اس سے فتنہ وفساد دور کر دیا ہے تو اس نے حکومت کے معاملات کے بارے میں جو کوتاہیاں کی ہیں ان کی طرف اپنی توجہ کو پھیرا ہے اور اس نے سبتہ سے اپنے کام کا آغاز کیا اور سلطان واثق نے اپنی بیعت کی آمد پر ابن الاحمر کو عطا کیا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا ہے چونکہ اب سب سے وزیر ابن ماسی کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اس سے ملاطفت کے ساتھ واپس لے لے تو ابن الاحمر اس کے لئے برافروختہ ہو گیا اور اس کے دل میں شک گیا جس کی وجہ سے فتنہ پیدا ہو گیا اور ابن ماسی نے عباس بن عمر بن عثمان بن الوسنانی یحییٰ بن علال بن امصمود اور بنی الاحمر کے رئیس محمد بن احمد العلم کے زیر تحت سبتہ کے محاصرہ کے لئے فوجیں بھیجیں پھر سلطان الشیخ کے گھر سے جو ان کی امارت کا آغاز کرنے والا اور ان کی حکومت کا ہموار کرنے والا ہے اور اس نے الشیخ اور بیلقر کے سلطان سے جو متعدد دے پر رہتے ہیں اس کی اولاد میں سے ہے خط وکتابت کی کہ وہ ان کی طرف سلطان ابن الاحمر نے محمد ذوالحمد بن اسماعیل کو رئیس العلم کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ دونوں اس کی جانب سے اندلس پر قبضہ حاصل کریں اور وزیر کی فوجوں نے آ کر سبتہ کا محاصرہ کر لیا اور بزور قوت اس میں داخل ہو گئیں اور اندلس کے جو حاکمین وہاں موجود تھے انہوں نے قصبہ میں پناہ لے لی اور شہر کے وسط میں فریقین کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی اور اہل قصبہ نے بڑا بیچ معاملے کی نشانی کے طور پر آگ روشن کر دی تا کہ ابن الاحمر اسے دیکھ لے جو مالقہ میں مقیم تھا لیکن اس نے بحری بیڑے کو جہازوں سے بھر کر ان کی مدد کے لئے بھیجنے میں جلدی کی پھر سلطان ابوالعباس نے اس کے مقام الحمراء سے بلایا اور اسے ماہ صفر ۷۸۶ھ میں کشتی میں سوار کر کے قصبہ کی طرف بھیجا اور وہ دوسرے دن ان کے پاس پہنچ گیا اور اس نے فصیل سے انہیں پکار کر اپنی اطاعت کی دعوت دی پس جب انہوں نے اسے دیکھا تو وہ مضطرب ہو گئے اور منتشر ہو گئے اور وہ ان کے پاس گیا اور ان کے علاقے کو لوٹ لیا اور وہ دوڑتے ہوئے اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور فوج کی اکثریت اور ان کے سربراہ الشیخ کی طرف واپس آ گئے اور سلطان سبتہ کے شہر پر قابض ہو گیا اور ابن الاحمر نے اسے پیغام بھیجا کہ وہ اس سے دست بردار ہو کر اسے اس کی طرف واپس کر دے پس وہ اس کی حکومت میں شامل ہو گیا اور وہاں اس کی بیعت مکمل ہو گئی اور وہ آنے والے مہمانوں کا اہتمام کرتا رہا۔

فصل

سبتہ سے سلطان ابو العباس کے اپنی فاس کی حکومت کے طلب کرنے کے لئے چلنے اور ابن ماضی کے اس کے دفاع کے لئے تیار ہونے اور شکست کھا کر واپس آنے کے حالات

جب سلطان ابو العباس نے سبتہ پر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت اس کے لئے مکمل ہو گئی تو اس نے اپنی فاس کی حکومت طلب کرنے کا عزم کیا اور ابن الاحمر نے [illegible]

ابن ماضی کا ابو العباس کا محاصرہ کرنا: [illegible]

یوسف بن علی بن غانم وزیر مسعود کا مخالف اور سلطان ابوالعباس کا دوست اور مددگار تھا اور وہ اس کے بارے میں کئی لحاظ سے خط و کتابت کرتا رہتا تھا پس جب اس نے اس کے محاصرہ پر کمر باندھی اور فاس کی طرف آنے کے متعلق سنا تو اس نے اپنے عرب مددگاروں کو اکٹھا کیا اور اس کی اطاعت میں شامل ہو کر بلاد مغرب کی طرف فاس اور مکناسہ کے درمیان چلا گیا اور اس نے علاقے پر حملے کئے اور اسے لوٹا اور [illegible] نے [illegible] اور وہ [illegible] کی طرف جھک گئے اور حکومت کا دست ونزمار بن عریف سلطان کا مددگار تھا اور وہ اس سے جب کہ وہ اندلس میں تھا خط و کتابت کرتا اور اس امر سے آگاہ کرتا اس کے ساتھ خط و کتابت کرتا تھا پس جب مغیلہ میں سلطان کا محاصرہ سخت ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے یوسف بن ونزمار کی طرف بھیجا جو تو اس وقت اپنے مقام پر تھا اور اس نے سعید بن [illegible] کو اس کے ساتھ بھیجا پس وہ اس کی دعوت کا مددگار بن گیا اور اسے تازا شہر کی طرف لے آیا وہ اس کا عامل سلیمان [illegible] وزیر ابن ماسای کے قرابت داروں میں سے تھا پس جب ابوالعباس بن سلطان وہاں گیا تو اس نے لوگوں کی اطاعت کر لی اور اسے شہر پر قابو دے دیا اور اس نے اس سلیمان کو وزیر ماسای سفیرو کی طرف کیا اور اس کے ساتھ وزیر کی [illegible] کرنے کے لئے گیا اور وہ انہیں فاس کے محاصرے نے لے لیا اور محمد بن [illegible] کا [illegible] تھا پس سلطان نے وزیر محمد بن عثمان کو جو عباس بن مقداد کے ساتھ فوج بھیجی تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور [illegible] شہر کی [illegible] کی مخالفت [illegible] اور یہ تمام حالات اس کے بھائی کے پاس پہنچ گئے جو مغیلہ میں سلطان کا محاصرہ کئے ہوئے تھا پس فوجوں نے راستے چھوڑ دیا اور وہ فاس کی طرف روز [illegible] واپس آ گیا اور سلطان اس کے تعاقب میں گیا اور مکناسہ کا عامل اس کی اطاعت میں شامل ہو گیا اور امیر عبدالرحمن کی طرف گیا اور یوسف بن غانم اور اس کے ساتھ عرب قبائل تھے وہ سب کے سب فاس کی طرف آئے اور ابوفارس بن سلطان [illegible] باپ کی ملاقات کے لئے سفیرو چلا گیا تھا جہاں ابن ماسای [illegible] امید پر [illegible] قسمت [illegible] فوجوں کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے ساتھ اس سے جنگ کی [illegible] ابوفارس بن سلطان کی طرف آ گئے اور [illegible] تو [illegible] کی طرف آیا اور اس کا بیٹا [illegible] اس کی ملاقات کو گیا اور [illegible] شہر پہنچ گئے اور وہاں اپنی فوجوں کے ساتھ اتر گئے جہاں وزیر نے اپنے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] بن محمد [illegible] اور [illegible] تھے [illegible] نے سلطان کی ملاقات کے لئے پہلے وقت طلب کیا تھا

فصل

مراکش میں سلطان ابوالعباس کی دعوت کے غالب آنے اور اس کے مددگاروں کے اس پر قبضہ کرنے کے حالات

وزیر مسعود بن ماسی نے مراکش اور مصامدہ کے مضافات پر جو ان کی اطاعت میں شامل تھے اپنے بھائی عمر بن رحو کو والی مقرر کیا تھا پس جب سلطان کے سبتہ پہنچنے اور اس پر قابض ہونے کی اطلاع پہنچی تو اس کے مرکز دعوت اہل بلد میں اس کی دعوت کے قیام کے لیے کھڑے ہوئے اور جبل اصاکر کو فتح کر لیا اور اس کی دعوت کا سردار بن گیا اور وزیر مسعود نے اپنے مقام سے جہاں وہ قلعہ میں سلطان کا محاصرہ کیے ہوئے تھا مراکش سے اس کی مدد کے لیے فوج بھیجنے کا پیغام بھیجا پس تلوف بن سلیمان المبار بھی جو مراکش اور سوس کے درمیان مضافات کا حاکم تھا اس کی طرف گیا اور باقی لوگ اس کی مدد کرنے سے رک گئے وہ متفرق ہو گئے اور علی بن عمر کا پیچھا چھوڑ کر جبل اصاکر کی طرف چلا گیا اور یوسف بن یعقوب بن اسقی بھی اس کے ساتھ تھا جسے علی بن عمر نے گرفتار کیا پھر وہ مراکش کی طرف چڑھائی کرتے ہوئے لوٹ آیا اور اس نے کلامہ میں سلطان کو اس کی طرف سے جب اسے یہ بات پہنچی تو اس نے اس کی طرف فوج کے محاصرہ کے لیے مراکشی فوجوں کے ساتھ اس سے مل گئے تھے اس نے فوجوں کو اکٹھا کیا اور مراکش پر اپنے ایک عم زاد کو نائب مقرر کیا اور سلطان کے پاس چلا گیا اور جدید شہر کے محاصرہ میں اس کے ساتھ ٹھہر گیا۔

فصل

مراکش پر المنتصر بن سلطان ابوعلی کی حکومت اور وہاں پر اس کے بااختیار ہونے کے حالات

جب سلطان ابوالعباس نے مغرب پر قبضہ کیا تو اس نے اپنے بیٹے المنتصر کو مراکش کی طرف بھیجا اور عبدالحق بن یوسف کو اس کا وزیر بنایا اور حکومت اختیار کر لی جس وقت سلطان جدید شہر میں آیا اس وقت رزق بن بھیجے

[illegible] سے وہ ابھی پہنچ نہ پایا تھا کہ اس کے باپ سے گزرا تو اس نے نرمی سے [illegible] بلایا مگر [illegible] اور اسے پکڑ لایا۔ اپنے باپ کے پاس بھیج دیا جس نے اسے قید خانے میں ڈال دیا اور اس کے بعد قید خانے میں اسے قتل کر دیا گیا۔ سلطان نے اپنے بیٹے المنصور کو مراکش کی حکومت کی طرف بڑھنے کا پیغام بھیجا۔ جب وہ مراکش پہنچا تو نائب نے قصبہ میں پناہ لے لی اور اس نے المنصور کے وزیر عبدالحق سے فریب کیا کہ نائب نے اس کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور اسی وقت المنصور قصبہ پر قبضہ پانے کا [illegible] المنصور کے ساتھ جنگ کی اور جبل ہنتاتہ کی طرف چلا گیا اور سلطان کو اس کی اطلاع [illegible] ہنتات [illegible] سے نکالا گیا [illegible] دیا گیا اور اس کے بیٹے کو قصبہ میں قید [illegible] اپنے نائب [illegible] اور اس نے مسعود بن [illegible] اس کا [illegible] اور اسے [illegible] عبدالحق کو اپنے بیٹے کی وزارت سے معزول کر دیا [illegible] مسعود بن [illegible] مراکش بھیجا اور اس نے قصبہ کے نائب کو [illegible] بنانے والے کا [illegible] اور اس نے قصبہ پر قبضہ [illegible] دیا اور وہاں سے [illegible] المنصور [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

جدید شہر کے محاصرے، اس کی فتح، وزیر ابن ماکی کی مصیبت اور اس کے قتل کے حالات

جب سلطان جدید شہر میں آیا اور اس کے نیچے [illegible] کے پاس آئے تو وزیر [illegible] اس کو چھوڑ دینے کی وجہ سے غصہ آیا تو [illegible] ان کو قتل کرنے کا [illegible] ابن ماکی نے نرمی کے ساتھ اسے اس بات سے [illegible] سلطان نے [illegible] کا محاصرہ کر لیا [illegible] ساتھیوں [illegible] وزارت پر قائم [illegible] سلطان [illegible] اسے قتل کر دیا [illegible] ابن ماکی کے بھائیوں اور [illegible] عذاب [illegible]

مسلط کیا تھا جسے بیان نہیں کیا جا سکتا اور وہ اس نے سلطان کی طرف آتے وقت لے لیا اور بنی مرین نے شہروں میں جو حملہ کیا تھا اسے ان پر ملامت کی اور جب کوئی امیر ان میں سے کسی کے پاس بھاگ کر جاتا تو اس کے گھروں کی طرف جاتا اور انہیں روند دیتا کیا سلطان نے حکم دیا کہ اسے ان کے گھروں سے نکال کر سزا دی جائے اور اسے وہاں کے ہر گھر میں لایا جاتا اور وہ اسے پیٹتے تھے وہ یہاں تک کہ عذاب دے دے کر مار دیا اور جب مر گیا تو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور دوسرے عضو کے ٹکڑے ہو کر پھینک دیا اور دوسروں کے لئے عبرت بنا دیا۔

فصل

محمد بن علال کی وزارت

اس کا باپ یوسف بن علال حکومت کے رؤساء اور سلطان ابوالحسن کے رفقاء میں سے تھا اور اس نے اس کے گھر میں پرورش پائی تھی اور جب اس کی پرورش مکمل ہوئی تو اس نے اسے مفادات حکومت دے دیئے اور اسے ان کا والی مقرر کیا اور اس نے حکومت کے دو کام سنبھالے پھر سلطان ابوعنان نے اسے ملحق کیا اور اس کے دسترخوان اور اس کے مہمانوں کا کام سپرد کیا اور اس نے اسی وجہ سے کفایت کی اور اس کے بعد اس کے بھائی ابو سالم نے بھی اسی طرح اسے والی بنایا پھر اسے طرابلس کی طرف بھیجا جہاں اس نے کام کیے اور اس میں بہت مشقت برداشت کی تو اس نے اسے وہاں سے معزول کر دیا اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا اور اس کے بہت سے لڑکے تھے جنہوں نے آسائش میں پرورش پائی تھی اور ان میں سے محمد کو اس کی شرافت کی وجہ سے اس کا باپ میسر ہوا تھا جب سلطان ابوالعباس نے قبضہ کیا تو اس نے اسے دسترخوان اور مہمانوں کے امور پر اس کے باپ کی طرح مقرر کیا پھر اسے ترقی دے کر اپنا دوست بنا لیا اور اپنے ساتھ ملا لیا۔

اور جب سلطان مستنصر مقرر ہوا اور مغرب پر وزیروں کا قبضہ ہو گیا اور اس نے اور ان کے بھائی شیخ کے اسے ساتھ لے لیا تھا تو وہ ان کے غلبے کی وجہ سے کمزور پڑ گیا اور جب مغرب میں فتنہ آگیا اور عربوں نے اس کی مخالفت شروع کی تو یہ اس کو لے کر ان کے ساتھ چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب شیخ یوسف بن علی بن غانم نے ان سے جنگ کی تو اس کی مخالفت میں ان کے ساتھ رہا اور جب سلطان واثق اندلس کی طرف گیا اور اپنے اصحاب کے ساتھ اس کے پاس پہنچا اور انہوں نے ان کی مخالفت کی تو اس نے اس کی طرف اور سلطان کی طرف جانے میں جلدی کی اور اس کی اطاعت قبول کی اور اس نے اسے ہر قسم کی عنایت دی اور اس نے اسے آمادہ کیا تھا اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ واثق اور اس کے ساتھی پکڑے گئے اور اس کے اصحاب گرفتار ہو گئے اور وہ ان کے قبضے میں آ گئے تو جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس نے انہیں معاف کر دیا اور انہیں اس کی حکومت کے شہروں میں عامل مقرر کیا اور جب سلطان ابوالعباس سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو محمد بن یوسف مضطرب ہو گیا اور اس نے سلطان کی دوستی اور اس کی ملاقات کا ذکر کیا اس نے اپنے کام کا ارادہ کر لیا اور وہ چلا گیا تو سلطان نے اسے عزت کے ساتھ ملا اور اس کی آمد سے خوش ہوا اور اس نے اسے اپنی حکومت کی وزارت پر مقرر کیا اور

حیثیت سے اس نے رو برو تصرف رہا یہاں تک کہ وہ جدید شہر کی طرف آ گیا اور [illegible] کے کاتب نے کچھ دن بعد اسے وزارت دے دی تھی اس نے بہت اچھی طرح نبھایا پھر فتح ہوئی اور حکومت کی بازپرس درست ہو گئی اور یہ حکومت و معاملات جس طرح چلاتا رہا یہاں تک کہ وہ واقعات ہوئے جو ہم بیان کر رہے ہیں۔

فصل

سجلماسہ میں محمد بن سلطان عبدالحلیم کے غلبہ کے حالات

اس سے قبل ہمارے سامنے سلطان عبدالحلیم بن سلطان ابی علی کا تذکرہ بیان ہو چکا ہے [illegible] جاتا تھا اور بنو مرین نے جیسے اس کی بیعت کی اور [illegible] عمر بن عبداللہ [illegible] دونوں سلطان ابی علی بن سلطان ابی الحسن کے لئے بھیجا گیا تھا اور انہوں نے اس کے ساتھ جدید شہر کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ اس کے مقابلے کے لئے نکلا اور ان سے جنگ کی تو وہ شکست کھا گئے اور منتشر ہو گئے اور سلطان عبدالحلیم تازہ اور اس کا بھائی عبدالمومن [illegible] چلا گیا اور اس کے ساتھ ان کا بھانجا عبدالرحمن بن ابی یفلوسن بھی تھا پھر وزیر عمر بن عبداللہ نے محمد بن ابی عبدالرحمن بن سلطان ابوالحسن کی بیعت کر لی [illegible] اور جب [illegible] کی بیعت [illegible] تھے اس نے محمد بن ابی عبدالرحمن [illegible] اور عبدالمومن اور عبدالرحمن کو [illegible] سے روکنے کے لئے فوجوں کے ساتھ تھا پھر اس نے ان دونوں سے جنگ کی اور ان کو شکست دی اور یہ دونوں سلطان عبدالحلیم کے پاس تازہ پہنچ گئے اور سب کے سب سجلماسہ کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں سلطان عبدالحلیم کے ساتھ مقیم ہو گئے اور قبل ازیں یہ تمام حالات پہلے اپنی جگہوں پر بیان ہو چکے ہیں

پھر جب ابوالفضل [illegible] کے درمیان اختلاف ہو گیا اور [illegible] کی اولاد [illegible] تھا تو اولاد حسین نے اس کی بیعت کر لی اور [illegible] بادشاہ بنا لیا اور سلطان عبدالحق [illegible] کی فوجوں کے ساتھ ان کی طرف گیا [illegible] ان سے جنگ کی اور [illegible] شکست [illegible] قوم کے [illegible] میں [illegible] قتل [illegible] میں [illegible] کی حکومت کا [illegible] تھا جنگ سے اس کے قتل [illegible] بادشاہ [illegible] بھائی [illegible] ساتھ [illegible] لئے مشرق کی طرف [illegible] صحرا کے [illegible] کے راستے پر چلا اور [illegible] گیا اور ان [illegible] وہاں [illegible] سے [illegible] عثمان بن [illegible] اس کے [illegible] اور اس نے [illegible] روز [illegible]

پھر اس نے حج میں اس کی مدد کے لئے توشے بھیجے گھوڑے اور اونٹ دیئے اور جب وہ حج سے واپس لوٹا اور مغرب کی طرف مقرر کے لئے چلا آیا تو ۷۸۹ھ میں قریب مقدمہ پر فوت ہو گیا اور اس کے نوکر اس کی بیویوں اور بچوں کے ساتھ مغرب کی طرف واپس آ گئے اور اس نے ابن محمد کو شیر خواری کی حالت میں چھوڑا چونکہ سلطان ابوالحسن کو اپنے چچا سلطان ابوعلی کے بیٹوں سے غیرت آتی تھی اس لئے یہ بچہ قوم سے الگ ہو کر ملک در ملک پھرتا ہوا جوان ہوا اور تلمسان میں بنی عبدالواد کے سلطان ابی حمو کے نزدیک اس کا مقام سب سے بڑا تھا کیونکہ اس نے اس سے مغرب پر حملہ کروایا تھا اور اس نے اس کے مقربین کے دشمنوں کو دور کیا تھا۔

مسعود بن ماسی کے خلاف عرب المعقل کی بغاوت اور جب مغرب میں عرب المعقل نے ۷۹۰ھ میں وزیر مسعود بن ماسی کے خلاف بغاوت کی اور وہ مخالفت پر ڈٹ گئے تو ابوحمو نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور اس محمد بن عبدالحلیم معقل کی طرف بھیجا تاکہ ان سے مغرب پر حملہ کروائے اور وہ اس کے مقصد ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں پس وہ ان کے قبائل میں گیا اور ان احلاف کے پاس اترا جو سب سے زیادہ تعلق اور دوستی کے لحاظ سے قریب تھے اور وزیر ابن ماسی نے اپنے اقارب میں سے علی بن ابراہیم بن عبو بن ماسی کو ان کا والی مقرر کیا تھا پس جب سلطان ابوالعباس نے اس پر تنگی وارد کی اور جدید شہر میں اس کا محاصرہ کر دیا تو اس نے احلاف سے اپنی قرابت داری کی بنا پر علی بن ابراہیم سے سازش کی کہ وہ محمد بن سلطان عبدالحلیم کو امیر مقرر کرے اور اسے سجلماسہ پر قبضہ دلائے اور مغرب کی مقبوضہ سرحدوں پر ان سے حملہ کروائے تاکہ سلطان ابوالعباس کی رکاوٹ ان سے دور ہو اور وہ ان کے محاصرہ سے راحت حاصل کریں تو انہوں نے ایسے ہی کیا اور محمد بن سجلماسہ میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور علی بن ابراہیم نے اس کی وزارت سنبھال لی اور جب سلطان ابوالعباس نے جدید شہر پر قبضہ کر لیا اور وزیر مسعود بن ماسی اس کے بھائیوں اور اس کے دیگر قرابت داروں پر تسلط پا لیا تو علی بن ابراہیم پریشان ہو گیا اور اس کے اور اس کے ساتھیوں کے درمیان حالات خراب ہو گئے تو وہ سجلماسہ کو چھوڑ کر چلا گیا اور پہلے کی طرح سلطان تلمسان ابی حمو کی طرف واپس آ گیا پھر اس کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا تو وہ سجلماسہ کو چھوڑ کر چلا گیا اور عرب قبائل میں چلا گیا اور ان میں سے ایک پارٹی اس کے ساتھ گئی جس نے اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دیا اور وہ سلطان ابی حمو کے پاس اترا اور ایک عرصہ تک رہا پھر وہ فوت ہو گیا پس وہ تونس آ گیا اور وہاں ۷۹۶ھ میں سلطان ابوالعباس وفات پا گیا اور محمد بن سلطان عبدالحلیم ابی حمو کی وفات کے بعد تونس چلا گیا پھر سلطان ابوالعباس کی وفات کے بعد فریضہ حج ادا کرنے کے لئے مشرق کی طرف چلا گیا۔

فصل

ابن ابی عمر کی مصیبت اور ہلاکت اور ابن حسون کے دستے

جب سلطان اپنی حکومت میں خود مختار ہو گیا اور اپنے تخت پر بیٹھا تو اس نے اس کی حکومت کے مددگاروں اور ان لوگوں کی طرف جن پر اسے شک تھا توجہ کی اور محمد بن ابی عمر کو گرفتار کر اور اس کے خواص اور مددگاروں اور شراب نوشی کے ہم نشینوں

میں اس کی ولایت کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور سلطان اسے اپنی عنایات اور حسن نظر سے حصہ دیتا تھا اور اسے اس کے ہمسروں سے اعلیٰ مقام دیتا تھا پس جب سلطان موسیٰ نے حکومت سنبھالی تو اس نے اپنے باپ سلطان ابوعنان کے ساتھ اس کی دوستی کے جذبے سے اس کی طرف میلان اختیار کیا اور اس کا باپ اس کا نہایت عزیز دوست تھا جیسے کہ بیان ہو چکا ہے پس سلطان موسیٰ نے شوریٰ کے لئے منتخب کر لیا اور اسے اہل حکومت کے مناصب پر چڑھا دیا اور سلطان فراغت پا کر اپنی ملامت لگاتا بھی اس کے سپرد کر دیا جیسے کہ اس کا باپ کرتا تھا اور اپنے اہم امور کے متعلق اس سے مذاکرات بھی کرتا تھا اور اپنے امور کے معاملہ میں اس کی طرف رجوع کرتا تھا یہاں تک کہ اہل حکومت اس سے ناراض ہو گئے اور وزیر مسعود بن ماسی کے پاس اس کے متعلق چغلی کی گئی کہ وہ سلطان کے ساتھ اس کی معیت کے بارے میں سازباز کرتا ہے اور بسا اوقات اس کے سلطان کے پاس سلطان احمد کے دوستوں کی ایک جماعت کے بارے میں چغلی کی گئی تو اس نے انہیں ان باتوں کی وجہ سے عذاب دیا اور قتل کیا جو ان کے اور اس کے درمیان سلطان کے اہل شراب کی مجلسوں میں ہوتی تھیں۔ پس جب خوش قسمتی سے اسے اس کی سلطنت میں حصہ ملا تو اس نے ان کے متعلق چغلی کی تو اس نے انہیں قتل کر دیا اور قاضی ابو اسحاق ابراہیم التازی سلطان احمد کے دوستوں میں سے تھا اور وہ اس کے شراب نوشی دوستوں کے ساتھ حاضر ہوتا تھا پس ابن ابی عمر نے اسے کینہ رکھا اور اس کے خلاف اپنے سلطان کو اکسایا تو اس نے اسے مارا اور اسے گھسیٹا اور اس کے ساتھ بہت برا سلوک کیا اور وہ اس کی سلطنت کو چھوڑ کر اندلس چلا گیا اور وہ سلطان احمد کی مجلس اور اس کے قید خانے کے پاس سے گزرتا تھا اور بعض اوقات وہ اسے ملا بھی کرتا تھا لیکن وہ نہ اس کے قریب ہوتا اور نہ اس سے گفتگو کرتا اور نہ اس کے حق میں رعایت کرتا تو اس بات نے سلطان کو برافروختہ کر دیا۔

ابن ابی عمر کی گرفتاری اور جب وہ ابن ماسی سے فارغ ہوا تو اس نے ابن ابی عمر کو گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا۔ پھر اس کے بعد اسے جلانے کا عزم کیا یہاں تک کہ وہ کوڑے کھا کھا کر مر گیا اور اسے اس کے گھر پہنچایا گیا اور اس اثنا میں کہ اس کے گھر والے اسے قبر کی طرف لے جا رہے تھے کہ اچانک سلطان نے حکم دیا کہ عذاب کو مکمل کرنے کے لئے اسے شہر کے قوارع میں گھسیٹا جائے پس اسے چارپائی سے اٹھایا گیا اور اس کی ٹانگ میں رسی باندھی گئی اور تمام شہر میں اسے گھسیٹا گیا پھر اسے ایک گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا پھر اس نے ابن حسون کے دوستوں پر قابو پایا جو فتنہ پرور تھے اور جب سلطان سبتہ کی طرف گیا اور اس کے راستے تازا میں تھے تو متحل کے مخالف عربوں نے اسے سلطان کی اطاعت کی ترغیب دی تو شروع شروع میں وہ اطاعت کرنے سے رکا پھر انہوں نے اسے مجبور کیا اور اسے سلطان کے پاس لائے تو اس نے اس بات کو دل میں پوشیدہ رکھا اور جب اس کی امارت قائم ہو گئی اور اس نے جدید شہر پر قبضہ کر لیا تو اس نے اسے گرفتار کر کے جلانے کا عزم کیا یہاں تک کہ اس کی وفات ہو گئی۔

فصل

جبل الہساکرہ میں علی بن زکریا کی مخالفت اور اس کی مصیبت

جب سلطان نے بیرشہر پر قبضہ کر لیا اور اپنی حکومت پر حاوی ہو گیا تو شیخ ہسکورہ علی بن زکریا نے اپنے سابقہ کام کی وجہ سے اس کی دوستی چاہتا تھا اس کے پاس گیا اور یہ بیرشہر کے محاصرہ میں بھی اس کے ساتھ تھا اور اس نے اسے بلایا تو وہ حکومت کے دستور کے مطابق اپنی قوم سمیت [illegible] کے ساتھ آیا اور شیخ مصامدہ [illegible] محمد بن ابراہیم [illegible] اس کے ساتھ تھا اور اسے وزیر محمد بن یوسف بن علال کے ساتھ دشمنی کے رشتے کی وجہ سے بلانا ناپسند تھا پس سلطان نے علی بن زکریا کی بجائے اسے والی بنا دیا تو وہ برافروختہ ہو گیا اور بغاوت اور مخالفت کرنے میں جلدی کی اور بنی عبدالحق میں سے اقرباء کے ایک آدمی کو مقرر کر دیا۔ پس سلطان نے محمد بن یوسف بن علال اور صالح بن حمو الیابانی کے ساتھ اس کی طرف فوجیں بھیجیں اور [illegible] عبدالمومن بن عمر کو گھیر لیا۔ وہ قبیلہ کی بہت سی [illegible] کے ساتھ اس پر حملہ کرنے میں وہاں تک [illegible] گئے اور انہوں نے اس کے پہاڑ میں اس کا محاصرہ کر لیا اور انہوں نے کئی بار کوشش کی [illegible] مصیبت سخت ہو جانے پر یہاں تک کہ انہوں نے اسے پہاڑ میں مغلوب کر لیا اور وہ ابراہیم بن عمران صناکی کے پاس چلا گیا جو اس کے پہاڑ میں اس کا پڑوسی تھا اور اس نے امان طلب کی اور ابراہیم [illegible] کی ذلت سے ڈر گیا اور وزیر محمد بن یوسف نے اس کے لئے جو خرچ دیا تھا اسے اس پر ترجیح دی تو اس نے [illegible] پایا اور وزیر کو پکڑ کر اس کے پاس لے آیا اور بعد کے روز اسے شہر میں داخل کیا اور [illegible] رسوا کیا اور قید کر دیا اور وہ سلطان ابوالعباس کی وفات تک قید میں رہا اور اس کے بعد اہل حکومت نے اس پر تہمت لگا کر اسے قتل کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

ابوتاشفین کا اپنے باپ کے خلاف فریادی بن کر سلطان ابوالعباس کے پاس جانا اور فوجوں کے ساتھ اس کی روانگی اور اس کے باپ سلطان ابوحمو کا قتل ہونا

ابوتاشفین بن سلطان ابی حمو نے ۷۸۸ھ کے آخر میں اپنے باپ پر حملہ کر دیا کیونکہ وہ دوسرے بھائیوں کی مدد کرتا تھا اور اسے وہران میں قید کر دیا اور فوجیں لے کر اپنے بھائیوں: منتصر' ابو زیان اور عمر کی تلاش میں نکلا جب وہ جبل تیطری کے قلعے میں قلعہ بند ہو گئے تو اس نے کئی روز تک ان کا محاصرہ کئے رکھا' پھر اسے اپنے باپ کے فرار کا خیال آیا تو اس نے اپنے بیٹے ابو زیان کو اپنے امراء دوستوں کی ایک پارٹی کے ساتھ بھیجا' جس میں وزیر عمران اور عبداللہ بن جابر خراسانی بھی شامل تھے تو انہوں نے تلمسان میں اس کے بعض لڑکوں کو قتل کر دیا اور وہران میں اس کے قید خانے میں اس کے پاس گئے لیکن جب اسے ان کے متعلق معلوم ہوا تو اس نے قلعے سے بھاگ کر اور اس نے اہل شہر میں منادی کرا دی کہ وہ ان کی امان میں ہے تو وہ دوڑ کر اس کی طرف آئے اور وہ اپنے عمامے کو کمر میں باندھ کر ان کی طرف نکلا تو انہوں نے اسے اتارا اور اسے گھیر لیا اور اسے اس کے تخت پر بٹھایا اور اس شہر کے خطیب ابن مرزوق نے بڑا [illegible] ادا کیا۔

ابو زیان کا فرار اور ابوحمو کا تعاقب: اور ابو زیان بن ابی تاشفین بھاگ کر تلمسان آیا اور سلطان ابوحمو نے اس کا تعاقب کیا تو وہ وہاں سے اپنے باپ کے پاس بھاگ گیا اور وہ تلمسان میں اس حال میں داخل ہوا کہ وہ شکست خوردہ پہنچا تھا اور اس کی فصیلیں برباد ہو چکی تھیں پس اس نے اس میں اپنی رسم حکومت قائم کی اور ابوتاشفین کو بھی اطلاع پہنچ گئی تو وہ تیطری سے بھاگا اور تیزی کے ساتھ تلمسان میں داخل ہو گیا اور اس کے باپ نے مسجد کے الاذان کے مینار پر پناہ لی تو اس نے اسے وہاں سے اتارا اور اس کے قتل سے باز رہا اور اس کے باپ نے اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے مشرق کی طرف سفر کرنے کے بارے میں اس سے التجا کی تو اس نے اس کی مدد کی اور اسے ایک عیسائی تاجر کو مقرر کرتے ہوئے کشتی میں سوار کر کے اسکندریہ کی طرف بھیج دیا اور جب وہ بجایہ کی بندرگاہ کے سامنے پہنچا تو اس نصرانی سے اس کا راستہ چھوڑنے کے

بارے میں نرمی سے بات کی تو اس نے اس کی حاجت پوری کر دی اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا اور اس نے [illegible] کے [illegible] وہاں [illegible] کی [illegible] طلب کی تو اس نے [illegible] وہاں سے [illegible] کی طرف چلا گیا اور [illegible] ترکستان کا [illegible] اس کے لئے مشکل ہو گیا اور وہ [illegible] کی طرف چلا گیا اور [illegible] کی جہت سے خراسان کی طرف آیا اور اپنے بیٹے سبکتگین کی فوجوں کو شکست دی اور خراسان پر قبضہ کر لیا اور سبکتگین وہاں سے بھاگ گئے اور [illegible] مقامات میں چلا گیا اور [illegible] جب [illegible] خراسان میں داخل ہوا اور ان واقعات کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے پھر امیر سبکتگین [illegible] محمود [illegible] کے [illegible] باپ نے [illegible] کی مدد سے [illegible] سلطان [illegible] ان سے [illegible] اور امیر سبکتگین ان کا تعاقب کرنے لگا اور [illegible] بن یوسف بن [illegible] اور اس سے وفاداری کے [illegible] سلطان [illegible] اس کے احسانات کو [illegible] اپنے بیٹے کے ساتھ [illegible] سبکتگین کی مدد سے [illegible] اور وہ [illegible] سلطان [illegible] اور امیر سبکتگین [illegible] اور ان کی [illegible] سلطان اور [illegible] کو [illegible] اور [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] گئے۔

ابو [illegible] کی خراسان سے روانگی

اور [illegible] خراسان [illegible] اور [illegible] سبکتگین اور [illegible] اور [illegible] ان [illegible] سلطان [illegible] اور اس [illegible] اور انہوں نے اس سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور [illegible] امیر سبکتگین اور [illegible] کے اور ان کا [illegible] ان کے [illegible] اور [illegible] بھاگ گئے اور [illegible] سے [illegible] پڑا۔

ابو [illegible] کا قتل

اور امیر سبکتگین کے [illegible] سلطان کی طرف [illegible] کیا تو اس نے [illegible] سبکتگین نے اسے قتل [illegible] اسے [illegible] تو اس نے اسے قتل کر دیا [illegible] میں داخل ہوا اور [illegible] شہر سے باہر [illegible] وہ [illegible] سے [illegible] وہ [illegible] کی طرف واپس [illegible] اور امیر سبکتگین [illegible] سلطان [illegible] خراسان

میں خطبہ دیا اور تلمسان اور اس کے مضافات کے منابر پر اس کا خطبہ دینے لگا اور ہر سال اسے وہ ٹیکس بھیجنے لگا جو اس نے اپنے آپ پر لازم کیا تھا اور ابوحمو نے جب تلمسان پر قبضہ کیا تو اس نے اپنے بیٹے ابوزیان کو الجزائر کا والی مقرر کیا پس جب اسے اپنے باپ کے قتل ہونے کی اطلاع ملی تو وہ غضب ناک ہو گیا اور حصین کے قبائل کے پاس گفتگو کرنے اور مدد طلب کرنے کے لئے گیا اور ذوغبہ کے بنی عامر کا وفد اس کے پاس اسے حکومت کی دعوت دیتا ہوا آیا تو وہ ان کے پاس گیا اور ان کا شیخ مسعود بن صغیر اس کی دعوت کا ذمہ دار بن گیا اور ان سب نے رجب ۷۹۲ھ میں تلمسان پر حملہ کر دیا اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر ابوتاشفین نے عربوں میں مال تقسیم کیا تو وہ ابوزیان سے الگ ہو گئے اور ابوتاشفین نے اسی سال کے شعبان میں اسے جا کر شکست دی اور معقل کے قبائل سے دوستی کی اور شوال میں دوبارہ تلمسان کا محاصرہ کیا اور ابوتاشفین نے اپنے بیٹے کو مدد خواہ بنا کر مغرب کی طرف بھیجا تو وہ فوجوں کی مدد کے ساتھ آیا اور جب تاوریرت پہنچا تو ابوزیان تلمسان سے ہٹ گیا اور صحرا کی طرف بھاگ گیا پھر اس نے حاکم مغرب کی طرف جانے کا ارادہ کیا پس وہ دار خوارج عبور کر کے اس کے پاس گیا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کے دشمن کے مقابلہ میں اسے مدد دینے کا وعدہ کیا اور ابوتاشفین کی وفات تک اس نے وہیں قیام کیا۔

فصل

ابوتاشفین کی وفات اور حکمران مغرب کا تلمسان پر قبضہ کرنا

یہ امیر ابوتاشفین ہمیشہ ہی تلمسان پر قابض رہا اور اس میں حاکم مغرب ابوالعباس بن سلطان ابی سالم کی دعوت قائم کرتا رہا اور اس نے جو ٹیکس قبضے کے وقت سے اپنے پر لازم قرار دیا تھا اسے ادا کرتا رہا اور اس کا بھائی امیر ابوزیان حاکم مغرب کے پاس اس کے خلاف اس کی مدد کا منتظر رہا یہاں تک سلطان ابوالعباس بعض شاہانہ وسوسوں کے بارے میں ابوتاشفین پر بگڑ گیا تو اس نے ابوزیان کے داعی کی بات کو قبول کیا اور اسے تلمسان کی حکومت کے لئے فوجیں تیار کر کے دیں پس وہ ۷۹۵ھ کے نصف میں اس کام کے لئے گیا اور تازہ پہنچا اور ابوتاشفین کو ایک مزمن مرض نے آ لیا پھر وہ اسی مرض سے اسی سال رمضان میں فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کا منتظم ان کا پروردہ احمد بن العز تھا پس اس نے اس کے بیٹوں میں سے ایک بچے کو اس کے بعد حکمران بنا دیا اور خود اس کی کفالت کرنے لگا اور یوسف بن ابی حمو جسے ابن الزابیہ کہتے ہیں وہ ابوتاشفین سے پہلے الجزائر کا والی تھا پس جب اسے اطلاع ملی تو وہ عربوں کے ساتھ تیزی کے ساتھ چلا اور تلمسان میں داخل ہو گیا اور احمد بن العز اور اپنے بھائی ابوتاشفین کے مکفول بیٹے کو قتل کر دیا اور جب حاکم مغرب سلطان ابوالعباس کو اطلاع ملی تو وہ تازا کی طرف آیا اور وہاں سے اس نے اپنے بیٹے ابوفارس کو فوجوں کے ساتھ بھیجا اور ابوزیان بن ابی حمو کو فاس کی طرف واپس کر دیا اور اس پر بھروسہ کیا۔ اور اس کے بیٹے ابوفارس نے جا کر تلمسان پر قبضہ کر لیا اور اس میں اپنے باپ کی دعوت کو قائم کیا اور اس کے باپ کا وزیر صالح بن حمو ملیانہ آیا اور اس نے ملیانہ اور اس کے بعد الجزائر پر قبضہ کر لیا اور حدود بجایہ تک آ گیا اور یوسف بن الزابیہ تاجحموت میں قلعہ بند ہو

کیا اور وزیر صالح نے اس کا محاصرہ کر لیا اور مغرب اوسط سے بنی عبدالواد کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

فصل

حاکم مغرب ابوالعباس کی وفات اور ابوزیان بن ابوحمو کا تلمسان اور مغرب اوسط پر قبضہ کرنا

جب سلطان ابوالعباس بن ابی سالم نے اپنے بیٹے ابوفارس کو تلمسان کی طرف بھیجا تو اس نے تلمسان پر قبضہ کر لیا اور وہ خود [illegible] اپنے بیٹے اور اپنے وزیر صالح کے [illegible] تھا اور [illegible] اولاد حسین کے [illegible] کے سامنے [illegible] میں فتح کیا اور مصر کے ترکی بادشاہ ملک الظاہر [illegible] اور صنہاجہ کا محاصرہ [illegible] اپنی قوم [illegible] اپنے [illegible] آئی تو اس نے [illegible] کی حرکت [illegible] کے بعد [illegible] حاکم مغرب کے پاس [illegible] لے جانے [illegible] اس نے بنو شاعر کے دستور کے مطابق اسے اپنے ملک کا [illegible] اور سامان دیا جب یوسف ابن علی [illegible] کے ساتھ سلطان ابوالعباس کے پاس آیا تو اس نے اس کی قدر کی اور اس کی [illegible] میں بٹھایا اور ان پر [illegible] اور اس کے بیٹے [illegible] اور انہیں اس کے [illegible] یوسف بن علی کے [illegible] بھتیجے کا [illegible] اور [illegible] اپنے قبائل کے [illegible] بھتیجے [illegible] اسے [illegible] نے قتل کیا اور اسی مرض سے محرم ۷۹۶ھ میں اس کی وفات ہو گئی [illegible] انہوں نے اس کے بیٹے ابوفارس [illegible] سے بلایا اور [illegible] اس کی بیعت کی اور [illegible] تلمسان [illegible] اور اس کے ساتھ [illegible] واپس آ گئے اور ابوزیان بن ابی حمو [illegible] سلطان [illegible] مغرب [illegible] اس نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] یوسف بن [illegible] تلمسان کی [illegible] تھا [illegible] جب اسے پتہ چلا تو اس نے ابوزیان [illegible] ان کی طرف بھیجا اور ان کے لئے بہت مال خرچ کیا [illegible] وہ اس کے پاس [illegible] تو انہوں نے [illegible] کی بات کو قبول کر لیا [illegible] ابوزیان [illegible] عرب کے بعض قبائل نے انہیں [illegible] سے [illegible] تو انہوں نے [illegible] سے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو اس کے بھائی ابوزیان کے پاس لے آئے [illegible] گئے اور اس کے مرنے سے [illegible] ہو گیا اور اس کی حکومت [illegible] اور [illegible] زمانے [illegible] میں ہے واللہ غالب علی امرہ وهو علی کل شیء قدیر۔

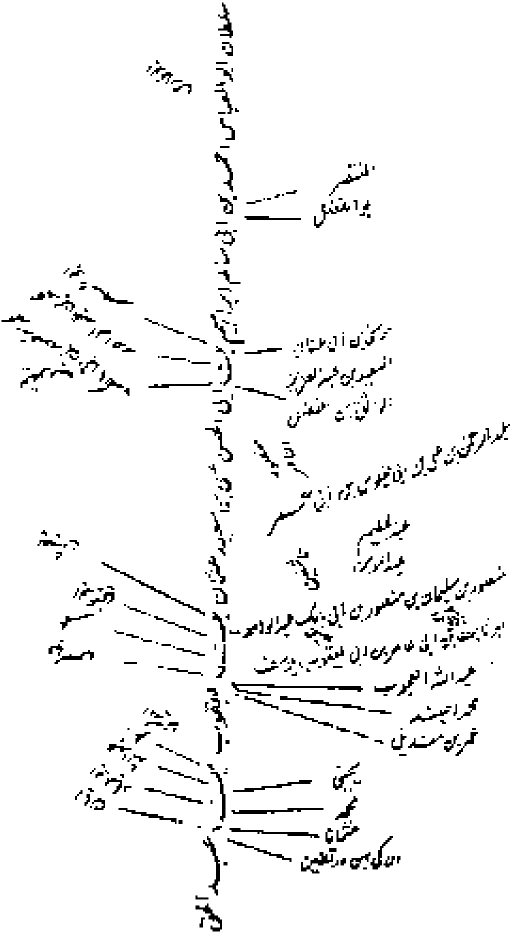
المنتصر
السعيد بن عبد العزيز
عبد الرحمن بن علي
عبد الحليم
عبد العزيز
منصور بن سليمان بن منصور بن أبي مالك عبد الواحد
عبد الله المجذوب
يحيى
محمد
عثمان

فصل

اندلس کے مجاہد غازیوں میں سے آل عبدالحق کے ان نمائندو القرابۃ کے حالات جنہوں نے ابن الاحمر کی حکومت میں حصہ داری کی اور اس کے جہاد کی بے نظیر سیادت کی

جب بنی عبدالمومن کی امارت کا خاتمہ ہوا اور ابن الاحمر نے جزیرہ اندلس کی امارت سنبھالی۔ سمندر سے پرے [illegible] اندلس کے حالات خراب تھے اور اس نے [illegible] کہ [illegible] تھے جو [illegible] حکومت کے خواہش مند تھے اور مغرب کے مقبوضات کو تقسیم کرنے والے تھے ان کے حالات کی جہادی وجہ سے درست تھے خصوصاً بنی مرین جو مغرب اقصیٰ کے باشندے تھے اور اندلس کے [illegible] علاقوں سے تعلق رکھتے تھے اور [illegible] کے قریب [illegible] میں مشہور [illegible] تھے [illegible] جزیرۃ الخضراء کے باشندے [illegible] زمانے [illegible] اس وجہ سے سواحل مغرب کے [illegible] ہے ہیں۔

اور جب بنو مرین نے اس کے مقبوضات پر قبضہ کیا اور اندلس میں مسلمانوں کے حالات خراب ہو گئے اور طاغیہ نے ان کا [illegible] تنگ کیا یہاں تک کہ انہیں سمندر کی اطراف کی طرف جانے پر مجبور کر دیا اور [illegible] ان کے [illegible] تھے [illegible] سے شرقی اندلس میں [illegible] شہروں کو [illegible] اور قرطبہ اشبیلیہ اور طلیطلہ [illegible] کی وجہ سے [illegible] اور مال و جان سے اندلس [illegible] کی رغبت کرنے لگے اور امیر ابو زکریا [illegible] نے اس وجہ سے [illegible] اور [illegible] امیدوار [illegible] سے اس بارے میں مدد کی اور جب انہوں نے اس کی دعوت کے قیام [illegible] کے ساتھ [illegible] بھیجا اس کے بعد اس نے اپنے بہت سے اموال [illegible] کی امداد میں خرچ کر دیا اور یعقوب بن عبدالحق کو جہاد کا بہت شوق تھا جب اس نے اپنے بھائی ابو یحییٰ کی حکومت میں [illegible] جانے کا عزم کیا تو [illegible] نے اس [illegible] کی وجہ سے [illegible] اور چلا جانے [illegible] اور [illegible] عبدالحق بن [illegible] کو [illegible] سے اس کے [illegible] کر دیا اور اس نے اس کے [illegible] کر دیا۔

اور جب یعقوب بن عبدالحق نے اپنے بھائی ابو یحییٰ کے بعد مغرب کی سلطنت سنبھالی تو اس نے بالکل اسی طرح اور اس کے بھتیجے ادریس بن عبدالحق کے بیٹے تھے اسے نظر انداز کر دیا کیونکہ ان کی اطاعت اور ان کے بیٹوں سے حصہ پایا جاتا تھا۔

عامر بن ادریس کا اذن جہاد حاصل کرنا: دوران میں سے عامر بن ادریس نے [illegible] کے بعد اس سے جہاد کی اجازت مانگی تو اس نے اسے [illegible] اور رضاکاروں کے [illegible] پر افسر مقرر کیا اور ان کے ساتھ اس کے بھائی محمد بن عبداللہ بن عبدالحق کو بھی بھیجا اور وہ ۶۶۲ھ میں اندلس کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے جہاد میں نمایاں کارنامے سرانجام دیئے اور عامر بن ادریس مغرب کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] زناتہ کے سرداروں نے اس کے پیچھے [illegible] میں ان کو [illegible] مغرب اوسط میں [illegible] یغمراسن بن زیان اور عامر بن علی بن عبدالرحمن اور [illegible] بن محمد بن عبدالقوی کے بیٹے [illegible] اور مرینیوں نے اندلس کی طرف جہاد [illegible] کے [illegible] تو [illegible] نے [illegible] سے [illegible] بنو [illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں سے [illegible] کے [illegible] تک ان میں [illegible] یحییٰ [illegible] بن محمد بن [illegible] اور وہ تمام [illegible] تھے اور [illegible] نے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] بن [illegible] سلطان اور اس کے باپ کے بیٹوں عبداللہ بن عبدالحق نے [illegible] میں [illegible] اور اس نے [illegible] تو وہ تلمسان چلا گیا اور محمد عبداللہ بن عبدالحق اور ادریس بن عبدالحق بھی [illegible] نے [illegible] ایک [illegible] تھے کیونکہ [illegible]

اور [illegible] عبدالحق کے حقیقی بھائی تھے [illegible] ابو یعقوب بن عبدالحق بن [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] میں [illegible] کے خلاف [illegible] اپنے چچا [illegible] اور یعقوب بن عبدالحق [illegible] بغاوت پر [illegible] میں قتل ہوا۔ [illegible] کے سلطان کے [illegible] سے محمد بن [illegible] نے ۶۶۳ھ میں [illegible] میں قتل کر دیا [illegible] سلطان اس کے [illegible] ہو گئے اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سلطان نے اپنے بیٹے ابو مالک [illegible] اور [illegible] نے اس بارے میں اس سے [illegible] اور بغاوت کر دی اور [illegible] میں [illegible] لیا۔ [illegible] بن [illegible] بن عبداللہ اپنے چچا [illegible] بن عبدالحق کے لڑکوں کے ساتھ [illegible] کو [illegible] کیا اور سلطان نے ان سے جنگ کی [illegible] اور [illegible] آ گئے اور اس نے ۶۶۴ھ میں [illegible] کے تمام [illegible] مقرر کر دیا [illegible] مغرب کی طرف [illegible] سلطان نے [illegible] کے بھائی [illegible] مقرر [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کیا اور اس نے [illegible] ابو یحییٰ بن [illegible] کو [illegible] مقرر کر دیا [illegible] بیان [illegible] کا [illegible] کے [illegible] ان شاء اللہ۔

فصل

اندلس میں ریاست کے فاتح موسیٰ بن رحو اور اس کے بھائی عبدالحق اور ان دونوں کے بعد اس کے بیٹے حمو بن عبدالحق کے حالات

جب سلطان شیخ ابن الاحمر فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا سلطان فقیہ حکمران بنا اور سفیانوں کا بادشاہ بن کر سلطان یعقوب بن عبدالحق کے پاس گیا تو جب وہ ۶۷۲ھ میں اس کے پاس گیا اور اس نے اشراط کے میدان پر حملہ کیا اور ذنونہ کو قتل کر دیا اور اسے اندلس پر غلبہ حاصل ہو گیا اور ابن الاحمر نے اپنے معاملے میں سوچا اور اپنے انجام سے ڈر گیا اور اس نے توقع کی کہ اس کا معاملہ اس کے ساتھ یوسف بن تاشفین جیسا ہو اور جیسا کہ مرابطین کا ابن عباد کے ساتھ تھا اور اندلس میں بنو اشقیلولہ اس کے قرابت دار تھے جنہوں نے اس کے مقبوضات میں اس سے حصہ داری کی تھی اور وہ وادی آش، مالقہ اور قمارش میں علیحدہ ہو گئے تھے جیسا کہ ہم نے سلطان کے ساتھ ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور اسی طرح وہ سامنے اندلس میں سے ابن ہود لی اور ابن الدلیل نے اس کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور وہ سفیانوں کے پیچھے لگتے تھے اور انہوں نے طاغیہ بن اذفونش سے کمک طلب کی اور غرناطہ سے جنگ کی اور بہت سی تباہی کی اور جب اندلس میں یعقوب بن عبدالحق کے قدم جم گئے تو ان لوگوں نے اپنے ہاتھ اس سے روک لئے اور ان سب سے ابن الاحمر اپنے بارے میں خوف کھانے لگا اور سلطان یوسف سے بدل گیا اور اس نے دشمنی کی اور اپنے قرابت دار بنو اشقیلولہ کے خلاف مدد مانگی اور یہ الغزاۃ پر رحو بن عبداللہ بن عبدالحق اور ادریس بن عبدالحق کی اولاد میں سے تھے اور یہ سب کے سب عبداللہ کی طرف منسوب ہوتے تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور یہ عبداللہ بن عبدالحق کے لڑکوں نے جب سلطان سے خوف اور وحشت محسوس کیا تو جہاد کا ارادہ کر کے اندلس چلے گئے اور اس کی جگہ سے بھاگ کر خوف سے دور ہو گئے اور جب انہوں نے سلطان ابو یوسف کے خلاف بغاوت کی تو اس نے انہیں اندلس واپس بھیج دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اولاد عبدالحق اور اولاد [illegible] میں اولاد رحو اور بنو تاشفین بن معطی کی جمعیت تھی۔ بنی تیربیعن کا سردار تھا ان میں سے ایک پارٹی ابن الاحمر کے پاس آ گئی ہو گئی اور اولاد رحو نے جو سلطان ابو یوسف کے ماموں تھے ان کی پیروی کی اور ابن الاحمر ان کو غازیوں کے مجاہدوں پر وزیر مغرب میں امیر مقرر کیا کرتا تھا۔

موسیٰ کا امیر مقرر ہونا: پس سب سے پہلے اس نے موسیٰ بن رحو کو ۶۷۳ھ میں امیر مقرر کیا اور اس کے مغرب کی طرف واپس آ جانے کے بعد عبدالحق کو اور پھر ان دونوں کے اکٹھا واپس آنے کے بعد حمو بن عبدالحق کو امیر مقرر کیا جیسا کہ ہم بیان

کر چکے تھے پھر یہ دونوں واپس آ گئے تو اس نے موسیٰ بن رحو کو دوبارہ اس کے اشیاع پر امیر مقرر کیا اور ریاست میں اس کے قدموں کو مضبوطی پر قائم کر دیا تا کہ وہ سلطان ابو یوسف کو اچھی طرح ان سے ہٹا سکے۔ پھر امارت ان کے درمیان اور ان میں سے گھر کے درمیان یکے بعد دیگرے چلتی رہی اور اس سے قبل بعض اوقات ان سے بعض غزوات میں یعلی بن ابی عیاد بن عبدالحق اور ابو شقین بن معلی کو بھی ۷۰۹ھ کے آخر میں امیر مقرر کیا اور اس کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کو بھی جب انہوں نے طریف کو مسلمانوں کا محاصرہ کرنے سے پہلے ہی روک لیا اور بعض اوقات انہیں غلبہ بھی حاصل ہوا پھر ان کے اور سلطان ابو تاشفین کے درمیان اختلاف ہو گیا اور ابن الاحمر نے اپنی بعض جنگوں میں ان کے ساتھ علی بن ابی عیاد کو تمام غزاۃ پر امیر مقرر کر دیا اور انہیں اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا پس ابو یوسف کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور انہوں نے ان پر غلبہ پا لیا۔

منديل کی گرفتاری: اور جنگ میں اس کے بیٹے منديل کو گرفتار کر لیا اور اسے قیدی بنا کر لے آئے یہاں تک کہ سلطان ابن الاحمر نے اسے اس جنگ میں جو اس کی امارت کے بعد ان کے باپ یوسف بن یعقوب کے ساتھ ہوئی، رہا کر دیا اور اس کے بعد موسیٰ بن رحو نے اندلس کے غازیوں کی امارت کو اپنی وفات تک اپنے لئے مخصوص کر لیا اور اس کے بعد امارت کو اس کے بھائی عبدالحق نے سنبھالا یہاں تک کہ وہ ۷۰۶ھ میں فوت ہو گیا اور وہ مسلمانوں کے دشمن کے خلاف مظفر و منصور تھا اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کا بیٹا حمو بن عبدالحق اس غزو اور یہ امارت مسلسل اس کی رہ گئی رہی یہاں تک کہ ان میں سے ان کے بھائیوں بنی ابی العلاء وغیرہ میں منتقل ہو گئی اور حمو بعد ازاں عثمان بن ابی العلاء کے مددگاروں میں شامل ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

ابراہیم بن عیسیٰ کا قتل: اور ابراہیم بن عیسیٰ بلوستانی مغرب کی طرف لوٹ آیا اور یوسف بن یعقوب کے پاس اترا اور اس نے اسے عزت دی اور وزارت دینے کے بعد تلمسان کے محاصرہ کے کچھ عرصہ بعد اس پر تہمت لگا کر اسے قتل کر دیا اور علی بن ابی عیاد کی وفات ۶۹۷ھ اور معلی بن ابی تاشفین کی وفات ۷۰۳ھ اور طلحہ بن یحییٰ کی وفات ۷۰۲ھ میں ہوئی۔

فصل

اندلس کے شیخ الغزاۃ عبدالحق بن عثمان کے حالات

یہ عبدالحق مرینی حکومت کے قرابتداروں میں سے تھے جو محمد بن عبدالحق کی اولاد میں سے تھا جو اپنے باپ عبدالحق کے بعد بنی مرین کا امیر تھا اور اس کا باپ عثمان بن محمد جہاد کے دنوں میں ایک دن ۷۰۳ھ میں اندلس میں فوت ہو گیا اور اس عبدالحق نے سلطان یوسف بن یعقوب کی گود میں پرورش پائی یہاں تک کہ اس نے وزیر عمر بن یعقوب کے ساتھ ابو الربیع کے خلاف خروج کیا جسے ہم نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے اور تلمسان چلا گیا اور وہاں سے اندلس چلا گیا اور وہاں ان دنوں ان کا سلطان ابو الجیوش بن سلطان فقیہ اور شیخ الغزاۃ حمو بن عبدالحق بن رحو تھا اور شاہ مغرب سلطان ابو سعید نے انہیں اپنی قید سے طلب کیا تو انہوں نے اسے جواب دیا اور وہ اپنے قید خانے سے بھاگ کر دار الحرب میں چلا گیا۔

ابوالولید کی بغاوت: اور جب ابوالولید بن عبدالرحمٰن ابی سعید نے بغاوت کی اور بلاد قصر میں اپنی بیعت لی اور وہ [illegible] مراکش سے جنگ کی اور [illegible] کے درمیان جنگ ہوئی اور ان دونوں کی جنگوں میں سو بن عبدالحق قیدی ہو کر [illegible] وزارت سے [illegible] ابوالولید کے پاس لایا گیا اور اس کے ساتھ اس کا چچا ابوالعباس بن [illegible] بھی تھا اس نے اپنے بھتیجے کی گرفتاری سے انکار کیا اور اسے چھوڑ کر اپنے سلطان کے پاس آ گیا تو اس نے اس وجہ سے اس پر تہمت لگائی اور اس کی بجائے فارس بن عبدالحق بن عثمان [illegible] اس کی جگہ مقرر کیا پھر ابوالولید نے خود [illegible] پر غلبہ پا لیا اور ابوالحجاج [illegible] کے درمیان صلح ہوئی [illegible] کی طرف منتقل ہو گیا اور عبدالحق بن عثمان اس کے ساتھ اپنے کام کے لئے گیا پھر اس کے بعد ابوالحجاج کے درمیان ناراضگی ہو گئی جس کی وجہ سے وہ غالب کے پاس چلا گیا اور سبتہ کی طرف گیا جس ابو یحییٰ بن ابی طالب العزفی نے سلطان ابو سعید کے تمام ایام سے اس سے مدد مانگی اور اس نے اس کی سرحد کی حفاظت اور اس کے دفاع میں [illegible] کا ذمہ لیا تھا پھر سلطان ابو سعید نے یحییٰ العزفی سے مصالحت کی اور اس سے اتفاق ہو گیا۔

عبدالحق بن عثمان کی افریقیہ روانگی: پھر عبدالحق بن عثمان افریقیہ روانہ ہو گیا اور ۷۱۹ھ میں ابی عبدالرحمٰن بن عمر کے پاس بجایہ میں اترا جو سلطان ابو یحییٰ کا حاجب تھا جس نے [illegible] سرحدوں کو اپنے لئے مخصوص کر لیا تھا اس نے اس کی خوش آمدید کہا اور اس کی خوب پذیرائی کی اور اس کی عزت افزائی کے لئے [illegible] میں اس کے لئے خیمے لگائے ہوئے اور اس کے اصحاب کو ایک [illegible] چھوڑے دیے پھر [illegible] میں سلطان کے پاس آیا تو اس نے اس کی خوش آمدید کہی اور [illegible] اپنے ساتھ [illegible] اس کو اپنی [illegible] اور صحبت کے لئے مخصوص کیا اور اس سے [illegible] سے مدد طلب کی [illegible] اس کے [illegible] بلند کیا اور جب سلطان نے محمد بن سید الناس کو ۷۲۷ھ میں اپنی دربانی پر مقرر کیا [illegible] اس کام کے لئے [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اس کی ریاست منظم ہو گئی اور اس کی پوشیدگی [illegible] ہو گئی اور ایک روز عبدالحق اس کے دروازے سے پوشیدہ ہو گیا تو وہ اس سے ناراض ہو [illegible] ہو کر چلا گیا اور اپنے بھائی کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے ابو فارس سے سازش کی تو [illegible] نے اس کی بات کو قبول کیا [illegible] نے اسے تونس سے نکالا جیسا کہ ان کے حالات اور ابو فارس کے قتل اور عبدالحق کے تلمسان جانے اور ابو تاشفین کے پاس آنے اور ۷۲۹ھ میں بنی عبدالواد کی فوجوں کے ساتھ افریقیہ کی طرف جنگ کے لئے جانے کے واقعات کو ہم نے حفصی حکومت کے حالات میں بیان کیا ہے پھر جب بنو عبدالواد تلمسان کی طرف واپس آئے تو [illegible] سلطان ابو یحییٰ نے اس سال کے آخری دنوں میں تونس [illegible] لیا۔

مقرر کردہ سلطان ابن عمران کا فرار: اور بنی حفص میں سے تونس کا مقرر کردہ سلطان ابن عمران عرب قبائل کی طرف بھاگ گیا اور اس نے عبدالحق بن عثمان کے بھتیجے ابی رزیق کو اس کے ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا اور اسے تیر سے مار مار کر قتل کر دیا اور عبدالحق بن عثمان تلمسان میں اپنی جگہ پر واپس آ گیا جس وہ عزت و اکرام کے ساتھ ابو تاشفین کے پاس اپنے ٹھکانے پر ٹھہرا یہاں تک کہ جس روز سلطان ابو الحسن نے ۷۳۷ھ میں تلمسان میں ان پر حملہ کیا وہ ابو تاشفین کے محل کے [illegible] مر گیا اور [illegible] کے سب [illegible] کے پاس قتل کئے گئے یعنی ابو تاشفین اور اس کے دونوں بیٹے عثمان اور مسعود اور ان کا

[illegible] عبدالحق [illegible]

[illegible]

فصل

اندلس کے مجاہد غازیوں کے امراء میں سے عثمان بن ابی العلاء کے حالات

[illegible]

یعقوب بن عبداللہ [illegible] سلطان [illegible]

۷۰۵ھ میں تلمسان کی طرف بھاگ گیا اور وہاں سے اندلس چلا گیا اور وہیں قیام پذیر ہو گیا اور ۷۰۵ھ میں ابو العلاء کی اولاد ابو یحییٰ بن عبدالحق اور عثمان بن عبدالحق کی اولاد کے ساتھ جا کر اندلس مقیم ہو گئی اور وہ اپنی ریاست کے بارے میں اپنے بڑے سردار عبداللہ بن ابی العلاء کی طرف رجوع کرتے تھے اور ابن الاحمر نے اسے [illegible] کے غازیوں پر اختیار اور منصب سے کلی طور پر مقرر کیا اور وہ ۷۱۰ھ کے ایک غزوہ میں شہید ہو کر فوت ہو گیا اور سلطان ابن الاحمر نے اس کے بھائی عثمان بن ابی العلاء کو مالقہ کے علاقوں اور اس کے غربی غازیوں پر اپنا قائم مقام اور رئیس ابو سعید فرج بن اسماعیل ابن یوسف بن احمر کی نگرانی پر مقرر کیا اور جب ۷۰۸ھ میں رئیس ابو سعید نے سبتہ میں غداری کی اور اس سے شہر سبتہ کا حیلہ حل ہو گیا اور اس کے اور حاکم مغرب کے درمیان عداوت کی آگ بھڑک اٹھی تو انہوں نے اس عثمان کو امیر مقرر کیا اور اسے غمارہ کی طرف لے گئے۔

غمارہ پر حملہ: پس اس نے اس پر حملہ کیا، اپنی دولت کی اور اصلاح اور امر ان پر مستحکم ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ابو الربیع نے ۷۰۸ھ میں اس پر غلبہ پایا اور وہ اندلس میں اپنے مقام پر واپس آ گیا اور جب ابو الولید بن رئیس ابی سعید نے حاکم غرناطہ ابو الجیوش کے خلاف بغاوت کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے اس بارے میں شیخ الغزاۃ عثمان بن ابی العلاء سے سازش کی تو اس نے اس معاملے میں اس کی مدد کی اور اس کے باپ رئیس ابو سعید نے مالقہ سے ۷۱۳ھ میں غرناطہ کی طرف بڑھا اور جب اس پر قابض ہو گیا تو اس نے عثمان کو وہاں کے مجاہد غازیوں کی امارت دی اور وہاں سے عثمان بن عبدالحق بن عثمان کو نکال دیا تو وہ وادی آش میں ابو الجیوش کے پاس آ گیا اور سلطان عبدالحق بن عثمان شیخ الغزاۃ ہونے کے بعد اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور ابن عثمان کی ریاست کے ایام بڑھ گئے اور اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور حاکم مغرب ابو سعید اس کے مقام سے خائف ہو گیا اور جب سلطان ابو الحسن نے ۷۳۱ھ میں اس سے جہاد کی مدد مانگی تو اس نے ابن عثمان کے مقام کی وجہ سے معذرت کر دی اور ان پر اس کے جانے کی شرط مقرر کر دی تاکہ وہ انہیں چھوڑ دے مگر یہ ممکن نہ ہو سکا۔

غرناطہ سے طاغیہ کی جنگ: اور طاغیہ نے غرناطہ سے جنگ کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور عثمان اور اس کے بیٹوں نے اس میں بڑا کارنامہ دکھائے اور اللہ تعالیٰ نے عثمان اور اس کے بیٹوں کے ہاتھوں مسلمانوں کو فتح دی اور وہ شیخ محروق جس کے متعلق کسی کے دل میں خیال بھی نہ تھا کہ مستقبل میں حکومت و سلطانوں کو ان کے مقام پر بہت رشک آیا اور یہاں تک کہ ابو الولید اس عثمان کی سازش سے اپنے بعض قرابت دار اور رشتہ داروں کے ہاتھوں جنہوں نے اس کے قتل کرنے کا عزم کیا ۷۲۵ھ میں ہلاک ہو گیا اور اس نے اس کے بیٹے محمد کو جو نابالغ تھا امیر مقرر کر دیا اور اس کے حکم سے محمد بن محروق کو اس کا وزیر مقرر کیا جو ان کی حکومت کا پروردہ تھا پس وہ اس پر حاوی ہو گیا اور اس نے حکومت کے جوڑ توڑ کی باگ عثمان کے ہاتھ میں دے دی تو وہ ان پر غالب آ گیا اور حکومت میں ان سے حصہ داری کی اور عثمان کے بہت سے احوال نے بیٹے میں غازیوں کو نیچا دکھایا یہاں تک کہ وزیر کو حکومت کے بارے میں خطرہ پیدا ہو گیا اور اس کے اور اس کے وزیر محروق کے درمیان حالات خراب ہو گئے تو اس نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور وہ ناراض ہو کر چلا گیا اور غرناطہ کی چراگاہ میں اس کے خیمے نصب کیے اور تاکہ غرناطہ میں سے غازیوں کی ایک جماعت اس کے گرد جمع ہو گئی اور وزیر اور اس کی حکومت اکٹھا

کی پناہ گزین ہو گئے اور لوگوں نے ان دونوں کے درمیان صلح کی کوشش کی اور وزیر نے یہ مشورہ دیا کہ اس کے قرابت داروں میں سے اس کا ایک ہمسر مقرر کیا جائے جو ان سے کشاکش کرے اور اسے اپنے کام سے حکومت سے غافل کر دے پس اس نے یحییٰ بن عمر بن رحو کو بلایا اور وہ عثمان کے مددگاروں میں تھا اور اس نے اس کی بیٹی کا رشتہ لیا اور غازیوں کا امیر مقرر کیا اور وہ [illegible] سے اس کے پاس آ گئے اور عثمان اپنے خواص و بیٹوں کے ساتھ اپنی چھاؤنی میں گیا اور اس کے ساتھ مغرب کی طرف جانے کے بارے میں مصالحت کی اور ۷۳۰ھ میں اپنے خواص کو سلطان ابوسعید کے پاس بھیجا اور غرناطہ کے میدان سے اپنے قرابت داروں کے ایک ہزار شہسواروں کے ساتھ کوچ کر گیا اور تدلس جانے کا قصد کیا تا کہ اسے اپنے گزرنے کے لئے جلوہ گاہ بنائے اور جب وہ تدلس کے سامنے آیا تو اس کے اور تدلس کے رؤساء کے درمیان تعلقات پائے جاتے تھے اس لئے وہ اس کی فیاضی کا حق ادا کرنے کے لئے نکلے پس اس نے ان کے ساتھ خیانت کی اور تدلس جا کر اس پر قبضہ کر کے کنٹرول کر لیا اور وہاں اپنی بیویوں اور بوجھوں کو اتارا اور محمد بن الرحمن کو شہر پانے سے باز رکھا وہاں فروکش تھا تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے اسے امیر مقرر کیا اور تدلس و شہر مرتبانہ پر حملے کئے اور وطن کی آگ بھڑک اٹھی اور شیخ بنی رحو نے زناتہ کے بنی لوگوں پر قدرت پائی اور اقتدار مرتب کیا اور سلطان سے جنگ کرنے کا موقع پایا تا آنکہ سلطان ابوالحسن نے اپنے بیٹے ابومالک کو مدد دے کر حملہ کیا اور عثمان بن ابی العلاء کو جا کر اس سے اس کی طرف پیش قدمی کی اور وہ اس کے بڑا کام کر دیا صرف کچھ ادا ہوا اور وہ اپنے کام کے لئے جو غازیوں کی ریاست کا ہے بعد فوراً ہی چلا جائے پس ۷۳۰ھ میں وہ عمل ہوا اور حکومت میں جو مقام حاصل تھا اس کی طرف موت آ گئی اور اس کے بعد غازیوں پر اپنی امارت کے چھتیسویں سال فوت ہو گیا۔

فصل

اس کے بعد اس کے بیٹے ابوثابت کی ریاست اور ان کے انجام کے حالات

جب شیخ الغزاۃ اور زناتہ کا سردار عثمان بن ابی العلاء فوت ہوا تو اس کے بعد اس کی قوم کے کام کی سرداری اس کے بیٹے ابوثابت عامر نے سنبھالی اور سلطان ابوعبداللہ بن ابی الولید تھے۔ پس اس کے باپ کی طرح اسے غازیوں کا سالار مقرر کیا پس قوت و شوکت اور کثرت تعداد، جواں مردی اور نفوذ و رعب کے لحاظ سے اس کی شان بڑھ گئی اور اس کی قوم کو حکومت پر غلبہ حاصل تھا کیونکہ وہ اس کی طاقت پر معجب تھے اور وہ اس میں بڑے جنگجو اور صاحب قوت تھے اور حکومت پر حاوی تھے اور سلطان محمد بن ابی الولید قلت و کثرت میں اپنے پر حاوی ہونے سے بڑا متاثر تھا اور وہ اکثر ان کی آراء کا احتقار قرار دے کر انہیں بے وقوف بناتا تھا اور ان کے جاہ و مرتبہ میں ان پر تنگی وارد کرتا تھا۔

اور جب وہ ۷۳۲ھ میں سلطان ابوالحسن کے پاس طاغیہ کے خلاف فریادی بن کر گیا اور اسکے بیٹے امیر ابو مالک سے جبل الفتح کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے مدد مانگی تو انہوں نے اس پر تہمت لگائی کہ اس نے ان کے بارے میں سلطان ابوالحسن سے سازش کی ہے تو وہ بگڑ گئے اور اس پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اور اس بارے میں اس کے ایک پروردہ سے سازش کی جو حکومت کی تاک میں تھا اور جب اس نے جبل کو فتح کیا تو اس کے حالات کو ہم بیان کر چکے ہیں اور طاغیہ نے بڑھ کر وہاں پڑاؤ کر لیا اور ابن الاحمر نے اپنے بیٹوں کے ساتھ طاغیہ کا قصد کیا کہ وہ قلعے کی طرف واپس چلا جائے پس وہ واپس چلا گیا اور مسلمانوں کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور سلطان ابن الاحمر ۷۳۳ھ میں غرناطہ کی طرف کوچ کر گیا اور انہوں نے راستے میں اس کے لئے گھات لگائی اور اسے بھی اس کی اطلاع مل گئی تو اس نے اپنے بحری بیڑے کو سوار ہو کر مالقہ کی طرف جانے کے لئے بلایا اور انہیں اس بات کی خبر پہلے ہی مل گئی تو وہ جلدی سے اس کے پاس آئے اور اسے اس کے راستے میں ساحل اسطبونہ پر ملے اور اسے اس کے سلوک یعنی عاصم کے احسان کے بارے میں ملامت کی اور انہیں اس سے روکا تو انہوں نے عاصم کو نیزوں سے مارا تو اس نے ان پر اس کی وجہ سے عیب لگایا اور انہوں نے اسے اس کے ساتھ ملا دیا اور وہ اپنی سواری سے پچھڑ کر گر پڑا اور انہوں نے اس کے بھائی یوسف کو پیغام بھیجا اور اس کی بیعت کر لی اور اسے غرناطہ واپس لے آئے اور وہ ان کے اس قتل کی وجہ سے جو انہوں نے کیا تھا [illegible] تھا اور بعد میں بھی متامل رہا۔

تلمسان کی فتح کی تکمیل: اور جب سلطان ابوالحسن نے تلمسان کی فتح مکمل کر لی اور اپنے عزائم کو جہاد کی طرف پھیرا تو ابن الاحمر نے اپنے مقام جہاد اندلس سے ان کو ہٹانے کے لئے ساز باز کی تو اس نے اسے قبول کیا اور ابو ثابت اور اس کے بھائیوں ادریس، منصور اور سلطان کو گرفتار کر لیا اور ان کا بھائی سلیمان فرار ہو کر طاغیہ کے پاس چلا گیا اور اس نے ایک یادگار دن میں مسلمانوں پر حملہ کیا اور جب ابن الاحمر نے ابو ثابت اور اس کے بھائیوں کو گرفتار کیا تو ان کو کئی دنوں تک زمین دوز قید خانے میں ڈال دیا پھر انہیں افریقہ کی طرف جلاوطن کر دیا پس وہ تونس میں مولانا سلطان ابو یحییٰ کے پاس اترے اور سلطان ابوالحسن نے ان سے عہد و پیمان کرنے کا اشارہ کیا کہ وہ مغرب کے نواح میں پہنچ جائیں اور جب وہ اندلس میں جہاد میں مشغول ہو تو وہ ان کی طرف چلے جائیں پس اس نے انہیں قید کر دیا اور محمد بن تافراکین کو ان کے بارے میں سفارشی بنا کر سلطان ابوالحسن کے دربار میں بھیجا تو اس نے اس کی سفارش کو قبول کیا اور ان کی اچھی طرح مہمان نوازی کی اور عزت کی اور جب وہ ۷۳۸ھ میں جریدہ کے محاصرے کے ایام میں سبتہ اترے تو اسکے پاس ان کے متعلق شکایت کی گئی تو اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور مکناسہ میں انہیں قید کر دیا۔

امیر ابو عنان کی بغاوت: اور جب اس کے بیٹے امیر ابو عنان نے حکومت کے خلاف بغاوت کی اور منصور نے اپنے بھائی ابو مالک کے بیٹے کو جو فاس کا حاکم تھا شکست دی اور جدید شہر میں اس سے مقابلہ کیا تو اس نے ان کے بارے میں کسی سے پیغام بھیجا تو اس نے انہیں قید سے رہا کر دیا اور ان پر احسانات کئے اور اپنے امر پر غالب آ گیا اور اس نے ابو ثابت کو اپنی مجلس میں شوریٰ کے مقام پر اتارا اور اس کے بھائی ادریس سے جدید شہر میں فریب کرنے کے لئے سازش کی تو وہ وہاں چلا آیا اور اس نے ابو ثابت کو غمارہ اور بلاد الریف پر امیر مقرر کیا تاکہ اپنے مقام امارت اندلس کے قریب ہو جائے اور اس نے مال و دولت میں اپنا ہاتھ کھلا کر دیا اور اس کے لئے اس نے مال علیحدہ کر دیا اور ۷۴۹ھ میں جدید شہر کے محاصرے میں سلطان

کے پڑاؤ کے بالمقابل اپنے پڑاؤ میں طاعون سے فوت ہو گیا اور اسکے بھائی ابو علی نے بغاوت کر دی اور اندلس کے غازیوں پر اس کی سالاریت کا واقعہ اس کے بعد ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

اندلس کے غازیوں پر پہلی اور دوسری بار یحییٰ بن عمر بن رحو کی امارت کے حالات

اور اس کا آغاز و انجام

جب ابو عبداللہ محمد بن عبدالحق نے غازیوں کی سرداری سنبھالی تو اس کے بہت سے بیٹے تھے اور ان میں سے عبدالحق، عباس، ابو بکر اور یوسف سے اس کی نسل چلی ہے کہ سب سوط النساء کی اولاد کے ساتھ تلمسان سے اندلس چلے گئے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ پھر یہ لوگ ان کے بعد ایک مدت تک تلمسان میں ٹھہرے رہے اور وہاں موسیٰ بن عثمان کے ساتھ رہے پھر ان کے ساتھ قتل کیا اور ابراہیم بن عیسیٰ الوسنافی کے بعد غازیوں کی امارت موسیٰ نے سنبھالی اور اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالحق غازیوں کا امیر بنا اور وہ مدت تک ان کی امارت پر رہا پھر جب عثمان بن ابی العلاء کے ساتھ رہا چلا گیا اور اس کے بعد موسیٰ غازیوں کا امیر بنا پھر وہ اندلس کی طرف واپس آیا اور ابھی وہیں ٹھہرا ہی تھا کہ تقریباً مغرب چلا گیا تو اس نے اسے قتل کر دیا پھر وہ اندلس کی طرف واپس چلا گیا اور جب غازیوں کی امارت عثمان بن ابی العلاء نے سنبھالی اور ان کے درمیان اور انہوں کے ساتھیوں کی خوب سر پھٹول ہوئی تو اس نے تمام بنی رحو کو افریقیہ کی طرف بھیج دیا تو وہ سلطان ابو یحییٰ کے پاس اترے جہاں ان کی خوب پذیرائی ہوئی اور اس نے انہیں قریب کر لیا اور اپنی جنگوں میں ان کو فوقیت دی۔

عمر بن رحو کی وفات: اور عمر بن رحو [illegible] ہجری میں فوت ہو گیا اور تونس کے شرقی مقام میں اس کی قبر مشہور ہے اور اس کا بیٹا یحییٰ اپنے بھائیوں میں سے سلطان ابو یحییٰ سے الگ ہو گیا اور ابن ابی عمران کے مددگاروں میں شامل ہو گیا پھر وہ زواوہ سے بجایہ چلا گیا اور موسیٰ بن علی بن عبدالحق کے ہاں ٹھہرا پھر اندلس کی طرف چلا گیا اور اپنی قوم میں اپنے مقام پر مستقر رہا اور عثمان بن ابی العلاء نے اسے چن لیا اور اس کی بیٹی سے شادی کی اور اسے اپنے ساتھ ملا لیا اور جب [illegible] اس کے اور سلطان غرناطہ کے وزیر ابن محروق کے حالات خراب ہو گئے تو ان دنوں ابن محروق نے اس یحییٰ کے ساتھ ساز باز کی اور اسے اس کی قوم کی امارت کی طرف بلایا کہ اس کا تعاون کرے تو اس نے اس کی طرف بات قبول کر لی اور عثمان اور اس کی قوم کو چھوڑ کر ابن محروق اور اس کے سلطان کے پاس آ گیا اور اس نے اسے غازیوں کا امیر مقرر کر دیا تو

اور عثمان کو چھوڑ کر اس کے پاس آ گئے اور

[illegible] کی طرف [illegible] اور ہم نے ان کے اسلاف کے حالات میں بیان کیا ہے اور یحییٰ بن [illegible] کی امارت میں [illegible] یہاں تک کہ ابو محمد [illegible] اپنے سلطان [illegible] سے فوت ہو گیا اور [illegible] عثمان بن ابی [illegible] امارت کے لئے بلایا [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور اس نے یحییٰ بن [illegible] کی طرف [illegible] غماریوں کو [illegible] کیا تو [illegible] اپنی قوم کے درمیان [illegible] کی طرف لوٹ آیا اور عثمان بن ابی العافیہ [illegible] اور اس کے بیٹے ابو [illegible] (ناصر [illegible]) کی دعوت [illegible] تھا پھر [illegible] اور سلطان [illegible] کے حالات کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور ان کے بھائی [illegible] نے [illegible] اور ان کی ریاست کی بنیاد [illegible] اور ان کی جگہ غماریوں پر [illegible] یحییٰ بن [illegible] مقرر کیا تو اس نے [illegible] حاصل کی اور [illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] ہوا اور ان کی [illegible]

ابو [illegible] کی وفات اور جب [illegible] میں ابو [illegible] فوت ہو گیا [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] [illegible] کے بیٹے [illegible] بیعت [illegible] کے [illegible] کے باپ [illegible] کی بیعت کی اور اس نے اس کے کام کو سنبھال لیا اور [illegible] اور [illegible] نے [illegible] یحییٰ [illegible] کام [illegible] اپنے سلطان کی مدد کی اور جب ان کے [illegible] سلطان محمد کے بھائی [illegible] کی جگہ [illegible] تو [illegible] امارت [illegible] میں [illegible] کی طرف [illegible] کو [illegible] نے [illegible] کیا اور انہوں نے [illegible] کے تخت حکومت پر بٹھایا گیا اور انہوں نے لوگوں میں اس کی بیعت کی [illegible] اور جب [illegible] یحییٰ بن [illegible] کے پاس گیا [illegible] امارت [illegible] تھے اور ان کے [illegible] سے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور اپنے گھر کی طرف لوٹ گیا اور ان کے غلبے کے بعد [illegible] نے [illegible] عثمان بن [illegible] کو [illegible] کیا اور [illegible] کے ان کے پاس [illegible] تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

ادریس کا غماریوں کا امیر بننا اور انہوں نے [illegible] غماریوں کی امارت [illegible] اور یحییٰ [illegible] کے لئے [illegible] میں [illegible] کیا اور [illegible] کے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور اس نے اپنی قوم کے [illegible] کے ساتھ [illegible] پھر ان سے جنگ کی اور ان کی فوج کو [illegible] اپنی [illegible] کی طرف [illegible] اور وہاں سے اپنے [illegible] محمد بن ابی [illegible] کے پیچھے [illegible] مغرب کے [illegible] پہنچا اور اس نے اپنے بیٹے [illegible] کو [illegible] میں [illegible] اور ان [illegible] میں سلطان [illegible] کے [illegible] تو اس نے اس کی عزت کی اور اسے اپنی مجلس میں [illegible] اور [illegible] کے مددگاروں میں

شامل ہو گیا یہاں تک کہ شاہ قشتالہ نے معزول سلطان کے بیٹے ابو سعید کے مشورے اور چغلی سے اس کے متعلق پیغام بھیجا کہ اس کے ذریعے اہل اندلس پر حملہ کرے کیونکہ انہوں نے اس سے عہد شکنی کی ہے۔

سلطان ابو سالم کا اسے تیار کرنا: اور ۷۶۳ھ میں سلطان ابو سالم نے اسے تیار کیا اور امیر یحییٰ بن عمر نے اس کی مصاحبت کی اور اس کا بیٹا ابو سعید عثمان انہیں ملا اور انہوں نے اپنے سلطان کے کام کو سنبھالا اور اس نے اندلس پر قبضہ کر لیا اور انہوں نے اس کام میں بڑے کارنامے دکھائے اور جب اس نے ۷۶۳ھ میں غرناطہ پر قبضہ کیا تو یحییٰ بن عمر کو پہلے کی طرح غازیوں کی امارت پر مقرر کیا اور اس کے ہاتھ کو مضبوط کیا اور عثمان کو اپنا مشیر بنا لیا اور اسے اپنے خواص کے ساتھ شامل کیا اور وزیر محمد بن الخطیب نے اس سے حسد کیا اور ان کے بارے میں چغلی کی اور سلطان کو ان کے خلاف بھڑکایا تو ۷۶۴ھ میں اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور وہ تین دن قید خانے میں داخل رہے پھر اس نے ۷۶۴ھ میں یحییٰ کو مشرق کی طرف واپس بھیجا اور وہ ملک سے کشتی میں سوار ہو کر سکندریہ آیا اور وہاں سے مغرب کو لوٹ گیا اور عمر بن عبداللہ کی خود مختاری کے ایام میں اس کے پاس اترا وہیں عزت کے ساتھ ٹھہرا اور بعد میں مغرب میں رہا یہاں تک کہ ۷۷۶ھ میں فوت ہو گیا پھر اس نے اس کے بیٹے ابو سعید عثمان کو ۷۶۵ھ میں قید سے رہا کر کے افریقہ کی طرف بھیج دیا اور وہ بجایہ میں سلطان ابو یحییٰ کے پوتے سلطان ابو العباس کے پاس رہا اور اس کے مددگاروں میں شامل رہا پھر تونس میں اس کے ساتھ حاضر ہوا اور اس میں شجاعت کا مظاہرہ کیا اور سلطان نے اسے جاگیر دی اور وظیفہ زیادہ کر دیا اور اسے اپنے ساتھ ملا لیا اور اسے اپنے مشورہ اور دوستی کے لئے چن لیا اور وہ اس عہد میں بھی اس کی مجلس کے مقیم ساتھیوں اور اس کی جنگوں کے ساتھیوں اور اس کے مددگاروں میں شامل ہے اور اس کے بھائی اندلس میں معزز عہدوں پر اور اپنی قوم کی عصبیت کے سامنے گئے ہیں اور سلطان ابو الحکم نے ان پر جو برتری حاصل کی تھی وہ جاتی رہی اور وہ ان کے مشورہ کی حد کا پابند ہے۔

فصل

ادریس بن عثمان بن ابو العلاء اور اندلس میں اس کی امارت کے حالات اور اس کا انجام

جب ابو ثابت بن عثمان بن ابو العلاء ۷۵۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بھائی شاہ مغرب سلطان ابو عنان کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور اس نے ان کو جاگیریں دیں اور ان کے وظائف میں اضافہ کر دیا اور ان میں سے ادریس بھی لوٹ کر اندلس کے آدمیوں کے پیچھے تھا اور جب سلطان نے ۷۵۸ھ میں قسطنطینہ کی فتح کے لئے حملہ کیا تو بلاد افریقہ میں وہ تب چلا گیا اور اس کی قوم نے اس کی جنگوں میں بزدلی دکھائی تو انہوں نے اسے ان کے قصد سے باز رکھنے کے لئے حیلہ بازی کی اور مشائخ کے پاس ان کی قوم کے جو لوگ تھے انہوں نے انہیں مغرب کی طرف جانے کی اجازت دے دی یہاں تک کہ

چھاؤنی چھاؤنی والوں سے مل گئی اور مشورہ کیا اور سلطان کو قتل کرنے اور اس سے حکومت لے کر اس ادریس کو دینے کا لالچ دیا مگر وہ چوکنا ہو گیا اور واپس آ گیا جیسا کہ ہم نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے اور جب یہ بات مشہور ہو گئی تو ادریس نے خیانت کی اور دارالحکومت سے بھاگ گیا اور تونس چلا گیا اور حکومت کے منتظم حاجب ابی محمد بن تافراکین کے پاس اترا جہاں اس کی خوب پذیرائی ہوئی اور تونس سے کشتی پر سوار ہو کر کنارے کی طرف چلا گیا اور حاکم غرناطہ ابن الاحمر کے ہاں اپنے خواص اور رشتہ داروں کے ساتھ اترا اور وہاں پر رضوان حاجب کی وفات تک قیام پذیر رہا جو اندلس میں ملک کے بارے میں خود مختار تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں پس وہ اپنے مرز بوم غرناطہ کی طرف آ گیا اور اسماعیل بن سلطان ابوالحجاج کے ہاں اترا اور ان دنوں اس کی حکومت کا منتظم رئیس محمد تھا جو اس کے چچا اسماعیل بن محمد الرئیس ابی سعید کا بیٹا تھا پس انہوں نے اسے خوش آمدید کہا اور اس سے امید کی کہ وہ امیر الغزاۃ یحییٰ بن عمر پر فتح پا لے گا کیونکہ لوگ اس پر تہمت لگاتے تھے کہ وہ صاحب الامر مخلوع کی مدد کرتا ہے۔

یحییٰ بن عمر کا طاغیہ کے پاس جانا اور جب یحییٰ بن عمر طاغیہ کے پاس گیا اور افریقیہ میں دارالحرب میں چلا گیا تو انہوں نے اس ادریس بن عثمان کو اس کی جگہ غازیوں کا امیر مقرر کیا اور اپنی حکومت میں اسے اس کے باپ اور بھائی جیسا مقام پر رکھا پس وہ وہاں طاقتور ہو گیا اور اس نے رئیس محمد کو اس کے بھائی اس کے سلطان اسماعیل بن ابی الحجاج کے قتل کرنے میں مدد دی اور حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور اس کی امارت کے دو سال ہونے پر مخلوع ابو عبداللہ نے اسے حکومت کے معاملے میں مغلوب کر لیا اور رندہ سے اس کی طرف گیا جہاں وہ دارالمغرب سے خروج کے بعد طاغیہ کو مدد لانے کے لئے اترا تھا اور مغرب کے وزیر عمر بن عبداللہ نے اسے وہاں اترنے کی اجازت دی تھی پس وہ وہاں اترا پھر وہ غرناطہ میں ان کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والے رئیس اور اس کے مددگاروں کی طرف بڑھا

پس وہ بھاگ گئے اور یہ رئیس محمد بن اسماعیل اور ادریس قشتالہ چلے گئے اور وہ اپنے مددگاروں سمیت طاغیہ کے ہاں اترے تو اس نے انہیں پکڑ لیا اور رئیس محمد اور اس کے مددگار رضوان سے خیانت کرنے کے بدلے میں قتل کئے گئے پھر اس کے بعد سلطان [illegible] نے خیانت کی اور ادریس اور اس کے ساتھی غازیوں کو اشبیلیہ کے قید خانے میں ڈال دیا پس وہ مسلسل اس کی قید میں رہا یہاں تک کہ اس نے قیدیوں میں سے مسلم کے ساتھ سازش کر کے بھاگنے کا حیلہ کیا اس نے اس کے قید خانے کے سامنے اس کے لئے ایک گھوڑا تیار کیا اور اس کی بیڑی کو کھولا اور گھر میں نقب لگائی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور رات کے وقت مسلمانوں کے علاقے میں چلا گیا اور انہوں نے اس کا تعاقب کیا تو انہوں نے انہیں عاجز کر دیا اور محمد بن مخلوع سلطان ابو عبداللہ کے پاس آیا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس سے حسن سلوک کیا پھر اس نے اس سے مغرب جانے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور وہ سبتہ کی طرف چلا گیا اور مغرب کے حاکم عمر بن عبداللہ کو اس کا حال معلوم ہوا تو اس نے حاکم سبتہ کو اس کے ناخوش ہونے کی وجہ سے اس کے گرفتار کرنے کا اشارہ کیا اور اس نے اسے قید خانے میں ڈال دیا پھر سلطان عبدالعزیز نے اسے فاس کے محل البلد میں ڈال دیا۔

پھر انہوں نے اسے ۷۶۶ھ میں گلا گھونٹ کر قتل کر دیا۔

فصل

اندلس کے غازیوں پر علی بن بدرالدین کی امارت کے حالات اور اس کا انجام

ہم بیان کر چکے ہیں کہ موسیٰ بن رحو بن عبداللہ بن عبدالحق اور ادریس بن عبدالحق کے بیٹوں محمد اور عامر اور ان کی قوم اولاد سوط النساء کے ساتھ ۶۷۹ھ میں اندلس چلا گیا تھا پھر مغرب کی طرف لوٹا اور تلمسان کی طرف بھاگ گیا اور وہاں سے اندلس چلا گیا اور وہاں اس نے سلطان یوسف بن یعقوب کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ کرنے کے بعد غازیوں کی امارت سنبھال لی پس اس نے اس کا عقد اس کے ساتھ کر دیا اور اپنی قوم کے ایک وفد کے ساتھ اسے اس کی طرف بھیج دیا اور موسیٰ بن رحو کے بہت سے بیٹے تھے جن میں حمو، ان جمال الدین اور بدرالدین سب سے بڑے تھے اہل مشرق کے طریق کے مطابق ان دونوں کو یہ لقب شریف مکی نے دیے جو اس زمانے میں شرفائے مکہ میں سے مغرب گیا تھا اور یہ شرفاء ان کے بادشاہوں اور سرداروں میں سے تھے جو اہل بیت نبوی کی تعظیم کرتے تھے اور ان سے پیدا ہونے والوں کے بارے میں دعا و برکت کے خواستگار ہوتے تھے پس موسیٰ بن رحو ان دونوں بچوں کی پیدائش کے وقت شریف کے پاس گیا تھا اور دعا کے لیے گیا پس شریف نے آ کے کہا یہ لے جمال الدین اور یہ لے بدرالدین پس موسیٰ نے ان دونوں کو ان القاب سے پکارنے کو پسند کیا تا کہ شریف نے ان کا جو نام رکھا ہے اس سے برکت حاصل کرے پس یہ دونوں نام مشہور ہو گئے اور جب یہ بالغ ہو گئے اور ان کے باپ نے انہیں امارت کا بوجھ اٹھانے میں شریک کیا تو ان کے باپ کی وفات ہو گئی جیسے کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور غازیوں کی امارت ان دونوں کے چچا عبدالحق اور اس کے بیٹے کے پاس آ گئی اور ان دونوں میں سے جمال الدین ۶۷۲ھ میں طاغیہ کے پاس چلا گیا پھر قرقابہ سے سمندر پار کر کے سلطان یوسف بن یعقوب کے پڑاؤ میں چلا گیا جو تلمسان کا محاصرہ کیے ہوئے تھا اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا۔

سلطان یوسف بن یعقوب کی وفات۔ اور جب سلطان کی وفات ہو گئی تو اس کا بیٹا ابو سالم اس کی امارت کو سنبھالنے کے درپے ہو گیا اور وہ مضطرب اور کمزور رائے تھا پس اس کی امارت مکمل نہ ہوئی اور سلطان کے پوتے ابو ثابت نے حکومت سنبھال لی اور وہیں پر قابو پا لیا اور ابو سالم اس کی وفات کی شب کو بھاگ گیا اور اقرباء میں سے یہ جمال الدین اور اس کے چچا زاد بھائی عیسیٰ اور علی اس کے ساتھ تھے جو عبداللہ کے بیٹے تھے پس اس نے انہیں راستے میں مدیونہ میں گرفتار کر لیا اور انہیں سلطان ابو ثابت کے پاس لایا گیا تو اس نے اپنے چچا ابو سالم اور جمال الدین بن موسیٰ بن رحو کو قتل کر دیا اور بقیہ لوگوں پر احسان کیا اور انہیں زندہ رکھا اس کے بعد بدرالدین اندلس کی طرف گیا اور جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں اس نے وہاں جہاد میں یادگار کارنامے کیے۔

جدِ [illegible] ابو عبداللہ [illegible] قوم کے [illegible] اندلس میں [illegible] کی طرف [illegible] کے نسب میں [illegible] پائی جاتی [illegible] امارت اور [illegible] یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی اور ان کے بعد ان کے بیٹے [illegible] اپنی قوم کے ساتھ [illegible] کے [illegible] اس کی امارت کو سنبھالا اور [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] جو اندلس کے [illegible] ان کے [illegible] اندلس کے [illegible] کی امارت [illegible] کے [illegible] ساتھ [illegible] اور [illegible] سلطنت [illegible] ظلم [illegible] کرتے تھے [illegible] دشمنوں [illegible] ان کی [illegible] مشغول ہونے کی [illegible] سلطان ابوالحسن کی وفات کے بعد [illegible] اور اپنے [illegible] بیان کر چکے ہیں۔

محمد [illegible] یوسف کا امیر بننا [illegible] اپنے [illegible] کو [illegible] قوم [illegible] عصبیت [illegible] سلطان [illegible] اندلس [illegible] سلطان [illegible] امیر [illegible] امارت [illegible] ختم ہو گیا۔

فصل

اندلس کے غازیوں پر عبدالرحمٰن بن علی ابی یعقوب بن سلطان ابی علی کی امارت اور اس کے انجام کے حالات

سلطان ابو علی کے لڑکے بچ گئے تھے [illegible] جیسا کہ ہم نے مفصل طور پر بیان کیا ہے [illegible] عبدالرحمٰن اپنے وزیر مسعود [illegible] کے ساتھ [illegible] احمد اور طالب [illegible] تھا [illegible] مغرب [illegible] تھا عبدالرحمٰن [illegible] میں [illegible] جب سلطان ابوالحسن [illegible] اس نے اس کے ساتھ مناسب حال [illegible] سلوک کیا اور اس کی عزت کی اور اس کا [illegible] وزیر [illegible] کا [illegible] جہاد [illegible] غازیوں میں شامل ہو گئے اور جب [illegible] علی بن بدرالدین [illegible] سلطان [illegible] کی امارت [illegible] تو اس نے عبدالرحمٰن کو [illegible] مغرب [illegible] میں [illegible] ہم [illegible] کی امداد کے [illegible] ان کے [illegible] حاکم مغرب [illegible] حاکم اندلس [illegible] غازیوں کا امیر مقرر کیا اور اس [illegible] سلطان [illegible] مغرب [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] اس کے مقام [illegible] اس [illegible] کیا [illegible]

وزیر اندلس کی حاکم مغرب کے ساتھ سازش اور وزیر اندلس محمد بن [illegible] حاکم مغرب کے ساتھ [illegible] اپنی حفاظت کے لئے [illegible] حاکم اندلس کے درمیان [illegible] اور اس کے وزیر مسعود [illegible] کے متعلق [illegible] اور حکومت کے [illegible] حاکم مغرب کے خلاف خروج [illegible] سلطان [illegible] ان کے خلاف [illegible] ان کے متعلق [illegible] حاکم مغرب ان کے بارے میں اس نے [illegible] سلطان عبدالعزیز [illegible] کے بارے

[illegible]

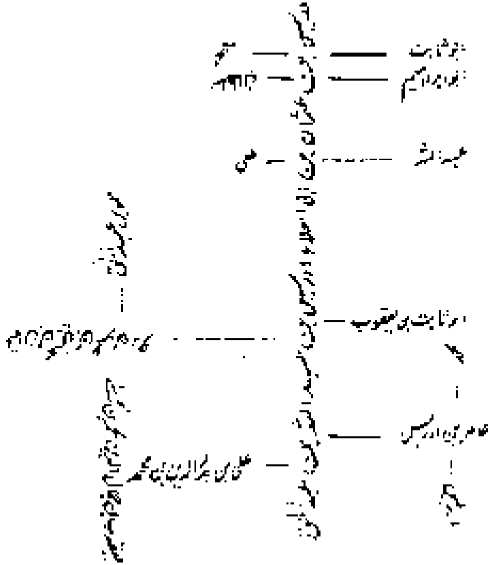
ابو ثابت
ابراہیم
عبد اللہ
علی
ابو ثابت بن یعقوب
عامر بن ادریس

فصل

مؤلف کتاب

ابن خلدون کا تعارف

اس گھرانے کی اصل اشبیلیہ ہے جو جلاوطنی کے وقت نقل مکانی کر آیا تھا اور ساتویں صدی کے وسط میں جلالقہ کے بادشاہ ابن ادفونش نے بزور شمشیر اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

ابن خلدون کا نسب نامہ: عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن محمد بن الحسن بن محمد بن جابر بن محمد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن خلدون مجھے اپنے نسب کے بارہ میں ان دس آدمیوں کے سوا خلدون تک اور کسی کے متعلق کچھ یاد نہیں اور ظن غالب کہتا ہے کہ وہ زیادہ تھے اور اتنی تعداد ساقط ہوگئی ہے کیونکہ یہ خلدون ہی اندلس میں آنے والا ہے پس اگر یہی فتح کا دور لیا جائے تو اس عہد تک یہ مدت سات سو سال تھی جو تقریباً بیس آدمی بنتے ہیں یعنی ہر سو سال میں تین جیسا کہ کتاب اول کے آغاز میں بیان ہو چکا ہے۔

اور ہمارا نسب حضرموت میں یمنی عربوں سے وائل بن حجر تک جاتا ہے جو مشہور عرب سرداروں میں سے ہے اور اسے صحبت بھی حاصل ہے ابو محمد بن حزم کتاب الجمہرۃ میں بیان کرتا ہے کہ

وائل بن حجر بن سعد بن مسروق بن وائل بن نعمان بن ربیعہ بن الحرث بن عوف بن عدی بن مالک بن شرحبیل بن الحرث بن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید بن الحضرمی بن عمر بن عبداللہ بن عوف بن جرم بن جرشم بن عبد شمس بن زید بن لوی بن ثبیت بن قدامہ بن اعجب بن مالک بن لوی بن قحطان

اور علقمہ بن وائل اس کا بیٹا ہے اور عبدالجبار بن علقمہ بن وائل کا پوتا ہے اور ابو عمر بن عبدالبر نے استیعاب میں حرف واؤ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ نے اپنی چادر اس کے لئے بچھائی تھی اور اسے اس پر بٹھایا اور فرمایا تھا:

''اے اللہ وائل بن حجر اور اس کے بیٹوں اور پوتوں میں روز قیامت تک برکت دے۔''

اور آپ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو اس کی قوم کی طرف اسلام اور قرآن سکھانے کے لئے بھیجا اس طرح اسے معاویہ سے دوستی اور واقفیت حاصل تھی اور یہ حضرت معاویہ کی خلافت کے آغاز میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے اسے عطیہ دیا تو اس نے عطیہ واپس کر دیا اور اسے قبول نہ کیا۔

اور جب [illegible] قتل ہو گیا تو [illegible] بھی شامل تھا [illegible] اس کے باپ [illegible] اس کو [illegible] اشبیلیہ [illegible] داخل ہونے والا [illegible] ابن [illegible] بن [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] بن خلدون [illegible] کا بھائی [illegible] اندلس میں [illegible] اور [illegible] بن [illegible] بن خلدون [illegible] اس وقت [illegible] ختم ہوا۔

اندلس [illegible] کے حالات [illegible] اشبیلیہ کی طرف [illegible] امیر عبداللہ [illegible] اشبیلیہ میں [illegible] اشبیلیہ [illegible] کے قبضے سے [illegible] امیر عبداللہ [illegible] قتل کر دیا [illegible] ذکر ہو چکا ہے۔

[illegible] اشبیلیہ [illegible] کرتے ہیں۔

جب امیر عبداللہ کے زمانے میں اندلس میں [illegible] کی آگ بھڑک اٹھی [illegible] اشبیلیہ [illegible] بغاوت [illegible] کی طرف بڑھنے لگے اور [illegible] کی طرف [illegible] سے تعلق رکھتے تھے۔

ابو عبدہ کا گھرانہ [illegible] اشبیلیہ [illegible] کے [illegible] حکومت کے [illegible] میں سے تھا اور [illegible] تھے۔

بنو خلدون کا گھرانہ [illegible] کا بھائی [illegible] تھا۔

[illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ بنو خلدون کا [illegible] اشبیلیہ میں [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] علمی [illegible] ریاست [illegible] ہے۔

بنو [illegible] کا گھرانہ [illegible] ان کا [illegible] اس وقت تک ان کو [illegible] اشبیلیہ میں [illegible] علمی [illegible] ریاست [illegible] ہے۔

پس جب [illegible]ھ میں اندلس میں فتنہ کا زور بڑھ گیا تو اس وقت امیر عبداللہ نے امیہ بن عبدالغافر کو اشبیلیہ کا والی مقرر کیا اور اس کے ساتھ اپنے بیٹے محمد کو بھی بھیجا اور اسے اس کی کفالت میں دے دیا پھر یہ لوگ اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے امیر عبداللہ کے بیٹے محمد اور ان کے ساتھیوں پر حصر کر دیا حالانکہ وہ اس بارے میں ان کی مدد کر رہا تھا اور امیر عبداللہ کے متعلق سازش کر رہا تھا اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ اس نے ان سے اپنے باپ کے پاس جانے کا تقاضا کیا تو انہوں نے اسے قبول کر لیا اور امیہ اشبیلیہ میں خود مختار ہو گیا اور اس نے عبداللہ بن حجاج کے خلاف سازش کی جسے کسی نے قتل کر دیا اور اس نے اس کی جگہ اس کے بھائی کو کھڑا کیا اور اشبیلیہ کو کنٹرول کیا اور بنو خلدون اور بنو حجاج کو یرغمال بنایا پھر انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس نے ان کے بیٹوں کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے دوبارہ اس کی اطاعت کر لی اور ان سے معاہدہ کیا تو اس نے ان کے بیٹوں کو رہا کر دیا تو انہوں نے دوبارہ بغاوت کی اور اس سے جنگ کی تو اس نے موت قبول کرنی چاہی اور اپنی بیویوں کو قتل کر دیا اور گھوڑوں کو ذبح کر دیا اور موجودہ سامان کو جلا دیا اور ان سے جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے اسے سامنے سے بغیر پیٹھ پھیرے قتل کر دیا اور عوام نے اس کے سر کو کاٹ دیا اور امیر عبداللہ کو لکھا کہ اس نے حیا کو خیر باد کہہ دیا تھا اور انہوں نے اسے قتل کر دیا تو اسے امارت کے طور پر ان کی بات قبول کرنی پڑی اور اپنے قرابت داروں میں سے ہشام بن عبدالرحمن کو ان کا امیر بنا کر بھیجا تو انہوں نے خود سری کی اور اس کے بیٹے کو قتل کر دیا اور اس میں کریب بن خلدون نے بڑا پارٹ ادا کیا اور اس کا اقتدار امیر بن گیا اور ابراہیم بن حجاج اپنے بھائی عبداللہ کے قتل ہو جانے کے بعد جیسا کہ ابن سعید نے الحجاری سے بیان کیا ہے حجاجی کی طرف مائل ہو گیا تھا اور اس نے اندلس کے سب سے بڑے باغی کے ساتھ مصاہرت کی اور وہ ابن حفصون الثائر اور اس کے مضافات میں مدد کرتا رہا تھا اور وہ اس کا مددگار تھا پھر وہ کریب بن خلدون کی مدارات اور کمال حیلہ کی طرف چلا تو اس نے اسے اپنے کام میں نائب بنایا اور اپنی سلطنت میں اسے شریک کیا۔

کریب کا رعیت پر ظلم کرتا تھا: اور کریب رعیت پر ظلم کرتا اور ان کے لئے مشکلات پیدا کرتا تھا اور ان سے ترش روئی اور سختی کے ساتھ پیش آتا تھا اور ابن حجاج ان سے محبت و شفقت کے ساتھ پیش آتا تھا پس وہ کریب کو چھوڑ کر ابراہیم کی طرف چلے گئے پھر اس نے اشبیلیہ کی امارت کے متعلق امیر عبداللہ سے تحریر یا لکھ کر سفارش کی تاکہ عوام اس سے خوش ہو جائیں تو اس نے اسے اس کا پروانہ بھجوا دیا اور اس نے شہر کے سرکردہ لوگوں کو جو اس کی محبت اور کریب کی نفرت سے سرشار تھے اطلاع دی پھر باغیوں نے اتفاق کیا اور عوام نے کریب پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو امیر عبداللہ کے پاس بھیج دیا اور وہ اشبیلیہ کی امارت پر قائم ہو گیا ابن حیان کا بیان ہے کہ قرمونہ شہر کا قلعہ اندلس کے سب سے بڑے قلعوں میں سے ہے اور اس نے اسے اپنے گھوڑے کے تیار کرنے کی جگہ بنایا اور وہ اس کے اور اشبیلیہ کے درمیان آیا جایا کرتا تھا اور اس نے فوج بنائی اور ان کے طبقات مرتب کئے اور وہ امیر عبداللہ کو سامان اور ہدایا دیا کرتا تھا اور اس نے طوائف الملوک کے زمانے میں فوج اس کی طرف بھیجی اور وہ ایک فاضل تعریف مقصود تھا جس کا شعراء نے قصد کیا تو اس نے ان سے حسن سلوک کیا اور شعراء نے اس کی مدح کی اور العقد کے مؤلف ابو عمر ابن عبد ربہ نے بھی اس کی مدح کی اور بقیہ باغیوں میں سے اس کے پاس گیا تو اس نے اس کے حق کو پہچانا اور اس کے انعامات میں اضافہ کیا اور بنو خلدون کا گھرانہ بنی امیہ کے بقیہ ایام میں طوائف الملوک کے زمانے تک ہمیشہ ہی اشبیلیہ میں رہا جیسا کہ ابن حیان اور ابن حزم نے بیان کیا ہے اور ان کی طاقت کے جانے سے ان کی امارت

حوالے کر دی۔

ابن عباد کا اشبیلیہ پر قبضہ اور جب ابن عباد نے اشبیلیہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد قرطبہ پر قابض ہو گیا تو اس نے ان بنی قطعہ زمین سے معزول ہونے والوں کو انہیں اپنی حکومت کے عہدوں پر مقرر کیا اور جنگ زلاقہ میں ان کے ساتھ حاضر ہوئے جو بن عمرو اور یوسف بن تاشفین نے طاغیہ جلالقہ کے خلاف برپا کی تھی جس میں ابن عباد کے ساتھ مل کر ان کی قطعہ زمین میں سے ایک پارٹی شہید ہو گئی [illegible] اس جنگ میں مسلمانوں کے غلبہ کے لئے قائم رہا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے دشمن پر فتح دی پھر یوسف بن تاشفین امیر المسلمین اندلس پر غالب ہو گئے اور عرب نے قتال ترک [illegible] اور فنا ہو گئے۔

افریقہ میں ان کے اسلاف جب موحدین نے اندلس پر قبضہ کیا اور اسے مرابطین کے قبضے سے چھین لیا تو ان کے ملوک عبدالمومن اور اس کے بیٹے تھے اور بنو [illegible] شیخ ابو حفص ان کی حکومت کا ستون تھا اور انہوں نے اسے کئی بار اشبیلیہ اور غرب اندلس کا والی مقرر کیا پھر ابو حفص نے اپنی [illegible] عبدالواحد کو والی مقرر کیا پھر اسی طرح اس کے بیٹے ابو زکریا کو مقرر کیا اور [illegible] اسلاف کا اشبیلیہ میں ان سے [illegible] جانب سے [illegible] والی نے [illegible] سے مشہور تھا امیر ابو زکریا یحییٰ بن ابو محمد بن ابی حفص کی حکومت کے زمانے میں [illegible] کے [illegible] میں سے ایک [illegible] نے اس کا نام [illegible] بنایا تھا تحفے کے طور پر بھیجا [illegible] ان کے پاس [illegible] یحییٰ [illegible] کا والی [illegible] تھا اور اس کی حکومت کے زمانے میں فوت ہو گیا تھا اور اس کے دو بھائی ابو بکر اور عمر بھی تھے اور وہ [illegible] کے لقب سے ملقب تھے [illegible] ابو زکریا [illegible] افریقہ کی حکومت کی طرف چلا گیا اور وہاں اپنی [illegible] اور ۶۲۵ھ میں بنی عبدالمومن کی دعوت سے الگ ہو گیا اور افریقہ میں خود مختار ہو گیا اور اندلس میں موحدین کی حکومت خراب ہو گئی اور ابن ہود نے اس پر [illegible] پھر وہ فوت ہو گیا اور اندلس مضطرب ہو گیا اور طاغیہ نے اس پر [illegible] کر دیا اور افرنجہ [illegible] بار بار [illegible] قرطبہ اور اشبیلیہ [illegible] سے [illegible] تک ہے۔

ابن الاحمر کا حملہ اور ابن الاحمر نے غرب اندلس سے [illegible] اندلس کے [illegible] کے لئے حملہ کیا اور اشبیلیہ میں [illegible] ابو مروان [illegible] اور اس نے ان سے اپنی [illegible] کے خلاف [illegible] افرنجہ [illegible] طاغیہ سے [illegible] اور ساحلی [illegible] ان کے [illegible] شہروں [illegible] اپنے شہروں کے متعلق اس سے اتفاق کیا اور ان کا [illegible] ابو مروان الباجی [illegible] ابن الاحمر نے اس کی [illegible] اور حماقت کی [illegible] امیر ابو زکریا [illegible] کی بیعت کی [illegible] عبدالمومن [illegible] امیر ابو زکریا کی بیعت کی اور اس نے [illegible] جنگ [illegible] حکومت کے [illegible] بار بار [illegible] بنی غلام [illegible] ان کا برا انجام [illegible] اشبیلیہ سے چلے گئے [illegible] طاغیہ نے ان [illegible] پر حملہ کیا اور [illegible] اشبیلیہ [illegible] کے علاوہ [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] افریقہ [illegible] اس کو قتل کیا اور اس [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible]

ابو الحسن محمد بن المحتسب کا [illegible] کی ان سے پہلے آنے والوں کے ساتھ ان کے پاس آ گیا تھا لیکن انہوں نے اس کے اسلاف کے احسانات [illegible] کے پاس [illegible] گیا تو وہ ان کے پاس آیا تو اس نے اس [illegible] اور مشرق کی طرف چلا گیا اور اپنا فرض ادا کیا پھر واپس آ گیا اور [illegible] تو اس نے اس کی [illegible] کی اور وہ اس کی حکومت کے زیر سایہ [illegible] اور ان کے احسانات [illegible] اور اس نے اس کے [illegible] مقرر کر دیے [illegible] وہیں وفات ہوئی اور [illegible] میں دفن کیا گیا۔

المستنصر محمد کی حکمرانی: اور اس کے بیٹے المستنصر محمد نے حکومت سنبھالی اور اس نے [illegible] ابو [illegible] وظیفہ جاری کر دیا جو اس کے باپ نے [illegible] تھا پھر [illegible] اپنی [illegible] اور المستنصر [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے یحییٰ کو [illegible] اور اس کا بھائی [illegible] ابو اسحاق جو اپنے بھائی المستنصر [illegible] اندلس بھاگ گیا تھا اندلس سے [illegible] اور اس نے یحییٰ کو معزول کر دیا اور خود افریقہ کا بادشاہ [illegible] ابو [illegible] کی حکومت [illegible] کے مطابق [illegible] ابو فارس [illegible] کے بیٹے [illegible] ابو فارس کا حاجب مقرر کر دیا [illegible] اور [illegible] کی طرف لوٹ آیا۔

الدعی ابن ابی عمارہ کا تونس پر قبضہ: اور جب الدعی ابن ابی عمارہ نے ان کے خلاف تونس پر قبضہ کیا تو اس نے [illegible] ابو [illegible] کو قید کر دیا اور [illegible] سلطان ابو اسحاق [illegible] اس کے بیٹوں کے ساتھ [illegible] تو اس کے بیٹے ابو فارس نے [illegible] اور [illegible] اس کے بھائی [illegible] کے ساتھ الدعی ابن ابی عمارہ [illegible] کے لئے نکلے اور [illegible] جب [illegible] مرماجنہ میں جنگ کی تو [illegible] ابو حفص [illegible] کے ساتھ جنگ سے بھاگ گیا اور [illegible] ابو الحسن بن سید الناس [illegible] اور جب ابو حفص [illegible] تو اس نے اس کی سابقہ [illegible] اور [illegible] اپنے ملک [illegible] کتابت کی درخواست کی اور [illegible] اپنی حجابت کے لئے [illegible] وفات ہو گیا اور اس کے بعد [illegible] المستنصر کا [illegible] ابو عبید [illegible] اور اس نے اپنی حجابت کے [illegible] کاتب محمد بن [illegible] کو [illegible] حجابت میں [illegible] مقرر کیا [illegible] سلطان فوت ہو گیا۔

امیر خالد کی حکومت: اور امیر خالد کی حکومت آئی تو اس نے اسے عزت و بزرگی کے ساتھ [illegible] اور [illegible] یحییٰ بن اللحیانی کی حکومت آئی تو اس نے اسے [illegible] اور جب عربوں کے [illegible] تو اس نے اس [illegible] کتابت کی درخواست کی اور [illegible] کے لئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

سلطان [illegible] [illegible]

مکی بن ابی طالبؒ [illegible]

پیش کیا اور میں نے اُسے سب کو شروع سے پڑھا نیز میں نے ابن مالک کی کتاب التسہیل اور فقہ کے بارے میں ابن الحاجب کی مختصر پڑھی مگر میں نے ان کو مکمل حفظ نہیں کیا، اور اسی دوران میں میں نے اپنے والد اور تونس کے اساتذہ سے عربی زبان میں علم حاصل کیا جن میں شیخ ابو عبداللہ محمد العربی الحصائری بھی شامل ہے جو علم نحو کا امام تھا اور اس نے کتاب التسہیل کی مفصل شرح بھی لکھی ہے اور ابو عبداللہ محمد الشواش الزرزالی اور ابو العباس احمد بن القصار بھی تھے جو علم نحو میں بڑی دسترس رکھتا تھا اور اس نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں لکھے گئے مشہور قصیدہ بردہ کی شرح لکھی ہے اور اس زمانے میں بھی وہ تونس میں زندہ موجود ہے اور ابو عبداللہ محمد بن بحر جو تونس میں عربی ادب کا امام تھا وہ بھی ان میں شامل تھا میں اس کا ہم نشین رہا اور میں اس کے پاس بیٹھا رہتا تھا وہ علوم اللسان میں ایک سمندر تھا اس نے مجھے شعر یاد کرنے کا مشورہ دیا تو میں نے اشعار کی چھ کتابیں اور حماسہ اور متنبی کے کچھ اشعار اور کتاب الاغانی کے کچھ اشعار یاد کر لئے اسی طرح میں تونس کے امام المحدثین شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن جابر کا بھی ہم نشین رہا جو الرحلتین کا مؤلف ہے اور میں نے اُس سے مسلم بن الحجاج کی کتاب اور کتاب الموطا اول سے آخر تک اور امہات خمس میں سے بھی کچھ کتابیں سنیں اور اس نے مجھے عربی و لغت کی بہت سی کتابیں دیں اور مجھے عام اجازت عطا فرمائی اور اس نے مجھے اپنے مذکورہ مشائخ کے متعلق بتایا جن میں تونس میں سب سے مشہور قاضی الجماعۃ ابو العباس احمد بن الغماز الخزرجی ہے، اور میں نے تونس میں ان کی ایک جماعت سے فقہ کا علم حاصل کیا جن میں ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الجیانی اور ابو القاسم محمد القصیر بھی شامل ہیں میں نے اُن سے ابو سعید البرادعی کی کتاب التہذیب مختصر المدونہ اور کتاب المالکیہ سنائی اور ان سے فقاہت بھی حاصل کی اور اس دوران میں شیخ امام قاضی الجماعۃ ابو عبداللہ کی مجلس میں محمد بن عبدالسلام میرے بھائی عمر رحمۃ اللہ علیہا کے ساتھ آیا جایا کرتا اور میں اس سے بہت مستفید ہوا اور اسی دوران میں میں نے اس سے امام مالک کی کتاب موطأ سنی اور اس کے محمد بن ہارون طائی سے تونس کے ان مشائخ کے علاوہ دوسرے مشائخ سے بھی جوال کرنے سے قبل اونچے طرق ہیں اور میں نے اُسے سب کے سب سنا دیا اور اس نے میرے لئے تحریر لکھی اور مجھے اجازت دی پھر وہ سب کے سب طاعون جارف میں مر گئے۔

اور جب سلطان ابوالحسن نے ۷۴۸ھ میں افریقہ پر قبضہ کیا تو سلطان کے مددگاروں میں اہل علم کی ایک جماعت بھی اس کے پاس آئی اور انہیں اپنی مجلس میں حاضر رکھتا تھا اور ان کی موجودگی سے عزت حاصل کرتا تھا ان میں مغرب کا مفتی اعظم اور مالکی مذہب کا امام ابو عبداللہ محمد بن سلیمان السطی بھی تھا اور میں اس کی مجلسوں میں جایا کرتا تھا اور ان میں سلطان ابوالحسن کا کاتب، وہ مہر بردار جو اس کے مکتوبات کے نیچے لگائی جاتی تھی، امام المحدثین ابو محمد عبد المہیمن حضرمی بھی تھا میں ہمیشہ اس کے ساتھ رہا اور میں نے اس سے علم حاصل کیا اور امہات الکتب، کتاب الموطا اور سیرت ابن اسحاق اور حدیث کے بارے میں ابن الصلاح کی کتاب اور بہت سی کتب جو مجھے یاد نہیں رہیں ان کی اجازت لی اور حدیث، فقہ، عربی، ادب، معقول اور دیگر فنون میں اس کا سرمایہ بہت وسیع تھا اور سب کو سب مانتے تھے اور ان میں سے کوئی کتاب اس کے بعض شیوخ کی تحریر سے خالی نہ تھی جو اس کی سند میں تالیف تک مشہور تھے یہاں تک کہ فقہ اور عربی جیسے فنون میں مؤلف کی طرف نسبت الاسناد ہے وہ بھی شیوخ کی تحریر سے خالی نہ تھی اور ان میں امام المقرئین شیخ ابو العباس احمد الزواوی بھی تھا اور میں نے ابو عمرو دانی اور ابن شریح کے طریق پر قرأت سبع کے درمیان جمع کے اتفاق کے ساتھ اس سے قرآن کا علم حاصل کیا مگر

میں نے ان قراءت کو مکمل کیا اور شیخ نے اسے متعدد کتب سنائیں تو اس نے مجھے عام اجازت عطا فرمائی اور ان میں علوم عقلیہ کا شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم ابلی بھی تھا جو اصل میں تلمسان کا رہنے والا تھا اور وہیں اس نے پرورش پائی تھی اور تعلیمی کتب پڑھی تھیں اور ساتویں صدی کے تمام ہونے پر اسے تلمسان چھوڑنا پڑا تھا جب وہاں سے نکلا اور حج کیا اور مشرق کے علماء سے ملاقاتیں کیں مگر ان سے کچھ حاصل نہ کیا کیونکہ اس زمانے میں وہ دیوانہ ہو رہا تھا پھر مشرق سے واپس آ گیا اور بالصحت ہو گیا اور منطق اور اصلین شیخ ابو موسیٰ عیسیٰ بن امام سے پڑھیں اور اس نے تونس میں اپنے بھائی ابو زید عبدالرحمٰن کے ساتھ ابن زیتون کے شاگرد بن کر پڑھا اور دونوں معقول و منقول کے بہت سے علم کے ساتھ تلمسان آئے اور ان دونوں میں سے ابلی نے ابو موسیٰ کو سنایا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے پھر وہ تلمسان سے مغرب بھاگ گیا کیونکہ اس کا سلطان ابو حمو عثمان بن یغمراسن کی اولاد میں سے تھا اپنے مضافات میں وقت اندازی اور حکمرانوں کے حساب کے لیے روکنے کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا تھا اور وہ مغرب کی طرف بھاگ گیا اور مراکش چلا گیا اور شہرت وقت کے امام ابو العباس بن البنا کے پاس رہ کر علم پایا اس نے ان سے اچھے معقول علوم حاصل کیے اور [illegible] شیخ کی وفات کے بعد علی بن محمد تروميت کے بلانے سے جبل الہساکرہ کی طرف چلا گیا تاکہ اس سے پڑھے جہاں اس نے اسے علم سکھایا اور کچھ مدت وہاں رہنے کے بعد شاہ مغرب سلطان ابو سعید نے اسے اپنے دار الملک میں بلا لیا [illegible] سلطان ابو الحسن نے اسے منتخب کر لیا اور اسے اپنی مجلس کے علماء میں شامل کر لیا اور اس زمانے میں وہ علوم عقلیہ سکھاتا رہا اور اہل مغرب کے درمیان [illegible] یہاں تک کہ اس نے مغرب کے دیگر شہروں کے بہت سے [illegible] نے بھی تعلیم میں [illegible] کے ساتھ [illegible] اور جب وہ سلطان ابو الحسن کے مددگاروں کے ساتھ تونس آیا تو میں بھی ان کے ساتھ رہنے لگا اور میں نے اس سے علوم عقلیہ منطق اور فنون حکمیہ اور تعلیمیہ سیکھے اور [illegible] محقق [illegible] تھا اور سلطان کے مددگاروں میں آنے والے اصحاب میں سے ہمارے صاحب ابو القاسم عبداللہ بن یوسف بن رضوان مالقی بھی ہیں یہ سلطان کے کاتب تھے اور [illegible] کتابت اور فرامین و خطابات کے لکھنے [illegible] علامت کے حامل ابو محمد عبداللہ کی خدمت میں رہتے تھے [illegible] سلطان [illegible] علامت [illegible] رضوان اپنے [illegible] علم [illegible] کی خوبصورتی [illegible] سلطان کی طرف سے [illegible] شعر و خطابت کے مرتب کرنے میں مغرب کا [illegible] سلطان کے ساتھ [illegible] جب وہ [illegible] آیا [illegible] ہو گیا اور میں نے [illegible] شیخ [illegible] آیا تھا [illegible] ابو القاسم الرحوی [illegible] قصیدہ [illegible] کے قافیہ [illegible] شیخ محمد عبد المہیمن [illegible] قصیدہ میں سلطان ابو الحسن کی یاد کے قافیہ میں [illegible] سلطان کے حالات [illegible] ہو چکا ہے میں رضوان کی مدت تک سلطان کے ساتھ آنے والے [illegible] علماء کا بھی ذکر کیا ہے [illegible]

[illegible]

قرآن کے ساتھ معمور ہوں یا کوئی مقابلہ نہیں اور صورت کے مقام سے اپنا آپ [illegible] لیا ہے ایک فکر کا حق نے رنگل کے ساتھ [illegible] ان میں اضافہ کر دیا ہے اور آدمی کو اس کے تصرفات اور اس کی نقل سے غلطی ہو [illegible] اور اس سے بے نیاز کر دیتا ہے پھر آنے والے حادثے سے تعلق رکھتا ہے۔

جو لوگ کی اصل لوگ ہیں اور ان کا مطلب تھا شہوار [illegible] پہاڑ کے قریب سے [illegible] مشہور ہے اور ان کے علوم میں وہ چھا رہی تھیں اور ان علوم کے ماہر پیچھے آنے کے تیری احتیاج رہیں گے۔

پھر آخر میں کہا ہے

اور فریش عبدالمہیمن کا نواسہ ہے اور یہی اس کے ابھی [illegible] قریب میں کامیاب ہو چکا ہوں اور میرے [illegible] خیالات نے اس کے [illegible] تحقیق [illegible] کیا [illegible] عنوان [illegible] ہے۔ [illegible] ایت رکھتا ہوں۔

یہاں تک [illegible] عبدالمہیمن کی اس بات [illegible] کہ [illegible] تھا دل [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہو [illegible] سے [illegible] ہدایت کے لئے [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] فضیلت [illegible] عبدالمہیمن [illegible] کی ہے۔

اور [illegible] کے آخر میں کہا ہے

[illegible] کے [illegible] سے قریب [illegible] ہے اور [illegible] ہے [illegible] آنا [illegible] کے [illegible] حاصل [illegible] آنا [illegible] ہے۔

پھر جب قیروان میں یہ واقعہ پیش آیا تو [illegible] سلطان سے [illegible] تو وہ اس سے [illegible] ہو گئے اور یہ [illegible] تو میرے [illegible] جاؤں [illegible] آیا [illegible] سب کی [illegible] عبدالمہیمن کی [illegible] نے والوں کے ساتھ [illegible] سے [illegible] اس [illegible] کی [illegible] نے [illegible] مرحوم کے درمیان [illegible] پائی جاتی تھی جب وہ [illegible] سے [illegible] تھے۔

معرکہ قیروان: پس جب قیروان کا معرکہ ہوا تو [illegible] سلطان ابوالحسن کے [illegible] تمام [illegible] پر حملہ کر دیا اور ان کے [illegible] سے [illegible] کے قریب میں [illegible] تھے [illegible] ان [illegible] نے ان کے خلاف [illegible] سے [illegible] کر [illegible] کے [illegible] تھے اور [illegible] پر اتفاق [illegible] کی بیعت [illegible] سلطان [illegible] ہے [illegible] تو ان [illegible] کا [illegible] عبدالمہیمن [illegible] کی بغاوت [illegible] تو وہ اپنے گھر سے نکل [illegible] اور میرے باپ مرحوم کے پاس [illegible] ہمارے ہاں [illegible] سے [illegible] چلا گیا [illegible] تک [illegible] بھاگ [illegible] اور عبدالمہیمن [illegible] سلطان [illegible] کا [illegible]

میرے والد مرحوم سے گفتگو کرتا رہتا تھا اور اس کی ذوقی کا قدر دان تھا اور اس نے جو شعر اسے [illegible] میں نے اسے اس سے بھی اسے یاد کیا ہے۔

> تم خوب جانتے والے نے مجھے وعدہ دیا ہے اور میں جیسے اس کا [illegible] بعض کا اتفاق ان [illegible] تو سو رہتے کی اور بجلی کی تحت [illegible] اور اس نے کس قدر [illegible] سے تکلیاں کر کے دوستی کی ہے اور اس نے مقرر کیا اس بات میں عادت کی تھی کی محبت سے میں نے [illegible] کا سبب بچل [illegible] سے اور تیری طرح تیری تعریف ہونا اور دل [illegible] ہوا اور رہا تھا اور جب تک یہ زندگی ہے میں گواہ اور بات سے تیری یاد میں [illegible] کرتا رہوں گا اور تب نے غم سے روشنی حاصل کی ہے کا تیرا زمانہ اس کی محبت کا تو گواہ ہے اور میں اپنی بات ہوا ہوں۔

اور ابن مرزوق نے اپنے اشعار میں جن سرکردہ لوگوں کا ذکر کیا ہے وہ سلطان ابوالحسن کی قید کے پیش رو تھے جنہیں آپ نے اہل مغرب میں سے اپنی حکومت کے لیے قید کیا تھا اور ان میں سے امام کے دو بیٹے تلمسان کے حفاظ و مفتی میں سے اہل برشک کے دو بھائی تھے جن میں سے بڑے کا نام ابو زید عبدالرحمٰن اور چھوٹے کا ابو موسیٰ عیسیٰ تھا اور ان کا باپ برشک کی ایک مسجد میں امام تھا۔

زیری بن حماد کا اقدام: اور زیری بن حماد نے جو ان دنوں شہر برشک پر متغلب تھا ان پر الزام لگایا کہ ان کے پاس یتیم کے زکوٰۃ کا مال بطور امانت پڑا ہے جو ان کے باپ نے ان کے پاس امانت رکھا تھا اس نے امانت کا مطالبہ کیا اور ان سے انکار کیا تو زیری نے ان کے قبضے سے مال حاصل کرنے کے لیے ان پر جب خوف دلایا تو وہ [illegible] کر کے بھاگ گئے اور آپ کے دونوں بیٹے ساتویں صدی کے آخر میں تونس چلے گئے اور وہاں انہوں نے ابن [illegible] کے شاگرد [illegible] اور عبداللہ بن شعیب الدکالی کے اصحاب سے [illegible] حاصل کیا اور علم [illegible] حاصل کر کے مغرب اوسط آ گئے اور الجزائر میں [illegible] قدرت [illegible] تھا [illegible] کے [illegible] نے [illegible] مقتول [illegible] سے [illegible] ہونے میں [illegible] کے [illegible] وقت تھی اور [illegible] کا سلطان ابو یعقوب ان دنوں مغرب اقصیٰ کا حکمران تھا تلمسان کے [illegible] محاصرہ کیے ہوئے بیٹھا تھا اور وہاں سے آپ نے اس کے نواح میں [illegible] بھیجیں اور اس کے بہت سے علاقوں اور شہروں پر قبضہ کر لیا اور مشرق میں [illegible] کی حد پر بھی قبضہ کر لیا اور [illegible] کو [illegible] سے حسن بن الطلاق [illegible] میں سے [illegible] بن [illegible] بھیجا اور ان دونوں کے ساتھ [illegible] سے حاصل کرنے کے لیے [illegible] بن [illegible] کی [illegible] بھائی [illegible] سے [illegible] کر گئے اور ان کی [illegible] کرنے کے لیے یہ دونوں [illegible] میں [illegible] کو [illegible] گئے تو [illegible] ان دونوں کے ساتھ [illegible] کیا اور ان [illegible] بنا اور اپنے بیٹے محمد کی تعلیم کے لیے مقرر کر دیا۔

[illegible] جب سلطان مغرب یوسف بن یعقوب فوت ہو گیا تلمسان کے محاصرہ میں [illegible] پر اپنے خصی [illegible] کے ایک شخص کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اس کے بعد [illegible] کا کام [illegible] کر دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے [illegible] نے [illegible] کے بعد جن کو [illegible] نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے خصوصیت [illegible] اور اس کے بعد اس کے [illegible] تلمسان [illegible] ابو تاشفین بن عثمان بن [illegible] اور اس کے بھائی [illegible] کے [illegible] تلمسان سے چلے جانے اور اس کے حفاظ [illegible]

[illegible] ان کے ساتھ [illegible] عہد توڑ دیا گیا اور مغرب کی طرف واپس آ گیا [illegible] ابن ابی العلاء [illegible] سے [illegible] مغرب کی [illegible] کے لیے [illegible] کر گئے اور تلمسان سے گزرے [illegible] ان [illegible] کے [illegible] کی اور [illegible] کیا اور ان کے لیے [illegible] سے مشہور ہے اور وہاں [illegible] کے متعلق [illegible] ہے [illegible] فوت ہو گیا اور [illegible] سے [illegible] ابو تاشفین [illegible] ابوالحسن کے [illegible] پر [illegible] مغرب کی اطراف میں ان دونوں کی [illegible] تھی [illegible] اور جب اس نے اپنی [illegible] کے وقت [illegible] قریب [illegible] اس وقت [illegible] کے پاس گئے جب [illegible] جنگ [illegible] ہو گیا اور اس کا انجام [illegible] موت کے ساتھ ہوا۔

سلطان ابوالحسن کی افریقہ کو روانگی: اور جب سلطان ابوالحسن ۷۴۷ھ میں افریقہ کی طرف گیا جیسا کہ ہم نے [illegible] حالات میں بیان کر چکے ہیں [illegible] اور جب اس نے افریقہ پر قبضہ کر لیا تو [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] ہو گیا اور [illegible]

السطی: [illegible] السطی [illegible] محمد [illegible] اس کا [illegible] اور مغرب کے امام [illegible] ابوالحسن الصغیر سے علم حاصل کیا [illegible] بہت مشہور [illegible] تھا [illegible] قاضی [illegible] کے [illegible] سے [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] کے باعث [illegible] علماء کے [illegible] ایک جماعت کو [illegible] ان [illegible] علماء [illegible] کے ساتھ [illegible] ابوالحسن [illegible] سلطان ابوالحسن کے ساتھ [illegible] اور [illegible] مغرب [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] سے اپنے [illegible] ان کے [illegible] ہو گیا اور اس [illegible] کے ساتھ [illegible] غرق ہو گئے اور [illegible] ایک [illegible] ان میں سے ایک [illegible]

اور وہ ان دونوں شہروں کو تباہ کرنے کے بعد الجزائر کی طرف چلا گیا اور اس کی امارت کا حال اس کے حالات میں بیان ہو چکا ہے۔

آبلی: آبلی کا نام محمد بن ابراہیم تھا اس نے تلمسان میں پرورش پائی دراصل میں وہ اندلس کے غرب الجوف لوگوں میں سے ہے جو جوف شہر کے آبلہ کے باشندے ان میں سے ہیں وہ بچے باپ اور چچا احمد کے ساتھ تھا پس یغمراسن بن زیان نے ان کو خادم بنا لیا اور اس کے بیٹے ان کی فوج میں تھے اور ان دونوں میں سے ابراہیم نے تلمسان کے قاضی محمد بن غلبون کی بیٹی سے رشتہ کیا جس سے یہ محمد پیدا ہوا اور اس نے تلمسان میں اپنے دادا کی کفالت میں پرورش پائی جس کی وجہ سے اس کے دل میں فوج کی بجائے جو اس کے باپ اور چچا کا پیشہ تھا علم کی طرف توجہ ہوئی اور جب وہ جوان ہوا تو اس نے دل میں تعلیمات کی محبت پیدا کر لی اور وہ ان میں مشہور ہو گیا اور لوگ ان کے سیکھنے کے لئے اس کے پاس آ کر بیٹھنے لگے حالانکہ یہ ابھی کم عمر تھا پھر سلطان یوسف بن یعقوب نے آ کر شہر تلمسان کا محاصرہ کر لیا اور مغرب اوسط کی طرف فوجیں بھیجیں اور اکثر مقامات کو فتح کر لیا۔ اور ابراہیم آبلی تلمسان کی بندرگاہ ہنین کا قائد تھا جب یوسف بن یعقوب نے اس پر قبضہ کر لیا تو عبد الواد کے جس قدر مددگار وہاں موجود تھے انہیں قید کر لیا اور ابراہیم آبلی کو بھی قید کر لیا اور تلمسان میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ یوسف بن یعقوب ان کے بیٹوں کو وظیفہ دیتا ہے اور انہیں رہا کرتا ہے۔ پس ان کے بیٹے محمد نے ان کے پاس جانے کے متعلق غور کیا اور اس نے اپنی ماں سے اس کے لئے پوشیدہ رکھا اور فصیلوں کو پھاند کر اپنے باپ کی طرف گیا تو اس نے یہ قیام جاری رکھا اور یوسف بن یعقوب نے اسے مغربی فوج کا سالار بنا کر اس سے خدمت لینی چاہی مگر اس نے اس مقام پر کراہت ظاہر کی اور اپنی وضع بدل لی اور رباط میں چلا اور حج کے ارادے سے نکل پڑا اور فقراء کی صحبت میں شامل ہو کر عبادت گزاروں کی خانقاہ میں پہنچ گیا اور وہاں اس نے ایک شخص کو پایا جو ہنین کے ایک بچے کو مغرب میں اپنی دولت قائم کرنے کے ارادے سے لایا اور وہ بڑا صاحب فطرت تھا لیکن جب اس نے یوسف بن یعقوب کی قوت اور اس کے غلبہ کی شدت کو دیکھا تو اپنے مقصد سے مایوس ہو گیا اور اس سے دست بردار ہو گیا اور اپنے شہر واپس جانے کا عزم کر لیا اور ہمارا شیخ ابراہیم بھی اس کے مددگاروں میں شامل تھا۔

مؤرخ بیان کرتا ہے کہ کچھ عرصے بعد اس کا حال مختلف ہوا اور جس کام کے لئے وہ آیا تھا اس کی حقیقت معلوم ہوئی اور میں اس کے مددگاروں، اصحاب اور تابعین میں شامل ہو گیا وہ بیان کرتا ہے کہ ہر شہر میں اس کے اصحاب، پیروکار اور خدام اس سے ملتے جو اپنے اپنے شہر سے اس کے پاس آتے تھے اور اخراجات لاتے یہاں تک کہ ہم تونس سے اسکندریہ تک سمندر پر سوار ہو گئے وہ بیان کرتا ہے کہ سمندر میں مجھ پر شہوت کا سخت غلبہ ہوا اور اس جنس کے تقاضے کی وجہ سے میں نے بکثرت نہانے سے شرم محسوس کی تو اس کے ایک ہمراز نے مجھے کافور پیتے ہوئے دیکھا پس میں نے اس سے ایک چلو لے کر پیا تو مجھے دماغی عارضہ ہو گیا اور اسی حالت میں ہم مصر پہنچ گئے اور ان دنوں میں وہاں معقول و منقول کے مشہور لوگوں میں تقی الدین بن دقیق العید، ابن الرفعہ، صفی الدین ہندی اور تبریزی وغیرہ رہتے تھے خلاصہ کلام یہ کہ جب اس نے ہمارے سامنے ان کا ذکر کیا تو دماغی عارضے کی وجہ سے ان کے وجود کی تمیز نہ ہوئی پس میں نے اس رکن کے ساتھ حج کیا اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو کر بلاد کی طرف چلا گیا اور اپنے اصحاب میں سے اس نے ساتھ ایک آدمی کو بھیجا جو اسے بلاد

میں جو مغرب کے ایک گوشے میں ہے اس نے اس میں بچپن گزارا۔

اور مجھے میرے مرحوم شیخ نے بتایا کہ اس کے باپ کے پاس بہت سے دینار تھے جنہیں اس نے مغرب سے حاصل کیا اور وہ جو چھپا کر رکھتا تھا اس کے [illegible] جب میں بیمار ہو گیا تو اس نے ان کو مجھ سے مخفی رکھا کہ اس نے اپنے اصحاب کو مغرب میں میری حفاظت کے لئے بھیجا تو وہ دینار انہیں دے دیئے اور جب انہوں نے مجھے یہاں تک پہنچا دیا تو انہوں نے وہ دینار مجھے دے دیئے اور انہوں نے مجھ سے ایک تحریر پر گواہی دلوائی جسے وہ اس کے پاس لے گئے جیسا کہ میں نے انہیں علم دیا تھا پھر ہمارے شیخ نے مغرب پہنچنے کے ساتھ ہی یوسف بن یعقوب کی وفات اور اہل تلمسان کا محاصرے سے چھٹکارا پانے [illegible] تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] علم سیکھنے کے لئے اس کی خواہش میں اضافہ ہو گیا اور وہ معقولات کی طرف مائل رہتا تھا پس اس نے ابو موسیٰ بن الامام سے منطق اور جمال الدین [illegible] پڑھا اور حاکم تلمسان ابو حمو کی حکومت مضبوط ہو چکی تھی اور [illegible] میرے شیخ کے متعلق پتہ چلا کہ اسے حساب میں تمام [illegible] حاصل ہے تو [illegible] ہمارے شیخ نے اس سے [illegible] نے اس کام پر مجبور کیا جس سے اس نے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ایک حیلہ کیا اور سلطان ابو الربیع کے زمانے میں فاس چلا گیا اور [illegible] سے تعلیم [illegible] کرنے کے لئے تلاش میں روپوش ہو گیا پس اس نے اس کے فن کو مکمل طور پر حاصل کیا اور ماہر ہو گیا اور فاس سے چھپتے چھپاتے نکل کر [illegible] مراکش چلا گیا اور معقول و منقول کے شیخ [illegible] ابو العباس بن البناء کے پاس [illegible] اور [illegible] اس کے ساتھ رہا اور اس سے بہت کچھ حاصل کیا اور علم معقول کی تعلیم اور علوم میں بہ درجہ کمال حاصل کر لیا۔

پھر شیخ [illegible] سلطان [illegible] شیخ اس کے پاس گیا اور اس نے کافی مدت تک قیام کیا اور اس دوران میں [illegible] طالبان علم شیخ کے پاس آتے گئے اور اس کے [illegible] اضافہ ہو گیا اور اس [illegible] محبت رہی

تعلیم [illegible] دی اس نے اشارہ پر عمل کرنے پر قائم رہا یہاں تک وہ اس کی

لوگوں پر غالب آ گئے اور ان قبائل میں اس کی عزت و ریاست بڑھ گئی اور جب سلطان ابو سعید [illegible] اپنے پہلو سے اتارا تو شیخ بھی اس کے ساتھ اترا اور وہیں مقیم رہا اور ہر طرف سے طالب علم اس کے پاس آ گئے جس سے اس کی شہرت مکمل ہو گئی اور جب سلطان ابو الحسن نے تلمسان فتح کیا اور ابو موسیٰ ابن الامام [illegible] تو ان سے [illegible] ذکر کیا اور [illegible] سلطان [illegible] کے جمع کرنے کا اہتمام کر رہا تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے [illegible] ہمارے شیخ کو بھی علماء کے طبقہ میں شامل کر دیا اور وہ تعلیم و تدریس میں لگ گیا اور سلطان کی محبت سے وابستہ ہو گیا اور [illegible] افریقہ اور جنگ قیروان میں اس کے ساتھ شامل ہوا اور اس کے [illegible] کے درمیان [illegible] جاتے [illegible] سے وابستہ ہو گیا [illegible] نے خاتم [illegible] سے علوم عقلیہ سیکھے پھر میں نے منطق اصلین اور علوم حکمت پڑھے [illegible] معلوم ہوا کہ سلطان [illegible] نے اپنے [illegible] مغرب [illegible] باپ اور شیخ [illegible] ذلت [illegible] نے۔

اسے تعلیم دینے کا مشورہ دیا اور ہم نے اُسے سفر کرنے سے روکا تو اس نے ہماری بات قبول کر لی اور ٹھہر گیا اور سلطان ابوالحسن نے ہم سے اس کا مطالبہ کیا تو ہم نے اس کے پاس نہایت اچھی طرح معذرت کر دی تو اس نے اُسے چھوڑ دیا اور جیسا کہ ہم اس کے سمندر میں غرق ہونے کے واقعہ کو بیان کر چکے ہیں اور شیخ تونس میں ٹھہر گیا اور ہم اور ہمارے سب اہل شہر اس کی مجلس میں جاتے اور اس سے علم سیکھنے میں مطالبہ کرتے تھے اور جب سلطان ابوالحسن بلاد مغرب میں وفات پا گیا اور اس کا بیٹا ابوعنان اپنے شواغل سے فارغ ہو گیا اور اس نے تلمسان کو بنی عبدالواد سے چھین لیا تو اس نے تونس کے حکمران کو اس کے بارے میں خط لکھا اور اس سے اس کا مطالبہ کیا اور اس وقت تونس کا سلطان ابواسحاق بن یحییٰ شیخ الموحدین ابن تافراکین کی کفالت میں تھا تو اس نے اسے اس کے سفیر کے سپرد کر دیا اور وہ اس کے ساتھ ابوعنان کے اس بحری بیڑے میں سمندر پر سوار ہو گئے جس میں سفیر آیا تھا اور وہ بجایہ سے گزرا اور اس میں داخل ہوا اور ایک ماہ تک وہاں ٹھہرا یہاں تک کہ طالبان علم نے وہاں اس سے اس کی وہ بحری بیڑے کے سالار کی مرضی سے مختصر ابن حاجب ثانی جو اصول فقہ کی کتاب ہے پڑھی پھر اس نے کوچ کیا اور حضرت کی جانب گیا اور تلمسان میں ابوعنان کے پاس آیا تو اس نے اس کی عزت و قدر افزائی کی اور اسے اپنے علماء کے طبقہ میں شامل کر لیا اور وہ اس سے مستفید اور اس سے مختص تھا یہاں تک کہ ۷۵۷ھ میں فاس میں فوت ہو گیا اور مرحوم نے مجھے بتایا کہ ۶۸۱ھ میں اس کی پیدائش تلمسان میں ہوئی تھی۔

عبدالمہیمن: سلطان ابوالحسن کا کاتب تھا اور اصل میں سبتہ کا رہنے والا تھا اور ان کا گھرانہ وہاں بہت قدیم ہے اور یہ بنی عبدالمہیمن کے نام سے مشہور ہے اور اس کا باپ محمد بنی العزفی کے دور میں سبتہ کا قاضی تھا اور اس کے بیٹے عبدالمہیمن نے اس کی کفالت میں پرورش پائی اور وہاں کے مشائخ سے علم حاصل کیا اور استاد ابواسحاق غافقی کے ساتھ مختص ہو گیا اور جب رئیس ابوسعید عثمان نے سبتہ پر قبضہ کیا تو بنی العزفی اپنے خاندان کے ساتھ غرناطہ چلے آئے اور محمد بن عبدالمہیمن بھی ان کے ساتھ چلا آیا اور وہاں اس نے تعلیم کو مکمل کیا اور غرناطہ کے مشائخ میں فوقیت لے گیا اور مغرب و اندلس کے باشندوں نے اس سے خط و کتابت اور اندلس کے رئیس وزیر ابوعبداللہ بن الحکیم الرندی نے جو سلطان محمد ثانی ابن الاحمر پر حاوی تھا اسے کاتب بنا لیا پس وہ اس کی جانب سے لکھتا اور اس نے اسے اپنی مجلس کے فضلاء جیسے محدث ابوعبداللہ بن رشید الفہری ابوالعباس احمد الغرناطی اور نحو کے عالم اور صوفی ابوعبداللہ محمد بن خمیس تلمسانی کے طبقہ میں شامل کر لیا اور وہ دونوں ادب و شعر میں ان کے فضلاء کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے تھے پس جب وزیر ابن الحکیم ہلاکت کی مصیبت ہوا اور سبتہ بنی مرین کی اطاعت میں ہو گیا تو عبدالمہیمن بھی سبتہ واپس آ گیا پھر جب ابوسعید نے امارت سنبھالی اور اس کے بیٹے ابوعلی نے اس پر غلبہ پا لیا اور خود کو حکومت کا بوجھ اٹھانے کے لئے مخصوص کر لیا تو اس نے فضلاء کو بلانے کی طرف غور کیا اور ان کے مقام سے شہرت حاصل کی پس اس نے عبدالمہیمن کو سبتہ سے بلایا اور ۷۱۲ھ میں اسے کاتب بنایا پھر ۷۱۴ھ میں اپنے باپ کے خلاف ہو گیا اور جدید شہر میں تحصن ہو گیا اور وہاں سے اپنے باپ کے ساتھ صلح کرنے کے لئے سجلماسہ چلا گیا پس سلطان ابوسعید نے عبدالمہیمن سے تعلق کر لیا اور اسے کاتب بنا لیا یہاں تک کہ اس نے اسے رئیس الکتاب بنا دیا اور اس نے بادشاہت اور اوامر میں اس کی علامت کا نشان لگایا پس وہ اس کام کے لئے ۷۱۸ھ میں آیا اور سلطان ابوسعید کے بقیہ ایام اور اس کے بیٹے ابوالحسن کے زمانے میں بھی اسی عہدے پر قائم رہا اور ابوالحسن کے ساتھ افریقہ چلا گیا اور قیروان کی تباہی کی وجہ سے بچ گیا

قیروان سے پیچھے رہ گیا اور جب تونس میں گھبراہٹ پیدا ہوئی اور آل اور جنگ کی خبر پہنچی اور سلطان کے مددگاروں کی بیویاں کے ساتھ قصبہ کی طرف چلے گئے تو عبدالمہیمن ان سے الگ ہو کر شہر میں گھس گیا اور اس خوف سے ہمارے گھر میں روپوش ہو گیا کہ کہیں ان کے ساتھ اسے بھی گرفتار نہ کر لیں اور جب یہ مصیبت دور ہوئی اور سلطان قیروان سے سوسہ واپس آ گیا اور وہاں سے سمندر پر سوار ہو کر تونس آ گیا تو اس نے عبدالمہیمن سے اعراض کیا کیونکہ وہ قوم سے الگ ہو کر قصبہ میں اس کے غائب ہونے سے پہلے داخل ہو گیا تھا اور اس نے ابوالفضل بن عبداللہ بن ابی مدین کو علامت پر مقرر کر دیا حالانکہ اس سے قبل وہ اس گھرانے سے مخصوص بھی اور ایک مدت تک عبدالمہیمن کے کام پر رہا پھر سلطان نے غور و فکر کیا اور اس سے راضی ہو گیا اور پہلے کی طرح علامت اسے واپس کر دی پھر چند دنوں میں تونس میں طاعون جارف سے ۷۴۹ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی پیدائش شوال ۶۷۵ھ میں ہوئی تھی اور ابن الخطیب نے تاریخ غرناطہ میں اس کا مکمل تعارف کروایا ہے پس جو شخص اس سے آگاہ ہونا چاہتا ہے وہ اس کا مطالعہ کرے۔

ابن رضوان: جس کا ذکر ہم نے اپنے قصیدہ سے قبل کیا ہے وہ ابوالقاسم عبداللہ بن یوسف بن رضوان البخاری ہے اس کا اصل وطن اندلس ہے اس نے مالقہ میں پرورش پائی اور اس کے مشائخ سے علم حاصل کیا اور عربی اور ادب میں مہارت حاصل کی اور علوم اور نظم و نثر بخوبی اسلوب اور عمدگی سے بیان کیے اور عمدگی کے ساتھ درست پر معاہدات اور دستاویزات کو بھی اچھی طرح لکھتا تھا اور جنگ طریف کے بعد کوچ کر گیا اور سبتہ اترا اور وہاں سلطان ابوالحسن سے ملا اور اس کی مدح کی اور اس نے اسے اپنے ساتھ رکھ لیا اور قاضی ابراہیم بن یحییٰ سے مختص ہو گیا اور ان دنوں وہ فوج کا قاضی اور سلطان کا خطیب تھا اور وہ اسے فقہ اور ثقافت سے آگاہ کیا اور اس کی ترغیب دیتا تھا پھر اس نے اسے سلطان کے دروازے کے کاتبوں میں شامل کر لیا اور رئیس الکتاب عبدالمہیمن کی صحبت اختیار کی اور اس سے علم حاصل کرنے کے لئے مختص ہو گیا پھر سلطان افریقہ کی طرف چلا گیا اور جنگ قیروان ہوئی اور وہ اپنے اہل و عیال اور مددگاروں کے ساتھ قصبہ تونس میں محصور ہونے والوں کے ساتھ محصور ہو گیا اور سلطان نے ابن رضوان کو اپنے شخصی کاموں کے لئے پیچھے چھوڑا تھا پس امر کے وقت تیس جو بری رات تھی وہ لے کر چلا گیا اور اس نے اس میں بڑا پارٹ ادا کیا اور اسے اچھی طرح بجا لایا یہاں تک کہ سلطان قیروان سے آ گیا اور اس نے اس کے حق خدمت کا لحاظ کیا اور اسے مانوس کیا اور اسے قریب ملا لیا اور علامت عالی پر مقرر کیا یہاں تک کہ وہ ۷۵۰ھ میں بحری بیڑے میں تونس سے مغرب چلا گیا جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور اس نے اپنے بیٹے ابوالفضل کو جانشین بنایا اور ابوالقاسم بن رضوان کو اس کا کاتب بنا کر پیچھے چھوڑ دیا اور وہ دونوں اسی حالت میں رہے پھر تونس میں سلطان الموحدین الفضل بن سلطان ابو یحییٰ نے انہیں مغلوب کر دیا اور ابوالفضل اپنے باپ کے پاس چلا گیا اور ابن رضوان اس کے ساتھ سفر کرنے کی طاقت نہ رکھتا تھا وہ ایک سال تک تونس میں ٹھہرا رہا پھر سمندر پر سوار ہو کر اندلس چلا گیا اور سلطان ابوالحسن کے جو مددگاروں کے ساتھ المریہ میں ٹھہرے جن میں شیخ ہنتاتہ عامر بن محمد بن علی بھی تھا جو سلطان ابوالحسن کی بیوی اور بیٹے کا کفیل تھا اس نے کوچ کے وقت انہیں اپنے ساتھ تونس سے کشتی میں سوار کیا اور اندلس کی طرف چلا گیا اور وہ المریہ میں اترے اور سلطان اندلس کے دوگنے پر وہاں مقیم رہے پس ابن رضوان ان کے پاس چلا گیا اور ان کے ساتھ قیام پذیر ہو گیا اور سلطان اندلس ابوالحجاج نے اسے اپنا کاتب بنانے کے لئے بلایا تو اس نے انکار کیا پھر سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا اور المریہ میں اس

سے جو تلمسان میں تھے وہ کوچ کر گئے اور سلطان ابوعنان کے پاس چلے گئے اور ابن رضوان بھی ان کے ساتھ گیا تو اس نے اس کے باپ کی جو خدمت کی تھی اس کا لحاظ کیا اور اسے اپنا کاتب بنا لیا اور اسے اپنے مشہور طالبان علم کے ساتھ اپنی مجلس میں حاضر ہونے کے لئے مخصوص کیا اور اس زمانے میں محمد بن ابی عمرو حکومت کا رئیس اور خلوت کا ہمراز اور علامت اور [illegible] اور فوجوں کے حساب کا افسر تھا اور وہ سلطان کی خواہش پر غالب تھا اور اس نے اسے مختص کر لیا پھر ابن رضوان نے اسے خدمت میں لے لیا یہاں تک کہ وہ دوستی و محبت اور سلطان کی [illegible] کے انتظام اور [illegible] میں [illegible] سے محبت کرنے لگا اور اس کے باوجود اسے سلطان کے قریب کرنے لگا اور اس کے پاس اس کا ذکر کرتا رہا اور جب وہ وہاں سے سلام کا سوال کرنے کے لئے خیمہ حاضر ہوتا تو وہ اس کی خدمت کے مواقف میں اسے کفایت کرتا اور سلطان نے [illegible] کیا اور تمہارے پاس اس کے فضائل مشہور ہو گئے۔

پھر جب ابو عمرو ۷۵۸ھ میں قوموں کے ساتھ بجایہ کی طرف گیا تو ابن رضوان علامت کتاب کے ساتھ سلطان سے الگ ہو گیا پھر ابن ابی عمرو سلطان کو اپنی [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] سے بجایہ [illegible] اس کے پیچھے [illegible] اور قسنطینہ سے [illegible] ابن ابی عمرو کو مقرر کیا اور ابن رضوان کتابت میں لگا ہوا اور اس نے بہترین طریق سے علامت بھی دی اور وہ اس کا متکلم بن گیا اور [illegible] بہت [illegible] اور [illegible] حاصل ہو گئی پھر وہ [illegible] ہو گئے [illegible] اور محمد بن ابی عمرو کی [illegible] اور [illegible] لکھنے کا کام ابو اسحاق ابراہیم بن الحاج النمیری [illegible] اور جب سلطان ابو سالم کی حکومت آئی تو اس نے [illegible] انشاء [illegible] اور [illegible] کے [illegible] علی بن محمد بن مسعود کو علامت دے دی اور [illegible] مؤلف کتاب عبدالرحمن بن خلدون کے سپرد کر دی پھر ۲ ذی الحجہ ۷۶۲ھ میں [illegible] وفات ہو گیا اور وزیر عمر بن عبداللہ نے اس کے [illegible] بیٹے کی کفالت کی [illegible] علامت ابن رضوان [illegible] دی اور عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن نے اسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور ابن رضوان اپنی خدمت پر قائم رہا [illegible] فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے سعید کو ابو بکر بن غازی کی [illegible] کفالت میں [illegible] بنا لیا اور ابن رضوان اپنے حال پر قائم رہا پھر سلطان احمد نے ملک پر قبضہ کر لیا اور اسے سعید اور ابو بکر بن غازی سے چھین لیا اور اس کی حکومت کے انتظام کو محمد بن عثمان بن الکاس نے اس پر حاوی ہو کر سنبھال لیا اور [illegible] ابن رضوان کے [illegible] یہاں تک کہ وہ [illegible] انمور میں وفات پا گیا جب سلطان احمد عبدالرحمن بن ابی یفلوسن بن سلطان ابی علی کے محاصرے کے لئے مراکش جا رہا تھا۔

اور سلطان ابوالحسن کے مددگاروں میں مغرب کے اہل علم و فضلاء کی ایک بہت بڑی جماعت تھی جن میں سے بہت سے لوگ تونس میں طاعون جارف سے ہلاک ہو گئے اور ایک جماعت بحری جہاز میں غرق ہو گئی اور مصیبت ان میں ہر طرف پھیل گئی یہاں تک کہ زمانے نے اپنی مقررہ مدت کو پورا کر لیا۔

افریقیہ میں اس کے ساتھی: افریقیہ میں جو لوگ اس کے ساتھ تھے ان میں مغرب کا شیخ القراء ابو عبداللہ محمد بن احمد الزواوی بھی تھا جس نے فاس کے مشائخ سے علم و عربیت سیکھی تھی اور امام محمد بن رشید سے مروی ہے کہ وہ بہت سفر کرنے والا تھا کہ وہ قرأت میں امام تھا اور اس میں ایسا مقام رکھتا تھا کہ اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس کے ساتھ اسے مزامیر داؤدی

آواز بڑی عمدہ تھی اور سلطان ابوالحسن [illegible] تھا [illegible] قرآن کی [illegible] تھا۔

افریقہ میں اس کے ساتھ حاضر ہونے والوں میں سے ہمارا استاد ابو عبداللہ محمد بن محمد بن الصباغ تھا جو مکناسہ کا باشندہ تھا اور معقول و منقول میں ماہر تھا اور حدیث اور اس کے رجال کا عارف تھا اور کتاب موطا کی معرفت اور اس کے پڑھانے کا امام تھا اس نے فاس اور مکناسہ کے مشائخ سے علوم حاصل کئے اور ہمارے شیخ ابو عبداللہ الآبلی سے ملا اور اس کے ساتھ رہا اور اس سے علوم عقلیہ حاصل کئے اور اس کے بقیہ معارف کو [illegible] لیا اور سلطان نے اسے اپنی ہم نشینی کے لئے چن لیا اور اسے بلایا اور وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس بیڑے میں غرق ہو گیا۔

اور ان میں سے ایک قاضی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالنور تھا جو ندرومہ کا باشندہ تھا [illegible] تلمسان میں [illegible] اور امام کے بیٹوں سے [illegible] اور ان دونوں کے اصحاب میں شامل تھا اور جب سلطان ابوالحسن نے تلمسان پر قبضہ کیا تو اس نے امام [illegible] [illegible] تھا اور ان کے [illegible] اپنی مجلس [illegible] امام کے بیٹے سے [illegible] [illegible] کے لئے ایک آدمی [illegible] [illegible] اس نے اپنے بھائی [illegible] امام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] قلعہ [illegible] [illegible] اس نے [illegible] امام [illegible] [illegible] [illegible] اس نے اس کی خدمت [illegible] [illegible] کے لئے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اس نے [illegible] کا علم [illegible] پہنچا اور [illegible] کے لئے [illegible] کر دیا۔

اور ان میں سے ایک شیخ [illegible] الخطیب ابو عبداللہ محمد بن [illegible] تھا جس نے اپنے شہر کے مشائخ اور علماء سے علم حاصل کیا اور اس کے بعد [illegible] مشرق کی طرف چلا گیا [illegible] امام [illegible] ابو [illegible] [illegible] سے علم حاصل کیا [illegible]

اسلام اور اس کے متعلقات میں بہت مقام [illegible] علم کے ماہر [illegible] اور حکومت نے انہیں منتخب کر لیا تھا۔ جب [illegible] سلطان ابو الحسن بادشاہ [illegible] نے انہیں [illegible] میں شامل کیا اور ان کا [illegible] قرار دیا [illegible] افریقہ میں ان کے [illegible] مقرر ہوا اور طاعون سے وفات پا گئے۔

ان امراء میں سے ایک ابو العباس احمد بن شعیب فاسی تھے جو ادب و لسانیات اور علوم عقلیہ [illegible] تعلیم اور طب وغیرہ میں ماہر تھا اور سلطان ابو سعید نے [illegible] کاتبوں میں شامل کر لیا اور [illegible] ان کا [illegible] کاتب اور طبیب [illegible] لیا اور اسی طرح [illegible] کے بعد سلطان ابو الحسن کا بھی کاتب اور طبیب بنا اور افریقہ گیا اور اسی طاعون سے وہاں وفات ہو گیا اور وہ اپنے [illegible] شعراء سے [illegible] لے لیا اور شعر [illegible] امامت حاصل تھی اور [illegible] یاد [illegible]

> "[illegible]
>
> [illegible] مجھے مطالعہ [illegible] ہے۔"

ان امراء میں سے [illegible] خطیب ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن مرزوق تلمسانی بھی تھے [illegible] مدینہ کے [illegible] تھے اور [illegible] ان کا [illegible] اس کا باپ [illegible] تھا اور [illegible] میں [illegible] زبان [illegible] تلمسان [illegible] جب [illegible] سامنے [illegible] تلمسان [illegible] سلطان ابو الحسن [illegible] مشرق کی طرف چلا گیا [illegible] مشرق [illegible] وہاں [illegible] لسان الدین [illegible] ابن الخطیب [illegible]

خطوں کو بہت اچھی طرح لکھتا تھا پھر وہ ۷۳۳ھ میں مغرب کی طرف آ گیا اور سلطان ابوالحسن تلمسان کے محاصرہ میں اس کے مقام پر ملا اور اس نے عباد میں ایک عظیم مسجد تعمیر کی اور وہاں کا چچا ان دستور کے مطابق عباد میں اس مسجد کا خطیب تھا اور جب اس کی وفات ہو گئی تو سلطان نے اس کے چچا ابن مرزوق کی جگہ اس کو اس مسجد کی خطابت سپرد کی اور اسے منبر پر خطبہ دیتے سنا اور وہ امام کی تعریف و توصیف کرتا تھا جس وہ اس کو اچھا لگا اور اس نے اسے منتخب کر لیا اور اپنا مقرب بنا لیا اور اس کے پاس ہو اور وہ شخص جو امام کے دونوں بیٹے تھے کی مجلس سے وابستہ رہتا تھا اور وہ اپنے آپ کو حفظ اور اکابر کی ملاقات اور ان سے علم حاصل کرنے میں لگائے رکھتا تھا اور سلطان ہر روز اس کی ترقی میں اضافہ کرتا جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ جنگ طریف میں شامل ہوا جس میں مسلمانوں کی آزمائش ہوئی اور وہ ۷۴۱ھ سے ہم اندلس کے ساتھ اپنی سفارت میں عامل مقرر کرتا تھا پھر اس نے اسے افریقہ پر قبضہ ہو جانے کے بعد اپنی طرف سے عیسائی بادشاہ ابن ادفونش کے پاس بھیجا تاکہ قیام اور اس کے بیٹے محمد ابو تاشفین کو چھڑانے کے لئے سفارت کی تجدید کرے جو جنگ طریف میں قیدی بنا لیا گیا تھا وہ اس سفارت میں جنگ قیروان سے غائب رہا اور وہ ابو تاشفین کو نصرانی بادشاہ کی ایک پارٹی کے ساتھ واپس لے آیا تو اپنے بادشاہ کی طرف سے سفارت میں آئے تھے اور انہیں افریقہ میں قسطنطنیہ مقام پر جب قیروان کی اطلاع ملی اور وہیں پر سلطان کا جوان اور اس نے بونہ کی حکومت سے ہٹ کر جیسا کہ اس کے قصہ میں ہے ان سب پر ظلم کیا اور اس پر غالب ہو اور فضل بن سلطان ابو یحییٰ نے قسنطینہ لے لیا اور موحدین کی حکومت لوٹا دی اور اسے بادشاہی دی اور ان کے پاس گیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور ابن مرزوق عثمان اور ملوک و حفصیین کی ایک پارٹی کے ساتھ مغرب کی طرف لوٹتے ہوئے چلا ۔۔ سلطان ابو عنان کے پاس ابوالحسن کی موت کی خبر اس کی والدہ کے ساتھ گیا پھر اس کی طرف سفر کر کے آ رہی تھی وہاں سے قسطنطنیہ میں اس کی اطلاع مل گئی اور مصیبت پیدا ہو گئی وہ اس کے بیٹے ابو عنان نے اپنے باپ کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس کا مقابلہ ہوا تو وہ اس کے پاس واپس آ گیا اور ابن مرزوق بھی اس کی خدمت میں تھا پھر اس نے تلمسان جانا چاہا تو زغبہ نے اسے وہاں بھیجا اور اس نے عباد میں اپنے اسلاف کی قبر پر اقامت اختیار کر لی اور تلمسان پر ان دونوں ابو سعید عثمان بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن یغمراسن بن زیان کی حکومت تھی اور بنی عبدالواد کے قبیلے نے جنگ قیروان کے بعد تونس میں اس کی بیعت کر لی اور اس وقت ابن تاشفین نے قصبہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا جیسا کہ اس کے حالات میں بیان ہو چکا ہے اور وہ تلمسان کی طرف روانہ ہو گئے پس ان دونوں نے وہاں ابو سعید عثمان بن جرار کو پایا تب سلطان ابو عنان نے اپنے باپ کے خلاف بغاوت اور اس کی طرف روانگی کے وقت تلمسان کا عامل مقرر کیا تھا اور اس کے بعد ابن جرار نے بغاوت کر دی اور اپنی حکومت کی دعوت دی اور عثمان بن عبدالرحمن نے اس کا قصد کیا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ابو ثابت اور ان کی قوم بھی تھی پس انہوں نے ابن جرار سے تلمسان کو چھین لیا اور اسے قید کر لیا اور پھر اسے قتل کر دیا۔

تلمسان میں ابو سعید کی خود مختاری اور ابو سعید تلمسان کی حکومت میں خود مختار ہو گیا اور اس کا بھائی ابو ثابت اس کی نیابت کرتا تھا اور سلطان ابو الحسن تونس سے سمندر پر سوار ہوا اور اس کا بحری بیڑا غرق ہو گیا اور وہ بچ کر الجزائر چلا گیا اور وہاں اترا اور تلمسان پر چڑھائی کرنے کے لئے فوج جمع کرنے لگا پس ابو سعید نے دیکھا کہ وہ اس تعلق کی وجہ سے جو ان دونوں کے درمیان ہے اس سے اس کی دھار کو توڑ سکتا ہے اور اس نے اس کام کے لئے ابن مرزوق کو منتخب کیا پس اس

نے اسے بلایا اور راز داری کے ساتھ اسے وہ بات بتائی جو وہ سلطان ابوالحسن سے کہنا چاہتا تھا اور وہ اس کام کے لئے صحرا کے راستے سے گیا اور یہ بات اور اس کی تدبیر کی اطلاع مل گئی تو انہوں نے اسے ابوسعید پر [illegible] کرنے کی کوشش کی اور اسے برا بھلا کہا گروہ [illegible] تو انہوں نے محمد بن [illegible] بن مرزوق کے [illegible] کے لئے بھیجا تو وہ اسے لے آئے اور انہوں نے اسے کئی روز تک قید رکھا پھر اسے [illegible] کر کے اندلس بھیج دیا تو وہ غرناطہ میں سلطان ابوالحجاج کے ہاں آیا اور جب [illegible] طریقے کے بعد [illegible] سلطان ابوالحسن کی مجلس میں اس سے ملا تھا اس وقت سے اس کا اس کے ساتھ تعلق تھا تو ابوالحجاج نے اس جان پہچان کا پاس کیا اور اسے قریب کیا اور الحمراء کی جامع مسجد میں اسے خطیب مقرر کر دیا اور وہ مسلسل ان کا خطیب رہا یہاں تک کہ سلطان ابوعنان نے اسے [illegible] اپنے باپ کی وفات اور تلمسان اور اس کے مضافات پر قابض ہونے کے بعد بلایا تو وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس کے تعلقات کی پاسداری کی اور اسے اپنی مجلس کے اکابر میں شامل کر لیا اور وہ ان کی مجلس اہل علم میں اس کے سامنے کتابیں پڑھتا تھا اور ان کی مجلس میں [illegible] کے ساتھ اپنی بات پر [illegible] پھر اس نے [illegible] کے سال اسے تونس کی طرف بھیجا تا کہ سلطان ابوالحسن کی [illegible] اسے [illegible] کا پیغام دے [illegible] اس [illegible] نے [illegible] کر دیا [illegible] اور سلطان ابوعنان کے پاس [illegible] کی گئی کہ وہ اس [illegible] کے [illegible] جاتا ہے [illegible] سلطان [illegible] تمام سلطان [illegible] پر [illegible] جو [illegible] میں [illegible] تھے اور انہوں نے ابومحمد بن [illegible] سے بلا بھیجا تو وہ آیا اور اس نے شہر پر قبضہ کر لیا اور [illegible] سے [illegible] تلمسان [illegible] ہے۔

__ابن مرزوق کی گرفتاری__ اور سلطان نے ابن مرزوق کے [illegible] کا اشارہ پایا اور اس کام کے لئے یحییٰ بن شعیب جو [illegible] کے دروازے کے [illegible] کو بھیجا [illegible] اور وہیں اسے قید کر دیا [illegible] اس کے [illegible] تو سلطان نے اسے بلا کر [illegible] پھر اسے ایک مدت تک قید رکھا [illegible] اپنی موت سے پہلے [illegible] سلطان ابوعنان کی موت کے بعد حکومت مضطرب ہو گئی اور [illegible] لوگوں نے [illegible] کی بیعت کر لی اور انہوں نے جدید شہر کا محاصرہ کر لیا [illegible] ابوسعید [illegible] بن عمر [illegible] اور سلطان ابوسالم اندلس میں تھا [illegible] کے بھائی ابوعنان نے ان کے عم زادوں کے ساتھ جو سلطان [illegible] کے بیٹے تھے سلطان ابوالحسن کی وفات کے بعد اندلس کی طرف [illegible] کر دیا [illegible] جب وہ [illegible] ابوسالم [illegible] مغرب کی حکومت کے لئے [illegible] انہوں نے [illegible] اندلس کی حکومت [illegible] السلطان [illegible] اور مغرب سے [illegible] کے پاس [illegible] نے اس کے لئے کشتیاں مہیا کیں اور اسے [illegible] کی طرف بھیج دیا [illegible] جبل [illegible] میں [illegible] اور اس جبل کے باشندوں میں سے [illegible] نے اس کی دعوت کو قائم کیا پھر انہوں نے اسے مدد دی اور وہ اپنی حکومت پر قابض ہو گیا اس کے متعلق حالات ہم نے اس کی حکومت کے حالات میں بیان کیا ہے۔

اور ابن مرزوق سے جب کہ وہ اندلس میں تھا خط و کتابت کرتا تھا اور اس سے [illegible] تھا اور اپنے [illegible] میں اس سے [illegible] کرتا تھا اور [illegible] کی اس سے خط و کتابت بھی کرتا تھا اور وہ جبل [illegible] میں رہتا تھا اور وہ اپنی قوم کے [illegible] سے اس کی

ولایت سے وابستہ ہونے کے بارے میں ساز باز کرتا تھا پس جب سلطان ابو سالم بادشاہ ہوا تو اس نے اس کے تمام تعلقات کو ختم کر دیا اور اسے لوگوں پر فضیلت دی اور اسے اپنی محبت سے نوازا اور امور کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں دے دی [illegible] نے اس کی [illegible] اور حکومت کے [illegible] اس کے [illegible] ہو گئے اور پھر سے اس کی طرف [illegible] جس کی وجہ سے اہل حکومت کے دل بیزار ہو گئے اور انہوں نے اس [illegible] سلطان کی اطاعت [illegible] رہے یہاں تک کہ عمر بن عبداللہ نے [illegible] قبضہ کر لیا اور لوگ سلطان سے الگ ہو گئے اور عمر بن عبداللہ نے [illegible] کے آخر میں اسے قتل کر دیا اور اس [illegible] کو قید کر دیا اور اس نے ان کے [illegible] محمد بن ابی عبدالرحمن بن ابی الحسن [illegible] تھا [illegible] زمانے میں [illegible] اس کی حکومت کے بعد [illegible] اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا [illegible] چلا گیا اور سلطان ابو حمو کے پاس [illegible] اور انہوں نے [illegible] یہاں تک کہ سلطان [illegible] فوت ہو گیا [illegible]۔

سلطان ابوالعباس کی تونس پر چڑھائی: اور سلطان ابو یحییٰ کے پوتے سلطان ابوالعباس [illegible] سے تونس پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] میں خالد کو قتل کر دیا اور [illegible] تھا [illegible] اور سلطان ابی سالم کے [illegible] سلطان ابوالعباس [illegible] جس سے [illegible] مشرق کی طرف بھاگ گیا اور [illegible] اور سلطان نے اسے [illegible] حکومت کے امراء [illegible] اور انہوں نے [illegible] سلطان اشرف کے پاس [illegible] اس نے اپنے [illegible] سلطان کے ساتھ [illegible] کیا تھا [illegible] کتاب میں ہے جو لوگ سلطان ابوالعباس کے پاس رہتے تھے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے [illegible] کتاب کا موضوع [illegible] نہیں ہے اس لئے ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں اور [illegible] کے حالات کے بیان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

فصل

تونس میں علامت پر متصرف ہونا پھر اس کے بعد مغرب کی طرف سفر کرنا اور سلطان ابو عنان کی کتابت پر مقرر ہونا

اور جب سے میں بڑا ہوا بچپن اور جوانی ہوا برابر پڑھنے میں تحصیل علم اور فضائل کے حاصل کرنے اور درس کے حلقوں میں آنے جانے میں پوری سعی کرتا رہا۔ مشغول رہا یہاں تک کہ طاعون جارف آگیا اور اعیان وصدور اور تمام مشائخ فوت ہو گئے اور میرے والدین رحمہما اللہ کی وفات ہو گئی اور میں اپنے شیخ ابو عبد اللہ آبلی کی مجلس سے وابستہ ہو گیا اور تین سال تک ان سے پڑھنے میں پورے انہماک سے مشغول رہا یہاں تک کہ سلطان ابو عنان نے ان کو بلایا اور وہ ان کے پاس چلے گئے اور مجھے ابو محمد بن تافراکین نے جو ان دنوں تونس کی حکومت پر مسلط تھا سلطان ابو اسحاق کی علامت کی کتابت کے لئے بلایا اور جب سے اس نے قبضہ سے اس پر تسلط پایا سلطان ہو چکا تھا اور پہلو عہد اس نے باندھا تھا اور اس کے ساتھ امیر ابو زید والی قسنطینہ کے خروج میں تھے جنہوں نے اس سے اس کام کے لئے ابن تافراکین اور ان کا سلطان ابو اسحاق اور ابو البقاء کے مقابلہ کے ساتھ نکلا اور اس کو مطلع کیا اور ابن تافراکین کے ساتھ صاحب اور وظائف تھے اور صاحب علامت ابو عبد اللہ محمد بن عمر تھا جس نے تحصیل علم کے لئے سفر کیا تو اس نے اسے معزول کر دیا اور اس سے علامت لے کر مجھے دے دی پس میں نے سلطان کی طرف سے علامت لکھی اور وہ بسم اللہ اور خط کے درمیان موٹے قلم سے الحمد للہ والشکر للہ کے الفاظ تھے اور اس کے بعد خط یا فرمان ہوتا تھا اور میں اس عہدے سے ناخوش تھا ان کے ساتھ نکلا اور اس طریقے سے سفر کا عزم کئے ہوئے تھا کیونکہ مجھے اپنے اساتذہ کے فوت ہو جانے اور تحصیل علم میں رکاوٹ ہو جانے کے باعث گھبراہٹ ہو گئی تھی۔

بنو مرین کی مغرب کو واپسی پس جب بنو مرین مغرب میں اپنے مرکز کی طرف واپس آگئے اور افریقہ سے ان کی رونمائی ہو گئی اور ان کے ساتھ جو طلبہ تھے ان کی اکثریت جو مشائخ اور اساتذہ کی تھی وہ بھی ان کے ساتھ چلے گئے تو میں نے ان کے پاس جانے کا عزم کر لیا اور اس بات سے میرے بھائی اور بڑے محمد رحمہ اللہ نے مجھے روکا پس جب مجھے اس کام کی طرف رغبت پیدا ہوئی تو میں نے

اسے قبول کرنے میں جلدی کی کیونکہ مغرب میں جانے سے میری غرض پوری ہوتی تھی اور اپنے [illegible] جب ہم تونس سے نکلے تو [illegible] میں آئے [illegible] ایک دوسرے کی طرف [illegible] کے پیچھے [illegible] اور میں [illegible] کی طرف آ کر پہنچ گیا اور میں [illegible] کے پاس سے [illegible] کیا اور اس کے حاجب محمد بن [illegible] کے [illegible] نے [illegible] میرے پاس قیام کیا یہاں تک کہ مغرب کے ایک [illegible] کے ساتھ میں نے میرے لئے راستہ [illegible] اور میں نے قسنطینہ کی طرف سفر کیا اور وہاں کی [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کی طرف [illegible] اور اس کا بھائی یوسف [illegible] جب امیر [illegible] میں [illegible] اس کے پاس [illegible] جب میں [illegible] سلطان ابو عنان نے مغرب پر قبضہ کر لیا ہے تو اس نے تلمسان پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور سلطان عثمان بن عبد الرحمن اور اس کے بھائی ابو ثابت کو قتل کر دیا اور [illegible] کیا اور [illegible] ابو عبد اللہ [illegible] بجایہ کا حاکم تھا اور جب [illegible] کے قریب [illegible] اس کے پاس [illegible] سے [illegible] میں شامل ہو گیا [illegible] نے [illegible] مقرر کر دیا اور جب [illegible] پہنچا تو امیر [illegible] سلطان [illegible] کے پاس آ گیا [illegible] میں [illegible] اس کی [illegible] اور میں [illegible] کے پاس گیا اور اپنے بھائی کی حفاظت کے [illegible] ایک [illegible] جب [illegible] پر قبضہ کیا تو [illegible] کی [illegible] کے ایک [illegible] کے قتل کے متعلق [illegible] اس کی [illegible] کر دیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور [illegible] سلطان کی [illegible] کے خوف سے چلے گئے پھر انہوں نے فاس پر حملہ کر کے [illegible] کی طرح [illegible] نے سلطان کے [illegible] کے متعلق [illegible] اور سلطان [illegible] صاحب [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] سلطان [illegible] تلمسان جانے کے [illegible] کیا اور [illegible] نے میری [illegible] اور مجھے اس کے ساتھ [illegible] جب وہ سلطان کی طرف [illegible] کیا اور اس نے [illegible] میں اس وقت [illegible] اور میری [illegible] کیا اور [illegible] میں نے اس کے ہاں [illegible] تک [illegible] کے آنے [illegible]۔

سلطان ابو عنان کی فاس کو واپسی : سلطان ابو عنان فاس واپس آ گیا اور اس نے [illegible] مجلس کے [illegible] سے آشنا کیا اور اس کے [illegible] اس مجلس میں [illegible] کے طالب [illegible] لوگوں نے

بجایہ میں تونس میں ملا تو اس نے میرے بارے میں اطلاع دی اور ان کے سامنے میری تعریف کی تو حاجب نے مجھے آنے کے متعلق لکھا تو میں ۷۶۶ھ میں ان کے پاس گیا اور انہوں نے مجھے اپنی مجلس کے اہل علم میں شامل کیا اور مجھے ان کے ساتھ نمازوں میں حاضر رہنے کا پابند کیا پھر ان کے [illegible] ناپسندیدگی کے سبب مجھے ان کی کتابت اور ان کے سامنے [illegible] لکھنے پر مقرر کر دیا جب کہ میں نے اپنا استعفیٰ [illegible] تھا اور میں پڑھنے کا شائق تھا اور اہل مغرب کے مشائخ اور اندلس کے قاریوں اور ادیبوں سے ملاقات کرنے کی پوری کوشش کرتا تھا اور میں نے ضرورت کے مطابق ان سے فائدہ اٹھایا اور ان لوگوں میں سے [illegible] شیخ ابو عبداللہ محمد بن الصفار مراکشی تھا جو اپنے وقت کا امام القراء تھا اس نے مغرب کے مشائخ اور مسافر محدثین سے شیخ ابو عبداللہ محمد بن رشید فہری سے جو اہل مغرب سے علم حاصل کیا اور وہ قرآن کی روایات تک کی سند دیتے ہیں۔ [illegible] تھا یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔

اور ان میں سے ایک [illegible] کا قاضی ابو عبداللہ [illegible] بھی تھا جو اہل تلمسان میں سے ہمارا دوست تھا اس نے وہاں پر ابو عبداللہ محمد السلوی سے علم حاصل کیا اور مغرب سے [illegible] معروف سے [illegible] آیا [illegible] علم [illegible] واسطہ [illegible] قرآن پڑھنے لگا اور اسے [illegible] قراءت [illegible] کتاب [illegible] پڑھنے لگا [illegible] کی کتاب مختصر ابن حاجب [illegible] وہ ابن [illegible] ناصر الدین [illegible] تھا [illegible] سے واسطہ [illegible] اور علوم [illegible] کہ اس کی انتہا تک پہنچا جا سکتا تھا۔

سلطان ابو تاشفین کا تلمسان میں مدرسہ تعمیر کرنا اور سلطان ابو تاشفین نے تلمسان میں ایک مدرسہ تعمیر کیا اور اسے ان دونوں کے لئے مقرر کیا اور وہ [illegible] اولاد الامام کے نام سے پکارا جاتا تھا اور تلمسان میں ان سے ایک جماعت نے فقہ سیکھی جس میں سب سے زیادہ ابو عبداللہ مقری نے علوم میں سے حصہ پایا اور جب شیخ ابو عبداللہ آبلی [illegible] ابو الحسن نے تلمسان پر قبضہ کرنے کے وقت تلمسان آیا تو [illegible] تلمسان کی فتح کے [illegible] ہو گیا اور سلطان کے ایک [illegible] نے ایک گناہ کی وجہ سے قتل کر دیا [illegible] علم حاصل کرنے سے قبل اس کے بھائی ابو علی کی جاگیر میں تھا [illegible] سلطان [illegible] ہو گیا اور اس کے بعد ابو عنان المغرب [illegible] امام کے بیٹوں کی مجالس سے وابستہ ہو گیا اور [illegible] العلم ہو گیا اور جب ۷۴۹ھ میں سلطان ابو عنان نے بغاوت کی اور اپنے باپ کو معزول کر دیا تو [illegible] اس نے انہیں لکھا [illegible] لوگوں کو [illegible] اور سلطان کے ساتھ فاس چلا گیا پھر جب [illegible] پر قبضہ کر لیا تو [illegible] کے قاضی شیخ ابو عبداللہ [illegible] کو معزول کر دیا اور اسے اس کی جگہ قاضی مقرر کیا اور [illegible] اور اس نے اسے معزول کر دیا اور اس کی جگہ ۷۵۶ھ میں [illegible] مقرر کر دیا پھر اس نے اسے اندلس کی سفارت پر بھیجا [illegible] اور سلطان [illegible] اپنے [illegible] اندلس کو اس کے ساتھ [illegible] پہنچا تو اس نے ابن الاحمر کی سفارش کی پناہ لی اور اس سے سلطان ابو عنان کی تحریر [illegible] کا مطالبہ کیا اور اس نے اسے [illegible] علم کی

جماعت کے ساتھ بھیجا جس میں ہمارے شیخ ابوالقاسم الشریف السبتی بھی تھے جو جلالت علم، وقار اور ریاست کے شیخ الدنیا اور فصاحت و بیان کے لحاظ سے امام اللسان اور اپنی نظم و نثر اور اس کی درستگی میں مقدم ہیں اور ہمارے دوسرے شیخ ابوالبرکات محمد بن محمد البلفیقی تھے جو المریہ کے باشندے تھے اور اندلس کے فقہاء، محدثین، ادباء، صوفیا اور خطباء کے شیخ تھے اور معارف کے اسالیب اور ملوک کی صحبت کے آداب کو عمدگی سے بیان کرنے میں اہل علم کے سردار تھے اور ان کے سوا کچھ اور لوگ بھی تھے پس وہ دونوں سفارش لے کر اسے سلطان کے پاس لائے کیونکہ سلطان ان دونوں کی ملاقات کا بہت خواہش مند تھا پس سفارش قبول ہو گئی اور وسیلہ مفید ثابت ہوا اور جب وہ دونوں ۷۵۶ھ میں آئے تو میں بھی سلطان کی مجلس میں موجود تھا اور وہ جمعہ کا روز تھا اور قاضی المقری سلطان کے دروازے پر اپنے مکان میں امامت اور وظیفے سے الگ ہو کر ٹھہرا ہوا تھا اس کے سلطان کی جانب سے اس پر ناراضگی آئی جو اس کے اور اس کے اقارب کے درمیان واقع ہوئی اور وہ ان کے ساتھ قاضی مکناسی کے پاس حاضر ہونے سے رک گیا اور سلطان اپنے دروازے کے ایک کنارے کے پاس آیا کہ وہ اسے تعلیم کر کے قاضی کی مجلس میں لے جائے تا کہ اس کا حکم اس کے متعلق نافذ ہو جائے اور لوگ اسے ایک آزمائش سمجھتے تھے پھر اس کے بعد سلطان نے قسطنطینہ کی طرف کوچ کرنے کے موقع پر اسے اپنی حکومت کی افواج کی قضاء پر مقرر کیا پس جب اس نے اسے فتح کر لیا اور ۷۵۸ھ میں جب اپنے دارالخلافہ کی طرف واپس آیا تو قاضی المقری راستے میں بیمار ہو گیا اور واپس آتے ہوئے فوت ہو گیا۔

اور ان میں سے ایک ہمارے دوست امام عالم محقق المعقول والمنقول کے شہسوار اور فروع و اصول کے ماہر ابو عبداللہ محمد بن احمد الشریف الحسنی بھی تھے جو علوی کے نام سے معروف تھے یہ ایک تلمسان کے مضافات کی بستی کی نسبت سے ہے جس کا نام علویین ہے اور اس کے اہل شہر اپنے نسب میں مداخلت نہیں کرتے تھے اور بعض اوقات ان میں ایک ایسا قادح بھی داخل ہو جاتا تھا جسے وہ اپنے دین کی کجی سمجھتے تھے اور وہ ان کے نسب کی معرفت رکھتا تھا اور ایک ثبوت کی بنا سے اس کی طرف التفات نہ کرتا تھا۔

اس آدمی نے تلمسان میں پرورش پائی اور اس کے مشائخ سے علم حاصل کیا اور امام کی اولاد کے ساتھ مختص ہو گیا اور ان سے فقہ، اصول اور کلام کو سیکھا پھر ہمارے شیخ الآبلی سے وابستہ ہو گیا اور اس کے معارف سے بہرہ وافر حاصل کیا اور راسخ العلم ہو گیا اور دین کے جواہر سے علم کے سمندر بھر گئے پھر وہ ۷۴۰ھ میں ایک قوم کے ساتھ سلطان کی تونس چلا گیا اور ہمارے شیخ قاضی ابو عبداللہ بن عبدالسلام سے ملا اور اس کی مجلس میں حاضر ہوا اور اس سے استفادہ کیا اور علم میں اس کا رتبہ بڑھ گیا اور ابن عبدالسلام بھی اس کی طرف میلان رکھتا تھا اور اس کے مقام کو پسند کرتا تھا اور اسے حق کو پہنچاتا تھا یہاں تک کہ لوگوں کو یہ گمان ہو گیا کہ وہ اپنے گھر میں اس سے خلوت میں ملتا ہے اور اسے ابن سینا کی کتاب الاشارات کی فصل التصوف سناتا ہے کیونکہ اس نے اس کتاب کو ہمارے شیخ الآبلی سے اچھی طرح سمجھا تھا اور ابن سینا کی کتاب الشفاء کا بہت سا حصہ اسے سنایا تھا اور ارسطو کی کتب کی تلخیص اور حساب، ہندسہ، فرائض اور اس کے علاوہ فقہ، عربی اور دیگر علوم شریعت کی کتب بھی اسے سنائی تھیں اور ان کتب فلسفیات میں بھی ید طولیٰ اور مہارت حاصل کی تھی پس ابن عبدالسلام نے اسے یہ سب کچھ سکھایا اور اس کے حق کو واجب کیا اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا اور علم کی تدریس و اشاعت میں مشغول ہو گیا پس اس نے مغرب کو علوم اور شاگردوں سے بھر دیا یہاں تک کہ جنگ قیروان کے بعد مغرب مضطرب ہو گیا۔

سلطان ابو الحسن کی وفات [illegible]

[illegible]

گیا اور ابن مرزوق نے اس کی خواہش سے یہ خبر پائی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ اس نے الخزیمی کو سبتہ سے ہٹا کر فاس کی قضا پر مقرر کر دیا اور وہ وفات تک اسی عہدے پر رہا وہ مرحوم تھے مجھے بتایا کہ اس کی پیدائش [illegible] میں ہوئی۔

وہاں میں سے ایک ہمارے شیخ المعمر الرحلہ محمد تھا لیکن ابو عبداللہ محمد بن عبدالرزاق جو جلالت تربیت اور اپنے شہر کے متعلق علم و تجربہ میں اپنے وقت کا شیخ اور اس شہر میں صاحب عظمت تھا اس نے فاس میں پرورش پائی اور اس کے مشائخ سے علم حاصل کیا اور تونس کی طرف کوچ کر گیا اور قاضی ابو اسحاق بن عبدالرفیع اور قاضی ابو عبداللہ نفزاوی اور ان دونوں کے طبقے کے لوگوں سے ملا اور ان سے علم حاصل کیا اور مغرب کی طرف لوٹ آیا اور اکابر و مشائخ کے طریقوں سے وابستہ ہو گیا یہاں تک کہ سلطان ابو الحسن نے اسے اپنی فوج کا قاضی بنا دیا اور وہ اسی عہدہ پر رہا یہاں تک کہ سلطان ابو عنان جنگ قیروان کے بعد تلمسان آیا اور اس نے اسے معزول کر دیا اور قاضی ابو عبداللہ المقری کو مقرر کر دیا۔

اور پھر جب وہ فاس آیا تو [illegible] اور جب سلطان نے اپنی مجلس کے علماء اور ان سے استفادہ کرنے کے لئے انتخاب کیا تو اس نے ہمارے شیخ ابو محمد بن عبدالرزاق کو بلایا اور وہ اس سے حدیث لکھتا تھا اور اس کی مجلس میں تھا اور اس کی روایت کے حوالے سے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] سے پہلے اہل مغرب اور اندلس کے دوسرے لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو گیا اور میں اس سے ملا اور [illegible] کیا اور اس سے استفادہ حاصل کیا اور اس نے مجھے عام اجازت دی۔

فصل

سلطان ابوعنان کی معیت کا بیان

۷۵۵ھ کے آخر میں سلطان ابو عنان سے میری ملاقات ہوئی اور اس نے مجھے اپنا مقرب بنایا اور اپنی صحبت پر مجھے مامور کیا اور مجھے اپنی مجلس میں بیٹھنے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مقرر کیا پھر اس نے مجھے اپنی کتابت اور [illegible] کے لئے مقرر کیا حالانکہ میں اسے ناپسند کرتا تھا۔

مجھے سلطان نے ۷۵۶ھ میں [illegible] اور اس نے اپنی حکومت میں میرے اسلاف کے مرتبہ کی وجہ سے مجھے [illegible] کیا باتوں میں مخالفین [illegible] ان کے تعلقات [illegible] اس کی تعریف میں مشغول رہتا تھا یہاں تک کہ بعض دشمنوں نے اس کے پاس چغلی کی کہ امیر ابو عبداللہ محمد [illegible] کے لئے قرار دیا [illegible] والی بجایہ [illegible] اس کے لئے اٹھا اور [illegible] گرفتار کرنے میں جلدی کی اور اس کے پاس جو [illegible] بیمار [illegible] تھی میں نے اس بارے میں اس سے بات کی تو اس نے مجھے بھی گرفتار کر لیا اور مجھے آزمائش میں ڈالا اور قید کر دیا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] قید میں رہا یہاں تک کہ اس کی وفات

سے نقل ایک قصیدہ میں اسے انتخاب کیا۔

"[illegible] ہمارا [illegible] اور [illegible] پر غالب آ [illegible] کافی ہے۔
میں قرب کے باوجود [illegible] اپنی موجودگی کے [illegible] اور میں [illegible] کے حکم
کے مطابق [illegible] مجھ سے [illegible] کر دیا گیا ہے۔"

([illegible])

"[illegible] ان کی [illegible] میں ایک [illegible]
معاملات ہوتے تھے اور بار بار مجھے ان کی طرف لے جاتا ہے اور مجھے ان کی یاد [illegible] ہیں۔"

اور یہ ایک طویل قصیدہ ہے جو تقریباً [illegible] پر مشتمل تھا اور مجھے یاد [illegible] قصیدہ [illegible] وقت [illegible] آنے کے وقت مجھے [illegible] کرنے کا [illegible] آدمی [illegible] اور [illegible] ان [illegible] سے [illegible] کی [illegible] اس نے مجھے [illegible] اور [illegible] جانے کی درخواست کی [illegible] کے احسانات [illegible] یہاں تک [illegible] کے خلاف [illegible] کے حالات [illegible] چکے ہیں۔

فصل

سلطان ابو سالم کے قصیدہ اور انشاء کے بارے میں کتابت کرنا

جب سلطان ابو سالم [illegible] کی [illegible] میں [illegible] سے [illegible] اور [illegible] ابن مرزوق [illegible] تھا اور [illegible] اس نے [illegible] میں [illegible] کیونکہ [illegible] انشاء کے [illegible] بات [illegible] نے یہ [illegible] ابو یعقوب [illegible] کی طرف سے [illegible] تھا [illegible] اور اس نے سلطان [illegible] ابن مرزوق نے [illegible] اس نے مجھے [illegible] میں مجھے اس امر [illegible] تھے اور اس نے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] بات [illegible] کرنے کے لئے آ [illegible] یہاں تک [illegible]

نے میری بات مان لی اور ابن مرزوق نے حسن بن عمر کو سلطان ابو سالم کی فرمانبرداری کی دعوت دیتے ہوئے خط بھیجا اور وہ محاصرے سے تنگ آ چکا تھا تو اس نے مجھے جلدی سے جواب دیا اور اتفاق سے اس نے بنی مرین کو دیکھا کہ وہ منصور بن سلیمان سے الگ ہو کر جدید شہر میں داخل ہو رہے ہیں پس جب اس بارے میں ان کا معاہدہ مکمل ہو گیا تو میں ارباب حکومت کے برگزیدہ اصحاب کی ایک پارٹی میں سلطان ابو سالم کے پاس گیا جن میں محمد بن عثمان بن الکاس بھی تھا جو اس کے بعد مغرب کی حکومت کے سلطان پر حاوی ہو گیا تھا اور سلطان کے پاس میرے متعلق اس کے تعلق کرنے کی وجہ سے اس کی روانگی اس کے تحت معاہدات کا امر چیتہ بن گئیں پس جب میں صفیحہ میں سلطان کے پاس حکومت کی خبر لے کر اور ان کے منصور بن سلیمان کو معزول کرنے کے اتفاق اور اپنے لئے جو وقت انہوں نے مقرر کیا تھا کی اطلاع لے کر آیا اور میں نے اسے پہنچتے ہی تو وہ کوچ کر گیا اور انہیں منصور بن سلیمان کے بادیس کی طرف بھاگ جانے اور بنی مرین کے جدید شہر میں داخل ہونے اور حسن بن عمر کے سلطان ابو سالم کی دعوت کا اظہار کرنے کی خوشخبری ملی پھر ہمیں سلطان کے قبائل اور فوجیں اپنے جھنڈوں سمیت اور وزیر منصور بن سلیمان مسعود بن رحو بن ماسی تمر کلی میں ملے اور سلطان اسے عزت کے ساتھ ملا جیسے کہ وہ چاہتا تھا اور اس نے اسے حسن بن یوسف بن علی بن محمد ورتاجنی کا جو پہلے سے اس کا وزیر تھا نائب وزیر بنا دیا اور وہ اسے سبتہ میں ملا تھا اور منصور نے اسے اندلس کی طرف جلا وطن کر دیا تھا پس اس نے اسے وزیر بنا لیا اور اس نے اسے تقویت کی اور جب قصر میں اس کے پاس فوجیں اکٹھی ہو گئیں تو وہ فاس کی طرف چلا گیا اور حسن بن عمر اسے فاس کے باہر ملا اور اس نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ اپنے دارالخلافہ کی طرف آ گیا اور میں بھی جب کہ مجھے اس کے پاس آئے ہوئے چند روز ہی ہوئے تھے ۱۵ شعبان ۷۶۰ھ کو اس کی رکاب میں تھا پس اس نے میری سابقہ تعلق کا خیال کیا اور مجھے اپنے بھید کی کتابت اور اس کی طرف سے توسل کرنے اور اپنے خطابات کے لکھنے پر مقرر کیا اور اکثر خطابات وہ میری طرف سے مرسل کلام میں بھیجتا تھا۔ بغیر اس کے کہ کوئی مجھے لکھنے والا میرے ساتھ حصہ دار ہو کیونکہ مجھ مرسل کلام کے پر غور و بہت سے لوگوں پر اس کے معانی پوشیدہ رہتے ہیں بلکہ ان زمانوں میں یکتا تھا اور ان میں سے جو لوگ اس ہنر کے واقف تھے ان کے نزدیک یہ ایک عجیب بات تھی پھر میں نے اپنے آپ کو شعر گوئی کی طرف لگا دیا اور مجھ پر شعر کی بوچھاڑیں پڑیں جو عمدہ اور کمزور کے درمیان تھیں اور میں نے ۷۶۲ھ میں میلاد نبوی کی شب جو کچھ کہا وہ یہ تھا:

> "انہوں نے میری جدائی اور مجھے عذاب دینے کے بارے میں زیادتی کی ہے وہ انہوں نے میرے آنسوؤں اور رونے کو قبول کر لیا ہے اور میں نے مشکل اور انتہائی دلدادہ اور ... کے لئے جدائی کے دن قیامت کے میدان کی طرح بیان کرتا ہوں مسافر کرنے والوں کا زاد تیاری کا پہلا تھا تو میرا دل خشک کا اسیر ہو گیا ہے اور وجہ تکان جناب ان کی مسافر ہو گئے اور میرے آنسو رواں تھے اور ان کے بعد میں نے آنکھوں کا پانی بہایا ہے وہ شخص جو محاسن ان کے عشق کی باتیں کرتا ہے جیسا ہوتا ہے الفہ میری ملامت اور تجھ پر حکم کرنے عاشق ملامت کو شیریں خیال کرتا ہے اور میرے نزدیک بادشاہ کا پانی پینے کے قابل نہیں اور محبوب اور منزل یاد ہوں تو مجھے خوشی ہوتی ہے اور غم میں سوزش عشق کا عادی ہو گیا ہوں اس کھنڈرات کے دلدادہ ہوں جو جناب کے طلوع کی جگہ ہیں میری لی رات کا تھا گھٹی کے ہاتھوں نے ان کی ترتیب کی اور اسے جھکانے کے لئے دو ہاتھ پیچھے زمانے کی قدر پر صاحب جن کی ہو گئی ہیں اور ان

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

“[illegible]”

اور اپنے مقصد پر رہنے اور اپنے ہدف پر قائم رہنے کو ذکر کرتے ہوئے قصیدہ میں کہا ہے۔

'' [illegible] اور عزم کی [illegible] ہے اور [illegible] دل اور عزم نے [illegible] اور دوستوں کی ملامت کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے قربت کے پردے چاک ہو گئے اور [illegible] اپنے مطلوب [illegible] کے [illegible] خلافت [illegible] انہوں نے [illegible] کے لئے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ظاہر ہوتی رہے۔''

تمام [illegible] کے [illegible] میں ایک عجیب و غریب [illegible] نے اپنے قصیدہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔

'' عشق کے ہاتھ [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کی [illegible] اور [illegible] اور [illegible] عشق نے [illegible] اور [illegible] ملامت [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کا مقابلہ [illegible] سے میں [illegible] عشق [illegible] اس کے [illegible] کی طرف [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] عشق میں [illegible] کے بارے میں [illegible] عشق کے [illegible] ملامت [illegible] کے [illegible] ہدایت کے [illegible] ہدایت کے [illegible] ہے۔''

اور جب میں ان کے [illegible] کرنے کے متعلق اس قصیدہ میں کہا جاتا ہے۔

'' مجھے [illegible] بہت عجیب ہے کہ جب [illegible] کے وقت [illegible] صاحب [illegible] میری [illegible] اور [illegible] کے [illegible] آیا اور [illegible] سے [illegible] کا [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اور [illegible] بات [illegible] کے [illegible] اور [illegible] نے ان کی [illegible]

> سنایا ہے اور میں نے ان سب کی عزت اکیلے ہی حاصل کی ہے وہ فراخ کندھوں والی اور دوہری ہے اور دھار
> دار چادروں سے آراستہ ہے اور وہ عراقی نسب ہے جو دیہات کی وحشت میں تانے سے مانوس نہیں ہوتی اور
> وہ خوبصورت گردن کے ساتھ کلات کی بلندیوں کو بغیر کسی مشقت کے دیکھتی ہے اور بلند چراگاہ سے دیکھتی ہیں
> اور ساقات وہ گزرے سے بھی کوتاہ رہتی ہے اور وہ اپنے کھر کے تیرے پاس تیز اور پیچھے سے چھوٹے
> قدموں کے ساتھ آئی ہے اور وہ اس زمین کی آواز کرتی ہوئی جگہ سے نکلی ہے اور وہ ہر سال تیری مجلس میں
> شب باشی ہوتی ہے اور تیرے بخت کی وجہ سے وہ پوری زندگی اس کی باقراغت گزران کا قاصد رہا اور وہ
> سخی نے وقت میں تیرے پاس آئی اور وہ تیرے سوا کسی کو وفد کی تکریم کرنے والا نہیں پاتے اور وہ مجھے بادی
> اور تری میں سواریوں کے ہاتھوں کو کاٹ کر پہنچے اور انکار کے بغیر وہ اس سخی کی تعریف کرتے ہیں جو جنت کو
> گئی ہے اور وہ ان کی آمد میں تیرے جیسے کو تیرا ہاک اور جود پر فخر سمجھتے ہیں اے مستنصر! تو ضمیر اور مہربانی سے
> رحبہ میں بڑا ہے تیرا رب اپنی مخلوق کی طرف سے مجھے بہترین بدلہ دے جو دنیا میں اچھا احسان کرنے والا
> ہے اور دنیا اور اس کے باشندوں کے لئے تو ہمیشہ عزت اور سیادت میں رہے۔''

اور میں نے اس کے بعد ان میں سے بیان رکھا، ان قصیدوں کے علاوہ اور بھی بہت سے قصیدے تھے جن میں سے اب مجھے کچھ یاد نہیں رہا۔ پھر ابن مرزوق اس کی خواہش پر غالب آ گیا اور اس نے اسے اپنی دوستی کے لئے چن لیا اور اس کے قرب سے روگردانی کو دور کیا لیکن میں باوجود اس کے اسرار کا کاتب ہونے اور اس کی تقدیر اور فرامین کے لکھنے کے اس سے متغیر نہ کیا پھر اس نے حکومت لے لی تو اس نے مجھے مظالم کے کام پر لگا دیا پس میں نے ان کا حق ادا کیا اور میں نے بہت سے مظالم کو نپٹایا جن کے ثواب کی میں امید رکھتا ہوں اور ابن مرزوق پیچھے پڑ گیا میرے اور میرے امثال ارباب حکومت کی غیرت اور حسد سے ان کے پاس چغلی کرتا رہا یہاں تک کہ اس کے سبب سے سلطان کا معاملہ بگڑ گیا اور وزیر عمر بن عبداللہ نے دار خلافہ پر حملہ کر دیا تو لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے سلطان اور اس کی بیعت کو چھوڑ دیا اور دن میں اس کی وفات ہوگئی جیسا کہ ہم نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے۔

اور جب وزیر عمر نے حکومت سنبھالی تو اس نے مجھے اپنے عہدے پر بحال رکھا اور میری جاگیر اور وظیفے میں اضافہ کر دیا اور میں جوانی کے غرور میں جس کام پر لگا ہوا تھا آگے بڑھتا گیا اور میں نے اس محبت کی وجہ سے جو سلطان ابو عنان کے زمانے سے بھی مجھ پر بھروسہ کیا اور میرے اور امیر عبداللہ حاکم بجایہ کے درمیان دوستی پختہ ہوگئی تھی اور وہ اس سے چھوٹے کا تیسرا باپ اور میری جوانی کو مجتمع کرنے والا تھا اور سلطان کی حیثیت سے اختیار کر لی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور اس نے ہم پر حملہ کر دیا اور اسی نے عمر بن عبداللہ کو اس وجہ سے کہ ابو علی مرحوم اس کے باپ کا ایک مقام تھا اسے چھوڑ دیا۔ پھر اس نے میری ترقی کی راہ میں عداوت پیدا کی اور میں نے اس کی سلطنت کے ایام میں اس پر جو بھروسہ کیا تھا اس نے مجھے اس کے چھوڑ دینے پر آمادہ کیا اور سلطان سے ناراضگی کی وجہ سے سلطان کے غضب میں نکلا جاتا تھا پس وہ بھی مجھ سے بگڑ گیا اور اس نے مجھ سے کچھ اعراض کیا پس میں نے اپنے ملک افریقیہ جانا چاہا اور بنو عبدالواد نے تلمسان اور مغرب اوسط میں اپنی حکومت واپس لے لی پس اس نے مجھے اس بات سے روک دیا کہ میں حاکم تلمسان میرے مقام کی وجہ سے ایک مدت تک رہ کر اور میں ان کے ہاں اقامت کروں اور اس نے مجھے اس بات سے روک دیا تو میں نے اس سے اصرار کیا اور میں نے سفر کے علاوہ بات ماننے سے انکار کر دیا

اور میں نے اس بارے میں اس کے نائب اور وزیر مسعود بن رحو بن ماسای کو بھی سمجھایا اور عید الفطر کے دن ۷۶۳ھ میں اس کے پاس گیا اور یہ اشعار سنائے۔

'' یہ روز عید مبارک ہو اور اس کے سوا کچھ نہیں نہ ہو اور عید کی خوش خبری ہو اس میں تو سخاوت کرنے والا ہے اور تو نے ہمیں عزت اور سعادت کے ساتھ جلوہ دکھایا ہے اور مسلسل اس قسم کے سال اور موسم آتے رہیں اللہ تعالیٰ زمانے کو سیراب رکھے جس کی آنکھ کی پتلی تو ہے اور تیری جماعت میں موسم بہار کا منظر تجھ سے ہے اور دنوں کے درمیان تیرا زمانہ عید کا زمانہ ہے جو روشن ہے اور تیرا پہلو ہر دنیا کی امید گاہ ہے جو عزت کے لئے اٹھ رہا ہے اور عالم اور جاہل اس کے گرد گھومتے ہیں قریب ہے کہ زمانہ مجھے دینے سے انکار کر دے لیکن تیرے سوا خواہشات کا دکھانا کون ہے مجھے پناہ دے کیونکہ زمانہ مجھ سے عداوت کرنے والا ہے جب تک تیری پناہ میں میرا آرام گاہ ہو اور میں جو امید کرتا تھا تو نے مجھے وہ بھلائی دے دی ہے اور تیرے جیسا آدمی امیدوار کو دیا کرتا ہے اور قسم بخدا میں نے ترشی سے اور تنگی کا اظہار تنگی سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا ہے وہ اٹکل کرنے والی تو بہت زیادہ ہے وہ تنگی اس گھر سے ہے جس میں تو رہا ہوں جس کا لوگوں پر لطف ہے تمکین قوم میں عالی ہے کچھ عجب ہم سے دور میں جس کا غم مصیبت اور بیماری طویل ہے جنہیں گم ہوا اچھا کر دیا ہے کہ میں اور میں اور جہاں بھر کو گرا ایسا امیر فروکش ہے اور اس مصیبت سے غلبہ رہا ہوا ہوں وہ ان جس کا اس کر رہی ہے اور دشمنوں میں میری مسافرت طویل ہو گئی ہے اور میں نے میرے بیٹوں کو [illegible] اور مکمل کر دیا ہے کو مجھے کچھ لیا گیا ہے جیسے میری سواری کو ہاتھوں نے چھوڑ دیا ہے اور دشمنوں کے کام آنے والے میں نے مجھے دکھایا تو میرے دل سے خیال دشمن نکلے گئے ہیں میرے احباب میرے اور تمہارے درمیان ایک نیچی جگہ ہے [illegible] کا عہد کی [illegible] اور جب سواری آتی ہے تو آنسو انہیں کر کے نکلتے ہیں مجھے دوستوں کی ملاقات کے قریب نہ کریں اس جگہ جب تک میرا قیام ہے جہاں میرا یار میری مراد کو نہیں پاتی اور بدترین اخلاق کو پاک ازدواجی ہے وہ اسباب اور دوستی کے درمیان جو چیز ہے وہ مجھے اس سے کمی دور زمانہ قرابت کے حصول میں بخیل ہے مجھ سے اس کی قریب کا ارادہ بہت کرتی ہے اور طویل راتیں مجھ سے باتیں ہوتی ہے اور راتوں کی تنہائیں دور بھی ہو گئیں اور میرے دل میں زمانے کے دور سے دوا نے پینے ہیں مجھے ان کی گردش سے جو امید آتی ہے تو قریب ہے کہ اس سے عمومی زمین مل جانے میں دشمنوں کے پاس اس کی گردش سے مدارات کرتا ہوں اور جس کا اندرونہ جھگڑوں اور ملامت کرنے والا ہو گیا ہے اور میں اپنے غم سے غلطی ہو گیا ہوں کوئی انہیں اس کے عیال سے ملا تی جان سے بوا ہوں اور گرچہ میں مسافر وطن میں ہوں اور واقعی میری حکومت نہیں تھی رہی ہیں اور زمانے نے مجھے منع کر کے روک دیا ہے اور تو نے اس سے عہد لیا ہے کہ مسافر پر ظلم نہ ہو گا اور تیری جناب ان کو تنگی بہت پھیلنے والی ہے خواہ وہ گھر اور شہر اور وسعت والی ہو۔ ''

پس وزیر مسعود نے اس امر میں میری مدد کی اور اس نے مجھے اس شرط پر اجازت دی کہ میں تلمسان کے سوا اور جس راستے سے چاہوں چلا جاؤں پس میں نے اندلس کے راستے کو اختیار کیا اور میں نے اپنے بیٹوں اور ان کی ماں کو ان کے ماموں جو قسنطینہ کے قائد محمد بن الحکیم کے لڑکے تھے کے پاس ۷۶۴ھ کے آغاز میں بھیج دیا اور خود میں نے اندلس کا راستہ

اختیار کرلی جس کا سلطان ابو عبداللہ محمد تھا اور جب وہ فاس میں سلطان ابو سالم کے پاس پناہ لی اور ان کے ہاں ٹھہرا تو مجھے وزیر ابو عبداللہ بن الخطیب کی طرف سے ان کے ساتھ تعلق خدمت کی اقربیت حاصل ہوئی کیونکہ میرے اور ان کے درمیان دوستی تھی پس میں ان کی خدمت کرتا تھا اور خلوت میں ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کام کرتا تھا اور جب وہ طاغیہ کے بلانے پر اپنے ملک کو واپس لینے کے لئے گیا اس وقت طاغیہ اور اس کے قرابت دار محمد کے درمیان جس نے اندلس میں ان پر غلبہ پالیا تھا تعلقات خراب ہوگئے تھے اور انہوں نے فاس میں اپنے اہل و عیال چھوڑے تو میں نے ان کی ضروریات کے پورا کرنے اور انہیں [illegible] فراوانی کے ساتھ رزق دلانے اور ان کی خدمت کرنے میں اپنی وجاہت جانثاری کی [illegible] ان کے ملک پر قبضہ کرنے سے پیشتر ان کے اور طاغیہ کے درمیان تعلقات خراب ہوگئے کیونکہ اس نے ان شہروں سے جو اس نے لیا تھا جو اس نے اس پر شرط کی تھی کہ وہ مسلمانوں کے ان قلعوں سے الگ رہے گا جن پر اس نے جنگ کر کے قبضہ کیا تھا تو جب وہ اسے چھوڑ کر دشمن کی طرف گیا تو میں آیا اور اس نے عمر بن عبداللہ [illegible] اندلس کے [illegible] شہروں [illegible] منتقل کرنے [illegible] مغرب کے [illegible] اور ان سے مجھے اس بارے میں گفتگو کی [illegible] کہ اس کا مقصد پورا ہو گیا [illegible] ان کے الطاف سے [illegible] اس نے اس پر قبضہ کرلیا اور اس کا [illegible] اور اس نے ان میں سے اندلس پر ۷۶۳ھ میں قبضہ کیا اور اس کے بعد میں [illegible] بیان ہو چکا ہے [illegible] حالات پر [illegible] میری طرف [illegible] اس نے اچھا [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

سفر اندلس

جب میں نے اندلس کی طرف سفر کرنے کا ارادہ کیا [illegible] کے پاس [illegible] بھیج دیا اور میں نے ان کے متعلق [illegible] کے سلطان ابو سالم [illegible] تھا کہ میں اندلس سے [illegible] وہاں سے ان کے [illegible] کی طرف [illegible] حکومت [illegible] تھا [illegible] اہل مغرب کے نزدیک [illegible] تھے [illegible] سے پہلے [illegible] شہرت [illegible] اور [illegible] نے ان سب [illegible] کی طرف [illegible]

نہیں تبدیلی ہوئی تھی اور سلطان ابو سعید ان کے شرف کے لحاظ کی وجہ سے ان کے فدیے کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اس بارے میں نصاریٰ کو پیغام بھیجا تو انہوں نے اسے جواب دیا اور اس نے اس فدیہ کو ادا کیا اور اس کے باپ کا [illegible] اور یہ دونوں فدیہ دے کر دوبارہ سبتہ کی طرف واپس آ گئے اور بنو العزفی اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور شریف کا والد فوت ہو گیا اور جب [illegible] ان سے الفت و دوستی کی رعایت کی طرف گیا اور ابو عنان نے اپنے والد کو معزول کر دیا اور مغرب پر قابض ہو گیا اور عبداللہ [illegible] سلطان ابوالحسن کی طرف سے سبتہ کا والی تھا جس [illegible] اور اس کی بیعت [illegible] اور اہل شہر سلطان ابو عنان کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے آ کر اپنے شہر پر قبضہ کر لیا اور اس نے اپنی حکومت کے غلاموں میں سے سعید بن موسیٰ العجیسی کو وہاں کا والی بنا دیا جو اس کے بچپن میں اس کی تربیت کا ذمہ دار تھا اور [illegible] سبتہ میں شوریٰ کا اختیار اسی کو دے دیا اور وہ اس کے بغیر کسی کام کا فیصلہ نہ کرتا تھا اور ایک روز وہ سلطان کے پاس آیا تو [illegible] نے اس کے ساتھ [illegible] حسن سلوک کیا جس میں [illegible] اور مملکت کے [illegible] میں سے کوئی ایک آدمی بھی اس کا حصہ دار نہ تھا اور سلطان کی [illegible] اور اس کی وفات کے بعد بھی اسی حالت پر رہا اور یہ [illegible] تعظیم [illegible] سے ملاقات کرنے والا خوش ہو کر [illegible] جب سے آ [illegible] اور [illegible] ابن [illegible] مالکی قضا میں اس کا اچھا ذکر تھا اور جب [illegible] میں اس کے پاس سے گزرا تو اس نے مجھے [illegible] کے ساتھ اپنے گھر ٹھہرایا اور میں نے اس سے [illegible] بادشاہ بھی [illegible] نہیں رکھتے اور اس نے میرے ساتھ [illegible] پھر [illegible] کر دیا جس کی [illegible] پانی تک پہنچی تھی اور میں [illegible] تھا اور [illegible] مغرب کے ماتحت تھا پھر میں وہاں سے غرناطہ چلا گیا اور میں نے سلطان ابن الاحمر اور اس کے وزیر ابن الخطیب کو اپنے متعلق اور اپنی ذات کے متعلق لکھا جو میں نے غرناطہ [illegible] کے فاصلہ پر گزاری اور مجھے ابن الخطیب کا خط ملا جس میں اس نے [illegible] اور مجھے [illegible] اور اس کا متن یہ ہے

> "آپ [illegible] شہر میں بادل کی طرح [illegible] کے [illegible] تو اس [illegible] کے [illegible] کے [illegible] تک پہنچے [illegible] اور [illegible] ہو جاتے ہیں تو نے میرے [illegible] پالا ہے اور تیری ملاقات کا شوق ہے اور تو میرے شوق کو [illegible] آپ [illegible] کی وجہ سے [illegible] کیا ہے اور [illegible] محبت کی [illegible] اور [illegible] اطراف جہات کی [illegible] ہے۔

میں نے [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے زندہ [illegible] پھیر دیا ہے [illegible] جاتی ہیں اور اسے [illegible] سے محبت [illegible] کی ملاقات [illegible] اور [illegible] کرنے والا اور [illegible] ہے [illegible] کے درمیان [illegible] جس کو پانی پہنچا ہو اور [illegible] کے ساتھ [illegible] آنکھوں سے [illegible] باتیں [illegible] طرح [illegible] میں [illegible] سے [illegible] ہوتا ہے یا اس کی [illegible] میں [illegible] ہے یا [illegible] اور [illegible] کی مصیبت میں آگے کرتا ہے اور اس کو [illegible] راحت [illegible] ہے اور [illegible] ہے اور [illegible] ہے اور [illegible] کے سوا کچھ بھی [illegible] کے نیچے

خوشی میں [illegible] یہ مہمان جس فائدہ اٹھانے والا ہے اور بیماریوں اور دکھ میں [illegible] تعریف ہے جو
جنید کی عبادت اور حسن کے [illegible] قلم ہے اور علوم کے [illegible] فائدہ اٹھانے والا ہے اور فقر کی
عبادت [illegible] والا ہے [illegible] والا ہے [illegible] جوانی
کا تھا [illegible] اس کے زمانے نے مجھے شوق دلایا ہے اور اس کی قیمت نے مجھے [illegible] کر دیا ہے
میں نے اس کے [illegible] اپنے آنسوؤں کو [illegible] خدا کی تعریف ہے جس [illegible]
[illegible] مجھے [illegible] اور مجھے [illegible] مال [illegible]
ہے اور [illegible] ملاقات کی ہے اور اس نے [illegible] مجھے [illegible] ہے اور
اس کی [illegible] اور [illegible] سعادت سے [illegible]
[illegible] مبارک [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] والے ہیں [illegible] حقیقت اس کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] والسلام

پھر میں [illegible] کی آمد سے خوش ہوا اور اس نے اپنے [illegible] مجھے [illegible] اور [illegible] کے لئے اس نے اپنے [illegible] کو میری ملاقات کے لئے بھیجا اور میں اس کے پاس آیا تو وہ مجھے مناسب طریق سے ملا اور [illegible] اور اس نے میری [illegible] میری مطابقت کی پھر اس نے مجھے [illegible] اور مجھے اپنی [illegible] اور اپنے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible] میں اس کے پاس [illegible] کی طرف سے [illegible] ابن الخطیب [illegible] کے لئے [illegible] بادشاہوں کے درمیان [illegible] اور امیر [illegible] اسلاف کے [illegible] اور اس نے میری بہت [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] کے پاس میری تعریف کی اور وہ مجھے سلطان [illegible] وقت [illegible] کے پاس [illegible] اس کے پاس [illegible] اس کے پاس میری تعریف کی [illegible] اس نے [illegible] درخواست کی [illegible] اسلاف کی وراثت [illegible] کے [illegible] میں نے اس کے لئے [illegible] اس نے قبول کیا [illegible] مجھے [illegible] اس کے پاس سے [illegible]

اور سونے کی دو ڈلیوں کے ساتھ جو ان میں بھر دیا اور میں نے دونوں کاغذ سلطان کو پیش کئے اس نے [illegible] تو اس نے مجھے خط بھیجی چراغ [illegible] کے ساتھ میں [illegible] کی تجہیز کی اور میرے لئے [illegible] کے متعلق شاہی فرمان لکھا۔

پھر میں میلاد النبی کی پانچویں شب کو حاضر ہوا اور وہاں میں ملک مغرب کی اقتدا میں [illegible] شعر پڑھنے کی مجلس کیا کرتا تھا میں اس شب میں نے یہ اشعار پڑھے

"ان [illegible] کا نام [illegible] جو [illegible] آنسوؤں کے ساتھ سلام آئی [illegible] اور مجھے بیمار [illegible] ہے اور ان کے [illegible] اور [illegible] انہوں نے میرے [illegible] اپنے [illegible] کیا [illegible] میرے [illegible] ان کے بعد [illegible] تھا [illegible] سے پوچھتا تو مجھ سے بات کرتے تھے جس شوق کے ساتھ دل کے سامنے [illegible] اور [illegible] اسے [illegible] اور مجھے [illegible] ہے اور [illegible] نے مجھ سے [illegible] لئے ہیں جن کے بارے میں [illegible] تھیں [illegible] آنکھوں نے ان کے بعد [illegible] آنسو [illegible] کے [illegible] تھی [illegible] شوق سے [illegible] تھی [illegible] کی طرف [illegible] اسے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] مجھے سلام [illegible] اور میرے خیال [illegible] ان کا [illegible] اور [illegible] آنکھوں [illegible] اور [illegible] شوق کے [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] مجھے [illegible] سے [illegible] دل کے قریب کرتی ہے [illegible] سے [illegible] اپنے ساتھ باتیں کرتا [illegible] محبت کے [illegible] دل [illegible] سے [illegible] کرتی ہے [illegible] مجھے جدا نہیں [illegible]۔"

اور اس نے [illegible] کے درمیان اپنے بیٹھنے کے [illegible] کی تعریف میں یہ اشعار بھی پڑھے

"[illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] جس کے رنگوں [illegible] دیکھا [illegible] ہے [illegible] بعد [illegible] ہے اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہے۔

اور [illegible] کے اشعار

اور میرے [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] اور انہوں نے مجھے ضائع کر کے [illegible] ہے [illegible] مجھے [illegible] اور میں [illegible] کرنے والا ہوں اور [illegible] تمہارے [illegible] مجھے تکلیف [illegible] اور [illegible] مجھے تکلیف [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] نقصان [illegible] ہوں [illegible] کرتا تھا اور میں

تھا جب میری اس سے [illegible] ملاقات ہوتا تھا اور اس کے آنے کا اسے علم ہوا۔ جب
وہ میرے پاس آیا اور رات میرے اور اس کے درمیان تھی [illegible] اطراف میں [illegible] اور اس
نے میرے [illegible] کر دیا [illegible] کے [illegible] سمجھا دیا۔ میں [illegible] کے
اور [illegible] سے جو [illegible] میں اس کے لئے [illegible] کے پیچھے رہا اور [illegible] دیا اور میں [illegible]
اپنے آنسوؤں کے پانی سے سیراب کرتے ہوئے رات گزاری اور [illegible] نے مجھے [illegible] باتوں میں مشغول
کرتے رات گزاری میں نے [illegible] والے گھر [illegible] سے معانقہ کیا اور میں نے [illegible] کا
اور بادشاہ [illegible] آ گیا میں جس زمانے میں وہاں تھا اس میں [illegible] جب [illegible] تو خوب صورت
تھی اس نے تالاب کی [illegible] طرح کر رکھا [illegible] میں اس کا مشتاق ہوں اور
میں [illegible] اور تجھ سے [illegible] چاہتا ہوں۔

اور جب قرار حاصل ہو گیا اور گھر پر سکون ہو گیا اور سلطان خوش و خرم ہوا اور [illegible] باتوں کی یاد سے محبت زیادہ ہوئی
تو اس نے میرے اہل کو ان کی غربت کا تسلیہ [illegible] اور آپ [illegible] سے [illegible] اور اس نے
امیر [illegible] کی چیز ہے۔ کہ تم کو [illegible] اس نے
امیر کے [illegible] کی چیز ہے کہ تم کو [illegible] تو وہ اپنے [illegible] کی چیز ہے میں ان کو لایا [illegible] اور [illegible] نے سلطان
سے ان کے اشتعال کی اجازت مانگی اور میں ان کے لئے غرناطہ [illegible] کا [illegible] اور [illegible] ضروریات معاش مہیا کرنے کے بعد
انہیں [illegible] میں لایا اور جب میں [illegible] کے قریب ہوا تو میں نے وزیر ابن الخطیب کو لکھا

"میرے آقا میں [illegible] کے ساتھ [illegible] میں آیا ہوں اور [illegible] ملاقات کی رہائی ہے اور
میں [illegible] اور [illegible] نے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] میں اپنے [illegible] سے اس [illegible] کے متعلق
دریافت کرتا ہوں [illegible] کے پاس ہونے کے بارے میں [illegible] چاہتا ہوں [illegible]
وقت مجھے [illegible] سے [illegible] جب [illegible] اپنے [illegible] والے کا فیصلہ کر لے اور
[illegible] ان کے [illegible] کے لئے تیار کیا اور [illegible] نے ان کے [illegible]
کرنے سے [illegible] کیا ہے۔ والسلام

پھر دشمنوں اور چغل خوروں نے دوڑ لگائی اور انہوں نے وزیر ابن الخطیب کو [illegible] کہ میں سلطان سے گھل مل
جاتا ہوں اور وہ میرا احترام کرتے ہیں اور انہوں نے اسے غیرت کے گھوڑے پر سوار کر دیا اور وہ بگڑ گیا اور میں نے اس کے
نحوست سے [illegible] کرنے اور [illegible] میں [illegible] کرتے تھے۔ [illegible] اس سے [illegible] اور مجھے [illegible]
[illegible] بجایہ [illegible] میں [illegible] ہو چکا ہے اور مجھے اس نے [illegible] باتیں [illegible]
نے سلطان ابن الاحمر سے اس کے پاس جانے کی اجازت مانگی اور محبت کو باقی رکھنے کے لئے میں نے اسے ابن الخطیب کا
حال پوشیدہ رکھا تو وہ اس سے [illegible] ہو گیا اور اسے حاجت پوری کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا اس نے الوداع کہا اور
[illegible] دیا اور وزیر ابن الخطیب نے الوداع کرنے سے اس کے میرے لئے مجالست کا قربان [illegible] تھا

یہ ایک اچھا مددگار ہے اور وہ کرام اور انعام اور رفعت و عنایت و ترقی دار ہے اور احسان کرنے والے کی مدد اور اچھے کام کرنے والے کی تکمیل ہے اور اس نے امت محمدی کی تعریف کی ہے جس نے حسن کو اچھا دیکھا ہے اور اس نے بہت سے اچھے مناصب کئے ہیں اور اس نے قوموں کی وابستگی کے بعد اس کے ساتھ دل لگایا ہے اور اس نے پختہ عزم و حزم پر مقام کو ترجیح دی ہے اور اس نے اس کے متعلق حکم دیا اور اس کے منشاء کے مطابق کام کیا اور امیر ابو عبداللہ محمد بن مولانا امیر المسلمین ابی الحجاج بن مولانا امیر المسلمین ابی الولید بن نصر نے اسے قید کر دیا اس نے اسے حکم دیا اور اس کی مدد کی اور شیخ عالم فاضل کامل دوست ابوزید بن عبدالرحمن بن ابو یحییٰ بن شیخ مرحوم ابو عبداللہ بن خلدون کے ذکر کو بلند کیا خدا تعالیٰ اسے اسباب سعادت سے شادکام کرے اور اپنے فضل سے اس کے ارادوں کو پورا کرے اس نے اس کے متعلق اپنے اچھے خیالات کا اظہار کیا اگرچہ اسے اظہار کی ضرورت نہ تھی اور اس نے اس کے متعلق یہ بھی بتایا کہ وہ ملوک زمانہ اور اعیان کو کیسے مائل کیا کرتا تھا اور اس نے بتایا کہ جب وہ اس کے دروازے سے پیچھے ہٹا اس نے اس کے نیک مقاصد پائے اور مقاصد کا اظہار کیا اور اس نے اسے مرتبہ عطا فرمایا یہاں تک کہ اس نے اپنے بچوں کے ارادوں کو پورا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قاہرہ مغربی پر شرف کرنے کے بعد اس کی واپسی اور وہاں کی کفالت کے مسئلے میں پہنچنے کے وسائل دیئے اور وہ مکان اس کی پناہ میں رہے پھر اس نے اس کے عذر کو قبول کر لیا کیونکہ دلوں میں اس کا وطن کی محبت رچ بس گئی ہے۔ جس اس نے اسے قیادت و سیادت دی اور مشورہ کے لئے ہم نشین بنایا پھر اس کے فراق پر دل کا انکار کرتے ہوئے اس نے اس کی ضمانت کی اور اسے تمام آفاق پر فوقیت دی اور اسے اپنے ہاتھ میں تحفے کا سفید داغ بنا دیا اور دیکھنے والے کے لئے وضاحت کی جب وہ اپنی حاجت کے پورا کرنے کے بعد اس علاقے کی طرف عزم کرے اس کے شوق سفر نے اسے مہلت دی یا شوق محبت نے حسن عہد سے اسے پہنچایا تو عنایت کا چہرہ خوش رو اور رضا و قبول کا دروازہ مفتوح تھا اور اس نے اس سے جو کچھ اور جو کچھ کا وعدہ کیا تھا اسے دیا جس اس قسم کے معززین اصحاب کے پاس جانے کا مقصد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا نہیں ہوتا بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے ضمیر کو کام کرے اور جس صاف پانی پر چاہے چلا جائے اور جس سواری پر چاہے سوار ہو اور تمام مخلوق نے شرف مراتب اور احوال نسب کے باوجود اسے دیکھا ہے اور اس خیال کی حقیقت کو کھینچا ہے تکمیل غرض کے لئے کسی قدر اعانت و اقتدار کی ضرورت ہے اور اس فرض واجب کو شکر و اعتراف سے ادا کر دیا جائے اور اس نے یہ ماہ جمادی الاولیٰ ۷۶۵ھ کے آخر میں لکھا اور تاریخ کے بعد سلطان کی تحریر میں اس پر علامت لگائی گئی اور اس کی یہ عبارت درست ہے۔

اندلس سے بجایہ کی طرف سفر اور حجابت پر تقرر

موحدین کے بنی حفص کی حکومت میں بجایہ افریقہ کی سرحد تھا اور جب ان میں سے سلطان ابو یحییٰ کی حکومت آئی اور وہ افریقہ کا بااختیار بادشاہ بنا تو اس نے اپنے بیٹے امیر ابو زکریا کو بجایہ کی سرحد میں اور قسنطینہ کی سرحد میں اپنے بیٹے امیر ابو عبداللہ کو والی بنایا اور مغرب اوسط و تلمسان کے بادشاہ بنو عبدالواد اس سے اور اس کے مقامات کے بارے میں جھگڑا کرتے تھے اور فوجوں کو بجایہ میں روکے رکھتے تھے اور قسنطینہ پر حملے کرتے تھے تا آنکہ سلطان ابو بکر نے مغرب اوسط و اقصیٰ کے سلطان ابوالحسن کی پناہ لے لی جو بنی مرین میں سے تھا اور اسے ان کے دیگر بادشاہوں پر فضیلت حاصل تھی اور سلطان ابوالحسن تلمسان کی طرف بڑھا اور دو سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک اس کا محاصرہ کیے رکھا اور بزور قوت اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے سلطان ابو تاشفین کو قتل کر دیا۔ یہ ۷۳۷ھ کا واقعہ ہے اور بنو عبدالواد کے معاملے کا جو خطرہ موحدین پر چھایا ہوا تھا ختم ہو گیا اور ان کی غارت سے حفاظت ہو گئی۔ پھر ابو عبداللہ بن سلطان ابو یحییٰ ۷۴۰ھ میں قسنطینہ میں وفات پا گیا اور اس نے اپنے پیچھے سات لڑکے چھوڑے جن میں ابو زید عبدالرحمٰن بڑا تھا پھر ابوالعباس احمد تھا اس کے بعد وہ اپنے غلام نبیل کی کفالت میں اپنے باپ کی جگہ والی بنے پھر ابو زکریا ۷۴۶ھ میں بجایہ میں وفات پا گیا اور اپنے پیچھے تین لڑکے چھوڑ گیا جن میں سے ابو عبداللہ محمد بڑا تھا اور سلطان ابو بکر نے اپنے بیٹے ابو حفص کو وہاں بھیجا تو اہل بجایہ امیر ابو عبداللہ بن زکریا کی طرف مائل ہو گئے اور امیر عمر سے منحرف ہو گئے اور اسے نکال دیا اور سلطان نے ان کے مطالبے کے مطابق امیر ابو عبداللہ کو ان کا والی بنا کر اس شگاف کو جلدی سے پر کر دیا پھر سلطان ابو بکر ۷۴۷ھ کے نصف میں فوت ہو گیا اور ابوالحسن نے افریقہ پر کاروائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور بجایہ اور قسنطینہ کے امراء کو مغرب کی طرف بھیج دیا اور وہاں انہیں جاگیریں دیں تا آنکہ قیروان میں شکست ہو گئی اور سلطان ابو عنان نے اپنے باپ کو معزول کر دیا اور تلمسان سے فاس کی طرف کوچ کر گیا اور بجایہ اور قسنطینہ کے ان امراء کو بھی اپنے ساتھ لے گیا اور انہیں اپنے ساتھ ملا لیا اور ان کی بہت عزت کی پھر جلد ہی اس نے امیر ابو عبداللہ اور اس کے بھائیوں کو تلمسان سے اور ابو زید اور اس کے بھائیوں کو فاس سے ان کی سرحدوں کی طرف بھیجا تاکہ وہ اپنی سرحدوں میں خود مختار ہو جائیں اور لوگوں کو سلطان ابوالحسن کی مدد سے دست کش کر دیں پس وہ ان کے شہروں میں پہنچے اور انہوں نے ان کو بنی مرین کے قبضے سے چھین کر ان پر قبضہ کر لیا حالانکہ اس سے قبل فضل بن سلطان ابو بکر ان پر قبضہ کر چکا تھا اور امیر ابو عبداللہ بجایہ میں ٹھہر گیا اور جب سلطان ابوالحسن بجبال مصامدہ میں فوت ہو گیا اور سلطان ابو عنان نے ۷۵۳ھ میں تلمسان پر حملہ کیا تو اس نے اس کے بادشاہوں کو جو بنی عبدالواد میں سے تھے شکست دی اور ان کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور المریہ میں اترا اور بجایہ کے قریب آ گیا اور امیر ابو عبداللہ نے جلدی سے اس سے ملاقات کی اور فرمانبرداری کی اور بجایہ کی جو تکلیف اسے پہنچی تھی اس کی اس کے پاس شکایت کی اور اس کی فوج اس سرحد سے نکل گیا اور اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اپنے کاتبوں کو وہاں مقرر کیا اور امیر ابو عبداللہ کو اپنے ساتھ مغرب لے گیا اور وہ کفالت و کرامت کے ساتھ اس کے پاس رہا۔

ابن خلدون کا سلطان ابو عنان کے پاس جانا : اور جب میں ۷۵۵ھ میں سلطان ابو عنان کے پاس آیا اور اس نے مجھے وابستہ کر لیا تو میرے سابق اسلاف اور امیر ابو عبداللہ کے اسلاف کے درمیان جو تعلقات تھے ان کی وجہ سے

حرکت کی اور اس نے مجھے اپنی صحبت کے لئے رخصت دی تھی۔ نہ مرکش سے کوچ کیا اور سلطان ابو عنان وفات پا گئے قسم کی ہوا ان میں بڑی حیرت تھی تو مجھے رہا کر دیا گیا اور انہوں نے سلطان کے پاس کتابت کی اور ابو سعید تھے سے ان کی طرف فرار کا عزم کیا ہوا ہے۔ وزیر نے اس سے معاہدہ کیا ہے اور مجھے ... کا ... سلطان کی بات ... پھر اس نے ہم پر حملہ کر دیا اور اس نے مجھے قید کیا۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور سلطان ابو سالم نے آ کر مغرب پر قبضہ کر لیا اور مجھ ... تلمسان پر حملہ کیا اور اسے بنی عبدالواد کے ہاتھ سے چھین لیا اور ابو حمو موسیٰ بن یوسف ... وہاں سے نکال دیا۔ اس نے ... جانے کا ارادہ کیا اور اس نے ... محمد بن ابی سعید عثمان بن سلطان ابو ... عثمان کا ... ابو ... سے ... کے لئے ... اموال اور ... سے ... جو ... سے ... قتل ... جو ... دوست بن جانے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ امیر عبداللہ ... اور امیر ابو حمو ... جب ... نے اس نے بھائی ... کا قصہ ... سلطان کی ... تو ... بھائی ... اور ... تو ... اور ... ان کی ... فتح ... اور ... ان ... اور ... سلطان ... جب سلطان ابو سالم ... قبضہ ... اپنے ... گیا ... تلمسان پر قبضہ کیا ... امیر ... ان کی طرف ... ابو حمو ... کی طرف ... ابو تاشفین ... قبضے سے ... ابو العباس ... کی طرف ... اور سلطان ابو سالم نے ... اور ... ابن مرزوق ... سلطان ابو سالم ... کے ساتھ ... اور ... سلطان ابو سالم ... کے ساتھ ... اور ... مقرر کر دیا۔

ابن خلدون کا اندلس کو جانا: پھر امیر عبداللہ نے مجھے ... سلطان ... پہنچے ... مغرب کی ... حکومت کی ... سلطان اور اس کے ... کے ... ان ... میں ... امیر عبداللہ نے ... سلطان کے ساتھ ... اور ... وزیر ابن الخطیب ... اور ان کے درمیان ... اور ... امیر ابو عبداللہ ... اور امیر ابو عبداللہ نے مجھے

آنے کے متعلق خط لکھا تو میں نے اس کا ارادہ کر لیا اور سلطان ابو عبداللہ بن الاحمر اس وجہ سے مجھ سے بگڑ گیا اس کا خیال یہ تھا کہ اس نے مجھے اس بات سے آگاہ کیوں نہیں کیا جو اس کے اور وزیر ابن الخطیب کے درمیان چل رہی تھی پس میں ارادے کو ترک کر دوں اور اس نے میری مدد کی اور حسن سلوک اور مہربانی کی اور میں ۷۶۶ھ کے نصف میں المریہ کی بندرگاہ سے سمندر پر سوار ہوا اور روانگی سے پانچویں دن بجایہ اترا ایں سلطان نے جو بجایہ کا حاکم تھا میری آمد پر جشن کیا اور میری ملاقات کے لیے سوار ہو کر آیا اور ہر جانب سے اہل شہر مجھ پر ٹوٹ پڑے وہ میرے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور میرے ہاتھوں کو چومتے تھے اور وہ جمعہ کا دن تھا پھر میں سلطان کے پاس گیا تو اس نے میری آمد پر خوش آمدید کہا اور خلعت دیا اور سواری دی اور دوسری صبح کو سلطان نے اہل حکومت کو صبح صبح میرے دروازے پر پہنچنے کا حکم دیا اور میں نے اس کی حکومت کا بوجھ اٹھایا اور تدبیر سلطنت اور سیاست امور میں اپنی پوری قوت صرف کی اور اس نے مجھے قصبہ کی جامع مسجد کی خطابت بھی پیش کی جس سے میں علیحدہ نہ ہوں گا اور میں نے محسوس کیا کہ اس کے اور اس کے عم زاد سلطان ابوالعباس حاکم قسطنطینہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جسے رعایا اور دلوں کی حسد ورمیں لالچی لوگوں نے پیدا کیا تھا اور اس اختلاف کی آگ ریاح کے زواودہ عربوں نے اوطان کی جنگ کا بازار گرم کرنے کے لیے بھڑکائی جہاں سے وہ اپنے اموال لاتے تھے اور وہ ایک دوسرے کو اکٹھا کرنے کو باہم راست تھے پس انہوں نے ۷۶۷ھ میں جنگ کی اور یعقوب بن علی سلطان ابوالعباس کے ساتھ تھا پس سلطان ابو عبداللہ نے شکست کھائی اور بجایہ کی طرف پا پیادہ واپس آیا اور اس سے قبل میں نے اس کے لیے بہت سا مال جمع کیا تھا جو سب کا سب اس نے عربوں میں خرچ کر دیا تھا اور جب وہ واپس آیا تو اخراجات نے اسے بدحال کر دیا اور میں خود قبائل بربر کی طرف جبال میں گیا جو سالوں سے ٹیکس نہیں دے رہے تھے پس میں ان کے علاقے میں داخل ہوا اور ان کی رعایا کو مباح کیا اور تابعداری کرنے پر ان سے ضمانت لی یہاں تک کہ میں نے ان سے ٹیکس پورا کر لیا اور اس سے بھی بڑی مدد کی پھر حاکم تلمسان نے سلطان کی طرف رشتہ داری کا پیغام بھیجا تو اس نے اس کی حاجت پوری کر دی تاکہ اس کے ذریعے اس کا ہاتھ اپنے عم زاد تک پہنچ جائے اور اس نے اسے اپنی بیٹی بیاہ دی پھر ۷۶۷ھ میں سلطان تیار ہوا اور اوطان بجایہ میں گھس گیا اور اہل شہر سے خط و کتابت کی اور وہ سلطان ابو عبداللہ سے بہت خائف تھے کیونکہ وہ ان کے لیے دھار تیز رکھتا تھا اور انہیں خوب مارتا تھا پس انہوں نے اسے جواب دیا کہ وہ اس سے منحرف ہیں اور شیخ ابو عبداللہ اس کی مدافعت کے ارادے سے نکلا اور جبل ایزو میں اترا کر اس کی پناہ لی تو سلطان ابوالعباس نے اپنی فوجوں اور اعراب کی فوجوں جو محمد بن ریاح کی اولاد وشمن سے تھیں کے ساتھ اس کے مکان پر شب خون مارا اور اس نے یہ کام نہ کیا اور قبائل سدویکش نے اکٹھے ہو کر آ گیا اور اس کے خیمے پر حملہ کر دیا اور وہ بھاگ گیا پس اس نے اسے قتل کر دیا اور اس نے باشندوں کے ساتھ اس نے جو وعدہ کیا تھا اس کے مطابق شہر کی طرف گیا اور مجھے بھی اس کی اطلاع مل گئی اور میں اس وقت سلطان کے قصبہ میں اس کے محلات میں مقیم تھا اور شہر کے باشندوں کی ایک جماعت نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں سلطان کے کسی بیٹے کو امیر مقرر کروں اور اس کی بیعت لوں مگر میں نے اس بات سے منہ پھیر لیا اور سلطان ابوالعباس کی طرف چلا گیا تو اس نے مجھے خوش آمدید کہا اور میری عزت کی اور میں نے اسے اس کے شہر پر قبضہ دلا دیا اور اس کے حالات درست ہو گئے اور میرے بارے میں اس کے پاس بہت چغلیاں ہوئیں اور میرے مقام سے اسے خوفزدہ کیا گیا اور مجھے بھی اس کا علم ہو گیا پس میں نے عہد

[illegible]

حاکم تلمسان ابوحمو کی مشایعت

[illegible]

جبال کے بربری باشندوں نے ہر طرف سے آ کر انہیں لوٹ لیا اور رات ہی کو [illegible] بھاگ گئے اور اونٹ چھوڑ گئے اور سلطان اور ان میں سے کچھ لوگ خواب غفلت ہونے کے بعد بچ گئے اور بیچ کر موت کی جگہ پہنچ گئے اور راستوں نے ہر جہت سے انہیں نقصان پہنچایا۔

سلطان ابو حمو کو میرے بجایہ سے جانے کی اطلاع پہنچنا: اور سلطان ابو حمو کو میرے بجایہ سے جانے اور جو کچھ سلطان نے میرے بعد میرے قتل اور [illegible] لوگوں سے سلوک کیا تھا اس کی خبریں پہنچیں تو اس نے مجھے اس واقعہ سے تسلی دینے کے لئے خط لکھا اور [illegible] سے [illegible] ہو گئے تھے میں نے عذر کر کے جان بچائی اور یعقوب بن علی کے قبائل میں قیام کیا پھر میں نے بسکرہ کی طرف کوچ کیا اور وہاں کے امیر احمد بن یوسف بن مزنی کے پاس ٹھہرا۔ پس جب سلطان [illegible] تلمسان پہنچا اور وہ اس واقعہ سے غمگین تھا اور وہ ریاح کے قبائل سے دوستی کرنے لگا تا کہ ان [illegible] پہلے قبیلوں کے ساتھ وطن بجایہ پر حملہ کرے۔ چونکہ قریب زمانے میں میں نے انہیں پیچھے ہٹایا تھا اس لئے اس نے اس بارے میں مجھ سے گفتگو کی اور اس نے اس کی بات [illegible] اور قبول کی اور اس نے اس بارے میں تحریر [illegible] بنایا اور اس سے مجھے اپنی بہت سی علامت کے لئے [illegible] نے مجھے خط لکھا جس کی عبارت یہ تھی:

> خدا نے نعمت کی ہے اور [illegible] سے عطا کیا ہے [illegible] ہے [illegible] ابو زید عبدالرحمن بن خلدون حفظہ اللہ تعالیٰ سے آپ ہمارے لئے [illegible] مقام [illegible] تھے [illegible] ان کے کرم سے آپ کو بلند مقام سے مخصوص کیا ہے اور وہ ہماری خلافت کا گھر اور ہمارے دوستوں کی لڑائی میں غالب ہوتا ہے اور ہم نے آپ کو بہت [illegible] ہو گئی ہے۔

اور اس نے اپنے ہاتھ کی تحریر سے لکھا ہے: عبداللہ المتوکل علی اللہ موسیٰ بن یوسف لطف اللہ بہ اور اس کے بعد کاتب کی تحریر میں یہ عبارت لکھی ہے۔ حالانکہ جب [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اپنی عنایت سے آسان کرے اور اس طرف [illegible] کی عبارت یہ ہے جسے کاتب نے لکھا ہے:

> اے فقیہ ابو زید اللہ تعالیٰ آپ کو عزت دے [illegible] ہماری [illegible] کرتے [illegible] طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ آپ ہمارے مقام سے [illegible] قدر [illegible] ہم سے خصوصی محبت رکھتے ہیں اور [illegible] قدیم [illegible] زمانے سے [illegible] قدر [illegible] ہیں حالانکہ ہم آپ کے اوصاف کی [illegible] ہو جاتے ہیں اور ان [illegible] سے [illegible] کہ آپ [illegible] اور [illegible] القدیم [illegible] ہمارے باب [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] لوگوں کے [illegible] تک [illegible] آپ کے [illegible] ہمارے قریب اور ہمارے [illegible] اور ہمارے [illegible] ہم نے آپ [illegible] آپ کی [illegible] کے لئے [illegible] آپ کی تعظیم [illegible] تعریف اور شان کی بلندی ہے [illegible] آپ [illegible] باب [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے امراء [illegible] اسی قسم کے احکام [illegible] اور [illegible] آپ کا کوئی [illegible] ہوگا اور کوئی آپ سے [illegible] کرنے [illegible] آپ [illegible]

گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اور یہ شاہی خطوط مجھے سفیر کے ہاتھ سے جو اس کے وزراء میں سے تھا پہنچے جو اس غرض کے لئے ذواودہ کے اشیاخ کے پاس آیا تھا پس میں نے اس مقصد کے لئے اس کی خاطر خوب تیاری کی اور اس کی خوب مدد کی اور میں نے انہیں سلطان کے داعی کی بات قبول کرنے اور بعد ازاں اس کی خدمت میں جانے کے لئے آمادہ کیا اور وہ اپنے سردار سلطان ابوالعباس سے منحرف ہو کر اس کی خدمت میں آ گئے اور اس کے طریقوں پر کام کرتے رہے اور اس سے اس کی غرض پوری ہو گئی اور میرا بھائی بھی اس کی قید سے بچ گیا اور میرے پاس بسکرہ آیا پس میں نے اُسے سلطان ابوحمو کی طرف اپنے کام کا نائب بنا کر بھیجا تاکہ اس کے احوال کی مشقت سے جان چھڑاؤں کیونکہ میں مناصب کی گرانی کو چھوڑ چکا تھا اور علم کو چھوڑنے پر مجھ پر اس گزرے وقت نے بادشاہوں کے احوال میں مشغول ہونے سے اعراض کیا اور میں نے تدریس اور مطالعہ کی طرف توجہ کی پس میرا بھائی ان کے پاس پہنچا اور اس نے ان کی کتابت کی اور اس نے اسے اس کی طرف بھیج دیا اور ان دنوں شرقی خطوط کے ساتھ غرناطہ سے وزیر ابوعبداللہ بن الخطیب کا تحریری پیغام آیا کیونکہ وہ میرا مشتاق ہے اور اس نے سلطان ابن الاحمر کے ہاتھ سے تلمسان پہنچایا اور اس نے وہاں سے میری طرف بھیجا جس کی عبارت یہ تھی:

> میری جان مستحق نہیں ہے اور تیرے غم کرنے والا مجھے نہیں ہے حالانکہ دوری نے مجھ سے دور کر دیا ہے اور ہجر دہ ہو گیا ہے جب کہ میں وہاں آیا جاؤں اور جدائی کے گرد و غبار نے مجھے جدا کر دیا ہے اور جو صاحب تیرے غم نے دو چند کیا حالانکہ وہ گرفتار تھا اور جب میرے گھر جاتے رہے تو اس نے مجھ پر مصیبت ڈال دی میں نے اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے اس کی حفاظت چاہی اس نے میرے شروب کا ذوق بے مزہ کر دیا اور مجھے چوما تھا اور میں نے اپنے حسن عہد کی غیرت سے اس کو اٹھا لیا تو اس نے میری امیدوں کو ناکام اور میرے زمانے کو وحشت ناک کر دیا اس کے پاس میرے لئے رضامندی تھی میں نے اس رضامندی پر قناعت کرتے ہوئے جو میرے پاس تھی اس سے معاہدہ کیا تو اس نے میری قسم کو توڑ دیا مجھے اس کی دوستی سے جو تکلیف پہنچی ہے اس کے باوجود میں اپنی جان کے ذریعے اس کی ملاقات کا مشتاق ہوں تو نے اس کی محبت میں میرے حقوق کے متعلق دریافت کیا ہے تیرے عشق کی ترکی نے سلطان کے حق کو نکال دیا ہے اور قوم میں سے جب کوئی آدمی اس کا نام لے کر پکارتا ہے تو وہ اس کی عادت باقی نہیں رہتی اور تم بھاگتے ہو اس کے متعلق کوئی علامت کوئی بات نہیں تھی اور میں اب سے تکلف کرتا ہوں جب تک کہ وہ آ جاتا ہے اور مجھ سے کنارہ کشی کر لیتا ہے اور تنگی میرے دل سے کیسی عمدہ مہربانی ہے جب تو آیا ہے کہ تیری دوستی تلمسان کا عمدہ سے اس طرح سایہ دے گا اور خوشی میں میں نے شوق سے یہ محسوس کیا ہے کہ دشمن کا بندہ کسی روز اس کی طرح خوش کرے گا۔

مجھے شوق نے مسندوں سے مدافعت کی اور یہ کمال شرف کی بات تھی اور میرا قصہ پہنچ سے گزرنے کے بعد بھی اس سے کوئی امید تو رہا ہے لیکن شدت شوق کی وجہ سے متحیر ہو گئی ہے اور میں اللہ کی محبت کی خوشبو سے چمٹ جاتا ہے اور میں میرے تیروں کی نوک پر ہوں تیز کلیجہ کو کاٹنے والی ضرب پر ہوں اور مادہ وسائل کے مقابلے میں بجاوری کے غم کے تاج ہوں اور تاکہ کے لئے کون سی بات کا قائل ہے کہ وہ اپنا یہ نیچے والی چکی

کی کہانی کو بھول جائے یا [illegible] نئے سرے سے لکھی جائے۔ ہر حرف [illegible] اور [illegible] میں ایک لفظ ہے جب دو دوست ہوں تو محبت ہو جاتی ہے لیکن اس کا انجام کیا ہو گا جب دونوں سے جدا ہو جائے گا اور جب فراق کی گھڑی آتی ہے تو [illegible] فراق کا [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] ہے اور قریب ہے کہ عشق کی [illegible] تک لے جائے۔

تم نے جس مرد کے بھید جاننے کی خواہش کی ہے وہ میرے معاملے سے نا واقف [illegible] بجائے [illegible] ندامت سے میرے [illegible] آنسو [illegible]۔

اور بعض اوقات میں ان مقامات پر جا کر بیٹھ رہا ہوں [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] پوچھتا ہوں اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] پوچھتا ہوں اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے متعلق پوچھتا ہوں [illegible] اور [illegible] جاتا ہوں تب [illegible] اور [illegible] میں سے [illegible] کے متعلق [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] کرنے والے [illegible] ہوں [illegible] [illegible] کے [illegible] اور [illegible]

اے دل میں تیرا بہت [illegible] ہوں [illegible] تجھے اس سے معاف [illegible] [illegible] جہاں [illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہوں اور ان کے [illegible] کے [illegible] ہوں اور [illegible] سے [illegible] ہوں [illegible] [illegible] سے [illegible] ہے اور [illegible] ہے اور [illegible] میرے [illegible] [illegible] نے کیا [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کے [illegible] کے [illegible] گئے ہیں اور ان کی [illegible] میں [illegible] ہیں اور [illegible] باقی ہیں اور [illegible] سے تم کو [illegible] ہیں اور [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے اور [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] جہاں [illegible] گئے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] امید رکھتے ہیں۔

[illegible] سب [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہے اور [illegible] [illegible] کا [illegible] ہو جاتا ہے اور [illegible] سے [illegible] جاتا ہے [illegible] نے [illegible] [illegible]

اس کے [illegible] [illegible] کا [illegible] تو میں [illegible] کی تعریف [illegible] سے کام لیتا [illegible] جب [illegible] ہوں تو [illegible] جاتا ہے اور جب [illegible] ہوں تو اس کے [illegible] اٹھتے ہیں۔

اے اللہ! کیا ہے اور بخیل دوست کے ٹھکانے اور خیال کے جھوٹ سے اس کی جھوٹ والی قرار گاہ کو کیا نسبت ہے اور جدائی کی دوری طلب گاہ سے ملاقات کرنے والے سے کیا نسبت رکھتی ہے۔

جو اس بارش سے انکار کرے جو زمین میں سیرابی کو طلب کرتی ہے اس کو اس کے بعد مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے کیا میرا خوب صورت بالوں والا بیٹا گیا ہے اور تو اس کی دوستی کی مہربانی سے سیراب ہوتا ہے اور اس وقت سے جدا کیا ہے جب وہ بستر میں اترا تھا جس وقت میں نے اس کے مصحف کو پڑھا تھا تو میں آپ کی عبارت، معانی اور حروف سے مدہوش ہو گیا تھا اور میں اسی وقت اس کا شکریہ ادا کرنے لگی جب وہ پہنچانے لگی کہ اس میں آپ کی تعریف کرنے والا ایک انسان ہے۔

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ بیٹے کے لئے کوئی چھوٹ نہیں ہے میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں حالانکہ تو اس شہر میں اترا ہے اور تیرے درمیان چہرے کی بدشکلی اتری ہے اور اے ابن خمار ان تیرے بعد دل میں شوق بھڑکنے کے لئے بیٹھ گیا ہے پس اللہ اس زمانے کو مبارک کرے جس کی حالت تیرے قرب سے درست ہوگئی ہے اور تو اپنی زندگی کی چوٹی پر اس کے قریب سے آ رہا ہے اور اس نے ملاقات کا دیا تھا جس نے تیری خواہش پوری کی ہے اور اپنی ضرورت پوری نہیں کی اور اس نے اتفاقات کو خوش آمدید کہتے ہوئے تیرے چہرے کے شباب کو تباہ کر دیا ہے بلکہ اس کے نور نے تیرے بعد تو میں اور مقدس دل اس کی مدد کرتی ہے اور اس کے پیار کو زندہ کر دیتی ہے جو بہاتے تھے اور سرسبزی اس کو سرسبز و شاداب کر گئی ہے اور اس کے درخت آگ میں سے ہوتے ہیں اور اس کے چوڑے الجھاؤ والے کے ماتم میں ہیں گویا اس نے اپنے گیسوؤں کے بالوں سے شرم نہیں نکالی اور عمل ہمت اس نے دروازے کا راستہ نکالا جو شہد کی صفائی اور اس کے بہترین میٹھے کی طرف لے جاتا ہے اور تیری آنکھ کی پتلی اس کے شراب کے پیالے میں جس تیری نیند کو پار ہو رہی ہے بہ زبر سے تم افسوس ہے تجھ پر جدائی کے ہاتھ نے ہلاک کیا ہے اور زمانے نے اس کے راستے کرنے میں تامل کیا ہے اور اس کی جدائی نے کوچے نے عشق کی حویلیوں کی آگ بجھا دی ہے اور تجھ سے گفتگو کی ہے اور عشق کے بارے میں گفتگو نہیں کی اور تجھ سے بہت پہنچنے والے پرندے کے جاؤ اور اس کے حوضوں کے بعد لوگوں کی پیاس تجھ سے پورا کیا ہے اور وہ شخص مبغوض بن ہوتا ہے جو رات گزار کر بے غیرت ہوتا ہے اس کو برداشت کر اور تو ہر وقت کو کام میں شریک کر اور اس کے بازو کو مجلس کے کھلے چاند پر پہنچا دے جب اس نے پہلوان کو چھوڑ دیا اور سلطان کو تجھ سے چرا لیا اور شراب ہے اور وہ انتقال کرنا ہے اے آنکھ کی پاکیزگی اور پاکیزگی آنکھ سے اجنبی کرنے کے لئے اور وہیں طلب کیا اور تجھے دیکھتی رہتی ہیں اور اس تاج کے بارے میں ہم نہیں جانتیں کہ یہ کون ہے اور افسوس اور حسرت سے آنسو بہاتی ہیں جو مشکل اور بھرپور ہوتا ہے اور حسرت کے داغ کے سوا کسی چیز کی طاقت نہیں رکھتیں ہم غم کی شکایت صرف اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں اور اس سے بارش طلب کرتے ہیں اور جب مایوسی کے لشکر ہمیں گھیرے ہوئے ہوں تو امید کی تلوار سے مدد طلب کرتے ہیں۔

اور اللہ نے طاقت نہیں دی کہ باوجود دوری کے قلم اس کے گھر کے قریب ہو جائے اس کے مقابلہ میں جس کو قلم سے صاف ہے لیکن اگر فراق کا کلام رقت دلانے والا ہے تو پھر بھی وہ غائب کا قائم مقام نہیں ہوتا اور میں تو شکوہ اور وحشت میں شور و غل کرتا ہوا تو شاید کہ ملاقات کی جگہ قریب ہو اور اس کی بات سچی اور طریقہ

جان کی بازی ہے۔ اے میرے آقا ان روشن قبائل اور مسائل کا کیا حال ہے جن کی بارشیں کثرت سے ہیں کیا اس کے دل میں کوئی خیال گزرتا ہے جس کا اس کو دوری سے خوف ہوتا ہے۔ باد جنوبی کی آمد ہی سے اس کو خیال بجھ گیا ہے وہ ایسا شان کی تباہی پر دوڑنے والی ہے۔ رشک رحم کرے اور شوق عاشق کے تعلقات کو توڑ دیتا ہے اور وہ کمزوری جو اس کے شانوں اور پہلوؤں سے لگاتار ہے۔ پوشیدہ اور تنگ ہے اور معاملہ بہت بڑا ہے اور اتحاد تیاری کرتا ہے اور ان میں تجھے اس گرم ہوا کی لپٹ سے بچا کے بعد تجھے نقصان دینے والی ہے اور کے ۔ اور جو کچھ اس نے تجھ سے کہا تو کریگی ہے کہ تو حق حیات سے زخم بنا دو کرے یا پانی کی کمی سے تھوڑی سی پونجی رکھی کرے۔ وہ خیمے اس سلام کا جواب دیتی ہیں جس نے تیری سانسوں کو جدا کر دیا ہے یا تو دور سے ہماری طرف سفید آنکھ سے دیکھتا ہے تو میرے کانوں کی سفیدی اور تیری سانسیں لی جاتی ہیں۔ ہے ہمارا بسا اوقات آنے والے خیال سے بہت نفوس کو آرام کر لیتی ہے اور عذر والی ہوئی کثرت سے بچتی ہے اور راضی ہو جاتی ہے جب تقاضا زور دار نہیں ہوتا۔

اے وہ شخص جو چلا گیا ہے اور ہوا کے چلنے کی وجہ سے مشتاق ہیں کہ اس کی خوشبو سونگھے اور جب وہ سلام بھیجتا ہے تو دل زندہ ہو جاتے ہیں اور جب تو جدا ہو تو دیکھتا ہے کہ کیسی کسر نے زندہ کیا ہے اور اگر تو نے وہاں دوسرا اضافہ کر دیا تو وہ تجھ پر ستاروں کے ساتھ تجھے بھلائی کی طرف ہدایت دے گا اور ہم کہتے ہیں کہ تجھ سے محبت کرنے والا گروہ ہی کرتا ہے مرنے کا وقت اور عذر خالی تجھ سے مشکل فقروں کے ساتھ خطاب کی براءت نہیں کر سکتا اور میں نے جو کی محراب کے قریب خوشی سے آواز بلند کی ہے اور اس نے اپنا قرآن سمجھا ہے اور ادب کے ساتھ کوئی خوشحالی نہیں مگر وہی سیاست جو وہ چلا ہے اور اس کے راز دار نے اس کے زمانے پر جھکاؤ اور بیٹھنے کے دروازے کے تعجب کا قائل ہے اور اس کی تحریر کا کوئی خوف نہ ہے اگرچہ وہ بیابان میں مشغول ہے جس پر قیاس فارق ہے جس نے اس قدر اور فیصلے کو بہا دیا ہے اور اس کی حیثیت وہ احسان ہے جو چند وجوہات کو مجھ پر آسان کر رہا ہے جس کا اقتصاد مجھی نے کیا ہے۔ خدا اس کی زندگی کو طویل کرے اور اس کی جہات کو حوادث سے محفوظ کرے اور وہ اپنا خطاب ہے جو اس طبیعت سے نکلا ہے جس کی تری ختم ہو چکی ہے حالانکہ اس سے قبل وہ اس کی پیاس بجھانے والی تھا اور معری کے ساتھ اس کی اور پوست ہو چکی تھی جب اس نے اس کی حاجت کے پورا کرنے کے سوا دور کی چراگاہ پایا جس سے اسے بچا دیا تو میں نے جواب دینے والے کو مہلت دی ہو اور تیرے دور شریف کو شمار کرتا تھا اور میں نے اسے عمر کے دل کے ساتھ بنا دیا کیونکہ میں نے ان صاحب سے عیب عمر کا مقابلہ کیا اور جب بد قلم اس کے میدان سے واقف ہو گیا اور سخاوت کا ثمر کیا تو میں نے اسے اس نے کسی وقت نہ پایا اور وہ پیچ سستی سے خوش بھی نہ آیا اس وہ دھوکہ کھا کر بلکہ سوالی بن کر میرے گھر کی طرف آیا اور اس نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا اور اس سے نقل کر کے خوش ہوا اگرچہ وہ شرمندگی سے تر و تازہ اور وہ عمل کی جستجو میں پہلا چھوڑنے والا نہیں ہے یا تیری طرف کھینچنے والا پہلا شخص نہیں اور آج میرے عادات کا کام اور قلم کے خوشی اور شعر خوانی کے درمیان مائل ہو جانے کے بعد ہمارے لوگوں کی گفتگو میں کچھ گھوڑوں کے دوڑانے اور عرض کے قریب تھی۔ بے غافل ہو جانے کے درمیان کیا تعلق پایا جاتا ہے اور شوق سستی پر غالب آ گیا ہے اور سفید بال عورتوں کی طرف گھر سے ہوا ہے

ہیں جو [illegible] زندگی کے راستہ کو [illegible] ہیں اور [illegible] خون مارنے والے کے پاس [illegible] والا ہے اور [illegible] جائے تو [illegible] زندہ [illegible] ثواب کے [illegible] اور [illegible] کے تھی۔

[illegible] ربیع الاول [illegible] ایک خط [illegible] آیا تھا جو اس نے مجھے [illegible] تھا جس [illegible] سلطان کے [illegible] ہے

اے میرے آقا [illegible] کے ساتھ [illegible] میرے [illegible] کا قدم [illegible] ہیں اگر چہ تم [illegible] اور [illegible] تمہاری [illegible] طرف [illegible] اور [illegible] آپ کے [illegible] میں [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اور [illegible] آپ [illegible] ہیں اور آج

لوگ رونما ہوتے ہیں جو انہیں اعتدال کے قریب کرتا ہے اور جس کام میں وہ سلطان کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے کوئی کنارہ یاد ہو جاتا ہے جو میرے آقا نے منطق میں جتنا اندازہ کرنے سے حاصل کیا ہے اور جن باتوں میں وہ احباب و اولاد کی طرف رجوع کرتا ہے تو جو کچھ اب تک میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ شوق والوں کو مناسب لیتا ہے اور ملاقات کا تصور ان میں اور محبوب دوستوں سے بے رغبت کر دیتا ہے اور جن باتوں میں وہ جن کی طرف رجوع کرتا ہے یعنی مرنے والے کے احوال، سرسری حمایت اور دشمن پر غالب آنے کے ہوتے ہیں اور لشکر آتش اور بعد کو فتح کرنا تیرے لئے کافی ہے جو بلاد اسلام اور دو عاریں ہیں جو اور مسلمانوں کے قلعے کے درمیان جدائی کرنے والا ہے پھر اشبیلیہ کی نئی خبر یہ میں جو درقت داخل ہوا اور دارالحرب کو فتح کرتے تقریباً پانچ ہزار قیدیوں پر قبضہ کرنا اور دن بہ دن سے قرطبہ اور جیان شہر کو فتح کرنا اور جانا ہوں اس کو قتل کرنا اور وہاں کے قیدی کو لانا اور آثار کو مٹانا جہاں تک کہ وہاں آبادی کا تہ ہوا پھر تندہ شہر کو فتح کرنا جس کے پھر پورے نے نئے بنیاں کو آباد کیا اور وہ تہامت رکھا ہے پھر نو فارات اور بے شمار قتلوں کا ختم ہو گیا ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی مدد سے مسلمانوں کو جاری رکھے اور اپنی رحمت کو مستحکم کرے اور اپنا ہمدرد سے نافذ دے اور اس نے ان حوادث سے ہزیں ہو کر کہیں کہا جنہیں تم جانتے ہو کہ اللہ نے عرب سے نسب کو بگاڑا اور پھر یہ عبداللہ بن بھائی کے نواسے سے موجب فتن قرابت ہوگی اور اس نے اس کے متعلق یہ سے موزوں کا حکم لگایا اور ان کے مددگاروں پر عتاب آیا اور ان کی کچھ تیں ... کا خاتمہ ہو گیا اور اس کے بعد فصل ... وطن پر مستولی ہوئے مرکز کی وارد کے قریب سے دوسرے کو تین تہمیں رکھا اور شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن ... رحمہ اللہ کی وفات کے بعد عبدالرحمٰن بن علی بن سلطان ابی علی اندلس کے فتح یوں کا شیخ۔ بہادر وہ میرے آقا امیر تقلید اور وزیر مسعود بن رحو اور موسیٰ بن عثمان بن سلیمان کے لوٹ آنے کے بعد وہاں کھو گیا تھا اور مغارز کی مدد سے سلطان ... ملک اشبیلیہ کی طرف واپس آ گیا ہے اور اس کا بھائی اس کی مخالفت میں بکھول اور قرطبہ کے ساتھ اس پر حملہ کرنے والا ہے اس نے کتاب بخاری کی ایک پیار بھری عالی جو اپنی جانوں کے متعلق قرف تر دو ہیں اور اس کے بھائی کے دائی ہیں اور سلطنت اس نے اس ہوا کے پیچھے کو غنیمت سمجھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قلعے اور بھائی کے دروازے سے شہزادوں کے لئے مہربانی کی ہے جس کا میدان میں بھی تو رہتا اور سلطان ابو عبد اللہ نے اس کے بعد لقب اختیار کیا اور اس نے فتوحات کے متعلق تقریر اور منطق گفتگوں اور دعوت گزارنے کے لئے اس کمال کو پیش کر کے اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہ تو تھا مکمل وقائع جو ورود ہوئی ہیں جن کی عبادت سے ادا ہی ہونے کے بعد کہا جاتا ہے اس کا اہم امر اب تک کوئی اہم نہیں ہے۔

اور ان میں سے ایک کتاب محبت کے بارے میں سلطان تک پہنچائی گئی جو مشارقہ میں سے ابن جلیل کی تصنیف تھی تو میں نے اس کا مطالعہ کیا اور موضوع کا نقل عادیاں اور وہ اللہ کی محبت ہے لیکن وہ کتاب آئی اور اصحاب نے اس کی قرأت کا مطالعہ کیا اور وہ مشرق کی طرف گیا اور میں نے اسے کتاب تم ملا اور اپنی رنگ تالیفات ... کیں اور مصر میں ... اسعد ... کے وقف سے آ کا ... لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور وہ لطیف رنگ میں اعتراض کرتا اور اپنے اسرار سے مشارقہ کی اعتراض کا مخالف تھا میں نے موز عشق کے بارے میں سلام لیا جس کا عشق سمجھنے سے ... کرتا ہے اور جو شخص میری دعوت کا انکار کرے اسے میری طرف

سے بہتر ہے عزیزوں کی موت اچھے ملاقاتیوں کا فراق ہے۔

اور اللہ تعالیٰ دین کے نقصان اور صلاح کرنے میں مدد کرے اور مجھ سے ایک جزء صادر ہوا ہے جس کا نام الغیرۃ علی اهل الحیرۃ ہے اور ایک جزء کا نام [illegible] الی المقصد الاعظم رکھا اور [illegible] کتاب کے اختصار میں [illegible] اس کی مقدار سے پانچ اجزاء تک اس کا اندازہ ہے اس کی تکمیل و ترتیب کا عمل ختم کیا اور اللہ تعالیٰ کا علم بھی ممکن ہو [illegible] ہے جس سے ہم اسی طرح نفع کرتے ہیں جو قرب کے [illegible] ترغیب دینے والا ہے اور تعریف پر قادر ہے اور مطلب اس کا یہ ہے اور فرزندی سے تعلق رکھتا ہے جب تک کہ داخل ہونے کا یہ مقصود رکھتی ہو تو وہ محسوس ہو جاتا ہے تو [illegible] تعریفات و دلوں سے [illegible] ہے بہت پیارا ہے اور دل شوق سے گلوں تک جا پہنچے ہیں اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ وہاں میں میری ملاقات کا موقع دے گا اور تجھے عافیت کا لباس پہنائے اور مجھے اس امتحان سے نجات دے اور ہم سب کو راستے پر ڈالے اور ہمارا خاتمہ بالخیر کرنے [illegible] کی طرف سے ۲ جمادی الاولیٰ [illegible]ھ

میں نے اسے جواب دیا اور وہ یہ ہے

بلندی اور حسن بیان کے لحاظ سے بہترین آقا اور محبوبوں اور ان طالب کے لحاظ سے بہترین اللہ کے لئے مقام جب سے تو سے اور آپ سے فرقت ہوا ہے اور دوری ہوا ہے [illegible] یہاں مقیم ہوتی ہے میرا شوق قائم ہو گیا ہے اور میرا ایمان تمہاری تحریر کے [illegible] ہے اور [illegible] احوال [illegible] ہاتھوں نے تمہارا خط [illegible] ہے یہاں تک کہ آپ کا خط ملا جس میں [illegible] حال [illegible] کی گئی ہے اور اس بہتر کے متعلق جو ضائع نہیں ہوا اور [illegible] اسرار [illegible] اس نے کسی قسم کی خوشبو کو کھلایا اور [illegible] ملاقات کے لئے سینہ کا [illegible] روشن کیا اور قسم بخدا اس موت سے پہلے اسی طرح [illegible] میں آنے کی دعا کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو اور [illegible] بادلوں کے برسنے کے وقت [illegible] عاشق اور [illegible] صبح کے لئے رات کے آخری حصے میں سفر کرنے والے کا سلام پہنچا اور میں نے دوستوں کے اقامت کرنے کی جگہ اور [illegible] کے بارے میں اطمینان حاصل کیا اور حسن [illegible] اور وطن کے حالات اور [illegible] حکومت کے [illegible] اور فتح کی ہواؤں کے چلنے اور ان قسموں کو جو حکومت کی [illegible] آپ نے ان قوموں کا [illegible] اور [illegible] کا ایک [illegible] ہے اور [illegible] زمانوں سے [illegible] فتح کا [illegible] اس ذات شریف پر اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے اس کے [illegible] عبادت کا [illegible] تیاری کی [illegible] طریقہ کے [illegible] آپ نے [illegible] اللہ نے [illegible] کے لئے [illegible] کے [illegible] اسلام کی [illegible] اور [illegible] کے ذکر نے [illegible] عجیب [illegible] حکومت پر اس کی [illegible] وحشت سے [illegible] ہو گئے اور [illegible] اور اقتدار [illegible] آثار [illegible] ہو گئے [illegible]

میرے آقا! آپ کا خط اس حکومت کے شرف کا عنوان تھا اور وہ میری اس تعریف سے جو میں نے اس کے مناقب کی وضاحت میں لکھی تھی خاموش ہو بالآخر اس پر اپنے فضل کا اضافہ کرے اور مسلمانوں کو اس مسافر کے سکون سے جو سبز گنبد کی شوق اور حسرت سے پیدا ہوتا ہے شاد کام کرے اور قریب ہے کہ وہ حسرت افسوس کے ساتھ جان دے دے جائے کیونکہ اس کی شدت آتش سے اور وہ اس آگ نے جسم کرتے ہے اور ہوتی ہے اور اگر میں غیب دانی ہوتا تو زیادہ بھلائی حاصل کر لیتا اور اگر سیادت کریمہ حال کی طرف دیکھے تو آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ عمر کے ساتھ چلے اور زمانے کے فیصلے پر غالب آ جانے اور غفلت کو گزرے ختم کر دینے کے ساتھ، کیسا ہوگا، کیا مجھے امیدوں کے ساتھ اس کی طرف جو سودمند ہوگا جب کہ نصیحت دینے کے تعجب میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طرف واپس لے جائے اور ہمارا تمہاری عظمت کے ہاتھ میں اس باغیچے یا رونق سے شفا ہو اور وہ ازلی الٰہی اسی سیاست حریت کا انکار ہے اور یہاں مجھے مکمل فراغت حاصل ہے جو ارادے کہ میرے اس ذخیرے کی طرف بھیج دے گی جسے میں ان سے عادات کے ناہموار ہونے اور زمانے کے بدل جانے اور صحبت کے گمان سے جدائی کے وقت تیار کیا تھا جیسا کہ تمہیں علم ہی ہے اور جب سلطان مرحوم کا حادثہ وفات اسے لے آیا تو اس کا احوال کمزور ہو گیا اور یہ حادثہ اس کے فرزند اور حکومت میں اس کے حصہ دار اور اب تک اس کے شریک وزیر کے مضبوط ہونے اور سلطان کے بدل جانے اور جانشین بھائی کے قید کرنے اور اس سے مایوس ہو جانے کے باعث ہوا اور اگر اللہ تعالیٰ اس کی نجات اور اس کے بعد گھر اور بچوں میں خرابی اور حاصل شدہ جاگیروں کے اضطراب کی کیفیت پیدا نہ کرتا تو مغربی حکومت اسے ملنے والی تھی اس نے بھی قبیلے کی پناہ لی اور وہ قصر میں جمع ہوئے اور جماعت نے ان کی تحریک کیا اور حسب زمانے کے خلاف مدد کی اور جب اس نے دیکھا کہ مدد ابھی پرے ہے تو اس نے آتا ساتھی جوانی اور بادشاہ کی میری بڑی سی دانائی اور انہوں نے مجھے بہت زیادہ تحائف دیے اور اللہ تعالیٰ امیدوں کے بلند محلوں سے دیکھا اور ان کے پیچھے اور قصیدوں کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے

اور مجھے میرے آقا آپ نے ان عجیب و غریب تصانیف کے متعلق بتایا ہے جس سے ان مختلف القدر خواہشات کے مطابق ہوئی تھیں اور یہ کی بحث کی قسم کہ اگر وہاں تقدیر حاضر ہوتی تو جو میں نے کوتاہی کی ہے اس پر مجھے بار بار پشیمانی ہوتی۔

اور اب رہی بات اس علاقے کے حالات کی تو وہ اس سے زیادہ نہیں جو تم سلطان ابو اسحاق بن سلطان ابو یحییٰ کے تونس میں استقرار کرنے سے معلوم کر چکے ہو اور شیخ ابو محمد بن تافراگین کی وفات کے بعد اور الجلاب سے میں خود مختار تھا اور وہ اپنی زندگی میں وطن کو تنگ کرنے والا اور مغرب اس کی دعوت میں شکی مدد کرتے تھے انہیں مضبوط کرنے والا تھا اور گروہ حسن کی سیاست اور حاجب کے انتظام سے ہماری حکومت کی جگہ حاکم قسنطینہ اور بجایہ پر قابض رہتے تھے انہیں بے یار و مددگار سے زیادہ مالک ہے۔

اور مغرب اقصیٰ و ادنیٰ کے حالات کو آپ کے قریب ہے اور مشرق کے حالات یہ ہیں کہ حاجیوں نے اس سال کے اختلال اور ترک کے سلطان کے پاس ہونے اور چند لوگوں کے اس کے تخت پر زور دینے اور قلعات اور ذاتی جو حرمین بیت اللہ کے حاجیوں اور اس کے مہمانوں کے لئے تیار کئے گئے تھے ان کے قریب کرنے کی خبر

ایسی ہے جو تحمل و برداشت سے اور خود تو یاد کرتی ہے یہاں تک کہ انہوں نے اٹھا لیا تو محبت کی روز تک قائم رہے تو تسلی رہی اور ان کے گروہوں اور بازاروں میں بہت فتنہ و فساد پیدا ہو گیا کیونکہ [illegible] قاضی کے بعد خطیب ہو گئے اور [illegible] سلطان تھے، میاں محمد سے باہم جنگ ہوئی جس میں اسے شکست ہوئی جس میں اس کے مددگاروں میں سے تقریباً [illegible] آدمی مارے گئے اور بقیہ کو اس نے گرفتار کر لیا اور ان کی سے کچھ کو تہ خانوں میں ڈال دیا اور محمد کو اس کے قید خانے میں قتل کر دیا اور سلطان کے [illegible] کا ہاتھ میں حکومت کی باگ تھما دی گئی اور وہ خود [illegible] با اختیار ہو کر چلانے لگا [illegible] غریب کے [illegible] اللہ [illegible] ہیں اور میں اپنے آقا سے خواہش مند ہوں کہ [illegible] مجھے [illegible] اور مجھ پر احسان فرمایا اور میری [illegible] سلام پہنچا دیں اور میں نے ان کے سلطان کی [illegible] جان [illegible] ان کی جناب سے میری طرف الحاج ابو الفتح [illegible] نے خط پہنچایا ہے [illegible] بھائی سے [illegible] ملاقات [illegible] سلطان [illegible] [illegible] آپ کو سلطان اور امید [illegible] کے لئے اپنے فضل سے [illegible] باقی رکھے اور آپ اور آپ کے [illegible] خواہ [illegible] تھا

سیدی و عمادی و رب الصنائع [illegible] الفقیہ [illegible] الرئیس [illegible] ابو [illegible] [illegible] ابو عبد اللہ ابن الخطیب [illegible]

اور انہوں نے مجھے [illegible] سے لکھا

یا سیدی و ولی [illegible] ان اللہ [illegible]

والسلام [illegible]

اگر آپ [illegible] بیان [illegible] کا [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] ہمارے حق کے متعلق [illegible] کرنے میں [illegible] آپ میرے [illegible] میں اس [illegible] ہیں۔ [illegible] جس نے [illegible] میں [illegible] اپنے فضل نے [illegible] [illegible] عظمت [illegible] آپ [illegible] تمام [illegible] اور تم میری بات [illegible] اگر تم اس [illegible] آپ کو اس [illegible] گھر [illegible] غالب آ گئی ہے [illegible] باقی رہتے ہیں [illegible] جب [illegible] ہو گئی ہے [illegible] اللہ [illegible] کے لئے [illegible] اختیار [illegible] کے ساتھ اس [illegible] میں مشغول رہتا اور میں کے بعد کتب کے مطالعہ [illegible] آخری [illegible] مجھ سے [illegible] میں نے اس [illegible] سلطان [illegible] میں نے

اسے ان دنوں میں لکھوایا جن میں سلطان نے جہاد کی طرف سفر کرنے کی رسم عنایت ادا کی تھی اور میری بیعت کی قسم! کاش تم اس پر اور میری اس کتاب پر جو محبت کے بارے میں ہے آگاہ ہوتے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ میسر کرے گا اور قسم بخدا میں نے تمہاری طرف خط بھیجنے میں کوتاہی نہیں کی اور اگر تمہارے بھائی یا سیدی شریف ابو عبداللہ کی جانب سے کچھ کوتاہی ہوئی ہو تو یہاں تک کہ میں نے مغرب سے سفر کر کے وہاں سے قافلہ آرہا ہے مجھے معلوم نہیں کہ آپ تک اس کی کچھ خبر پہنچی ہے یا نہیں باقی تمام حالات ایسے ہی ہیں جیسے آپ چھوڑ گئے تھے اور آپ کے دوست خیریت سے ہیں اور تمہاری جدائی کی وجہ سے محبت و شوق کے باعث تکلیف محسوس کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں وہ تمہاری حفاظت کرے اور آپ کے امور کا متولی ہو۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تکمیل ابن الخطیب کی جانب سے ربیع الثانی ۷۷۲ھ

اور اس کے اندر ایک لفافہ تھا جس کی عبارت یہ تھی:

میرا آقا تم سے راضی ہو وہ اور تیز طراری کے باعث خط لکھا ان میں تحریر کیا تھا آپ جانتے ہیں کہ ہمارا دوست ابو عبداللہ شقوری طب میں بڑا ماہر ہے جب وہ تم سے ملے تو اس کی خدمت میں اس کی مدد کرنا اور آپ جیسے لوگوں کی موجودگی میں اسے کسی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کا عنوان ہے

سیدی و محل ذخری الفقیہ الجلیل الصدر الکبیر المعظم الرئیس الحاجب العالم الفاضل الوزیر ابن خلدون وصل اللہ سعدہ وحرس مجدہ

میں نے ان گفتگوؤں کو بڑا طول دیا ہے حالانکہ بظاہر یہ کتاب کے مقصد سے تعلق نہیں رکھتیں کیونکہ ان میں اکثر میرے حالات کی تفصیل ہے لیکن یہ کتاب کا مطالعہ کرنے والے ان کو کفایت کریں گے۔

پھر سلطان ابو حمو بجایہ پر چڑھائی کرنے اور اس کے قبائل پر قابو پانے سے رغبت کرتے اور اس بارے میں میری مدد پر اعتماد کرتے ہوئے کام کرتا رہا اور اس کے ساتھ ہی تونس کے حاکم سلطان ابو اسحاق بن سلطان ابوبکر کے ساتھ اس کا تعلق ہو گیا کیونکہ اس کے بھائی کے درمیان جو بجایہ اور قسطنطینہ کا حاکم تھا عداوت پائی جاتی تھی جو نسب اور ملک کی تقسیم کا تقاضا کرتی تھی اور وہ ہر وقت اپنے وفد اس کے پاس بھیجتا تھا اور وہ بسکرہ میں میرے پاس سے گزرتے تھے پس دونوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے تعلق پختہ ہو گیا۔

ابو زیان کی تلمسان میں آمد: اور سلطان ابو حمو کا عم زاد ابو زیان بجایہ سے بھاگ گیا اور اپنے پڑاؤ میں خلل پڑ جانے کے بعد اس کے پیچھے پیچھے تلمسان آیا اور اس کے نواح پر حملہ کر دیا مگر اسے کچھ کامیابی نہ ہوئی اور حصین کی طرف واپس آ گیا اور ان کے درمیان مقیم ہو گیا اور انہوں نے اس کا ساتھ دیا اور مغرب اوسط کے دیگر نواح میں نفاق پیدا ہو گیا اور وہ ہمیشہ ہی ان سے وابستگی کرتا رہا یہاں تک کہ ان میں سے بہت سے آدمی اس کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ پس وہ تیار ہو کے تعاقب میں اپنی فوجوں کے ساتھ حصین اور ابو زیان کی طرف گیا اور انہوں نے جبل تیطری میں پناہ لے لی اور اس نے مجھے زواودہ سے مدد مانگنے کا پیغام بھیجا کہ میری جانب سے ان کی ناکہ بندی کر دی جائے اور اس نے ان کے ایک شیخ یعقوب بن علی جو اولاد محمد کا سردار تھا اور اولاد سباع بن یحییٰ کے سردار عثمان بن یوسف کو بلاتے ہوئے خط لکھا اور اس نے ان سے اہم وطن ابن عریف کو خط

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لی کر حاکم مغرب اپنی فوجوں کے ساتھ تازا میں اترا ہے تو وہ میرے بعد تلمسان سے بطحاء کے راستے صحرا کی طرف بھاگ گیا اور میرے لئے ہنین سے سمندر پر سوار ہونا مشکل ہو گیا تو میں رک گیا اور سلطان عبدالعزیز کو اطلاع ملی کہ میں ہنین میں مقیم ہوں اور میرے پاس ایک امانت ہے جسے میں حاکم اندلس کے پاس پہنچانا چاہتا ہوں یہ بات ایک خواہش پرست نے سوچی اور اسے سلطان عبدالعزیز کو لکھ بھیجا تو اس نے اسی وقت تازا سے ایک جماعت بھیجی اور اس نے مجھ سے اس امانت کے واپس لینے پر الجھاؤ کیا اور وہ تلمسان کی طرف گیا اور وہ جماعت ہنین میں ملی اور انہوں نے حالات معلوم کئے مگر وہ اس کی صحت پر مطلع نہ ہوئے اور مجھے سلطان کے پاس لے گئے جس سے میں تلمسان کے قریب ملا اور اس نے مجھ سے اس خبر کے متعلق دریافت کیا تو میں نے اس کا انکار کیا اور اس نے مجھے ان کا گھر چھوڑنے پر ڈانٹ ڈپٹ کی تو میں نے اس سے معذرت کی کیونکہ عمر بن عبداللہ ان پر قابو یافتہ تھا اور اس کی مجلس کے بڑے آدمی اور اس کے باپ کے دوست اور اس کے دوست کے بیٹے ونزمار بن عریف اور اس کے وزیر عمر بن مسعود بن منذیل بن حمامہ نے میری شہادت دی اور نوازشات نے مجھے گھیر لیا اور اس نے اس مجلس میں مجھ سے بجایہ کے معاملے کے متعلق پوچھا اور اس نے مجھے سمجھایا کہ وہ اس پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو میں نے اس بارے میں اس کا راستہ آسان کر دیا تو وہ اس سے خوش ہو گیا اور میں نے یہ رات قید میں گزاری پھر دوسرے دن اس نے مجھے رہا کر دیا تو میں الشیخ الولی ابی مدین کی خانقاہ کی طرف چلا گیا اور علم کا تعاقب کیا تاکہ مجھے کوئی نہ چھیڑے اس لئے اس کے پڑوس میں اترا کاش میں اسے نہ چھوڑتا۔

مغرب کے حکمران سلطان عبدالعزیز کا
بنی عبدالواد کی مدد کرنا

جب سلطان عبدالعزیز نے تلمسان پر قبضہ کر لیا اور بطحاء میں سلطان ابو حمو کو اس کی اطلاع ملی تو وہ وہاں سے بھاگ گیا اور اپنی قوم اور بنی عامر کے اپنے مددگاروں کے ساتھ بلاد ریاح کی طرف چلا گیا پس سلطان نے اپنے وزیر ابوبکر بن غازی کو فوجوں کے ساتھ اس کے تعاقب میں بھیجا اور اپنے دوست ونزمار کی دوستی اور تدبیر سے زغبہ اور معقل کے قبائل کو اس کے خلاف متحد کیا پھر سلطان نے تلمسان میں آنے پر مجھے اس سے جدا کیا اور ریاح کی طرف بھیجا تاکہ میں ان کے لئے راہ ہموار کروں اور انہیں اس کی مدد پر آمادہ کروں اور ان کے دلوں کو اس کے دشمن سے ہٹا دوں کیونکہ سلطان ریاح کو پیچھے ہٹانے اور انہیں اطاعت کے راستوں کے پھیرنے سے مایوس ہو چکا تھا پس اس نے مجھے خلوت کا اعزاز دے جو بنی عبد ربی کی خانقاہ کے قریب تھی بلایا اور میں حاضر ہو گیا پس میں حاضر ہو گیا اور میں نے انقطاع کا عزم کر لیا پس اس نے مجھ سے موانست کی اور مجھے قریب کیا اور بلایا کیونکہ اس نے مجھ سے یہی طریق اختیار کر لیا تھا پس مجھے اس کی بات ماننے کے سوا چارہ نہ ہوا اور اس نے مجھے خلعت دیا اور سواری دی اور شیوخ زواودہ کو لکھا کہ وہ میرے حکم کو مانیں اور اس کے جو احکام انہیں پہنچیں انہیں بھی مانیں اور اس نے یعقوب بن علی اور ابن مزنی کو اس بارے میں میری مدد کرنے کے متعلق لکھا اور یہ کہ وہ بنی عامر کے قبائل کے درمیان سے ابوموسیٰ کی رہائی کے لئے کوشش کریں اور اسے یعقوب بن علی کے قبیلے کی طرف لے جائیں

[illegible] نے سے [illegible] ہوا اور شور [illegible] مچ گیا اور [illegible] لوٹ آیا۔ [illegible] میں وزیروں کی فوجیں [illegible] بہت [illegible] اور رحبہ کے قریب قابل [illegible] تھے اور میں نے ان سے ملاقات کر کے [illegible] اور وہاں سے آ گیا۔ [illegible] اور وہاں [illegible] نے میرے [illegible] کی اور اپنے بھائی محمد کے متعلق [illegible] وصیت کی [illegible] تو نے اس وقت گرفتار کر لیا تھا جب اس نے ان سے ملاقات [illegible] کی خبر [illegible] کی طرف [illegible] کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس نے اسے اپنے ساتھ [illegible] نے [illegible] نکالا اور [illegible] نے [illegible] مجھے [illegible] کیا۔ ان کے بارے میں [illegible] اور اپنے بھتیجے [illegible] ایک جماعت کے ساتھ [illegible] مجھ سے آ کر چلے گئے اور وہ [illegible] کی طرف آیا اور [illegible] نے ان کا [illegible] کی اطلاع ملی تو انہوں نے [illegible] کا عہد [illegible] اور اس کے ساتھ آدمی بھیجے جنہوں نے اسے [illegible] بھیج دیا اور وہ [illegible] کے پاس [illegible] اور [illegible] میں گئے اور میں [illegible] کی طرف چلا گیا۔

ابن خلدون کا اصیلہ پہنچنا جب میں اصیلہ پہنچا تو میں نے ابو حمو [illegible] میں اس کے قریب اولاد عریف بن یحییٰ کے قلعوں کے [illegible] میں پایا [illegible] تھے اور وہ میرا [illegible] تھے اور اس نے انہیں [illegible] جب انہوں نے [illegible] میں اصیلہ میں [illegible] میرے پاس آئے تو میں نے انہیں سلطان [illegible] کی [illegible] اور ان کے احسان [illegible] کے وزیر ابو بکر بن غازی کے پاس بھیجا [illegible] تو انہوں نے [illegible] اور اسے اپنے [illegible] میں اپنے [illegible] اور [illegible] تیار ہوا اور میں اصیلہ سے [illegible] کی طرف [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کے لئے بھیجا [illegible] بن عامر [illegible] اپنے [illegible] سلطان عبدالعزیز [illegible] سے [illegible] اختیار کرنے کی [illegible] اس نے [illegible] کی طرف [illegible] پایا [illegible] میں [illegible] اور رات [illegible] اپنے وطن کی طرف [illegible] کی [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کے باوجود [illegible] سے [illegible] دیکھنے کے [illegible] آگیا [illegible] سے [illegible] اور [illegible] مغل اور [illegible] کی فوجیں [illegible] وزیر ابو بکر [illegible] کے [illegible] نے راستہ [illegible] سے [illegible] قریب ہوئے تو انہوں نے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور سلطان ابو حمو کی [illegible] کی تمام [illegible] اور اموال لوٹ لئے گئے اور وہ رات [illegible] کے [illegible] بہت [illegible] کے پاس آ گئے [illegible] ہو گئے اور [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی طرف چلا گیا تھا ان کے [illegible] کے پاس آیا اور انہوں نے اس کے صاحب [illegible] کا استقبال کیا اور وزیر ابو بکر بن غازی نے [illegible] میں قیام [illegible] کی

نے پیغام بھیجا اور اسے بافراغت توشہ اور زاد راہ دیا اور وہ مغرب کی طرف واپس چلا گیا اور میں اس کے بعد کئی روز تک اپنے اہل کے پاس بسکرہ میں ٹھہر گیا۔

ابن خلدون کا ایک عظیم وفد کے ساتھ سلطان کے پاس جانا: پھر میں زواودہ کے ایک عظیم وفد کے ساتھ سلطان کے پاس گیا جس کی پیشوائی یعقوب بن علی کا بھائی ابو دینار اور ان کے امراء کی ایک جماعت کر رہی تھی پس وزیر ہم سے پہلے تلمسان چلا گیا اور ہم سلطان کے پاس گئے تو اس نے ہماری خوب خاطر داری اور مہمان نوازی کی جس جیسی مہمان نوازی ہم نے عہد کے زمانے میں دیکھی تھی۔ پھر ہمارے بعد وزیر ابوبکر بن غازی صحرا میں آیا اور اس نے بنی عامر کے محلات کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں تباہ کر دیا اور وہ جمعہ کے روز سلطان کے پاس آیا اور اس کے بعد اس نے زواودہ کے وفود کو اپنے علاقے کی طرف واپس جانے کی اجازت دے دی اور وہ ان کے ساتھ وزیر اور اس کے دوست ونزمار بن عریف کی آمد کا انتظار کر رہا تھا پس انہوں نے اسے الوداع کہا اور اس نے ان سے حسن احسان کیا اور وہ اپنے علاقوں کو لوٹ گئے پھر اس نے زواودہ کے قبائل سے ابو زیان کے نکالنے کے بارے میں غور و فکر کیا کیونکہ وہ اس کے حصین کی طرف واپس چلے جانے سے خوف زدہ تھا پس اس نے اس بارے میں مجھے حکم دیا اور اس نے مجھے ان سے واپس کرنے کے بارے میں آزادی دے دی تو میں اس کام کے لئے گیا اور حصین کے قبائل نے سلطان سے خوف محسوس کیا اور اس سے بگڑ گئے اور وزیر کے ساتھ جس جنگ پر گئے تھے اس سے واپسی پر اپنے اہل کے پاس چلے گئے اور انہوں نے ابو زیان کو اولاد علی بن یحییٰ کے پاس لانے میں جلدی کی اور انہوں نے اسے ان کے درمیان اتارا اور اس کے گرد جمع ہو گئے اور دوبارہ اس اختلاف پر قائم ہو گئے جس پر ابو حمو کے زمانے میں قائم تھے اور مغرب اوسط آگ سے بھڑک اٹھا اور مغراوہ میں بنو ثابت کے گھر میں ایک بچہ تھا جو حمزہ بن علی بن راشد تھا جو وزیر عمر بن تاودی کے پاس سے اس وقت بھاگ گیا جب وہ وہاں مقیم تھا پس اس نے شلف اور اپنی قوم کے بلاد پر قبضہ کر لیا اور سلطان نے اپنے وزیر عمر بن مسعود کو فوجوں کے ساتھ اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور اس کی بیماری نے اسے درماندہ کر دیا اور میں اس وقت بسکرہ میں حالت انقطاع میں تھا اور وہ میرے اور سلطان کے درمیان خط و کتابت اور پیغام کے سوا ہر چیز میں حائل ہو گیا۔

اندلس سے وزیر ابن الخطیب کے فرار کی اطلاع: اور اسی دوران جب کہ میں بسکرہ میں تھا مجھے اطلاع ملی کہ وزیر ابن الخطیب اندلس کے سلطان سے خوف محسوس کر کے بھاگ گیا ہے کیونکہ اسے اس پر قابو حاصل تھا اور امراء نے اس کے متعلق بہت چغلیاں کی تھیں پس اس نے سلطان کی اجازت سے مغربی سرحدوں کو دیکھنے کے لئے عزم کیا اور جب وہ جبل الفتح کے سامنے آیا تو وہ جبل میں چلا گیا اور اس کے ہاتھ میں اپنی آمد کے متعلق اس کی جانب سے سلطان عبدالعزیز کا عہد تھا اور وہ اسی وقت سمندر پار کر کے سبتہ چلا گیا اور تلمسان میں سلطان کے پاس گیا اور جمعہ کے روز اس کے حضور پیش ہوا اور سلطان نے اس پر تحفوں کی بارش کر دی اور اسے اپنی مصاحبت سے بہرہ ور کیا جس جیسی مصاحبت اس نے دیکھی نہ تھی اور اس نے مجھے تلمسان سے خط لکھا جس میں مجھے اپنے حال سے آگاہ کیا اور مجھ پر اپنی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا کیونکہ اسے اندلس میں میری علیحدگی کی اطلاع مل چکی تھی مگر اب مجھے اس کا خط یاد نہیں رہا اور میں نے اسے جو جواب دیا اس کی عبارت یہ تھی۔

الحمد للہ ولا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ

اے میرے آقا اور بہترین ابدی ذخیرے اور معتمد کرکے جس سے میں نے اپنا ہاتھ پیوست کیا ہے میں آپ کو وہ سلام کہتا ہوں جو تحفہ دم کو دیا جاتا ہے اور تعظیم بادشاہ کے لئے جس قسم کا خضوع کیا جاتا ہے ایسا خضوع کرتا ہوں نہیں بلکہ میں آپ کو وہ سلام کہتا ہوں جو عاشق معشوق کو کہتا ہے اور رات کو چلنے والا روشن صبح کو کہتا ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ میرے تعلق اب کو خوب جانتے ہیں اور یہ بھی آپ کی قدر کو جانتا ہوں اور آپ کی تعظیم و تعریف میں دور تک حد سے تجاوز کرنے والا ہوں اور آفاق میں آپ کے مناقب اور نیک اوصاف کی عزت و تشہیر کرنے والا ہوں جسے اللہ جانتا ہے اور وہی کافی گواہ ہے اور جیسا کہ آپ کے علم میں ہے یہ وہ بات ہے جو بہت بلند ہے اور اس میں اہل تو فراوان حاضر و غائب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور آپ میرے دل کی مراد کو بخوبی جانتے ہیں اور یہ میرے ضمیر میں پوشیدہ باتوں کے بارے میں سب سے بڑی شہادت ہے اور اگر میں ایسا ہوتا تو آپ سے سبقت کر چکا ہوتا ورنہ اگر قضا و قدر نے مجھ کو اس سے تمہارے لیے کشادہ کرتی اور تمہاری حکومت میں میرے مقام کو ترجیح دیتی تو دلی جذبات نرم ہو جاتے اور ارادوں نے کھینچ لیا جاتا اور میں آپ کی پیشگوئی کے شمار ہونے نے دل سے بدعہدی کرنے سے بچتا ہوں خواہ پہنچنے والا خزانہ و قدر کے مقتضے سے چھوٹ جانے والی ہو بہت اللہ کی پناہ کہ آپ کے خلوص کے بارے میں قدح کی جائے یا تمہارے غلاموں کو ترجیح دی جائے یہ تو شرافت اور ملاقات تک کیسے ہو سکتا ہے اور قسم بخدا میری پوشیدہ بات پر سوائے میرے اور تمہارے صاحب کمال بڑے دل رکھنے والے دوست حکیم فاضل ابو عبداللہ شقوری کے سوا اور کوئی آگاہ نہیں اور آپ کے یہاں وہ کس مقام پر ہے اس سے بھی آگاہ ہوں اور اسے علم ہے کہ تمہیں جو چھوڑتے وقت اور آپ کی طرف سفر کرتے وقت اور تمہارے ہمسایہ کی طرف آنے کے لئے صحرا کو کنارے پر جاتے وقت یہ کس قدر اضمحلال ہو گیا تھا ان کے بارے میں تجربوں سے بڑا اور میں گفتگو کے میدان میں کھڑا ہو گیا اور میں ملاقات کے کلام میں پیش آیا اور - مجھ میں اس کی بھی راستی و ثبات بصیرت نہ ہوتا تو میں پہلے ہلاک ہونے والوں میں ہو جاتا اور یہ سب کچھ تمہاری ملاقات کے شوق اور تمہارے انس کا شغل تھا کہ میرے بارے میں یہ ذکر اور تذکرہ جات کی تصدیق کر دیں میں وہ ہوں جس کی دوستی سادگی، خلوص، وفاداری اور باہمی اتفاق کو تم جانتے ہو اور سب لوگوں سے بڑھ کر عہد کا پابند اور غیب کا محافظ اور بھائیوں کے وزن اور فضلاء کی خوبیوں کو جاننے والا ہوں اور ایک امر کے باعث میرا دل تمہارے احسان سے لپٹ گیا ہے حالانکہ میرے پاس آپ کا خط آیا جس نے مجھے آپ کے اور سلطان کے اتحاد کے متعلق بتایا اگر اللہ میرے پوشیدہ حال کا انکشاف نہ کرتا تو میں کسی چیز کو جس کے متعلق مجھے گمان ہوتا کہ آپ کی رغبت اس کی طرف ہے ترجیح نہ دیتا اس کے لئے ایک پردہ تھا اور اسے اس کے پہنچانے میں کوشش کی جاتی اور جب موت حقیقت کو اپنے خون سے مانوس کرنے والوں کے میرے پاؤں کھینچنے کے بعد میں ابھی تک خوشی کی لہروں میں تیر رہا تھا جب کہ یہ بیماری بھی ہو یہ معلوم ہے اور میری آرزو تھی کہ اس کے مغرب کی طرف جانے سے قبل اس جہت سے مجھے آپ کے مغرب کی طرف جانے کی خبر پہنچی اور مصائب اور جدائی کے کھٹکے کی جگہ تسکین نہیں ہوئی تھی کہ مجھے اس کے ظاہر کرنے میں جواب موقوف کیا اور میں نے تمہارے خط سے تو

فضل و عہد کے طریقوں پر جاری تھا آپ کے شان اور حال کو معلوم کر لیا جس میں نے تم پر سے [illegible] کے حضور سے اسی طور پر بھیجا جاتا ہے اور دین و دنیا کے مقاصد آپ پر منکشف ہو جاتا جس سے اہل و اولاد کا حال اچھا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل تم نے زمانے کی مرضی کو دیکھا اور عزت کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور تم نے مکمل طور پر دنیا و دین حاصل کیا اور امانت داری کو اس نے اپنی ہمت تو دیکھا جس تمہیں مبارک ہو کہ تمہارے تعلق والوں نے اپنی دوری اور عزت اور شان کو حاصل کر کے پھر اس نے ان چیزوں کا شوق کیا جو اللہ کے پاس ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارے [illegible] نجات [illegible] اور اس کے کوئی فرق سے رحمت کی [illegible] طلب کیا گیا ہے اور جب اللہ کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اسباب کو آسان کر دیتا ہے اور جو بات مقدر ہے تو آپ کی آمد سے جس قدر خوشی ہوئی ہے مجھے اس کی اطلاع مل گئی ہے اور اس حکم کی طاقت اس کے لئے ہوتی ہے جو حقائق پر ہے تم رہتے ہو اور جس کا [illegible] ہے اور جانتا ہوں کہ تمہارے بھتیجے کی طرف آنے پر ہو اور تمہارا السعید ان کے دیکھنے سے مانوس ہوا اس لئے ہے جو کہ اچھا کام وہ حاصل ہوا اور تخت شاہی تمہارے سلام سے زینت حاصل کرتے ہیں۔

اور میں اکٹھے ہوتے تم دونوں اور امام واثق سے منتقل شدہ جیسا اور جانے آنے کے بعد پیچھے رہ ہونے والے سے تو امت میں صورتوں اور اولاد کی [illegible] کی خبر ہے اور جب اس کی رکاوٹ کی ادائیگی گئی تو آپ کے حقائق منکشف ہو گئے اور اب وہ بات جو تمہارے متعلق گمان ہے یہ ہے کہ تم اس کے متعلق کرو گے اور اہتمام کرتے رہو گے اور یہ بات باب دولت سے پوشیدہ نہ ہوگی کہ اللہ نے سربلند کیا ہے اور ہمارا ان کی اطاعت کا نظم اور امر تو محمود ہے اور اس کی گردنیں ان کی خدمت میں ہیں اور قبول ہے کہ جس سعادت انتہا ہے اور تمام لوگوں کو خیر خواہی کی طرف مائل کرنے اور بہتری کے لئے بلانے والا ہے کرنے میں جو کچھ تمہارا الفضل و عہد چکا ہے۔ ہمارا محمود [illegible] کی تربیت میں تم سے لوٹا آپ کو چاہیے کہ تم بھی اس کے لئے قانون اور مرکز اپنے پہلو کو نرم کرو کہ وہ تم سے حاصل کیا۔۔۔ اور میرے پاس سے تم چاہے اور ان باتوں کے انجام سے خوفزدہ کیا ہو اس کے آغاز پر ٹھہر جانے اور توجہ دیا ہے کہ آئے اس پر عمل کرنا اور وہ ذرے کے بارے میں مکمل بھیجا اور [illegible] شوق ہے جو میرا آتا اور میرا اور تمہارا الفضل و عہد تک مقرب دوست اور مصاحب تک [illegible] ہے جو مرد اور حکومت کا مددگار ہو گئے خوش اخلاق [illegible] تمہارے پاس لانے آ اور بیٹے [illegible] میں القرانی [illegible] دوستوں اور ان کی تمہیں تکلیف نہ کرے وہ سلطان نے ہے جو اور آخر تک ہے اور آخر تک کرنے والا جس میں تمہاری اور تمہیں اور نیک اور دوست ہے اور مکمل ناصح ہے اور وہ اللہ کا جو ہے اللہ اس کا دوست ہے اور جس نے تمہارے منصب کی بلندی اور فاصلے کی دوری اور تمہاری کی قدرت کا اعتراف کیا ہے جس کی شہادت تمہارے ان شخص کا ارسال ہے جس کا بھی جو ہر تمہارے آنے کی زبان پر جاری ہے اور وہ قدرت کے بارگاہ حکومت کے قافلے اور سیاست سے مستقیم ہونے اور اس کے تمہاری سلامتی سے متعلق مطلع ہونے کے بارے میں ہیں اور وہ تمہیں سلام کا جواب دیتے ہیں اور خاص تمہارا عہد وار ہے اور میرے [illegible] اور میرے جگر کے ٹکڑے اور میرے بیٹے کے قائم مقام [illegible] ابوالحسن نے تمہیں سلام کہا ہے اور تمہارا بیٹا ہے اللہ اسے سربلند کرے اور حکومت میں اس کا عروج [illegible] جو میرے لئے خوشی کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ تم سب کو

ماتحتی کی چادر میں لپیٹ لے اور تمہارے لئے امن و سکون کا اہتمام فرمائے اور تم پر اپنا فضل و کرم اور
لطف و عنایت فرمائے۔ والسلام

از طرف محب شما [illegible] عبدالرحمن بن خلدون رحمہ اللہ [illegible]

مولانا ابوالقاسم [illegible]

اور اس نے اپنے خط کے ساتھ لکھا اپنے خط کا ایک نسخہ بھی اپنے سلطان ابن الاحمر حاکم اندلس کی طرف بھیجا جب وہ جبل الفتح میں آیا تھا اور بنی مرین کی حکومت میں چلا گیا تھا جس [illegible] اس کے ساتھ اس خط کے ذریعے گفتگو کی تو میں نے چاہا کہ میں اسے یہاں نقل کر دوں اگرچہ اس کی عبارات اور معنی کی وجہ سے یہاں نقل کیا جانا [illegible] خط چھوڑ [illegible] علاوہ ازیں اس میں حکومتوں کے حالات کو مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے خط کا متن یہ ہے

> [illegible] جو دور ہو یا [illegible] والی [illegible] کے کمال کے [illegible] عقل کو [illegible] اس طرح منتشر ہو گئی ہے جس طرح [illegible] کے [illegible] جائے جس بھائی سے [illegible] اس بھائی نے مجھے [illegible] ہے۔
>
> اے میرے آقا [illegible] اور تمہارے [illegible] سے دعا کرتا ہوں [illegible] بھائی نے [illegible] ملاقات [illegible] اور میں آپ کے پاس [illegible] اور مسلوب الاختیار ہے [illegible] کے لئے [illegible] ہے اور جب [illegible] زندگی سے جدا [illegible] ہے تو اس [illegible] تمہارا اور اس کی بہترین [illegible] ہونے والی جدائی ہے [illegible] صورت [illegible] ہے اور میرا [illegible] اپنے [illegible] ہے اور [illegible] مغرب سے تمہارے پاس پہنچا ہے اور [illegible] وہ مسلوب الحال ہے اور اگر تمہارے [illegible] اور تمہارے [illegible] کے لئے [illegible] کا انتظار اور تمہاری [illegible] کے شوق [illegible] زمانے کی [illegible] تمہارے [illegible] اور اپنے [illegible] اور تمہارے [illegible] اس نے اپنی [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] تمہارے [illegible] کی کامیابی کے بعد [illegible] تمہارے لئے [illegible] تو تمہارے [illegible] سے کوئی [illegible] کرنے والا [illegible] اور اس نے [illegible] بھائی کے لئے [illegible] اور [illegible] اس کے [illegible] اور اس نے [illegible] ہو جانے کے وقت [illegible] اور استغراق کے [illegible] سلطنت کے ساتھ عشق [illegible] سے پہلے مر جاؤں [illegible] کے [illegible] درست ہو گئی [illegible] اور [illegible] کا کام [illegible] اللہ [illegible] کا سوال کرے گا اور [illegible] مشکل [illegible]

تو وہ اس صورت کے سوا اور کسی اور صورت میں تشفی نہیں ہوتی جب کہ تمہارے نزدیک دو حالات میں سے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر میرا آقا مجھے واپسی کی غرض سے اجازت دے دے تو تم کہو کہ مجھے اس کے دوام کے توقف کی طاقت نہیں ہوگی اور دست سب سے پہلے میری طرف بڑھے گی اور یہ اچھا حیلہ ہو کافی ہے جسے وہ حیلہ جانتا ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تیرے اس دل سے کوئی حاجت نہ تھا اس امر جس کی میں تعریف کرتا ہوں اور میرا گمان ہے کہ میری تصدیق نہیں ہوگی اور چوتھی بات یہ ہے کہ [illegible] معاملت اور استقامت کے زمانے میں مخالفت سے فائدہ اٹھانا جب کہ اس حال کے ساتھ جب واپسی ضروری اور حق ہو اور پانچویں بات وہ [illegible] ذکر ہو رہی ہے کہ جب تک میں اس حد سے تجاوز کرنے کی طاقت نہ پاؤں یا میرا دل اس سے وہ ماندگی یا مرض یا حادثے کے خوف یا [illegible] کے ختم ہو جانے یا شوق غالب کے باعث تنگ ہو جائے تو میں [illegible] باپ کے نیک بیٹے کی طرف رجوع کرنے کی طرح رجوع کروں گا جب کہ میں اپنے پیچھے رجوع سے مانع کوئی چیز قول و فعل نہ چھوڑوں جب میں اپنے پیچھے تم کو وہاں بیٹھا ہوا [illegible] اور اتفاق کر کے چھوڑوں اور میں نیک ارادے سے واپس لوٹ جاؤں تو میں اپنے شیاطین اور اپنے دشمن کے بڑے آدمیوں اور [illegible] کے آدمیوں سے بڑھ جاؤں گا اور تمہیں اس بہتر صورت میں تمہاری تعریف کرتا ہوں اور تمہارے لیے [illegible] چھوڑوں گا جو [illegible] راضی کر دے گی اور اگر [illegible] مدت میں وسعت دے اور ضرورت کو پورا کرے تو میں اپنے بیٹوں اور دوستوں کی طرف واپس لوٹ آؤں گا اور اگر اجل نے کام تمام کر دیا تو مجھے امید ہے کہ میں ان لوگوں میں ہوں گا جن کا اجر اللہ کے ذمے ہوگا اور اگر میرا تصرف درست اور راستی پر ہو تو درست کام کرنے [illegible] جماعت کی بھی ہے اور اگر وہ تصرف حماقت اور عقل کی خرابی سے ہوا تو عقل کا خلل اور خراب مزاج کو ملامت نہیں کی جائے گی [illegible] سمجھ جائے گا اور [illegible] رحم کیا جائے گا اور اگر میرے [illegible] میرے [illegible] ظاہر ہو گئے اور میرے بعد [illegible] کیا تو اس کا بدلہ اور انصاف اس [illegible] اور [illegible] کا نام [illegible] تمام ہو گئے اور سلطان کا لقب [illegible] کی مخالفت اور [illegible] کی طرف رہنمائی سے حساب [illegible] کرے گا اس سے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کہا اور [illegible] ہے [illegible] ہے اور [illegible] تم پر تمہارا خوف طاری ہوا ہے اور [illegible] تمہارے [illegible] تم بھی ہے اس کا اس نے کیا ہے اگرچہ [illegible] دنیا اور [illegible] کے [illegible] جن میں تمہیں مال کی وصیت نہیں کرتا میرے نزدیک وہ سب سے [illegible] بیٹے کی وصیت کرتا ہوں [illegible] وہ تمہارے [illegible] اور مقام ہیں اور کون تم جیسا ان کی کثرت کا [illegible] اور نہ مال کی وصیت کرتا ہوں بلکہ یہ تمہارے [illegible] فضیلتوں اور خوبیوں میں سے ہے اور میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی تکمیل کا نام [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے [illegible] اور [illegible] اور زوال نعمت کے بعد [illegible] کہ تم کیسے [illegible] کرتے ہو اور میں نے تمہیں جو [illegible] اور [illegible] ہے جس نے تمہاری حکومت میں [illegible] اور اس نے [illegible] میں تم سے [illegible] کرتا ہوں کہ تم میرے متعلق ہو کر تو نے خطا یا عمداً میری حق تلفی کی ہے اللہ تجھے بخشے اور جب تم [illegible] کرو گے تو میں راضی ہو جاؤں

کا اور خیر خواہی کے تعلق کی وجہ سے یہ بات بھی کہلوا کر ابن الخطیب پر [illegible] مشہور ہے اور یہ بادشاہ کے قریب بھی مشہور ہے اور اس کا [illegible] دوستی اور اس نے زمانے میں [illegible] اور اس کا [illegible] پھر اس کی ملاقات کی اجازت تمہاری شفقت ہے اور ابن الخطیب تمہارے امن میں [illegible] اور بیعت کی اور مجھ کو [illegible] چھوڑ گیا اور تمہارے ساتھ اس کی [illegible] کی گئی ہے جس سے [illegible] نے تمہیں صلح [illegible] کے گھر [illegible] عافیت کی [illegible] کی طرف [illegible] آگیا [illegible] اور اگر تو [illegible] ہے تو اس سے [illegible] کے وقت [illegible] حالت [illegible] طلب پر [illegible] کرتے ہیں کہ میں نے تمہارے [illegible] دنیا کی خیر خواہی [illegible] چھوڑا [illegible] ہے تم [illegible] کے خلاف [illegible] کرے گا [illegible] تمہیں [illegible] ہے اور [illegible] ہونے میں تمہارے [illegible] اور [illegible] تمہارے ہے۔

"[illegible] کے چھٹنے کے وقت تیرے سامنے آنسوؤں [illegible] میری جنت [illegible] اور [illegible] دوری کا [illegible] سے [illegible] محبت اور قرب میں کیا تھا [illegible] اللہ کے گھر [illegible] کے لئے بھی چھوڑ دیا [illegible] اپنا [illegible] عادت [illegible] جب تو [illegible] قریب [illegible] اور وحشت [illegible] کے قریب [illegible] محبت [illegible] تیری [illegible] اور [illegible] سے فراق [illegible] تجھ سے [illegible] کے لیے تیاری کرتا [illegible] تیری [illegible] سوار کرایا ہے [illegible] جو تیری [illegible] محبت ہے۔"

اور اس نے خط کے آخر میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ

"[illegible] اور تمہارے لئے [illegible] کی طرف [illegible] ہم نے اس پر [illegible] اور وہ اس کے پاس [illegible] کی رغبت [illegible] کے نیچے ایک [illegible] میں [illegible] تمہاری [illegible] اور اس واقعہ کے درمیان [illegible] سے [illegible] اس سے میں تمہیں [illegible] کرتا ہوں اور [illegible] اس وقت [illegible] اور [illegible] ہے اور اس نے [illegible] سے زیادہ فوقیت حاصل کی ہے [illegible] اپنے [illegible] کیا ہے [illegible] اور سواروں کو اس کے پیچھے [illegible] ہے۔"

پھر اس نے [illegible] سے مضطرب ہو کر [illegible] سلطان عبدالعزیز [illegible] میں مانع تھا میرے ساتھ [illegible] اور مغرب اوسط میں رابطے [illegible] عرب قبیلوں کے ساتھ [illegible] میں اس کا [illegible] ہوئے تھا اور وزیر [illegible] الوادی [illegible] میں تھا [illegible] کے [illegible] تھے اور اس کی دعوت کے منتظر تھے پھر سلطان اپنے

وزیر محمد بن مسعود پر داخل ہوا اور ابو حمو اور اس کے اصحاب کے بارے میں اس نے جو گواہی دی تھی اس سے بگڑ گیا اور اس نے محمد بن بالا کو گرفتار کر لیا اور قید کر کے اسے قیدخانے میں بھیج دیا اور وہاں اسے محبوس کر دیا اور پھر اس نے وزیر ابن غازی کے ساتھ فوجیں تیار کیں پس اس نے اس پر حملہ کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا تو وہ قلعہ سے بھاگ کر ملیانہ چلا گیا اور اس کے گورنر نے اسے [illegible] کیا اور گرفتار کر لیا اور اسے اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ وزیر کے پاس لایا گیا تو انہیں قتل کر دیا گیا اور اس نے شہر پر لوگوں کو روکنے اور انہیں نصیحت کرنے کے لئے طلب کیا پھر سلطان نے حصین اور ابو زیان کی طرف جانے کا اشارہ کیا تو وہ فوجوں کے ساتھ روانہ ہوا اور اس نے راستے میں عرب قبائل کو قتل کیا اور ان میں سے ایک شخص بھی باقی نہ چھوڑا اور اس نے حصین پر حملہ کیا تو وہ جبل تیطری میں قلعہ بند ہو گئے اور وزیر نے فوجوں اور عرب کے معاون قبائل کے ساتھ تلول کی جانب سے جبل تیطری پر اترا اور ان کی ناکہ بندی کر لی اور سلطان نے رباح کے مشائخ اور سرداروں کو لکھا کہ وہ جا کر قبلی جانب سے تیطری کا محاصرہ کر لیں اور حاکم بسکرہ احمد بن مزنی کو ان کی امداد و عطیات کے لئے لکھا اور مجھے بھی حکم بھیجا کہ میں اس کام کے لئے ان کے ساتھ چلوں پس وہ میرے پاس اکٹھے ہو گئے اور میں ربیع کے شروع میں ان کے ساتھ چلا اور ذی القعدہ میں ان کی ایک جماعت کے ساتھ وزیر کے مکان میں جو تیطری کے محاصرہ میں تھا آ گیا پس اس نے ان کے لئے عطیات و خدمات بیان کیں اور ان پر [illegible] لازم کی اور میں ذی القعدہ میں ان کے قبائل کی طرف واپس آ گیا اور انہوں نے جبل کے محاصرہ میں سختی کی اور انہیں ان کے اونٹوں اور سواریوں سمیت اس کی چوٹی پر چڑھنے کے لئے مجبور کر دیا پس ان کے اونٹ اور گھوڑے ہلاک ہو گئے اور ہر جانب سے محاصرہ ہو جانے کے باعث ان کا دل تنگ ہو گیا اور [illegible] نے خفیہ طور پر جنبہ داری کرنے کے بارے میں خط و کتابت کی پس وہ ایک دوسرے پر شک کرنے لگے اور وہ رات کو جبل سے بھاگ گئے اور ابو زیان بھی صحرا کو جاتے ہوئے ان کے ساتھ تھا اور وزیر ان کے بقیہ مال و اسباب سمیت جبل پر قابض ہو گیا اور جب وہ اپنے صحرائی مساکن میں پہنچے تو انہوں نے ابو زیان کے عہد کو توڑ دیا اور وہ جبال غمرہ میں چلا گیا اور ان کے اعیان تلمسان میں سلطان عبدالعزیز کے پاس آئے اور دوبارہ اس کی تابعداری میں آ گئے تو اس نے ان کی تابعداری کو قبول کیا اور انہیں ان کے اوطان میں واپس بھجوا دیا اور وزیر سلطان کے حکم کے مطابق اولاد یحییٰ بن علی بن سباع کے ساتھ [illegible] کرتے ہوئے ابو زیان کو جبل غمرہ میں پکڑنے کے لئے گیا کیونکہ غمرہ ان کی رعایا تھے پس ہم اس کام کے لئے گئے مگر ہم نے اسے ان کے ہاں نہ پایا اور انہوں نے کہا کہ وہ انہیں چھوڑ کر وارکلا شہر کی طرف چلا گیا ہے جو ایک صحرائی شہر ہے اور وہ وارکلا کے حاکم ابو بکر بن سلیمان کے پاس اترا پس ہم وہاں سے واپس آ گئے اور یحییٰ بن علی کے لڑکے اپنے قبائل کی طرف چلے گئے اور میں بسکرہ میں اپنے اہل کے پاس واپس آ گیا اور اس بارے میں جو کچھ ہوا اس کے متعلق میں نے سلطان سے گفتگو کی اور میں اس کے مقام کے انتظار میں ٹھہر گیا یہاں تک کہ اس نے مجھے اپنے دارالخلافے میں بلا لیا اور میں اس کی طرف کوچ کر گیا۔

مغرب اقصیٰ کی طرف واپسی

اور جب میں شاہ مغرب سلطان عبدالعزیز کی مشیخت میں لگا ہوا تھا جیسا کہ میں نے اس کی تفصیل کا ذکر کیا ہے اس

وقت میں نظر بند [illegible] احمد بن یوسف [illegible] کی پناہ میں مقیم تھا اور [illegible] اس کے [illegible] میں تھی اور
سلطان کا [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اس کی طرف رجوع
کرتے تھے [illegible] اس کا [illegible] اس وقت ہوا جب [illegible] کی جانب سے [illegible] کے پیچھے چلنے کے بارے میں [illegible] اور
اس کو [illegible] سے [illegible] جوان اور [illegible] کے کان میں [illegible] اور [illegible]
باتیں ڈالتے تھے [illegible] اس کی [illegible] اس کا [illegible] سلطان کے
[illegible] کی طرف [illegible] سلطان تک [illegible] پہنچ گیا تو اس نے اسی وقت [illegible]
[illegible] کے [illegible] سلطان کے پاس جانے کے لئے [illegible] کیا اور [illegible]
تھا اور [illegible] مغرب اوسط کے [illegible] پہنچ تو [illegible] اس کی وفات کی اطلاع [illegible] کا [illegible]
[illegible] کی مخالفت میں [illegible] اور [illegible] مغرب [illegible] کی طرف [illegible] اور وہاں سے [illegible]
[illegible] علی بن حسون [illegible] سلطان کے [illegible] اور [illegible] کے
[illegible] کی طرف [illegible] یعقوب بن [illegible] کے [illegible] کے پاس
[illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
امراء تھے۔

علی بن حسون کی فوجوں کے ساتھ آمد: [illegible] کے بعد علی بن حسون اپنی فوجوں کے ساتھ [illegible] اور [illegible]
[illegible] سلطان کی وفات کے بعد [illegible] مقام [illegible] سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] انہوں نے [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] تھا [illegible] نے [illegible] لیا اور [illegible] سے
[illegible] بھی ان میں شامل تھا اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] کتاب سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] سال کے [illegible] اور
[illegible] عثمان نے [illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] کتاب میں [illegible]
[illegible] نے [illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] سلطان نے [illegible] مقام [illegible]
[illegible] کر لیا۔

وزیر ابو بکر بن غازی اور سلطان ابن الاحمر کے درمیان منافرت کا پیدا ہونا: وزیر ابو بکر بن غازی
اور سلطان ابن الاحمر کے درمیان [illegible] کی وجہ سے اور ابن الاحمر نے [illegible] کرنے کی [illegible]

منافرت پیدا ہوگئی اور وزیر نے اس سے بدلہ لینا چاہا اور دونوں کے درمیان فتنہ تاریک ہوگئی اور وزیر ابن الاحمر کے آپس افرا تفری کو تیار کرنے میں لگ گیا تا کہ وہ اس کے ذریعے مشغول کرے اور ابن الاحمر نے عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن کو جو سلطان ابو علی کا بیٹا تھا اور وزیر مسعود بن رحو بن ماسای کو رہا کرنے کا مشتاق ہوا جنہیں سلطان عبدالعزیز کے زمانے میں اس نے قید کیا تھا اور اس نے ابن الخطیب کو اس بارے میں اشارہ کیا جب وہ اندلس میں ان دونوں کی وزارت میں تھا پس اس نے ان دونوں کو رہا کر دیا اور انہیں مغرب میں حکومت کی تجویز کے لئے بھیجا اور ان دونوں کو بحری بیڑے میں سوار کر کے ساحل غساسہ کی طرف بھیج دیا پس وہ وہاں اترے اور بطویہ کے علاقہ میں پہنچ گئے اور وہ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے اور امیر عبدالرحمٰن کی دعوت کے لئے سوار ہو گئے۔

غرناطہ سے اندلسی فوجوں کے ساتھ ابن الاحمر کی آمد اور ابن الاحمر غرناطہ سے اندلسی فوجوں کے ساتھ آیا اور جبل الفتح پر اترا اور اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کی اطلاع وزیر ابوبکر بن غازی کو پہنچی جو سعید کی دعوت کا قیام کرنے والا تھا پس اس نے اسی وقت اپنے عمزاد محمد بن عثمان بن الکاس کو سبتہ کی طرف اپنے ان محافظوں کی مدد کے لئے بھیجا جو جبل میں مقیم تھے اور خود وہ فوجوں کے ساتھ امیر عبدالرحمٰن سے جنگ کرنے کے لئے بطویہ آیا پس اس نے دیکھا کہ اس نے جبل پر قبضہ کر لیا ہے تو اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور سلطان عبدالعزیز نے اپنے باپ کے بیٹوں کو جو اس کے ماتحت تھے جمع کیا اور انہیں طنجہ میں قید کر دیا پس جب محمد بن عثمان سبتہ آیا تو اس کے اور ابن الاحمر کے درمیان خط و کتابت ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے پر عتاب کیا اور ابن الاحمر نے اپنے مصر سے تخت خالی کروانے اور سعید بن عبدالعزیز جیسے بچے کو جس کی بیعت جائز بھی نہیں ہوتی تھی امیر مقرر کرنے پر ملامت کی پس محمد نے اس کی رضامندی چاہی اور اس سے مدد طلب کرنے کا مطالبہ کیا پس ابن الاحمر نے اسے آمادہ کیا کہ وہ قیدیوں میں سے کسی ایک بیٹے کی بیعت کرے اور وزیر ابوبکر نے بھی اسی بات کی وصیت کی تھی کہ اگر امیر عبدالرحمٰن کی طرف سے اس پر تنگی ہو جائے تو وہ ان قیدیوں میں سے ایک کی بیعت کر کے اس سے علیحدہ ہو جائے اور محمد بن الکاس کو سلطان ابو سالم نے اپنے بیٹے کی حکومت کے زمانے میں وزیر بنایا تھا پس وہ جلدی سے طنجہ آیا اور اس نے سلطان احمد بن سلطان ابو سالم کو اس کے قید خانے سے نکالا اور اس کی بیعت کی اور اسے سبتہ لے گیا اور ابن الاحمر کو اس کا تعارف کرانے کے لئے لکھا اور اس نے اس شرط پر حامی بھری کہ وہ اس کے لئے جبل الفتح سے دستبردار ہو جائے گا پس اس نے اس کی حسب منشا بات مان لی اور فوج کی مدد دی اور جبل الفتح پر قابض ہو گیا اور اسے اپنے محافظوں سے بھر دیا اور احمد بن سلطان ابو سالم نے اپنے باپ کے بیٹوں سے جو ان کے قید خانے میں تھے عہد کیا تھا کہ ان میں سے جس کو حکومت ملے وہ بقیوں کو اندلس بھجوا دے گا پس جب اس کی بیعت ہوئی تو اس نے ان سے عہد پورا کیا اور ان سب کو بھجوا دیا پس وہ سلطان ابن الاحمر کے ہاں اترے اور اس نے ان کی خوب آؤ بھگت کی اور ان کے وظیفے میں اضافہ کر دیا اور یہ ساری خبر وزیر ابوبکر کو اس کی جگہ پر جہاں وہ امیر عبدالرحمٰن کا محاصرہ کئے ہوئے تھا پہنچ گئی اور وہ اپنے عمزاد کے فعل سے مضطرب اور بے چین ہو گیا اور دارالخلافہ کی طرف لوٹ آیا اور وہاں سے کدیۃ العرائس میں پڑاؤ کر لیا اور اپنے عمزاد محمد بن عثمان کو دھمکی دی تو اس نے عذر کیا کہ اس نے اس کی وصیت پر عمل کیا ہے جو اسے اس سے ملی تھی پس وہ غضبناک ہوا اور اسے دھمکایا اور ان کے درمیان اختلاف کی خلیج وسیع ہو گئی اور محمد بن عثمان اپنے سلطان احمد کی فوج کے ساتھ کوچ کر گیا اور مکناسہ پہنچ گئے والے جبل زرہون پر آ اترا اور وہاں پڑاؤ کر لیا اور وہ اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور وزیر ابوبکر ان کی طرف چلا اور پہاڑ پر چڑھ گیا پس انہوں نے اس سے

جنگ کی اور اسے شکست دی اور وہ دارالخلافے کے باہر اپنے مقام کی طرف واپس آ گیا۔

سلطان ابن الاحمر کی محمد بن عثمان کو وصیت: اور سلطان ابن الاحمر نے محمد بن عثمان کو وصیت کی تھی کہ وہ امیر عبدالرحمٰن سے مدد مانگے اور مغرب کے مضافات میں اس سے حصہ داری کرے اور اسے اپنے لئے مخصوص کرے پس محمد بن عثمان نے اس کے ساتھ اس بارے میں خط و کتابت کی اور اسے بلایا اور اس سے مدد طلب کی اور وزار بن عریف ان کے اسلاف کا دوست تھا نیز اس کے اور وزیر ابوبکر کے درمیان فضا تاریک ہو چکی تھی کیونکہ اس نے اس سے جب کہ وہ تازہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا امیر عبدالرحمٰن کے ساتھ صلح کے متعلق پوچھا تھا تو وہ رک گیا تھا اور اس نے اس پر اس کے ساتھ سازش کرنے اور اس سے ہمدردی کرنے کا گمان کیا پس اس نے اسے گرفتار کرنے کا عزم کر لیا اور اس کے ایک جاسوس نے اسے خفیہ طور پر بتا دیا تو وہ رات کو سوار ہو کر معقل کے حلیف قبائل کے پاس بھاگ گیا جو امیر عبدالرحمٰن کے مددگار تھے اور ان کے ساتھ بنی مرین کا سردار علی بن عمر ابو علی الونکاسنی بھی تھا جس نے وزیر بن غازی کے خلاف بغاوت کی تھی اور سوس بھاگ گیا تھا پھر مصر میں ان حلیفوں کی طرف چلا گیا اور ان کے درمیان وزار امیر عبدالرحمٰن کی دعوت کو قائم کرنے لگا جبکہ وزیر ابوبکر کے پھندے سے بچ کر ان کے پاس آیا اور انہیں اس بات پر اکسایا جس میں وہ لگے ہوئے تھے پھر انہیں سلطان احمد بن ابی سالم اور اس کے وزیر محمد بن عثمان کی اتفاقی خط ملی اور ان کے پاس امیر عبدالرحمٰن کا خط بھی انہیں بلانے آیا اور وہ تازہ سے نکلا اور انہا سے ملا اور ان کے درمیان اتفاق ہو گیا اور وہ سب کے سب سلطان ابو العباس کی امداد کے لئے کوچ کر گئے اور صفروی پہنچ گئے پھر سب کے سب وادی النجا میں جمع ہوئے اور اپنے معاملے کے بارے میں باہمی معاہدہ کیا اور دوسرے دن جزیرہ کی اپنی مہم سے تیار ہو گیا اور وزیر ابوبکر ان سے جنگ کرنے کے لئے آیا مگر اس نے اس کی تاب نہ پائی اور شکست کھا کر بھاگ گیا اور جدید شہر میں چھپ گیا اور لوگ اس کا محاصرہ کرتے ہوئے کدیۃ العرائس میں خیمہ زن ہو گئے یہ عید الفطر ۷۷۵ھ کا واقعہ ہے۔ پھر انہوں نے تین ماہ تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور اس کی ناکہ بندی کر دی یہاں تک کہ محاصرے نے وزیر اور اس کے ساتھیوں کو مصیبت میں ڈال دیا پس اس نے مقرر کردہ بچے سعید بن سلطان عبدالعزیز کے معزول کرنے اور اس کے اپنے گھر دارالملک ابو العباس کے پاس جانے اور اس کی بیعت کرنے کی شرط پر صلح کو تسلیم کیا اور سلطان ابو العباس اور امیر عبدالرحمٰن نے وادی النجا میں ملاقات پر ایک دوسرے سے تعاون اور مدد کرنے کا معاہدہ کیا تھا نیز یہ کہ مغرب کے بقیہ مضافات میں حکومت سلطان ابو العباس کی ہوگی اور امیر عبدالرحمٰن کے لئے سجلماسہ، درعہ اور وہ مضافات ہوں گے جو اس کے دادا سلطان ابو علی کے پاس تھے جو سلطان ابو الحسن کا بھائی تھا پھر محاصرے کے ایام میں امیر عبدالرحمٰن کو کچھ معلوم ہوا اور وہ مراکش اور اس کے مضافات کی جستجو میں تیز ہو گیا۔ پس انہوں نے کچھ وقت کیا اور اس کے متعلق اس پر تنگی کی تاکہ قرمہ لازم کی اور جب سلطان ابو العباس اور وزیر ابوبکر کے درمیان بات طے ہو گئی اور وہ جدید شہر سے اس کے پاس گیا اور اس کے مقرر کردہ سلطان کو جو ایک بچہ تھا معزول کر دیا۔

سلطان ابو العباس کی دارالخلافہ میں آمد: اور سلطان ابو العباس ۷۷۶ھ کے آغاز میں دارالخلافہ میں آیا اور امیر عبدالرحمٰن تیزی کے ساتھ چلتا ہوا مراکش کی طرف کوچ کر گیا اور سلطان ابو العباس اور اس کے وزیر محمد بن عثمان نے اس کے بارے میں غور و فکر کیا اور اس کے تعاقب میں فوج بھیجی اور وہ اس کے پیچھے وادی بہت میں پہنچ گئے اور ان کا کچھ وقت اس

کے سامنے ٹکے رہے پھر ڈر کر پیچھے ہٹے اور اپنے جھنڈوں کو سنبھال لیا اور وہ مراکش چلا گیا اور یہ وزیر مسعود بن ماسائی اس سے اجازت لینے کے بعد سے مجھے [illegible] کرنے کے لئے اندلس چلا گیا تھا اس نے اس کام کے لئے مجھے بھیجا اور اس نے مراکش جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور میں [illegible] وزیر کے پاس آیا تھا وہ اس وقت سے میں حکومت کی حمایت کے زیر سایہ فاس میں مقیم تھا اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ [illegible] تھا لیکن جب سلطان ابو العباس اور امیر عبد الرحمٰن آ گئے اور انہوں نے شہر جدید کا محاصرہ کر لیا اور اہل حکومت نے تنہا کر دیا تب وہ [illegible] ان کے پاس گئے اور اس نے بیعت کی بابت بات کی [illegible] دونوں سلطانوں کے درمیان [illegible] جانے کی اجازت دی اور میں ایک وقت وزیر کے پاس گیا جو تھا اور [illegible] وزیر محمد بن عثمان کے درمیان جو بات تھی اس کا ذکر پہلے کر چکا ہے اور وہ میرے لئے دوستی کا اظہار کرتا تھا اور مجھ سے بہت سے وعدے کرتا تھا اور [illegible] مجھ سے رغبت رکھتا تھا اور اکثر اوقات مجھے بلاتا تھا اور اپنے احوال کے بارے میں مجھ سے مشورہ کرتا تھا یہی وجہ ہے وزیر کو جب سلطان [illegible] اور اس نے اپنے [illegible] اس نے مجھے گرفتار کر لیا اور امیر عبد الرحمٰن نے اس بات کو [illegible] ہے تو اس نے [illegible] کہ انہوں نے اپنے وزیر مسعود بن ماسائی کو اس کام کے لئے بھیج [illegible] دونوں آپس میں متفق ہو گئے اور [illegible] پھر عبد الرحمٰن مراکش کی طرف چلا گیا [illegible] اندلس جانے کے عزم سے وزیر مسعود بن ماسائی [illegible] جو عبد الرحمٰن کے [illegible] ہو گیا اور جب [illegible] سلطان ابو العباس کے پاس [illegible] ان سے اجازت لی اور [illegible] مجھے اجازت دی اور جب سلطان ابو حمو نے تلمسان سے کوچ کیا [illegible] کے پاس آیا تو اور اس کی خدمت میں لگ گیا تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے کی خدمت میں [illegible] تھا اور جب سلطان ابو حمو نے جدید شہر پر قبضہ کیا تو [illegible] تلمسان [illegible] کی اجازت دے دی اور وہ سلطان ابو حمو کے پاس آیا [illegible] حکومت کے آغاز [illegible] اور [illegible] اندلس چلا گیا [illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اندلس کی طرف دوبارہ روانگی پھر تلمسان کی طرف روانگی اور عرب قبائل کے پاس

پہنچنا اور اولادِ عریف کے پاس قیام کرنا

اور میں نے دیکھا کہ سلطان ابوالعباس بجایہ ہے اور امیر عبدالرحمن کے ساتھ جانے کے بعد وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اور علم سیکھنے کے ارادے سے اپنے وطن واپس جانے کے لئے وسیلہ تلاش کرنے کے لئے اولاد عریف کے پاس جانے کا واقعہ بیان کیا ہے جس پر کام مکمل ہوا اور رہائش کے بعد اس میں امداد دی اور میں ربیع الاول ۷۷۶ھ میں اندلس گیا اور سلطان مجھے حسب دستور عزت کے ساتھ ملا۔

اور میں نے فاس کی طرف مبارک باد کے لئے جاتے ہوئے جبل الفتح میں سلطان ابن الاحمر کے کاتب ابو عبداللہ بن زمرک سے ملاقات کی جو ابن الخطیب کے بعد اس کا کاتب بنا تھا اور وہ اپنے کسی کام سے سبتہ کی طرف گیا اور میں نے اسے اپنے اہل اور اولاد کو غرناطہ لے جانے کی وصیت کی پس جب وہ فاس پہنچا اور اس نے میرے اہل کے ساتھ جانے کے متعلق بات کی تو وہ گھبرا گئے اور انہیں خوف تھا کہ اس نے ان سے اگاہ کیا تھا کہ میں ان اوقات سلطان ابن الاحمر اور امیر عبدالرحمن کی طرف رغبت کرنے پر آمادہ ہوں اور انہوں نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں امیر عبدالرحمن سے میل جول رکھتا ہوں اور انہوں نے میرے اہل کو میرے پاس آنے سے روک دیا تو انہوں نے ابن الاحمر سے گفتگو کی کہ وہ مجھے ان کے پاس واپس کر دے تو اس نے اس بات سے انکار کر دیا پس انہوں نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ مجھے تلمسان کے ساحل کی طرف بھیج دے اور انہوں نے مسعود بن ماسی کے متعلق سنا کہ وہ اندلس جا رہا ہے پس وہ اسے سلطان کے سامنے لے گئے اور انہوں نے اس کے سامنے شکایت کی کہ میں ابن الخطیب کی رہائی کے لئے کوشش کر رہا ہوں حالانکہ انہوں نے بعد میں شہر پر قبضہ پانے کی ابتداء میں کی تھی۔ جب اس نے قید کر لیا تھا اور ابن الخطیب نے اس کی طرف مدد کے لئے بھی اور وہ قتل کرتے ہوئے پیغام بھیجا تھا پس میں نے اس کے بارے میں ان باتوں سے گفتگو کی اور میں نے اس بارے میں اس شخص سے تکرار اور ان کی بات پر بحث کی کیونکہ یہ شکایت کا سبب بنی ہوئی۔

ابن الخطیب کا قتل: اور ابن الخطیب کو اس کے قید خانے میں قتل کر دیا گیا اور جب ابن ماسی سلطان ابن الاحمر کے پاس گیا اور انہوں نے اسے میرے متعلق بتایا تو میں نے ابن الخطیب کے بارے میں اور جو کچھ کیا تھا اس سب کو سلطان کے سامنے پیش کر دیا تو وہ اس بات سے خوفزدہ ہو گیا اور اس نے میرے ساحل کی طرف جانے کی ان کی بات مان لی اور میں ہنین میں اترا اور میرے اور سلطان ابو حمو کے درمیان بغض تھا جو بجایہ کی وجہ سے تھا کیونکہ میں نے عرب میں اس کی دعوت کو ترک کر کے چلا گیا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا ہے پس اس نے میرے متعلق تلمسان کی طرف اشارہ کیا محمد بن عریف اس کے پاس گیا تو اس نے میرے بارے میں اسے ملامت کی .... اور اس نے میرے بارے میں تلمسان پیغام بھیجا اور میں وہیں عباد تیکمیں میں ٹھہر گیا اور فاس سے میرے اہل اور بچے میرے پاس آ کر ٹھہر گئے اور یہ عیدالفطر ۷۷۶ھ کا آخر تھا اور میں علم کی اشاعت میں لگ گیا اور سلطان ابو حمو کو دواودہ کے بارے میں مشورہ کرنے اور ان سے دوستی کرنے کی غرض سے ضرورت محسوس ہوئی تو اس نے مجھے بلایا اور اس غرض کے لئے مجھے سفارت کا مکلف کیا تو میں اس سے خوفزدہ ہو گیا اور میں نے اس کام کو اپنے لئے اچھا نہ سمجھا کیونکہ میں نے خلوت اور انقطاع کو ترجیح دی تھی اور میں نے بظاہر اس کی بات کو قبول کر لیا اور

تلمسان سے [illegible] نکلا اور بطحا پہنچ گیا [illegible] جنوب منداس کی طرف بڑھا اور جب [illegible] کے سامنے [illegible] عریف کے قبائل کے پاس چلا گیا تو وہ مجھے [illegible] اور عزت کے ساتھ [illegible] اور میری مدد کی [illegible] ان کے ہاں [illegible] حتیٰ کہ انہوں نے تلمسان [illegible] اہل و عیال کے بارے میں پیغام بھیجا اور سلطان کے پاس [illegible] سے [illegible] مجھے [illegible] خدمت [illegible] اور انہوں نے مجھے میرے اہل [illegible] قلعہ [illegible] میں [illegible] بلاد [illegible] سلطان [illegible] سے [illegible] اختیار کرنے [illegible] کتاب کی تالیف [illegible] عجیب طریق پر مقدمہ مکمل کیا [illegible] میں نے اس خلوت میں [illegible] معانی کی [illegible] میں نے اس [illegible] نکالا [illegible] بیان کر چکے ہیں۔

تونس میں سلطان ابوالعباس کی طرف واپسی

اور جب میں [illegible] تونس [illegible] وہاں [illegible] مغرب [illegible] تلمسان کی طرف سے [illegible] اس کتاب کی تالیف میں [illegible] فارغ ہوا [illegible] کتابوں [illegible] کی طرف [illegible] میں [illegible] ابو الفضل [illegible] کی طرف [illegible] جماعت کی طرف [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] ابو العباس [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] احسان [illegible] جانا [illegible]

ابن خلدون کا سلطان ابو العباس کے پاس جانا [illegible]

کرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے یہ ارادہ ہی ہے جس نے تجھے جدائی پر اٹھایا ہے جیسے تیز اور صیقل تلوار اٹھائی جاتی ہے وہ دنیا کا ٹھکانا اور آرزوؤں کی چراگاہ ہے اور روشنی وہاں ہوتی ہے جہاں چمکنے والا بادل ہو اور خوبصورت بلند محلات ہوں جن کے سامنے ستاروں کے پھول جھکتے اور دیکھتے ہوتے ہوں جہاں خلیفہ کے مہمان نوازی کے لئے اٹھائے جاتے ہوں اور ان کی اطراف صندل (خوشبودار لکڑی) سے مہکتی ہوں جہاں عزت کے لئے اس کے میدانوں میں ترکھودے ہوئے نیزے لوٹائے ہوں جہاں ایسے نیزے ہوں قریب ہے کہ ان کی لکڑی جلی اور دوسری بار خون پینے کے لئے نکلتے جہاں [illegible] کا ذخیرہ گھوڑے سے روشنی کی جگہ دور تک جانے سے جھکا دیں جنہیں روشن چہروں کو حیا نے ڈھانپا ہوا ہو اور ان کے پہلوؤں میں کشادہ روزی ڈالی ہو جہاں تیر دل بادشاہ اور وہ لوگ جمع ہوں کہ جن کے پاس [illegible] ہے اور نکاح کرتے۔ سو وہ [illegible] جاتا ہے مہدی کے وزیر اور مولا بلکہ توحید کے دو [illegible] متصل خط لائے جنہوں نے اپنی عزت کی عمارات کو تقویٰ کی بنیاد پر بلند کیا ہے ان کے بلند کرنے اور بزرگی کی بنیاد رکھنے کے کیا کہنے بلکہ رسالت مآب کے مددگاروں نے ان کی [illegible] کی مخلوق کے دل میں ڈال دیا ہے جن سے وہ اس وجہ سے بلند اور فضیلت والے ہو گئے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جن کا باپ ابو حفص ہے اور مجھے کون بتائے کہ ان کا جد اول ہے وہ ایسا نسب ہے جیسے [illegible] کی کھال تیز کی ہوں اور ان کو سیدھا کرنے والا آیا ہو وہ زمانے کی جماعت کا سردار ہے گویا وہ فخر کا تاج جو چاندوں سے جڑا ہوا ہے وہ ہر پرانے اور نئے لوگوں پر فضیلت لے گیا اور اگر وہ امیر مقرر کرتے تو تو ان سے زیادہ عزت والا اور افضل ہوتا اور انہوں نے مختصر سرحدوں کی چوٹیوں پر علامات بنا گئیں اور تیری بلند عمارت زیادہ مضبوط اور طویل ہے اور میں بلندیوں کے سمندر میں گھسنے والے سے کہتا ہوں اور رات بڑی تاریک ہے اس نے تاریکی کے گھوڑوں پر حملہ کیا اور وہ اس سے نکل نہ سکتا اور اس کا نجم روشن چراغ ہے وہ بلندیوں کے اوپر اٹھنے پہنچنے والا ہے گویا وہ خیال ہے جو سبزہ کی اطراف سے نکلا ہوا ہے وہ آسودگی کے راستوں سے کامیابی چاہتا ہے اور وہ اس کی دو سرحدیں چاہتا ہے جس پر قائم تھی؟ تو اور سواریوں کو تو کام ہے وہ ایک ایسے بخشش کرنے والے پر قابو پا چکی ہے جو [illegible] کی طرح دیتا ہے اور بہت دیتا ہے آپ کے اخلاق کے کیا کہنے وہ بخشش میں کریم ہے وہ بارش کی طرح ہے جیسے [illegible] سلام کہتی ہے یہ امیر المومنین دین و دنیا میں ہمارے امام اور پناہ گاہ ہیں یہ ابو العباس احمد بن خلیفہ ہیں اور ان کے ایسے فضائل جو [illegible] ہیں ان کی گواہی دیتے ہیں وہ دشمنوں کے غلبے کے وقت اللہ سے مدد مانگتا ہے اور اپنے رب کی مدد پر توکل کرنے والا ہے وہ امام کے ساتھ بلندیوں کی جانب بادشاہوں سے سبقت لے گیا ہے اور اگر وہ بلندیوں کی طرف سبقت کریں تو وہ [illegible] سے بلند اور اکمل ہے تو اپنے قدیم کے ساتھ ان کے لئے ہم کو تیاری کر کیونکہ اس بارے میں امر واضح ہے انہوں نے تمہاری قوم کی دوسری طرح ملامت کی اور وہ دین کا کامل شکست کرتا ہے تم ان سے پوچھو جہاں زمانے بھی موجود ہیں ان سے قبل مومن کی کے چھپا کر قتل کیا جاتا ہے اور اندلس سے اس کے شہروں کے متعلق پوچھ جب وہ باتیں اور دلائل ادا ہوں گے تو تجھے بتائیں گے اور مراکش اور اس کے محلات سے پوچھ ان کے محفوظ رات پوچھنے والے کو جواب دیں گے کہ سعد قادر بادشاہ جس نے دلوں کو بھر دیا ہے اور مثال بیان کرنے سے بالا ہے اور زمانے کی [illegible] طرح بلندی [illegible] ہوگی ہے پس وہ نرم پڑ گیا ہے حالانکہ وہ تھکا ماندہ اور عاجز تھا اور اس کی خبروں

سے ہیبت پریشان ہو جاتی ہے اور ان کی طاقت ضائع ہونے سے پہلے ہوتی اور تعوق نے اپنے ہونٹوں کو میری
طرف پھیر دیا ہے اور یہ بات تعجب اصلی اور [illegible] کی سی ہو گئی ہے جب میں نے اس کے بارے میں جواب
دیا تو جلدی سے جنگ اور مہلت دینے والے عزم کے ساتھ اس کے پاس گیا اور میں نے زخم لگانے والے
سرکش کو مطیع بنا لیا اور کمیں نہ ہونے والی مخلوق کو آسان کر دیا اور میں نے نافرمانی طبائع کو رام کر لیا
اور [illegible] سے حلال کر لیا تو میں نے تمہیں بتا دیا
ابو صولہ اور اس کی قوم کے حملے سے قریب ہو گیا ہے اور معقل مدد کرتا ہے اور مکحل نے اس احسان کی اجرائی
[illegible] کرتا ہے اور وہ اس کے بعد بخیل ہو جاتا ہے۔"

اس قصیدہ میں صولہ سے مراد صولہ بن خالد بن حمزہ ہے اور ابو القحل سے مراد وزیر ہے اس کا نام زائد بن حمزہ ہے اور معقل عربوں کی ایک پارٹی ہے جو ان کی حلیف ہے اور مکحل بنو مکحل بن قاسم ہیں جو ان کے ہمسر اور مد مقابل ہیں پھر وہ عربوں کے مصائب کی طرف رجوع کرتا ہے۔

"تو کیا ان کی شان سے تعجب کرتے ہیں جو محروم ہیں [illegible] ان کے قبیلہ کو جس نے ہمیں جھٹک دیا ہے انہوں نے طاقتوں پر قبضہ جما رکھے ہیں اور ان کے پاس گھوڑے ہیں جو پشت کو [illegible] اور چھوڑا جو ہیں اور ہر بلند [illegible] کی طرف جاتی ہے اور آسمانی [illegible] ہے اور [illegible] پانی پیتے ہیں اور وہ بیابان قبیلہ ہے جن کے پینے کی چیز سراب ہے اور ان کا رزق ہوا ہے [illegible] تیز رفتار بہادر اور تلوار سے چلنے والا ہے اور قبیلہ مکحل ہے [illegible] ہے اور ان کے [illegible] میدان کی دوستی ہے کہ وہ متحد ہو گئے یا آ جائیں اور وہ ایسے [illegible] ہونے کی وجہ سے بادشاہوں کو ڈراتے تھے اور اب وہ آسودہ حال ہو گئے ہیں جب ان کا [illegible] ہو گیا ہے وہ آسودگی کی طرف توجہ نہیں دیتا اور نعمت کے ساتھ میں پھیلا لیا ہے اور شب بیداری کرتا ہے اور ہمارا ساتھ تعجب سے اور معاملہ ترقی ہے [illegible] جنگجو [illegible] سے سایہ حاصل کرتا ہے اور جب بار [illegible] گھوڑے جنگ کے روز [illegible] کا ہجوم ہوتا ہے تو [illegible] سے وہ بار وہ جام پلاتا ہے ہمارے ہتھیاروں کی جھنکار عزت کے معاملات میں ہوتی ہے اور اس قسم کے کاموں میں ان کا استعمال بہت بھلا ہوتا ہے وہ صحرا کے [illegible] کو بہا دیتے ہیں اور وہاں [illegible] آتا ہے [illegible] ان کی طرف بار [illegible] پا سکتا ہے اور اس کے [illegible] بہادر مستی ہیں اور [illegible] کوئی [illegible] کے ساتھ بجلی ہیں اور جب [illegible] ہوتا ہے تو وہ [illegible] سے ہر ہتھیار بند کے ہاتھ [illegible] ہیں [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] تو جس کا [illegible] ہوتا ہے یہاں تک [illegible] فوج منتشر ہو گئی اور [illegible] بے وقعت کرنے والے [illegible] تیزی کے ساتھ [illegible] اور وہ [illegible] تیرے اسلاف نے انہیں باقی رکھا اور ان کے بعد وہ عزت کے لئے جھک گئے اور [illegible] کام [illegible] کا ٹھیکہ دیا اور جن تعلقات کو انہوں نے قائم کیا تھا تو نے انہیں توڑ دیا اور [illegible] ان کے [illegible] اور ان کی [illegible] حکومت کے لئے ایک بار بنایا تھا تو [illegible] کے ساتھ [illegible] جاتا تھا [illegible] تو نے [illegible] بند کیا اور تیری تلوار کی دھار [illegible] اور [illegible] نکلا ہے تو نے [illegible] قابل [illegible] فرمانبرداری اور سیاست [illegible] تو اسے روکا ہو [illegible] کی طرح [illegible] ہے [illegible] اس کے لئے [illegible] حالانکہ [illegible] سے

حنظل بھی شہد ہو گیا تھا یعنی مملوک ایک بختیار بزرگ اور خوش اخلاق مالک کے ساتھ جا ملی اور دلوں نے رضامندی کے ساتھ اس کی مطابقت کی اور مغل و جوان اس میں برابر ہو گئے ۔ اے مالک! زمانے اور زمانے کے لوگوں کو اس کی امید ہے کہ امن اور عدل سیاکر یہ وہ طاقت ہے جس میں کمزور قوی پہلوان سے بڑا ہو جاتا ہے اور اس کے میدان میں بچوں والا شیر حملہ کرتا ہے اور بہت تیز کی تلواروں کی طرح بھاگتیں ہیں جو دریا نے کو طے کر کے آتی ہیں اور انہیں کسی کوئی والا خوف نہیں کرتا کیونکہ وہ ذات پاک ہے جس نے تجھے سر بلند کیا اس نے آرزو والوں کو بیدار کر دیا ہے اور بے زیور گردن کو دوبارہ زیور پہنا دیا ہے گویا دنیا ایک دلہن ہے جو خوبصورتی کے ملبوس میں ناز و ادا سے چلتی ہے اور اس کے عدل سے شہروں کے زمیں دوز قید خانے کھلے میدان بن گئے ہیں اور ان میں کوئی مجہول معطل نہیں اور اس کی چوٹائی کے لوٹے سے دوروں کی روشنی دوگنی ہو گئی ہے اور اس نے میری نگاہ سے حجاب اٹھا دیا ہے اور اس نے مجھے حقیقت کو دکھا دیا ہے۔

اور اس کی مدح سے معذرت کرتا ہوا کہتا ہے:

اے میرے آقا! میری ذہنی قوت کم ہو گئی ہے اور میری قوت ختم ہو گئی ہے اور ہر چیز مشکل ہو گئی ہے میری امت حقائق کو پانے کے لئے بلند ہوتی ہے اور ان کے ادراک سے رکتی ہے اور آگے تھک کر رہ جاتی ہے اور میں رات بھرپور طبیعت سے کشمکش کرتا رہتا ہوں اور دو دو راتیں ہونے کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے اور میں اس حال میں شب گزارتا ہوں کہ کلام میرے دل میں طوفان پیدا کرتا ہے اور نظم اور قوافی بھاگے پھرتے ہیں اور جب میں کوشش کر کے اس سے خطاب کرتا ہوں تو اس کا کام قوافی پر عیب لگاتا ہے اور وہ وقت گزر جاتے ہیں اور ایک سال کی کاوش کے بعد میرے شعر میں کوئی ایسا قول نہیں جس پر عیب لگایا جا سکے اور اس سے پہلو بچا سکے میں نے شاعروں سے چھپ چھپ کر اسے بچایا ہوں کہ وہ میرا شعر ایک محفل میں جمع ہو اور یہ وہ خوبی ہے جس کی قبولیت کا بازار گرم ہے اور اس میں سردار اور پیچھا اختیار کرنے والا برابر ہے اور اگر میرے اشعار تیرے پاس چاندنی رات کی طرح کھلاتے ہو چاند بیچ ہونے اور غلطی کرنے سے آگئے ہیں تو انہیں قبول کرنے والا ان کے لئے فخر کا باعث ہو گا اور میں بلیغ شاعر ہوں گا۔

اور اس کی لائبریری میں مؤلف کی جو کتاب تھی اس کے متعلق کہتا ہے:

زمانہ اور اس زمانہ کی قیمتی طرف چلے آتے ہیں اس میں ایک ایسی چیز ہے جس کی فضیلت کا اعتراف ہر قبول کرتا ہے وہ مؤلف ان لوگوں کی باتوں کا ذکر کرتا ہے جنہوں نے ترقی کے مدارج طے کئے ہیں تو ان سے متعلق ادلہ مختصر طور پر بیان کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ وہ ان سے پہلے کے گروہ اور دل کے اسرار کو بیان کرتا ہے اور ملت اسلامیہ کے قائم کرنے والے معتبر لوگوں اور بڑوں کا ذکر کرتا ہے تو نے پہلے لوگوں کی تمام کتابوں کی تلخیص کی ہے اور جو باتیں ان میں [illegible] کسی نے ان کا تو نے ذکر کیا ہے اور تو نے غریب کلام کی ایسی طرز ترجمہ کیا ہے کہ تو نے لغات کو عیاں کر دیا ہے اور وہ میرے [illegible] کے لئے آسان ہو گیا ہے اور تو نے اسے اپنے ملک کے [illegible] نے فخر کا باعث بنایا ہے جس سے کتابیں بے رونق ہو جاتی ہیں۔ قسم ہے تو نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں کچھ زیادتی نہیں کی اور نہ ہی مجھے زیادہ کرنا اچھا لگتا ہے اور یہ اضمام بلندیوں میں جا مضبوط ہے کوئی بھی پیچھا اختیار کرنے والا قافیہ اقتباسات کرے اور ہر فضیلت اور حقیقت کا وہ سرمایہ ہے اور اگر تو دہرایا جائے

شمار نہیں ہوتے ہیں اور تیرے پاس حق ہے جو بھلائی اور نیکی سے متصف ہوتا ہے یعنی بخل کرنے والا اپنا مال روک کر رکھتا ہے اور اللہ نے جو تجھے عطا کیا ہے اس کے اوپر کوئی خوبیاں نہیں جب تو حرص کے ساتھ فیصلہ کرے تو بہت مارنے والا ہے اور اللہ نے تجھے دشمنوں کے لئے زندہ رکھا ہے اور تو ان کی پرورش کرتا ہے اور اللہ انہیں پیدا کرتا ہے اور تیری نگرانی ان کی کفالت کرتی ہے۔

اور جب میں اس کی مدح کی چھان بین سے قیس کی طرف واپس ہوا تو مجھے یہاں قیام کی حالت میں اطلاع ملی کہ اس راستے میں ایک بیماری نے آ لیا ہے اور اس کے بعد اسے شفا ہو گئی تو میں نے اسے اس قصیدہ میں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

زمانے کے چہرے متغیر ہونے سے جو مصائب اور تکلیف کے درمیان ہے وحشت ہو رہی ہے پا لیا گئی اور خوشحالی کی چٹانیں سیاہ ہونے کے بعد چمک اٹھیں اور تو نے کے بعد قوافی نے انہیں روشن کر دیا ہے اور انہوں نے ان کے وحشت غم کو چھپا دیا یا جو انہوں نے روشن کیا [illegible] گویا وہ [illegible] کے باغات ہیں اور [illegible] ان سے امید رکھتے ہیں اور ان سے مخلوق کی تکلیف [illegible] [illegible] ہے اور [illegible] کی حالت میں وہ [illegible] کے لئے [illegible] اور عمدہ [illegible] کرنے والا ہے اور قوی مقام [illegible] کے بعد اس نے [illegible] کرنے والا ہے [illegible] ہے اور اب خدا نے تجھے [illegible] ہے اس نے [illegible] علاج کیا اور وہ تکلیف سے شفا پا گیا ہے۔

اور قیس کی بابت زید بن [illegible] کے بیٹے اعظم کے متعلق کہتا ہے۔

اسلامی خلافت [illegible] کے بعد [illegible] پیچھے ہیں، وہ اپنے نام سے اپنی قوم کی مدد کرنے والا اس کی امامت نے بغیر کسی شک کے اسے نکال دیا ہے اور اس نے پھر اس امیر کی الفت میں [illegible] اور [illegible] الفاظ کا جوڑ دیا ہے [illegible] سے بری حالت کی نگہبانی کی [illegible] اس کی پیٹھ میں آ گئی [illegible] شیر [illegible] اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے جہاں [illegible] نے بڑی [illegible] جماعت کی [illegible] اور [illegible] جنگ کے لئے [illegible] کرتے ہیں اور [illegible] ہیں اور [illegible] نے ان کی [illegible] ہے اور وہ [illegible] سے خوف کے باعث [illegible] لوگوں [illegible] مقام ہے اور ہمارے قوم [illegible] کی زندگی اور حفاظت کے لئے باقی ہے اور تو ہمارے دین کی حمایت کا کفیل ہے [illegible] کا عہد [illegible] ہو جاتا اور [illegible] اور اللہ [illegible] جس سے [illegible] کالاف نہیں ہوگا [illegible] تیری طرف [illegible] ہیں اور اس میں حاکم [illegible] ہیں اور جب تو قیام کرتا ہے تو تیرا [illegible] سفر کرتا ہے اور دشمنوں پر [illegible] کر دیتا ہے اور جب تو سفر کرتا ہے تو [illegible] کے لئے [illegible] ہوتا ہے جس کا [illegible] لشکر میں [illegible] کرتا ہے اور جب [illegible] میں [illegible] حفاظت کرتے ہیں تو [illegible] اور [illegible] کی باتوں [illegible] ہیں جو اپنی حرمت سے [illegible]

حکومت کو توڑ دے اور دشمن کو بڑے عذاب سے نجات دے اور میں نرم دلی کے ساتھ اس کی خدمت میں ایک دوشیزہ کو جو جسے میں زیور سے آراستہ کر کے پیش کرتا ہوں اس نے مجھے صرف دو رتیاں لی ہے حالانکہ اس کا شباب اور خوبصورت چاہے اور اس کے ملنے کے ساتھ اس نے جو حاسدوں کی تیغ کو داغ دار کر دیا ہے اور اگر معافی نوازی نہ ہوتی جو آپ نے مجھ پر کی ہے تو میں اس کے بعد بظاہر اس کا قرب نہ لیتا خدا کی قسم میرے ساتھ بدسلوکی کا تعلق رہا ہاں مجھے ملے ہوئے نشانات وہ گئے ہیں ان کے پاس سے میں گزرتا ہوں تو [illegible] میں مجھ سے خیانت کی ہے جسے میں نے جھکوں اور ردوں میں پڑھا تھا اس نے میری قربت پر حملہ کیا اور اس کو خوف زدہ کیا اور میرے چہرہ اس کی دوستی نگاہ سے اکھیڑ دیا اور تیری رضا میری وہ رحمت ہے جسے میں شمار کرتا ہوں جو میرے دل کی آرزوؤں کو زندہ کرتی ہے اور بڑی تکلیف کو دور کرتی ہے۔

چغل خوروں کی شکایت میں اضافہ پھر شریروں نے ہر طرف کی چغلیوں میں اضافہ کر دیا اور جب وہ ابن عرفہ کے پاس جاتے تو اسے بھی مزید بھڑکا دیتے یہاں تک کہ انہوں نے میرے اس کے ساتھ سفر کرنے کے بارے میں سلطان کو بھڑکا دیا اور تونس کے نائب قائد فارح کو جو سلطان کے موالی میں سے تھا تلقین کی کہ وہ میرے اس کے ساتھ ٹھہرنے سے پرہیز کرے کیونکہ وہ اپنے معاملے میں مجھ سے خائف تھا اور انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ابن عرفہ سلطان کے پاس اس کی شہادت دے یہاں تک کہ اس نے اس کے پاس گواہی دی کہ میں فریب کاری سے اسے قتل کرنے کی سازش کر رہا ہوں اور اس کے ساتھ سفر کرنے کا حکم دیا تو میں نے امتثال امر میں جلدی کی اور مجھے یہ بات گراں گزری مگر مجھے اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا پس میں اس کے ساتھ گیا اور تبسہ پہنچ گیا جو افریقہ کے تلول اور وطن کے درمیان ہے اور وہ اپنی فوج میں پیچھے اترا ہوا تھا اور اس کے عرب توزر کی طرف تھے کیونکہ ابن یملول نے ۷۸۳ھ میں اس پر حملہ کیا تھا اور اسے اپنے بیٹے کے ہاتھ سے چھین لیا تھا پس سلطان اس کی طرف گیا اور اس نے اسے وہاں سے بھگا دیا اور دوبارہ اپنے بیٹے اور اس کے مددگاروں کو وہاں لے آیا اور جب وہ تبسہ سے تیار ہوا تو اس نے مجھے تونس واپس کر دیا اور میں نے الریاحین کی جاگیر میں قیام کیا جس کے مضافات میں میری کھیتی ہے یہاں تک کہ سلطان مظفر و منصور ہو کر واپس لوٹا اور میں نے تونس تک اس کی مصاحبت کی اور جب ۷۸۴ھ کا شعبان آیا تو سلطان نے الزاب کی طرف مارچ کرنے کا عزم کیا کیونکہ اس کے حاکم ابن مزنی نے ابن یملول کو اپنے پاس پناہ دی تھی اور اس کے ہاں میں رہنے کے لئے کام لیا تھا پس مجھے خوف ہوا کہ وہ پہلے سال کی طرح میرے بارے میں وہی کام کرے گا اور بندرگاہ پر اسکندریہ کے تاجروں کا جہاز لنگر انداز تھا جو انہوں نے اپنے مال و متاع سے بھر رکھا تھا اور وہ اسکندریہ کی طرف روانہ ہونے والا تھا پس میں سلطان کے سامنے پیش ہوا اور میں نے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے اس سے اپنا راستہ چھوڑنے کے بارے میں التجا کی تو اس نے مجھے اس کی اجازت دے دی اور میں بندرگاہ کی طرف چلا گیا اور اعیان حکومت و شہر اور طالب علم میرے پیچھے الوداع کہتے ہوئے آئے تو میں نے انہیں رخصت کیا اور نصف شعبان ۷۸۴ھ کو سمندر پر سوار ہو گیا اور انہیں چھوڑ کر وہاں چلا گیا جہاں اللہ کی جانب سے میرے لئے بہتری تھی اور میں [illegible] علم کی تجدید کے لئے فارغ ہو گیا۔

مشرق کی طرف سفر کرنا اور مصر کا قاضی بننا

جب میں نصف شعبان ۷۸۴ھ کو تونس سے چلا تو ہم نے تقریباً چالیس راتیں سمندر میں قیام کیا پھر ہم عید الفطر کے روز اسکندریہ کی بندرگاہ پر آئے اور اس وقت تک قلاوون کی جانب سے ملک الظاہر کے تخت نشین ہونے پر دس راتیں گزر چکی تھیں اور ہم انتظار میں تھے کیونکہ وہ اطراف شہروں کو اپنے لئے مخصوص کر چکا تھا اور میں اسکندریہ میں اسباب حج کی تیاری میں لگا رہا مگر اس سال حج کا مقصد تھا جس میں کامیاب نہ ہوا، ذوالقعدہ کو قاہرہ پہنچا اور میں نے دنیا کا گلزار اور بستان عالم اور محشر اقوام اور بشری چیونٹیوں کا بل اور ایوان اسلام اور تخت شاہی دیکھا جس کی فضا میں ایوان اور محلات چمکتے تھے اور اس کے اطراف میں خانقاہیں، مدارس اور خوانق چمکتی تھیں اور اس کے علماء کے چاند اور ستارے روشن تھے اور اس نے دریائے نیل کے کنارے پر ایک نہر اور آسمانی پانیوں کے نکاس کی جگہ بنائی جس کے بہنے والے پانی سے سیراب ہوا جاتا تھا اور اس کے چشمے سے پھل اور بھلائی ان کے پاس آتی تھی اور میں شہر کی گلیوں سے گزرا۔ وہ گزرنے والوں کی بھیڑ سے پر تھیں اور اس کے بازار نعمتوں سے بھرے ہوئے تھے اور ہم مسلسل اس شہر کے متعلق اور اس کی آبادی کی درازی اور اس کی وسعت کے حوالے سے متعلق گفتگو کرتے رہے اور ہم نے جن شیوخ و احباب سے یہ خبریں سنی تھیں ان کی باتیں اس کے بارے میں مختلف تھیں اور میں نے فاس کی جماعت کے سردار اور مغرب کے بڑے عالم ابو عبداللہ المقری سے پوچھا کہ یہ قاہرہ کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا جو اسے نہیں جانتا وہ اسلام کی عزت کو نہیں پہچانتا اور میں نے اپنے زمانے کے بڑے عالم شیخ ابو العباس بن ادریس سے بھی یہی بات پوچھی تو انہوں نے کہا کہ اس کے باشندے بادلوں سے آتے ہیں یعنی بہت زیادہ ہیں اور ہمارا ساتھی فاس کی فوج کا قاضی فقیہ کاتب ابو القاسم البرجی سلطان ابو عنان کی جانب سے والی مصر کے پاس سفارت سے واپس آیا تو ۷۵۶ھ میں قبر مبارک کو ان کا پیغام نبوی پہنچانے کے بعد سلطان ابو عنان کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے اس سے قاہرہ کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا میں مختصر بیان کرتا ہوں کہ انسان جو کچھ سوچتا ہے وہ عام صورت سے بڑھ کر نہیں ہوتا سوائے خیال کے قاہرہ میں دیکھنے کا کیونکہ وہ ہر تخیل چیز سے آگے ہے پس سلطان اور حاضرین حیران رہ گئے اور جب میں اس میں داخل ہوا تو میں نے کچھ دن وہاں قیام کیا اور طالب علم مجھ پر چھا گئے جو قلیل البضاعت ہونے کے باوجود استفادہ کے لئے ٹوٹ پڑے اور انہوں نے مجھے معذور نہ رکھا۔

جامع ازہر میں ابن خلدون کا پڑھانا: کچھ عرصہ بعد میں جامع ازہر میں تدریس کے لئے بیٹھ گیا پھر سلطان سے ملاقات ہوئی تو اس نے میری عزت افزائی کی اور مسافرت میں میری دل جوئی کی اور اپنے صدقات سے مجھے بہت وظیفہ دیا اور اہل علم کے ساتھ اس کا یہی سلوک تھا اور میں اپنے اہل و عیال کا تونس سے آنے کا منتظر رہا اور سلطان نے ان کو روک لیا تاکہ میں اس کے پاس آؤں یا انہیں سفر کرنے دے۔ پس میں نے سلطان سے درخواست کی کہ وہ ان کے لئے اس کے پاس سفارش کرے تو اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر اس بارے میں اس سے گفتگو کی پھر صلاح الدین بن ایوب کے وقف مدرسہ قمحیہ کا ایک استاد فوت ہو گیا تو اس نے اس کی جگہ مجھے تدریس کا کام سونپ دیا اس دوران میں سلطان ایک وجہ کے باعث اپنی حکومت کے مالکیوں کے قاضی سے ناراض ہو گیا اور اسے معزول کر دیا اور وہ مذاہب کی تعداد کے لحاظ سے چوتھا تھا جن میں سے ہر ایک

اس شہر کی آبادی کی وسعت کے لحاظ سے اس کی تہذیب میں دوام سے مشہور ہونے اور عقیدات کے اعتراف میں اس کا حق القدر ہ یہ شہر کا موقع تھا اور شہر میں کا قاضی مشرق و مغرب کے مقامات اور صحیح اور علوم میں اپنی اہلیت کے علوم اور تالیف اور وسایہ کے اصول میں آزادانہ غور و فکر کے لحاظ سے اس کی جماعت کا سردار تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ بیعت کے ساتھ سلطان کا قدیم تعلق بھی اور یہ صرف اس کے لئے ہوئی تھی۔

قاضی مالکی کی معزولی جب اس سال ۷۸۶ھ میں قاضی مالکی معزول ہوا تو سلطان نے مجھے اس کا اہل سمجھتے ہوئے اور میری شہرت کو بلند کرنے کے لئے چن لیا اور میں نے زبانی اسے اس کام سے چھٹکارا پانے کے لئے خوب معذرت کی مگر اس نے میری ایک بات قبول نہ کی اور اپنے ایوان میں مجھے خلعت دیا اور اپنے بڑے خواص میں سے ایک کو بھیجا جس نے مجھے دونوں محلوں کے درمیان مدرسہ صالحیہ میں حکومت کے مقام پر بٹھایا [illegible] اس مقام [illegible] ادا کیا اور میں نے مقدور بھر اللہ کے احکام کی اقامت کے لئے کوشش کی اور مجھے اللہ کے بارے میں کسی کی ملامت نے نہ روکا اور نہ جاہ و سطوت نے مجھے اس سے بے رغبت کیا میں دونوں جھگڑنے والوں کے درمیان برابری کرتا تھا اور دونوں جانب سے وسائل و سفارشات سے اعراض کرتے ہوئے کمزور کے حق کو طاقتور سے وصول کرتا تھا اور گواہی کے سننے میں ثبوت کی طرف جھکتا تھا۔ اور گواہی دینے والوں کی عدالت کے بارے میں غور کرتا تھا جن میں نیک بھی فاجر کے ساتھ اور طیب خبیث کے ساتھ ملا ہوا تھا اور حکام ان پر تنقید کرنے سے رکتے تھے اور جو بات انہیں سمجھ آتی تھی اس سے چشم پوشی کرتے تھے کیونکہ وہ فریب کاری کے ساتھ اس حمایت سے تعلق رکھتے تھے ان میں سے اکثر امراء سے مل جاتے تھے جو قرآن کے معلم اور نمازوں کے امام تھے اور وہ ان پر انصاف کو خلط ملط کر دیتے تھے اور وہ ان کے متعلق نیک گمان رکھتے تھے اور قاضیوں کے پاس ان کی ملاقات ہونے کی وجہ سے ان کے حصہ دار بنتے اور ان کا تقرب حاصل کرتے تھے پس ان کی بیماری بڑی پیچیدہ ہو گئی اور لوگوں کے درمیان تزویر و تدلیس سے مفاسد پھیل گئے تھے اور میں نے بعض مفاسد سے مطلع ہو کر سخت سزا دی اور میں نے سچے علم کی بنا پر [illegible] جرح کی اور میں نے انہیں شہادت دینے سے روک دیا اور ان میں قاضیوں کے لئے کتابیں لکھنے والے اور ان کی دستاویز تحریر کرنے والے بھی تھے اور وہ دعویٰ کے لکھنے کے ماہر تھے اور ان کو حکام کے ہاں [illegible] اور ان کی تحریر کی ترجیح میں جو انہیں پیش آتی وہ ان کے لئے امراء کے ہاں بیٹھتے اس وجہ سے انہیں اپنے ہم جنسوں پر فضیلت حاصل ہوتی تھی اور وہ اپنی جاہ و عزت کی وجہ سے قاضیوں کے خلاف دستاویز لکھی جاتی تھیں اس طرح وہ تحقیق سزا سے بچ جاتے تھے اور ان میں سے بعض نے بے علم کو عدالت کا منصب ڈالنے کے لئے وسائل مہیا کر رکھا تھا اور افتاء اور تبلیغ کی وجہ سے ان کے قول کی طرف راہ پا لیتا اور جب کبھی بادشاہ یا دنیا اسے اپنی طرف بلاتا تو یہ اس کی طرف جلدی سے جاتا۔ خصوصاً خرچ کرنے والوں کے وقف و وصیت اس شہر میں انتہائی حد سے تجاوز کر گئے تھے کیونکہ وہ شہر میں [illegible] کے باعث معروف [illegible] تھے اور جو شخص شہر میں بیچ و تحقیق کا قصد کرتا وہ اس پر شہادت کا [illegible] جنہوں نے کام اور رکاوٹ سے بچنے کے لئے [illegible] سے اتفاق [illegible] جس میں ان کے قول تھے دیا جس سے وہ مجھ سے ناراض ہو گئے پھر میں مذہب کے مفتیوں کی طرف متوجہ ہوا اور حکام ان کے [illegible] اور تحسین کرنے والوں کے تلقین کرنے اور فیصلے بھلائی کی توفیق دینے سے [illegible] ان تھے اور ان میں [illegible] تھے جو طلب اور عدالت کے دامن سے وابستہ تھے اور جو کچھ وہ [illegible] مراتب تک پہنچ گئے وہاں منصب پر براجمان ہو جاتے اور انہیں بے اصولی [illegible] مسائل لیتے اور [illegible] ان کو باز [illegible] لیتے اور اس قسم کے فتوؤں کا قلم آزاد

تھا اور ہر ناقابل اعتبار سے بچتا اور اس کے بارے سے ایک ضعیف کر کے اپنے مخالف پر حملہ کرنے کا قصد کرتا اور ملکی اختلاف کے شور و غل کے وقت میں اس کی مرضی کے طریق اسے خوب [illegible] تھا جب قانونی معاملہ اور تعلق ہو جاتے اور [illegible] نے فیصلے کے نافذ ہونے کے بعد ہوتا تو شور و غل بند ہو جاتا اور مذاہب میں بہت اختلاف پایا جاتا اور اصناف مختلف تھا اور [illegible] غلط قسم ہو گا نظر آتا تھا جس کی وجہ سے ملک کا امان تنگ ہو گیا اور ملحد اور [illegible] کے [illegible] کی تمام [illegible] اور اختلاف [illegible] کے [illegible] کر دیا اور ان میں عرب سے آنے والے [illegible] لوگ بھی تھے جو [illegible] کی طرف منسوب ہوتے تھے اور [illegible] کی [illegible] انہوں نے لوگوں کو اذیت دیا ہوا تھا اور انہوں نے [illegible] کو [illegible] دیئے اور [illegible] جمع کرتے تھے [illegible] کی بات سے انکار کر دیا اور ان کو سب سے [illegible] پایا اور [illegible] غصے ہو گئے اور اپنے قبیلے کے لوگوں نے [illegible] پہلے گئے تھے اور [illegible] اور اباحت کے [illegible] ہو چکے تھے کہ وہ ان کے [illegible] کریں اور [illegible] اور اوقات [illegible] ان کے پاس فیصلہ کے لئے جاتے تو [illegible] ان کی [illegible] کے مطابق [illegible] کرنے [illegible] سے وہ اصلاح کا [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] سے [illegible] ہونے سے ان کے [illegible] کو کاٹ دیا اور اللہ نے [illegible] کر دیا اور [illegible] آنے اور ان [illegible] پیدا کرنے کے لئے [illegible] ہونے اور [illegible] گئے اور میرے بارے میں سلطان سے [illegible] کرنے کے لئے [illegible] بات سے مجھے پایا پر تھا میں اس بارے میں اللہ سے ثواب کی امید رکھتا تھا اور [illegible] سے اعراض کرتا تھا اور میں طبیعت کے [illegible] اور انصاف کی [illegible] اور حقوق کو [illegible] کی بات سے پہلے [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا اور جب مجھے [illegible] کے ساتھ [illegible] بات [illegible] اور [illegible] اس کی رضامندی [illegible] کی رعایت میں [illegible] اور ظاہری صورت میں [illegible] کے لئے ہو [illegible] میں فیصلہ کروں [illegible] کے ساتھ [illegible] ہو گیا اور [illegible] پس مجھے معلوم ہوا کہ ظاہری صورت میں اس کا [illegible] جب نہیں اس نے خلاف حکم ہو گا اور حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے کسی [illegible] حق میں فیصلہ کرے اور وہ اس کے بھائی کا حق ہو تو میں اس کے لئے آگ کا ٹکڑا [illegible] نے [illegible] اور حق کو پورا کرنے اور جس نے مجھے یہ کام سونپا تھا اس کے ساتھ وفا کرنے [illegible] بات سے انکار کر دیا یہاں تک کہ سب لوگ میرے خلاف ہو گئے اور جس نے [illegible] کے ساتھ میری [illegible] کے لئے آواز دیا اس کے بھی خلاف ہو گئے اور [illegible] مجھے [illegible] گئے اور انہوں نے ان لوگوں کو [illegible] سے روک دیا [illegible] اپنے [illegible] اعتبار [illegible] کے بارے میں [illegible] فیصلہ [illegible] لوگوں کی زبانیں [illegible] اور بعض نے اپنی غرض کے تحت مجھ سے خلاف فیصلہ کرنے کا ارادہ کیا [illegible] اور مخالف [illegible] اور میں نے اس [illegible] غور و فکر کرنے کے لئے قاضی [illegible] حکومت [illegible] غرض [illegible] سلطان [illegible] ہو گئی اور [illegible] کرنے کے اس کے بارے میں حکم [illegible] نافذ کیا [illegible] غصے ہو کر چلے گئے اور انہوں نے سلطان [illegible] حکومت کے [illegible] سے [illegible] ان کی جان [illegible] ہونے اور

ان کی منافقانہ حرکات کے سبب ہونے کو ہر طرح جانتا تھا اور جھوٹ بولتے ہیں مجھے گمراہی پر ان کا عمل ناپسند تھا [illegible] تھے اور اس جھوٹ کو میری طرف بڑی بڑی باتیں منسوب کر کے مشہور کرتے جو تنگ مزاج اور راست رو آدمی کو بگاڑ دیتی ہیں وہ بادشاہ کے مصاحبوں کو میرے خلاف بھڑکاتے اور میرے بارے میں ان کے دل میں بغض بھرتے اور ساتھ ہی [illegible] والا ہے جس پر جاتا ہے۔ میرے خلاف ہر جگہ شور و غل پیدا ہو گیا اور میرے اور حکومت کے لوگوں کے درمیان فضا تاریک ہو گئی اور میرے اہل اور اولاد کو بھی یہ مصیبت پہنچی وہ مغرب سے کشتی میں آ رہے تھے کہ سخت ہوا نے آ لیا اور وہ غرق ہو گئی اور گھر والے اور بچے اور موجود اشیاء ضائع ہو گئیں پس مصیبت اور گھبراہٹ بڑھ گئی اور زہد کی طرف میلان بڑھ گیا اور میں نے منصب سے علیحدگی کا ارادہ کیا اور جن خیر خواہوں سے میں نے اس بارے میں مشورہ لیا انہوں نے بادشاہ کی ملامت اور ناراضگی کے خوف سے میرے ساتھ اتفاق نہ کیا اور میں آمد و رفت اور امید و یاس کے راستے پر کھڑا ہو گیا اور جلد ہی مجھے لطف ربانی نے پا لیا اور سلطان کی نگاہ شفقت کے احسان نے مجھے گھیر لیا اور انہوں نے اس عہدے کے چھوڑنے کے لئے میرا راستہ صاف کر دیا جس کا بوجھ اٹھانے کی مجھ میں طاقت نہ تھی اور نہ ہی ان کے خیال کے مطابق اس کی اصطلاح کو جانتا تھا پس انہوں نے اسے اس کے پہلے مالک کو واپس کر دیا اور مجھے اس کی بندش سے کھول کر آزاد کر دیا اور میں قابل تعریف اثر کے ساتھ چلا اور سب لوگ افسوس اور دعا کے ساتھ بہت تعریف کرتے ہوئے مجھے الوداع کر رہے تھے اور نگاہیں مجھے مہربانی کے ساتھ دیکھتی تھیں اور امیدیں میری واپسی کے لئے سرگوشیاں کرتی تھیں اور میں پہلے کی طرح ان کی نعمت کی چراگاہوں میں چرنے لگا اور ان کی خوشی اور عنایت کے سایہ میں اس عافیت پر قناعت کرتے ہوئے جس کا رسول کریم ﷺ نے اپنے رب سے سوال کیا تھا اور علم کی تدریس یا کتاب پڑھنے یا تدوین و تالیف میں قلم چلانے پر جمے ہوئے اور اللہ سے امید کرتے ہوئے کہ عمر کا باقی حصہ عبادت میں گزار دوں اور سعادت کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے مصروف ہو گیا۔

سفر ادائیگی حج

پھر علیحدگی کے بعد میں تین سال تک ٹھہرا رہا اور میں نے ادائیگی فریضہ کا عزم کر لیا میں نے سلطان اور امراء کو چھوڑا اور انہوں نے کافی سے بڑھ کر زاد راہ دیا اور امداد کی اور میں نصف رمضان ۷۸۹ھ کو قاہرہ سے بحر سویز کی شرقی جانب طور کی بندرگاہ کی طرف گیا اور وہاں سے عید الفطر کے دسویں روز سمندر میں سوار ہوا اور ایک ماہ میں ینبع پہنچے پھر محمل کے قافلے سے ملاقات کی اور وہاں سے میں نے ان کے ساتھ مکہ تک رفاقت کی اور ۲ ذوالحجہ کو میں اس میں داخل ہوا اور اس سال میں نے فریضہ حج ادا کیا پھر میں ینبع واپس آ گیا اور وہاں پچاس راتیں قیام کیا یہاں تک کہ ہمارے لئے سمندر پر سوار ہونا ممکن ہو گیا پھر ہم نے سفر کیا اور ہم طور کی بندرگاہ کے قریب جب آ گئے تو ہوائیں ہمارے سامنے آ گئیں اور ہمیں سمندر کو غربی جانب سے عبور کرنے کے سوا چارہ نہ رہا اور ہم ساحل قصیر پر اترے پھر ہم اس طرف کے اعراب کے ساتھ صعید کے دارالحکومت قوص شہر میں آئے اور وہاں ہم نے کچھ دن آرام کیا پھر ہم دریائے نیل میں سوار ہو کر مصر آ گئے اور ایک ماہ کے سفر میں یہاں پہنچے اور جمادی ۷۹۰ھ کو میں مصر میں داخل ہوا اور میں نے ملاقات میں سلطان کا حق ادا کیا اور میں نے ان کے لئے جو دعا کی تھی اس کے متعلق انہیں بتایا تو انہوں نے میری باتوں کو اچھی طرح قبول کیا اور میں نے وہاں ان کے احسانات کے تحت قیام کیا اور جب میں ینبع میں اترا تھا تو میں نے وہاں فقیہ ادیب متفنن ابو القاسم بن محمد بن شیخ المجاہد [illegible] کے شہسوار

[illegible] بخشنے والے ابو اسحاق ابراہیم بن علی سے ملاقات کی جس کا دادا [illegible] کے نام سے مشہور ہے وہ حج کے لئے آیا تھا اور اس کے پاس [illegible] امام [illegible] کے [illegible] اور [illegible] امام عبداللہ بن مبارک کا [illegible] تھا جس میں اس نے مجھے نظم و نثر میں مخاطب کیا اور محبت کے [illegible] ہے۔

[illegible] تم سے خطاب ہوتی ہے

[illegible] بہت پانی بہایا ہے [illegible] کے ساتھ [illegible] عشق نے [illegible] عشق [illegible] اور [illegible] کے [illegible] عشق [illegible]

جس نے شب جوانی میں گمراہی حاصل کی۔ مختصر یہ کہ بڑھاپے کی صبح آتے ہی بیدار ہو کے ہدایت کی طرف لے آ گئی اور ابھی عشق ہدایت کے راستوں سے الگ نہیں ہوا اور نہ ہی عشق کے راستوں پر زیادہ چلا ہے لیکن دلیری مشتاق کی حد سے گزر چکی ہیں آگے بڑھ گیا ہوں اور دل کا چراغ صبر کے سامان سے خالی ہو گیا ہے اسے جان یہ مجھ سے شکایات ہیں جنہیں تو نے دور کر دیا ہے اور تو بھی [illegible] ہے مجھے اپنی زندگی کے حقوق ادا [illegible] ہے کیا تجھے کسی سے ایسا شوق ہے اور تیرے بے تکلف دل شوق نے کتنی بار مجھ پر حملہ کیا اس شوق کے باوجود بے [illegible] روشن کرنے لگے اور ایک نے لیلیٰ کی زلفوں میں ہاتھ پھیرا اور گھورا ہے میں بچے تک خوف زدہ ہو گئے تیرے رخسار کے ساتھ صبح کے سامنے آتی ہے اور اس میں سیاہ شفق کی طرح ظاہر ہوتا ہے دو روشن سورج نے تیرے چہرے کے ساتھ کے لئے دو ہم ہیں۔ لاجرم تیرے چہرے کو دیکھنے نے گلگوں کرے اور تیرا چہرہ آنکھوں میں چاشت سے زیادہ روشن ہے اور تیرا زلف کے بارے میں شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور تو افق کی بلندی میں ایک سورج سے آگے ہے قریب پڑا ہیں اور تو دور سے دیکھتا ہے اور [illegible] آ گیا۔ [illegible] آشوب چشم میں سورج کی روشنی نقصان دیتی ہے [illegible] جنہوں نے بزرگی پائی آنکھوں کی طرح جیسا کہ انہوں نے مال کو مباح کر دیا جیسے حشر نے لئے کو دیتا ہے اور [illegible] پانی پر [illegible] کے نے تنگ ہوتے ہیں تو وہ بزرگی کے گھاٹ پر بھی تنگ ہوتے ہیں اور جب انہوں نے ان کے فرمانوں کو دیکھا ہے اور نے سوال کیا تو وہ خطیب وہ راز میں آ جاتے ہیں اور انہوں نے تعریف کے بعد مشکل شدہ [illegible] گروہ گھوڑے کے سوا کوئی ذخیرہ جمع نہیں کیا اور قابل تعریف آدمی نے غنیمت کو تقسیم کیا جو کم سر خوشنما گھوڑے والا کی [illegible] تک تھی کیا تو بھولا ہے کہ ہماری [illegible] تو بھولا [illegible] ہم نے دونوں آنکھوں کو جنت خلد سے اچھے پایا اور ہم جوانی کی آزادی میں ان کی سواریوں پر سوار ہو کر آسودگی کے ساتھ لذات کی حد تک گئے ہیں اگر ہم نے یہاں پر سوال کو گردش نہیں دی تو ہم اس افق کے تیز گھاٹ پر وارد ہوتے ہیں اور میں تجھے مغرب میں تھا اور تو اس کا رکھوالا تھا اور تیرا ارادہ تو سرداروں کے ہمراہ ہونے کی جگہ ہے جیسی تو نے [illegible] یہاں تک کہ میں نے مسافرت کی شکایت نہ کی اور تو نے دوستی کی یہاں تک کہ میں نے لکھنے کی دردمندی کو گھوڑوں میں اور میں شعر [illegible] اپنے ملتے کو لوٹ گیا اور میں نے اس کے کامل تعریف اخلاق اور خوبیوں والے حسب کو آزمایا یہاں تک کہ [illegible] ہمارے پاس [illegible] ذکر کیا ہے اور میں نے حقیقت کے [illegible] کی زیارت کا کوئی [illegible] اور دونوں وقت کے [illegible] ہے اور [illegible] کے باوجود خوشی کو اور وصل سے زیادہ مرغوب ہے اور اگر یہ بات بڑی ہے کہ تو نے جدائی کے ساتھ [illegible] ہے اور [illegible] کے وطن تو نے دوست اور تیرے دل آرام [illegible] ہے تحقیق مجھے اس بات نے خوش کیا ہے کہ تو نے بلندیوں کے افق پر روشن [illegible] کو دیکھا ہے اور یہ مشرق کے افق پر بہت تابناک ستارہ [illegible] طلوع ہوا ہے اور تو وعدہ کے ساتھ انوار کے ساتھ آیا ہے اور سوار [illegible] ان کے سرداروں [illegible] آل ہیں اور ان [illegible] ہیں جنہوں نے مقصد کے نشانے پر تیر مارا ہے اس کے گھر کی طرف جا کر تو دیکھیں بھائی جیسوں کی زیارت کرنے کے بعد کی مدد کی سے وہاں جبرئیل آتا ہے جب مشکلات کی رات چھا جاتی ہے تو ہمارے لئے روشنی کرتا ہے

چمٹایا جاتا ہے اور جب تو اس کی ضرورت کے لئے سواروں کے ساتھ کوچ کرتا ہے تو تو قریب و بعید میں شخص کو سلام کرتا ہے اور جہاں تو نے مجھ سے عہد کیا تھا میں بادشاہ کے دروازے پر جا کر عزت کے جاہوں کو دراز کئے ہوئے ہوں اور عہد کو مضبوط کر رہا ہوں اور میں کتابوں اور تحفوں کے لشکر اٹھا رہا ہوں [illegible] سے تیار کر رہا ہوں اور ان کے پیش کرنے میں میری خوش قسمتی ہے اور ہم امام محمد۔ سو میرے گھر کے دروازے میں پناہ لیتے ہیں اور جب اس کی برکت سے سعادت کا سمندر رواں ہوتا ہے تو کوئی سے عجیب راز میں فلاں جاتا ہے اور ہم امید کی کشتیوں پر سوار ہو کر احسان کی طرف گئے کشتی نے سمندر کو طے کیا اور کئے میری جانب سے اقرار کو صدق اور اخفا نے عہد کے متعلق کون پیغام پہنچائے گا اور خلیفہ کو اس کے رب نے فتح کی چابیاں دی ہیں جنہیں خوش قسمتی کھینچ لائی ہے اور تجھ سے درست وعدے اور دستاویز کے باغات کی خوشبو کی لپٹ ہے اور جب میری جانب سے خاوت صبح بند ہوئی ہے تو دولت فوقیت لے جاتی ہے اور اگر اس تعریف کی خوشبو پھیلے تو مشک کہتی ہے اے اس تیرے کیا کہنے اور وہاں کی فضا میں جو صاف پانی ہے وہ کہتا ہے کہ پہلو میں تجھ سے زیادہ واضح ہے اور مسکراتے پھول کے: نتیجہ بلند بزرگی نے میری تعریف اور محبت سے زیادہ صاف اور روشن کہا اور [illegible] اچانک تخیل کے تاج کے ساتھ میری محبت سے زیادہ روشن اور میری تعریف سے زیادہ چلنے والا ہے اے ابن خلدون تو تمام مواصلت [illegible] ہے اور تو ہمیشہ کی رونق جنت خلد میں رہے

در اس نے اس قول کے ساتھ یہ قصیدہ بھیجا

تیرے آقا شیخ الاسلام اور [illegible] علام اور [illegible] معارف و اقلام کو شرف بخشنے والے اور خواص کے جمال کے گوشوں کے [illegible] کے دوست علماء کے [illegible] بلندی کے راز کا قفل [illegible] رحمہ اللہ واقدم کو [illegible] فضل کے [illegible] کرے اور بزرگی کے حقوق کو ادا کرے اور سیادت کے نشانات کو واضح کرے اور سعادت کی شعاعوں کو بکھیرے اور انوار و ہدایت کو پھیلائے اور عادل کی زبانوں کو چلائے اور معارف کے افق کو روشن کرے اور محبت کے کلمات کو شیریں کرے اور علم کے قافلے کے ساتھ ہیں۔ مجھے [illegible] کرتا ہوں اور تیری شان بلند ہے اور تیرے فضل کی عظمت بہت روشن ہے اگرچہ میری [illegible] تحریر میں سلام کو [illegible] اور تیرے نشان کی [illegible] واضح نہیں اور مکتوب ہے جس سے وضاحت کرتے [illegible] ہے جس کے حروف پر بندش منطبق نہیں ہو سکتی اور پوشیدگی نے اس کے نشانات کو مٹا دیا ہے اور اس کے گھوڑے کے نشانات جا رہے۔ مجھے پتہ ہے کہ دونوں سلاموں سے کسی کی سواریاں دوڑی ہیں اور [illegible] نے حرکت کی ہے مگر اسلام کے تحفے سے ان دونوں کو کیا نسبت، جو نسب کے لحاظ سے عربی الاصل ہے اور سبب کے لحاظ سے عربی الاصل ہے اور سبب کے لحاظ سے قریب سے زیادہ ملانے والے ہے۔ [illegible] کہ ہم تجھے وہ سلام بھیجیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے رسولوں اور انبیاء کو کہا ہے اور اس کے چنے ہوئے ملائکہ نے اس کے دوستوں کو کہا ہے جس میں کہتا ہوں تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت کے بادل بھیجے گا اور وفا کے پھولوں کی کلیاں سلام کے [illegible] سے اور برکات کا ساتھ دے گا جو اس سے [illegible] ملاقات ہوں گی اور میں علم و دین کے ساتھ [illegible] حالات کے متعلق کیا سوال کروں گا جس کے انوار سے ہدایت پانے والوں کے [illegible] ہوئے ہیں اللہ اس کی بہتری میں

اضافہ کرے اور اسے کامیابی سے روشناس کرے اور وہ فلاح کی آرزو کرے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میرے پاس جو تعلیم ہے میں جو کچھ اس کی بلندی پر پڑھتا ہوں اور [illegible] تمام نے ہم سے بھائیوں دور کرتی ہے اور میں [illegible] اللہ سے قریب کرے [illegible] تعریف کرتا ہوں جس کے بادشاہ [illegible] آپ سے مخاطب کرنے کے بارے میں [illegible] مختلف راستے پیدا ہو گئے ہیں اور اگر میں آپ نے ہم کے فضل اور خالص نسب میں [illegible] تو قسم [illegible] بہت سے علم [illegible] ہے اور میری [illegible] کے کون سے سمندر میں قلم [illegible] بات بہت [illegible] ہے انکار کرتا ہے اور اگر میں فراق کی شکایت کروں اور شوق میں [illegible] کروں [illegible] کی آنکھوں کو اپنی [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں وہ ان کے ساتھ گفتگو کرنے میں کامیاب [illegible] ان [illegible] کے گھوڑے [illegible] ہیں جو [illegible] دیتے ہیں جب [illegible] ہے اللہ تعالیٰ میری خواہش کو [illegible] ہے کہ میں تیری خبروں سے [illegible] ان کا سامنا کروں اور [illegible] آپ کی [illegible] سانسوں کے جھونکوں کے ساتھ [illegible] صورت کے پیچھے [illegible] چمک میں دیکھوں اور میں نے آپ کی طرف [illegible] اور قصائد بھیجے ہیں اور [illegible] جواب [illegible] جو انہیں [illegible] اللہ تعالیٰ ان کی [illegible] اور ان کے بارے میں مجھے [illegible] سے زیادہ [illegible] مجھے معلوم نہیں وہ آپ کو پہنچا ہے یا ضائع ہو گیا ہے اور مسافت کی دوری سے اس کا پہنچنا مشکل ہو گیا ہے اور [illegible] مجھے خیال آتا [illegible] اس کے مقابلے میں آپ سے [illegible] آپ کے [illegible] سے واقف ہوں اور [illegible] سے واقف ہوں جب ہم نے اس شوق [illegible] میں عجیب پایا تھا اور مجھے آپ کی جانب سے کوئی [illegible] نہیں ملی [illegible] ہوں کہ ان میں سے [illegible] اس طریق میں ضائع ہو گئی ہیں۔

اور اس خط میں اشارہ موجود ہے کہ اس نے حاکم مصر ملک ظاہر کی مدح میں قصیدہ بھیجا تھا اور وہ مجھ سے توقع کرتا ہے کہ میں اسے [illegible] پر سلطان کے سامنے پیش کروں اور وہ ہمزہ کے قافیہ میں ہے جس کا مطلع یہ ہے:

جب [illegible] بادل نے [illegible] تو [illegible]

اور اس نے خط کے ضمن میں قصیدہ بھیجا اور عذر کیا کہ اس نے [illegible] کا قافیہ کیا ہے جس [illegible] ہمزہ لکھا اور اس کا قافیہ الف تھا اور اس نے کہا کہ اس کا حق یہ تھا کہ اسے واو سے لکھا جاتا اس لئے کہ وہ واو سے بدل جاتا ہے اور ہمزہ اور واو کے درمیان آسان ہو جاتا ہے اور حرف اطلاق [illegible] درمیان [illegible] ہے اگرچہ بعض شیوخ کا قول ہے کہ یہ شخص [illegible] کے ساتھ [illegible] لغت میں [illegible] ہر حال میں [illegible] جائے گا مگر یہ کوئی بات نہیں اور اس نے مجھے مذکورہ قصیدہ کو مشرقی خط میں لکھنے کی اجازت دی تا کہ اس کا پڑھنا ان پر آسان ہو تو میں نے ایسا ہی کیا اور میں نے اصل اور اس کی کاپی سلطان کو پیش کی اور [illegible] اس کے [illegible] سمرقندی نے پڑھا اور اس میں سے مجھے کچھ بھی واپس نہ کیا اور میں نے اسے سلطان کے سامنے پیش کرنے سے قبل لکھنے کی کوشش نہ کی تو وہ میرے ہاتھ سے ضائع ہو گیا اور اس وقت میں

یہ تسلسل تھی جس میں یہ بات بھی ہے کہ وزیر مسعود بن رحو کے عہد سے متعارف کرایا تھا جو اس زمانے میں مغرب کا خود مختار امیر تھا اور اس نے ان کے خلاف جو بغاوت کی اور اسے احسان ناشناسی: [illegible] سے بھی بیان کیا تھا۔ وہ اس میں بیان کرتا ہے کہ

> مسعود بن رحو نے تیس سال تک [illegible] آمروں کے مرتبہ کی قیادت کرتے ہوئے اور [illegible] پختہ کرتے ہوئے قیام کیا اور سلطان کے بیٹوں کی بیعت کی بجائے اپنی بیعت کی [illegible] اس کی انتہا [illegible] کی کتب کی تحریر سے معلوم ہو چکا ہے جو اس نے ابن الاحمر کے پاس [illegible] کے لئے لکھی تھی [illegible] تسلیم کیا اور دنیا کو حاصل کیا اور سلطان مرحوم کی تحریک سے [illegible] مغرب کی امارت میں [illegible] حقوق کے انکار سے [illegible] اس نے اپنی [illegible] فضیلت [illegible] ان کے لئے تو تم [illegible] اور [illegible] نصیب ہو چکے [illegible] کمال اور [illegible] سلطان ابو [illegible] کی بیعت [illegible] کے باعث مغرب چلا جانے [illegible] کے بیٹے نے [illegible] ریاست [illegible] انہیں [illegible] دی تھی۔

اور اس کے بعد [illegible] تھی [illegible] ان کے عصر کے [illegible] کو [illegible]

> اگر [illegible] کا [illegible] تو [illegible] یہ بات [illegible] کے بارے میں [illegible] وقت اور ان کے [illegible] جس سے مجھے اللہ [illegible] آپ جانتے ہیں [illegible] پاس [illegible] کیا تھا جو [illegible] کی تعریف ہے [illegible] کی کتب [illegible] تفسیر [illegible] مجھے [illegible] اپنی [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کتاب [illegible] سے اپنی کتاب [illegible] کی [illegible]

اور کتاب میں [illegible] کے بارے میں [illegible] نے [illegible] کو ختم کیا [illegible] یوسف بن [illegible] ۹۰۳ھ [illegible] ہے۔

اور [illegible] کے قاضی [illegible] ابو الحسن [illegible] سے مجھے لکھا

> [illegible] سلام [illegible] الفت کے [illegible] اور [illegible]

بعض کی دن کے بعد [illegible] تمہیں [illegible] تمہارے پیارے [illegible] جب [illegible]
تمہاری صورت کو چاند [illegible] اپنے سلام [illegible] تمہیں سلام کہتا ہوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمہارے مقاصد [illegible] بہت تعریف کی اور آپ کی خوبصورت محبت اور نیکی [illegible] ثابت ہو گیا اور [illegible] آپ کی تعریف میں اپنی مجلس کو آباد کیا۔

پھر اس نے سلام کے ساتھ خط ختم کیا جو اس کے کاتب علی بن عبد اللہ [illegible] نے لکھا تھا اور اس پر [illegible] تاریخ ڈالی گئی اور اس میں اس کا اپنا تحریر کردہ ایک حروف تھا جس میں اس نے اچھا لکھنے میں کوتاہی کی تھی اس کا متن یہ تھا:

سیدی رضی اللہ عنکم وارضاکم

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضامندی میں کامیاب کرے میں آپ سے معذرت خواہ ہوں کہ میرا یہ حروف [illegible] اپنی تحریر میں [illegible] ہے اس وقت میں عارضہ چشم میں مبتلا ہوں اور آپ کا [illegible] اور آپ کی [illegible] مجھ پر [illegible] ہے جو [illegible] آپ کو اس مدت میں مغرب میں نازل ہونے والے فتنوں کا علم رہتا ہے اللہ ان کا خاتمہ کرے اور مسلمانوں [illegible] کو پامال [illegible] اور ان کے امیر [illegible] کی قوت کو [illegible] اس کے اور اس کے وزیر اور اس کے لشکر و مددگاروں کے بڑے نمایاں [illegible] ہے جس کا وہ تمام [illegible] ہے اور اس نے انہیں باخبر رکھا ہے یہاں تک کہ [illegible] کے خلاف [illegible] اور اس [illegible] ایک شخص ہے جسے [illegible] کہتے ہیں اور اس کے [illegible] اللہ کہتے ہیں اور قضیے کے بارے میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ابو العباس کی [illegible] جسے اللہ نے [illegible] میں [illegible] کی محبت عطا کی اور [illegible] سب کچھ معلوم ہوا [illegible] مطابق بھی کچھ ہوا ہے [illegible] کرنے کی گنجائش نہیں۔

پھر اس نے خط کو ختم کیا اگرچہ اس تالیف کی اغراض سے [illegible] ہیں مگر میں نے انہیں صرف اس لئے لکھا ہے تا کہ [illegible] ان واقعات کی تحقیق باقی رہے [illegible] اپنی جگہوں پر بیان ہو چکے ہیں اور [illegible] واقعات کا تعلق اس مقام سے ہے ان کی تحقیق کا [illegible] ہے اور [illegible] کے بعد [illegible] ظاہر ہوا [illegible] اور سلطان [illegible] مشہور [illegible] اور [illegible] سلطان کو مصیبت نے آ لیا [illegible] اللہ نے [illegible] اور [illegible] اور اس کے [illegible] پھر اس نے دوبارہ سے تخت حکومت پر بٹھایا [illegible] کرتے ہوئے دوبارہ [illegible] جو اس نے پہلے اسے پہنایا تھا [illegible] مجھے خوشحال کر دیا [illegible] گوشہ نشینی کی چادر زیب تن کر کے اور [illegible] سے [illegible] گوشہ نشین ہو گیا اور [illegible] کے آغاز میں [illegible] مشغول ہو گیا اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مہربانی کے [illegible] سے متعارف کروائے اور ہم پر اپنی پردہ پوشی کے دامن کو دراز کرے اور اعمال صالحہ پر ہمارا خاتمہ کرے اور یہ میرا [illegible] قول ہے اور جس غرض کے لئے میں نے یہ کتاب لکھنا چاہی تھی وہ پوری ہو گئی ہے۔

واللہ الموفق بمنہ للصواب والہادی الی حسن المآب والصلاۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ والاصحاب والحمد للہ رب العالمین

* * *